انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحافظون

ترجمہ



بزبان اردو غیر حامل المتن

مع

حل معانی و توضیح مطالب بیان شان نزول و تفسیر و تشریح ضروری

از

علامہ ابو الفضل محمد احسان اللہ عباسی

مؤلف و مصنف

تاریخ الاسلام - الاسلام - زاہدہ - المجاہد - سعدہ - فسانہ ولید - نیز نشتر سخن - حکم الغان وغیرہ

بار سوم

دسمبر ۱۹۲۱ء میں

قاضی مولوی محمد اسد اللہ عباسی مالک قاضی کمپنی گورکھپور نے گورکھپور سے شائع کیا

در مطبع حکیم برہم واقع گورکھپور طبع گردید

انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون

ترجمہ

قرآن مجید

بزبان اُردو غیر حامل المتن

مع

حلّ معانی۔ توضیح مطالب بیان شان نزول تفسیر و تشریح ضروری

از

علامہ ابو الفضل محمد احسان اللہ عباسی

مؤلف و مصنف

تاریخ الاسلام۔ الاسلام۔ زاہدہ المجاہد محسنہ فسانہ ولید نیز نشتر سخن حکمائے یونان وغیرہ

بارِ سوم

دسمبر ۱۹۲۱ء میں
قاضی مولوی محمد اسد اللہ عباسی مالک قاضی کمپنی گورکھپور نے گورکھپور سے شایع کیا
در مطبع حکیم برہم واقع گورکھپور مطبوع گردید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیباچہ از مترجم

ترجمہ کا خیال کب اور کیون پیدا ہوا

۱- اس ترجمہ کرنے کا خیال مجھے اوّل اوّل سنہ ۱۹۰۹ء مین پیدا ہوا + مین نے دیکھا کہ لکھے پڑھے مسلمان بھی جو تلاوت قرآن کرتے رہتے ہین بمضامین قرآن سے آخر عمر تک واقف نہین ہوتے- آیات قرآنی کی عظمت تو دلون مین رکھتے ہین لیکن ان کے سمجھنے سے بے بہرہ رہتے ہین اور ناواقفیت کے باعث سے کبھی کبھی مضامین قرآن سے انکار کرتے ہین + مین نے یہ بھی خیال کیا کہ جب قرآن پاک مین جابجا یہ تذکرہ ہی کہ قرآن عربون پر انکی زبان مین اسلئے اترا ہے کہ وہ اسے اچھی طرح سمجھ سکین- دیکھو سورہ یوسف ۱۲- رکوع ۱- سورہ رعد ۱۳- رکوع ۵- تو ہر ذی علم مسلمان پر یہ فرض کفایہ ہی کہ وہ قرآن پاک کو اپنی زبان مین اپنی قوم کو سمجھائے + یہ صحیح ہے کہ مسلمانون نے غیر زبان مین کبھی قرآن کو ترجمہ کرکے علیحدہ کتاب کی صورت مین اسے شایع نہین کیا لیکن اسکے ساتھ ہی یہ بھی واضح رہے کہ زید بن ثابت کو آنحضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے تعینات کیا تھا کہ وہ لوگونکو توریت پڑھائین اور کتب سماوی کے ترجمہ کرنے کی نظیر قائم کردی تھی- دیکھو تاریخ الاسلام طبع ۳ صفحہ ۱۰۰ نیز حاشیہ زیر رکوع ۲ سورہ انعام ۶-

ترجمہ قرآن کی ضرورت زمانہ حال و زمانہ ماضی مین

۲- تابعین- تبع تابعین یا دیگر مسلمانان مابعد نے جو قرآن کے ترجمے مختلف زبانون مین نہین کیے- بظاہر اسکی وجہ یہ تھی کہ اشاعت اسلام کے بعد ہی عرب کے قرب و جوار مین عربی زبان قومی زبان ہوگئی اور دیگر بلاد اسلام مین جہان زبان عربی قومی زبان نہین ہوتی تھی وہان بھی وہ سنہ ۳۰۰ہجری تک سرحد فرانس سے ملتان یا لاہور تک سرکاری دفترون اور مذہبی جماعتون کی زبان رہی + ماشاءاللہ دین اسلام کے ساتھ زبان عربی نے بھی کیا عروج پایا + جن ممالک مین عربی زبان نے ملکی زبان کو نیست و نابود نہین کیا تھا وہان بھی لکھے پڑھے مسلمانون کی زبان[1] عربی تھی اور ہر مسلمان اپنی اولاد

[1] تاریخ الاسلام طبع ثالث صفحہ ۲۸۰

کی تعلیم عربی زبان مین صرف و نحو سے شروع کرتا تھا + یہی وجہ تھی کہ غیر زبان مین قرآن کے ترجمہ کرنے کی ضرورت زمانہ سابق مین محسوس نہین ہوئی ہان زمانہ وسطی مین جب عربی زبان ممالک شرقی کے دفترون کی زبان نہ رہی اور اسطرح تحصیل زبان عربی وہان عام شرفا کے لئے لازمی نر ہی تو فارسی ترجمون کی طرف لوگون کی توجہ ہوئی + یہ سچ ہے کہ اس زمانہ مین جو ترجمے ہوے وہ علیحدہ کتاب کی صورت مین شایع نہین ہوئے مگر اسوقت بھی اعلی طبقہ شرفا اور مذہبی گروہ مین عربی زبان مین علوم کا سیکھنا ضروری تصور کیا جاتا تھا اور اہل تمام عربی ہی کو علم سمجھتے تھے اور اسطرح گویا یہ بھی علما اور شرفا کی زبان عربی تھی اور ان کے لئے جدا کتاب کی صورت مین ترجمہ کی اشاعت ضروری نہ تھی + یہ بھی بہت ممکن ہے کہ جدا کتاب کی صورت مین ترجمہ کی اشاعت ہوئی ہو لیکن وہ رائج نہ ہوئی ہو - کیونکہ امام ابو یوسف کا یہ خیال کہ ترجمہ قران کا بے وضو چھونا مکروہ ہے ترجمہ کے جواز کے ساتھ اسکے وجود کی بھی خبر دیتا ہے - بہر حال عملی صورت یہ تھی کہ اس وقت کے ترجمے محض عربی دان طلبہ کیلئے سمجھنے کے لئے تھے نہ کہ وہ خود جداگانہ کتاب کی صورت مین احکام قرآن کی اشاعت کے لئے + اسی کا تتبع بزمانہ آخر ہندوستان مین بھی کیا گیا + علاوہ فارسی کے اردو ترجمے بھی ہندوستان مین شایع ہوے - لیکن اردو زبان کے ترجمے فارسی سے بھی زیادہ تر مغلق تھے اور انکا ماحصل صرف یہ تھا کہ تھوڑی بہت عربی اور فارسی جاننے والے تلاوت قرآن کے ساتھ کچھ معنے بھی سمجھ لیتے تھے -

۳ - آج سے پچاس برس پہلے تک غنیمت تھا - کہ عربی زبان کے جاننے والے مسلمان ہندوستان مین معدوم نہ تھے - ایسے لوگونکی تعداد کافی تھی جو قرآن عربی کو سمجھ کر اسکے مطالب وعظ کے پیرایہ مین عوام الناس پر ظاہر کرتے تھے - علاوہ برین ایران کی طرح ہندوستان مین بھی مسلمانون کے لکھنے پڑھنے کی زبان فارسی تھی اور سوا عربی کے فارسی مین بھی قرآن کی متعدد تفسیرین اور فقہ کی کتابین ایران سے لیکر ہندوستان تک پھیلی ہوئی تھین اور احکام دین سیکھنے کیلئے قرآن کے ترجمے بزبان اردو پڑھنے کی چندان ضرورت نہ سمجھی جاتی تھی لیکن اب وہ زمانہ آگیا ہے کہ لوگ عربی کیا فارسی زبان سے بھی کنارہ کرتے جاتے ہین اور وہ وقت قریب ہے کہ قرآن کے سمجھنے والے ہندوستان مین النادر کالمعدوم کے حکم مین آجائینگے + انھین خیالات نے مجھے بامحاورہ اردو زبان مین ترجمہ پاک شایع کرنیکی طرف مائل کیا -

۴ - انسان اپنے ابنائے جنس کے عام خیالات سے الگ ہونے کی جرأت دفعتہً مشکل کرسکتا ہے اسلئے باوجود اس استواری کے جو میرے ارادے مین تھی مین نے جسارت نہ کی کہ ترجمہ قرآن کو علیحدہ کتاب کی صورت مین جیسا کہ اب شایع کرتا ہون پہلی مرتبہ شایع کرتا . . . . + اول اول سنہ ۱۹۰۲ مین ایک حصہ مطابق

نئے طرز ترجمہ کی ضرورت

[illegible]

پاروں کے ترجمے کا مین نے شایع کیا - اسکی صورت یہ تھی کہ ہر صفحہ کے نصف مین اصل قرآن بزبان عربی تھا اور اسکے مقابل دوسرے نصف صفحہ مین اسکا ترجمہ بزبان اردو تھا + پہلے حصہ کے شایع ہونے پر مخالف صدائین بھی بلند ہوئین اور موافق رائین بھی سنی گئین + عوام کا کیا ذکر ہے خود مولانا نذیر احمد مرحوم دہلوی نے اختلاف کیا اور وہ بھی صورت اشاعت سے نہین بلکہ نفس ترجمہ سے + سنہ ۱۸۹۳ء مین مولانا ممدوح سے مجھسے دیدہ گفتگو ہوئی اور انھون نے مجھ سے صاف صاف فرمایا - "قرآن جبتک عربی زبان مین ہے اسکا لطف ہے - غیر زبان مین اسکی شان قائم نہین رہسکتی" گویا ان کے خیال مین قرآن کے جتنے محاسن ہین وہ صرف فصاحت وبلاغت کلام اور ترتیب الفاظ تک محدود ہین - قرآن کے معنی مین کوئی ایسی شئے نہین ہے کہ اسکا ترجمہ بکار آمد خیال کیا جائے + ناظرین کو حیرت ہوگی کہ مولانا سے ذی علم شخص کے خیالات ترجمہ کے متعلق ابتدا مین کیسے تھے + انسان کا خاصہ ہے کہ جب وہ کوئی رائے قائم کرلیتا ہے تو اپنی رائے کی تائید مین دلائل پیش کرتے وقت مقدمات دلائل کے مناسب ورنا مناسب ہونے کی پروا نہین کرتا + اسمین کلام نہین ہوسکتا کہ مولانا بڑے ادیب تھے - اور فصاحت وبلاغت قرآن خوب سمجھے تھے چنانچہ سنہ ۱۸۷۴ء مین جب میری طالب العلمی کا زمانہ تھا مجھے مولانا سے ملنے کا اتفاق ہوتا تھا تو وہ فرمایا کرتے تھے "مجھے کسی کتاب کے پڑھنے مین ایسا لطف نہین آتا جیسا کہ قرآن کی تلاوت مین آتا ہے" اور اسی مذاق نے انہین آخر عمر مین حافظ قرآن بھی بنا دیا تھا + مولانا سے اور مجھ سے جو گفتگو سنہ ۱۸۹۳ء مین ہوئی وہ ایک طور پر مباحثہ کی صورت مین تھی اور دیر تک قائم رہی -

۵ - مین نے اسوقت خیال کیا تھا کہ تبادلہ خیالات سے مولانا پر کوئی اثر نہین پڑا - لیکن مین نے سنہ ۱۸۹۶ء مین بحیرت دیکھا کہ میرے ترجمہ کی اشاعت تین حصو مین صرف چھ سات پارون تک پہونچی تھی اور مولانا کا ترجمہ قرآن پورا لوگون کے ہاتھون مین تھا + ایسا معلوم ہوتا ہے کہ میری تقریر کے بعد مولانا نے بیر غور فرماکر ترجمہ کی ضرورت تسلیم کی اور بہت سے علما جمع کرکے نہایت اہتمام اور عجلت سے پورا ترجمہ قرآن کا چند سال مین ختم کردیا + مین تنہا تھا اور مشاغل دنیا میرے ساتھ بہت تھے میرے ترجمہ کی رفتار بہت دھیمی تھی علاوہ برین یہ امر بھی میرے لئے باعث تاخیر تھا کہ مین نے تاریخ الاسلام اور اسلام کے تالیفات کا کام بھی شروع کر رکھا تھا + مولانا کا ترجمہ دیکھکر مجھے کمال مسرت ہوئی اور مین نے اپنے ترجمہ کی تکمیل روک دی + مولانا کا ترجمہ گو میرے خیال مین ایسا نہین ہے کہ غیر مسلمانون مین اسلام پھیلانے کا باعث ہو - یا جو مسلمان تلاوت قرآن کے عادی نہ ہون وہ بھی اسے پڑھنے کی خواہش کرین + آجکل شاید کوئی لکھا پڑھا مسلمان ایسا نہ ہوگا جو یہ کہے کہ اسکی نظر مولانا کے ترجمہ پر نہین پڑی اور اس نے اُسے پسند نہین کیا - لیکن فیصدی شاید پانچ بھی ایسے نہ نکلین گے جو یہ کہنے کو تیار ہون کہ انھون نے شروع سے آخر تک مولانا کا ترجمہ مسلسل پڑھا ہے اور اسکی وجہ صرف یہ ہے کہ مولانا نے ترجمہ کو عبارت عربی سے آزاد کرنا پسند نہین کیا لیکن اس ترجمہ سے فائدہ

کے وقت مولانا نذیر احمد دہلوی اور مولوی فتح محمد صاحب نائب لکھنوی کے ترجمے بھی مین نے پیش نظر رکھے اور دنیا کے اس اصول ترقی کا لحاظ کیا کہ جب کوئی شخص کسی امر مین ترقی کرنا چاہے تو اسے لازم ہے کہ اپنے آپکو اس انتہائے معلومات تک پہونچائے جہانتک لوگ اس سے پہلے پہونچ چکے ہین اور پھر اسکے بعد اپنی رائے سے جتنا چاہے ان معلومات پر مستزاد کرے۔

مذہبی خیالات کی ضرورت

۹- دنیا مین جب انسانی جسم کا وجود ہوا تو ساتھ ہی ساتھ انسانی عقل بھی پیدا ہوئی اور انسانی عقل کا جزو اعظم خیال مذہبی قرار دیا گیا + مذہبی خیالات کبھی کبھی لڑائی اور خونریزی کے باعث ہوتے ہین لیکن اس سے انکی اہمیت مین فرق نہین آتا - غذا زیست کے لئے ضروری ہے لیکن کبھی کبھی وہ باعث تخمہ اور اس طرح باعث ہلاکت ہوتی ہے تو اس سے وہ منتہائے الہی سے خارج نہین ہو جاتی + اسوقت تمام دنیا مین تعلیم کا چرچا ہے۔ پھر بھی جاہلونکی تعداد یا وحشی انسانونکی تعداد تعلیم یافتہ گروہ اور مہذب لوگون سے زاید تر ہے اور اسوقت بھی غیر مہذب کیا مہذب لوگون کو بھی مذہبی خیال اور صرف مذہبی خیال انسانی خصوصیت پر قائم رکھتا ہے + جو لوگ مذہب کو نہین مانتے وہ بھی ان خیالات سے ہر وقت متاثر رہتی ہین جو بچپنے مین انہین ماؤن کی تعلیم اور صحبت کے اثر سے حاصل ہوئے تھے۔ اور بہت سے افعال حیوانی سے محض مذہبی خیالات انہین روکتے ہین + برے افعال کے ارتکاب کے بعد جو انفعال انسان کو پشیمان کرتا ہے وہ بھی مذہبی خیال کا ایک شعبہ ہے + صرف مذہبی خیال ایک ایسا آلہ ہے جسکے ذریعہ سے عقل انسانی عقل حیوانی پر غالب رہ سکتی ہے + جب اس زمانہ مین بھی مذہبی خیالات کی ضرورت انسان کی انسانیت قائم رکھنے کے لئے ہم ضروری تصور کرتے ہین تو پچھلے تاریک زمانہ مین جب سوا مذہب کے اور کوئی شئے انسان کی رہنما نہ تھی خیالات مذہبی گویا قیام و بقائے نسل انسانی کے لئے ضروری تھے +

اصول مذہب غیر مختلف

۱۰- مذہبی خیال کی ابتدا ایک ذات کو خالق اور قادر مطلق خیال کرنے سے شروع ہوتی ہے اور اس اعتقاد پر ختم ہوتی ہے کہ ایک دن سب کو مرنا ہے اور اسی ذات کے پاس اپنے اچھے یا برے اعمال ساتھ لیکر جانا ہے + یہ وہ خیال ہے جو بدو خلقت سے ابتک انسان کے ساتھ ہے اور اس کے ضمن مین جو فلسفہ مذہب ابتدا ء قائم ہوا پھر اس مین کوئی ترقی نہین ہوئی۔ تمام باتون مین ترقیان ہوئین مگر اصول مذہب اپنی حالت پر ہے + تمام مذاہب مختلف باوقات مختلف ایک ہی طریقہ پر رہنمائی کرتے رہے۔ اور اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ مذہب فطرت انسانی ہے +

مذہب اسلام

۱۱- مذہب اسلام کی یہ تعلیم ہے کہ جس طرح اللہ نے انسان پیدا کئے اور انسان مین مذہبی خیالات پیدا کئے اسی طرح ان خیالات کو عملی طور پر استحکام دینے کیلئے وقتاً فوقتاً اس نے ایسے لوگ بھیجے جنکو اصطلاح شرع مین رسول پیغمبر یا نبی کہتے ہین۔ اور ان سے کم درجہ مین ائمہ۔ علماء مذہب یا اولیائے کرام ہین + یہ لوگ ہر حصۂ ملک مین وقتاً فوقتاً پیدا ہوئے اور آیندہ پیدا ہوتے رہین گے۔ لیکن رسالت (پیغمبری۔ یا نبوت) کا سلسلہ آنحضرت محمد صلعم رسول

اللہ پر ختم ہوگیا کیونکہ زمانے نے اتنی ترقی کرلی کہ اب رسالت کی ضرورت باقی نہین رہی - مگر پیشوایان مذہب کی ضرورت
جب تک کہ دنیا قائم ہے باقی رہیگی + آنحضرت کا اسی کے متعلق ایک قول ہے - "علما امتی کانبیا بنی اسرائیل"
ترجمہ - میری امت کے علما انبیا بنی اسرائیل کی طرح ہین" + آنحضرت پر جو کتاب (مجموعہ قوانین) واسطے ہدایت کی نازل
ہوئی اسکا نام قرآن ہے + دیگر پیغمبرون پر بھی کتابین اور صحائف اترے تھے + قرآن مین بہت سے پیغمبر مذکور
ہین اور یہ سب وہ پیغمبر ہین جو عرب یا اسکے گرد و نواح مین گذرے تھے یا مشہور تھے اور اہل عرب اُن سے واقف تھے
لیکن پیغمبرون کا انحصار انھین لوگون مین نہین ہے جنکے ذکر قرآن مین ہین + مسلمانون کا عقیدہ ہے کہ بہت سے پیغمبر
ایسے گذرے ہین جو قرآن مین مذکور نہین ہین - سورہ مومن ۴۰ رکوع ۸ اور سورہ نساء ۴ رکوع ۲۱ +

پیغمبرون کے نام

۱۲ - جس طرح چند پیغمبرون کا ذکر قرآن مین ہے اسی طرح چند آسمانی کتابون اور صحائف کا بھی اسمین تذکرہ ہے
لیکن کتب آسمانی کا انحصار انھین کتابون اور صحائف پر نہین کیا گیا ہے + دیکھیے سورہ بقر ۲ رکوع ۱۶ - اور آل
عمران ۳ رکوع ۹ - قرآن مین پچیس پیغمبرون کے نام آئے ہین + (۱) حضرت آدم (۲) حضرت نوح - (۳) حضرت
ادریس (۴) حضرت ابراہیم (۵) حضرت اسمعیل (۶) حضرت اسحاق (۷) حضرت یعقوب (۸) حضرت
یوسف (۹) حضرت لوط (۱۰) حضرت ہود (۱۱) حضرت صالح (۱۲) حضرت شعیب (۱۳) حضرت موسی (۱۴)
حضرت ہارون (۱۵) حضرت داؤد (۱۶) حضرت سلیمان (۱۷) حضرت ایوب (۱۸) حضرت ذوالکفل (۱۹)
حضرت یونس (۲۰) حضرت الیاس (۲۱) حضرت الیسع (۲۲) حضرت زکریا (۲۳) حضرت یحیی (۲۴) حضرت عیسی
(۲۵) حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وعلی سائر الانبیاء - ۱۳ - جب پیغمبرون کی ضرورت شرعاً تسلیم کی گئی ہے تو پھر

کتب الہامی

انکا عرب اور اسکے گرد و نواح مین محدود رہنا اغراض رسالت اور انصاف الہی کے خلاف ہوتا ہے - اسلیئے دیگر
ممالک مین جتنے پیشوایان مذہب توحید الہی رکھنے والے گذرے ہین ان کی نسبت رسول یا نبی ہونیکا
خیال کرنا اصول اسلام کے خلاف نہین ہے - دیکھیے سورہ نساء ۴ رکوع ۲۱ و ۲۲ - اور انکی کتابون کو کتب آسمانی
قیاس کرنا بیجا نہین ہے + ہندوستان مین چار وید اور ایران مین ژند آوستا کتب آسمانی مشہور ہین ان کتابونکو
مینے نہین دیکھا لیکن انکے بعض مضامین جو مین نے غیر اسلامی تحریرات مین دیکھے تو انہین مذہب اسلام کے
خلاف نہین پایا اور خلاف پانا جب بھی لازم نہین آتا کہ وید اور ژند آوستا جہان تک ناموں کو تعلق ہے کتب
الہامی نہون + مسلمان جن کتابون کو کتب آسمانی کہتے ہین ان کی نسبت بھی وہ اصلی ہونے کا گمان نہین
کرتے + توریت کے نسبت انکا قول ہے کہ اگلے زمانہ مین لکھنے پڑھنے کا دستور کم تھا ایک نسخہ توریت کا
بیت المقدس مین تبرکاً محفوظ تھا وہ دشمنون کے متعدد حملون مین ضایع ہوگیا اور علما یہود نے بہت
عرصہ کے بعد اپنی یادداشت پر توریت کو از سر نو مرتب دیا + واضح رہے کہ وہ لوگ حفاظ قرآن کیطرح

حافظ توریت نہ تھے الفاظ انہین یاد نہ تھے صرف مضامین یاد تھے جو اُس وقت کی عقاید کے سانچون مین ڈھ
ڈھلے ہوے ہونگے + دیکھئے سورہ مائدہ ۵ رکوع ۷ - آنحضرت محمدؐ کے زمانہ مین اسی توریت کی نقلین یہود
مدینہ کے پاس تھین جنکی نسبت مسلمانون کا یہ عقیدہ ہی کہ ان کے مضامین آنحضرت کی ضد سے اور کچھ ذاتی
اغراض کی بنا پر ردّ و بدل کر دیئے گئے - زبور کی تاریخی حالات اس سے بھی زیادہ حالت خفا مین ہین + انجیل
کی نسبت یہ کہا جاتا ہی کہ وہ شروع ہی مین جاتی رہی تھی - متی - مرقس - لوقا - یوحنا نے بزمانہ مختلف چار رسالے
حضرت مسیح کے عقاید اور حالات مین لکھے اور انکا مجموعہ انجیل کہلایا + عہد قدیم او عہد جدید مین ان کے علاوہ اور
بھی رسالے مختلف مصنفون کے شامل ہین اور وہ سب کتب آسمانی کہے جاتے ہین اس تحریر کا یہ منشاء
نہین ہی کہ یہ کتابین لائق تعظیم نہین ہین - مثلاً کوئی ہمسے پوچھے کہ صحاح ستہ عین قرآن ہین یا کتب آسمانی ہین تو ہم
کہینگے نہین اور پھر پوچھا جاے کہ ان کا درجہ کیا ہی تو ہم کہینگے نور ایمان - وید اور ژند آوستا کی نسبت یہ کہنا
کہ ابتدا مین یہ کتابین کس حالت مین تھین نہایت مشکل ہی - مگر قیاس یہ چاہتا ہی کہ ان اطراف مین یہ کتابین
اور ان کتابون کے علاوہ اور بھی الہامی کتابین تھین جو امتداد زمانہ کی نذر ہو گئین اور صرف ان دو کے
نام باقی رہ گئے + غرضکہ جس مبدء فیاض سے مختلف ملکون مین مختلف اوقات مین آسمانی کتابین آئین
اسی مبدء فیض سے قرآن کا نزول سرزمین حجاز مین بھی ہوا - اور ان معنون مین دوسری قومون کی مذہبی کتابو
کی عظمت کرنا بالکل بجا ہے - لیکن اس سے متجاوز ہو کر بعض اہل ہنود یا بعض نئے خیال کے عیسائیون
نے جو یہ رائے قائم کی ہی کہ اصل کتاب وید ہے - وید ہی سے انتخاب کر کے ژند آوستا ایرانیون نے بنائی اور پھر
یہودیون نے ژند آوستا کو دیکھکر توریت بنائی اور توریت سے انجیل ترتیب دیگئی ہی اور توریت اور انجیل
سے قرآن بنایا گیا بالکل ایک دعوے بے دلیل ہے اور مسلمانون کے عقیدے مین تو کفر ہے - ایسی رائین
رکھنے والے وید کی عظمت بھی کھوتے ہین اور لوگونکو یہ کہنے کا موقع دیتے ہین کہ جسطرح لوگون نے پچھلی کتابین
وید کی پیروی مین دل سے گڑھکر بنالین اسی طرح کسی نے وید بھی دلسے گڑھکر بنالیا ہوگا اگر مانا جائے کہ یہ
کتب سماوی بلا کسی فیضان الہی کے دل سے بنائے گئے ہین تو جسطرح علوم قدیمہ علوم جدیدہ کے مقابلہ مین تقویم
پارینہ کا حکم رکھتے ہین اسی طرح قرآن کے مقابلہ مین تمام کتب سابقہ ردّی ہوے جاتے ہین - لیکن مسلمانون کا
عقیدہ یہ ہے کہ جس طرح دو نقطون کے درمیان مین ایک ہی خط مستقیم کھنچ سکتا ہی اسی طرح خداشناسی کی
ایک ہی راہ ہے اور تمام پیغمبرونکا ایک ہی اصول رہا ہی - تمام کتب آسمانی کی ایک ہی تعلیم ہی اور تمام کتب آسمانی
یکسان عزت اور احترام کی مستحق ہین - اسمین جہان کہین کچھ اختلاف ہی وہ جزئیات مین ہی اور وہ بھی وقت
موقع اور ضرورت کے اقتضا سے ہے - ورنہ اصول مین سب برابر ہین + دیکھئے سورہ شوری ۲۵ - رکوع ۲ آل

۳ رکوع ۹ +

۱۴- علاوہ دیگر عناصر کے چار مشہور عناصر خاک- آب- باد- آتش سے اس کائنات کی سرشت ہے جسے ہم اپنے چاروں طرف دیکھتے ہیں + یہ عالم مادی یا ناسوتی کہلاتا ہے + انسان کے جسم میں مٹی- پانی اور ہوا کے علاوہ برقی مادہ بھی ہے جو مادۂ آتشی کا ایک شعبہ ہے + اس عالم کے علاوہ ایک اور عالم ہے- جسے برزخ کہتے ہیں اور اس عالم میں اس عالم کا ایک عکس رہتا ہے اور اسلیئے اسے عالم مثال بھی کہتے ہیں + جو مخلوقات صرف مادۂ آتشین سے پیدا ہیں وہ زیادہ تر اسی عالم کے کہلاتے ہیں + انکی تین قسمیں ہیں اگر یہ لطافت محض ہیں تو انہیں ملائکہ یا فرشتہ کہتے ہیں اور اگر لطافت اور کثافت دونوں انمیں مخلوط ہیں تو انھیں جن کہتے ہیں اور اگر کثافت زیادہ ہے تو وہ ابلیس یا شیطان ہے + شیطان بنی آدم کا دشمن ہے- جن کبھی دوست رہتے ہیں اور کبھی دشمن ہو جاتے ہیں + ملائکہ نے اپنی خدمتوں پر متعین ہیں- باعتبار خدمت ان کے نام بھی قرآن میں مذکور ہیں + ملائکہ جن اور شیاطین کا ذکر قرآن میں گو جابجا آیا ہے لیکن انکی ماہیت بیان نہیں کی گئی ہے- اس لئے اگر کوئی انہیں قوتوں سے تعبیر کرے اور پھر یہ کہے کہ یہ قوتیں خارجی وجود نہیں رکھتیں یہ عرض نہیں ہیں محض جوہر ہیں- تو ان بحثوں میں پڑنے والے میرے خیال میں دائرۂ اسلام سے تو باہر نہیں جاتے- لیکن یہ ضرور کہا جائیگا کہ ان کے ایمان میں ضعف ہے + پکے مسلمان کا یہ کام ہے کہ قرآن میں اگر کچھ باتیں سمجھ سے باہر ہوں تو ان پر اسلیئے ایمان لائے کہ وہ قرآن میں ہیں اور چاہے تو اپنے دل کو یوں بھی سمجھا لے کہ صرف قرآن ہی میں یہ باتیں نہیں ہیں بلکہ تمام مذہبی کتابوں میں ہیں اور ہر زمانے کے عقلا انھیں مانتے آئے ہیں عقل انسانی ہر چیز پر حاوی نہیں ہو سکتی کوئی نہیں کہہ سکتا کہ پیدائش کے قبل انسان کیا تھا اور بعد مرنے کے کیا ہو جائیگا کوئی نہیں کہہ سکتا کہ خلقت طیور میں پہلے انڈے پیدا ہوئے یا پہلے مرغیاں پیدا ہوئیں + ہم خلقت آدمؑ اور حواؑ کو کیوں نہ مانیں جب عقلا یہ نہیں کہہ سکتے کہ پہلے رحم مادر پیدا ہوا یا پہلے ماں پیدا ہوئی + یہ ماننا ہی پڑتا ہے کہ ابتدائے خلقت میں دنیا کی حالت اتنی مکمل نہ تھی جتنی کہ اب ہے ظاہر ہے کہ مائیں بچوں کی حفاظت اور پرورش کے لئے جن ذرایع کو ابتدا صرف میں لاتی ہیں پھر انکی ضرورت بچوں کے جوان ہونے پر باقی نہیں رہتی بالکل قرین قیاس ہے کہ ابتدائے خلقت میں عالم علیین کا تعلق عالم ناسوتی یعنے دنیا کے ساتھ اس سے کہیں زیادہ تھا جتنا کہ اب ہے اور جتنا ہی کارخانہ دنیا مکمل ہوتا گیا وہ تعلقات پردہ خفا میں آتے گئے اسی لئے زمانہ سلف میں جسقدر معجزے اور پیغمبروں سے ظاہر ہوئے تھے اتنے معجزوں کی ضرورت آنحضرتؐ کے زمانہ میں نہیں ہوئی- فرشتوں کے تعلقات انسان سے جتنے پہلے تھے اتنے پیغمبر خدا کے زمانہ میں بیان نہیں کئے جانے حضرت جبرئیل کے ذریعہ سے وحی ہی آتی تھی لیکن اسکے ساتھ ہی یہ بھی کہا گیا

کہ بعد پیغمبر کے حضرت جبرئیل کا دنیا میں آنا بند ہو جائے گا +

۱۵ - دنیا اور علیین سے الگ ایک مقام عرش ہے - جہاں محض ذات باری کا ظہور اجلال ہے - گو وہ ہر جگہ ہے اور کہیں بھی اسکا مقام معین نہین ہے - وہ کائنات کا پیدا کرنے والا ہے اس لئے اسے خالق کہتے ہین + وہ پرورش کرنیوالا ہے اس لئے اسے رب کہتے ہین + وہ معبود حقیقی ہے اس لئے اسے اللہ کہتے ہین + وہ بندون پر قہر کرتا ہے اسلئے قہار ہے - مہربانی رکھتا ہی اسلئے رحمن ورحیم ہے - خطائین بخشتا ہی اس لئے غفور ہے + غرضکہ خدا کے اسمائے صفات بہت ہین + اسی نے تمام کائنات پیدا کئے لیکن ایک دم سے نہین رفتہ رفتہ پیدا کئے - چھ دنون مین اس نے عالم مادی اور غیر مادی بنایا اور ساتوین دن عرش کی جانب متوجہ ہوا - لیکن یہ دن شرعی دن نہین ہے + قرآن مجید کے سورہ سجدہ ۳۲ - رکوع ۱ مین یوم الٰہی دنیا کے ہزار برسون کے برابر بیان کیا گیا ہے - خدا نے انسان کو پیدا کرنے کے قبل اسکی تقدیر ٹھہرا دی اُس روز کو روز ازل کہتے ہین - اور ٹھہرائی ہوی باتین جس کتاب مین درج ہوئین اسے لوح محفوظ کہتے ہین + آیا لوح محفوظ مین کلیات کا اندراج ہے یا جزئیات کا یہ ایک دوسری بحث ہی - لیکن قرآن کے ظاہر الفاظ سے تو جزئیات کا اندراج پایا جاتا ہی + انسان مجبور ہے - لیکن اسکے ساتھ عقل پیدا ہوئی ہے جس نے اسے فاعل مختار کر دیا ہے - جتنے اعمال انسان سے سرزد ہوتے ہین - انھین فرشتے جنکا نام کراماً کاتبین ہے لکھتے جاتے ہین اور یہ تحریر نامۂ اعمال کہلاتی ہے اور اس نامۂ اعمال کے ذریعہ سے بعد مرنے کے بروز قیامت جب پھر انسان زندہ کیا جائیگا تو حساب ہوگا وہ مقام جہان تمام انسان زندہ ہو کر حساب کے لئے حاضر ہونگے میدان حشر کے نام سے موسوم ہی ہر انسان کے ساتھ جو مختلف خواہشین مخلوق ہین ان کے لحاظ سے انسان کے اعمال نیک بہت کم ہونگے - لیکن اللہ کی بخشش انسانون کی خطاؤن سے بھی زیادہ ہوگی - علاوہ اسکے اگر دنیا مین انسان اپنی خطاؤن سے معافی مانگتا ہے تو نامۂ اعمال اسکا دنیا ہی مین درست ہوتا رہتا ہے + خدا گنہگارون کو سزائے اعمال مین آگ مین ڈالیگا جس کا نام دوزخ یا جہنم ہے اور بطور لسان تمثیلی وہان ان تمام چیزونکا مہیا رہنا بیان کیا گیا ہے جن سے انسان کو عادۃً تکلیف پہونچتی ہے + اور بندگان نیکوکار کو بہشت یا جنت ملیگی جہان وہ تمام آسائش کی چیزین مہیا رہینگی جسے وہ چاہینگے + بہشت کے سامان آسائش کا بیان جابجا قرآن مین کیا گیا ہی - لیکن اہل سنت کے نزدیک تمام لطف سے بڑھکر دیدار الٰہی کا درجہ رکھا گیا ہے جسکا سمجھنا زیادہ تر علم باطنی سے تعلق رکھتا ہی اور اہل تشیع کا مذہب یہ ہے کہ قیامت مین بھی رویت باری تعالیٰ ناممکن ہے +

۱۶ - غرضکہ مبدء و معاد مین سے ایک ہی اصول پر مختلف زمانے مین خدا شناسی کے دلائل ہندون پر القا کئے

ضرورت وحی اور نزول قرآن

گئے اور چونکہ اصول ایک تھا اسلئے الہامات الٰہی ایکدوسرے سے ملتے جلتے ہین یہ میل جول ایک بڑی دلیل کتب سماوی کی صداقت کی ہے + اس فطرتی خوبی کو نظر انداز کرکے یہ کہنا کہ پیغمبرون نے وقتاً فوقتاً ان کتب سماوی کو اسطرح ترتیب دیا ہے جسطرح ماہران علوم طبیعات نئے تحقیقات سے مختلف زمانون مین نئی نئی کتابین نئے نئے تجربون کے بعد تصنیف کرتے رہتے ہین۔ بالکل گمراہی ہے۔ یہی اعتراض بعض لوگون نے آنحضرت محمد رسول اللہ کے زمانہ مین قرآن پر بھی کئے تھے۔ لیکن یہ خدشہ آنحضرت کے متعلق وارد نہ ہو سکا + کیونکہ آنحضرت محمد رسول اللہ بے لکھے پڑھے اُمّی محض تھے اور ایسے لوگون مین پیدا ہوے تھے جنمین مذہبی علوم کا چرچا تک نہ تھا اور نہ آنحضرت کو سفر کرنے کا ایسا اتفاق ہوا تھا کہ دوسری قومون سے وہ تبدیل خیالات کرتے + صرف دو مرتبہ آپ نے شام کا سفر محض تجارت کی غرض سے کیا تھا اور وہ بھی بہت تھوڑے دنون کے لئے اور خود کفار مکہ کی معیت مین کسی اہل کتاب سے تلمذ کیا صحبت رکھنے کا بھی اتفاق آپکو نہین ہوا + ان سب باتون پر نظر کرکے کفار مکہ بہتر سے بہتر بہتان جو آنحضرت کی نسبت قائم کرسکے وہ یہ تھا کہ ایک عجمی غلام سے جو مکہ مین تھا آنحضرت تمام علم الٰہی کے متعلق علومات حاصل کرتے ہین لیکن خود کفار مکہ عرصہ تک اس بات پر قائم نہ رہے اور وہ سمجھے کہ وہ عجمی غلام بھلا کیا تعلیم کرسکے گا جو عربی زبان بولنے پر بھی قادر نہین ہے + اسی کا تذکرہ سورہ نحل ۱۶ رکوع ۱۴ آیت میں بھی ہے آنحضرت کے دشمن یا آنحضرت کے خلاف باتین پیدا کرنے والے کفار مکہ نے بالآخر مجبور ہو کر بالاتفاق یہ کہنا شروع کیا کہ سحر کے زور سے آنحضرت وہ معلومات حاصل کرتے ہین جنکا ذکر قرآن مین ہے آجکل کے تعلیم یافتہ حضرات اگر اس زمانہ مین ہوتے تو ہرگز سحر کا لفظ انکی زبان پر نہ آتا اور خواہمخواہ یہ کہتے کہ اس اُمّی محض مین کوئی خاص قوت مخلوق ہوئی ہے۔ یا وقتاً فوقتاً موجود ہوتی ہے جسکے ذریعہ سے یہ حیرت افزا کلام باعتبار مفہوم اور باعتبار الفاظ وہ اپنے منہ سے نکالتا ہے + اسی قوت کو لسان شرع مین ذات باری کی طرف سے حضرت جبرئیل فرشتہ کا آنحضرت کے پاس پیغام لانا کہا گیا ہے۔ اگر غور کیا جائے تو لفظون ہی کا پھیر رہجاتا ہے مفہوم ایک ہی ٹھہرتا ہے +

رسالت آنحضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم

۷ ۔ بعض مذہبی خیال کے لوگ جب پیغمبرون کے اخلاق کا موازنہ کرتے ہین تو کہتے ہین کہ مصلحان قوم مین بودھ اور پیغمبرون مین حضرت عیسیٰ نے جو کچھ اخلاق کی تعلیم کی ہے وہ اخلاق کا بہترین نمونہ ہے یہ دونون صاحب مہذب ممالک مین پیدا ہوے تھے اور جس زمانہ مین یہ لوگ پیدا ہوئے تھے اُس زمانہ مین امرا کے ظلم اور عیش پرستی کی انتہا نہ تھی + برہمنون نے ہندوستان کی تمام نوع انسانی کو مویشیون کیطرح اپنی مزدورت کے لئے وقف سمجھ لیا تھا۔ اور شام کے یہودیون نے تعلیم موسوی فراموش

کر کے عیش پسندی سے واسطہ رکھا تھا - بودھ جی کا زمانہ حضرت عیسیٰ سے کچھ قبل تھا مگر طریقہ تعلیم دونوں کا یکسان تھا + یعنی ان لوگون نے فقیرانہ اور بے تعلقانہ زندگی بسر کی اور دوسرونکو بھی ایسی ہی تعلیم کی - نہ وہ خود دنیاوی زحمتون مین پھنسے اور نہ دوسرونکو بتایا کہ دنیاوی زحمتون کا مقابلہ کس طرح کیا جائے - آنحضرت محمد رسول اللہ نے بھی ابتداءً صرف وحدانیت اور حسن اخلاق کی تعلیم کرنا چاہی تھی اور اگر وہ اپنے ارادے مین کامیاب ہوتے تو بجز تعلیم اخلاق اور کوئی تعلیم ان سے نہ پھیلتی - لیکن مشیت ایزدی یہ تھی کہ ان کے ذریعہ سے انسان کے لئے ایک مکمل قانون دینی اور دنیاوی بھلائیون کا تیار کیا جائے اور دنیا مین ایک خاص قسم کی تہذیب پھیلے - اور اسکا سبب یون پیدا ہوا کہ مکہ کے جاہل کفار نے آنحضرت کو یاد الٰہی مین مشغول رہنے سے منع کیا اور آنحضرت معہ اپنے ساتھیون کے مختلف مقامات پر بھاگتے پھرے اور کفار انکا تعاقب کرتے رہے + بالآخر آنحضرت کو کفار کے مقابلہ کے لئے فوج اکھٹا کرنا پڑی اور فوج اکھٹا کرنے کے بعد قواعد حکمرانی اور دستور جہانبانی بنانے پڑے اور اس پیرایے مین علاوہ تعلیم مسائل توحید اور فلسفہ الٰہیات کے مالی ملکی فوجی اخلاقی وغیرہ وغیرہ وہ تمام قوانین مرتب ہوے جن کی ضرورت انسان کو اعلیٰ درجہ پر مہذب طریقے سے دنیا مین بسر کرنے کے لئے لاحق ہو سکتی ہے + جب تک مسلمان ان قواعد کے پابند رہے دنیا مین بہترین انسان سمجھے گئے - لیکن جب انھون نے مذہبی تعلیم کی طرف سے اپنی توجہ پھیر لی ان کی حالت اس درجہ پر نہ رہی جیسی کہ پہلے تھی + پھر بھی اہل اسلام جس حالت مین ہین بہت سی باتون مین اکثر بنی نوع انسان سے بہتر اور بہت بہتر ہین + دیگر اقوام نے جو اپنی حالتین درست کی ہین تو بیشتر مسلمانون کے مذہب سے سیکھ کر اور احکام قرآن کی بہت سی باتین اختیار کر کے + ان تمام باتون کے لکھنے کی گنجائش اس دیباچہ مین نہین ہے پھر بھی آیندہ کچھ تذکرہ کر دیا گیا ہے + لیکن اس مضمون کو اگر پورے طور پر سمجھنا چاہین تو اسپر ایک مستقل کتاب "الاسلام" میری تالیف ہے - ناظرین اسے دیکھین + اسکے دیکھنے سے بخوبی سمجھ مین آجائیگا کہ اسوقت جو روشنی دنیا مین پورب سے پچھم تک اور اُتر سے دکھن تک پھیلی ہوئی ہے وہ اسی قرآن کے ذریعہ سے پھیلی ہے - جو آنحضرت پر نازل ہوا تھا - اور یہ بھی معلوم ہو جائیگا کہ قرآن سے مکمل قانون کے بعد پھر کسی دوسرے قانون کی ضرورت دنیا مین باقی نہین رہتی اور انھین معنون مین مسلمان آنحضرت کو خاتم المرسلین کہتے ہین -

حضرت موسیٰ اور آنحضرت صلعم کے حالات

۱۸ - قومی ہمدردی کے پیرایہ مین اصلاح بنی نوع انسانی کا بڑا کام حضرت موسیٰ نے بھی انجام دیا ہے اور اسکی نسبت یہ کہنا کہ محض اخلاق کی تعلیم انھون نے کیون نہ دی ان کے وقت کے حالات سے چشم پوشی کرنا ہے - یہان پر حضرت موسیٰ کے کچھ مختصر حالات لکھے جاتے ہین - اور پھر آیندہ آنحضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات سے انکا مقابلہ بھی کیا جائیگا + اس سے یہ مقصد نہین ہے کہ ایک نبی کو دوسرے

پیغمبر پر فوقیت دیا جائے۔ قرآن یہ تعلیم کرتا ہے۔ کہ تمام پیغمبرون کو برابر سمجھنا چاہئیے دیکھو سورہ آل عمران ۳ رکوع
و - بلکہ ان بیانات سے یہ دکھانا مقصود ہے کہ حضرت موسیٰؑ کے حالات مین قدرت الٰہی کی جتنی نشانیان
ہین اُنسے زیادہ تر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات مین ہین اور اگر آنحضرت کو تمام پیغمبرون پر اس اعتبار سے
فوقیت دیا جائے کہ آنحضرت کے حالات مین جناب باری کی قدرت کی نشانیونکا بہت کچھ اظہار ہوا ہے اور قرآن پاک
کے ذریعہ سے نہایت مکمل قانون انسانی بہبود کے لئے نازل ہوا ہے تو بیجا نہ ہوگا + حضرت موسیٰؑ اُس زمانہ
مین پیدا ہوے تھے جبکہ مصر کے بنی اسرائیل غلامی کی حالت مین آگئے تھے اور تمام مصر مین قبطیون کی جابرانہ
حکومت تھی + قبطیون کا برتاؤ بنی اسرائیل کے ساتھ ویسا ہی تھا - جیسا کہ ہندؤن کے راج مین ہندوستان
کے برہمن اور چھتریون کا برتاؤ شدرون کے ساتھ تھا - اور اب بھی جسکا اثر کم وبیش موجود ہے - حضرت
موسیٰؑ کے زمانہ مین مصری بادشاہون کا لقب فرعون تھا + ایک فرعون کو یہ خیال پیدا ہوا کہ اسکی حکومت
کا زمانہ قریب الاختتام ہے اور بنی اسرائیل مین سے کوئی شخص ایسا پیدا ہوگا جو قبطیونکا زور توڑ دے گا
اور اسی خیال سے وہ بنی اسرائیل کی اولاد ذکور کو پیدا ہوتے ہی قتل کروا دیتا تھا - اور اسی پرآشوب زمانہ
مین مصر کے ایک بنی اسرائیل کے گھر حضرت موسیٰ کی ولادت ہوئی + حضرت موسیٰ کی ماں نے اس ولادت
کو کچھ عرصہ تک راز کی حالت مین رکھا - اور آخرکار ایک صندوق مین حضرت موسی کو بند کیا اور صندوق کو
دریائے نیل مین بہادیا اور دریائے نیل کی ایک نہر نے وہ صندوق محل شاہی تک پہونچایا + فرعون کی بی بی
حضرت آسیہ رضؓ تک وہ صندوق کسی طرح پہونچا تو انھون نے اپنے شوہر کو راضی کرکے حضرت موسیٰؑ کی پرورش
اپنے ذمہ لی + حسن اتفاق کہ حضرت موسیٰؑ کی والدہ ہی دودھ پلانے کے لئے مقرر ہوگئین + اس طرح حضرت
موسیٰؑ نے خاندان شاہی مین مثل شہزادون کے پرورش پائی اور جب وہ سن شعور کو پہونچے تو قبطیون کا ظلم
وہ بنی اسرائیل پر نہ دیکھ سکے + ایک روز ایک بنی اسرائیلی ایک قبطی کے خلاف حضرت موسے کے سامنے فریادی
ہوا حضرت موسیٰؑ نے اسے اس قبطی کے ہاتھ سے چھڑانا چاہا تو وہ قبطی برسرمقابلہ ہوا اور قبطی کو ایک ضرب حضرت
موسیٰؑ کے ہاتھ سے ایسی پہونچی کہ وہ مرگیا + اس روز تو حضرت موسی وہان سے نظر بچاکر چلے گئے - لیکن سوء اتفاق
کہ دوسرے دن اسی بنی اسرائیلی پر ایک دوسرا قبطی ظلم کر رہا تھا کہ اُدھر سے حضرت موسی گذرے اور
اس نے حضرت موسی سے پھر مدد چاہی + حضرت موسیٰؑ کو یوم گذشتہ کے واقعہ پر انفعال اور افسوس تھا ہی
انھون نے جو اس بنی اسرائیلی کو پھر ایک قبطی سے الجھا ہوا دیکھا تو اسے لعنت ملامت کرتے ہوئے لپکے ان
کی غرض بنی اسرائیلی کو اُس ظالم کے ہاتھ سے چھڑانا تھی لیکن وہ کمبخت یہ سمجھا کہ اسی پر حضرت موسیٰؑ حملہ آور ہوے
ہیں اس نے کہا "موسیٰؑ! کیا کل کی طرح تم آج میری ہلاکت کا قصد رکھتے ہو" + یوم گذشتہ کے قاتل کی تلاش

ہو رہی تھی۔ بنی اسرائیلی کے منھ سے جو یہ کلمات نکلے تو شہر مین مشتہر ہو گئے اور حضرت موسیٰؑ کو مصر سے بھاگنا پڑا
حضرت موسیٰؑ بھاگتے ہوے عراق عرب مین بمقام مداین پہونچے۔ اور وہان دس برس حضرت شعیب علیہ السلام
کی خدمت کی اور انکی لڑکی سے عقد بھی کیا + علوم دنیا تو انھون نے دربار فرعون مین حاصل کئے تھے اور
مذہبی معلومات کی تکمیل حضرت شعیب علیہ السلام کی خدمت مین کی + ایک عرصہ کے بعد مدین سے اپنی بی بی کو لیکر
وہ مصر چلے تو ڈرتے ہوے چلے۔ کہ مصر پہونچکر معلوم نہین کیا اتفاق پیش آوے + راستہ مین فیضان الٰہی ہوا۔
خدمت رسالت انکے متعلق کی گئی اور پھر ان کی مدد کے لئے ان کے بھائی حضرت ہارون کو بھی درجہ نبوت
عطا ہوا۔ مصر مین پہونچکر انھون نے فرعون کو دعوت اسلام کی + فرعون یہ حال دیکھکر اپنی ہی فکر مین گرفتار
ہو گیا۔ اور حکم قصاص دینے کی فرصت بھی نہین پائی + حضرت موسیٰؑ کے معجزات اور کرامات دیکھکر بنی اسرائیل
اور کچھ لوگ قبطیون مین سے بھی حضرت موسیٰؑ کے طرفدار ہوے + حضرت موسیٰ بنی اسرائیل کو آزاد کرانا چاہتے تھے
لیکن فرعون کے لشکر کا مقابلہ نہین کر سکتے تھے + بالآخر حضرت موسیٰؑ نے یہ ارادہ کیا کہ تمام بنی اسرائیل کو ساتھ لیکر کسی اور
ملک مین چلے جائین + فرعون نے اپنے دشمن کی جلاوطنی اس جاہ اور احتشام کے ساتھ پسند نہین کی اور لشکر جرار کے
ساتھ بنی اسرائیل کا تعاقب کیا۔ بنی اسرائیل قدرت الٰہی سے پانی عبور کر گئے اور فرعون مع اپنے لشکر کے غرق ہو گیا + بنی اسرائیل
کو وہان سے لیجا کر حضرت موسیٰ نے ایک جنگل مین رکھا جسکے ایک طرف پہاڑ تھا اور دوسری طرف پانی تھا۔ کچھ دنون
تک جنگل کی عمدہ نباتاتی پیداوار اور طیور پر گذر اوقات رہی جسے من وسلویٰ قرآن مین لکھا ہے + پھر حضرت موسیٰ نے
اپنے ساتھیون کو کسی شہر مین بسنے اور وہان دین الٰہی پھیلانے کی ترغیب دی لیکن انھون نے نہ مانا + اسی اثنا مین
حضرت موسیٰؑ چالیس روز تک ایک غار کوہ مین گوشہ نشین رہے اور وہین بذریعہ الہام الٰہی انپر توریت نازل ہوئی
اور وہ توریت لیکر آئے تو دیکھا کہ بنی اسرائیل نے سونے کا ایک گوسالہ بنا کر اسکی پرستش شروع کر دی ہے حضرت
موسیٰؑ نے کچھ نرمی سے اور کچھ سختی سے لوگونکو سمجھایا اور احکام توریت پر پابند رہنے کا معاہدہ لیا + اسکے علاوہ حضرت
موسیٰؑ کے زمانے کے جو دیگر واقعات پیش آئے اور جن زحمتون مین وہ گرفتار رہے ان سب کا لکھنا دیباچہ کے
اغراض کے لئے ضروری نہین ہے۔ آنحضرت کے حالات تاریخ الاسلام کے باب ۲ مین پورے طور پر درج کئے گئے
ہین۔ ناظرین انھین پڑھین اور حضرت موسیٰؑ کے حالات سے مقابلہ کرین + حضرت موسیٰؑ نے دربار شاہی مین
شہزادون کیطرح پرورش پائی تھی۔ اور آنحضرت نے ایسے جاہلون اور وحشیون مین نشو ونما پائی تھی جنکو دنیا کی
تہذیب کی ہوا بھی نہین لگی تھی اور اسلئے آنحضرت نے لکھنا پڑھنا ذرا بھی نہین سیکھا تھا + حضرت موسیٰؑ نے تعلیم مذہب
حضرت شعیب پیغمبر کیخدمت مین رہکر پورے طور پر حاصل کی تھی اور آنحضرت کو کسی معمولی مذہبی آدمی کی
صحبت مین بھی بیٹھنے کا اتفاق نہین ہوا + تمام بنی اسرائیل نے خوشی سے حضرت موسیٰ کا ساتھ دیا اور آنحضرت

کے ہمقوم کا آنحضرت کا ساتھ دینا کیسا۔ خاندان کے لوگ بھی کنارہ کش تھے + اور صرف کنارہ کش ہی نہین تھے بلکہ دشمنون کے ساتھ ہوکر مخالفت پر کمربستہ تھے + حضرت موسیٰؑ کے قوت بازو ان کے بھائی حضرت ہارون تھے جو اپنے وقت کے ایک زبردست اور تجربہ کار ذی علم تھے اور یہان آنحضرت کے ساتھ دینے والون مین ابتداءً حضرت علیؓ سے تھے جنکی عمر ۱۲ یا ۱۶ سال کی تھی۔ یا ایک حضرت ابو بکرؓ تھے جو آپ کے خاندان کے نہ تھے + دیکھو تاریخ الاسلام طبع ثالث صفحات ۴۵ و ۵۰ + حضرت موسیٰؑ نے اپنی حیات مین کوئی سلطنت کسی غیر قوم پر قائم نہین کی اور آنحضرتؐ نے اپنی حیات ہی مین تمام عرب پر مذہب کے ساتھ ملکی حکومت کا نقشہ بھی جما دیا اور اس استحکام کے ساتھ کہ دنیا کی تاریخ مین کوئی نظیر اسکی نہین ملتی + جن مسلمانون کے پاس ہجرت مدینہ کے اوّل سال صرف ایک کنوین کا نصف حصہ ساری کائنات تھی انھین مسلمانون نے آنحضرت کی صحبت کے اثر سے ۲۳ سال کے اندر سرحد ہند سے سرحد اسپین تک اور بحر اسود سے ملک یمن تک ظلمت کفر مٹا دی اور خدا کے دین کا ڈنکا بجا دیا۔ دیکھو تاریخ الاسلام طبع ثالث صفحہ ۲۱۵ +

۱۹ - قرآن ایک مرتبہ نہین اترا - وقتاً فوقتاً و حسب ضرورت نازل ہوتا تھا اور آنحضرت اسے مسلمانون کو یاد کرا دیتے تھے اور لکھوا دیتے تھے + آنحضرت کے بعد یہ قرآن کتاب کی صورت مین مدون و یکجا کیا گیا قرآن کے تاریخی حالات دو حصون پر منقسم ہو سکتے ہین اول حالات نزول اور دوم حالات تدوین + پیغمبرون پر جو الہام ہوتا تھا یا جو احکام یا آئتین پیغمبرون پر القا ہوتی تھین انھین اصطلاح شرع مین وحی اور اسکے اترنے کو وحی کا آنا یا وحی کا اُترنا کہتے ہین + یمن کے ایک آتش پرست یا عیسائی حاکم نے ایک مرتبہ خانہ کعبہ کے گرانے کے لئے مکہ پر چڑھائی کی تھی + اسوقت اہل مکہ نے خانہ کعبہ کو بتخانہ بنا رکھا تھا + معلوم نہین اس حاکم کا مقصد بت خانہ ڈھا کر مذہب عیسوی کو عروج دینا تھا یا اسکی یہ غرض تھی کہ مکہ پر قبضہ کر کے تمام عرب پر اپنی سلطنت قائم کرے + ان ایام مین بھی مکہ سال مین ایک مرتبہ مختلف مقامات کے عربون کے جمع ہونے کی ایک جگہ تھی۔ ملت ابراہیمؑ کی پیروی تو انھین مقصود نہ تھی لیکن بنائے ابراہیمؑ کی عظمت اُن کے دلوں میں تھی + ممکن ہے کہ حاکم یمن مکہ پر قبضہ کرنا تمام عرب پر حکومت کرنے کا ذریعہ سمجھا ہو + یہ حملہ آور ہاتھیون پر سوار آئے تھے - خدا کو خانہ کعبہ کا آنحضرت کے ذریعہ سے از سر نو عروج دینا مقصود تھا۔ اسلئے حملہ آور ناکام رہے + اسکا ذکر سورۂ فیل مین ہے غرضکہ خدا نے خانہ کعبہ کو رونق دینے کے لئے اس واقعہ سے ایک سال کے اندر اور بعض روائتون کے مطابق پینتیس چالیس برس کے بعد آنحضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ مین پیدا کیا + جب آپ چالیس برس کی عمر پوری کر چکے تو طبیعت آپکی گوشہ نشینی کیطرف مائل ہوئی + ماہ ربیع الاوّل سے ماہ رمضان المبارک

یعنی چھ مہینے تک رویار صادقہ (سچے خواب) کے ذریعہ سے آپ پر نزول برکات الٰہی شروع ہوا کتابون مین لکھا ہے۔کہ اور نبیون پر بھی پہلے خواب مین اور بعد کو بیداری مین وحی کا الفاشروع ہوا تھا اس چھ مہینے مین آنحضرت کا معمول تھا کہ کھانے پینے کی چیزین لیکر مکہ سے تین میل کے فاصلہ جبل حرا کے غار مین جاتے اور وہین بیٹھ کر یاد الٰہی اور اسکے ذریعہ سے تزکیہ نفس کرتے تھے اور جب کھانے پینے کی چیزین کم ہوجاتین توان کے لینے کیلئے گھر پر آتے تھے اور پھر چلے جاتے تھے+چھ مہینے کے بعد رمضان المبارک مین بالمشافہ آپ پر قرآنی آیتون کی وحی اترنے لگی یا دوسرے لفظون مین یون کہا جاسکتا ہی کہ فرشتہ نے آیات قرآنی کی تعلیم دینا شروع کی۔اول اول یہ آنحضرت پر غار حرا مین ماہ رمضان طاری ہوئی+دیکھو سورہ بقرہ ۲۔رکوع ۲۳۔اور آپ بہت ہراسان اور پریشان گھر پر آئے اور اپنی بی بی حضرت خدیجہ رض سے اسکا اظہار کیا+حضرت خدیجہ کا چچیرا بھائی ورقا کتب آسمانی سے واقف تھا اس نے آپ کی تسکین خاطر کی اور کہا "آپ نہ گھبرائیے۔اگلے نبیون پر بھی اسی طرح وحی اترتی تھی"+ دیکھو تاریخ الاسلام طبع ثالث صفحہ ۹۳۔غرضکہ رفتہ رفتہ آنحضرت مانوس ہوتے گئے اور وحی اترنے کے وقت جو پریشانی آپکو ہوتی تھی وہ کم ہوتی گئی اور یہ سلسلہ ۲۳ برس تک مکہ اور مدینہ مین جاری رہا۔اور ۲۳ برس مین جتنی وحیان اترین انکا مجموعہ وہ قرآن پاک ہے جسکا یہ ترجمہ ہے+

قرآن کیسے جمع کیا گیا

۲۰۔احکام قرآن جو اترتے تھے وہ کبھی کم ہوتے تھے اور کبھی زیادہ ہوتے تھے+وہ زیادہ ہوتے تھے تو سورہ سے موسوم ہوتے تھے اور کم ہوتی تھی تو آیت کہے جاتے تھے آنحضرت یہ سورتین یا آیتین مسلمانون کو یاد کرا دیتے تھے اور لکھوا دیتے تھے۔لیکن لکھنے کا طریقہ اسوقت ایسا مکمل نہ تھا جیسا کہ بعد کو ہوا+آنحضرت سورتون کے نام بھی بتادیتے تھے اور جب چھوٹی چھوٹی آیتین نازل ہوتی تھین توانکی نسبت فرمادیتے تھے۔کہ انھین فلان سورہ کے ساتھ ملالو یا اسمین لکھ لو۔چنانچہ اسی وجہ سے بہت سی سورتین کی ایسی ہین کہ انمین مدنی آیتین بھی پائی جاتی ہین۔اسی مقام پر یہ بھی جاننا چاہیے کہ جو سورتین ہجرت کے قبل یعنی آنحضرت کے مدینہ تشریف لے جانے کے قبل نازل ہوئین۔وہ مکی کہلاتی ہین اور جو ہجرت کے بعد نازل ہوئین وہ مدنی کہی جاتی ہین+مفہوم سے بھی کبھی کبھی معلوم ہوجاتا ہی کہ کون سی آیت یا سورہ مکی ہے اور کونسی مدنی ہے۔ایک یہ بھی پہچان ہے کہ جن آیتون یا سورتون مین مسلمانون یا منافقون سے خطاب ہی یا انکا ذکر ہے وہ اکثر مدنی ہین اور جہان عوام الناس یا کفار سے خطاب ہی وہ اکثر مکی ہین۔ہر سورہ کی ابتدا بسم اللہ الرحمن الرحیم سے ہوتی ہے۔صرف سورہ برأت یا (توبہ) کی شکل خاص ہے کہ اسکے قبل بسم اللہ نہین ہی بعضون کے نزدیک یہ کوئی جدا سورہ نہین ہے بلکہ سورہ ماسبق کا تتمہ ہے۔اور اسی اختلاف آرا کے اظہار کی غرض سے

قرآن مین اسکے پہلے بسم اللہ لکھنے کا معمول نہین ہے + بعض سورتون کے متعدد نام ہین لیکن قرآن مین وہی نام لکھے جاتے ہین جو زیادہ تر مشہور ہین + قرآن مین ایک سو چودہ ۱۱۴ سورتین ہین۔ اور سورہ برائت (توبہ) جدا سورہ نہ سمجھا جائے تو ایک سو تیرہ ۱۱۳ سورتین ہین۔ ان مین سب سے بڑا سورہ بقرہ اور سب سے چھوٹا سورہ کوثر ہے + ہر آیت کو خواہ مخواہ قاعدہ نحو کی رو سے پورا جملہ کہنا صحیح نہ ہوگا۔ گو اکثر آیتون پر جملہ ختم ہوتا ہی + قرآن کا طرز تحریر ایک خاص قسم کا ہی + جو نظم اور نثر کے بین بین ہے + کلام کی خوبی اور عبارت کی موزونی پر لحاظ کرکے کفار عرب جہان آنحضرت کو مجنون اور ساحر کہتے تھے وہان شاعر بھی کہنے لگے تھے۔ اور یورپ کی علما تو قرآن کو شعری سمجھتے ہین۔ کیونکہ نظمون کے متعلق انکے خیالات جدا ہین۔ انکی نظم کی بحرین عربی اور فارسی اشعار کی سی موزون نہین ہوتین + غرضکہ جسطرح نظم مین ہر ایک مصرعہ یا چند مصرعون کا مجموعہ ضرور نہین کہ جملہ تامہ ہو اسی طرح قرآن کی ہر ایک آیت کو بھی جملہ تامہ ہونا لازم نہین ہے + غیر زبان مین قرآن کا اس طرح ترجمہ کرنا کہ ایک آیت دوسری آیت سے جدا رہے غیر ممکن تو نہین ہے + لیکن مشکل یہ ہی کہ اس اہتمام سے جو ترجمہ ہوتا وہ عام فہم نہ ہوتا۔ اسی لحاظ سے اس ترجمہ مین آیتون کا اظہار نہین کیا گیا ہی۔ بلکہ جملہ تامہ کا لحاظ کیا گیا ہے اور ایسے جملون کے خاتمہ پر نشان (+) بنا دیا گیا ہی۔ تاکہ ناظرین کو مطلب سمجھنے مین آسانی ہو لیکن یہان پر یہ لکھ دینا کچھ بےموقع نہین ہے۔ کہ اصل قرآن مین آیتون کا بہت لحاظ کیا گیا ہے۔ اور ہر آیت کے آخر مین نشان (٥) بنا ہوا ہے + ان نشانون مین بھی بوجہ اختلاف قرأت کہین کہین فرق پڑ جاتا ہے اور اسی فرق کا نتیجہ ہے۔ کہ آیتون کی تعداد مین تمام علما متفق نہین ہین۔ کوئی چھ ہزار سے کچھ کم آیتون کا شمار کرتا ہی اور کوئی انھین چھ ہزار سے زاید بتاتا ہی + آیتون کے علاوہ بڑی بڑی سورتون کی تقسیم رکوع پر کی گئی ہین۔ ترجمہ مین رکوع کا خیال رکھنا آسان تھا۔ اسلئے اسکا لحاظ رکھا گیا ہی۔ صرف مذاق زمانہ کے خیال سے اتنا کیا گیا ہی کہ اصل قرآن مین تو رکوع کا شمار ختم رکوع پر درج ہی اور اس ترجمہ مین شروع رکوع پر ہے۔ اسطرح رکوع قرآن کے تلاش کرنے مین کسیقدر آسانی ہوگی + یہ امر کہ کون سورہ سب سے پہلے نازل ہوا اور نیز یہ کہ نزول وحی کا شمار رویاء صادقہ سے شروع ہوا یا نہین امور اختلافی ہین اسلئے انکا بیان ترک کیا جاتا ہی۔

تدوین قرآن

۲۱۔ اب ایک بڑا امر تدوین قرآن کا ہی۔ جسکے ذریعہ سے قرآن بشکل موجودہ ہمارے سامنے ہے ورنہ آنحضرت کے زمانہ مین کھجور کے پتون لکڑی کے تختون پتھرون چمڑون اور ہڈیون پر۔ اور کمتر کاغذ وغیرہ (جو اُس زمانہ مین نایاب تھے) پر لکھا گیا تھا۔ اور ان تحریرون پر اتنا بھروسہ مسلمانون کو نہ تھا جتنا اپنے حافظہ پر تھا اور ابتداءً اسلام پھیلنے کے متعلق اتنے بہت سے کام تھے۔ کہ حفاظ کی قوت حافظہ پر بھروسا کرنا

کافی سمجھا گیا تھا + آنحضرت کی وفات کے بعد اول اول قرآن کی تدوین کا خیال حضرت ابوبکر خلیفہ اول کی ابتدائے خلافت مین پیدا ہوا۔ جبکہ مسیلمہ کذاب کی لڑائی مین بہت سے حفاظ قرآن شہید ہوئے تھے دیکھو تاریخ الاسلام طبع ثالث صفحہ ۱۶۵ + اسوقت حضرت ابوبکر صدیق کے حکم سے وہ متفرق سورتین جو جابجا لکھی ہوئی ملین ایک جگہ رکھ دی گئین یا نتھی کر دی گئین بلالحاظ اسکے کہ کس سورۃ کو پہلے اور کسکو بعد رکھنا چاہیئے + یہ کام حضرت زید ابن ثابت کے اہتمام سے انجام کو پہونچا تھا + یہ آنحضرت کے زمانہ مین بھی کاتب وحی تھے + یہ مجموعہ بعد حضرت ابوبکر صدیق کے حضرت عمر فاروق کے قبضہ مین آیا اور حضرت عمرؓ کے بعد ان کی لڑکی حضرت حفصہ زوجہ نبی کے پاس پہونچا۔ لیکن اس اثنا مین دیگر ضرورتون کے مقابلہ مین قرآن کی تحریری اشاعت کی طرف توجہ نہین ہوئی اور محض اہلبیت۔ صحابیون اور ان کے تلامذہ کی قوت حافظہ پر بھروسا رہا + حضرت عثمان کے عہد مین پھر بہت سے حفاظ جنگ مین شہید ہوئے + کچھ تو اس واقعہ نے اور کچھ اس خیال نے کہ مختلف ممالک مین اسلام پہونچا تو تحریری قرآن بھی وہان پہونچنا چاہیئے کہ کہین مختلف ممالک مین قرآن کی مختلف صورتین قائم نہ ہو جائین ؎ قرآن کو بشکل کتاب شایع کرنے کی طرف مسلمانون کو متوجہ کیا۔ اس خیال سے قرآن کی سات جلدین حضرت عثمان کے عہد مین مرتب کرائی گئین۔ ایک جلد تو دار الخلافت مدینہ مین رکھی گئی اور بقیہ ۶ جلدین۔ مکہ۔ شام۔ یمن۔ بحرین۔ بصرہ۔ اور کوفہ بھیجی گئین + یہ واقعہ ۳۰ھ کا ہے + اسوقت جو قرآن اسلامی دنیا مین رائج ہے اسی مصحف کے مطابق ہے جو ۲۵ھ مین مدون ہوا تھا۔ حضرت عثمان نے ترتیب قرآن کے لئے چار اشخاص منتخب کئے تھے انمین حضرت زید بن ثابت بھی تھے۔ جنھون نے بار اول ترتیب دی تھی۔ اور یہی میر مجلس تھے۔ اسی ترتیب مین قرآن بحالت موجودہ قائم ہوا یعنی ایک سورہ کے بعد دوسرا سورہ رکھا گیا۔ اور کتاب کی صورت پیدا ہوئی۔ اس قرآن مین سورتون کی ترتیب باعتبار زمانہ نزول نہین رکھی گئی ہے۔ اور نہ ایسا ہو سکتا تھا کیونکہ بعض سورتون مین مختلف زمانون کی آیتین خود آنحضرت کے حکم سے شامل کر دی گئین تھین۔ جمع کرنے والون نے اپنی رائے سے سورتون کی ترتیب دی۔ یا کوئی ہدایت انھین آنحضرت یا خلفا کی تھی اسمین اہمیت نہین ہے۔ لیکن اتنا معلوم ہے کہ بڑی بڑی سورتین پہلے رکھی گئی ہین سابہ احکام زاید تر انھین سورتون مین ہین جو پہلے رکھی گئی ہین۔ اور یہ بھی ظاہر ہے کہ حضرت ابوبکر کے وقت مین جو قرآن جمع کیا گیا تھا اسکی ترتیب کا لحاظ پچھلی مرتبہ نہ ہو سکا کیونکہ پہلی مرتبہ فی الواقع کوئی ترتیب نہ تھی صرف اوراق پریشان کا یکجا کر دینا تھا۔

۲۲۔ قرآن مین زیر و زبر پیش وغیرہ اعراب جو دیکھے جاتے ہین وہ مصحف عثمانی مین نہ تھے۔

خیال معاویہ اور بعض کے نزدیک عبدالملک بن مروان کے زمانہ مین پیدا ہوا تاکہ عربی نہ جاننے والے صحت کے ساتھ قرآن کی تلاوت کر سکین + کہا جاتا ہے کہ اول اول حضرت ابوالاسود نے یہ کام انجام دیا جسے حضرت علیؓ نے تدوین قواعد نحو کا حکم کوفہ مین اپنے عہد خلافت مین دیا تھا۔ لیکن یہ روایت متفق علیہ نہین ہے۔ بعض مورخین دوسرون کے نام بطور موجد اعراب لیتے ہین + ممکن ہے کہ ضرورت پر لحاظ کر کے مختلف اشخاص کے دل مین اعراب کا خیال ایک ساتھ پیدا ہوا ہو۔ تاکہ قرآن کی تلاوت مین اہل عجم غلطی نہ کرین + بہرحال سنہ ۵۰ھ مین یا اُسکے مابعد زمانہ مین مصحف عثمانی پر اعراب لگائے گئے اول اول سرخ نقطون سے اعراب کا اظہار کیا گیا تھا۔ اور ان نقطون کے بجائے خطوط کا قائم کرنا سنہ ۱۷۰ھ مین خلیل نحوی کا ایجاد ہے + یہ بھی کہا جاتا ہے۔ کہ ولید بن عبدالملک کے زمانہ مین حجاج بن یوسف گورنر خراسان کے عہد مین قرآن کی اشاعت با اعراب کی گئی تھی۔ اور حجاج کا زمانہ فوت سنہ ۹۵ھ ہے غرضکہ جسطرح عرب کے مختلف قرأتون اور لہجون کو مٹا کر ایک قرأت مین سات جلدین حضرت عثمان کے عہد مین تیار کی گئین۔ اسی طرح بنو امیہ کے زمانہ مین عربی نہ جاننے والونکے لئے با اعراب قرآن کی اشاعت کی گئی اور گورنر خراسان کو یہ ضرورت زیادہ تر محسوس ہوئی ہو گی کہ اسکے زیر حکومت تمام غیر عربی داں قومین تھین + بالآخر جو قرآن اسطرح با اعراب شایع کیا گیا وہ تمام بلاد اسلام مین پھیل گیا اور بغیر اعراب کا قرآن کہین دیکھا نہین جاتا + مگر اسی مقام پر یہ بھی قابل تذکرہ ہی کہ خان بہادر مولوی عبدالرحیم بنگلوری اکسٹرا اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ سروے آف انڈیا کا چشمدید واقعہ جو انھون نے مجھ سے کہا کہ ملک چین کے مسلمانون کے پاس بغیر اعراب کے قرآن ہین اور وہان شرفائے اسلام کے لئے قرآن کو بصحت پڑھنے کے لئے عربی صرف اور نحو کا پڑھنا لازم ہے۔ اگر یہ صحیح ہی۔ تو چین کے مسلمانون کا درجہ باعتبار معلومات مذہبی مسلمانان ہندوستان سے بہتر ہونا چاہئے + یہ تو سمجھ مین آیا کہ دعاۃ اسلام حضرت ابوبکرؓ کے وقت مین بذریعہ تجارت چین پہونچے تھے۔ دیکھو تاریخ الاسلام طبع ثالث صفحہ ۴۰۹ اور اس لئے ممکن ہی کہ عہد عثمانی کا قرآن وہ لوگ پھر آکر لے گئے ہون۔ بنو امیہ کے اثر سے چین کے مسلمان ہمیشہ الگ رہے اس لئے انمین بنو امیہ کے زمانہ کے با اعراب قرآن کی اشاعت نہین ہوئی۔ مگر چین کا کچھ حصہ خلفائے عباسیہ کے زمانہ مین بھی تو مسلمانون سے آباد ہوا تھا۔ دیکھو تاریخ الاسلام طبع ثالث صفحہ ۴۰۱ اور اُسوقت تو اعراب والا قرآن وہان جانا چاہئے تھا + ہان یہ ہو سکتا ہی کہ چین کے بعض حصون کے مسلمانون کے پاس ایسا ہی قرآن ہو۔ جیسا کہ ہمارے دوست خان بہادر نے کہا۔ لیکن یہ ایک نئی بات سنی گئی۔ عام طور پر مسلمانون کا یہی خیال ہے کہ دنیا مین جہان کہین قرآن بزبان عربی ہے بنو امیہ کے زمانہ کا با اعراب قرآن ہے +

قرآن کی تقسیم پارون مین

۲۳ - قرآن کی چھوٹی چھوٹی سورتین تو مشہور ہین لیکن بڑی سورتون کی اتنی شہرت عوام مین نہین ہے جتنی کہ پارون کی ہے ، قرآن تیس پارون مین تقسیم ہی اور جن الفاظ سے جو پارہ شروع ہوتا ہی اُنہین الفاظ سے وہ موسوم ہوتا ہے - اسکا پتہ لگنا مشکل ہے کہ ان پارون مین قرآن کی تقسیم کیون ہوئی مشہور یون ہی کہ ابتدا مین جو قرآن لکھا گیا وہ تیس جزو مین تھا بعد کو جو نقلین ہوئین اُنمین یہ التزام ہو سکا - کہ نقل کے صفحے یا اجزا اصل کے مطابق ہون لیکن نقول مین چند الفاظ گندہ حرفون مین لکھکر اجزا یا پارونکا شمار مطابق اصل کے ظاہر کر دیا گیا - مگر یہ معلوم نہین ہوا کہ جو قرآن سنہ ۳۰ھ مین مرتب ہوا تھا اور جسکی سات نقلین مختلف ممالک مین بھیجی گئین تھین اُن کے اجزا کا تتبع پارون مین کیا جاتا ہی - یا سنہ ھ کے قریب جو با اعراب قرآن شایع کئے گئے تھے ان کے اجزا کی تقلید کی جاتی ہے + ممکن ہے کہ پہلی اشاعت کی تقلید دوسری اشاعت مین کی گئی ہو - اور اب اسی کی تقلید تمام قرآنون مین کی جاتی ہی + بہرحال قرآن کے تیس پارون سے سب مسلمان واقف ہین اور اکثر مضامین قرآن کا پتہ پارون سے بتایا جاتا ہی - اسلئے اس ترجمہ مین پارون کا بھی اظہار کر دیا گیا ہی -

[illegible]

۲۴ - قرآن مین احکام کے متعلق جو آیتین ہین وہ وقت اور موقع کے حسب حال نازل ہوئی ہین اور اسطرح کہین کہین ایک آیت دوسری آیت سے مطابق نہین ہے - اور اس عدم مطابقت کی وجہ سے یہ کہا جاتا ہی کہ ایک آیت دوسری آیت کی ناسخ ہی - مگر میرے نزدیک کسی آیت کا ناسخ یا منسوخ ہونا اس اعتبار سے نہین ہی کہ پہلا حکم اصولاً غلط تھا دوسرا صحیح حکم بعد کو صادر ہوا - یہان تک کہ ان معنون مین یہ کہنا بھی درست نہین ہے کہ قرآن نے انجیل یا توریت کو منسوخ کر دیا جس طرح اصول مین تمام آسمانی کتابین یکسان ہین - اسی طرح تمام آیات قرآنی کا اصل واحد ہے + آیات قرآنی کے نزول مین کبھی تو ایسا ہوا کہ کسی حکم کا جاری ہونا دفعۃً لوگون پر گران گزرتا اس لئے بتدریج وہ حکم نافذ ہوا تاکہ دفعۃً لوگون پر ایسی سختی نہ عاید ہو جسے وہ اٹھا نہ سکین + اسی مصلحت وقت کی طرف سورہ نحل ۱۵ - رکوع ۱۴ مین اشارہ کیا گیا ہی - مثلاً شراب خواری کے متعلق پہلے صرف یہ حکم ہوا کہ نشہ کی حالت مین نماز نہ پڑھنا چاہئے - دیکھو سورہ نساء ۴ - رکوع ۷ اور پھر کچھ دنون کے بعد یہ حکم نازل ہوا کہ شراب حرام مطلق ہی کسی حالت مین اُسے نہ پینا چاہئے دیکھو سورہ بقرہ ۲ - رکوع ۲۷ - وسورہ مائدہ ۵ - رکوع ۱۲ + کبھی باقتضائے حالت بھی احکام مین اختلافات ہوے مثلاً جب مسلمانون کی جماعت تھوڑی تھی تو مسلمانون کو حکم کفار سے لڑنے کا نہ تھا قرآن مین جا بجا مسلمانونکو تاکید کی گئی کہ کفار کے مقابلہ مین صبر کرو کفار کا دین کفار کے لئے ہے اور تمھارا دین تمھارے لئے تم کوشش کرو کہ کفار کے دلون مین تمھاری طرف سے نفرت نہ ہو + لیکن کفار نے جب مسلمانون کو

مکہ سے نکالدیا اور غیر مقام پر بھی مسلمانون کو چین سے رہنے نہ دیا اور اس اثنا مین مسلمانون کو بھی قوت مقابلہ
حاصل ہوئی تو مسلمانونکو کفار سے لڑنے کی اجازت ہوئی - دیکھو سورہ حج ۲۲ - رکوع ۶ - اور پھر رفتہ رفتہ یہ
حکم دیا گیا کہ تم لوگ جہان پاؤ کفار کو قتل کرو مگر اتنی ہی زیادتی کرو جتنی انکی طرف سے تم پر ہوئی یا ہوتی ہو - چار مہینے
جو ایام حج کے پہلے اور پیچھے آتے تھے انمین کفار جنگ و جدل حرام سمجھتے تھے - یہ حرمت ابتدائً نظر بہ مصلحت وقت اسلام
مین بھی تسلیم کی گئی - دیکھو سورہ بقرہ ۲ رکوع ۲۴ - لیکن جب آنحضرت کی وجہ سے تمام ملک عرب مین ایک شاہنشاہی
قائم ہونیکی صورت پیدا ہوئی تو اس احترام کی ضرورت باقی نہ رہی - دیکھو سورہ صف ۶۱ رکوع ۱ و ۲ + جو وقت مکہ کے
مسلمان ہجرت کرکے مدینہ مین آئے اور مکہ کے رشتہ دارون سے انکا قطع تعلق ہو گیا تو حکم ہوا کہ مسلمانان مدینہ باہم اپنے
اپنے دوستون سے اخوت قائم کرلین (دیکھو سورہ انفال ۸ رکوع ۱۰) تاکہ ایک کے مرنے پر دوسرا وارث ہو + اور ایسی حالت
مین جبکہ مسلمانون کی جماعت تھوڑی تھی اور عورتون کے حقوق سے مرد بالکل بیخبر تھے تو سورہ بقرہ ۲ رکوع ۳۱ مین پہلے
یہ حکم ہوا کہ مرنیوالون کو چاہیے کہ وہ مرتے وقت وصیت کر دیا کرین کہ انکی بیبیان ایکسال تک خرچ پایا کرین - اسکے بعد
جب پورے طور پر امن کے ساتھ اکثر حصہ عرب مین اسلام پھیل گیا اور دور اور نزدیک کے رشتہ دارونمین میل جول قائم ہو گیا
اور عورتون کے حقوق سے بھی لوگ آشنا ہو چلے تو مکمل آیت توریث نازل ہوئی - اور ترکہ میت مین تمام رشتہ دارون کے
حصے مقرر کر دیے گئے - دیکھو سورہ نساء ۴ - رکوع ۲ و سورہ احزاب ۳۳ رکوع ۱ + شروع شروع بیبیونکی تعداد
معین نہ تھی - جاہلیت کیطرح بیبیون کی تعداد مسلمانون مین غیر محدود تھی + با امن حکومت اسلام قائم ہونے پر
یہ حکم نازل ہوا کہ حتی الوسع ایک مرد کیلئے ایک بی بی بہتر ہے لیکن کسی حالت مین بیبیون کی تعداد چار سے بڑھنے نہ پاوے
دیکھو سورہ نساء ۴ رکوع ۱ + اور اسی زمانہ مین سوتیلی ماؤن سے آیندہ کیلئے عقد نکاح ناجائز قرار پایا اور ایسی دو عورتون
دو عورتونکو ایک ساتھ نکاح مین رکھنا بھی حرام قرار پایا جنمین سے کوئی ایک مرد ہوتا تو باہم انکے عقد نکاح جائز نہ ہوتا
پھر محرمات نکاح کی پوری تشریح کیگئی اور رضاعت کے ذریعہ سے بھی محرمات نکاح قائم کیے گئے - مگر یہ سب ایک ساتھ
نہین ہوا رفتہ رفتہ ہوا + پہلے زن زانیہ کے حبس کا حکم ہوا - دیکھو سورہ نساء ۴ رکوع ۳ - بعد ازان سورہ نور مین
دُرّے مارنیکا حکم نازل ہوا - پھر آنحضرت نے چوتھے سال ہجری مین مدینہ کے ایک مرد اور ایک عورت کو احکام
توریت کی بنا پر سنگسار کرنے کا حکم دیا اور بعضون کا خیال ہے کہ سنگسار کرنے کے متعلق وحی آئی تھی - گو وہ تلاوت
قرآن مین شامل نہین ہوئی + نماز پڑھتے وقت اوّلاً کعبہ کی طرف رخ کرنے کا حکم تھا - مدینہ مین آکر کچھ تالیف قلوب
کی غرض سے اور کچھ مکہ سے بے نیاز ہونے کے خیال سے بیت المقدس کی طرف رخ کرنیکا حکم ہوا - دیکھو سورہ بقرہ ۲
رکوع ۱۸ - مگر جب مکہ مین اسلام جاری ہو گیا تو پھر کعبہ کیطرف رخ کرنا فرض ہوا [illegible]
یہ احکام باہم مختلف ہین لیکن اصول مین اختلاف نہین ہے - یعنی ہر حالت مین مقصود [illegible] ہے کہ تمام مسلمانون

کو کسی خاص سمت قبلہ رکھنا چاہیئے جو انکے باہمی اتفاق کا سبب ہے - اور وہ مقام متبرک ہو جو پہلے سے حق پرستون کا مرجع رہ چکا ہو + یہان پر آیات منسوخ التلاوۃ کا بھی بیان کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہے + چند آیتین جو غالبا چار پانچ سے زیادہ نہ تھین ایسی تھین کہ آنحضرت صلعم کے منھ سے نکلین اور حضار جلسہ نے انھین آیات قرآنی تصور کیا - لیکن آنحضرت نے ان کی نسبت کاتب وحی سے قرآن مین لکھنے کی ہدایت نہین کی اور حفاظ کے حافظہ مین بھی وہ قائم نہ رہین کہ کتابت اور لوگون کے حافظے یا یاد داشت مین اختلاف واقع ہوتا + دیکھو سورہ بقرہ رکوع ۱۳ - +

مضامین قرآن کا اجمالی ذکر

۲۵ - مسلمانون کا اعتقاد ہے کہ قرآن مین وہ تمام باتین موجود ہین جو انسان کو مہذب بنانے کیلئے درکار ہین - لیکن اجمالی طور پر بیان کرنا کہ قرآن مین کیا کیا باتین ہین اس دیباچہ مین مناسب معلوم ہوتا ہی + اگر مضامین قرآن علیحدہ علیحدہ کئے جائین تو بہت سی مدین قائم ہوتی ہین مثلاً توحید باری - جبر و اختیار - خلقت ارض و سما - قصص انبیا - حالات صلحا - حالات زمانہ رسول صلعم - احکام توریت - احکام جنگ - قانون شہادت - احکام تعزیری - طریقہ طہارت - طریقہ عبادت - اوامر و نواہی - اصول جہانداری - حسن اخلاق - تمدن اور حسن معاشرت - صدقہ - زکوۃ - حج - تہذیب - غلامی - عورتون کے حقوق - بخل و اسراف - مسائل جہاد - نماز - روزہ معاملات وغیرہ وغیرہ + ترجمہ کے ہر صفحہ کے حاشیہ پر آیتون کے اہم مضامین کا خلاصہ لکھ دیا گیا ہی - اور پھر سورتون کی فہرست جو اسکے بعد درج کی گئی ہے - اسمین بھی ظاہر کر دیا گیا ہی کہ کن کن سورتون مین کیا بیانات ہین یہان سب کے لکھنے کا موقع نہین ہے +

مکرر باتین قرآن مین

۲۶ - بہت سی باتین ایسی ہین جو بار بار قرآن مین آئی ہین + اگر قرآن ایک مرتبہ مسلسل اترتا تو شاید ایسا نہ ہوتا لیکن مختلف اوقات مین مختلف مخاطب اور مختلف مواقع کے حسب حال وحیان اترین اسی لئے بہت سے مضامین کی تکرار ناگزیر ہوئی + اگر کوئی ناصح برابر وعظ بیان کرتا ہے - تو اسکے وعظون کے مجموعہ مین بہت سی باتون کی تکرار پائی جائیگی - مگر اسکا ہر ایک بیان جو الگ الگ مختلف مواقع پر ہوا ہوگا - اپنی اپنی جگہ پر پسندیدہ اور نقص تکرار سے پاک ہوگا - اسی طرح پیغمبرونکے قصے اور نافرمان امتون کے حالات اور ان کے اعمال بد کے نتایج - جنت دوزخ - قیامت - جزا اور سزا کے حالات کبھی مطول اور کبھی مختصر مختلف مقامات پر بذریعہ وحی آنحضرت کی زبان پر آئے اور ہر بیان نے خاص طور پر اثر ڈالا - ناظرین جب قرآن پڑھین تو اپنے آپکو اس زمانہ مین فرض کر لین - بلکہ قرآن اترا تھا تو خاص لطف سے مستفیض ہون گے + صلحا اسی طرح تلاوت قرآن کرتے ہین اور وقت تلاوت جب وہ سمجھتے ہین کہ مختلف طریقون سے انھین وہ حالات بتائے جاتے ہین جو عمل نیک پر انھین قائم رکھین گے تو ایک خاص لطف اس تدبر مین وہ پاتے ہین اور خاص کیفیت انپر طاری ہوتی ہے

اس قرآن مین علاوہ ظاہری باتون کے کچھ باتین ایسی بھی ہین جو باطن سے تعلق رکھتی ہین اور کہا جاتا ہی کہ اس لطف کو صوفیان کرام ہی خوب سمجھتے ہین۔ اور پہلے اہلبیت رسول۔ آئمہ اور صحابہ اسے سمجھتے تھے۔ مثلاً صوفیان کرام ہروقت باری تعالے کے دیدار کے شوق مین سوت حلال کی تمنی رہتے ہین اور جنت اور دوزخ کے حالات اس تمنا کے مقابلہ مین بھول جاتے ہین + ظاہر ہے کہ جسے یہ درجہ حاصل ہوگا اس سے بڑھکر کوئی خوش نصیب نہین ہوسکتا۔ بشرطیکہ فی الواقع یہ درجہ حاصل بھی ہوجائے قرآن ایک اور امر ایسا تعلیم کرتا ہی جو اصطلاح تصوف مین مسئلہ تسلیم و رضا کہلاتا ہے۔ یعنی قرآن یہ بتاتا ہے کہ جو کچھ دنیا مین ظاہر ہوتا ہی وہ خدا کی قدرت سے ظاہر ہوتا ہی۔ اور خدا کا کوئی فعل حکمت سے خالی نہین ہوتا + یہ انسانی فہم کا قصور ہے کہ وہ مصالح الٓہی نہین سمجھتا اور واقعات دنیا پر کبھی خوش اور کبھی ناخوش ہوتا ہے۔ چنانچہ حضرت موسیٰؑ اور حضرت خضرؑ کی ملاقات کا جو قصہ سورہ کہف ۱۷۔ رکوع ۹ و ۱۰ مین ہے۔ اسمین نہایت عمدہ طور سے دکھایا گیا ہے کہ مصالح باری تعالی کا سمجھنا امر آسان نہین ہے شان عبودیت یہ ہی کہ انسان اپنی زندگی مین نہ کبھی خوش ہو اور نہ کبھی ناخوش ہو صرف اتنا سمجھے ع انچہ از دوست میرسد نیکوست + اللہ تعالی کے افعال کو جو کوئی اس حیثیت سے دیکھے گا اُسے گویا دنیا ہی مین جنت ملگئی + ایسا عقیدہ رکھنے والا دنیا مین دوسرون کی نظرون مین کیسا ہی حقیر ہو لیکن غور کیا جائے تو اس سے زیادہ کوئی مسرور دوسرا شخص جو اسکا ہمخیال نہ ہوگا۔ ہو نہین سکتا + دنیا مین ہر شخص کا مہتمم سعی حصول مسرت ہی اور مسرت ایک ایسی شئے ہے کہ ذرا خیال بدلا اور کافور ہوئی۔ حکما کا تو یہ قول ہے کہ اصلی مسرت دنیاوی دولت دنیاوی عقل دنیاوی قوت اور دنیاوی اکتساب سے کبھی حاصل نہین ہوتی۔ صرف اللہ واحد پر لو لگانے اور اسکے ہر کرشمہ قدرت پر راضی اور خوش رہنے سے حاصل ہوسکتی ہے + یہ خوشی بھی صرف اسی قرآن کی تعلیم سے حاصل ہوتی ہے۔ مگر یہ بڑا نازک مسئلہ ہی۔ کہنے سننے کی بات نہین ہے دلی جذبات سے متاثر ہونے کی چیز ہی + اگر دلمین قابلیت نہین ہے۔ محض تصنع سے یہ خیال قائم کیا جائیگا۔ تو کاہلی اسکا نتیجہ ہوگا جو عیب مین داخل ہے + اسی کاہلی نے بہت سے نااہلون کو توکل بیجا اور قناعت نامناسب کی طرف راغب کرکے دین اور دنیا کہین کا نہین رکھا +

۲۷۔ ترجمہ قرآن کتنا ہی بامحاورہ ہو جب بھی اسکی شان نزول کا سمجھنا اور جن تاریخی واقعات کی طرف اسمین اشارہ ہی انکا جاننا ضروری ہے + اور کہین کہین توضیح معنی کی بھی ضرورت لاحق ہوتی ہے + اس ترجمہ کے ذیل مین یہ ضرورتین پوری کردی گئین ہین۔ اس طرح ترجمہ کا سمجھنا ہر شخص کے لئے جو زبان دان اردو ہو نہایت آسان ہوجاتا ہے + قرآن کا یہ اعجاز ہے کہ ہر زمانہ کے موافق ہے۔

اور جاہل اور عالم دونون کے لئے اسمین ہدایت ہے + ہر ایک اپنے طور پر اسے سمجھ سکتا ہے + جتنی
عمدہ باتین اس وقت مہذب ممالک مین ہین سب قرآن سے اخذ کی گئی ہین اور جتنے نئے معلومات دنیا
مین ظاہر ہوئے ہین کہین سے بھی وہ قرآن کے خلاف نہین ہین - ان امور کی توضیح مین میری ایک کتاب
الاسلام ہے جسکا حوالہ جا بجا اس ترجمہ مین بھی دیا گیا ہے + اسی طرح ایک اور کتاب تاریخ الاسلام ہے
جسمین آنحضرت کے وقت کے حالات شرح اور بسط سے بیان کئے گئے ہین + ترجمہ قرآن مین جہان
کہین آنحضرت کے زمانہ کے حالات سمجھنے کی ضرورت پڑی ہے وہان اس کتاب کا حوالہ دیا گیا ہے
گویا تاریخ الاسلام اور الاسلام کے ساتھ ملکر یہ ترجمہ قرآن کی تفسیر ہو جاتا ہے - الاسلام اور تاریخ الاسلام
کے اسباب تالیف بھی اس ترجمہ سے تعلق رکھتے ہین اسلئے کچھ انکا بیان کرنا بھی مناسب معلوم ہوتا ہے -

۲۸ - قرآن کا پورے طور پر سمجھنا پیغمبر خدا کے حالات جاننے پر بہت کچھ منحصر تھا - اسلئے قرآن کے
ترجمہ کرتے وقت مجھے کتب سیر دیکھنے کی ضرورت محسوس ہوئی اور پھر انمین کچھ ایسی دلچسپی پیدا ہوئی کہ
مینے آنحضرت کے حالات لکھنا شروع کر دئے اور ارادہ یہ ہوا کہ ایک مختصر سا رسالہ قرآن کے ترجمہ
کے ساتھ شایع کیا جائے - جو آنحضرت کے وقت کے حالات (جہان تک وہ قرآن مین ہین) سمجھنے
مین معین ہو + لکھنا شروع ہوا تو آنحضرت کے حالات کے ساتھ خلفائے اربعہ کے حالات بھی منضبط
ہو گئے - اور پھر اسکے بعد تاریخی مذاق جو پیدا ہوا تو یہ رائے قائم ہوئی کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ سے
زمانہ حال کے مسلمانون تک سلسلہ وار مختصر حالات منضبط کئے جائین + اس خیال نے مجھے ترجمہ
قرآن کی اشاعت سے بالکل روکدیا - اور مین تاریخ الاسلام لکھنے مین ہمہ تن مصروف ہو گیا - اور سنہ ۹۵ء
مین میری محنت کا نتیجہ تاریخ الاسلام کے نام سے شایع ہوا +

۲۹ - وہ بھی کیا وقت تھا جب مین تاریخ الاسلام لکھتا تھا - مسلمانون کے پچھلے کارنامون کے دیکھنے سے
معلوم ہوتا تھا کہ دنیا مین ہم سے بڑھکر کوئی نہین ہوا - اور اہل اسلام کی موجودہ حالت پر لحاظ کرکے یہ
کہنا پڑتا تھا کہ ان مین کوئی بات ان کے بزرگون کی پائی نہین جاتی - مسلمانون کا ایک زمانہ وہ تھا کہ
تمام عالم مین انکی دہاک بندھی ہوئی تھی اور اب ان کی حالت ایسی ہے - گویا یہ ان کے فرزند ہی
نہین ہین - مین لکھتا تو تھا تاریخ الاسلام لیکن مسلمانون کی حالت موجودہ نے مجھے مسلمانون کی ترقی اور
تنزل کے اسباب کی طرف متوجہ کیا اور آخر کار برسون کے غور و فکر کے بعد میری رائے قائم ہوئی کہ
مسلمان جب تک قرآن پر عمل کرتے رہے دنیا کے پیشوا بنے رہے اور جب احکام قرآنی سے
الگ ہوئے تو اپنی پیشوائی کھو بیٹھے - دوسری قومون نے انہی کے گذشتہ طریقون پر عمل کرنا شروع

کیا اور اس طرح اُن کے اعمال احکام قرآنی کے مطابق ہونے لگے۔ تو دنیاوی پیشوائی بھی اُنکی طرف منتقل ہوئی

۳۰۔ جس زمانہ مین قرآن اُترا تھا عیسائی قومین بھی یہود اور کفار عرب کی طرح تمام اخلاقی بُرائیون کا ہیر چشمہ تھین۔ اسلام

اُنپر ہدی الحق لیظہرہ علی الدین کلہ کے اعتبار سے غالب آیا۔ آنحضرت محمد نے کوئی نیا مذہب یا انوکھا دین جاری نہین کیا۔ عیسائیت

مین جو نقائص پیدا ہوگئے تھے زیادہ تر انکی اصلاح کی۔ دیکھو سورہ شوری ۴۲۔ رکوع ۲۔ صدیون کے بعد جب عیسائیون

کو مسلمانون کے اثر صحبت سے اپنی حالت کا امتیاز ہوا تو انکو تلافی مافات کی فکر ہوئی۔ اور تمام عمدہ باتین جو قرآن

نے تعلیم کی تھین اُنھون نے اختیار کین جب انھون نے دیکھا کہ مسلمانون کی پیروی بغیر زندگی بسر کرنا مشکل ہے

تو اُنھون نے آنکھین کھولین اور مسائل اسلام کی تقلید شروع کی۔ میدان تقلید مین وہ بڑھتے بڑھتے مسلمانون

کے برابر ہو پہنچے اور پھر اُن سے بھی بڑھنا شروع ہوئے۔ اور مسلمان روز بروز پیچھے ہوتے گئے۔ میرے نزدیک ہزار کا

لاکھ دانہ کی تسبیح پر کوئی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ رات دن پڑھا کرے لیکن بھولے سے بھی احکام الٰہی او تعلیم

نبوی کا دھیان نہ کرے بلکہ اقوال اور افعال نبی کی پیروی معیوب سمجھے تو وہ ہرگز برابری نہین کر سکتا۔ اُس غیر مذہب

والے کی جو نہ خدا کو ایک مانتا ہو نہ پیغمبر کو برحق جانتا ہو لیکن کرتا ہو زیادہ تر وہی جو قرآن مین مذکور ہے۔ اور جسکو پیغمبر

خدا الیند کرتے تھے۔ میرا دعوے بے دلیل نہ رہجائے اس لئے مین بطور تمثیل چند احکام قرآنی کا ذکر کرتا ہون جنپر آج

کل عیسائیون کا عملدرآمد ہے اور مسلمانون کا نہین ہے +

(۱) قرآن مین جابجا ملکون کی سیر کرنے کا حکم ہے۔ یورپ والون کا اسپر عمل ہے۔ اور ایشیا والونکا اسپر عمل نہین ہے

ایک شخص نے کیا اچھی بات کہی + ایک مجلس مین یورپ کی ملکی ترقیون کا ذکر تھا۔ اُسنے ترقی کا راز سفر بتایا اور کہا

یورپ والے جب غیر ملکون مین جاتے ہین تو ظاہر ہے کہ غیر ملک پر کچھ دخل ہی کرتے ہین اپنا ملک تو کچھ نہین کھوتے اور ایشیا

والے جب یورپ مین نہین جاتے تو یورپ کے کسی خطہ پر انکا دخیل ہونا محالات عقلی سے ہے۔

(۲) قرآن مین عورتون کے حقوق وراثت مقرر ہین + دیگر ممالک کا حال تو مجھے معلوم نہین لیکن ہندوستان مین

کوئی بھائی اپنی بہنون کا حق بخوشی نہین دیتا۔ یہانتک کہ باپ کو بھی یہ پسند نہین آتا کہ اسکی میراث مین اسکی

لڑکیان کچھ پائین + اسی کے مقابلہ مین انگریزون کو دیکھیے کہ وہان کسی بھائی کے ذہن مین بھی یہ بات نہین گزرتی

کہ بہنین محض عورت ہونے کی وجہ سے ترکہ پدری سے محروم رہین۔

(۳) قرآن مین بیوون کا عقد محکوم ہے۔ دیکھو سورہ بقرہ ۲۔ رکوع ۳۰ و ۳۱ و سورہ نور ۲۴ رکوع ۴ +

ہندوستان کے شرفا عقد بیوگان کو خلاف شرافت سمجھتے ہین اور انگریزون مین یہ خیال بھی نہین آتا کہ ایسا کرنا

معیوب ہے۔

(۴) قرآن مین جابجا سچ بولنے کی تاکید ہے اور بطور استعجاب یہ مذکور ہے کہ جو کام تم لوگ کرنا نہین چاہتے

بعض احکام قرآن مجید پر صرف یورپ کے مذہب والون کا عملدرآمد ہے۔

اسکا وعدہ کیوں کرتے ہو۔ مثلاً دیکھو سورۂ صف ۶۱ رکوع ۱ + عدم ایفائے وعدہ انگریزوں مین ایک سخت گناہ سمجھا جاتا ہے اور ہندوستان کے مسلمانوں مین وعدہ کرکے ایفا نہ کرنا الفرار کا باعث بھی نہین ہوتا عدم ایفائے وعدہ ہی نہین ہے۔ کہ سلوک کرنے سے وعدہ کرکے پھر گئے بلکہ یہ بھی عدم ایفائے وعدہ ہے کہ کسی دوست کو آٹھ بجے کھانے کو بلایا اور آٹھ بجنے کے بعد پلاؤ دم پخت ہونے لگا۔

(۵) قرآن تعلیم کرتا ہے۔ کہ اللہ کی رحمت سے کبھی ناامید نہ ہو۔ ہندوستان کے مسلمانون نے جب کوئی کام شروع کیا۔ اور ناامیدی کی صورت قائم ہوئی۔ تو وہ فوراً ہمت چھوڑ دیتے ہین۔ اور یورپ کے لوگون مین دیکھا جاتا ہے کہ ناکامی انھین کبھی مایوس نہین کرتی + استقلال عزیمت کا سبق جو قرآن نے دیا ہے۔ اسپر تمام مہذب قومون کا عمل ہے۔ اور نہین ہے تو اہل اسلام کا +

(۶) سورۂ آل عمران ۳۔ رکوع ۱۱ پڑھنے سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ ہر جماعت پر فرض ہے کہ وہ ایک مذہبی پیشوا اپنی جماعت کے لیئے انتخاب کرے + ہندوستان کے شہروں میں بہت کم ایسے شہر ہوں گے جہاں کے مسلمانون نے اپنے شہر مین مذہبی امور انجام دینے کے لئے کسی کو پیشوا بنالیا ہو۔ اور انگریزوں کی یہ کیفیت ہے کہ جہاں چار انگریز بھی ہوتے ہین تو ایک مذہبی پیشوا انکا مذہبی کاموں کے انجام دینے کیلئے موجود رہتا ہے + یہ تقرر سلطنت کی طرف سے نہیں ہوتا۔ یورپ کی جماعتون کی طرف سے یہ تقرر ہوتا ہے۔ ان لوگوں نے چندہ کرکے اتنا روپیہ فراہم کرلیا کہ جب اپنے شہروں کو وہ آراستہ کر چکے تو غیر ملکوں میں انھوں نے پادریوں کو بھیجنا شروع کیا +

(۷) قرآن مین متعدد مقامات پر کشتیوں کا ذکر ہے اور یہ بات سمجھائی گئی ہے۔ کہ کشتیوں کا سفر حصول رزق کا عمدہ ذریعہ ہے۔ دیکھو سورہ نحل ۱۶۔ رکوع ۲ + اب یہ دیکھنا چاہیئے کہ اس اشارہ پر عیسائیوں کا عمل ہے یا مسلمانوں کا + تعجب ہے کہ اسوقت ترکوں کے پاس تجارتی جہاز یونانیوں سے بھی کم ہین + ایک وہ وقت بھی تھا کہ ان کی جہازی قوت تمام یورپ سے بڑھکر تھی۔ اور اسی زمانہ میں ترکوں کی شاہنشاہی بھی تمام یورپ میں تسلیم کی جاتی تھی + دیکھئے تاریخ الاسلام طبع ثالث صفحہ ۴۱۴

(۸) قرآن میں باہم مشورہ کرنے کی تاکید ہے۔ دیکھئے سورہ شوریٰ ۴۲۔ رکوع ۴ + یہ امر اتنا مہتم بالشان سمجھا گیا ہے۔ کہ سورہ کا نام ہی ”شوریٰ“ ہوگیا + ابتدائے اسلام میں تو اسپر اتنی سختی سے عمل ہوا کہ سلطنت میں ابتداءً وراثت کا قانون ہی منسوخ سمجھا گیا۔ سلطنت شخصی کی گویا بنیاد ہی اکھڑ گئی۔ اور مجالس شوریٰ پر انتظام سلطنت ہونے لگا۔ سلطنت شخصی بعد کو قائم ہوئی تو برائے نام قائم ہوئی۔ سلاطین کا عملدرآمد بالکل مجلس شوریٰ پر تھا۔ اور یہی مسلمانوں کی کامیابیوں کا راز تھا۔ اسوقت مجالس شوریٰ جسکا دوسرا نام ہی جمہوریت ہے سلطنتین یورپ اور امریکا میں برابر قائم ہیں اور مسلمان قومیں اس سے بالکل بے بہرہ ہیں + حال میں ایران اور ٹرکی کے چند

تو جوانون نے مجلس شوری کو اپنے ممالک مین رواج دینا چاہا تو معلوم ہوا کہ یہ مسلمانون کے عام مذاق کے موافق نہین ہے۔ اور اس سے بجائے نفع کے نقصان کی صورت دکھائی دی + افسوس ہے کہ سلطنت جمہوری جسکی بنا اسلام نے ڈالی تھی۔ عیسائی سلطنتون کو نفع بخش ہے۔ اور اسلامی سلطنتون کے مناسب حال نہین ہے۔ کیون؟ محض اسلئے کہ باہمی صلاح اور مشورے سے کام کرنیکا سبق جو قرآن نے مسلمانون کو سکھایا تھا۔ انھین یاد نہین رہا۔

(۹) اسلام نے سکھایا ہے کہ ایک شخص دوسرے کے گھر مین جائے۔ تو اجازت طلب کرلے۔ یہانتک کہ خاص خاص وقتون مین نابالغ لڑکے بھی اپنے والدین کے کمرون مین جانا چاہین تو اجازت طلب کرین۔ دیکھو سورہ نور ۲۴ رکوع ۴-۸ + انگریزون مین نہایت سختی سے اسپر عمل ہے۔ لیکن مسلمانون مین ایسا نہین ہے + اگر کوئی ہندوستانی اپنے گھر مین ایسا انتظام کرے کہ اسکے ملنے والے اطلاع کراکے اسکے پاس آیا کرین تو ہم ہندوستان کے مسلمان اسکی اس انتظام کو جو قرآن کے بالکل موافق ہے بری نظرون سے دیکھتے ہین + مین نے معتبر ذریعے سے سنا ہے کہ گورکھپور مین کسی زمانہ مین ایک مسلمان ڈپٹی کلکٹر تھا جو انگریزون کی تقلید مین بے پہلے سے مطلع ہوے کسی سے ملتا نہ تھا کسی خیال سے اس نے ایسا کیا ہو۔ مگر شان حکومت سے الگ ہو کر دیکھئے تو گویا وہ لوگون کے احکام قرآنی کی تعمیل بجبر کراتا تھا۔ اسکے ایک دوست نے اس سے شکایت کی اور اپنے آپکو اس قید کا پابند نہ رکھا + اس ڈپٹی کلکٹر نے اپنے اس دوست کو ایک روز آتے ہوے دیکھکر اپنے آپکو اپنے کمرہ مین بالکل برہنہ کرلیا اور ہاتھ مین ایک استرہ گویا طہارت کے لئے لے لیا۔ وہ دوست کمرہ مین گھسے تو لاحول پڑھتے ہوے باہر نکلے + ڈپٹی کلکٹر صاحب بولے "آیئے آپ سے تکلف ہی کیا ہے"+

(۱۰) دنیا مین سب سے پہلے قرآن نے رسم غلامی مٹانا چاہا + دیکھو سورہ محمد ۴۷ رکوع ۱ جسمین قیدیان جنگ کو لونڈی غلام بنانیکا حکم نہین دیا گیا + مسلمانون کے ابتدائی زمانہ مین اسپر یہ عمل ہوا کہ جو پہلے کے لونڈی غلام تھے وہی اپنی حالت مین قائم رہے۔ لیکن انپر بھی بیحد سہولتین کی جاتی تھین اور قیدیان جنگ جو بوجہ بعد مسافت یا محبت مسلمانان وطن جانا پسند نہ کرتے تھے وہ مسلمانون مین مثل بھائیون کے رہتے تھے + بعد مین غلامی کی رسم بدستور مسلمانون مین قائم ہوگئی دیکھئے الاسلام فصل ۲ + مگر یاد رہے کہ یورپ کی قومون نے جب دنیا مین حیرت انگیز ترقیان شروع کین تو ان کی ترقی کا پہلا زینہ یہی تھا کہ آج سے دو سو برس پہلے انھون نے رسم غلامی کا استیصال کیا مسلمانی ریاستین اگر رسم غلامی کو روکے ہوے ہین اور عام مسلمانون مین اسوقت اسکا رواج نہین ہے۔ تو یہ صرف اس لئے ہے کہ یورپ کی مہذب قومون کا ان کے دلون مین خوف ہے +

(۱۱) قرآن مین زور سے گفتگو کرنیکی ممانعت کی گئی ہے + دیکھو سورہ لقمان ۳۱ رکوع ۲ یہانتک کہ بہت چلا کر نماز پڑھنے کا بھی حکم نہین ہے۔ دیکھو سورہ بنی اسرائیل ۱۷ رکوع ۱۲۔ اب انگریزون کے جلسون مین جاکر اور مسلمانون

کے جلسوں میں شریک ہو کر موازنہ کیا جائے تو معلوم ہو گا۔ کہ کہاں اس پر عمل ہوتا ہے

(۱۲) جس طرح ہندوستان میں اسوقت غیر کے لڑکوں کو اپنا لڑکا بنا لینے کا دستور ہے۔ ایسا دستور زمانہ جاہلیت میں بھی تھا۔ اور اسے تبنیت کہتے تھے + قرآن نے اس دستور کو نامناسب بتایا۔ دیکھئے سورۂ احزاب ۳۳۔ رکوع ۱ + رسم تبنیت کا کہیں خیال بھی یورپ میں نہیں ہے لیکن بعض مسلمانان ہند بشمول ہنود وطن کے اس بارہ میں اپنے خیالات رکھتے ہیں + اگر یہ کہا جائے کہ ہند کے مسلمانوں میں تبنیت کا خیال نہیں ہے۔ تو اسکے جواب میں یہ کہا جائیگا کہ چند برابر کے وارثوں میں سے کسی کو کل جائداد کا ہبہ کر دینا اور بیٹے کی طرح اسکی پرورش کرنا اور یہ خیال کرنا کہ اسکے ذریعہ سے نام قائم رہے گا۔ یا کسی غیر وارث کو وارثوں پر ترجیح دیکر اپنی کل جائداد کا بقائے نام کے خیال سے اُسے ہبہ کر دینا اولاد ذکور نہ رکھنے والے مسلمانوں میں بہت دیکھا جاتا ہے اور یہی تبنیت ہے +

(۱۳) علم الٰہی یا علم مذہب ہی علم نہیں ہے + علم تشریحات جسم انسانی۔ علم نباتات۔ علم معدنیات۔ علم طبقات الارض۔ علم برق۔ علم خواص اشیاء۔ علم کیمیا۔ علم طبعیات وغیرہ بھی علوم ہیں + اسوقت جتنے علوم یورپ میں سکھائے جاتے ہیں۔ اُمیں سے بہت کم مسلمان جانتے ہیں۔ یہانتک کہ ٹرکی کے مسلمان اُتنے علوم بھی نہیں جانتے جو اُن کے کمزور ہمسایے یونان والے جانتے ہیں + ترک صرف تعلیم مذہب یا تعلیم فن حرب کو علم سمجھتے ہیں۔ نئی تحقیقات وہ کیا کرینگے۔ جب دوسروں کی تحقیقات کے سمجھنے کی بھی قابلیت نہیں رکھتے حالانکہ علوم کے پڑھنے سے خدا کی قدرت کا مشاہدہ ہوتا ہے۔ اور خداشناسی میں اس سے مدد ملتی ہے۔ علوم کے سیکھنے کی طرف سخت تاکید قرآن میں ہے۔ لیکن اسپر عمل اُن تمام یورپ والوں کا ہے جو احکام قرآنی پر عمل نہ کرنے والے سمجھے جاتے ہیں۔ اور عمل نہیں ہے تو مسلمانوں کا + سورۂ فاطر ۳۵ (ملائکہ) رکوع ۴ میں ہے "اللہ سے تو وہی بندے ڈرتے ہیں جو علم رکھتے ہیں" +

(۱۴) قرآن کے سورۂ کہف ۱۸۔ رکوع ۴۔ اور سورہ قلم ۶۸۔ رکوع ۱ میں تہذیب گفتگو کا طریقہ سکھایا گیا ہے۔ کہ جب کوئی کسی کام کرنے کا آیندہ زمانہ میں اظہار کرے تو یہ کہا کرے کہ "انشاء اللہ (اگر اللہ نے چاہا) میں اسے کرونگا" جسکا منشا یہ ہوا کہ میں فلان کام کرنے کی کوشش کرونگا کیونکہ اس کام کا پورا ہونا میرے اختیار کی بات نہیں ہے + آجکل مہذب ممالک میں یہی طرز گفتگو زیر عمل ہے۔ لیکن ہم لوگ بہت کم ایسے ہیں جو اس تہذیب سے گفتگو کرنے کے عادی ہیں۔ پہلے انشاء اللہ کہنے کا دستور تھا۔ گو بغیر سمجھے ہوئے تھا۔ لیکن اب وہ بھی مٹتا جاتا ہے یہ چند باتیں بطور نمونہ کے یہاں لکھی گئیں۔ قرآن پڑھنے والے قرآن کو پڑھنے وقت خیال رکھیں گے تو انہیں خود بخود معلوم ہوتا رہے گا کہ ہم مسلمانوں کا عمل قرآن پر بہت کم ہے اور یہی ہمارے ادبار کا باعث ہے بہر حال غور کرنے کے بعد نہایت استواری سے میں اس رائے پر قائم ہوا کہ اسلامی اصول کی پیروی جو اس زمانہ

کے مسلمانون نے ترک کر دی ہے اور غیرون نے اُسے اختیار کر دیا ہی ہی باعث ہر ایک کے تنزل اور دوسرے کی ترقی کا +

۲۱ - الاسلام لکھتے وقت بھی مین نے اُن باتون کی طرف توجہ کی تھی جنکے کھونے سے مسلمان بگڑ گئے - اور جنکے پانے سے یوروپین قومین بنگئین اور میرا اطمینان اسقدر معلومات حاصل کرنیکے بعد بخوبی ہو گیا تھا کہ احکام قرآنی کے نہ ماننے سے مسلمانون پر ادبار ہے + لیکن پھر طبیعت نے اسپر قناعت نہ کی اور اب یہ مجھے فکر ہوئی کہ مسلمانون کی گذشتہ ترقی کے زمانہ کو عیسائیون کی موجودہ ترقی کے زمانہ سے مین مقابلہ کرون اور یہ دیکھون کہ مسلمانون کی بعض باتون کے نہ اختیار کرنے سے اسوقت کی عیسائی قومون مین کوئی کمی ہے یا نہین ہے یا دوسری نسلون مین اسلام کی پوری تقلید کئے بغیر عیسائی اپنے زمانہ ترقی مین گذشتہ مسلمانون کی برابری کر سکتے ہین یا نہین + چھان بان سے معلوم ہوا کہ نہین - اسلئے تہذیب کی تمام شاخون پر جدا جدا بحث کر کے مجھے یہ دکھانا پڑا کہ اسلام کی پیروی یورپ مین ادھوری ہوئی ہے اس لئے ان کی تہذیب ناقص ہے + تعلیم یافتہ گروہ کے بعض اشخاص کہتے ہین کہ اسلام وحشی قومون کے لئے ہی - مہذب قومون کے لئے نہین ہے + اس خیال کے دور کرنے کی طرف بھی مین نے توجہ کی اور اسی سلسلہ مین اُن اعتراضات کے جواب دئے ہین جو غیر مذہب والون یا لامذہبون سے مین نے سُنے یا کتابون مین دیکھے تھے - مجھے امید ہے کہ منصف مزاج معترضین الاسلام کو پڑھکر تسلیم کرینگے کہ ہر قرن اور ہر درجہ کے لوگونکو تہذیب سکھانے کے لئے دین محمدی سے اچھا دین یا اسلام سے اچھا فلسفہ طائر خیال کی پرواز سے باہر ہے + اس کتاب مین مین نے دین محمدی کے تمام مسائل کا اجمالی ذکر کر کے انھین دنیا کی مختلف قومون کے قاعدے اور رسوم سے مقابلہ کیا ہی - اور دکھایا ہے کہ اسلام کی تمام باتین ایسی ہین کہ اُن سے اچھی صورت ذہن مین نہین آسکتی اور نہ دنیا مین خوش رہنے کے لئے اسلام سے اچھے قاعدے بن سکتے ہین + ان قاعدون پر جو قوم جتنا ہی زیادہ عمل کرے گی اتنا ہی زیادہ خوش رہیگی اور اس لئے دین اسلام برحق ہے +

کتاب الاسلام جسمین اسلام کی خوبیان بتائی ہین

۲۲ - قرآن مین گو لفظ "معجزہ" کہین نہین آیا ہی - لیکن اصطلاح شرع مین پیغمبر کے خوارق عادات افعال کو معجزہ کہتے ہین + قرآن مین لفظ "آیات" البتہ جا بجا آیا ہی + آیات جمع ہے آیت کی + آیت کے معنی ہین نشانی - اور چونکہ ہر سورہ قرآنی کو بھی آیت کہتے ہین + آیات کے معنی ہوے - احکام اور نشانیان اور ان معنون مین بھی آیات کے لفظ کا ترجمہ مفسرین نے کیا ہے + بینات کے معنی ہین دلائل واضح اور یہ لفظ بھی قرآن مین جا بجا آیا ہی - بعض مقامات پر مفسرون نے اس لفظ سے معجزات مراد لئے ہین + خدا کی نشانیان دو قسم کی قرآن مین بیان کی گئی ہین -

معجزات

ایک تو وہ جو عادات کے موافق ہین - جیسے مینھ کا برسنا بجلی کا کڑکنا آسمان اور زمین مین زنگار رنگ چیزونکا
ظاہر ہونا وغیرہ وغیرہ + اور دوسری وہ چیزین ہین جو معمولاً ظاہر نہین ہوتین + پچھلے معنون مین جہان لفظ
"آیات" قرآن مین آیا ہی وہان مفسرین نے "معجزات" اسکا ترجمہ کیا ہے - اور یہی ترجمہ جابجا مین نے
بھی اختیار کیا ہی + اب اگر یہ سوال کیا جائے کہ اور پیغمبرون کے معجزات جس طرح قرآن مین مذکور ہین اسی طرح
آنحضرت کے معجزات بھی قرآن مین ذکر کیے گئے ہین یا نہین ؟ تو اسکا جواب مشکل ہے + قرآن سے ظاہر ہوتا ہی
کہ آنحضرت سے باربار معجزون کی فرمائش کیگئی اور آنحضرت نے جوابدیا "معجزے دیکھکر اگلی امتین کب ایمان
لائین کہ تم معجزون کی فرمایش کرتے ہو؟ مین قدرت الٰہی دکھا کر اللہ کی وحدانیت تمھین سمجھاتا ہون پچھلے واقعات
یاد دلاکر تمھین عبرت دلاتا ہون اور آخرت کے عذاب سے تمھین ڈراتا ہون - ماننے نہ ماننے کا تمھین اختیار ہے"
صرف ایک معجزہ شق القمر کا قرآن مین مذکور ہے لیکن یہ بھی مختلف فیہ ہے - دیکھیے سورہ قمر مین حاشیہ زیرین
لیکن اس سے یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ پیغمبرون کے معجزون سے کوئی مسلمان انکار کرسکتا ہی + اب رہی معجزون کی
حقیقت - کہ خدا نے جو اسباب دنیا کے انتظام کے لیے قائم کر رکھے ہین ان سے الگ ہوکر وہ پیغمبرون کیلیے
مافوق العادت باتین دکھاتا تھا - یا یہ کہ سلسلۂ اسباب جو وقت روز ازل مین قائم ہوا اسی وقت ٹھہر گیا تھا
اور لوح محفوظ مین درج ہوگیا تھا کہ فلان وقت فلان بات فلان پیغمبر کے ذریعہ سے اس طرح سرزد ہوگی کہ خارق
عادت یا مافوق العادت متصور ہوگی ؟ + یہ ایسی بحث ہے جسپر اللہ پر ایمان لانے والے بحث کرنا بے ادبی
تصور کرتے ہین + بہرحال اگر مجھ سے آنحضرت کے معجزات کی تفصیل پوچھی جائے تو سب سے پہلے مین قرآن ہی
کو بطور معجزہ پیش کرونگا اور ایسا معجزہ ہے کہ خود قرآن مین اسکا ذکر ہے + آنحضرت بار بار کفار عرب سے کہتے
تھے کہ سب سے بڑا ثبوت اس قرآن کے سچ ہونے کا خود قرآن ہی ہے اگر تم اسے کلام انسان کہتے ہو
تو کوئی آیت ایسی ہی فصیح اور بلیغ اپنے دل سے بنا کر پیش کیون نہین کرتے ؟ خود قرآن مین اسی مضمون
کی متعدد آیتین ہین مثلاً دیکھو سورہ بقر ۲ رکوع ۳ + بہتیرا کفار عرب نے زور مارا لیکن اُن کو کامیابی
نہوئی + قرآن نہ معمولی نثر ہے اور نہ نظم ہے - ایک خاص طرز ہے جو قرآن ہی کے لیے موضوع ہوا -
اور قرآن ہی پر ختم ہوگیا + اس طرز پر زمانہ ماقبل و مابعد مین کوئی کتاب لکھی نہین گئی + اسمین فصاحت
بلاغت اور بندش الفاظ ہر ایک بجائے خود معجزہ ہے - دیکھیے سورہ رعد ۱۳ رکوع ۴ + علاوہ برین احکام قرآنی
بھی معجزات ہین + جو باتین قرآن نے توحید تہذیب اخلاق - تمدن اور سیاست کے متعلق تعلیم کین ان سے
بہتر آجتک کوئی صورت پیدا نہین ہوئی - اسے مفصل طور پر سمجھنے کے لیے الاسلام پڑھنا چاہیے - احکام
قرآنی پر بوقت فرصت غور کیا جائے تو یہ سمجھ مین آجائیگا کہ اُمّی محض کی زبان سے ایک غیر مہذب جماعت

کے اندر ایسے احکام کا صادر ہونا بجائے خود معجزہ تھا + آنحضرت جس سے باتین کرتے تھے وہ آنحضرت کی سی کہنے لگتا تھا - رفتہ رفتہ اسکا اثر یہ ہوا کہ آنحضرت کے جان نثارون سے مدینہ بھر گیا + غیر قومون کے مورخین بھی متفق اللسان ہین کہ آنحضرت کے ملنے والون پر جو اثر آنحضرت کا تھا وہ دنیا کے کسی بادشاہ - مالدار یا پیشوائے مذہب کو اپنے تابعین پر کبھی حاصل نہین ہوا + اس کا سبب کیا تھا ؟ یہ آنحضرت کا معجزہ تھا + اور پیغمبرون کے معجزات جمادات اور نباتات کو بدل دیتے تھے اور آنحضرت کا معجزہ قلوب کا بدل دینے والا تھا * مثنوی سے

برزند از جان کامل معجزات + بر ضمیر جان طالب چون حیات + قرآن مین پیشگوئیان بھی ہین جو قریب ہی زمانہ مین سچی ہوئین اور وہ پیشین گوئیان ایسے واقعات کی نسبت تھین جنکا وہم و گمان بھی عربون کو نہ تھا یہ پیشین گوئیان بھی معجزات کہی جا سکتی ہین اور سب سے بڑا معجزہ قرآن کا تو مین یہ سمجھتا ہون کہ عربون کے پاس اول سنہ ہجری مین صرف نصف کنوان ساری کائنات جائداد غیر منقولہ کی تھی اور پھر اسی قرآن کی بدولت ۲۲ برس کے اندر ہی اندر ایشیا کا بڑا حصہ اور افریقہ کے تمام زرخیز حصے اور یورپ کے سرحدی مقامات مسلمانون کے قبضہ مین آ گئے تھے + ابتدائے خلقت آدمؑ سے آجتک کسی قوم کی ترقی کی یہ اعجاز نما صورت دیکھی نہین گئی - اور یہ ساری ترقی قرآن کے احکام کی خوبیون کی وجہ سے تھی - دیکھئے تاریخ الاسلام طبع ثالث صفحہ ۴۲

یہان یہ لکھنا بموقع نہ ہوگا کہ اعجاز قرآن جہان تک اُسے لفظون سے تعلق ہے بعد ترجمہ کے قائم نہین رہ سکتا مثلاً اشعار مین بعض لفظون کے ساتھ فیضان الٰہی کچھ ایسا شامل ہوتا ہے کہ وہ دلون کو بیچین کر دیتا ہے اور بہت سے اہل دل کے قصے مشہور ہین کہ حالت سماع مین کسی شعر کی تکرار سے اُنکی جان پر بنگئی پوری توضیح کے لئے میری کتاب نشتر سخن کا دیباچہ دیکھئے + اگر کسی ایسے شعر کا ترجمہ جسے اصطلاح شعرا مین نشتر کہتے ہین - غیر زبان مین کیا جائے - تو اسکا لطف جہانتک اُسے الفاظ سے تعلق ہے ہرگز باقی نہ رہیگا + یہی ایک خیال تھا جس سے سابق زمانہ مین قرآن کے ترجمہ کا شائع کرنا - پسند نہین کیا گیا + لیکن اب وہ وقت آ گیا ہے کہ ایسے خیالات دلون مین قائم نہ رکھے جائین کیونکہ اب زبان عربی کی تعلیم اٹھتی جاتی ہے - تو قرآن کے سمجھنے کا ذریعہ صرف ترجمہ ہے +

۳۳ - یہان یہ لکھنا بموقع نہین ہے کہ ترجمہ قرآن اور تاریخ الاسلام لکھنے مین مجھے از سر نو طالب العلمی کی سی زندگی اختیار کرنا اور محنت شاقہ اٹھانا پڑی + سلسلہ نظامیہ کی تعلیم کا جنھین تجربہ ہے وہ جانتے ہین کہ صرف و نحو - بیان و معنی - منطق اور فلسفہ کی تحصیل مین سارا وقت طلبہ کا صرف ہو جاتا ہے - دینی کتابین کم پڑھائی جاتی ہین - علم فقہ مین کسی کتاب کی جلدین اولین اور کسی کتاب کی جلدین آخرین - تفسیر مین جلالین اور تفسیر بیضاوی کے کچھ حصے پڑھائے جاتے ہین اور وہ بھی بیدلی کے ساتھ - معقولات کے ساتھ منقولات کی تعلیم ایسی ہی ہوتی ہے جیسی کہ انگریزی تعلیم کے ساتھ عربی یا فارسی کا علم ادب دوسری زبانون کے طور پر پڑھایا جاتا ہے - لیکن

اسمین کلام نہین ہی کہ معقولات کی تعلیم کے بعد منقولات مین کوئی ملکہ حاصل کرنا چاہئے تو ایسا کرنے کے لیے استعداد اُسے حاصل ہوجاتی ہی۔ اس سے کام لیا جائے یا نہ لیا جائے مینے بھی سلسلہ درس نظامی مین تعلیم پائی تھی لیکن وہ تعلیم مذہبی کتابون کے لکھنے کے لئے بالکل ناکافی تھی مذہبی تالیفات کے لئے مجھے بہت سی کتابین تفسیر حدیث فقہ اور سیر کی دیکھنا پڑین اور میری عمر کے ۳۲ سال اسی مین صرف ہوے + اس تحریر سے مجھے اپنی جانفشانی کا اظہار مقصود نہین ہے۔ بلکہ اپنی بے بضاعتی اور زحمتون کی توضیح کرنا ہی + مین امید رکھتا ہون کہ میری غلطیون کی طرف علماء دین اُستادانہ طریقہ سے توجہ کرینگے۔ اور اُن سے مجھے مطلع فرمائین گے تاکہ یہ ترجمہ طبع آیندہ مین زیادہ تر صحیح ہو۔ بلکہ مین تو یہ درخواست کرتا ہون کہ ترجمہ کی یہ صورت جو مین نے اختیار کی ہے۔ اگر علما اسے پسند فرمائین تو وہ ہندوستان کے کسی مقام پر ایک مجلس قائم کرین اور پھر اُسی مجلس سے اس ترجمہ کی اشاعت ہوتی رہے اور یہ ترجمہ کسی کی ذاتی ملکیت نہ رہے۔ اسطرح جس ترجمہ کی اشاعت ہوگی وہ ہندوستان کے لئے مستند ہوگا۔

۳۴ مین نے اس ترجمہ مین یہ بھی خیال کیا ہی۔ کہ جو آیت یا جزو آیت مختلف طور پر ترجمہ کی گئی اسکے مختلف ترجمے مین نے لکھ دیے ہین۔ اسطرح کہ جس ترجمہ پر کثرت رائے ہے۔ وہ اصل کتاب مین ہی۔ اور دیگر اقوال کا اظہار حاشیہ مین ہی۔ ادہر جہان حاشیہ مین معنی کی توضیح کیگئی ہی وہان بھی حتی الوسع وہ تمام معنی لکھ دئیے گئے ہین جو اسلام کے مختلف فرقون مین مختلف فیہ ہین اور ان اختلافات کی وجہ سے جن مسائل فقہ مین اختلاف پیدا ہوا ہی۔ اُنکی توضیح بھی کردی گئی ہے تاکہ اس ترجمہ قرآن سے ہندوستان کے مختلف فرقون کے اہل اسلام یکسان مستفیض ہون +

آیات قرآن کے معنون میں علما کا اختلاف

۳۵ مجھے امید ہے کہ جسطرح مینے تحصیل علم کا سلسلہ اس عمر مین جاری رکھا ہی اسیطرح ہر نوجوان اور ضعیف العمر مسلمان اس ترجمہ کو لطور تحصیل علم دین دیکھے گا اور اگر اسکے استعداد کافی نہ ہوگی تو سبقاً سبقاً وہ کسی استاد سے پڑہے گا چھوٹے چھوٹے بچون کیلئے بعد قرآن مجید کے اس ترجمہ کا پڑھنا بھی لازم کردیا جاتو بہت اچھا ہے + اسطرح دینیات سے پورے طور پر واقف ہو کر جو لڑکے انگریزی اسکولون مین جائینگے اُنکی نسبت یہ اندیشہ نہ ہوگا کہ وہ اسکول کی تعلیم کے جھگڑے مین معلومات مذہبی سے بے بہرہ رہجائینگے + ایک صورت مین اور پیش کرتا ہون وہ یہ کہ شرفا اپنی عورتون کیلئے اس ترجمہ کا پڑھنا پڑھانا لازم کردین تو ان کے ذریعہ سے گھر کے تمام لڑکے اور لڑکیان اسے پڑھ لین گی۔ اور اس زمانہ مین کہ تعلیم دینی سے بے پروائی بڑھتی جاتی ہی یہ بہترین طریقہ مسلمانون کے گھرون مین مذہبی تعلیم قائم رکھنے کا ہوگا۔

مسلمانوں سے درخواست

وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغ

محمد احسان اللہ عباسی

گورکھپور یکم اکتوبر ۱۹۱۳ء

فہرست سورہ ہائے قرآن مجید

سورۂ فاتحہ[۱]

مکی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد باری و دعا

ع ۱ تمام خوبیوں کا سزاوار اللہ ہی جو تمام عالموں کا پروردگار ہی ؞ نہایت رحم کرنے والا مہربان ہی ؞ روز جزا کا مالک ہی ؞ اے اللہ! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہین اور تجھی سے مدد چاہتے ہین ؞ ہم کو سیدھی راہ یعنی اُن لوگوں (انبیا) کی راہ پر چلا جن پر تیرا فضل رہا ہی اُن لوگوں (کفار و مشرکین[۲]) کی راہ پر نہ چلا جن پر غضب نازل کیا گیا اور جو گمراہ ہین ؞

---

[۱] سورۂ فاتحہ اس سورہ کا نام اس رعایت سے رکھا گیا ہی کہ قرآن اسی سورہ سے شروع ہوتا ہی۔ اسکا نام سبع مثانی بھی ہی [۲] بجائے کفار و مشرکین علمائے اہل تشیع - یہود و نصاری مراد لیتے ہین۔ دیکھیے ترجمۃ الصلوٰۃ از علامہ محمد باقر مجلسی

سورۂ بقرہ[1]

(مدنی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ذکر مومنین

ع ۱ الم[2] ۞ اسمین کوئی شک نہین کہ یہ کتاب (قرآن) کلام الٰہی ہی اور ان پرہیزگارون کے لیے رہنما ہی جو غیب[3] پر ایمان لاتے ہین ۔ نماز پڑھتے ہین اور جو کچھ ہمنے انھین دے رکھا ہی اسمین سے خرچ کرتے رہین ۔ اور اے محمدؐ! جو کتاب تجھپر اتری اور جو کتابین تیرے قبل اتریں سب پر ایمان لاتے ہین اور روز آخرت کا یقین کرتے ہین ۞ یہی لوگ اپنے پروردگار کی ہدایت پر ہین اور یہی نجات پانے والے ہین ۞ اے محمد! کافرون کو تو ڈرائے یا نہ ڈرائے یہ ایمان نہ لائین گے ۞ انکے دلون اور کانون پر اللہ نے مہر کردی ہی اور انکی آنکھون پر پردہ پڑا ہوا ہی ۔ ان پر بڑا عذاب ہوگا ۞

ذکر منافقین

ع ۲ بعض ایسے آدمی[4] بھی ہین جو اللہ اور روز آخرت پر ایمان نہین لائے ہین اور کہتے پھرتے ہین کہ ہم ایمان لائے ہین ۞ اللہ کو اور ایمان والون کو یہ دھوکا دینا چاہتے ہین ۔ حالانکہ اپنے آپ کو یہ دھوکا دیتے رہین ۔ اور سمجھتے نہین ۞ ان کے دلون مین کفر کی بیماری تھی جس کو اللہ نے قرآن نازل کرکے اور بڑھا دیا[5] ۞ جھوٹ بولنے سے ان پر دردناک عذاب ہوگا ۞ جب ان سے کہا جاتا ہی "ملک مین فساد نہ پھیلاؤ" تو کہتے ہین "ہم اصلاح کرتے ہین" ۞ دیکھو یہی لوگ (منافقین) مفسد ہین لیکن نہین سمجھتے ۞ جب ان سے کہا جاتا ہی "اور لوگون کی طرح تم بھی ایمان لاؤ" تو یہ کہتے ہین "کیا احمقون کی طرح ہم بھی ایمان لائین؟" ۞ دیکھو ۔ یہ خود احمق ہین اور نہین سمجھتے ۞ جب یہ مومنین سے ملتے ہین تو اپنے آپ کو مومن بتاتے ہین اور جب اپنے شیطانون سے تنہائی مین ملتے ہین تو کہتے ہین "ہم تمھارے ساتھ ہین ۔ ہم تو استہزا کرتے تھے" ۞ اللہ ان پر استہزا کرتا ہی

---

[1] بقرہ کے معنی ہین گائے کے ۔ اسمین گائے کی قربانی کا ایک قصہ ہے اسلیے اسکا نام سورۂ بقرہ ہوا یہ سورۃ مدینہ مین نازل ہوئی جہان یہود رہتے تھے اسلیے انکی معلومات کی رعایت سے تخلیق آدم اور حضرت موسیٰ اور زمانہ مابعد کے واقعات اسمین جا بجا بیان کیے گئے ہین اور پھر آخیر مین احکام شرعی مرقوم ہین ۞ [2] یہ حروف مقطعات کہلاتے ہین اور کثرت رائے یہ ہی کہ انکے معنی بندون پر ظاہر نہین کیے گئے ہین ۞ حروف تہجی کی طرح یہ پڑھے جاتے ہین ۞ بہت سی سورتون کے شروع مین ایسے حروف آئے ہین [3] اللہ کو دیکھتے نہین اور ایمان لاتے ہین [4] مکہ مین جو کوئی مسلمان ہوتا تھا وہ محض خلوص نیت سے ہوتا تھا ۔ اور مدینہ مین مسلمانون کی حالت درست ہوئی تو بعض لوگ ظاہر مین تو مسلمان کہنے لگے لیکن انکے دلمین اسلام سے محبت نہ تھی ۔ اصطلاح شرع مین ایسے لوگ منافق کہلاتے ہین ۔ یقین کی نقصان مین بیت اور آیتہائے مابعد نازل ہوئین ۞ [5] یعنی ضلالت موجود تھا قرآن اترا اور انھون نے انحراف کیا تو ضلالت کا انکشاف ہوگیا

اور انھین اس نے چھوڑ رکھا ہو کہ یہ سرکشی مین بہکتے پھرین ۞ یہ وہ لوگ ہین کہ ہدایت کے بدلے گمراہی مول لیتے ہین - نہ انھین اپنی تجارت ہی سے نفع ہوا اور نہ یہ راہ راست ہی پر قائم رہے ۞ انکی مثال اس شخص کی سی ہو کہ جس نے[1] آگ سلگائی اور جب آگ کی روشنی پھیلی تو اللہ نے اُن لوگون کی روشنی چشم لے لی اور تاریکی مین اُنھین اندھا بنا کر چھوڑ دیا ۞ یہ بہرے[2] ہین گونگے ہین اور اندھے ہین - راہ راست پر نہ آئین گے ۞ یا ان کی مثال ایسی ہو جیسے[3] کہ گھٹا - گرج اور بجلی کے ساتھ آسمان سے مینھ برسے اور لوگ بجلی کی کڑک سے موت کے ڈر سے کانون مین انگلیان دے لیتے - اللہ منکرون کو گھیرے ہوئے ہو ۞ قریب ہو کہ بجلی سے اُن کی آنکھین جاتی رہین جب بجلی چمکتی تو وہ آگے بڑھتے اور جب اُن پر اندھیرا چھا گیا تو کھڑے رہ گئے ۞ اللہ اگر چاہے تو اُن کی سماعت اور بینائیان سلب کرلے - بیشک اللہ ہر چیز پر قادر ہو ۞

ترغیب و تحریص اسلام

۳ع لوگو![4] اپنے پروردگار کی پرستش کرو جس نے تم کو اور تم سے جو پہلے گذرے ہین اُن کو پیدا کیا - تاکہ تم پرہیزگار ہو جاؤ ۞ اُسی نے تمھارے لیے زمین کا بچھونا اور آسمان کی چھت بنائی ہو آسمان سے مینھ برسا کر تمھارے کھانے کے لیے میوے پیدا کیے ہین - جان بوجھ کر اللہ کا ساتھی کسی کو نہ بناؤ ۞

اعجاز قرآنی

ہم نے یہ قرآن جو اپنے بندہ (محمدؐ) پر اتارا ہو - اگر تمھین اس مین کچھ شبہہ[5] ہو اور تم سچے ہو تو ایسی ہی ایک سورۃ بنا لاؤ اور اللہ کے سوا جسے چاہو اپنا مددگار بلا لو ۞ پھر اگر تم ایسا نہ کرسکو

---

[1] یہ منافقین کی مثال ہو کہ کفر کی شب تاریک مین مسلمانون کی تلوار کے ڈر سے کلمۂ شہادت کی آگ اُنھون نے سلگائی اور بے خوف ہو کر زندگی بسر کرنے لگے ۞ مرنے پر ایمان کی روشنی ان کے دلون سے جاتی رہے گی اور ندامت کے اندھیرے مین ٹھوکرین کھائینگے ۞ اور یہ بھی مطلب ہو سکتا ہے کہ اسلام کی آگ ان کے لیے روشن ہوئی تو اُس کی روشنی نے انھین اندھا کر دیا - برکات اسلام انھین نظر نہین آتے - جیسا کہ آگ روشن کرنے والون کو لوگ دور سے دیکھتے ہین لیکن جو آگ کے قریب ہوتے ہین وہ دور کی چیز نہین دیکھ سکتے ۞ [2] امر حق نہ سنتے نہ دیکھتے اور نہ کہتے ۞ [3] اللہ تعالی منافقین کو ایسے گروہ سے تشبیہ دیتا ہو جو اندھیری رات مین کسی بیابان مین ہون اور زور شور سے مینھ برسنے لگے اور راستہ تاریکی کی وجہ سے نظر نہ آتا ہو - بجلی کے چمکنے سے انھین دو چار قدم راہ نظر آجایا کرے اور بجلی کی کڑک سے وہ کانون مین انگلیان دیے ہوئے ہون ۞ دل کی زندگی اسلام سے ہو - اس لیے اس کو مینھ سے تشبیہ دی - تکلیف شرعیہ کو اس وجہ سے کہ وہ منافقون پر شاق تھی اندھیری سے تشبیہ دی - اور خوف جو جہاد مین پیش آئے اُسکو گرج سے اور جو فتح لڑائیون مین یا اور طور پر جو خوشی کا سامان نظر آئے اُس کو بجلی کی چمک سے - منافقین پر جو سختیون کا تذکرہ آیا ہو اُسکو برق سے تشبیہ دی ۞ یہ دو تمثیلین جو بیان ہوئی ہین ان کے معنی مفسرون نے کئی طرح سے بیان کیے ہین اُن مین سے ایک معنی بیان لکھے گئے ۞ [4] اس رکوع مین اسلام کی طرف لوگون کو تحریص و ترغیب دی گئی ہو ۞ [5] قرآن مین فصاحت و بلاغت ایسی ہو کہ لوگون نے بہت کوششین کین مگر ایسی فصیح و بلیغ ایک آیت بھی نہ کہہ سکے ۞ یہان لکھنے کا یہ منشا ہو کہ خاص فیضان الٰہی سے یہ قرآن آنحضرت محمدؐ کی زبان سے نکلا ہو - دیکھو تاریخ الاسلام طبع ثانی صفحہ ۵۳ ۞

اور یقیناً ہرگز نہ کرسکوگے تو اُس آگ سے ڈرو جس کے ایندھن انسان اور پتھر ہونگے اور جو کافرون کے لیے بنائی گئی ہو + اے محمدؐ! مومنین نیکوکار کو تو خوشخبری دے کہ اُن کے لیے ایسے باغ ہین جنکے نیچے نہرین جاری ہین۔ جب اُن کو اُن مین سے کوئی پھل کھانے کو ملے گا تو وہ کہین گے "یہ وہی ہو جو پہلے بھی ہم کو ملا تھا" یعنی[ف] متشابہ میوے اُن کے پاس لائے جائینگے + وہان اُنکیلئے پاک اور صاف بیبیان ملین گی اور وہ ہمیشہ اُن باغون مین رہین گے + اللہ کو مثال بیان کرنے مین کیا شرم[ف] ہو چاہے مچھر کی ہو یا اُس سے بھی بڑھ کر حقیر چیز کی ہو۔ ایمان والے تو سمجھتے ہین کہ یہ مثال سچ ہو انکے رب کی طرف سے ہو۔ اور کفار کہتے ہین "اللہ کو بھلا اس مثال سے کیا مطلب ہو؟" اللہ اسی[ف] سے کتنون کو گمراہی مین چھوڑتا ہو اور کتنون کو راہ راست پر لاتا ہو + لیکن وہ گمراہی مین چھوڑتا[ف] ہو تو فاسقون ہی کو جو اللہ کے ساتھ قول[ف] و قرار پکا کرکے توڑتے ہین اور جن تعلقات کی نسبت اللہ نے ملانے کا حکم دیا ہو انھین قطع کرتے ہین۔ اور دنیا مین فساد پھیلاتے ہین + یہی لوگ گھاٹے مین رہین گے + لوگو! اللہ سے تم کیونکر منکر ہو سکتے ہو؟ تم بے جان تھے اُس نے تمھین زندہ کیا۔ پھر وہ تم کو مارے گا پھر جلائے گا اور پھر تم اُس کے پاس پہونچائے جاؤگے + جو کچھ دنیا مین ہو سب اُسی نے تمھارے لیے پیدا کیا ہو۔ پھر اُسی نے آسمان کی طرف متوجہ ہو کر سات[ف] آسمان ہموار بنائے ہین۔ وہ سب کچھ جانتا ہو +

سورۂ رحم

ع اے محمدؐ! لوگون سے اُس وقت کا تذکرہ کر۔ جب تیرے رب نے فرشتون سے کہا "مین اپنا ایک نائب زمین پر بھیجنے والا ہون" تو فرشتون نے کہا "کیا تو اُس مین ایسے شخص کو رکھنا چاہتا ہو جو[ف] فساد پھیلائے اور خونریزیان کرے اور ہم تیری حمد کے ساتھ تیری تسبیح اور تقدیس کرتے ہین؟" اللہ نے کہا "مجھے جو علم ہو تمھین نہین ہو" پھر اللہ نے آدم کو سب چیزون کے نام بتلائے پھر فرشتون کے سامنے وہ چیزین پیش کرکے کہا "تم سچے ہو تو ان کے نام بتاؤ" فرشتون نے کہا "تو پاک ذات ہو ہم تو اُتنا ہی جانتے ہین جتنا تو نے ہمین سکھایا ہو حکمت والا اور پورا جاننے والا

تخلیق آدم

ف بہشت کے میوے صورت مین ایک اور لذت مین مختلف ہونگے + ف یہود استہزا کرتے تھے کہ اللہ نے قرآن مین مکھی اور مکڑی کا کیا ذکر کیا اسی پر یہ آیت نازل ہوئی ہو ف یعنے مثال بیان کرنے سے ف اللہ سے عہد شکنی یا تو توریت اور انجیل کے احکام سے نافرمانی ہو یا توحید و ایمان کی عہد شکنی ہو + ف صلۂ رحم یعنی اقارب سے احسان کرنا اللہ نے ضروری قرار دیا ہو اور وہ اسکی پرواہ نہین کرتے ہین ف اس رکوع مین خلقت آدم کا بیان ہو معنی صاف ہین۔ لیکن دل مین شک رکھنے والے الاسلام ف دیکھین ف سات آسمانون کے لیے دیکھو الاسلام ف

سجدۂ آدم

ابلیس کا انکار

تو تو ہی ہے" اللہ نے کہا "اے آدم! ان چیزون کے نام انھین بتا" جب آدم انھین نام بتا چکا تو اللہ نے فرشتون سے کہا "کیا مین نے تم سے نہین کہا تھا کہ آسمانون اور زمین کی سب مخفی چیزین مین ہی جانتا ہون۔ وہ تمام باتین جو تم ظاہر کرتے ہو اور جو تم چھپا کر کرتے ہو" ہم نے جب فرشتون کو آدم کے سجدے کا حکم دیا تو ابلیس کے سوا سب نے سجدہ کیا۔ ابلیس نے انکار اور سرکشی کی اور کافر ہوا۔ ہم نے آدم سے کہا۔ اے آدم! تو اپنی بی بی کے ساتھ جنت مین رہ اور تم دونون اسمین سے بافراغت جو جی چاہے کھاؤ۔ لیکن اس درخت[۱] کے پاس نہ جانا ورنہ تم دونون نقصان پاؤگے شیطان نے اُن دونون کو وہان سے اکھاڑ دیا اور جہان وہ تھے وہان سے انھین نکلوایا۔ ہمنے آدم سے کہا "اب تم یہان سے اترو۔ تم مین ایک دوسرے کا دشمن ہوگا۔ اور ایک زمانہ تک تم کو زمین پر رہنا اور بسر کرنا ہوگا۔ پھر آدم نے اپنے پروردگار سے چند کلمات[۲] معذرت سیکھے۔ پھر اللہ نے اُسکی توبہ قبول کی بے شک وہ بڑا ہی توبہ قبول کرنے والا رحیم ہے۔ ہم نے آدم سے یہ بھی کہہ دیا تھا کہ اس وقت تم سب یہان سے اُتر جاؤ۔ پھر میری طرف سے تم کو ہدایت پہونچے گی۔ تو میری ہدایت پر جو چلین گے انھین نہ ڈر ہوگا اور نہ غم ہوگا۔ اور جو منکر ہون گے اور میری آیتون کو جھٹلائین گے وہی دوزخی ہون گے اور دوزخ مین ہمیشہ رہین گے۔

یہودیون کو تحریص اسلام

ع ۵ اے بنی اسرائیل[۳]! میری وہ نعمت یاد کرو جو مین نے تمھین دے رکھی تھی اور تم میرا وعدہ[۴] سچا کرو تو مین تمھارا وعدہ سچا کرون۔ تم مجھی سے ڈرو۔ مین نے جو قرآن اُتارا ہے اُس پر ایمان لاؤ کہ یہ اُس کتاب (توریت) کی تصدیق کرتا ہے جو تمھارے پاس ہے۔ پہلے تمھین اس کے منکر نہ بنو۔ مجھی سے ڈرو اور میری آیتون کو تھوڑی قیمت[۵] پر فروخت نہ کرو۔ دانستہ سچ کو جھوٹ کے ساتھ نہ ملاؤ اور نہ سچ کو چھپاؤ۔ نماز پڑھو زکوٰۃ دو رکوع[۶] کرنے والون کے ساتھ رکوع کرو۔ تم کتاب (توریت) پڑھ کر کیا دوسرون کو تو بھلائی کرنے کا حکم دیتے ہو اور

---

[۱] مفسرون نے اسے درخت گندم بتایا ہے۔ [۲] کلمات معذرت جنکے ذریعہ سے آدم کی توبہ قبول ہوئی۔ آدم کے دل مین اللہ نے ڈالدیے کہ اسطرح مجھکو پکارو تو بخشش ہوگی۔ چنانچہ آدم نے عفو خطا کی دعا مانگی اور خطا معاف ہوئی۔ ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفر لنا وترحمنا لنکونن من الخاسرین۔ وہ دعا ہے دیکھو سورۂ اعراف، رکوع ۲۔ [۳] حضرت یعقوب کا نام اسرائیل بھی تھا۔ بنی اسرائیل کا لفظی ترجمہ ہوا "یعقوب کے لڑکے"۔ یعقوب کی نسل مین جتنے ہین بنی اسرائیل کہلاتے ہین یہود عرب اسی قوم کے تھے اور مدینہ کے گرد یہی زیادہ تر آباد تھے۔ [۴] یعنی اچھے کام کرو آنحضرت محمدؐ پر ایمان لاؤ تو دنیا مین تسلط دیا جائے۔ [۵] یہود عرب بعثت محمدؐ کے بعد توریت کی تحریف کرنے لگے اور محرف نسخے کم قیمت پر بیچنا شروع کیے۔ [۶] نماز مین جھکنا۔

خود اپنی خبر نہیں رکھتے ✤ کیا تمھیں اتنی بھی سمجھ نہیں ہی ✤ صبر اور نماز کا سہارا پکڑو - یہ بیشک دشوار ہی مگر اُن عاجزی کرنے والون پر دشوار نہیں ہی جن کا یہ خیال ہی کہ اپنے رب سے اُن کو ملنا ہی اور اس کے پاس اُنھین پھر جانا ہی ✤

ع ۶ اے بنی اسرائیل ! میری وہ نعمت یاد کرو جو مین نے تمھین دے رکھی تھی اور تمام عالمون پر تم کو فضیلت [۵۱] دی تھی ✤ اُس [۵۲] دن سے ڈرو جب کوئی شخص کسی شخص کے کچھ کام نہ آئے گا - نہ کسی کی سفارش کسی شخص کی طرف سے سنی جائے گی - نہ کسی سے معاوضہ لیا جائے گا - اور نہ کسی کو مدد پہونچے گی ✤ یاد کرو کہ فرعون کے ساتھیون سے ہم نے تمھین [۵۳] بچایا تھا - وہ بدترین اذیتین تم کو دیتے تھے - تمھارے لڑکون [۵۴] کو قتل کرتے تھے اور تمھاری عورتون کو زندہ رہنے دیتے تھے ✤ تمھارے رب کی طرف سے یہ بڑی آزمایش [۵۵] تھی ✤ یاد کرو کہ ہم نے تمھارے [۵۶] لیے دریا کو پھاڑ کر تمھین بچا لیا اور فرعونیون کو تمھارے دیکھتے دیکھتے ڈبو دیا ✤ یاد کرو کہ ہم [۵۷] نے موسی سے چالیس راتون کا وعدہ کیا اور تم نے اپنے اوپر یہ ظلم کیا کہ اُس کے بعد تم ایک گوسالہ [۵۸] لے بیٹھے تمھین شکر کرنا چاہیے تھا کہ ہم نے پھر بھی درگذر کی ✤ یاد کرو کہ تمھاری ہدایت کے لیے ہم نے موسی کے پاس کتاب (توریت) اور شریعت بھیجی تھی ✤ یاد کرو جب موسی نے اپنی قوم سے کہا ”لوگو! تم نے گوسالہ لے بیٹھنے سے اپنے آپ پر ظلم کیا اپنے خالق کے سامنے توبہ کرو اور آپس مین مقابلہ کرو. تمھارے خالق کے نزدیک تمھاری خیر اسی مین ہی - پھر اللہ تمھاری توبہ قبول کی - وہ بڑا توبہ قبول

یہود کی گذشتہ حالت

گوسالہ پرستی

گوسالہ پرستی

---

۵۱ ایک وہ زمانہ تھا کہ تہذیب اور قوت مین بنی اسرائیل کو تمام دنیا مین فوق تھا ✤ ۵۲ روز قیامت ✤ ۵۳ تمھارے اجداد کی ۵۴ اُس زمانہ کی طرف اشارہ ہی کہ فرعون کو نجومیون نے حضرت موسی علیہ السلام کے پیدا ہونے کی خبر دی تھی اور فرعون کا یہ حکم عام ہوگیا تھا کہ بنی اسرائیل مین جو لڑکا پیدا ہو اس خیال سے کہ شاید وہی موسیٰ ہو قتل کر ڈالا جائے دیکھو الاسلام فصل ۳۰ ذکر حضرت موسی علیہ السلام ✤ ۵۵ آزمائش صبر ✤ ۵۶ فرعون نے اپنے لشکر کے ساتھ حضرت موسی علیہ السلام کا تعاقب کیا دریا بیچ مین پڑا - دریا کا پانی اللہ کے حکم سے ہٹ گیا اور حضرت موسی مع اپنی قوم کے پار اتر گئے ✤ فرعون نے بھی چاہا کہ اسی راہ سے چلے - پانی اپنی اصلی حالت پر آگیا اور وہ غرق ہوگیا ✤ ۵۷ دفعیا عبور کرکے جب حضرت موسی آگے بڑھے تو چالیس دن کے لئے اپنے ساتھیون سے علحدہ ہوکر ایک درہ کوہ طور مین چلے گئے اور وہین توریت نازل ہوئی ✤ ۵۸ یعنی اسکی پرستش کرنے لگے ✤ اس رکوع مین اور رکوع ۷ مین حضرت موسی کے وقت کے قصون کی طرف اشارہ ہی ✤ حضرت موسی اپنے ساتھیون کو چھوڑ کر جب درہ کوہ مین چلے گئے تھے تو اُن کی غیبت مین لوگون نے بیل کی مورت بنا کر اُسکی پرستش کی ✤ حضرت موسی جب واپس آئے تو بت پرستی سے نفرت کی اور مقابلہ کی نوبت آئی ✤ حضرت موسی درہ کوہ مین اسی طرح تشریف لے گئے تھے جس طرح آن حضرت محمد غار حرا مین تشریف لے گئے تھے - دیکھو تاریخ الاسلام فصل ۳۰ - اور سورۂ اعراف ۷ - رکوع ۱۳ تا ۱۹

کرنے والا رحیم ہی؛ تم نے موسیٰ سے کہا "جب تک ظاہر طور پر[۵۱] ہم خدا کو نہ دیکھ لین گے تم پر ایمان نہ لائین گے" پھر تم سب کو بجلی مار گئی اور تم دیکھتے رہے؛ بعد ازان تم کو مردہ سے ہم نے پھر زندہ کیا تاکہ تم شکر کرو؛ ہم نے تم پر ابر[۵۲] کا سایہ کیا اور تمھارے لیے مَن و سلویٰ اُتارا اور کہا "پاک چیزین جو ہم دین اُسے کھاتے جاؤ"؛ اُنھون[۵۳] نے ہم پر ظلم نہین کیا بلکہ اپنے آپ پر ظلم کیا؛ یاد کرو کہ ہم نے کہا تھا[۵۴] "اس گانو مین چلو اور بافراغت جہان سے جی چاہے کھاؤ اور سجدہ کرتے ہوے دروازے مین داخل ہو اور استغفار کرو۔ ہم تمھارے گناہ بخشدین گے اور عنقریب ہم اچھون کو زیادہ ثواب دین گے"؛ بات جو کہی گئی تھی اُسے ظالمون نے بدل[۵۵] دیا۔ اس لیے ہم نے ان ظالمون پر اُن کی نافرمانی کی سزا مین آسمان سے عذاب بھیجا؛

مَن و سلویٰ

ع جب موسیٰ نے اپنی قوم کے لیے پانی مانگا۔ تو ہم نے اُس سے کہا "تو اپنی لاٹھی[۵۶] پتھر پر مار" پھر پتھر سے بارہ چشمے جاری ہوے اور سب آدمیون نے اپنے اپنے گھاٹ پہچان لیے۔ اذن عام ہو گیا کہ اللہ کے دیے ہوے رزق کو کھاؤ پیو اور دنیا مین فساد کرتے ہوے نہ پھرو؛ یاد کرو

یہودیون کی گذشتہ خطائین

---

۵۱ اس گستاخی پر ابر سے ایک ایسی بجلی چمکی جس سے آنکھین خیرہ ہو گئین اور سب بے ہوش ہو کر مردہ کی طرح گر پڑے اور کئی دن تک پڑے رہے پھر خدا نے اُٹھایا؛ ۵۲ حضرت موسیٰ کو اور اُن کے ساتھیون کو مصر سے نکل کر ریگستان میدان و جنگل مین رہنے کا اتفاق ہوا وہان ابر کا سایہ مکان کی چھت کا کام دیتا تھا اور ایک قسم کا میٹھا گوند درختون کے پتون پر جم جاتا تھا جسے مَن کہتے تھے اور ایک چڑیا کثرت شکار ہوتی تھی جسے سلویٰ کہتے تھے انھین دو چیزون پر بسر اوقات ہوتی تھی؛ ۵۳ مَن و سلویٰ کھانے کے لیے تھا نہ کہ جمع کرنے کے لیے۔ جب وہ جمع کرنے لگے تو وہ مفقود ہو گیا تب حضرت موسیٰ نے کہا اب آبادی کی طرف ملک شام مین چلو اور کھیتی کر کے کھاؤ؛ ۵۴ حضرت موسیٰ کے عہد مین بنی اسرائیل برابر جنگلون مین رہے کفار سے لڑنے سے راضی نہین ہوے۔ بعد حضرت موسیٰ کے حضرت یوشع پیغمبر ہوے اور اُن کی معیت مین عمالقہ سے وہ لڑنے کو آئے لیکن پہلا ہی شہر اُنھون نے فتح کیا تھا کہ حضرت یوشع پیغمبر سے سرتابی شروع کی؛ ۵۵ یعنی استغفار کی جگہ وہ لال لال گیہون اللہ سے مانگنے لگے۔ وبا پھیلی اور ملک مفتوحہ ہاتھ سے نکل گیا حِطّۃ کے معنی ہین گناہ دور ہون حِنطۃ کے معنی ہین گیہون؛ بنی اسرائیل حِطّۃ کی جگہ حِنطۃ کہنے لگے؛ ۵۶ دریا کو عبور کر کے جب حضرت موسیٰ جنگل مین پہونچے تو اپنے ساتھیون کو شام پر چڑھائی کرنے کی ترغیب دی۔ اُنھون نے انکار کیا اور چالیس برس تک وہین رہے؛ حضرت موسیٰ نے وہین اللہ کے حکم سے نہر پیدا کی پانی پینے کے لیے اور کھانے کے لیے مَن و سلویٰ کا بندوبست کیا۔ مَن و سلویٰ کھاتے کھاتے وہ لوگ گھبرا گئے تو حضرت موسیٰ نے کہا جنگل مین تو یہی مل سکتا ہے؛ حضرت موسیٰ کے مرنے پر بنی اسرائیلیون نے کنعان پر حملہ کیا شکست و فتح شروع ہوئی اور ایک وہ زمانہ آیا کہ بنی اسرائیل دنیا کی مہذب ترین قومون مین شمار کیے گئے جس کا انتہائی عروج ہے۔ پھر کثرت عیش سے اُنھون نے پیغمبرون سے بے ادبی شروع کی نتیجہ وہ ہوا جو اس وقت دیکھا جاتا ہے کہ یہودیون کے قبضہ مین کہین بھی زمین نہین ہے؛

کہ تم نے موسیٰ سے کہا تھا" اے موسیٰ! ہم ایک کھانے پر نہ رہیں گے اپنے پروردگار سے ہمارے لیے دعا کیجیے کہ زمین میں جو کچھ ساگ۔ ککڑی۔ گیہوں۔ مسور۔ پیاز پیدا ہوں وہ ہمارے لیے بھی پیدا کرے"۔ موسیٰ نے کہا "اچھی چیزوں کے بدلے تم ادنی چیزیں لینا چاہتے ہو تو کسی شہر میں جاؤ جو چیز مانگتے ہو ملے گی"۔ پھر اُن پر ذلت اور فقیری آپڑی اور وہ خدا کے غضب میں آگئے۔ یہ اس وجہ سے ہوا کہ وہ خدا کی آیتوں کو مانتے نہ تھے اور ناحق نبیوں کو قتل کر ڈالتے تھے۔ اور نیز اس لیے کہ گناہ کرتے تھے اور حد سے بڑھ جاتے تھے۔

ع ۸ مسلمان۔ یہود۔ نصاریٰ اور ستارہ پرست[۵۱] ان میں سے جو اللہ اور روز آخرت پر ایمان لائے اور اچھے کام کرتے رہے۔ بیشک یہ لوگ اپنے رب سے اپنا اجر پائیں گے۔ نہ ان کو کچھ خوف ہوگا اور نہ کچھ غم ہوگا۔ یاد کرو کہ ہم نے تم سے عہد[۵۲] لیا تھا اور تمھارے اوپر کوہ طور کھڑا کیا تھا[۵۳] اور کہا تھا "ہم نے جو کتاب توریت تم کو دی ہے اُسے مضبوطی سے پکڑو اور جو کچھ اسمیں ہے اُسے یاد رکھو تاکہ تم پرہیزگار رہو"۔ تم نے اس کے بعد اپنا منھ پھیر لیا۔ اللہ کی بخشش اور رحمت اگر نہ ہوتی تو تم کو نقصان پہونچ جاتا۔ تم اُنھیں جانتے ہوگے جو روز شنبہ[۵۵] کی بابت تم میں سے حد سے گذر گئے تھے۔ ہم نے اُن سے کہا "ذلیل بندر ہوجاؤ" اور اس قصہ کو ہم نے موجودہ اور آیندہ قوم کے لیے عبرت اور پرہیزگاروں کے لیے نصیحت قرار دیا۔ یاد کرو کہ موسیٰ[۵۶] نے اپنی قوم سے کہا کہ "اللہ تم کو گائے ذبح کرنے کا حکم دیتا ہے"۔ اُن لوگوں نے کہا "کیا تم ہم سے مذاق کرتے ہو؟" موسیٰ نے کہا "اللہ کی پناہ۔ میں نادان نہیں ہوں"۔ اُنھوں نے کہا "اپنے رب سے ہمارے لیے پوچھیے وہ بتادے کہ کیسی گائے ہو؟" موسیٰ نے کہا کہ "اللہ کہتا ہے گائے نہ بوڑھی نہ بچھیا۔ بیچ کی راس ہو۔ تم حکم کی تعمیل کرو"۔ اُنھوں نے کہا۔ اپنے رب سے ہمارے لیے پوچھیے کہ وہ بتائے

گائے کی قربانی

تعظیم روز شنبہ

---

۵۱ مابین کا صحیح ترجمہ یہی بیان کیا گیا ہے۔ ۵۲ تعمیل احکام توراۃ کا۔ ۵۳ احکام توراۃ کی تعمیل سے بنی اسرائیل گریز کرتے تھے لیکن انھیں مجبوری یہ تھی کہ دریائے نیل پس پشت اور پہاڑ سامنے تھا حضرت موسیٰ کی اطاعت نہ کرتے تو کیا کرتے۔ اکثروں نے یہ معنی لکھے ہیں کہ قدرت خداوندی سے پہاڑ بصورت ابر سر کے اوپر نظر آیا اُسکے گرنے کے خوف نے حضرت موسیٰ کی فرمانبرداری پر بنی اسرائیل کو مجبور کیا۔ ۵۴ توراۃ۔ ۵۵ ملت موسوی میں سنیچر کے دن دنیاوی کار کی ممانعت تھی۔ حضرت داؤد کے زمانہ میں ایک گروہ نے اسکی پابندی ترک کر دی تھی۔ اُن پر عذاب نہیں آیا اور وہ مرگئے مرنے کے پہلے اُنکے چہرے بندر کے سے ہوگئے یا اُن کی صورتیں مسخ ہوگئیں۔ اور وہ بندر کی طرح نظر آنے لگے۔ ۵۶ بنی اسرائیل میں ایک خون ہوگیا تھا۔ خون کا پتہ ایک خاص طور پر لگا۔ مفصل قصہ آیندہ رکوع میں ہے۔

کیا رنگ ہو" موسیٰ نے کہا کہ اللہ کہتا ہو" گائے زرد شوخ رنگ ہو کہ دیکھنے میں اچھی معلوم ہو"
انھون نے کہا" اپنے رب سے ہمارے لیے پوچھیے کہ وہ بتائے کہ کیسی گائے ہو ایسی گائین تو بہتیری
ایک ہی رنگ کی دکھائی دیتی ہین۔ اب اللہ نے چاہا تو تم کو ہدایت ہوگی" موسیٰ نے کہا اللہ کہتا ہو
"وہ گائے محنت کش زمین جوتنے والی نہو اور نہ کھیتی کی آبپاشی کرنے والی ہو۔ تندرست ہو اور بیداغ
ہو" انھون نے کہا" آپ نے اب ٹھیک بات کہی" بالآخر انھین ذبح کرنا پڑا گو وہ ذبح کرنا چاہتے
نہ تھے ؛

ع ۹ یاد کرو کہ تم نے ایک آدمی مار ڈالا تھا اور اُس کے بارے مین جھگڑا کر کے ایک نے
دوسرے پر الزام لگایا تھا۔ اللہ کو تمھارے راز کا پردہ فاش کرنا تھا ؛ ہم نے کہا کہ گائے مذبوحہ کے
گوشت کا ٹکڑا مقتول سے چھوا دو اور دیکھو اسی طرح اللہ مُردون کو جلاتا اور اپنی قدرت کی
نشانیان دکھاتا ہی تاکہ تم سمجھو ؛ پھر بھی تمھارے دل اس کے بعد سخت رہے۔ وہ مثل پتھر کے تھے
یا اُس سے بھی زیادہ سخت تھے۔ پتھرون مین تو بعض ایسے بھی ہین کہ اُن سے نہرین جاری ہوتی
ہین اور بعض پتھر پھٹتے ہین تو پانی بہ نکلتا ہی۔ اور بعض پتھر تو خوف خدا سے گر پڑتے ہین۔ اللہ
تمھارے کام سے غافل نہین ہی ؛ مسلمانو! کیا تمھین یہ توقع ہی کہ یہ (یہود) تمھاری بات تسلیم
کرین گے ؟۔ ان مین بعض تو ایسے تھے کہ اللہ کے کلام (توریت) کو سنتے اور سمجھتے تھے اور پھر دانستہ
اُسے بدل ڈالتے تھے ؛ مومنین سے مل کر یہ منافق اپنے آپ کو مومن بتاتے ہین اور جب آپس مین
علیحدہ ہوتا ہی تو کہتے ہین" اللہ نے جو تم پر ظاہر کیا ہی کیا تم اُسے ان مسلمانون سے کہدیا کرتے ہو کہ اللہ
کے سامنے یہ تم سے حجت کرین۔ کیا تمھین اتنی بھی عقل نہین ہی ؟" کیا یہ لوگ اتنا بھی نہین جانتے
کہ اللہ ظاہر اور باطن ان کا جانتا ہی ؛ ان مین بعض جہلا ایسے ہین جو کتاب (توریت) نہین جانتے۔
صرف امیدون کو جانتے ہین اور صرف ظنیات سے ان کو مطلب ہی ؛ افسوس اُن پر جو اپنے

---

۵۱ بار بار سوال و جواب سے انکا منشا صرف یہ تھا کہ حضرت موسیٰ کے حکم کی تعمیل نہ کرنا پڑے ؛ ۵۲ حضرت موسیٰ کے وقت مین ایک
خون ہو گیا تھا۔ حضرت موسیٰ کے حکم سے ایک گائے ذبح کی گئی اور اسکا گوشت مقتول کے پاس لایا گیا ؛ خدا کے حکم سے کچھ ایسی تاثیر ہوئی
کہ مقتول تھوڑی دیر کے لیے اپنے قاتل کا نام بتانے کے لیے زندہ ہو گیا یا ہوش مین آگیا ؛ ۵۳ مقتول کی شہادت پر بھی قاتل نے
اقبال نہ کیا ؛ ۵۴ یعنی پتھرون مین بھی ایک قسم کی صلاحیت ہی ؛ ۵۵ توریت مین بعض بعض مقامات پر آنحضرت محمدؐ کی صفت لکھی تھی
علمائے یہود جب اسکی خبر اصحاب محمدؐ کو دیتے تھے تو یہود اُن علما سے یون کہتے تھے ؛ ۵۶ یعنی ... مسلمانون کو یہ کہنے کا موقع رہے کہ
یہ جان بوجھ کر ایمان نہین لاتے تھے ؛ ۵۷ اُن کے علما اُن سے ... کہ ... خاص اُن کے اور ان کے بزرگون کے لیے ہی ؛ ۵۸
یعنی اُن کے بزرگ بروز قیامت شفاعت کر کے چھڑا لین گے ؛

گائے کی قربانی اور یہودیون کی حالت موجودہ

ہاتھون سے تو کتاب[۵۱] لکھتے ہین اور کہتے ہین "یہ اللہ کی طرف سے ہے"[۵۲] تاکہ کچھ قیمت مل جائے ۔ ان کے ہاتھون کی اس کتابت اور اس کمائی پر حیف ہے ۔ اے محمد صاحب یہ کہین کہ ہمین دوزخ مین تھوڑے ہی دن رہنا ہوگا تو تو کہہ[۵۳] دو کیا تم نے اللہ سے کوئی وعدہ لے لیا ہے کہ وہ اُس کے خلاف نہ کرے گا۔ یا بے سمجھے ہوے اللہ پر افترا کرتے ہو؟ ۔ ہان جو برائیان کرتے ہین اور جن کو گناہ نے گھیر لیا ہے وہ دوزخی ہین اور ہمیشہ دوزخ مین رہین گے ۔ اور جو ایمان لائے ہین اور اچھے کام کرتے ہین وہ جنتی ہین اور ہمیشہ جنت مین رہین گے ۔

یہودیون کی عہد شکنی

ع ۱۰ ہم نے بنی اسرائیل[۵۴] سے عہد لیا تھا کہ سوا اللہ کے کسی کی بندگی نہ کرنا ۔ مان باپ ۔ اپنے یگانے ۔ یتیمون اور مساکین کے ساتھ نیکی کرنا ۔ لوگون سے اچھی بات بولنا ۔ نماز پڑھنا ۔ زکوٰۃ دینا ۔ چند آدمیون کے سوا تم سب عہد سے پھر گئے اور بے پروائی کرنے لگے ۔ یاد کرو کہ ہمنے تم سے عہد لیا تھا کہ باہم خونریزی نہ کرنا ۔ اور نہ لوگون کو اپنے شہرون سے جلاوطن کرنا ۔ تم اس کے شاہد ہو کہ تم[۵۵] نے اسے قبول کیا تھا ۔ اب وہی تم ہو کہ باہم خونریزی[۵۶] کرتے ہو اور بُرائی اور تعدی کرنے مین ایک دوسرے کے مددگار ہو کر اپنی قوم کے ایک فریق کو اُن کے گھرون سے جلاوطن کرتے ہو اور جب وہ اسیر ہو کر تمھارے پاس آتے ہین تو اُن کا فدیہ[۵۷] دے کر چھڑا لیتے ہو ۔ حالانکہ اُن کا نکال دینا ہی تم کو روا نہ تھا ۔ کیا کتاب توریت کی بعض آیتون[۵۸] کو تم مانتے ہو اور بعض کو نہین مانتے ؟ ۔ تم مین سے جو ایسا کرتے ہین اُن کی سزا سوا اس کے اور کیا ہو سکتی ہے کہ حیات دنیا مین اُن کی خواری ہو اور بروز قیامت وہ عذاب سخت ترین مین مبتلا کیے جائین ۔ اللہ تمھارے اعمال سے غافل نہین ہے ۔ یہ وہ ہین جنھون نے آخرت کے بدلے حیات دنیا مول لی ہے ۔ ان سے عذاب کم نہ کیا جائے گا اور نہ ان کی مدد کی جائے گی ۔

یہودیان مدینہ سے خطاب

ع ۱۱ ہمنے موسیٰ کو کتاب (توریت) دی تھی ۔ اُس کے بعد پے در پے پیغمبر[۵۹] بھیجے تھے ۔ اور مریم کے بیٹے عیسیٰ کو ہم نے نشانیان[۶۰] دی تھین اور روح القدس[۶۱] سے اُس کی مدد کی تھی ۔ کیا تمھارے پاس جب

---

۵۱ یعنی توریت محرف کو ۔ ۵۲ خطاب از آن حضرت ۔ ۵۳ توریت مین ۔ ۵۴ یعنی تمھارے بزرگون نے ۔ ۵۵ جب مسلمان مدینہ گئے تو قریش کی طرح وہان بھی لڑائیان تھین ۔ بنو نضیر اور قبیلہ خزرج ایک طرف تھے اور بنو قریظہ دوسری طرف تھے یہ آپس مین خوب لڑتے تھے حالانکہ یہ سب ایک قوم کے تھے اور توریت کے پیرو کہلاتے تھے ۔ ۵۶ دشمنے قیدی کے ساتھ بدل لیتے ہو یا نقد دے کر چھڑا لیتے ہو ۔ ۵۷ عوض دے کر چھوڑ دیا توریت کے موافق اور شہر بدر کیا احکام توریت کے خلاف ہے ۔ ۵۸ یوشع ۔ داؤد ۔ سلیمان ۔ الیاس ۔ زکریا ۔ یحییٰ ۔ ۵۹ غیب کی خبر دینا ۔ مردون کو جلانا ۔ یا قریب الموت مریضون کو اچھا کرنا ۔ ۶۰ روح القدس سے مراد جبرئیل ۔ اسم اعظم یا انجیل ہے اور بعضون نے کہا روح القدس سے مراد روح اللہ ہے یعنی اللہ کے زندہ کیے ہوئے ۔ یہ اضافہ تشریفی ہے یعنی بغیر واسطہ کے اللہ نے انھین پیدا کیا ۔

تو کوئی پیغمبر تمھاری مرضی کے خلاف حکم لاتا تھا تو تم سرکشی نہین کرتے تھے ؟ ۔ بعض[۵۱] کو تم نے جھٹلایا اور بعض[۵۲] کو مار ڈالا ۔ یہ یہود[۵۳] کہتے ہین کہ "وہمارے دلون پر پردہ پڑا ہی" یہ پردہ نہین ہی بلکہ کفر کی وجہ سے ان پر اللہ کی پھٹکار ہی کہ بہت کم یہ ایمان لاتے ہین ۔ جب اللہ کی طرف سے ان کے پاس ایسی کتاب[۵۵] (قرآن) پہونچی جو ان کی کتاب (توریت) کی تصدیق کرتی ہی اور اس سے پہلے یہ منکرین پر اُسی کی توقع پر فتح پانے کی دعائین مانگا کرتے تھے تو جب وہ آگیا جسے[۵۶] یہ پہلے سے جانتے تھے تو اُس سے انکار کرنے لگے ۔ ان منکرون پر اللہ کی پھٹکار ہی ۔ بُری ہی وہ شی جس کے بدلے ان لوگون نے اپنے آپ کو فروخت کیا ہی ۔ یعنی اللہ کی اُتاری ہوئی (کتاب) سے یہ محض اس حسد سے انکار کرتے ہین کہ اللہ نے اپنے بندون مین سے جسے چاہا اُس پر اپنے فضل سے وحی بھیجی ۔ اللہ کے دُہرے[۵۷] غضب کے وہ سزاوار ہین ۔ کافرون کے لیے عذاب ذلت ہی ۔ ان سے جب کہا جاتا ہی کہ اللہ نے جو قرآن اُتارا ہی اُس پر ایمان لاؤ ۔ تو کہتے ہین "وہ ہم پر جو توریت اُتری ہی اُس پر ہم ایمان لاتے ہین" اور اُس کے سوا یہ اور کچھ نہین مانتے ۔ حالانکہ یہ قرآن برحق ہی اور ان کی کتاب (توریت) کی بھی تصدیق کرتا ہی ۔ ای محمد! تو ان[۵۸] سے پوچھ "تم یعنی تمھارے بزرگ مومن تھے تو نبیون کو پہلے کیون قتل کرتے تھے ۔ موسیٰ تو تمھارے سامنے صریح نشانیان لے کر آیا تھا پھر تم نے یہ ظلم کیا کہ اُس کی غیبت مین گوسالہ پرستی اختیار کی" ۔ یاد کرو ہم نے جب تم سے یعنی تمھارے بزرگون سے قول و قرار لیا تھا اور تم پر یعنی تمھارے بزرگون پر کوہ طور کھڑا کیا اور کہا تھا "ہم نے جو توریت تمھین دی ہی اُسے مستحکم پکڑو اور سنو" تو انھون نے کہا تھا "ہم نے سن تو لیا مگر مانین گے نہین" ۔ کفر کی وجہ سے اُن کے دلون مین گوسالہ کی محبت سرایت کر گئی تھی ۔ ای محمد! تو کہہ "اگر یہی تمھارا ایمان ہی تو یہ تمھین بُری تعلیم کرتا ہی" ۔ ای محمد! تو کہہ دو اگر اللہ کے پاس[۵۹] تمھارے ہی لیے دار آخرت ہی دوسرون کے لیے نہین ہی ۔ اور تم سچے ہو تو مرنے کی خواہش کرو" ۔ وہ یہ اُن اعمال سے جو کر چکے ہین موت کبھی نہ چاہین گے ۔ اللہ ظالمون کو خوب جانتا ہی ۔ تو انھین اور دن سے زیادہ جینے پر حریص پائے گا ۔ ان مشرکین مین سے بھی ہر ایک

[۵۱] جیسے آنحضرت محمدؐ و عیسیٰ ۔ [۵۲] زکریا و یحییٰ ۔ [۵۳] یہود ۔ [۵۴] قرأت سے کہتے ہین ۔ [۵۵] کفار مدینہ سے یہود تنگ تھے اور اللہ سے دعائین مانگتے تھے کہ آنحضرت محمدؐ جن کا ذکر توریت مین ہی بھیج کہ ان کی مدد سے ہم کامیاب ہون ۔ یہود خیال کرتے تھے کہ آنحضرت محمدؐ بنی اسرائیل سے ہونگے اور وہ نکلے بنی اسمٰعیل سے اس لیے یہود آنحضرت محمدؐ سے جان بوجھ کر پھر بیٹھے ۔ [۵۶] حضرت محمدؐ کے توریت مین ان کے آنے کی خبر یہود پڑھ چکے تھے ۔ [۵۷] ایک تو حضرت عیسیٰ کے نہ ماننے سے اور دوسرے آنحضرت محمدؐ کے نہ ماننے سے ۔ [۵۸] یہود کہتے تھے کہ ہم بھی مومن ہین اس پر یہ آیت نازل ہوئی ۔ [۵۹] یعنی کو ع ۔ [۶۰] یہود کہتے تھے کہ بہشت مین ہمارے سوا کوئی دوسرا نہ جائیگا اللہ نے فرمایا کہ اگر اپنا بہشتی ہونا درست سمجھتے ہو تو موت سے کیون ڈرتے ہو ۔

ہزار برس جینا چاہتا ہی ایسا جینا بھی تو عذاب سے بچا نہین سکتا۔ اللہ ان کے اعمال دیکھتا ہی۔

ع ۱۲ اے محمدؐ تو کہہ" جبریلؑ کا دشمن جو ہو۔ ہوا کرے"۔ وہ بے شک اللہ کے حکم سے تیرے دل پر ایسا قرآن اتارتا ہی۔ جو اپنے سامنے والی کتاب (توریت) کی بھی تصدیق کرتا ہی اور جس مین مؤمنین کے لیے ہدایت اور بشارت ہی۔ اللہ۔ اللہ کے فرشتون اور پیغمبرون۔ جبریلؑ اور میکائیلؑ کے جو دشمن ہین انکا فرون کا دشمن اللہ ہی۔ مین نے تجھ پر صاف صاف آیتین بھیجی ہین۔ فاسقون کے سوا دوسرا کوئی اُس سے انکار نکرے گا۔ یہود جب کوئی عہد کرتے ہین تو اُن کا ایک گروہ اُسے توڑ ڈالتا ہی بلکہ زیادہ تر تو اُن مین ایمان ہی نہین رکھتے۔ جب ان کے پاس اللہ کی طرف سے پیغمبر آیا جو ان کے پاس کی کتاب (توریت) کی بھی تصدیق کرتا ہی تو ان اہل کتاب مین سے ایک گروہ نے اللہ کی کتاب (توریت) پس پشت پھینک دی۔ گویا کچھ جانتے ہی نہین۔ اور ان باتون کی پیروی اختیار کی جو سلیمانؑ کی عہد سلطنت مین شیاطین کرتے تھے۔ سلیمانؑ تو کافر نہ تھا لیکن شیاطین کافر تھے کہ لوگونکو سحر سکھاتے تھے اور وہ چیز بتاتے تھے جو بابل مین ہاروت اور ماروت فرشتون پر اتری تھی۔ سکھاتے وقت وہ دونون کہدیا کرتے تھے "ہم صرف ذریعۂ آزمائش ہین تم کفر نہ کرو"۔ ان دونون سے لوگ وہ باتین سیکھتے تھے جن سے زن و شوہر مین افتراق کرائین۔ لیکن ان باتون سے وہ بے حکم اللہ کے کسی کو ضرر نہین پہونچا سکتے تھے۔ اس سیکھنے سے خود انھین ضرر پہونچتا تھا نفع نہین ہوتا تھا۔ وہ خود جانتے تھے کہ ان باتون کا خریدار آخرت مین بے نصیب ہی کاش سمجھین کہ کیا بُری شی ہی وہ جس کے ہاتھون یہ بکے ہوے ہین۔ اچھا اجر انھین اللہ سے ملتا اگر یہ ایمان لاتے اور پرہیزگار بنتے۔ کاش یہ اتنا ہی سمجھتے۔

سحر کی مذمت

---

۱ حضرت جبریلؑ سے بعض یہود عداوت رکھتے تھے کہ اسکی بدولت ہمارے بزرگون پر بارہا عذاب آیا اور بعض یہ بھی کہتے تھے کہ ہمارے حالات یہ جا کر پیغمبر خدا سے کہدیتا ہی۔ بعضون کا مقولہ یہ تھا کہ اللہ وحی ہم لوگون مین سے کسی پر نازل کرتا ہی یہ دوسری قومون مین سے کسی کو مثل عیسیٰؑ و محمدؐ کے منتخب کرلیتا ہی۔ ۲ سحر کا چرچا سلیمان کے وقت مین تھا۔ سلیمان نے اس کو مٹانا چاہا تھا لیکن قرآن مین یہ کہین نہین بتایا گیا کہ سحر کیا چیز ہی۔ ۳ بعد سلیمان کے لوگون کا یہ خیال ہوا کہ سحر کے زور سے سلیمان کا سارا عروج تھا اب اس لیے توریت چھوڑ کر سحر کے سیکھنے کی طرف لوگون کی طبیعتین مائل ہوئین۔ ۴ ہاروت و ماروت کی نسبت مفسرین کا یہ بیان ہی کہ یہ دو فرشتہ انسان کے گناہون پر تعجب کرتے تھے۔ اللہ نے امتحاناً انسانی قوتین انھین عطا کین تو یہ مرتکب گناہ ہوے۔ یہ سحر جانتے تھے اور لوگون کو بھی سکھاتے تھے لیکن یہ بھی کہدیتے تھے ورع مکر دم شما حذر بکنید۔ بعضون نے لکھا ہی یہ دونون معمولی آدمی تھے۔ نیک فرشتہ سیرت۔ فالنامے۔ تعبیر نامے۔ تعویذ۔ گنڈے۔ نقش۔ عملیات اور حاضرات کے شائق تھے۔ جیسا کہ اس زمانہ مین بعض مسلمانونکی حالت ہی کہ قرآن حدیث فقہ کی کتابون کے بدلے یہ چیزین انھین زائد تر پسند ہین اور عوام کا رجحان بھی ان کی طرف ہی بعض قرأت مین ملکین کا لفظ بکسر لام ہی۔ جس کے معنی یہ ہوے کہ ہاروت و ماروت دو بادشاہ تھے بابل سے شہر بابل مراد ہی جو ایک زمانہ مین بہت بڑا شہر تھا۔

مومنین مدینہ سے خطاب

ع ۱۳ مومنو! تم ”راعنا“ نہ کہو ”انظرنا“ کہا کرو اور خوب (اُسے) سُن لیا کرو۔ منکروں کے لیے دردناک عذاب ہی منکرین اہل کتاب اور مشرکین پسند نہین کرتے کہ تمھارے رب کی طرف سے کوئی بھلائی (وحی) تم پر اُترے۔ اللہ جسے چاہتا ہی اپنی رحمت خاص بھیجتا ہی۔ اللہ صاحب فضل عظیم ہی ہم کوئی آیت منسوخ کرتے ہین یا دلون سے بھلا دیتے ہین تو اُس سے اچھی یا ویسی ہی دوسری آیت بھیجتے ہین۔ کیا تمھین معلوم نہین ہی کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہی۔ کیا تمھین معلوم نہین ہی کہ اللہ ہی کو آسمانون اور زمین کی سلطنت ہی۔ اور اللہ کے سوا کوئی دوسرا نہ تمھارا حامی ہی اور نہ تمھارا مددگار ہی۔ مسلمانو! کیا تم اپنے رسول سے ایسے بیہودہ سوالات کرنا چاہتے ہو جیسا کہ موسیٰ سے پہلے کیے گئے تھے۔ ایمان کے بدلے جو کفر اختیار کرتا ہی وہ سیدھی راہ بھول جاتا ہی۔ اکثر اہل کتاب باوجودیکہ اُن پر امر حق ظاہر ہو چکا ہی اپنی حسد سے یہ چاہتے ہین کہ تمھین مومن سے پھر کافر بنا دین۔ جب تک اللہ اپنا حکم نازل نہ کرے تم معاف اور درگذر کرتے رہو۔ بیشک اللہ ہر چیز پر قادر ہی۔ نماز پڑھو اور زکوٰۃ دو۔ اپنے لیے جو بھلائی کر لوگے اللہ کے پاس اُسے پاؤ گے۔ تمھارے کام کو بیشک اللہ دیکھتا ہی۔ اُن کا یہ کہنا کہ یہود و نصاریٰ کے سوا ہرگز کوئی جنت مین نہ جائے گا۔ یہ اُن کی تمنائین ہین۔ اے محمد! تو اُن سے کہہ کہ ”تم سچے ہو تو کوئی سند دکھاؤ“۔ سچ یہ ہی کہ جس نے اپنے آپ کو اللہ کا مطیع بنایا اور نیک کام کیے اُسی کو اپنے رب کے یہان اجر ملے گا۔ نہ تو اُسے کچھ خوف ہوگا اور نہ کچھ غم ہوگا۔

یہود و نصاریٰ کا ذکر

ع ۱۴ یہود کہتے ہین نصاریٰ راہ پر نہین ہین اور نصاریٰ کہتے ہین یہود راہ پر نہین ہین۔ یہ دونون تو کتاب الٰہی پڑھنے والے ہین۔ انھین کی طرح کفار بھی کہتے ہین جن کے پاس کوئی علم نہین ہی۔ اب اللہ ہی ان کے جھگڑون کا فیصلہ قیامت کے دن کرے گا۔ اُس سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا جس نے اللہ کی مسجدون مین اللہ کا ذکر روک دیا اور اُس کی بربادی کی فکر کی۔ ایسون کو تو بہت ڈر کر اُس مین جانا چاہیے تھا۔ دنیا مین انھین رسوائی ہی۔ اور آخرت مین اُن پر بڑا عذاب ہوگا۔

ف ۱ جب پیغمبر خدا مومنون کو احکام الٰہی تعلیم کرتے تھے تو بعض بعض الفاظ کہتے تھے ”راعنا“ (ہماری رعایت کیجیے) یعنی ٹھہر جائیے اتنا ہم یاد کر لین تو اور فرمائیے۔ مسلمانون کی زبان سے یہ لفظ سنکر یہودیون نے بھی اسی طرح کہنا شروع کر دیا۔ عبرانی اور سریانی زبان مین یہ لفظ بُرے معنون مین استعمال ہوتا ہی۔ اسلیے اللہ نے فرمایا کہ ذومعنی لفظ چھوڑ کر ”انظرنا“ کہا کرو دیکھو سورۂ نساء رکوع ۷ ۔ ف ۲ حضرت موسیٰ کی امت بہت نافرمان تھی لاطائل باتین پوچھتی تھی اور لغو فرمائشین کرتی تھی۔ محمد رسول اللہ سے بھی بعض مسلمانون نے اُسی رنگ کی گفتگو شروع کی۔ اُسوقت یہ آیت تنبیہاً نازل ہوئی۔ ف ۳ کہ آیا ان سے قتال کیا جائے یا جزیہ لیا جائے۔ غالباً جہاد کے قبل یہ آیت اُتری۔ ف ۴ یہود اپنے آپ کو جنتی کہتے تھے اور نصاریٰ اپنے آپ کو جنتی بتاتے تھے۔ ف ۵ کفار مکہ نے مسلمانون کو خانہ کعبہ مین نماز پڑھنے سے روک دیا جس سے خانہ کعبہ کی ویرانی لازم آئی۔ [illegible] کہ بہت پہلے نصاریٰ یہود کی عداوت سے بیت المقدس پر طیطوس رومی کو چڑھا لائے تھے اس لیے غالباً قریش یا نصاریٰ کی طرف اشارہ ہی۔

پورب اور پچھم اللہ ہی کا ہی۔ جدھر تم منھ کرلو وہین اللہ کا سامنا ہی۔ وہ بڑا گنجائش والا خبردار ہی۔ یہ لوگ کہتے ہین "اللہ اولاد والا ہی" وہ پاک ہی۔ بلکہ آسمانون اور زمین مین جتنی چیزین ہین سب اُس کی ملک ہین اور سب اُس کی مطیع ہین۔ آسمانون اور زمین کا موجد وہی ہی۔ جب وہ کوئی کام کرنا چاہتا ہی تو صرف "ہوجا" کہتا ہی اور وہ ہوجاتا ہی۔ جُہلا کہتے ہین "اللہ ہم سے خود کلام کیون نہین کرتا یا ہمارے پاس کوئی نشانی کیون نہین آتی"۔ ان سے پہلے جو گذر گئے ہین وہ بھی اسی طرح کہا کرتے تھے۔ ان سب کے دل ایک ہی طرح کے ہین۔ اہل یقین کے لیے تو ہم نے نشانیان ظاہر کر رکھی ہین۔ اے محمدؐ! ہم نے تجھے دین حق دے کر بشارت دینے اور ڈرانے کے لیے بھیجا ہی۔ دوزخ والون کی بازپرس تجھ سے نہوگی۔ یہود اور نصاریٰ تو تجھ سے جب ہی راضی ہون گے کہ تو اُن کا دین قبول کرلے۔ اے محمدؐ! تو کہدے "بیشک راہ وہی ہی جو اللہ نے بتائی ہی"۔ قرآن اُترنے پر بھی اگر تو اُنکی خواہشون پر چلا تو پھر اللہ سے تیرا بچانے والا کوئی دوست اور مددگار نہوگا۔ ہم نے جنھین کتاب (قرآن) دی ہی وہ اُسے ٹھیک پڑھتے ہین۔ اور اُس پر ایمان لاتے ہین۔ جو اُس سے انکار رکھتے ہین وہی خسارہ مین ہین۔

ع ۱۵ اے بنی اسرائیل! تم میری نعمتون کو یاد کرو جو مین نے تمھین دے رکھی تھین کہ سارے جہان پر تم کو فضیلت دی تھی۔ اُس دن سے ڈرو جب کوئی کچھ بھی کسی کے کام نہ آئے گا۔ نہ معاوضہ قبول کیا جائے گا اور نہ سفارش اور مدد سے فائدہ پہونچے گا۔ اے محمدؐ! بنی اسرائیل کو یاد دلا کہ اللہ نے کئی باتون مین ابراہیم کو آزمایا اور ابراہیم نے اُنھین پورا کر دکھایا۔ اللہ نے اُس (ابراہیم) سے کہا "مین تجھکو سب لوگون کا پیشوا کرون گا"۔ ابراہیم نے کہا "میری کسی اولاد کو بھی؟" اللہ نے کہا

ف ایک مرتبہ مسلمانون کا لشکر کسی میدان مین شب تاریک مین گذرا۔ سمت نہین نظر آتی تھی تحری سے نماز پڑھی جب صبح ہوئی غلطی ظاہر ہوئی۔ مدینہ مین آکر سب نے آنحضرت سے کہا کیے تو نماز کا پھر سے اعادہ کرین۔ اُسوقت یہ آیت نازل ہوئی کہ اگر تحری کرکے نماز پڑھے تو کوئی حرج نہین ہی۔ لیکن اہل تشیع کا یہ مذہب ہی کہ نماز پھر چارون طرف پڑھنا چاہیے۔ ف یہود عزیر کو اور نصاریٰ مسیح کو اللہ کا پسر کہتے ہین۔ ف یعنی ان لوگون کے دل بھی انھین لوگون کے سے ہین جو پہلے ان سے گذر رہے ہین اور جن کو یہ تمنا تھی کہ ہم سے اللہ باتین کیون نہین کرتا ورنہ یقین کرنے والون کے لیے کافی نشانیان دنیا مین موجود ہین جن سے صانع مطلق کا پتہ لگے اور اسکے احکام کی خوبیان معلوم ہون۔ ف ایک بار حضرت پیغمبر کے دل مین یہ بات گذری کہ اگر دنیا مین عذاب دوزخ دکھلا دیا جائے تو سب مسلمان ہوجائین اُسوقت یہ آیت نازل ہوئی۔ ف لفظاً خطاب پیغمبر کی طرف ہی لیکن معنی اُمت کی طرف ہی۔ ف بعض اس آیت کو شان مین عبداللہ بن سلام اور ان کے ساتھیون کی سمجھتے ہین کہ توریت کا علم ان کو بہت تھا اُنھون نے تحریف نہین کی تھی اور جہان جہان ذکر آنحضرت محمد کا توریت مین تھا اسے قائم رکھا تھا۔ ف حضرت ابراہیم کی صفت اس سے ظاہر ہوتی ہی اور یہی وجہ ہی کہ آنحضرت صلعم ہمیشہ اپنے آپ کو ملت ابراہیمی کا پیرو کہتے تھے۔

ہان۔ لیکن میرے اقرار مین وہ داخل نہین ہین جو برسرِ ناحق ہون گے"۔ ای محمد! بنی اسرائیل کو یاد
دلاکہ ہم نے خانہ کعبہ کو مرجع (معبد) مردمان اور محل امن قرار دے کر حکم دیا تھا کہ "مقام ابراہیم کو
نماز کی جگہ بناؤ"۔ اور ابراہیم اور اسمٰعیل سے کہدیا تھا کہ "میرے گھر کو طواف کرنے والون۔ اعتکاف
مین بیٹھنے والون اور رکوع اور سجود کرنے والون کے لیے پاک رکھو"۔ ای محمد! لوگون کو یاد دلاکہ ابراہیم
نے دعا مانگی تھی۔ کہ "ای رب! اس شہر کو با امن رکھ اور اُس کے باشندون کو جو اللہ اور روز آخرت
پر ایمان لائین میوے کھلا"۔ اللہ نے کہا "اور کافرون کو بھی تھوڑے دنون فائدہ اُٹھانے دون گا۔
پھر عذاب دوزخ کے لیے پکڑ بلاؤن گا جو بُری جگہ ہی"۔ ای محمد! لوگون کو یاد دلاکہ ابراہیم اور اسمٰعیل
جب خانہ کعبہ کی نیاد ڈالنے لگے تو انھون نے کہا "ای ہمارے پروردگار! ہم سے اسے قبول کر تو میری
دعا کا سننے والا اور میری نیت کا جاننے والا ہی۔ ای ہمارے پروردگار! ہم دونون کو اپنا فرمان بردار بنا
اور ہماری اولاد مین سے ایک گروہ کو اپنا فرمان بردار بنا ہمکو ہماری عبادت کے طریقے بتا اور ہمارے
قصورون سے درگذر کر بیشک تو ہی بڑا معاف کرنے والا مہربان ہی۔ ای ہمارے پروردگار! ان مین سے کوئی
رسول ان مین بھیج جو تیری آیتین انھین پڑھکر سنائے اور تیری کتاب اور حکمت ان کو سکھائے اور
ان کی اصلاح کرے تو ہی زبردست حکمت والا ہی"۔

ع ۱۶ سوا اُس کے جس کی عقل ماری گئی ہو اور کون ابراہیم کے دین کو ناپسند کرے گا؟ دنیا مین
اُسی کو ہم نے بیشک منتخب کیا تھا اور آخرت مین بلاشبہہ وہ نیکون مین ہوگا۔ جب اُس سے اللہ نے کہا "اسلام
لا" اُس نے کہا "مین جہان کے پروردگار کا فرمان بردار ہوا"۔ ابراہیم اور یعقوب اپنے بیٹون کو
یہی وصیت کر گئے تھے کہ "بیٹو! اللہ نے تمھارے لیے دین اسلام پسند کیا ہی۔ تم مسلمان ہی مرنا"۔ ای یہود!
کیا تم اُسوقت موجود تھے جب کہ یعقوب کے پاس موت آئی اور اُس نے بیٹون سے پوچھا "میرے
بعد تم کس کی بندگی کروگے؟" وہ بولے "ہم تیرے اور تیرے باپ دادا ابراہیم اور اسمٰعیل اور اسحٰق
کے اللہ کی بندگی کرین گے۔ کہ وہی ایک اللہ ہی اور ہم اُسی کے حکم پر ہین"۔ لوگو! وہ ایک جماعت تھی
جو گذر گئی۔ وہ جو کر گئے اُن کے لیے ہی اور تم جو کروگے وہ تمھارے لیے ہوگا۔ اُن کے اعمال کی پرستش

ملت ابراہیم
دین اسلام

سلہ خانہ کعبہ کو حضرت ابراہیم نے مکہ مین بنایا جہان سبزی کا نام نہین ہی۔ اُسوقت اُنھین فکر ہوئی کہ یہان کے رہنے والے کیا کھائینگے
چنانچہ انھون نے دعا مانگی اور وہ دعا قبول ہوئی۔ باہر سے اناج غلہ۔ میوہ اور ترکاریان آنے لگین کہ وہان کے باشندون کو فکر رزق
باقی نہین رہی۔ اور اب تک ویسا ہی ہی۔ سلہ اہل مکہ مین۔ سلہ تم موجود نہ تھے لیکن یہ واقعہ گذرا وہ صحیح صحیح بیان کیا جاتا ہی۔
سلہ حضرت اسمٰعیل یہود یون۔ سلہ بچیا مین نیین عرب مین باپ کا لفظ چچا کو شامل ہوتا ہی۔ سلہ پیغمبر زادگی پر فخر نہ کرو
صرف اپنے اعمال کا خیال رکھو۔

ہم سے ہو گی + یہود یا نصاریٰ مسلمانوں سے کہتے ہیں " یہود یا نصاریٰ ہو جاؤ - تو راہ راست ملیگی " اے محمدؐ تو کہہ " نہیں بلکہ ہم ابراہیم کے طریقے پر ہیں - جو ایک خدا کا ہو رہا تھا - مشرک نہ تھا " اے مسلمانو تم کہو - " ہم اللہ پر ایمان لائے ہیں اور اُس قرآن پر ایمان لائے ہیں جو ہم پر اُترا ہے اور اُن صحیفوں پر ایمان لائے ہیں جو ابراہیم - اسمٰعیل - اسحاق - یعقوب اور اُس کی اولاد پر اُترے تھے اور اُن کتابوں پر ایمان لائے ہیں جو موسیٰ اور عیسیٰ کو ملی تھیں اور اُن احکام پر ایمان لائے ہیں جو اور نبیوں نے اپنے رب سے پائے تھے + ہم اُن میں سے کسی میں کچھ فرق نہیں کرتے - ہم اللہ کے فرمانبردار ہیں " تمھاری طرح اگر یہ لوگ بھی اس پر ایمان لائے تو راہ پر آجائیں گے اور منحرف ہوئے تو سمجھو یہ ضد پر ہیں + ای محمدؐ اللہ تجھے ان سے عنقریب بچا لیگا - وہ ہر ایک کی سنتا ہے اور ہر ایک سے واقف ہے + ای مسلمانو کہو " ہم تو اللہ کے رنگ میں ہیں[۵۱] بھلا اُس کے رنگ سے بڑھکر اور کس کا رنگ ہو سکتا ہے اور ہم تو اُسی اللہ کی بندگی کرتے ہیں " اے محمدؐ تو پوچھ " کیا تم اللہ کے بارے میں ہم سے حجت کرتے ہو ؟ حالانکہ وہی ہمارا اور تمھارا دونوں کا رب ہے + ہمارے اعمال ہمارے لیے ہیں اور تمھارے اعمال تمھارے لیے ہیں - ہم خالص اُسی کو مانتے ہیں + کیا تم کہتے ہو کہ ابراہیم - اسمٰعیل - اسحٰق - یعقوب - اور اولاد یعقوب یہود یا نصاریٰ تھی ؟ " اے محمدؐ تو ان سے پوچھ " تم اُسے زیادہ جانتے ہو یا اللہ ؟ " اللہ کی شہادت[۵۲] موجودہ کو جو چھپائے اُس سے بڑھکر ظالم کون ہوگا ؟ - اللہ تمھارے اعمال سے بے خبر نہیں ہے + یہ ایک جماعت تھی جو گذر گئی اُن کی کمائی اُن کے لیے تھی اور تمھاری کمائی تمھارے لیے ہے + اُن کے اعمال کی پرسش تم سے نہ ہو گی +

(دوسرا پارہ)

ع ۱۷ اب بیوقوف آدمی کہیں گے کہ مسلمان[۵۳] اپنے قبلہ بیت المقدس سے جس پر وہ تھے کیوں پھر گئے ؟ + ای محمدؐ تو ان سے کہہ کہ " پورب اور پچھم اللہ ہی کا ہے - جسے وہ چاہتا ہے سیدھی راہ

---

۵۱ نصاریٰ اپنے لڑکوں کو یا اُن کو جو نئے سرے عیسائی مذہب اختیار کرتے تھے آب زرد میں غوطہ دیتے تھے خدا نے اسی رعایت سے فرمایا کہ مسلمان جو اللہ کے رنگ میں رنگے ہوئے ہیں (یعنی اللہ والے ہیں) وہ سب سے اچھے ہیں +

۵۲ توریت اور انجیل میں انبیا کی خبریں ابراہیم اور اسمٰعیل کے تذکرے اور محمدؐ کے فضائل موجود تھے لیکن یہود اُسے مٹاتے اور چھپاتے تھے + ۵۳ بعد ہجرت کے بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے کا حکم ہوا تھا یہود خوش ہوئے کہ میرا دین نہیں تو میرا قبلہ محمدؐ نے اختیار کیا محمدؐ کی خواہش پر پھر کعبہ کے رخ نماز پڑھنے کا حکم آیا تب یہود غصہ کرنے لگے + اُسی زمانہ میں یہ آیت نازل ہوئی +

چلا آتا ہی جس طرح ہم نے مسلمانوں کے قبلہ کو یہودیوں کے قبلہ سے افضل ٹھہرایا ہی اسی طرح ہم نے مسلمانوں
کو امت معتدل بھی بنایا ہی تاکہ اور لوگوں کے مقابلہ مین تم گواہ بنو اور تمھارے مقابلہ مین رسول
گواہ بنے۔ ای محمد! جدھر تو نماز پڑھتا تھا ہم نے اُسے اس لیے قبلہ ٹھہرایا تھا کہ معلوم ہو جائے کہ رسول
کی تبعیت کون کرتا ہی اور کون سرتابی کرتا ہی + قبلہ کا بدلنا شاق تھا مگر اُن پر شاق نہ تھا جنھین
اللہ نے ہدایت دی تھی ۔ اللہ ایسا نہین ہی کہ تمھارا ایمان (نماز) ضائع کرے ۔ اللہ لوگون پر
شفقت کرتا ہی اور مہربانی رکھتا ہی + ای محمد! آسمان کی طرف تیرا دیکھنا ہم دیکھتے ہین ۔ اب ہم
پھیر دیتے ہین تجھے اُسی قبلہ کی طرف جسے تو چاہتا ہی ۔ اب تو منھ اپنا مسجد حرام (کعبہ) کی طرف
کرلے ۔ مسلمانو! تم کہین رہو نماز کے وقت اُسی طرف منھ پھیر لیا کرو + اہل کتاب جانتے ہین کہ یہ
ٹھیک اُن کے رب کا حکم ہی + اللہ اُن کے اعمال سے غافل نہین ہی + ای محمد! اہل کتاب کے
سامنے تو کتنی ہی دلیلین پیش کرے وہ تیرے قبلہ کی پیروی نہ کرین گے اور نہ اب تو اُن کے
قبلہ کی پیروی کرے گا ۔ وہ ان مین بھی ایک دوسرے کے قبلہ کو نہین مانتا + اب علم آنے پر تو اُنکی
خواہش پر چلا تو ایسی صورت مین بے شک بے انصافون مین تیرا شمار ہوگا + اہل کتاب اس (محمد)
کو اس طرح پہچانتے ہین جس طرح وہ اپنے بیٹون کو پہچانتے ہین + ان مین کتنے ایسے ہین جو امر
حق کو دانستہ چھپاتے ہین + تیرا رب جو کہے وہی حق ہی تو ہرگز شک نہ کرنا +

ف یعنی یہ حکم دیا کہ بجائے بیت المقدس کے کعبہ کی طرف رخ کرکے نماز پڑھو + ف نہ ایسی بے عقل کہ کسی بات مین غور نہ کرے اور نہ
ایسی تیز کہ کسی بات کو جلد نہ مانے اور حجت کیا کرے + جب آنحضرت نے تحویل قبلہ یعنی قبلہ بدلنے کا حکم دیا تو سب نے آتے نور آنخیر مین جنھین
کے مان لیا معلوم ہوا کہ افضل امت کی صفت ہی + ف رسول نے تمھین بتا دیا کہ آج سے کعبہ رخ نماز پڑھو اب تم اورون کو ایسی
ہی تعلیم دو + ف بیت المقدس + ف مکہ مین کعبہ رخ لوگ نماز پڑھتے تھے ۔ مدینہ مین پہونچکر آنحضرت محمد نے حکم دیا کہ بیت المقدس بھی
بیت اللہ ہی یہان اسی طرف نماز پڑھو بعض کو یہ شاق گذرا لیکن سب نے اسے منظور کیا + اس آیہ مین یہ کہا جاتا ہی کہ آنحضرت کو اپنے
ساتھیون کی ارادت کا امتحان لینا تھا ۔ سوا برس کے بعد پھر کعبہ رخ نماز پڑھنے کا حکم ہوا اور سب نے اس حکم کی بھی تعمیل
کی + ف بعض کو یہ خیال پیدا ہوا کہ سوا برس تک جو مسلمان بیت المقدس کی طرف نمازین پڑھتے رہے اور اس اثنا مین مر گئے وہ نجات
کس طرح پائین گے کیونکہ وہ غلط سمت مین نماز پڑھتے گئے اُس وقت یہ آیت تشفی بخش نازل ہوئی + ف پھر کعبہ کی طرف منھ کرنے کا حکم یون
صادر ہوا کہ قبل ظہور محمد صلعم نے اپنی خواہش اور درخواست جناب باری کے حضور مین پیش کی ۔ نماز مین آسمان کی طرف بانتظار وحی دیکھتے
تھے ۔ دو رکعت کے بعد اللہ نے وحی بھیجی کہ ہم تیرا آسمان کی طرف نظر کرنا دیکھتے ہین ۔ کعبہ کی طرف منھ پھیرے چنانچہ پیغمبر نے ابقیہ دو رکعتین
کعبہ رخ پڑھین + ف خانہ کعبہ + ف عام مسلمانون کو بتایا گیا ہے کہ ہر حالت مین تم لوگ جہان ہو نماز پڑھنے کے وقت رخ کعبہ کیطرف
کرنا چاہیے ف اہل کتاب جانتے ہین کہ حضرت ابراہیم کا قبلہ کعبہ تھا تو آنحضرت بھی جو ملت ابراہیمی کے پیرو ہین وہی قبلہ قرار دین گے + ف یعنی یہود جو اعمال
کہ مسلمانون کے دلون مین شکوک پیدا کرنے کی کوششین کرتے تھے اللہ بے خبر نہین ہی + ف لفظاً خطاب آنحضرت محمد کیطرف ہی اور معنیً امت محمدی کیطرف ہے

حکم قبلہ

ع ۱۸ ہرایک نے اپنی توجہ (قبلہ) کے لیے ایک سمت[۵۱] ٹھہرا رکھی ہی۔ مسلمانو! تم (اختلاف سمت کی پروا نہ کرکے) اعمال نیک کی طرف لپکو۔ جہان کہین تم ہوگے قیامت کے دن اللہ تم سب کو جمع کریگا[۵۲] بے شک اللہ سب کچھ کرسکتا ہی۔ ای محمد! توجہان کہین سے چلے نماز کے وقت اپنا منھ مسجد حرام کی طرف کرلیاکر۔ یہ (نیا قبلہ) تیرے رب کے نزدیک برحق ہی۔ مسلمانو! تمھارے کام سے اللہ بے خبر نہین ہی۔ ای محمد! توجہان کہین سے چلے نماز کے وقت اپنا منھ مسجد حرام کی طرف کرلیاکر۔ مسلمانو! تم جہان رہو نماز کے وقت مسجد حرام کی طرف منھ کرلیاکرو۔ ایسا کروگے تو آدمیون کو تم سے حجت[۵۳] کرنے کا موقع نرہے گا۔ باستثنا چند ناحق[۵۴] کوشون کے جن سے تمھین ڈرنا نہ چاہیے۔ بلکہ ڈرنا مجھ سے چاہیے۔ اور نیز ہم اپنی نعمت تم پر پوری کرین گے اور تم راہ راست پاجاوگے۔ ایسا ہی احسان ہم نے تم پر کیا ہی کہ تمھاری ہی جنس کا ایک رسول ہم نے تمھاری طرف بھیجا ہی۔ جو ہماری آیتین تمکو پڑھکر سناتا ہی۔ تمھاری اصلاح کرتا ہی۔ کتاب (قرآن) پڑھاتا ہی حکمت سکھاتا ہی اور ایسی ایسی باتین بتاتا ہی جیسے تم جانتے نہ تھے۔ تم مجھے یاد رکھو کہ مین تمھین یاد رکھون۔ میرا احسان مانو اور میری ناشکری نکرو۔

شہدائے بدر

ع ۱۹ اے مسلمانو! صبر اور نماز سے مدد لو۔ اللہ بیشک صبر کرنے والون کے ساتھ ہی۔ اللہ کی راہ مین جو مارے جائین اُن کو مردے نہ کہو۔ وہ زندہ ہین لیکن تمھین خبر نہین ہی۔[۵۵] البتہ ہم تمھین تھوڑے سے خوف سے اور بھوک اور مال وجان اور میوہ جات کے نقصان سے آزمائینگے۔ اے محمد! تو بشارت دے صابرون کو جو مصیبت کے وقت إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ۝ (ہم اللہ کے ہین اور اُسی کے پاس ہم کو پھر جانا ہی) کہتے ہین انہین لوگون پر پروردگار کی شاباش اور مہربانی ہی اور یہی لوگ راہ راست پر ہین۔ بے شک صفا[۵۶] اور مروہ اللہ کی نشانیان ہین خانہ کعبہ کا حج کرنے والا

صفا و مروہ ان تج

[۵۱] مثنوی۔ قبلۂ شاہان بود تاج و کمر۔ قبلۂ ارباب دنیا سیم و زر۔ قبلۂ صورت پرستان آب وگل۔ قبلۂ معنی شناسان جان و دل۔ قبلۂ عاشق وصال بیزوال۔ قبلۂ عارف جمال ذوالجلال۔ قبلۂ حرص دامن باشد ہوا۔ قبلۂ قانع توکل بر خدا۔ [۵۲] اُسوقت حق و باطل کا امتیاز آپ ہی ہوجائے گا۔ [۵۳] معنی جمیع مومنین کی طرف خطاب ہی۔ [۵۴] خانہ کعبہ۔ [۵۵] یہود کہتے تھے محمد نے ہمارا قبلہ اختیار کیا تو دین ہمارا کیون نہین اختیار کرتا؟ اور مشرکین عرب کہتے تھے "محمد نے باپ دادا کا قبلہ کیون چھوڑدیا؟" کعبہ کے قبلہ ہوجانے سے یہ جھگڑا ختم ہوگیا۔ [۵۶] لیکن اس پر بھی بعض باتون سے چھٹکارا نہین ہوا بعض مشرکین کہتے تھے کہ ہمارے باپ دادا کا دین درست تھا جبھی تو اُن کا قبلہ محمد نے اختیار کیا" اور یہود کہتے تھے کہ "اپنے باپ دادا کے لحاظ سے محمد نے اپنا قبلہ پھر کعبہ ہی کو قرار دیدیا" اُسوقت یہ آیت ہوئی کہ ایسے نادانون کا خیال نکرو اور نہ ان سے ڈرو۔ [۵۷] جنگ بدر کے شہدا کی شان مین ہی۔ بعض لوگ کہتے تھے کہ بیچارے مرگئے اور دنیا کی لذتون سے گئے۔ ان کے دن ابھی مرنے کے نہ تھے۔ اُسوقت یہ آیت نازل ہوئی۔ [۵۸] ایام جاہلیت مین کفار عرب صفا اور مروہ کے درمیان طواف کرتے تھے۔ اسلام کے جاری ہونے پر مسلمانون کو شبہہ گذرا کہ آیا دستور کفار کا مسلمان جاری رکھین یا نہین۔ اُسوقت یہ آیت نازل ہوئی۔

یا عمرہ کرنے والا اگر ان دونون مقامات کے درمیان طواف کرے تو کوئی گناہ نہین ہی۔ کوئی شوق سے نیکی کرے اور اللہ قدر[۱] دان اور علیم ہی ۞ جو لوگ ہماری اُتاری ہوئی کھلی ہوئی نشانیون اور راہ نمائیون کو چھپاتے ہین بعد اس کے کہ ہم اُنھین لوگون کے لیے کتاب (توریت) مین ظاہر کر چکے ہین۔ اُن پر اللہ اور بہت سے لعنت بھیجنے والے لعنت بھیجتے ہین ۞ مگر جنھون نے توبہ کی۔ اصلاح حال کی اور صاف صاف کہدیا مین اُنھین معاف کر دیتا ہون۔ ہم بڑے معاف کرنے والے مہربان ہین ۞ جو لوگ منکر تھے اور منکر ہی مر گئے اُنھین پر اللہ کی اور فرشتون کی اور تمام آدمیون کی لعنت ہی۔ جس مین وہ ہمیشہ رہین گے۔ نہ تو اُن کے عذاب مین تخفیف ہوگی اور نہ اُنھین فرصت ملے گی ۞ لوگو! تمھارا معبود اکیلا معبود ہی۔ اُس کے سوا کوئی دوسرا نہین ہی۔ وہ بڑا رحم کرنے والا مہربان ہی ۞

ع ۲۰ آسمانون اور زمین کا بنانا۔ رات اور دن کا بدلنا۔ کشتیون کا دریا مین انسان کے نفع کی چیزون کا لے کر چلنا۔ آسمان سے مینھ برسانا۔ پھر مری ہوئی زمین کا اُس سے زندہ کرنا۔ اور اُسمین سب طرح کے جانورون کا پھیلانا۔ ہواؤن کا پھیرنا۔ آسمان اور زمین کے بیچ مین ابر کا مسخر کر رکھنا بیشک یہ سب قدرت الٰہی کے نمونے ہین عقلمندون کے لیے ۞ بعض آدمی ایسے ہین جو غیرون کو اللہ کا شریک قرار دیتے ہین اور اللہ کی سی محبت اُن کے ساتھ رکھتے ہین۔ اور ایمان والون کو سب سے زیادہ محبت اللہ کی ہوتی ہی ۞ جو بات عذاب دیکھنے پر یہ ظالم سمجھین گے ای کاش اسی وقت سمجھتے کہ ہر طرح کی قوت اللہ مین ہی اور اللہ کا عذاب سخت ہی ۞ اُس وقت گرو اپنے چیلون سے دست بردار ہو جائین گے اور عذاب دیکھ لین گے اور اُن کے تعلقات ٹوٹ جائین گے۔ چیلے کہین گے "کاش ایک بار ہم پھر زندہ ہو جاتے تو اُن سے ہم اُسی طرح بھاگتے جیسا کہ یہ ہم سے اب یہان بھاگتے ہین" اس طرح اللہ اُنھین اُن کے کام افسوس دلانے کو دکھائے گا اور آگ سے اُن کا چھٹکارا نہ ہوگا ۞

ع ۲۱ لوگو! زمین کی چیزون مین جو پاک اور ستھری ہی اسے کھاؤ۔ شیطان تمھارا کھلا ہوا دشمن ہی۔ اُس کی پیروی نہ کرو۔ وہ تو تمھین برائی اور بے حیائی سکھائے گا اور یہ بتائے گا کہ بے سمجھے بوجھے اللہ پر افترا کرو ۞ جب ان لوگون سے کہا جاتا ہی کہ "اللہ نے جو حکم اُتارا ہی اس پر چلو" تو کہتے ہین "نہین۔ بلکہ اپنے باپ دادا کو جس پر ہم نے پایا ہم تو اُسی پر چلین گے۔" گو ان کے باپ

حاشیہ: قدرت اور شرک کا انجام کار

حاشیہ: حلال حرام ماکولات مین

[۱] مکہ مین دو طرح سے جانا ہوتا ہی ایک تو ایام حج مین بہ نیت حج احرام باندھکر جس کو حج کرنا کہتے ہین اور دوسرے محض زیارت کعبہ کے لیے جانا جس کو عمرہ کرنا کہتے ہین ۞ [۲] اس آیت سے علما نے صفا اور مروہ کے درمیان دوڑنا سنت قرار دیا ہی اور امام ابو حنیفہ اسے واجب سمجھتے تھے ۞

دادا کو نہ عقل رہی ہو اور نہ وہ راہ راست پر چلتے رہے ہون + کافرون[۵۱] کی مثال اُس شخص کی سی
ہی جو کسی ایسے کو پکارے جس مین قوت سامعہ نہو اور اُس کا چلانا محض بے سود بلانا اور پکارنا ہو +
ان بتون پر کیا منحصر ہی۔ یہ کفار خود بہرے گونگے۔ اندھے اور بے عقل ہین + ایمان والو پاک چیزین
جو ہم نے تمھین روزی مین دین کھاؤ اور اللہ کا شکر کرو۔ اگر تم اُس کی بندگی کا دم بھرتے ہو + صرف
مردار[۵۲]۔ لہو اور سور کا گوشت اور وہ شی جس پر اللہ کے سوا دوسرے کا نام پکارا گیا ہو تم پر اسی نے حرام کی ہی
تعدی اور زیادتی کیے بغیر کوئی بے بس ہوجائے اور انھین کھالے تو کوئی گناہ نہین ہی۔ بیشک
اللہ بخشنے والا مہربان ہی + اللہ کی اُتاری ہوئی کتاب (توریت) کے احکام جو چھپاتے[۵۳] ہین اور تھوڑا سا
معاوضہ اُس کے بدلے حاصل کرتے ہین وہ اپنے پیٹون مین آگ ہی بھرتے ہین۔ قیامت کے دن نہ اللہ
ان سے بات کرے گا اور نہ ان کو (گناہون کی آلائش سے) پاک کرے گا۔ ان پر دردناک عذاب ہوگا +
یہ وہ ہین جنھون نے ہدایت کے بدلے گمراہی اور بخشش کے بدلے عذاب خریدا ہی۔ یہ کیون آگ سے اتنا
نڈر ہین + یہ عذاب دردناک اس لیے ہی کہ اللہ کی کتاب ٹھیک ہی اور جو اُس کتاب مین ردو بدل
کرتے ہین وہ ایسی مخالفت مین ہین جو صواب سے دور ہی +

دینداری و پرہیزگاری

ع ۲۱ نماز مین پورب[۵۴] یا پچھم کی طرف اپنا منھ کرلینا ہی نیکی نہین ہی۔ بلکہ اصل نیکی[۵۵] یہ ہی کہ اللہ۔
روز آخرت۔ فرشتون۔ کتاب (آسمانی) اور نبیون پر ایمان لائے۔ اور اللہ کی محبت مین مال اپنا
ناتے والون۔ یتیمون۔ محتاجون۔ مسافرون۔ مانگنے والون کو دے۔ اور گردنون[۵۶] کے چھڑانے مین

---

۵۱ کفار کا بتون سے دعا مین مانگنا ایسا ہی ہی جیسا کوئی بہرے سے باتین کرے اور بتون پر کیا منحصر ہی یہ کفار خود بھی بہرے ہین کہ اسلام کی دعوت ان کے کان تک نہین پہونچتی اور گونگے ہین کہ کلمۂ توحید نہین کہہ سکتے اور اندھے بھی ہین کہ فضائل اسلام ان کو نظر نہین آتے + ۵۲ حدیث مین آیا ہی کہ احلت لنا میتتان ودمان (ہمپر دو میت اور دو خون حلال ہوئے) اسی فقیہون نے مچھلی اور ملخ مردہ اور کبد و طحال کی نسبت فتوی جواز کا دیا ہی اور حدیث کو قرآن کے خلاف نہین سمجھا ہی۔ وہ کہتے ہین مچھلی اور ملخ وغیرہ پر مردہ کا لفظ اور کبد و طحال پر خون کا لفظ روزمرہ کے محاورے مین بولا نہین جاتا + ۵۳ پہلے علمائے یہود آنحضرت کی بعثت کو توریت سے ثابت کرتے تھے جب آنحضرت آئے تو خلقت آپ کی طرف رجوع ہوئی اور اُن علما کی توقیر کم ہوئی اور توقیر کے ساتھ اُن کا ایا اور تحائف مین بھی کمی ہوئی جو معتقدین سے ملتے تھے + اُس وقت انھون نے توریت سے آیات متعلق بعثت آنحضرت کو محو کرنا شروع کیا + ۵۴ اس کے مخاطب اہل کتاب ہین یہود مدینہ پچھم طرف نماز پڑھتے تھے۔ اور عیسائی پورب طرف + ۵۵ بظاہر اس سے یہ نکلتا ہی کہ زکوٰۃ دینے کے علاوہ صدقہ دینا بھی فرض ہی لیکن حدیث مین آیا ہی کہ زکوٰۃ مین کل ضروری صدقے آگئے ہ اس لیے اسے یون سمجھنا چاہیے کہ یہ عبارت زکوٰۃ کی تصریح ہی یا نوافل صدقات کا ذکر ہی + ۵۶ غلامون کو آزاد کرنا۔ بعوض دیت جو قید ہو اُس کو چھوڑ دینا یا چھڑا دینا +

صرف کرے۔ نماز کا خیال رکھے۔ اور زکوٰۃ ادا کرے۔ وعدہ کرے تو وفا کرے۔ سختی تکلیف اور
لڑائی مین صابر رہے۔ ایسے ہی لوگ سچے دیندار ہین۔ اور ایسے ہی لوگ پرہیزگار ہین ۞ اے
ایمان والو۔ مقتولین کے بارے مین تم پر قصاص[۵۲] فرض کیا جاتا ہی۔ آزاد کے بدلے آزاد۔ غلام
کے بدلے غلام۔ عورت کے بدلے عورت۔ اگر مقتول کا وارث کچھ قصاص معاف کر دے تو مطالبۂ خون بہا
شرعی طور پر ہونا چاہیے۔ اور خوش معاملگی کے ساتھ اُسے ادا کر دینا چاہیے۔ تمھارے رب کی طرف سے آسانی
اور مہربانی ہی۔ پھر اس کے بعد جو زیادتی کرے گا اُس کے لیے عذاب دردناک ہی ۞ عقل والو! یہ
حکم قصاص مین تمھارے لیے زندگی ہی۔ کہ اس طرح خونریزی سے تم بچوگے ۞ مسلمانو! تم لوگون کو
حکم ہوتا ہی کہ تم مین سے جب کوئی ایسا شخص مرنے لگے جو کچھ مال چھوڑنے والا ہی تو وہ والدین اور
رشتہ دارون کے لیے بالانصاف وصیت[۵۳] کر جائے۔ پرہیزگارون پر ان کے ایمان کا یہ ایک حق ہی ۞
پھر جو شخص کہ وصیت کو بدل دے گا تو اُس کا گناہ بدلنے والون ہی پر ہوگا۔ بیشک اللہ سب کچھ
سنتا اور جانتا ہی ۞ جو کوئی اس ڈر سے کہ وصیت کرنے والے نے طرفداری یا حق تلفی کی ہی۔ موصی لہ
اور وارثون مین صلح کرادے۔ تو اُس پر کوئی گناہ نہین ہی۔ اللہ بیشک بخشنے والا مہربان ہی ۞

ع ۲۳ ایمان والو! تم پر روزہ[۵۴] فرض کیا گیا ہی۔ جیسا کہ تمھارے اگلون پر فرض کیا گیا تھا تا کہ تم
پرہیزگار ہو جاؤ۔ یہ گنتی کے چند روز ہین۔ تم مین سے جو مریض ہو یا سفر مین ہو وہ اتنے ہی روزے
دوسرے دنون مین رکھ لے۔ اور جن کو طاقت نہین ہی ایک روزہ کے عوض وہ ایک محتاج کا

---

۵۱ محققون کا قول ہی کہ کمالات انسانی تین چیزون پر منحصر ہین صحت اعتقاد۔ حسن معاشرت۔ تہذیب نفس ۞ اللہ پر ایمان لانا صحت اعتقاد ہی۔ مستحقین کو اپنے مال سے دینا حسن معاشرت ہی اور نماز وغیرہ تہذیب نفس ہی ۞ یہ کل باتین اس آیت مین ہین اور یہ آیت جامع کمالات انسانی ہی ۞ ۵۲ پہلے یہ دستور تھا کہ کمزور قبیلہ کا کوئی شخص کسی زبردست قبیلے کے غلام یا عورت کو قتل کرتا تو اُس کمزور قبیلے سے بعوض غلام کے آزاد کو اور بعوض عورت کے مرد کو چُن کر قتل کرتے تھے ۞ اس بے انصافی کے مٹانے کے لیے یہ آیت اُتری ۞ بعض فرقے اسلام کے اس کا یہ مطلب سمجھتے ہین کہ آدمی کے قتل سے مسلم پر قصاص ہوگا اور غلام کے مارنے سے آزاد یا عورت کے مارنے سے مرد مارا نہ جائے گا مگر حنفی فرقہ اس آیت کا یہ مطلب سمجھتا ہی کہ اس آیت نے امتیاز مٹا دیا ہی قاتل کسی گروہ کا ہو اور کسی کو وہ قتل کرے اگر قتل ناحق ہی تو قصاص اُس پر جاری ہوگا۔ دیکھو الاسلام ص ۳۱ ۞ ۵۳ ایام جاہلیت مین لوگ وصیت کر کے والدین اور اقربا کو محروم کر دیتے تھے اس لیے یہ آیت نازل ہوئی اس کے بعد دوسری آیت توریث کی نازل ہوئی جس سے ورثہ کے سہم (حصے) مقرر کر دیے گئے تو یہ آیت منسوخ سمجھی گئی۔ اب وصیت کرنا فرض نہین ہی ۞ بلکہ وصیت ورثہ کے مقابلہ مین کالعدم ہی اور غیر وارث شرعی کے مقابلہ مین ایک ثلث ترکہ تک جائز ہی۔ قرآن کی مختلف آیتون اور حدیثون کو ملا کر یہ معنی بہ قول قرار پایا ہے۔ دیکھو الاسلام ۳۲ ۞ ۵۴ ابتداے اسلام مین یہ حکم ہوتا کہ جو روزہ نہ رکھے وہ ایک مسکین کا کھانا دے جسکو نصف صاع گیہون یا ایک صاع کوئی دوسرا غلہ لوگون کو تخفیفا کیا لیکن پھر یہ آیت منسوخ ہو گئی یہ معنے وہ بیان کرتے ہین جو "طاقت نہین ہی" بجاے استطاعت ہی۔ ترجمہ کرتے ہین ۞ اور جو "طاقت نہین ہے" ترجمہ کرتے ہین انکو تاویل کی ضرورت نہین ہی۔ طاقت نہین ہے کا ترجمہ کے ذریعہ لا کو نفی کو محذوف مانتے ہین یعنے باب افعال کا یہ خاصہ بتاتے ہین کہ بعض صفت خود نفی کے معنے پیدا ہو جاتے ہین۔ دیکھو الاسلام ۳۰ ۞

کھانا دیا کرین ۔ اور کوئی شوق سے زیادہ نیکی کرے[1] تو اور اچھا ہی ہی۔ تمھین سمجھ ہو تو روزے
رکھنے مین تمھاری بھلائی ہی ۔ روزے رکھنے کا مہینا رمضان کا مہینا ہی جس مین یہ قرآن نازل ہوا
ہی جو لوگون کے لیے ہدایت کی کھلی کھلی نشانی ہی۔ اس مہینے مین جو زندہ موجود ہو وہ روزہ رکھے
اور جو کوئی بیمار ہو یا سفر مین ہو اتنے ہی روزے اور دنون مین رکھ لے۔ اللہ تمھارے حق مین
آسانی چاہتا ہی سختی نہین چاہتا۔ تمھین چاہیے کہ گنتی کے دن پورے کرو۔ اللہ نے جو تم کو راہ بتائی
اس پر اس کی بڑائی کرو اور اس کے شکر گذار ہو ۔ اے محمدؐ! ہمارے بندے[2] جب ہماری کیفیت
پوچھین تو کہدے "مین قریب ہون۔ جب وہ ہم سے کوئی دعا کرتے ہین تو ہم اسے قبول بھی[3] کر لیتے
ہین۔ انھین ہمارا حکم ماننا اور ہم پر ایمان لانا چاہیے۔ اس طرح نیک راہ انھین ملجائے گی"۔
روزے[4] کی راتون مین تم کو اپنی عورتون کے پاس جانا حلال ہی۔ وہ تمھارے لیے اور تم ان کے
لیے لباس ہو۔ اللہ کو تمھاری خیانت نفس معلوم تھی ۔ اس نے معاف کیا اور در گذر کی۔
اب تم ان سے مباشرت کرو۔ اور اللہ[5] نے جو تمھارے لیے اولاد لکھ رکھی ہی اسے حاصل کرو ۔
سیاہی شب پر سپیدۂ صبح نمودار ہونے تک کھاؤ پیو۔ پھر اس وقت سے رات تک روزے رکھو۔
اور مسجدون مین جب اعتکاف مین بیٹھو تو عورتون سے مباشرت نکرو۔ یہ اللہ کی باندھی ہوئی حدین
ہین۔ تم ان کے پاس نہ جانا۔ اسی طرح اللہ اپنے احکام لوگون سے بیان کرتا ہی کہ لوگ پرہیزگار
ہو جائین ۔ آپس مین تم ایک دوسرے کا مال ناحق نہ کھاؤ اور نہ اپنے مال[6] کو حکام رسی کا ذریعہ بناؤ
اور اس طرح دوسرون کے مال سے کچھ بے کر دانستہ تصرف مین لاؤ۔

ع اے محمدؐ! نئے چاند کے بارے مین تجھ سے لوگ پوچھتے ہین۔ تو کہہ "یہ لوگون کے لیے اور حج کے لیے
وقت بتانے والا ہی۔ پچھواڑون[7] سے گھرون مین آنا کچھ نیکی نہین ہی۔ نیکی یہ ہی کہ معصیت سے بچتا
رہے۔ دروازون سے گھرون مین آؤ اور اللہ سے ڈرتے رہو کہ تم مراد کو پہونچو۔ اللہ کی راہ[8] مین

اولاد پیدا[?] — اعتکاف — رشوت — ہجرت کرنے کے بعد مسلمانون کا پہلا حج

[1] ایک فقیر سے زیادہ کو کھلائے تو اچھا ہی [2] بعض اصحاب نے پوچھا کہ اللہ کو ہم کس طرح پکارین اور بعض دہقانیون نے سوال کیا کہ اللہ دور ہی یا نزدیک کہ ویسی آواز سے ہم اسے پکارین یہ آیت ان سوالون کا جواب ہی [3] بجائے "دعا قبول بھی کرتے ہین" کے بعض نے ترجمہ کیا ہی "سنتے ہین" اور اس طرح مفہوم مین جو تبدیلی ہوتی ہی ظاہر ہی [4] پہلے روزے کی راتون مین مباشرت روا نہ تھی لیکن لوگ باز نہ آتے تھے اللہ نے ایک جرأت کی آیت اتاری اور گناہ معاف کیے [5] اللہ تعالیٰ نسل کی طرف اشارہ کرتا ہی اس سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہی کہ غایت نکاح اولاد پیدا ہونا ہی [6] یعنی رشوت دے کر ناحق فیصلہ اپنے حق مین نکرا لو [7] ایام جاہلیت مین ایک رسم یہ تھی کہ حج کے دنون مین دروازہ کی راہ سے گھرون مین نہین جاتے تھے اللہ نے اس دستور کو باطل کیا [8] حدیبیہ مین مصالحت ہوئی کہ اس سال مسلمان واپس جائین اور سال آئیندہ وہ آئین گے تو اہل مکہ تین دن شہر کو چھوڑ کر ان کے لیے باہر چلے جائین گے چنانچہ سال آئندہ ایسا ہی ہوا اہل مکہ باہر جانے لگے اور مسلمان اندر آنے لگے مسلمانون کے دل مین یہ خطرہ پیدا ہوا کہ حرام کے مہینے مین ... اگر کفار عہد شکنی پر آمادہ ہوئے تو ہم کیونکر

اُن سے لڑو جو تم سے لڑیں مگر زیادتی نہ کرنا۔ اللہ زیادتی کرنے والون کو پسند نہین کرتا ✿ جہان پاؤ اُن کو قتل کرو اور جہان (مکہ) سے اُنھون نے تم کو نکالا تم بھی اُن کو وہان سے نکال دو۔ فساد قتل سے بھی زیادہ سخت ہی۔ مسجد حرام کے پاس تم اُن سے نہ لڑو جب تک وہ تم سے وہان نہ لڑین۔ اگر وہ تم سے لڑین تو اُنھین قتل کرو کہ یہی کافرون کی سزا ہی۔ پھر اگر وہ باز آئین تو اللہ بخشنے والا مہربان ہی ✿ جب تک فساد فرو نہو اور دین اللہ کا جاری نہو جائے اُن سے لڑتے رہو۔ پھر اگر وہ باز آئین تو کچھ نہ کرنا کیونکہ زیادتی ظالمون کے کسی پر نہ چاہیے ✿ ماہ حرام کا بدلہ ماہ حرام ہی۔ اور حرمت مین مساوات چاہیے۔ جس نے تم پر زیادتی کی تم بھی اُس پر ویسی ہی زیادتی کرو۔ اللہ سے ڈرو اور یہ جان رکھو کہ اللہ بے شک پرہیزگارون کے ساتھ ہی ✿ اللہ کی راہ مین خرچ کرو اور خود اپنی جان ہلاکت بخل مین نہ ڈالو[۹۱]۔ احسان کرو۔ اللہ احسان کرنے والون کو پسند کرتا ہی ✿ حج اور عمرہ اللہ کے واسطے پورا کرو۔ اور اگر مجبوری آپڑے تو جو میسر ہو قربانی بھیجو[۹۲]۔ اور قربانی جب تک اپنے ٹھکانے منیٰ پہونچ نہ جائے سر نہ منڈاؤ[۹۳]۔ جو کوئی تم مین مریض ہو یا جس کے سر مین کوئی دکھ ہو تو اُس کے عوض مین روزے رکھے صدقہ دے یا قربانی کرے۔ پھر جب عذر[۹۴] رفع ہو تو جس نے حج اور عمرہ ساتھ کیا ہو وہ جو کچھ میسر آئے قربانی کرے۔ اور جو نہ کرسکے وہ تین روزے ایام حج مین اور سات روزے گھر آکر۔ دس اس طرح پورے کیے ✿ یہ سہولت[۹۵] صرف اُس کے لیے ہی جس کا گھر مکہ مین نہو۔ اللہ سے ڈرتے رہو اور جانتے رہو کہ اللہ کا عذاب سخت ہی ✿

ع ۲۵ حج کے مہینے تو مشہور[۹۶] ہین۔ ان مہینون مین جو شخص حج کی نیت کرے تو پھر وہ حج مین عورت

فساد بدتر از قتل

احسان کرنا

احکام حج و مدت حج

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۲) جنگ کرین گے اُسوقت یہ آیت نازل ہوئی کہ اگر کفار احترام نکرین اور لڑائی پر آمادہ ہون تو تم بھی احترام نکرنا۔ دیکھو تاریخ ابو الفدا ج ۱ ص ۱۳۹ و ۱۴۰ طبع دوم ✿ [۹۱] عمرہ کے لیے حضرت چلنے لگے تو بہت سے لوگ ہمرکابی سے رُکے اور خرچ راہ نہونے کا عذر پیش کیا۔ اُسوقت یہ حکم اللہ کی طرف سے آیا کہ امرا فقرا کے خرچ راہ کا سامان کردین ✿ [۹۲] بیماری۔ خوف دشمن یا نا طاقتی اگر بعد احرام باندھنے کے مانع سفر ہو تو قربانی کا جانور کسی دوسرے کے ہاتھ کعبہ مین بھیجدینا چاہیے ✿ [۹۳] یعنی احرام ... ✿ [۹۴] جب کسی مجبوری سے کوئی شخص سر اپنا قبل از وقت منڈوا ڈالے تو اُس پر بطور فدیہ واجب ہوتا ہی کہ تین روزے رکھے یا چھ فقیرون کو کھانا دے یا قربانی کرے ✿ روزے اور محتاجون کی یہ تعداد حدیث مین بیان کی گئی ہی۔ فقہ کی کتابون مین حج اور عمرہ کے احکام مفصل مدرج ہوے ہین ✿ [۹۵] حج دو طریقون سے ہوتا ہی ایک یہ کہ پہلے حج کی نیت کی جائے اور اُس کے ختم ہونے پر عمرہ کی نیت کیجائے عمرہ کرنے کی نیت کرتے وقت وضع بھی بدلنا پڑتی ہی۔ اس لیے اس نیت کرنے کو اصطلاح شرع مین احرام باندھنا بولتے ہین ✿ دوسری صورت یہ ہی کہ حج اور عمرہ کی ایک ساتھ نیت کرلیجائے اور اس طرح ایک ساتھ دونون انجام پائین جو شخص پچھلی صورت اختیار کرے اُسے ایک قربانی کرنے یا بصورت بے استطاعتی دس روزے رکھنے ہون گے۔ لیکن یہ سہولت یعنی پچھلی صورت کا اختیار کرنا صرف بیرونی لوگون کے لیے جائز رکھا گیا ہی۔ اہل مکہ کو حج اور عمرہ کی نیتین علیحدہ علیحدہ کرنا چاہیین ✿ [۹۶] شوال ذیقعدہ اور دس دن ذی الحجہ کے یعنی دو ماہ دس یوم ✿

سے ملاعبت نہ کرے نہ کوئی گناہ کرے - اور نہ جھگڑا کرے - اور تم جو کام نیکی کا کرتے ہو اللہ اُس کو جانتا ہی + زاد راہ ساتھ لے لیا کرو کہ بہترین زاد راہ سوال کرنے اور چوری کرنے سے پرہیز کرنا ہی - عقلمندو! مجھسے ڈرتے رہو + موسم حج مین اگر تم اللہ سے روزی مانگو تو کوئی گناہ نہین ہی - جب تم عرفات سے واپس چلو تو مشعر حرام کے نزدیک اللہ کو جیسا تم کو سکھایا گیا ہی یاد کرو - اگرچہ اس کے قبل تم راہ بھولے ہوئے تھے + پھر تم بھی اورون کی طرح چلو - اور اللہ سے مغفرت چاہو - بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہی + جب اپنے ارکان حج پورے کر چکو تو جس طرح تم اپنے باپ دادا کو یاد کرتے تھے اسی طرح یا اُس سے زیادہ اللہ کا ذکر کرو - بعض آدمی کہتے ہین "اے ہمارے رب! ہمکو دنیا مین خیر و برکت دے" ایسون کا آخرت مین کچھ حصہ نہین ہی - اور جو لوگ یہ کہتے ہین "اے ہمارے رب! دنیا مین ہمکو خیر و برکت دے اور آخرت مین بھی خیر و برکت دے اور عذاب دوزخ سے ہمین بچا" اُنھین کو اچھی کمائی کا ثمرہ ملے گا - اللہ جلد حساب کرنے والا ہی + ایام معدودہ مین اللہ کو یاد کرو + جو کوئی دو دن کے اندر ہی منیٰ سے چلا گیا اُس پر کوئی گناہ نہین ہی - اور جو رہ گیا اُس پر بھی کوئی گناہ نہین ہی - یہ سب اللہ سے ڈرنے والون کے لیے ہی - اللہ سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ تم سب اُس کے پاس جمع کیے جاؤ گے + اے محمدؐ! ایک آدمی وہ ہی جس کی بات تجھکو دنیا کی زندگی مین بھلی معلوم ہوتی ہی - اور وہ اپنی دلی ارادت پر اللہ کو گواہ قرار دیتا ہی - حالانکہ وہ بڑا جھگڑالو ہی + جب وہ واپس جاتا ہی تو زمین مدینہ مین تباہی پھیلاتا ہی - کھیتی برباد کرتا ہی - جاندارون کی نسل کو ہلاک کرتا ہی - اللہ کو فساد پسند نہین ہی - اور جب اُس سے کہا جاتا ہی "اللہ سے ڈر" تو حمیت جاہلیت اُس سے گناہ کراتی ہی - اب اُسے جہنم کافی ہی کہ وہ بُری جگہ ہی + اور ایک آدمی وہ ہی - جو اللہ کی خوشی کی تلاش مین اپنے آپ بکا ہی

منیٰ

اخنس ثقفی

---

۱ سفر حج مین کہ اگر تم کچھ مال تجارت کی خرید و فروخت کرو تو مضائقہ نہین ہو ۲ یہ ایک مقام ہی قریب مکہ کے - وجہ تسمیہ یہ ہی کہ آدم و حوا مین تعارف ہوا تھا اسی مقام پر مشہور ہی ۳ عرفات اور منیٰ کے درمیان یہ ایک مقام ہی اسے مزدلفہ بھی کہتے ہین ۴ تہلیل، تکبیر بھی کرو ۵ قریش کی طرف خطاب ہی حج مین اور لوگ تو عرفات مین ٹھہرتے تھے اور قریش اورون سے خصوصیت جتانے کو مزدلفہ مین ٹھہرتے تھے اسکو اللہ نے ناپسند کیا اور منع کیا ۶ عرب کے سردارون کا دستور تھا کہ حج سے فارغ ہو کر کعبہ کے سامنے یا منیٰ و جبل الرحمۃ کے درمیان ٹھہرے اپنے باپ دادا کے حسب نسب بڑے فخر سے بیان کرتے تھے - اللہ نے حکم دیا کہ بجائے باپ دادا کے ذکر کے اللہ کا ذکر حج کے بعد کیا کرو ۷ یعنی کافر کہ لوگ صرف دنیاوی فائدون کے لیے دعائین کرتے تھے ارشاد ہوا کہ دین و دنیا دونون کے لیے دعا کرنا چاہیے ۸ تکبیر کیا کرو بعد نمازون کے تعداد ایام مین اختلاف ہی ابو حنیفہ صبح عرفہ سے ... اور شافعی اور صاحبین آخر ایام تشریق تک تکبیر کہنا بتاتے ہین ۹ اخنس ابن ثقفی نام ایک شخص آنحضرت محمدؐ کے پاس مسلمان ہونے آیا اور نہایت خیرخواہی ظاہر کی تو آنحضرت محمدؐ بہت خوش ہوئے حالانکہ وہ منافق تھا اللہ نے اسکی تکذیب کی ۱۰ زبیر بن عوام و مقداد بن اسود و صہیب رومی و حضرت علی - آئمہ مین اختلاف ہی کہ ان چارون اشخاص مین سے یہ آیت کس کی شان مین ہی لیکن کثرت رائے اسپر ہی کہ مقصد بالا اشخاص مین سے کسی ایک کی شان مین ضرور ہی - اور اہل شیعہ کے نزدیک بالاتفاق حضرت علی مرتضیٰ کی شان مین ہے ++

بندون پہ اللہ شفقت رکھتا ہی۔ ایمان[۵۱] والو! پورے طور پر اسلام مین داخل ہو جاؤ۔ شیطان کے قدمون کی پیروی نہ کرو۔ وہ بیشک تمھارا صریح دشمن ہی۔ صاف صاف احکام پہونچنے پر بھی تم پھسلتے ہو تو جان رکھو کہ اللہ بیشک زبردست حکمت والا ہی۔ کیا یہ لوگ[۵۲] اسی امر کے منتظر ہین کہ ان پر ابر کی اوٹ مین اللہ فرشتون کو لیے ہوئے اترے اور امر کا فیصلہ کر دیا جائے۔ سب باتین اللہ ہی کے حوالہ ہین؛

ع اے محمد! تو بنی اسرائیل سے پوچھ کہ ہم نے کتنی واضح نشانیان اُن کے پاس بھیجین۔ جو کوئی شخص اللہ کی نعمت پا کر اُسے بدل ڈالے گا تو اللہ کی مار بڑی سخت ہی؛ کافر دنیا کی زندگی پر ریجھے ہوئے ہین اور ایمان والون سے تمسخر کرتے ہین۔ حالانکہ قیامت کے دن پرہیزگار ان سے بڑھے ہوئے رہین گے۔ اللہ جسے چاہتا ہی بیشمار روزی دیتا ہی؛ آدمی پہلے ایک ہی گروہ تھے۔ جب ان مین پھوٹ ہوئی۔ تو اللہ نے خوشی اور ڈر سنانے کے لیے نبیون کو بھیجا اور ان کے ساتھ سچی کتاب بھی اُتاری کہ وہ اُن کے آپس کے جھگڑے فیصلہ کر دے۔ جن کے پاس کتاب آئی ہوئی تھی وہی لوگ احکام صریح کے ہوتے ہوئے آپس کی ضد سے اُس کتاب مین اختلاف کرنے لگے۔ بالآخر[۵۳] وہ راہ حق جس مین وہ اختلاف کرتے تھے اللہ نے اپنی عنایت سے مومنون کو دکھا دی۔ اللہ جسے چاہتا ہی سیدھی راہ دکھاتا ہی؛ مسلمانو! کیا تم ایسا خیال کرتے ہو کہ تم جنتی ہو گئے۔ حالانکہ اگلون کی سی حالت ابھی تمھاری کہان ہوئی کہ جب وہ مصیبتون اور تکلیفون سے پریشان ہوتے تھے۔ تو گھبرا کر رسول اور اُس کے ساتھی کہتے تھے "اللہ کب مدد کرے گا" حکم ہوتا تھا "اللہ کی مدد نزدیک ہی"؛ اے محمد! تجھ سے لوگ پوچھتے ہین "ہم کیا[۵۵] خرچ کرین"؛ تو بتا "خیر کے لیے خرچ کرتے ہو تو ماں باپ کو۔ نزدیک کے رشتہ دارون کو۔ یتیم بچون کو۔ محتاجون کو اور مسافرون کو دو۔ کوئی بھلائی تم کرو گے تو اللہ کو ضرور علم ہو گا"؛ مسلمانو! تم کو لڑائی[۵۶] کا حکم ہوا ہی جو تمھین ناگوار گذرے گی۔ ممکن ہی کہ ایک شی تمھارے لیے بہتر ہو اور وہ تمھین بری معلوم ہو یا وہ بری ہو اور تمھین بہتر معلوم ہو۔ اس کا علم اللہ کو ہی تمکو نہین ہی؛

محل خرچ

حکم جہاد

---

۵۱ یہودی ایمان لائے تھے مگر کچھ اپنے مذہب کا پاس رکھتے تھے۔ مثلاً اونٹ کا گوشت یا دودھ نہین کھاتے تھے۔ اللہ نے فرمایا کہ کامل کر مسلمان ہو جاؤ؛ ۵۲ پیغمبر اور قرآن پر یقین نہین لاتے تو اب یہی باقی رہ گیا کہ اللہ خود آ کر ہر کسی کو اُس کے عمل کے موافق جزا دے؛ ۵۳ اللہ نے یوروشلیم کی جگہ کعبہ کو قبلہ اور شنبہ یکشنبہ کی جگہ جمعہ کو روز عید قرار دیا ہی۔ شاید اسی کی طرف یہ اشارہ ہو کہ یہود اور عیسائی ان دونون سے علحدہ مسلمانون کا قبلہ اور روز عید قائم ہوئے؛ ۵۴ غزوۂ احزاب مین جب مسلمان بہت گھبرائے اُسوقت یہ آیت اتری۔ دیکھو تاریخ الاسلام باب ۳ فصل ۴ ص ۱۲۵ طبع ثانی؛ ۵۵ عمر بن جموع نام ایک مالدار تھا اُس نے آنحضرت سے پوچھا کہ مین اپنا مال کیونکر صرف کرون کیونکہ اُس وقت تک زکوٰۃ کی آیت نہین اُتری تھی تو اللہ نے یہ آیت اُتاری؛ ۵۶ اس سے مراد دشمنان دین سے لڑنا ہی اور اپنے نفس سرکش سے لڑنا بھی معنی سمجھا جا سکتا ہی؛

جہاد

ع ۱۱ ای محمدؐ! تجھ سے لوگ پوچھتے ہین کہ "ماہ حرام[۱] مین لڑائی کیسی ہی؟" تو کہ "اس مہینے مین لڑنا بڑا گناہ ہی۔ لیکن اللہ کی راہ سے اور مسجد حرام سے روکنا اور اللہ سے کفر کرنا اور مسجد حرام کے باشندون کو مسجد حرام سے نکال دینا اللہ کے نزدیک اس لڑائی سے زیادہ بُرا ہی۔ اور فساد قتل سے بھی زیادہ بُرا ہی۔ وہ تو تم سے لڑتے رہین گے اور حتی الوسع تم کو اسلام سے پھیرنے کی فکر مین ہین۔ تم سے جو شخص اسلام سے پھر جائیگا اور کافر مرے گا۔ اُس کی دنیا اور آخرت دونون خراب ہونگی۔ وہ دوزخی ہون گے اور ہمیشہ آگ مین رہین گے ✤ جو لوگ ایمان لائے ہین اور جنھون نے ہجرت کی ہی اور اللہ کی راہ مین جہاد کیے ہین وہ اللہ ہی کی رحمت کے امیدوار ہین۔ اور اللہ بخشنے والا مہربان ہی ✤ اے محمدؐ! تجھ سے لوگ شراب اور جوے کے بارے مین پوچھتے ہین تو کہ "ان مین بڑا گناہ[۲] ہی اور لوگون کے کچھ فائدے بھی ان مین ہین لیکن نفع سے گناہ بڑھکر ہی" ✤ تجھ سے پوچھتے ہین "ہم کتنا خرچ[۳] کرین" تو کہ "جو بچ رہے، اُسے خرچ کرو" ✤ اسی طرح اللہ تمھارے واسطے اپنے احکام بیان کرتا ہی۔ تاکہ تم دنیا اور آخرت پر غور کرو ✤ تجھ[۴] سے یتیمون کے بارے مین پوچھتے ہین۔ تو کہ "جس مین ان کی بھلائی ہو وہی بہتر ہی" ✤ تم اُن سے مل جل کر رہو تو وہ تمھارے بھائی ہین۔ مفسد اور مصلح کو اللہ جانتا ہی ✤ اللہ چاہتا تو تم کو مشکل مین ڈال دیتا ✤ بے شک اللہ زبردست حکمت والا ہی ✤ مشرک عورتین جب تک ایمان نہ لائین اُن سے نکاح نہ کرو۔ مشرک عورت تمھین کیسی ہی بھلی معلوم ہو مسلمان لونڈی اُس سے اچھی ہی ✤ مرد مشرک کو جب تک کہ وہ ایمان نہ لائے تم اپنی عورتین نکاح مین نہ دو۔ گو وہ تم کو کیسا ہی بھلا معلوم ہو۔ مسلمان غلام اُس سے بہتر ہی۔ یہ مشرکین دوزخ کی طرف بلاتے ہین۔ اور اللہ اپنی عنایت سے جنت اور مغفرت[۵] کی طرف بلاتا ہی۔ اللہ اپنے احکام لوگون کو بتاتا ہی تاکہ وہ سوچین ✤

ارتداد

شراب خواری
قمار بازی

یتیم

نکاح مومن و مشرکہ

---

[۱] ہجرت کے بعد مسلمانون کو کفار عرب سے عناد پڑگیا تھا کہ اُنھون نے بڑی سختی سے کعبہ سے مسلمانون کو نکال دیا تھا۔ چنانچہ ہجرت کے دو سال بعد ایک مرتبہ قریش عرب سے اتفاقاً ملاقات ہو جانے پر راستہ مین مسلمانون نے لڑائی کی وہ مہینہ رجب کا تھا۔ مسلمانون پر کفار اس مہینے مین لڑنے سے طعن کرتے تھے۔ کیونکہ اس مہینے مین لڑنا عموماً بُرا سمجھا جاتا تھا آنحضرت محمدؐ سے لوگون نے استفسار کیا۔ خدا نے یہ آیت بھیجی جس کا مطلب یہ ہی کہ لڑنا بُرا ہی مگر نہ اتنا کہ جتنا کفار نے مسلمانون کے ساتھ کیا تھا دیکھو تاریخ الاسلام صفحہ ۹ طبع ثانی ✤ [۲] یعنی شراب حرام ہی ✤ [۳] جو ضرورت سے بچ رہے اُسے خرچ کرو۔ اور نہ اتنا خرچ کرو کہ زحمت مین پڑو اور نہ بیکار جمع کرو ✤ [۴] "یتیمون کا مال کھانا آگ کھانے کے برابر ہی" جب یہ حکم نازل ہوا تو لوگ یتیمون کا کھانا علٰحدہ پکوانے لگے کہ کہین کچھ اُن کا مال ہمارے صرف مین نہ آجائے ✤ اس طرح اور زحمت بڑھ گئی تو لوگون نے پیغمبر سے استفسار کیا۔ حکم ہوا کہ حالت معتدل اچھی ہی۔ ✤ باتون کا جس مین فائدہ ہو وہ کرو۔ نیت خالص چاہیے بے ضرورت پرہیز اور اجتناب نہ چاہیے ✤ [۵] اللہ نیک بخت عورت عطا کرے تو سمجھو دین مین اُس کی آدھی مدد فرمائی ✤

احکام حیض

ع ۲۸ اے محمدؐ! تجھ سے حیض کا حکم پوچھتے ہین۔ تو کہ وہ گندگی ہے۔ عورتون سے بحالت حیض الگ رہو۔ اور جب تک وہ پاک نہون اُن سے مقاربت نہ کرو۔ جب وہ پاک[۵۱] ہو جائین تو جدھر سے اللہ نے بتایا ہو اُنکے پاس جاؤ۔ توبہ کرنے والون اور پاک رہنے والون کو اللہ پسند کرتا ہے۔ تمہاری عورتین تمھاری کھیتیان ہین جس طرح چاہو اپنے کھیت مین جاؤ۔ اور[۵۲] اپنے لیے آیندہ کی بھی فکر رکھو اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ تمھین اللہ سے ملنا ہے۔ اے محمدؐ! خوشخبری تو ایمان والون کو سنا دے مسلمانو! سلوک کرنے اور پرہیزگاری کرنے اور لوگون مین صلح کرانے سے تم کو قسم کھانا ہو تو اللہ کو اپنی قسمون کا نشانہ نہ بناؤ۔ اللہ سنتا جانتا ہے۔ تمھاری لغو[۵۳] قسمون کا اللہ تم سے مواخذہ نہین کرتا لیکن اُن قسمون کا مواخذہ کرے گا جو تم اپنے دلی ارادہ سے کھا کرتے ہو۔ اللہ بخشنے والا بردبار ہے۔ جو لوگ اپنی عورتون سے الگ رہنے کی قسم کھائین[۵۴] تو اُن کو چار[۵۵] مہینے کی مہلت ہے۔ پھر اس مین اگر وہ مل گئے تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ اور اگر طلاق ہی ٹھان لی تو اللہ سننے والا اور جاننے والا ہے۔ طلاق پانے والیان تین حیضون تک اپنے کو روکے رہین۔ اگر اللہ اور روز آخرت پر وہ ایمان رکھتی ہین تو اُن کے ارحام مین جو کچھ اللہ نے پیدا کیا ہو اُس کا چھپانا اُن کو حلال نہین ہے۔ اُن کے شوہر اگر صلح کرنا چاہین تو جائز ہے کہ وہ ایسی حالت مین پھر اپنی عورتون کو اپنا کرلین۔ حسب دستور جیسا حق عورتون پر مردون کا ہے ویسا ہی حق عورتون کا مردون پر بھی ہے۔ ہان مردون کو اُن پر فوقیت ہے۔ اللہ غالب حکمت والا ہے۔

لغو قسم

ایلا

اقسام طلاق رجعت

ع ۲۹ طلاق قابل رجعت دو دفعہ کرکے دیے جائین پھر اس کے بعد یا تو موافق دستور کے عورتین

۵۱ امام شافعی کے نزدیک بلاغسل مباشرت جائز نہین ہے اور ابوحنیفہ کے نزدیک محض خون کا بند ہونا جواز مباشرت کے لیے کافی ہے۔ ۵۲ یعنی اولاد کو طلب کرو یا اپنے نفس کو حرام سے بچاؤ۔ ۵۳ عبداللہ نے اپنے کسی عزیز سے ناخوش ہو کر قسم کھائی کہ وہ اُسکے ساتھ سلوک نہ کرونگا اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ اچھے کام سے باز رہنے کی قسم نہ کھانا چاہیے اور مسئلہ فقہ یہ ہے کہ ایسی قسم توڑ کر اس کا کفارہ دیدینا اولیٰ ہے۔ دیکھو الاسلام باب خلق۔ ۵۴ کسی بات کو کوئی غلطی سے سچ سمجھ کر قسم کھائے تو وہ ابوحنیفہ کے نزدیک لغو قسم ہے اور امام شافعی کے نزدیک بلاقصد بسبیل عادت کسی کے منھ سے قسم نکلجائے تو وہ ناکاری ہے۔ بہرصورت لغو قسم کا کفارہ نہین ہے۔ تفصیل کے لیے سورہ مائدہ دیکھو۔ ۵۵ شرع مین اسے ایلا کہتے ہین۔ فقہ مین طلاق کے متعلق مسائل کثیرہ درج ہین۔ اس رکوع مین اور اسکے بعد احکام طلاق مذکور ہین۔ انکے سمجھنے کے لیے اصطلاحات شرع کا لکھنا مناسب ہے۔ معمولی طلاق یہ ہے کہ مرد اپنی عورت سے کہے کہ مین نے طلاق دی۔ کبھی مرد غصہ یا رنج سے عورت کی مقاربت سے قسم کھا لیتا ہے اسے ایلا کہتے ہین۔ عورت مرد کو مجبور کرے کہ طلاق پر آمادہ کرے تو اسے خلع کہتے ہین۔ بعد طلاق کے کچھ دنون تک عورت کو عقد ثانی جائز نہین یہ دن عدت کے دن کہلاتے ہین۔ دیکھو الاسلام باب نکاح۔ جب مرد قسم کھا لے کہ مین تجھسے چار مہینے ہم بستر نہونگا تو چاہیے کہ اس مدت مین صلح کرلے اور کفارہ دیدے نہین تو چار مہینے کے بعد خود بخود طلاق بائن ہو جائے گی۔

۵۶ صرف دو طلاق تک طلاق رجعی ہے یعنی مرد کو طلاق منسوخ کرکے عورت کی طرف رجوع کرنے کا اختیار ہے۔ اسکے بعد طلاق بائن ہو جاتی ہے اور پھر رجعت نہین ہو سکتی۔

مردکے ملی جائین یا لطف کے ساتھ رخصت کردی جائین۔ اور تم کو یہ روا نہین ہی کہ تم نے جو جو عورتون کو
دیا ہو اُس مین سے کچھ واپس لے لو۔ بجز اُس صورت کے کہ تم دونون کو یہ خوف ہو کہ اللہ کے قاعدون کو
تم دونون قائم نہ رکھ سکوگے پھر اگر تم کو یہ خوف ہی کہ تم اللہ کے قاعدون کو قائم نہ رکھ سکوگے تو کچھ گناہ
نہین ہی اگر عورت[1] کچھ دے کر اپنے آپ کو چھڑا لے ٭ یہ اللہ کے بنائے ہوے قاعدے ہین۔ اس سے تجاوز
نہ ہونا۔ اور جو لوگ اللہ کے قاعدون سے متجاوز ہونگے اُن کا شمار گنہگارون مین ہوگا ٭ اگر کوئی مرد اپنی
عورت کو دو سے زیادہ طلاقین دے تو پھر وہ عورت جب تک کسی دوسرے شوہر سے نکاح نہ کرلے
اُسے حلال نہین ہوسکتی ٭ پھر شوہر ثانی طلاق دیدے تو کچھ گناہ نہین ہی اگر وہ ایک دوسرے کی طرف
رجوع کرلین بشرطیکہ اُن دونون کو توقع ہو کہ اس طرح سے اللہ کے بنائے ہوے قاعدون کو وہ ٹھیک
رکھین گے۔ یہ اللہ کے قاعدے ہین جسے سمجھ رکھنے والون کے لیے اللہ بیان کرتا ہی ٭ جب تم عورتون کو
رجعی طلاق دو اور اُن کی عدت پوری ہونے کے قریب آئے تو اُن کو دستور کے مطابق پھر رکھ لو
یا اچھی طرح رخصت کردو۔ ستانے اور اس طرح زیادتی کرنے کے لیے اُنھین نہ رکھ چھوڑو ٭ جو ایسا
کرتا ہی اپنے لیے آپ برائی کرتا ہی ٭ اللہ کے احکام کو ہنسی نہ سمجھو اور اللہ کا یہ احسان یاد کرو کہ تمھارے سمجھانے
کے لیے اُس نے کتاب اور کام کی باتین تم پر اُتاری ہین۔ اللہ سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ اللہ سب
کچھ جانتا ہی ٭

شرح قاعدہ

طلاق رجعی

ع ۳۰ جب تم عورتون کو تین بار طلاق دیدو اور وہ اپنی عدت پوری کرچکین تو پھر اگر وہ کسی
سے مطابق دستور کے باہمی رضامندی کے ساتھ نکاح کرنا چاہین تو تم اُن کو نہ روکو۔ تم مین سے جو اللہ
اور روز آخرت پر ایمان رکھتا ہو اُس کے لیے یہ بیان نصیحت ہی ٭ تمھارے لیے یہ بڑی پاکیزگی اور صفائی
کی بات ہی ٭ ... اللہ جانتا ہی اور تم نہین جانتے ٭ اگر کوئی شخص پوری مدت تک دودھ پلوانا چاہے
تو اُس کی خاطر ماؤن[2] کو چاہیے کہ اپنے بچون کو پورے دو برس دودھ پلائین۔ اور کھانا کپڑا عورتون کا دستور
کے مطابق شیرخوار بچہ کے باپ کو دینا ہوگا۔ کسی کو ایسی تکلیف[3] نہ دینا چاہیے جو اُس کی وسعت سے زائد
ہو۔ اپنے بچون کی وجہ سے نہ مائین نقصان اُٹھائین اور نہ باپ نقصان اُٹھائین۔ باپ کے وارث
کو بھی ایسا ہی خیال چاہیے ٭ اگر وہ مان باپ آپس کی رضامندی اور مشورت سے دودھ چھڑانا چاہین

طلاق بائن عورت رضامند

[1] جب عورت مرد کو کچھ دے کر طلاق حاصل کرتی ہی تو اصطلاح فقہ مین اسے خلع کہتے ہین ٭ [2] یہ وہ حالت
ہی کہ جس عورت کو طلاق دی جائے اُس کی گود مین لڑکا ہو ٭ [3] گو عورت طلاق یا موت شوہر کے بعد علیحدہ
سمجھی جائے مگر اُسے چاہیے کہ وہ دو برس تک اپنے بچے کو دودھ پلائے اور باپ بقدر استطاعت روٹی کپڑے
کا ذمہ دار ہی ٭

تو کوئی گناہ نہیں ہے جو فرد وا تم چاہو کہ اپنے بچون کو دائی سے [illegible] گناہ نہیں ہے
بشرطیکہ دستور کے مطابق جو تمھین دینا تھا تم نے دیدیا ہو - اللہ سے [illegible] وہ تمہارا کام
دیکھتا ہو۔ جو لوگ تم مین سے عورتین چھوڑ کر مرجاین تو عورتون کو چاہیے کہ چار مہینے [illegible] دن تک
اپنے آپ کو روکے رہین اور جب یہ عدت پوری کرین تو تمپر الزام نہین وہ موافق دستور کے جو
چاہین اپنے لیے کرین ۔ اللہ کو تمھارے کام کی خبر ہو [illegible] زمانہ عدت مین اگر تم نے پیغام نکاح عورتون
تک پہونچایا یا دل مین تم بات کو چھپائے رہے تو کوئی گناہ نہین ہے - [illegible] معلوم ہے کہ تم ان کا دھیان
کروہی گے - لیکن چھپا کر بھی انکے وعدہ نہ لو سوا اسکے کہ کوئی ہو تو پھر اپنی باتین رمز و اشارہ سے کی کرو-
اور جب تک میعاد مقرر پوری نہو عقد نکاح نہ باندھو- جان رکھو کہ اللہ تعالیٰ تمھارے دلون کا حال [illegible]
ہے اور اس سے ڈرو اور یہ بھی جان رکھو کہ اللہ بخشنے والا بُردبار ہے۔

اگر عورت جب ہاتھ لگائے اور مہر مقرر کیے ہوئے تم عورتون کو طلاق دو تو کوئی گناہ نہیں ہے ہان اُنکو کچھ
خرچ دیدو - تونگر کو تونگر کی طرح اور درویش کو درویش کی طرح دستور کے مطابق کچھ خرچ دینا چاہیے
نیکی کرنے والون پر ایسی عورتون کا بھی حق ہے - لیکن اگر ہاتھ لگانے سے پہلے تم نے ایسی عورتون کو
طلاق دی جن کا مہر مقرر کر چکے تھے تو اس مہر کا نصف دینا ہوگا - سوا اس صورت کے کہ عورتین معاف
کر دین - یا وہ معاف کر دے جس کے ہاتھ مین عقد نکاح تھا - لیکن اگر تم پورا دے دالو تو پرہیزگاری سے
زیادہ قریب ہے - باہم ایک دوسرے پر احسان کرنے کا خیال رکھو - تم جو [illegible] ہو اللہ ضرور دیکھتا ہے
مسلمانو تم خیال رکھو اپنی نمازون کا خصوصاً بیچ والی نماز کا - اور اللہ کے آگے ادب سے کھڑے رہو
اگر تمھین کوئی ڈر ہو تو پیدل یا سوار چلتے ہوئے نماز پڑھو - اور پھر جب تم مطمئن ہو جاؤ تو اللہ کو اسی
یاد کرو جس طرح اللہ نے تمکو سکھایا ہے اور جب تم پہلے سے جانتے نہ تھے۔ تم مین سے جو کوئی بی بی
کو چھوڑ کر مرے - وہ یہ وصیت کر جائے کہ اُس کی بی بی ایک سال تک خرچ پائے اور گھر سے نہ نکالی جائے
اگر وہ بی بی از خود نکل جائے تو تمپر کوئی گناہ اس امر کا نہ ہوگا جو اُس نے مطابق شرع کے اپنے واسطے
کیا ہے - اللہ زبردست حکمت والا ہے - طلاق پانے والیون کے ساتھ موافق دستور کے کچھ سلوک

یعنی ایام عدت پورے ہونے تک - امام شافعی نے ہاتھ لگانے سے دخول مراد لیا ہے - اور امام ابو حنیفہ نے خلوت صحیحہ
مراد لی ہے - اس کا تعین حاکم شرع کی رائے پر ہے - نکاح کے وقت مہر معین نہو تو مہر مثل [illegible] ہوگا [illegible]
[illegible] عورتون کے اولیا سے نکاح مراد ہین اور بعضون نے شوہر مراد لیا ہے - ایسی حالت مین ترجمہ
[illegible] ہو ما چاہیے کہ اس صورت مین یہ معنے ہونگے کہ عورت یا اُسکا ولی راضی ہو جائے تو نصف بھی نہ دینا ہوگا اور دوسری
صورت مین یہ معنی ہونگے کہ اگر شوہر کل دیدے یا کل [illegible] مین سے کچھ [illegible] تو یہ بھی جائز ہے [illegible] بعض نے نماز [illegible] اور
[illegible] اور [illegible] منسوخ بھی ہے [illegible] اسکے بعد سورہ نساء [illegible] مین بیویون کے سہام مقرر کیے گئے ہیں

کرنا چاہیے۔ پرہیزگارون[۹۱] پر اُن کا یہ بھی حق ہی۔ اسی طرح اللہ اپنے احکام تمھارے لیے بیان کرتا ہی تاکہ تم سمجھو ❊

ع ۳۲ ای محمد! کیا تو نے اُن لوگون[۹۲] کے حال پر نظر نہین کی جو بخوف موت ہزارہا آدمی کی جماعت سے اپنے گھرون سے نکلے تھے۔ اللہ کا حکم ہوا کہ "مرجاؤ" تو وہ مرگئے۔ پھر اللہ نے اُن کو زندہ کیا۔ اللہ لوگون پر فضل رکھتا ہی۔ لیکن اکثر لوگ شکر نہین کرتے ❊ اللہ کی راہ مین لڑو اور جان لو کہ اللہ سنتا جانتا ہی ❊ کوئی ہی جو اللہ کے لیے اچھا قرض[۹۳] دے کہ اللہ اُس کو کئی حصے بڑھا دے گا ❊۔ اللہ روزی گھٹاتا اور بڑھاتا ہی اور اُسی کے پاس تم کو واپس جانا ہی ❊ ای محمد! کیا تو نے بنی اسرائیل کے سردارون کی حالت پر نظر نہین کی جنھون نے موسی کے بعد اپنے نبی[۹۴] سے کہا۔ "ہمارے لیے ایک بادشاہ معین کر دیجیے۔ کہ ہم اللہ کی راہ مین لڑین ❊ اُس نبی نے کہا "تمکو لڑائی کا حکم ہوگا تو شاید نہ لڑوگے"۔ وہ بولے "راہ خدا مین ہم کیون نہ لڑینگے جب کہ ہم اپنے گھرون سے اور اپنے بال بچون سے الگ کر دیے گئے ہین ❊" پھر جب اُن کو لڑائی کا حکم ہوا تو چند آدمیون کے سوا اور سب منحرف ہوگئے۔ اللہ نافرمانون کو خوب جانتا ہی ❊ جب اُن کے نبی نے اُن سے کہا کہ "اللہ نے تمھارے لیے طالوت[۹۵] کو بادشاہ مقرر کیا ہی" تو وہ بولے "ہم پر وہ بادشاہت کیونکر کرے گا؟ اُس سے زیادہ مستحق حکومت تو ہم ہی کو ہی

[۹۱] یعنی شرک سے پرہیز کرنے والون پر جس مین کل مسلمان آگئے ❊ [۹۲] یہ ایک قصہ کی طرف اشارہ ہی ❊ مفسرین نے صورت قصہ مین اختلاف کیا ہی۔ لیکن اسقدر متفق ہین کہ یہ کسی خوف سے کئی ہزار آدمی بھاگے تھے اللہ نے ان سب کو راہ مین ایک دم سے مارڈالا اور پھر زندہ کیا۔ اس بیان سے یہ تعلیم دی گئی ہی کہ مرنا جینا لگا ہی رہتا ہی۔ انسان کو اس کی پروا نہ کرنا چاہیے ❊ اور پھر اس کے بعد اللہ کی راہ مین لڑنے کا حکم دیا گیا ہی ❊ پہلے کچھ نہ تھا اور اللہ نے سب کچھ کیا تو اللہ کو مار کر جلانا کیا مشکل ہی ❊ لیکن اگر یہ معنی لیے جائین کہ وہ لوگ قریب ہلاکت ہو گئے تھے بیہوشی اور بیم مین پڑ رہے تھے اور قریب مرگ ہو کر پھر صحتیاب ہوے جب بھی چندان خلاف نہین ہوتا ❊ بعض مفسرین نے یہ بھی لکھا ہی کہ مرض وبائی کے خوف سے وہ لوگ بھاگے تھے لیکن راستہ مین مبتلائے مرض ہوے اور وہین سے بعض لوگون کی یہ رائے ہی کہ طاعون کے خوف سے نقل مکان خلاف شرع ہی ❊ اسکے ساتھ حضرت ابوعبیدہ کا ملک شام مین طاعون سے نہ بھاگنا اور فوج اسلام کا نہ بھاگنا لیکن حضرت عمر کا حکم نقل مکان کی نسبت ناقد ہونا یہ کہتا ہی کہ طاعون سے بھاگنا پہلے بھی مختلف فیہ رہا ہی۔ اور جو لوگ حضرت عمر کے اجتہاد کے قائل ہین اُن کو ماننا پڑے گا کہ اس آیت کو حضرت عمر جس طرح سمجھے وہی درست ہی ❊ [۹۳] یعنی اچھے کام مین خرچ کرے ❊ [۹۴] اس نبی کا نام مفسرین نے سموئیل لکھا ہی ❊ [۹۵] طالوت اور جالوت کی جنگ کا تذکرہ ہی ❊ قصہ یون ہی کہ جالوت نام ایک کافر ظالم بادشاہ تھا بنی اسرائیل کو اُس سے تکلیف تھی طالوت نام ایک شخص کو اللہ نے جالوت کے مقابلہ کے لیے بادشاہ بنایا اور کسی قدر رکاوٹ کے بعد بنی اسرائیل طالوت کے تابع ہوے۔ طالوت کے ہمراہ ایک صندوق تھا جس مین سکینہ تھی اور موسی اور ہارون کے وقت کے کچھ تبرکات بھی تھے ❊ مفسرین نے سکینہ کے معنی مین اختلاف کیا ہی ❊ بعض نے اس سے توریت مراد لی ہی اور لفظی معنی اسکے تسلی کے ہین ❊ یہان انہی معنی کی پیروی کی گئی ہی۔ غرضکہ اس صندوق نے زیادہ تر اس بادشاہ کی معیت کے لیے دوسرون کو آمادہ کیا ❊ طالوت نے راہ مین ایک نہر کے پانی پینے سے امتحاناً اپنے ساتھیون کو روکا اور کہا کہ ایک چلو سے زیادہ کوئی نہ پئے شدت تشنگی مین اکثرون نے خوب پانی پی لیا اور بہت کم لوگ ایک چلو پر قانع رہے ❊ جنھون نے ایک چلو پانی پیا تھا اُن کی پیاس بجھ گئی اور جنھون نے زیادہ پانی پیا تھا اُن پر استسقا کی سی کیفیت طاری ہوئی اور وہ وہین رہ گئے ❊ غرضکہ تھوڑے آدمیون سے دشمن کا مقابلہ ہوا کثرت اعدا کی وجہ سے ان مین بھی بعض کے دل ڈرگئے۔ لیکن چند آدمیون نے خوب مقابلہ کیا ❊ حضرت داؤد ابن ایشا بھی فوج مین تھے انکے ہاتھ سے جالوت مارا گیا ❊ طالوت نے حسب وعدہ اپنی لڑکی کا نکاح ان سے کر دیا اور نصف ملک دیدیا ❊ اللہ نے اس طرح داؤد کو ملک عطا کیا اور حکمت اور علم بھی سکھایا ❊ حکمت سے مراد نبوت یا زبور اور علم سے بعض نے علم پیغمبری اور بعض نے زرہ گری اور بعض نے علم لسان الطیر سمجھا ہی ❊

اُس کے پاس دولت و مال بھی تو نہیں ہی" نبی نے کہا "اللہ نے اسی کو تم پر حکومت کے لیے پسند کیا ہی اور عقلی اور بدنی قوت اُسے زیادہ دی ہی۔ اللہ اپنا ملک جسے چاہتا ہی دیتا ہی۔ اللہ واسع اور علیم ہی" پھر اُن کے نبی نے کہا "طالوت کی بادشاہت کی نشانی یہ ہی کہ اس کے ساتھ ایک صندوق ہی اور صندوق میں تمھاری تسکین کی چیز (توریت) ہی اور آل موسیٰ اور آل ہارون کی کچھ چھوڑی ہوئی چیزین ہین جنھین فرشتے اٹھا کر لاتے ہین۔ اگر تم ایمان رکھتے ہو تو تمھارے سمجھنے کے لیے یہ نشانی کافی ہی"

جنگ شاہ طالوت و شاہ جالوت

ع ۳۳ طالوت فوج لیکر جب روانہ ہوا تو اُس نے اپنے ساتھیون سے کہا "تم کو ایک نہر پر اللہ آزمانا چاہتا ہی۔ جو وہان پانی پی لے گا وہ میرا ساتھی نہین ہی۔ اور جو نہ پیے گا وہ البتہ میرا ساتھی ہی۔ ہان ایک آدھ چلو کوئی اپنے ہاتھ سے بھر لے تو مضائقہ نہین ہی" چند لوگون کے سوا اور سب نے وہان پانی پیا۔ طالوت اپنے ایمان والے ساتھیون کو لے کر آگے بڑھا تو اُسکے اور ساتھیون نے کہا "جالوت اور اُس کے لشکر سے لڑنے کی طاقت آج ہم مین نہین ہی" لیکن جن کو یہ خیال تھا کہ اُن کو اللہ کے پاس جانا ہی وہ بولے "بارہا ایسا ہوا ہی کہ تھوڑی جماعت نے اللہ کے حکم سے بڑی جماعت پر فتح پائی ہی۔ اللہ صابرون کے ساتھ ہی" جب یہ مسلمان جالوت اور اُس کے لشکر کے سامنے آئے تو دعا کی "اے ہمارے رب! ہم کو صبر دے۔ ہمارے قدمون کو جما دے اور کافرون کی جماعت پر ہمین فتح دے" اللہ کے حکم سے اُنھون نے کافرون کو شکست دی اور داؤد نے جالوت کو قتل کیا۔ اللہ نے داؤد کو سلطنت اور حکمت عطا کی اور جو علم اُس نے چاہا اُسے سکھایا۔ اللہ اگر ایک آدمی سے دوسرے کو دفع نہ کرتا رہے تو ملک درہم برہم ہو جائے۔ لیکن دنیا کے لوگون پر مہربان ہی۔ اے محمدؐ! یہ اللہ کی آیتین برحق ہین جو ہم تجھکو پڑھکر سناتے ہین اور تو بے شک اللہ کے پیغمبرون مین سے ہی۔

(تیسرا پارہ)

یہ رسول جو ہم نے بھیجے ہین ان مین ہم نے بعض کو بعض پر برتری دی ہی۔ کوئی رسول تو ایسا ہی جس سے اللہ نے بات کی ہی۔ اور کسی رسول کا اللہ نے رتبہ بلند کیا ہی۔ عیسیٰ ابن مریم کو ہم نے نشانیان دین اور روح پاک[۵۳] کا اُس کو زور دیا۔ جو لوگ ان نبیون کے بعد ہوے اللہ چاہتا تو حکم صریح ہوتے ہوے وہ باہم لڑائی نکرتے۔ لیکن اُنھون نے باہم اختلاف کیا۔ کوئی اُن مین سے

---

[۵۲] یہ گویا حضرت جبرئیل کی طرف سے آنحضرت محمدؐ کی طرف خطاب ہی۔ [۵۳] روح القدس کا ترجمہ ہی۔ روح القدس کا ترجمہ بعض نے حضرت جبرئیل لکھا ہی اور بعض نے انجیل سے اسے تعبیر کیا ہی۔

ایمان لایا اور کوئی منکر ہوا - اگر اللہ چاہتا تو وہ نہ لڑتے لیکن اللہ جو چاہتا ہے وہی کرتا ہے ؏
رکوع ۳۴ ایمان والو ہمارا دیا ہوا اُس دن کے آنے سے پہلے خرچ کرو جس میں نہ خرید و فروخت ہوگی
نہ دوستی ہوگی اور نہ سفارش ہوگی - گنہگار وہی ہیں جو منکر ہیں ؏ ایک اللہ ہی ہے اُس کے سوا
دوسرا معبود نہیں ہے - وہ زندہ اور منتظم کار ہے - نہ اُس کو اونگھ آتی ہے اور نہ نیند آتی ہے۔ جو کچھ آسمانوں
اور زمین میں ہے اُسی کا ہے ؏ کون ایسا ہے جو اُس کے حکم بغیر اُس کے پاس سفارش کر سکے - لوگوں کے
سامنے جو ہو رہا ہے اور جو اُن کے پیچھے ہو چکا ہے سب کچھ وہ جانتا ہے ؏ اللہ جتنا چاہتا ہے اتنا ہی اُسکے
علم کو لوگ پہونچ سکتے ہیں - اُس کی بادشاہت آسمانوں اور زمین پر حاوی ہے اور اُن کی حفاظت
سے وہ تھکتا نہیں ہے - سب سے برتر اور بڑا وہی ہے ؏ دین میں کچھ جبر نہیں ہے - ہدایت اور گمراہی
دونوں ظاہر ہو چکیں جس نے شیطان سے منہ موڑ کر اللہ پر یقین کیا ہے - اُس نے گویا مضبوط رسی
پکڑی ہے جو ٹوٹنے والی نہیں ہے - اللہ سنتا جانتا ہے ؏ اللہ ایمان والوں کا حمایتی ہے کہ اندھیروں
سے اُنھیں اُجالے میں لاتا ہے - منکروں کے حمایتی شیطان ہیں جو اُجالے سے اُنھیں اندھیروں میں لیجاتے
ہیں - یہ دوزخ والے ہیں اور اُس میں ہمیشہ رہیں گے ؏

رکوع ۳۵ اے محمد! تونے اُس شخص کے حال پر نظر کی جو صرف اس لیے کہ اللہ نے اُسے سلطنت دے رکھی
تھی ابراہیم سے اُس کے رب کے بارے میں جھگڑنے لگا تھا ؏ جب ابراہیم نے اُس سے کہا "میرا رب وہ ہے جو جلاتا ہے اور مارتا ہے"
تو وہ بولا کہ "میں بھی جلاتا اور مارتا ہوں" ابراہیم نے کہا "اللہ پورب سے آفتاب نکالتا ہے تو اُسے
پچھم سے نکال تو جانوں" یہ سنکر وہ کافر حیران رہ گیا - اللہ بے انصاف لوگوں کو ہدایت نہیں دیا
کرتا ؏ اے محمد! تونے اُس شخص کے حال پر بھی نظر کی ہے جو ایک ایسے گاؤں میں گذرا تھا جس کی

حضرت ابراہیم اور نمرود

---

۵۱ قیامت ۵۲ حصین نامی ایک شخص کے دو لڑکے نصرانی تھے اور اسلام پر راضی نہیں ہوتے تھے اُسوقت یہ آیت اُتری - یہیں سے معلوم ہوا
کہ تبدیل مذہب کے لیے کسی پر جبر کرنا منع ہے - اور لڑائیاں جو اسلام میں ہوئیں وہ اسلام کو دشمنوں سے محفوظ رکھنے کے لیے ہوئیں دیکھو الاسلام میں تصنیف
اسلام جنگ ۵۳ ابراہیم کے وقت میں نمرود بادشاہ تھا اسکو ابراہیم کی خدا پرستی ناپسند تھی وہ خود اپنے تئیں خدا کہتا تھا ابراہیم سے
گفتگو ہوئی تو ابراہیم نے کہا - اللہ تو مارتا جلاتا ہے نمرود نے کہا میں بھی قتل کا حکم دیتا ہوں اور بیگناہوں کو قتل سے معاف کرکے بچا لیتا ہوں
یہی مارنا جلانا ہے - ابراہیم نے کہا اچھا اللہ پورب سے سورج نکالتا ہے تو ایک دن پچھم سے نکال تو ہم سمجھیں خدا ہے - یہ سنکر وہ لاجواب ہو گیا ۵۴
اس زمانے میں ایک بت پرست یہودی کا ایک ویران گاؤں میں گذر ہوا تو دل میں کہا یہ گاؤں اب کیا آباد ہوگا - اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت دکھانے کو
اُسکو مار ڈالا اور سو برس کے بعد جب گاؤں خوب آباد ہو گیا تب اُسی اللہ نے جلایا اور اُسی کے سامنے دکھا دیا کہ یہ ہی جلایا - بعض مفسروں نے کہا ہے کہ بیت المقدس
اُجڑ گیا جب بخت نصر نے چڑھائی کی تو سارے شہر کو برباد کر دیا اور بنی اسرائیل کو قید کیا انہیں میں ایک بزرگ شخص حضرت عزیر کو بھی گرفتار کرکے اپنے دار السلطنت بابل میں لے گیا
وہیں حضرت عزیر کو بعض یہودی ... کا بیٹا قرار دیتے ہیں جب حضرت عزیر وطن کو لوٹے تو اُسے اُجڑا ہوا دیکھکر تاسف ہوا اور اسی ... میں
مر گئے یا سو گئے اسی اثنا میں بہت شاہ فارس نے بیت المقدس دوبارہ آباد کرایا اور رونق دی جب حضرت عزیر کو اللہ نے زندہ کیا اور وہ خواب
سے بیدار ہوئے تو دیکھا کہ شہر پہلی حالت سے بھی اچھا ہے خدا میں سب کچھ قدرت ہے - جب اُسنے عدم سے وجود کیا تو مار کر پھر جلانا کیا مشکل ہے لیکن اصل یہ ہے کہ جس طرح
تعبیر کا واقعہ جو کچھ دن ہوئے خواب میں دیکھا تھا یہ نہیں ایک تغیر یعنی رویت گذرت ریاضت سے دماغ میں جمع ہو کر جنگل میں پڑا ہوا تھا - ایسے لوگ

حضرت عزیر

دیوارین گرکر کھنڈر رہ گئے تھے؛۔ وہ بولا" اللہ اس اجڑے ہوے گانون کو کیونکر آباد کریگا؛ سو اللہ نے سو برس تک اُس شخص کو مردہ رکھا اور پھر اٹھایا اور اس سے پوچھا کہ تو کتنی دیر یہان رہا؛ اُس نے کہا کہ ایک دن یا اس سے بھی کچھ کم؛ اُس نے کہا۔ اتنا نہین۔ سو برس سے تو یہان ہی۔ اپنا کھانا اور پانی دیکھ کہ سڑا نہین ہی۔ اور اپنے گدھے کو بھی دیکھ۔ ہم تجکو لوگون کے لیے نمونہ کیا چاہتے ہین دیکھ ہم کس طرح ہڈیون کو ابھارتے ہین اور پھر ان پر گوشت پہناتے ہین۔ جب اُس پر یہ سب ظاہر ہوا تو وہ کہنے لگا "مجھے معلوم ہی کہ بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہی"؛ اے محمد یاد کر جب[ؐ] ابراہیم نے کہا "میرے رب

احیاء موتی

تو مجھے دکھا دے کیونکر تو مُردون کو جلاتا ہی"؛ تو اللہ نے کہا "کیا تجھے یقین نہین آتا؟"۔ ابراہیم نے کہا "کیون نہین؛ مگر اپنے دل کی تسکین کے لیے مین نے پوچھا ہی"؛ اللہ نے کہا "چار پرندے لے اور اُن کو اپنے پاس منگا۔ پھر ایک ایک جزو ان کا ہر پہاڑ پر رکھ اور بعد ازان اُن کو بلا۔ تیرے پاس وہ دوڑتے چلے آئین گے۔ جان رکھ اللہ زبردست حکمت والا ہی"؛

تہذیب صدقات

ع اللہ کی راہ مین مال خرچ کرنیوالون کی مثال ایسی ہی جیسے کوئی ایک دانہ بوئے اور اس سے سات بالیان نکلین اور ہر بالی مین سو دانے ہون۔ جسے چاہتا ہی برکت دیتا ہی۔ اللہ گنجائش والا ہی اور سب کچھ جانتا ہی؛ جو لوگ اپنے مال اللہ کی راہ مین خرچ کرتے ہین اور خرچ کرکے احسان نہین جتلاتے اور نہ ایذا دیتے ہین اُنھین ثواب اُس کا اپنے رب سے ملے گا۔ نہ اُن کو ڈر ہوگا اور نہ غم ہوگا؛ نرم بات کہنا اور درگذر کرنا اُس صدقہ سے بہتر ہی جس کے بعد ایذا دیجائے اللہ بے نیاز اور بردبار ہی؛ مومنو احسان جتاکر اور ایذا دے کر اپنے صدقات کو ضائع نہ کرو۔ ایسا کرنے والا گویا لوگون کے دکھانے کے لیے دیتا ہی اور اللہ اور روز آخرت پر یقین نہین رکھتا؛ اس کی مثال ایسی ہی کہ جیسے پتھر پر مٹی جم جائے پھر اُس پر زور کا مینھ برسے اور اُسے صاف کردے۔ ایسے لوگون کو اپنے صدقات سے کچھ ہاتھ نہین لگے گا۔ اللہ کافرون کو راہ نہین دکھاتا؛ اور جو لوگ اپنے مال اللہ کی رضاجوئی کے لیے دلی اعتقاد سے خرچ کرتے ہین اُن کی مثال ایسی ہی جیسے بلندی پر ایک باغ ہو۔ مینھ برسا تو دو نے پھل آئے

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۳۲) اُٹھا لا۔ وہ ہر طرح مردہ تھا مگر روح باقی تھی ایک عرصہ تک انتظار کرکے اُسکے شکم مین کوئی وہ اگرم پہونچائی گئی۔ اس سے دست آئے اور روح فنا ہوگئی؛ اُون کو خیال ہوا کہ اگر اسے نہ چھیڑتے تو وہ از خود زندہ ہوتا؛ ہندوستان کی پرانی روایتون مین اس قسم کے فقیرون کا وجود تواتر سے صحیح مانا گیا ہی؛ لیکن قرآن کے ماننے والون کو ان تمام جھگڑون سے کیا تعلق ہی اُن کے لیے اتنا سمجھنا کافی ہی کہ قرآن مین ہی اور صحیح ہی؛ سلہ ابراہیم نے ایک مرتبہ مرغ بیضہ پر غور کیا۔ اللہ نے وحی بھیجی اور اُس کے مطابق وہ چند پرندون کو مار کر پہاڑون پر پھینک آئے اور پھر آواز دی تو وہ پرند اڑتے ہوے اُن کے پاس چلے آئے سه کوزہ گر گر کوزہ را بشکستہ چون بخواہد خوش وانم گندہ آنکہ واند کوزہ کردن از نخست پیچ عجب گر ساز د اشکستہ درست؛ اور بعض نے اسکے معنی یہ لکھے ہین کہ حضرت ابراہیم نے چار جانورون کو خوب مانوس کرکے جا بجا رکھدیا اور بلایا تو چارون دوڑتے چلے آئے اس سے وہ سمجھ گئے کہ اجزائے جسم کیسی ہونگے اللہ کے بلانے سے یکجا ہو جائینگے؛

اور مینھ نہ برسا تو شبنم ہی کافی ہوئی - اللہ تمھارے کام کو دیکھتا ہی* بھلا تم مین سے کوئی بھی پسند کرے گا کہ تمھارے کھجورون اور انگورون کے کسی باغ مین جس کے نیچے نہرین جاری ہون اور سمین اسکو لئے ہر طرح کے میوے موجود ہون اور وہ مالک بڈھا ہوا ور اُس کے چھوٹے چھوٹے بچے ہون' آگ کے شعلہ سے بھری ہوئی ایک آندھی آئے اور وہ باغ جل کر رہ جائے - اللہ تمھین اپنے احکام اسی طرح سمجھاتا ہی تاکہ تم غور کرو*

تہذیب صدقات

۳۷ ع مومنو! اپنی کمائی مین سے اور جو ہمنے تمھارے لیے زمین سے نکالا ہی اُس مین سے عمدہ چیزین دیا کرو اور ایسی گندی چیز دینے کی نیت بھی نہ کرنا - جو تمھین دی جاتی تو تم نہ لیتے مگر یہ کہ اُس کے لینے مین چشم پوشی کرتے - جان رکھو کہ اللہ بے نیاز اور سزاوار حمد ہی* شیطان تم سے کہتا ہی کہ خرچ کروگے تو تنگدست ہوجاؤگے اور وہ تمھین شرم و بخل کی باتین سکھاتا ہی - اور اللہ اپنی بخشش اور فضل کا تم سے وعدہ کرتا ہی اللہ گنجایش والا ہی اور سب کچھ جانتا ہی* جسے چاہتا ہی وہ سمجھ دیتا ہی اور جسے سمجھ دی گئی ہی اس نے بڑی دولت پائی ہی اسے وہی لوگ سمجھین گے جو صاحبان عقل ہین* تم نے جو مال بطور خیرات خرچ کیا ہی یا کوئی نذر کی ہی وہ اللہ کو معلوم ہی - ظالمون کا مددگار کوئی بھی نہوگا* اگر صدقہ ظاہر کر کے دو تو وہ بھی اچھا ہی - اور اگر چھپا کر محتاجون کو دو تو تمھارے حق مین زیادہ اچھا ہی - ایسا دینا تمھارے گناہون کا کفارہ ہوگا - اللہ تمھارے کامون سے واقف ہی* اے محمد! ان لوگون کو راہ راست پر لانا تیرے ذمہ نہین ہی بلکہ اللہ جسے چاہتا ہی راہ راست پر لاتا ہی - تم لوگ جو مال خرچ کروگے وہ اپنے لیے خرچ کروگے - تم تو اللہ ہی کے خوش کرنے کے لیے خرچ کرتے ہو - تم جو مال خرچ کروگے وہ تمھین پورا پورا قیامت مین واپس ملے گا - تم پر ظلم نہ ہوگا* ان محتاجون کو دینا چاہیے جو اللہ کی راہ مین گھرے ہوے ہین - ملک مین چل پھر نہین سکتے - بے خبر لوگ اُن کو سوال نہ کرنے سے تونگر سمجھتے ہین - اے محمد! تو ان کی صورتون سے ان کو پہچانتا ہی - لوگون سے یہ گڑگڑا کر سوال نہین کرتے - جو کچھ مال تم لوگ خرچ کروگے اللہ کو معلوم ہی*

۳۸ ع جو لوگ اللہ کی راہ مین رات دن چھپے اور ظاہر اپنے مال خرچ کرتے ہین وہ اُس کا ثواب اپنے

---

۱ یعنی تم اپنے اچھے اعمال کو برائیون کے ملانے سے خراب نکرو* ۲ کسی کام کا اپنے ذمہ واجب ٹھہرالینا نذر کہلاتا ہی* نذر کی تعمیل واجب ہی اور اُس کا تارک گنہگار ہی* لیکن بُرے کام کے لیے نذر کی گئی ہو تو اسکی تعمیل نہ کرنا چاہیے* ۳ ماحصل یہ ہی کہ دوسرون کو صدقہ کی ترغیب دینا ہو تو صدقہ علانیہ کرنا چاہیے اور ریا کا خوف ہو تو چھپانا مناسب ہی* غرضکہ اس خصوص مین نیت پر مدار و مدار ہی* اور بعضون نے یہ لکھا ہی کہ صدقہ مفروض کے لیے اعلان اور غیر مفروض کے لیے اخفا بہتر ہی* ۴ جو لوگ پیغمبر خدا کے پاس مکہ سے ہجرت کر کے آگئے تھے اُن کی شان مین یہ آیت نازل ہوئی* یہ لوگ دن کو احکام شرعیہ کی تعمیل کرتے تھے اور رات کو بھوکے مسجد نبوی مین سو رہتے تھے*

سود خوار

رب سے پائین گے۔ بروز قیامت نہ اُنہین کوئی خوف ہوگا اور نہ کوئی غم ہوگا۔ سود کھانے والے قیامت مین اس طرح اُٹھین گے گویا شیطان[۵۱] نے لپٹ کر اُن کے حواس کھو دیے ہین۔ یہ اُن کے اس مقولہ کی سزا ہوگی کہ وہ بیع کو مثل سود کے بتاتے تھے۔ حالانکہ اللہ نے بیع کو حلال کیا ہی اور سود کو حرام کیا ہی۔ اپنے رب کی نصیحت سنکر جو شخص باز آیا[۵۲] تو اُس کے لیے جو بات پہلے ہو چکی وہ حلال ہی۔ اور اس کا معاملہ اللہ کے حوالہ ہی۔ اور اگر وہ پھر سود خواری کی طرف راغب ہو تو وہ دوزخی ہی اور ہمیشہ اُسکو دوزخ مین رہنا ہوگا۔ اللہ سود کو گھٹاتا ہی[۵۳] اور صدقات کو بڑھاتا ہی۔ ناشکر گنہگار کو اللہ پسند نہین کرتا۔ جو لوگ ایمان لائے ہین۔ اچھے کام کرتے ہین۔ نماز قائم رکھتے ہین اور زکوٰۃ دیتے ہین اُن کو اپنے رب سے ثواب ملے گا۔ نہ اُن کو کچھ ڈر ہوگا اور نہ کچھ غم ہوگا۔ مومنو اگر تم ایمان رکھتے ہو تو اللہ سے ڈرو اور جو سود[۵۴] باقی رہ گیا ہی اُسے چھوڑ دو۔ اگر تم ایسا نہین کرتے تو اللہ اور اللہ کے رسول سے لڑنے کے لیے ہوشیار ہو جاؤ۔ اور اگر توبہ کرتے ہو تو تمھارا راس المال تمھارے لیے ہی۔ نہ تم کسی پر ظلم کرو اور نہ کوئی دوسرا تم پر ظلم کرے۔ اگر تمھارا قرضدار تنگی مین ہی تو اُسے مُہلت دینا چاہیے اُس وقت تک کہ وہ فراخ دست ہو جائے۔ اور تم سمجھو تو بخش دینے مین تمھارے لیے اور بھی بھلائی ہی۔ اُس دن سے ڈرو جب اللہ کے پاس تم واپس بلائے جاؤ گے اور ہر شخص کو اُس کی کمائی کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا اور کسی پر ظلم نہ ہوگا۔

لین دین کا معاہدہ تحریر کیا جائے

ع ۹ اے مومنو! جب تم اُدھار کا معاملہ کسی وعدۂ مقررہ تک کرو تو اُسے لکھ لو۔[۵۵] چاہیے کہ تم مین کوئی انصاف کے ساتھ لکھ دے۔ لکھنے والا لکھنے سے انکار نہ کرے اللہ نے اُسے

---

[۵۱] عرب کے محاورہ مین مخبوط ہونے کے ہین جن کا سر پر چڑھا بولتے تھے۔ وہی محاورہ یہان بھی استعمال ہوا ہی۔ مقصود یہ ہی کہ سود خوار قیامت کے دن مخبوط اٹھین گے۔ [۵۲] اس کے معنی دو طور پر سمجھے گئے ہین ایک تو یہ کہ تائب اور مومن کے لیے ایام گذشتہ کا سود حلال رہتا ہی اور دوسرے یہ کہ پہلے گناہ معاف ہو جاتے ہین۔ [۵۳] خیرات دینے مین برکت ہی اور سود خواری کا انجام اچھا نہین ہوتا۔ یہان ایک خیال پیدا ہوتا ہی کہ آجکل سود خوار بہ نسبت اور پیشہ ورون کے زیادہ تر مالدار اور خوش حال ہین۔ اس کی وجہ یہ کہ سود خواری کی بھلائی نہین ہی بلکہ اُن ذرائع رزق کی برائی ہی جو سود خواری سے بھی بدتر ہین مثلاً ملازمت سرکاری مین رشوت ستانی جاری ہی زمینداری مین تمام دنیا کے جھگڑے اور فساد ہین۔ سود خواری کو اسلام نے اس لیے منع کیا کہ اس ذریعہ سے تجارت پر لوگ مجبور ہون گے لیکن آج کل کے مسلمان تجارت سے بالکل بے بہرہ ہو رہے ہین اور اسی سے منکوب ہین۔ دیکھو الاسلام ب ف ۱۷۔ [۵۴] بنی مغیرہ مقروض تھے بنی عمرو کے۔ بنی عمرو نے بنی مغیرہ سے کہا کہ ہم سود نہ لین گے لیکن روپیہ ابھی دیدو۔ بنی مغیرہ نے آنحضرت کے سامنے اپنی مصیبت بیان کی اُس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔ [۵۵] تاکہ کوئی شرط مبہم نہ رہ جائے کسیکا حق کم و بیش نہ ہو سکے اور ان معاہدین مین اختلاف نہ واقع ہو اور آئندہ نزاع کا دروازہ نہ کھلے۔

جیسا سکھایا ہے[۱] ویسا لکھے - اور جس پر دین ہو وہ لکھواتا جائے اور اپنے پروردگار اللہ سے ڈرتا رہے اور اُس دین سے کچھ کم نہ کرے - اگر دیندار بے عقل ہو - ضعیف ہو یا لکھوانے کے قابل نہ ہو تو اس کا ولی انصاف سے لکھوا دے اور معاملہ کے وقت جن لوگوں پر تمھارا اطمینان ہو اُن میں سے دو[۲] مردوں کو گواہ کر لیا کرو - دو مرد نہ ہوں تو ایک - مرد اور دو[۳] عورتوں کو جنھیں تم گواہ ہوں میں سے پسند کرو کہ ایک عورت بھول جائے گی تو دوسری یاد دلائے گی - گواہ جب بلائے جائیں تو انکار نہ کریں - اور معاملہ میعادی چھوٹا ہو یا بڑا تم لوگ اُس کے لکھنے میں کاہلی نہ کیا کرو - یہ تحریر اللہ کے نزدیک منصفانہ ہے اور اس طرح گواہی بھی درست[۴] رہے گی اور پھر کوئی شک باقی نہ رہ جائے گا لیکن اگر لین دین نقدی ہو جو آپس میں تم ہیر پھیر کیا کرتے ہو تو اس کے نہ لکھنے میں کوئی گناہ نہیں ہے - جب خرید و فروخت کرو تو گواہ کر لیا کرو - نہ کاتب کو ضرر پہونچایا جائے نہ گواہ کو ضرر پہونچایا جائے - اگر تم ایسا کروگے تو گناہ کی بات ہے - اللہ سے ڈرتے رہو - اللہ تم کو سکھاتا ہے - اللہ سب کچھ جانتا ہے ۞ اگر تم سفر میں ہو اور کوئی لکھنے والا تم کو نہ ملے تو رہن یا قبضہ رکھو - اگر ایک شخص دوسرے شخص کے پاس امانت[۵] رکھے تو جس کے پاس امانت رکھی جائے اُسے چاہیے کہ امانت ادا کر دے اور اللہ سے جو پروردگار ہے ڈرتا رہے - تم گواہی کو نہ چھپاؤ - جو اُسے چھپاتا ہے اُس کا دل گنہگار ہے اللہ تمھارے کام سے واقف ہے ۞

ع ۳۹ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے اللہ کا ہے - اپنے جی کی بات تم ظاہر کرو یا چھپائے رہو اللہ تم سے اُس کا حساب کرے گا - پھر جسے چاہے گا بخشے گا - اور جس پر چاہے گا عذاب کرے گا - اللہ ہر شی پر قادر ہے ۞ رسول اور تمام مومنین اُس کتاب کو مانتے ہیں جو اُس کے رب کی طرف سے اُس پر اُتری ہے - یہ سب کے سب اللہ - اللہ کے فرشتوں - اللہ کی کتابوں اور اللہ کے رسولوں پر ایمان لائے ہیں اور کہتے ہیں[۶] وہ اللہ کے پیغمبروں میں ہم فرق نہیں کرتے اور کہتے ہیں اے ہمارے پروردگار!

گواہی

امانت

تذکرۂ مومنین

---

[۱] اس طرح کے الفاظ جہاں آئے ہیں اُن سے یہ مراد ہے کہ جس طرح یہ امر رائج اور جاری ہے ویسا کرو - اس موقع پر یہ مطلب ہوا کہ جس طرح لکھتے ہو لکھ لیا کرو ۞ [۲] مقروض علیہ یا وکیل ۞ [۳] جب لکھنے کی غایت بیان کی گئی بھول چوک کا واقع نہ ہونا اور یہ دوسرے طور پر بھی ممکن ہے تو معلوم ہوا کہ لکھنا واجب نہیں ہے مستحب ہے ۞ [۴] اکثروں نے امانت سے دین مراد لیا ہے ۞ [۵] پیغمبر اور مسلمانوں کی طرف سے یہ کہا گیا ہے گویا وہ زبان حال سے یہ کہتے ہیں ۞ [۶] پہلی آیت سے معلوم ہوا کہ دل کے خیالات پر بھی حساب ہوگا - یہ حکم سنکر اصحاب نے آنحضرت سے عرض کیا کہ یہ حکم سخت ہے - حضرت نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کی طرح تم لوگ انکار نہ کرو جو حکم پروردگار کا ہو قبول کرو اور اللہ سے مدد چاہو - لوگوں نے یہ سنکر کہا "ہم ایمان لائے اور قبول کیا" اللہ کو یہ بات پسند آئی تب اسکے بعد دو آیتیں اُتریں جن کا منشا یہ ہے کہ جو امر کہ قدرت سے باہر ہے اُسکا حساب نہوگا ۞

یعنے سُنا اور قبول کیا۔ تیری بخشش ہم کو چاہیے کہ تیرے ہی پاس ہم کو پھر جانا ہی۔ خدا کسی پر بوجھ نہیں ڈالتا۔ مگر بقدر اُس کی طاقت کے اچھے کام کرنے والے کو اچھے کام کا فائدہ ملے گا اور بُرے کام کرنے والے کو ضرر پہونچے گا۔ اے ہمارے پروردگار ہم بھول جاویں یا چوکیں تو ہم کو نہ پکڑ۔ اور اے پروردگار ہمپر ایسا بھاری بوجھ نہ رکھ جیسا ہم سے اگلوں پر تو نے رکھا تھا۔ اے ہمارے پروردگار ہمسے اتنا بوجھ نہ اُٹھوا جس کی طاقت ہمکو نہیں ہی۔ اور ہم سے درگذر کر ہم کو بخش۔ اور ہم پر رحم کر۔ تو ہمارا مددگار ہی کافروں کی قوم پر تو ہماری مدد کر۔

سورۂ آلِ عمران[۵۲]

مدنی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ع ۱ الٓمٓ ۔ اللہ ۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہی۔ وہ زندہ ہی اور سب کو قائم رکھنے ہوے ہی۔ اے محمد اُس نے یہ سچی کتاب (قرآن) تجھ پر اُتاری ہی جو اگلی کتابوں کی بھی تصدیق کرتی ہی ۞ اُس کے پہلے اُس نے لوگوں کی ہدایت کے لیے توریت اور انجیل اُتاری تھی اور اُسی نے فرقان[۵۳] اُتارا ہی۔ اللہ کی آیتوں سے جو منکر ہیں بے شک اُن کے لیے سخت عذاب ہی۔ اللہ زبردست بدلہ لینے والا ہی ۞ اللہ سے زمین و آسمان کی کوئی شی ہرگز پوشیدہ نہیں ہی ۞ رحموں میں کھتا ری صورتیں جس طرح چاہتا ہی وہی بناتا ہی۔ اُس زبردست حکمت والے کے سوا اور کوئی معبود نہیں ہی ۞ اے محمد اُسی نے تجھ پر یہ کتاب (قرآن) اُتاری ہی جس میں محکم آیتیں ہیں جو اصل کتاب ہیں اور دوسری مبہم (محتمل المعانی)[۵۴] بھی ہیں لیکن جن کے دلوں[۵۵] میں کجی ہی وہ فتنہ بڑھانے اور

مومن غیر مومن

---

[۵۱] یہاں سے آنحضرت محمد کی طرف سے جناب باری میں دعا ہی ۞ [۵۲] حضرت عیسیٰ کے نانا کا نام عمران تھا۔ یعنی حضرت مریم اور حضرت عیسیٰ کا تذکرہ ہی اسلیے اس سورہ کا نام "آل عمران" ہی ۞ [۵۳] فرقان کے معنی ہیں حق اور باطل میں فرق کرنے والا۔ بعضوں نے اس سے قرآن مراد لیا ہی اور یہ خیال کیا ہو کہ تاکیداً قرآن کا پھر ذکر کیا گیا ہی۔ بعض کہتے ہیں اس سے مراد ہیں دیگر پیغمبروں کے صحائف یا عقل مستقیم یا معجزات [۵۴] قرآن میں لفظ "متشابہ" آیا ہی جسکا ترجمہ "مبہم" اور مبہم کے معنی میں محتمل یعنی محکم اور محتمل کے معنی بعضوں نے یہ بیان کیے ہیں کہ جس آیت کا ایک ہی مطلب نکل سکتا ہو وہ محکم ہی اور جس کے معنوں کے نکالنے کی گنجائش ہو وہ محتمل ہی اور بعضوں نے لکھا ہے کہ حروف مقطعات جو بعض سورتوں کے شروع میں آئے ہیں متشابہ سے وہی مراد ہیں اور ان کے سوا سب محکم ہیں [۵۵] حروف مقطعات سے مختلف معنے پیدا کر کے یہود اور نصاریٰ لوگوں کو گمراہ کرتے تھے یہ آیت انھیں کی شان میں ہی ۞

تاویل کرنے کو کتاب کی مبہم آیتون کی پیروی کرتے ہین - حالانکہ اس کی تاویل اللہ کے سوا دوسرے
کو معلوم نہین ہی - اور بڑے پکے علم والے کہتے ہین وہ ہم اس پر ایمان لائے ہین - یہ سب کچھ ہمارے
رب کی طرف سے ہی" اور سمجھانے سے وہی سمجھتے ہین جن کو دانش ہی + وہ کہتے ہین "اے ہمارے پروردگار
ہدایت کے بعد ہمارے دل نہ پھیر - اور اپنے پاس سے ہمکو رحمت عطا کر - بے شک تو ہی بڑا دینے والا
ہی + اے ہمارے پروردگار! تو ایک دن لوگون کو بے شک جمع کرے گا اس مین شبہہ نہین ہی" اللہ
ہرگز وعدہ خلافی نہین کرتا +

غزوۂ بدر

ع ۲ منکرون کو اللہ کے عذاب سے ان کے مال یا ان کی اولاد ذرا بھی بچا نہین سکتی - یہ دوزخ
کے ایندھن بنائے جائین گے + جیسا کہ فرعون والون اور فرعون سے اگلون کا حال ہوا کہ وہ ہماری
آیتون کو جھٹلاتے تھے تو اللہ نے اُن کو بسبب اُن کے گناہون کے پکڑ لیا - اللہ کی مار بڑی سخت ہی +
اے محمدؐ! تو منکرون سے کہدے کہ وہ عنقریب مغلوب ہونگے اور دوزخ کی طرف ہانکے جائین گے -
جو برا ٹھکانا ہی + اے منکرو! تم اِن دو فوجون مین جو بھڑی تھین - نشانی دیکھ چکے ہو کہ بروز جنگ بدر
ایک فوج اللہ کی راہ مین لڑتی تھی اور دوسری فوج جو کافرون کی تھی اُسے پہلی فوج آنکھون سے
صریح دوچند دکھائی دے رہی تھی - اللہ جسے چاہتا ہی اپنی مدد کا زور دیتا ہی - آنکھ والون کو اس سے
عبرت حاصل کرنا چاہیے + بیبیان - بیٹے - سونے چاندی کے بڑے بڑے ڈھیر - عمدہ گھوڑے - مواشی اور
کھیتی - یہی مرغوب چیزین ہین جو انسان کو بھلی معلوم ہوتی ہین - اور یہی دنیا کی زندگی کے فائدے
ہین - لیکن اچھا ٹھکانا اللہ ہی کے پاس ہی + اے محمدؐ! لوگون سے کہ "مین ان سے بھی بڑھکر اچھی چیزین
تمھین بتاؤن؟ متقیون کے لیے اللہ کے پاس ایسے باغ ہین جن کے نیچے نہرین جاری ہین اور اُن مین

باغ جنت

---

۵۱ اس آیت کے یہ معنی اُسوقت ہون گے جب اللہ پر وقف کیا جائے اور یہی قرارت اہل سنن کے نزدیک صحیح ہی - اور اہل تشیع راسخون فے العلم پر وقف کرتے ہین - اسوقت مین یہ ترجمہ ہوگا کہ "حالانکہ اُس کی تاویل اللہ اور بڑے پکے علم والے (ائمہ) کے سوا دوسرے کو معلوم نہین ہی" ۵۲ مثلاً حضرت عیسیٰ کی نسبت روح اللہ اور کلمۃ اللہ کہا گیا ہی - اب اہل خرد کو اس سے بحث نہونا چاہیے کہ ان لفظون سے کیا مراد ہی + ۵۳ کفار اس امر پر ہنستے تھے کہ آنحضرت محمدؐ کے کوئی لڑکا نہ تھا اُن کی تنبیہ کے لیے یہ آیت نازل ہوئی + ۵۴ قدرت الٰہی یا علامت نبوت + ۵۵ اللہ نے مسلمانون سے وعدہ کیا تھا کہ ایک مومن دو کافرون پر غالب آئے گا (مایۃ صابرۃ یغلبوا مائتین) جنگ بدر مین کفار سہ چند تھے - اللہ کی قدرت سے وہ صرف دوچند مسلمانون کو نظر آئے - مسلمانون کو دمدمہ خدا یاد آیا اور ہمت سے لڑکر اُنھون نے فتح پائی - اکثرون نے اس آیت کا ترجمہ اس طرح کیا ہی جس سے مفہوم یہ ہوتا ہی کہ کفار کو مسلمانون کی تعداد زیادہ معلوم ہوئی اور وہ مرعوب ہوگئے - جنگ بدر مین مسلمان تین سو کے قریب اور کفار نو سو کے قریب تھے یہی ترجمہ بیان اختیار کیا گیا ہی جنگ بدر کے لیے دیکھو تاریخ الاسلام طبع ثانی ۴۰ - ۴۹ - ۵۶ حسن المآب کا ترجمہ اچھا ٹھکانا ہی ۵۷ از دل از زرگاہ و حیات نرخ متاب بہ زندگی خواہی بجانان شراب + جنید گردی کو وہ صحرا و درم مس

وہ ہمیشہ رہین گے۔ وہان پاک صاف بیبیان ملین گی اور اللہ کی رضا مندی ملے گی"۔ اللہ دیکھ رہا ہے اُن بندون کو جو یہ کہتے مین کہ "اے ہمارے پروردگار۔ ہم ایمان لائے۔ ہمارے گناہ بخشدے اور عذاب دوزخ سے ہمکو بچا"۔ اور صبر کرتے ہین۔ سچ بولتے ہین۔ بندگی مین لگے رہتے ہین خرچ کرتے ہین۔ اور آخر شب[۵۱] مین استغفار کرتے ہین۔ اللہ خود گواہی[۵۲] دیتا ہو کہ اس کے سوا کوئی معبود نہین ہو۔ اور فرشتے اور علم والے بھی یہی گواہی دیتے ہین کہ اللہ انصاف کے ساتھ مدبر عالم ہو۔ اوس بردست حکمت والے کے سوا دوسرا کوئی معبود نہین ہو۔ دین معتبر اللہ کے نزدیک اسلام ہی ہی۔ قبول اسلام مین جو اختلاف اہل کتاب نے کیا ہو وہ جان بوجھ کر آپس کی بعض ضد سے کیا ہو۔ اللہ کی آیتون سے جو منکر ہوتے ہین اُن سے اللہ جلد حساب لے گا۔ اے محمد! اگر اس پر بھی تجھ سے اہل کتاب حجت کرین تو کہدے "مین نے اور میرے ساتھیون نے اللہ کے حکم پر اپنا سر جھکا دیا ہو"۔ اے محمد! تو اہل کتاب اور جاہلون سے پوچھ "تم اسلام لاتے ہو؟" پھر اگر وہ بھی اسلام قبول کرین گے تو ہدایت پائین گے اور نہین تو تجھے صرف پیغام پہونچا دینا تھا۔ اللہ بندون کو دیکھتا ہو۔

ع اے محمد! اللہ کی آیتون[۵۳] سے انکار کرنے والون اور نبیون کو ناحق مار ڈالنے والون اور حکم انصاف کرنے کو کہتے تھے اُن کے مار ڈالنے والون کو تو عذاب الیم کی خوشخبری دے۔ یہ وہ ہین کہ انکے اعمال دنیا و آخرت مین مٹ گئے اور ان کا کوئی مددگار نہین رہا۔ اے محمد! کیا تو ان لوگون کو نہین دیکھتا جن کے پاس ایک حصہ[۵۴] کتاب (توریت) کا ہو۔ جب یہ اللہ کی اس کتاب[۵۵] کی طرف بلائے جاتے ہین کہ یہ جھگڑا چکا دے تو ان مین سے بعضے تغافل کرکے ہٹ جاتے ہین۔ یہ تمرد اس وجہ سے ہو کہ ان کا مقولہ ہو کہ یہ آگ مین تھوڑے ہی دن رہین گے۔ اپنی بنائی ہوئی باتون سے یہ دین مین بہکے ہوئے ہین۔ قیامت کے دن جس کے آنے مین شبہہ نہین ہو جب ہم ان کو جمع کرین گے تو

ذکر مومنین

اہل کتاب

ذکر یہود

---

۵۱ بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہو کہ جب تہائی پچھلی رات باقی رہتی ہو تو اللہ تعالیٰ کہتا ہو (انا الملک من ذا الذی یدعونی فاستجیب له من ذا الذی یسئلنی فاعطیه من ذا الذی یستغفرنی فاغفر له) مین بادشاہ ہون مجھ سے کوئی سوال کرتا ہو تو پورا کرون اور بخشش چاہتا ہو تو بخش دون۔ ۵۲ یعنی کارخانۂ الوہیت خود کہہ رہا ہو کہ کوئی اللہ ہو۔ ۵۳ یہ ذکر یہود کا ہو کہ اپنی کتاب پر عمل نہین کرتے اور گناہ پر دلیر ہین اس غرہ پر کہ ان کے اگلے جھوٹ بنا کر کہہ گئے ہین کہ ہم مین اگر کوئی بڑا گناہ بھی کرے گا تو سات دن سے زیادہ عذاب نہ پائے گا۔ اسکی شان نزول مین بعض نے یون بیان کیا ہو کہ آنحضرت نے چند یہودیون سے توریت مانگی تاکہ اپنی نبوت کا ثبوت اُسی کتاب سے دین۔ اکابر یہود جمع ہوئے بعض نے کتاب دینے کی راے دی اور بعض نے اختلاف کیا۔ بعض نے رجم یہودیہ کو شان نزول ٹھہرایا ہو۔ وہ یہ کہ یہودیون مین کوئی مالدار شخص مرتکب زنا ہوا اُسکی سزا کی بحث پیش ہوئی۔ توریت مین سنگساری کی سزا ہو۔ آنحضرت نے وہی تجویز کی۔ شرفاے یہود توریت کا وہ مضمون آنحضرت سے چھپانے لگے۔ لیکن بالآخر وہ چھپا نہ سکے۔ دیکھو تاریخ الاسلام طبع ثانی ۱۴۴ ۵۴ یہودیون کی طرف اشارہ ہو لیکن ادصاف اونکے آباد و اجداد کے بیان کیے گئے ہین۔ یہود اپنے واقعون اور پیغمبرون کی بڑی بیقدری کرتے تھے اوسی کا یہ نتیجہ ہو کہ دنیا مین کہین بھی اونکی حکومت نہین ہے ۵۵ یعنی پوری توریت یا بعض احکام توریت کے یہ ماننے والے نہین ہین اسلیے گویا صرف ایک جزو توریت اونکے پاس ہے ۵۶ توریت

ان کی کیا حالت ہوگی ؟ ❊ اُس دن ہر ایک شخص اپنا کیا ہوا پورا پورا پائے گا اور کسی پر ظلم نہ ہوگا
اے محمدؐ ! تو کہہ" اے اللہ تو ملک کا مالک ہے جسے چاہے تو سلطنت دے اور جس سے چاہے سلطنت
چھین لے جسے چاہے تو عزت دے اور جسے چاہے تو ذلت دے۔ خیر تیرے ہاتھ میں ہے بیشک
تو ہر چیز پر قادر ہے ❊ تو ہی رات[۱] کو دن میں اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے تو ہی بیجان سے
جاندار اور جاندار سے بیجان کو پیدا کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے تو بے حساب رزق دیتا ہے" ❊ مسلمانوں کو
چاہیے کہ مسلمانوں کے سوا کافروں[۲] کو رفیق نہ بنائیں اور جو ایسا کرے گا اُس سے اور اللہ سے کچھ
سروکار نہیں ہے۔ لیکن کسی طرح اُن سے بچنا[۳] ہو تو خیر۔ اللہ تم کو اپنے جلال سے ڈراتا ہے۔ اللہ ہی کے
پاس جانا ہے ❊ اے محمدؐ ! تو ان سے کہدے" تم اپنے دل کی بات چھپاؤ یا ظاہر کرو اللہ کو معلوم ہے۔
اور جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے وہ بھی وہ جانتا ہے۔ اللہ ہر شے پر قادر ہے ❊ وہ دن یاد کرو
جب ہر شخص اپنا بھلا اور بُرا عمل اپنے سامنے پائے گا اور آرزو کرے گا کہ کاش اُس کے اور اسدن
کے درمیان میں زمانہ دراز حائل ہوتا۔ اللہ تمکو اپنے جلال سے ڈراتا ہے اور اللہ شفقت بھی رکھتا
ہے اپنے بندوں پر" ❊

ع اے محمدؐ ! تو ان لوگوں سے کہدے" اگر تم اللہ سے محبت[۴] رکھتے ہو تو میری راہ پر چلو۔ کہ
اللہ تم سے محبت کرے اور تمھارے گناہوں کو بخشدے۔ اللہ بخشنے والا مہربان ہے" ❊ اے[۵] محمدؐ ! تو کہہ
" اللہ اور رسول کی اطاعت کرو" ❊ پھر اگر یہ نہ مانیں تو سمجھے رہیں کہ اللہ منکروں کو دوست نہیں
رکھتا ❊ اللہ نے آدم کو نوح کو آل ابراہیم کو اور آل عمران[۶] کو تمام عالم پر فوق دے کر چن لیا۔ یہ
باہم ایک دوسرے کی اولاد ہیں۔ اللہ سنتا اور جانتا ہے ❊ ایک وہ وقت تھا جب عمران کی بی بی[۷]

سلہ تعزمن تشاو تذل من تشاؤ کا یہ ترجمہ ہے۔ کسی صوفی نے اس کا مطلب یوں لگایا ہے۔ "آنکو بقناعت آشنا شد ❊ ازنیض تعزمن تشا شد ❊ وانکورہ حرص دآزبیود ❊ مقہور تذل من تشا شد ❊ عرب میں مسلمانوں کا تسلط پورے طور پر نہیں ہوا تھا کہ آنحضرتؐ کو ایران و شام میں دین اسلام پھیلانے کی فکر ہوئی۔ یہود یہ سنکر ہنسنے لگے۔ اُسوقت یہ آیت اتری۔ دیکھو تاریخ الاسلام طبع ثانی صر ۱۱۱ ❊ سلہ یعنی کبھی رات کو چھوٹا کرکے دن کو بڑا کرتا ہے اور کبھی دن کو چھوٹا کرکے رات کو بڑا کرتا ہے یعنی تبدیل ایام اور تبدیل موسم کرتا ہے ❊ سلہ بہت سے انصار نے یہودیوں کے ساتھ گہری دوستی کر رکھی تھی۔ ابتداے اسلام میں یہ دوستی آئندہ اسلام کی ترقی روکنے والی تھی۔ کیونکہ جن سے لڑنے کی ضرورت یا جن کے بُرے عادات سے اجتناب کا وقت انھیں سے اُخوت یہ ایک بے جوڑ بات تھی۔ اسلیے یہ آیت نازل ہوئی ❊ سلہ تقیہ کرنا یہ ایک مشہور لفظ ہے جسکے اصطلاحی معنی ہیں۔ کافروں کے سامنے اپنے مذہب کو یا اپنے مذہبی خیال کو چھپانا۔ اسوقت یہ لفظ مسلمانوں کا ایک فرقہ دوسرے فرقہ کے مقابلہ میں بھی استعمال کرتا ہے لغوی معنی اسکے بچنے کے ہیں لغوی اور اصطلاحی معنی کی مناسبت ظاہر ہے ❊ اہل سنت وجماعت کے نزدیک یہ حکم شروع اسلام میں تھا اب ارالحرب کے سوا دوسری جگہ تقیہ درست نہیں ہے ❊ سلہ بعض صحابہ نے کہا کہ ہم اللہ سے محبت رکھتے ہیں اسوقت آداب محبت کی تعلیم میں ارشاد ہوا ❊ سلہ گذشتہ آیت نازل ہونے پر بعض منافقوں نے کہا کیا آپ چاہتے ہیں ہم یہود ونصاری کیطرح مسلمان آپ کو معبود اور مسجود بنائیں۔ اسوقت ارشاد ہوا ❊ سلہ یعنی حضرت موسیٰ و حضرت ہارون کی

کہا تھا: "اے میرے رب! میرے پیٹ میں جو لڑکا ہے اُسے میں اپنے کام سے آزاد کر کے تیری نذر کرتی ہوں۔ تو مجھ سے قبول کر۔ تو سنتا جانتا ہے"۔ لڑکی جننے کے بعد اُس نے کہا "اے میرے رب میں تو لڑکی جنی"۔ اللہ کو تو اُس کے جننے کا علم تھا ہی۔ اور اُس نے یہ بھی کہا کہ "مرد اور عورت برابر نہیں ہوتے۔ میں نے اس کا نام مریم رکھا ہے۔ اور شیطان مردود کے وسوسوں سے میں اُس کو اور اس کی نسل کو تیری پناہ میں دیتی ہوں"۔ تو اُن کے پروردگار نے مریم کو بخوبی قبول کیا۔ اور اچھی طرح اُس کی پرورش کی۔ اور زکریا کو اُس کی کفالت کے لیے مقرر کیا۔ جب زکریا اُس مریم کے پاس محراب میں جاتا تو کھانے کی چیزیں اُس کے سامنے دیکھتا۔ ایک دن اُس نے پوچھا کہ "اے مریم! یہ کھانا کہاں سے آیا؟" مریم نے کہا کہ "اللہ نے دیا ہے۔ جسے وہ چاہتا ہے بے شمار روزی دیتا ہے"۔ اُسی وقت زکریا نے اپنے رب سے دعا مانگی اور کہا "اے پروردگار میرے! اپنی جانب سے مجھے اولاد پاک عطا کر۔ تو دعا کا سننے والا ہے"۔ وہ محراب میں دعا ہی مانگ رہا تھا کہ فرشتوں نے پکار کر کہا: "اللہ تجھکو یحیٰی کی بشارت دیتا ہے جو کلمۃ اللہ کی تصدیق کرے گا۔ سردار ہوگا عورتوں سے دور رہے گا۔ اور نبی صالح ہوگا"۔ زکریا نے کہا: "اے میرے رب! میرے لڑکا کیونکر ہو سکتا ہے میں تو بڈھا ہوں اور میری بی بی بانجھ ہے"۔ ارشاد ہوا کہ اللہ اسی طرح جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ زکریا نے کہا: "اے میرے پروردگار! میرے لیے کوئی نشانی قرار دے"۔ ارشاد ہوا۔ "نشانی تیری یہ ہے کہ تین دن تک تو بات صرف اشاروں سے کرے گا۔ یعنی تین دن روزے رکھنا۔ پھر اللہ کو زیادہ یاد کرنا اور شام و صبح اُس کی تسبیح کرتا"۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۰۰) یا حضرت مریم و حضرت عیسیٰ۔ [illegible] حنہ نام تھا۔ [illegible] جن کا نام مریم رکھا گیا اور جن سے حضرت عیسیٰ پیدا ہوئے۔ [illegible] یعنی بیت المقدس کی خدمت کے لیے لڑکے بہ نسبت لڑکیوں کے زیادہ تر مناسب ہیں۔ [illegible] حضرت عیسیٰ کی ماں مریم کا تذکرہ ہے۔ پورا حال سورۂ مریم میں آئے گا۔ یہاں صرف اتنا ہی مذکور ہے کہ اُس زمانہ میں مسجد مقدس کی خدمت کے لیے بعض لوگ اپنے لڑکے نذر کرتے تھے۔ عمران کی بی بی حنہ حاملہ تھی اُس نے ایسی ہی نیت کی۔ لیکن لڑکا پیدا نہ ہوا لڑکی پیدا ہوئی۔ نیت کر چکی تھی اس لیے وہ لڑکی یعنی حضرت مریم کو احبار بیت المقدس کے سپرد کر آئی۔ احبار میں قرعہ پڑا زکریا کے حصہ میں حضرت مریم آئیں۔ زکریا نے اس کی پرورش کی۔ طرح طرح کے میوے غیب سے حضرت مریم کے لیے آیا کرتے تھے اس پر زکریا کو استعجاب ہوتا تھا۔ ایک روز زکریا نے اللہ کی قدرت کو دیکھا کہ بے سان و بے گمان تازے میوے بے فصل کے مریم کے پاس موجود ہیں۔ یہ دیکھ کر اسے برکت [illegible] پیرانہ سالی میں اولاد کی تمنا کرے۔ اللہ نے اُن کی دعا قبول کی۔ اُنکی بڑھاپے ہی [illegible] حضرت یحیٰی پیدا ہوئے اور اُنکی ذہنی لڑکی مریم سے [illegible] حضرت عیسیٰ پیدا [illegible] حضرت زکریا [illegible] کلمۃ اللہ سے مراد [illegible] مفسرین کے نزدیک حضرت عیسیٰ ہیں اور بعض کے نزدیک [illegible]

ع ۵ اے محمدؐ یاد کرو جب فرشتون نے کہا کہ اے مریم! بیشک تجھے اللہ نے برگزیدہ کیا ہو اور پاک کیا ہو اور دنیا جہان کی عورتون مین تجھے منتخب کیا ہو۔ اے مریم! تو اللہ کی فرمانبرداری کر سجدہ کر اور نمازیون کے ساتھ نماز پڑھ[۵۲]۔ اے محمدؐ! تیری طرف ان غیب کی خبرون کی ہم وحی کرتے ہین۔ تو ان لوگون کے پاس نہ تھا جب وہ قلم ڈالتے تھے کہ دیکھین کون مریم کا کفیل ہوتا ہو[۵۳]۔ تو اُس وقت اُن کے پاس نہ تھا جب وہ باہم جھگڑا کرتے تھے۔ جب فرشتون نے کہا "اے مریم! تجھے اللہ اپنی طرف سے ایک کلمہ[۵۴] کی خوشخبری دیتا ہو۔ نام اُس کا مسیح عیسیٰ ابن مریم ہو۔ دنیا اور آخرت مین وہ با آبرو ہوگا۔ اور اللہ کے مقرب بندون مین ہوگا۔ وہ جھولے مین اور ادھیڑ ہو کر لوگون سے یکسان باتین کرے گا اور صالح ہوگا"۔ مریم نے کہا "اے میرے رب! میرے لڑکا کس طرح ہوگا؟ حالانکہ کسی بشر نے تو مجھے چھوا بھی نہین"۔ ارشاد ہوا "اللہ جیسے چاہتا ہو یون ہی پیدا کرتا ہو۔ وہ جب کوئی کام کرنا چاہتا ہو تو صرف "ہوجا" کہہ دیتا ہو اور وہ ہو جاتا ہو[۵۵]۔ اور اللہ اس لڑکے کو لکھنا پڑھنا۔ حکمت۔ توریت اور انجیل سب کچھ تعلیم کرے گا۔ اور بنی اسرائیل کے پاس اپنا پیغامبر بنا کر بھیجے گا تو وہ جا کر کہے گا کہ "مین تمھارے رب کی نشانیان لیکر تمھارے پاس آیا ہون۔ مٹی سے مین تمھارے لیے چڑیا کی صورت کا جانور بناتا ہون اور اُس مین دم کرتا ہون تو وہ اللہ کے حکم سے اُڑنے لگتا ہو۔ اللہ کے حکم سے مادرزاد اندھے اور کوڑھی کو اچھا کر دیتا ہون۔ مردہ کو زندہ کرتا ہون۔ مین بتا دیتا ہون کہ تم لوگ کیا کھاتے ہو اور اپنے گھرون مین کیا

حضرت عیسیٰ

---

۵۱ جن مین قوت روح زیادہ ہوتی ہو اُن پر فیضان الٰہی یا القا خاص طور پر ہوتا ہو۔ اسے وہی لوگ سمجھتے ہین جو تزکیہ نفس کرتے ہین۔ قرآن مین عوام کے سمجھنے کے لیے کہین لکھا ہو کہ اللہ نے ارشاد کیا۔ اور کہین لکھا ہو کہ فرشتون نے کہا۔ ۵۲ اس آیت سے ظاہر ہو کہ مرد کے پیچھے عورت بھی نماز پڑھ سکتی ہو۔ صحیح یہ ہو کہ ساتھ کا لفظ ایسے معنی مین نہین ہو کہ جماعت واجب ہو بلکہ معنی یہ ہین کہ اس فعل مین اُن کے ساتھ رہو ترک نماز کرکے علٰحدہ نہ ہو جاؤ یعنی ایسا ہو کہ مرد نماز پڑھین عورتین نہ پڑھین۔ ۵۳ احبار نے قلم اپنے نہر مین ڈال دیے اور خاص طور پر جو بالا کا کامیابی کا نشان قرار دیا اسی طریقے سے حضرت مریم کی کفالت کا قرعہ ڈالا گیا جس کا تذکرہ اوپر لکھا گیا ہو۔ ۵۴ کلمہ کا ترجمہ حکم ہو سکتا ہو۔ اللہ کو پیدا کرنے کے لیے محض "کن" (ہوجا) کہنا پڑتا ہو۔ حضرت عیسیٰ کی پیدائش جو بلا سبب ظاہر کے تھی یہ سبب محض وہ کن ہی اس کا سبب سمجھا گیا جو ایک کلمہ ہو اور اسی لیے قرآن مین اُن کی ذات کو کلمہ کے لفظ سے تعبیر کی گئی ہو۔ ۵۵ جھولے مین بول کر معجزہ دکھاتے تھے۔ اور ادھیڑ ہو کر جو بولتے تھے اُس سے اسلام کی طرف دعوت کرتے تھے۔ اور یہ معنی بھی ہو سکتے ہین کہ ان کی عقل ایسی مکمل تھی کہ لڑکپن اور بڑھاپے مین یکسان حکمت کی باتین کرتے تھے۔ ۵۶ ان ہوتی باتین جو حضرت عیسیٰ کر دکھاتے تھے یہان اُن کا بیان ہو جس طرح پہلے معجزہ کہتے ہین۔ یون بھی سمجھ سکتے ہین کہ اللہ نے حضرت
[illegible]

جمع کرتے ہو۔ تم ایمان والے ہو تو یہی سب نشانیاں ہیں ٭ میں اس لیے آیا ہوں کہ توریت جو میرے سامنے ہو اُس کی تصدیق کروں اور جو چیزیں[۵۱] تم پر پہلے سے حرام تھیں اُن میں سے بعض کو تم پر حلال کروں۔ تمھارے رب کی طرف سے نشانی لیکر آیا ہوں۔ اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو ٭ اللہ ہی میرا پروردگار ہی اور تمھارا بھی پروردگار ہی۔ اُسی کی پرستش کرو۔ یہی سیدھی راہ ہی ٭ جب عیسیٰ نے لوگوں کو منکر پایا تو وہ بولا "کوئی ہی جو اللہ کی طرف ہوکر میری مدد کرے" حواریوں[۵۲] نے کہا "اللہ کے طرفدار ہم ہیں۔ ہم اللہ پر ایمان لائے ہیں۔ آپ گواہ رہیے کہ ہم مسلم ہیں۔ اے ہمارے پروردگار! ہم تیری اُتاری ہوئی (انجیل) پر ایمان لائے اور تیرے رسول کی پیروی اختیار کی۔ ہمکو تصدیق کرنے والوں میں لکھ لے" یہود نے داؤں کیا (عیسیٰ سے) تو اللہ نے اُن سے داؤں کیا۔ اللہ بہتر داؤں کرنے والا ہی ٭

ع اسی زمانہ میں اللہ نے کہا "اے عیسیٰ! میں تیرے رہنے کی مدت پوری کروں گا۔ اور اپنی طرف تجھے اُٹھالوں گا اور تجھے کافروں سے پاک کروں گا اور تیرے تابعین کو میں قیامت تک منکرین (یہود) پر غالب رکھوں گا۔ پھر تم سب میرے پاس آؤگے تو جس امر میں تم اختلاف کرتے تھے اُس کا فیصلہ میں سناؤں گا۔ پھر منکروں کو میں دنیا اور آخرت میں بڑا سخت عذاب دونگا اور کوئی اُن کا مددگار نہوگا ٭ ایمان لانے والوں اور اچھے کام کرنے والوں کو اللہ پوری مزدوری دے گا۔ اللہ ظالموں کو پسند نہیں کرتا ٭ اے محمدؐ! ہم جو تجھے سناتے ہیں۔ یہ ہماری آیتیں ہیں اور پُر از حکمت تذکرے ہیں ٭ اللہ کے نزدیک عیسیٰؑ کی مثال ایسی ہی جیسی آدم کی مثال ہی کہ اللہ

حواریوں
سلسلۂ مباہلۂ نصارائے نجران

---

۵۱ گائے اور بکری کی چربی اور اونٹ کا گوشت یہود نہیں کھاتے تھے حضرت عیسیٰ نے انکے حلال بتایا۔ بعض پرندے بھی ایسے تھے جنکا گوشت پہلے نہیں کھایا جاتا تھا حضرت عیسیٰ کے وقت سے وہ حلال ہوے۔ سنیچر کے دن کی عظمت بھی حضرت عیسیٰ کے وقت سے جاتی رہی۔ بعض کہتے ہیں کہ جب توریت بھی قانون الٰہی ہی اور انجیل بھی قانون الٰہی ہی تو ایک دوسرے کا ناسخ کیوں ہو جواب یہ ہی کہ ایکدوسرے کا ناسخ نہیں ہی اصول میں سب ایک ہیں بعض جگہ مشکل احکام موقع اور ضرورت کے اعتبار سے آسان کردیے گئے ہیں صرف اتنا ہی اختلاف ہی اور یہ بھی کہا جا سکتا ہی کہ توریت یا انجیل جو آنحضرت محمدؐ کے زمانے میں تھی وہ اصلی حالت پر نہ تھی دیکھو دیباچہ نمبر ۱۲ ۵۲ حواریوں سے مراد اصحاب حضرت عیسیٰ ہی جو یعنی بندگان خاص ہیں ۵۳ تابعدار و فرمانبردار ۵۴ کسی طرح حضرت عیسیٰ دشمنوں کے ہاتھ لگ گئے سبھوں نے انھیں قید کیا۔ یہودا دشمنوں کا سردار قید خانے میں حضرت عیسیٰ کو قتل کرنے کے لیے پکڑنے گیا لیکن حضرت عیسیٰ قدرت خدا سے غائب ہوگئے اور یہودا کی صورت مثل حضرت عیسیٰ کے معلوم ہوئی اور لوگوں نے اُسے قتل کرڈالا ٭ ۵۵ دنیا میں قتل و جہاد اور مغلوبی کا عذاب اور عاقبت میں دوزخ کا عذاب ۵۶ نصاریٰ تو حضرت عیسیٰ کو خدا کا لڑکا کہتے تھے ٭ ان کی پیدائش کا حال اُنھوں نے مسلمانوں سے جیسا کہ اوپر کی آیت سے ظاہر ہی سنا تو نجران کے نصاریٰ آنحضرت کو جھوٹا کہنے لگے ٭ خدا کے حکم کے مطابق آنحضرت مباہلہ پر آمادہ ہوے اور حسنینؓ فاطمہؓ اور علیؓ کو لیکر مباہلہ کو گئے اور انھیں بتایا کہ جب میں دعا مانگوں تو تم آمین کہنا پر مستعدی دیکھکر باوجود آمادگی سابق کے نجران کے نصاریٰ کا اسقف مباہلہ سے منکر ہوگیا اور دب کر صلح اور مسلمانوں کی اطاعت قبول کرلی۔ دیکھو تاریخ الاسلام طبع ثانی صفحہ ۱۰۶ ٭

نے مٹی سے آدم کو بناکر کہا ہو ۲ اور وہ ہو گیا یہ حق بات ہو تیرے رب کی طرف سے - اس مین شک نکر و تجھے تو حقیقت عیسیٰ معلوم ہو گئی - اس کے بعد جو تجھ سے اُس کے بارے مین حجت کرے تو اُس سے کہہ آؤ ہم اپنے بیٹون کو بلائین تم اپنے بیٹون کو بلاؤ - ہم اپنی عورتون کو بلائین - تم اپنی عورتون کو بلاؤ - ہم اپنے نفسون کو بلائین اور تم اپنے نفسون کو بلاؤ اور پھر ہم تم مباہلہ کرین اور جھوٹون پر اللہ کی لعنت قرار دین ؛ یہ بیان واقعی ہو اور سوا اللہ کے دوسرا معبود نہین ہو اور اللہ غالب حکمت والا ہو ؛ پھر اگر وہ رُو گردانی کرین تو خیر - اللہ ان مفسدون کو خوب جانتا ہو ؛

ع اے محمدؐ! تو کہہ " اے اہل کتاب! آؤ - ہم تم ایسی بات اختیار کرین جس مین ہم اور تم برابر ہین - وہ یہ ہو کہ اللہ کے سوا دوسرے کی پرستش نہ کرین اور کسی کو اُس کا شریک نہ ٹھہرائین - نہ ہم لوگون مین سے ایک دوسرے کو سوا اللہ کے مالک[۵۱] ٹھہرالے " وہ اگر اس سے منحرف ہو جائین تو مسلمانو تم اُن سے کہو " تم گواہ رہو کہ ہم ایک اللہ کو مانتے ہین " ؛ اے اہل کتاب! تم ابراہیم کے بارے مین کیون حجت کرتے ہو؟ کیا تم نہین جانتے کہ توریت اور انجیل تو اُس کے بعد اُتری تھین؟ سنو! تم نے اب تک تو اُن باتون مین جھگڑا کیا جن کا تمھین علم[۵۲] تھا - لیکن اب جسے تم جانتے نہین اُس مین کیون حجت کرتے ہو؟ اللہ جانتا ہو اور تم نہین جانتے ؛ ابراہیم[۵۳] نہ یہودی تھا نہ نصرانی تھا بلکہ ایک حنیف (پاک) فرمانبردار تھا - وہ مشرک نہ تھا ؛ ابراہیم سے زیادہ نزدیک اُسکے تابعین تھے اور یہ پیغمبر اور مومنین ہین - اللہ مومنون کا دوست ہو ؛ اے مسلمانو! اہل کتاب کا ایک گروہ تمھین گمراہ کرنا چاہتا ہو اور یہ نہین سمجھتا کہ وہ اپنے آپ ہی گمراہ ہو ؛ اے اہل کتاب! تم واقف ہو کر اللہ کی آیتون سے کیون انکار کرتے ہو؟ ؛ اے اہل کتاب! تم واقف ہو کر باطل کو حق کے ساتھ کیون ملاتے ہو اور حق کو کیون چھپاتے ہو؟ ؛

ع اہل کتاب[۵۴] کے ایک گروہ نے کہا " مسلمانون پر جو (قرآن) اُترا ہو اُس پر اول روز

[۵۱] احبار کی تعظیم مین یہود بہت مبالغہ کرتے تھے اور سجدہ تک روا رکھتے تھے مثل ہمارے زمانہ کے پیرون کی تعظیم مین بھی سُنا جاتا ہو کہ لوگ بعض بعض مقامات پر حد اعتدال سے بڑھتے جاتے ہین اس آیت کی طرف خاص توجہ اس خصوص مین کرنا چاہیے ؛ [۵۲] یعنی توریت مین محمدؐ کی رسالت پڑھ چکے تھے اور پھر اُس سے انکار کرتے تھے ؛ [۵۳] یہود حضرت ابراہیم کو دین موسی اور نصاریٰ انھین دین عیسوی کا پیرو کہتے تھے - ارشاد ہوا کہ یہ کیسے ممکن ہو جب وہ حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ سے پہلے گذرے ہین ؛ [۵۴] خیبر اور عرینہ کے یہود نے باہم صلاح کرکے چند یہود سے کہا کہ مسلمانون کے فریب دینے کو مسلمان ہو جاؤ اور پھر دوسرے وقت اسلام سے پھر جاؤ اور کہو " ہمین دھوکا ہوا تھا ہم نے جو غور کیا تو معلوم ہوا کہ توریت کے سمجھنے مین ہم سے غلطی ہوئی تھی محمد رسول نہین ہو سکتا " اس تدبیر سے بہت سے مسلمانون کے دل پھر جاوین گے اور وہ یہ سمجھین گے کہ بے دلیل کے [illegible] متعصب یہود نے [illegible] مسلمان ہو کر پھر انکار کیا [illegible] اللہ نے مسلمانون کو [illegible] آگاہ کیا اور [illegible] پشیمان ہو کے

ملت ابراہیم

ایمان لاؤ اور آخر روز منکر ہو جاؤ - شاید اس سے یہ (مسلمان) بھی اپنے دین سے پھر جائین -
اور جو شخص تمھارے دین کی پیروی کرے اُس کے سوا کسی دوسرے کو نہ مانو۔ اے محمدؐ تو کہدے
اُن سے اللہ کی ہدایت اصلی ہدایت ہے" ۔ اُسی گروہ نے کہا یہ بھی نہ مانو کہ جو تم کو دیا گیا
ہے وہ کسی دوسرے کو دیا جائے گا اور یہ بھی باور نہ کرو کہ تمھارے رب کے سامنے یہ (مسلمان)
تم سے جھگڑ سکین گے" ۔ اے محمدؐ تو ان سے کہدے کہ یہ فضل (دنیا) اللہ کے ہاتھ مین ہے جسے چاہے
وہ دے ۔ وہ واسع اور علیم ہے ۔ وہ جسے چاہتا ہے اپنی رحمت کے لیے مخصوص کرتا ہے ۔ وہ بڑا
فضل کرنے والا ہے ۔ بعض اہل کتاب۵۱ ایسے ہین کہ تو اُن کو خزانہ سپرد کر دے تو وہ واپس دیدین
اور بعض ایسے ہین کہ ایک دینار بھی تو اُن کے پاس رکھے تو جب تک اُن کے سر پر سوار نہو وہ
تجھے واپس نہ دین گے یہ اس لئے ہے کہ اُن کا قول یہ ہے کہ ان پڑھون۵۲ کے ساتھ خیانت کرنا گناہ
نہین ہے ۔ یہ لوگ جان بوجھ کر اللہ پر افترا کرتے ہین ۔ ہان اپنا اقرار جس نے پورا کر کے پرہیزگاری
اختیار کی ۔ بے شک اللہ اُسے دوست رکھتا ہے ۔ جو لوگ۵۳ خدا کے ساتھ باندھے ہوے عہد اور
اپنی قسمون کے بدلے تھوڑا معاوضہ قبول کر لیتے ہین اُن کے لیے آخرت مین کوئی حصہ نہین ہے
قیامت کے دن نہ اللہ اُن سے گفتگو کرے گا نہ اُن کی طرف دیکھے گا اور نہ اُن کو پاک کرے گا ۔
عذاب الیم مین وہ مبتلا ہون گے ۔ ان یہود مین بعض ایسے ہین جو کتاب (توریت) کو اس طرح
لہجہ بدل کر پڑھتے ہین کہ تم سمجھو کہ جو کچھ وہ پڑھتے ہین وہ جزو کتاب (توریت) ہے ۔ حالانکہ وہ کتاب
مین نہین ہے ۔ وہ کہتے ہین کہ یہ منزل من اللہ ہے ۔ حالانکہ وہ منزل من اللہ نہین ہے ۔ وہ
جان بوجھ کر اللہ پر افترا کرتے ہین ۔ کسی آدمی کو یہ شایان نہین ہے کہ جب اللہ اُس کو کتاب

خیانت

طریقہ تعلیم رسولؐ

۵۰ اپنے دین کو وہ افضل بتاتے تھے ۔ ۵۱ توریت مین خیانت سے بچنے کی سخت تاکید کی ہے ۔ یہود نے یہ پڑھا رکھا تھا کہ ان پڑھون کے ساتھ
جو توریت نہ پڑھ سکین یا قریش کے مال ہین کہ وہ غیر مذہب کے ہین خیانت روا ہے ۔ حالانکہ یہ بالکل غلط اور خلاف احکام توریت تھا ۔ چنانچہ
احبار یہود مین ایک شخص تھا اُسکو ایک اشرفی کسی نے رکھنے کو دی تھی وہ مار بیٹھا اُسی وقت مین عبداللہ بن سلام کے پاس جو یہود با عقیدہ
نسل تھے کسی نے بہت سا مال رکھنے کو دیا تھا اور انھون نے امانت کما آداب کو بدستور برقرار رکھا ۔ غالباً اس آیت مین یہی بیان کیا گیا ہے
۵۲ یہ مہاجرین کو جہلا عرب مین شمار کرتے تھے ۔ ۵۳ توریت مین کسی کے مال کی خیانت درست نہین ہے ۔ شان نزول ۔ مدینے مین قحط
پڑا چند نو مسلم یہودیون نے سردار یہود کعب بن اشرف سے استمداد چاہی اُسنے پوچھا محمدؐ کون ہین ؟ اُن فاقہ کشون نے کہا نبی ہین اور اُسنے
امانت سے انکار کیا ۔ یہ لوگ دوبارہ گئے اور کہا کعب ہم سوچ کر آئے ہین اور قسم کھاتے ہین کہ وہ نبی اللہ نہین ہین ۔ یہ سنکر اُس سردار نے
کچھ امانت کی ۔ ۵۴ یہود و نصاریٰ حضرت عزیر اور حضرت مسیح کی پرستش کرتے تھے ۔ ایک شخص نے حضرت سے کہا کہ ہم لوگ بھی آپ کو سجدہ کرین ۔ آپ نے فرمایا معاذ اللہ
اللہ کے سوا کسی کو سجدہ کرنا روا نہین ۔ حضرت نے منع کیا اور کہا کہ مین کفر مٹانے آیا ہون ۔ بعض نے لکھا ہے کہ یہود و نصاریٰ نے
حضرت سے کہا کیا آپ کی پرستش کرین ۔ اور بعض نے لکھا ہے کہ آدمی سے مراد حضرت عیسیٰ ہین اور یہ جواب دیا گیا ۔

حکمت اور نبوت عطا کرے تو وہ لوگون سے کہنے لگے کہ "اللہ کو چھوڑ کر میری بندگی کرو" بلکہ اُسے
یہ کہنا چاہیے "تم لوگ خود کتاب پڑھتے پڑھاتے رہے ہو۔ تمھین خدا پرست رہنا چاہیے۔ اللہ
تم سے یہ نہین کہے گا کہ فرشتون اور نبیون کو پروردگار بناؤ۔ کیا وہ یہ کہے گا کہ تم مسلمان ہونے
کے بعد کافر ہو جاؤ؟" ۔

ع ۹ اے محمدؐ! تو یاد دلا کہ اللہ نے نبیون سے وعدہ[۱] لیتے وقت کہا تھا "مین نے تو تمھین
کتاب دی اور عقل دی۔ اب اس کے بعد تمھارے پاس کوئی رسول آئے اور تمھاری کتاب
توریت کی بھی تصدیق کرے تو تم اُس پر ضرور ایمان لانا اور ضرور اُس کی مدد کرنا"[۲] اور پوچھا
تھا "تم اقرار کرتے ہو اور عہد باندھتے ہو"؟ تو پیغمبرون نے کہا تھا "ہم اقرار کرتے ہین" ۔ اللہ نے
کہا تھا "تم شاہد[۳] رہو اور مین بھی تمھارے ساتھ ایک شاہد ہون۔ پھر اس کے بعد جو کوئی منحرف
ہوگا وہ نافرمان ہوگا" ۔ کیا یہ لوگ اللہ کے دین کے سوا کسی اور دین کی تلاش مین ہین؟ ۔
حالانکہ جو کچھ آسمانون اور زمین مین ہے طوعاً و کرہاً[۴] اُسی کے حکم مین ہے۔ اور اُسی کی طرف سب کو
پھر جانا ہے ۔ اے محمدؐ! تو کہہ "ہم ایمان لائے ہم اللہ پر اور اُس کتاب پر جو ہم پر اُتری اور ان
صحیفون پر جو ابراہیمؑ۔ اسمٰعیلؑ۔ اسحاقؑ۔ یعقوبؑ اور نسل یعقوبؑ پر اُترے تھے۔ اور اُن کتابون
جو موسیٰؑ۔ عیسیٰؑ اور دیگر پیغمبرون[۵] کو اُن کے رب نے دی تھین۔ ہم ان مین سے ایک مین بھی
فرق نہین کرتے اور ہم تو اُسی ایک رب کے فرمانبردار ہین" ۔ جو شخص اسلام کے سوا دوسرا دین
تلاش کرے گا ہرگز اُس کا دین مقبول نہوگا اور آخرت مین وہ گھاٹے مین رہے گا ۔ ایمان لانے
اور پیغمبرون کو برحق جاننے اور دلیلون کے پانے کے بعد جو لوگ کفر کرین گے اللہ اُن کو کیونکر
راہ راست دکھائے گا؟ ۔ اللہ ظالمون کی رہنمائی نہین کرتا ۔ بس اُن کی یہی جزا ہے کہ اللہ کی

رسولون کا اتفاق باہمی

پیغمبرون کے نام

---

۱ شاید عالم ارواح کے قول و قرار کی طرف اشارہ ہے ۔ ۲ اللہ نے اور نبیون سے وعدہ کرا لیا تھا کہ وہ محمدؐ کی مدد کرین گے
اس طرح کہ ان کے وقت مین محمدؐ مبعوث ہوئے تو وہ خود اُن پر ایمان لائین گے اور نہین تو اپنی امت کو ایمان لانے کی تاکید کر جائین گے اور نیز
ایک معنی یہ بھی ہو سکتے ہین اور یہی بہتر معلوم ہوتا ہے کہ دین ایک ہی ہے باعتبار مصالح وقت کچھ کچھ اختلاف احکام ہے۔ پچھلا پیغمبر کے عہد مین جو دوسرا
پیغمبر آتا تھا تو سابق پیغمبر پچھلے پیغمبر کی تبعیت کرتا تھا۔ اسی بنیاد پر آنحضرتؐ نے کہا تھا کہ میرے زمانہ مین حضرت موسیٰ ہوتے تو وہ میرا اتباع
کرتے ۔ ۳ اُن کے اقرار کرنے پر اللہ نے کہا تم شاہد رہو یعنی ایک پیغمبر دوسرے پیغمبر کے اقرار کا شاہد رہے یا فرشتون کو
اللہ نے پیغمبرون کے اقرار پر شاہد رہنے کو کہا ۔ بعض مفسرین نے اس آیت کے یہ معنی بتلائے ہین کہ پیغمبرون سے یہ عہد کرا لیا گیا تھا
کہ جو پیغمبر ان کے زمانہ مین آئے وہ اُس پر ایمان لائین اور نہین تو امتون سے وصیت کر جائین ۔ ۴ یعنی اس کے حکم مین ہونا
ایک فعل اضطراری ہے ۔ ۵ اُن پیغمبرون کے نام جن پر کتب آسمانی نازل ہوئی تھین مفسرون نے شیثؑ۔ ادریسؑ۔ داؤدؑ۔
حیقوقؑ اور شعیبؑ بتلائے ہین ۔ ان کے علاوہ قرین قیاس ہے کہ دیگر ممالک مین بھی پیغمبر گذرے ہونگے ۔

فرشتوں کی اور تمام آدمیوں کی لعنت اُن پر پڑے گی ۔ وہ اسی لعنت میں ہمیشہ رہیں گے ۔ پھر اُن سے عذاب کم کیا جاوے گا اور نہ اُن کو مہلت ملے گی ۔ مگر اُس کے بعد جنھوں نے توبہ کی اور نیکوکاری اختیار کی ۔ تو بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے ۔ جو لوگ ایمان لانے کے بعد کافر ہوگئے اور پھر کفر میں بڑھتے گئے ۔ اُن کی توبہ ہرگز قبول نہ ہوگی ۔ یہی لوگ راہ بھولے ہوئے ہیں ۔ جو لوگ کافر ہیں اور کافر ہی مرگئے تو زمین بھر سونا بھی اگر وہ فدیہ دینا چاہیں گے تو قبول نہ کیا جاویگا انھیں لوگوں پر دردناک عذاب ہوگا ۔ اور کوئی ان کا مددگار نہ ہوگا ۔

(چوتھا پارہ)

ع لوگو ! تم جب تک وہ چیزیں کچھ خرچ نہ کروگے جنھیں تم عزیز رکھتے ہو نیکی تک نہ پہونچوگے اور جو کچھ تم خرچ کروگے اللہ کو معلوم ہے ۔ بنی اسرائیل کے لیے کھانے کی سب چیزیں حلال تھیں ۔ سوا اُن کے جنھیں توریت نازل ہونے کے پہلے اسرائیل (یعقوب) نے اپنے آپ پر حرام کرلیا تھا اے محمد ! تو ان یہود سے کہہ " اگر سچے ہو تو توریت لاؤ اور اُسے پڑھکر سناؤ " ۔ پھر اسکے بعد بھی کوئی شخص اللہ پر تہمت باندھے تو وہ بے انصاف ہے ۔ اے محمد ! یہ بھی کہہ " اللہ سچا ہے ۔ تم ابراہیم کے دین کی پیروی کرو کہ وہ ایک اللہ کی طرف تھا ۔ مشرک نہیں تھا " ۔ آدمیوں کے لیے جو پہلا گھر زیارت گاہ ٹھہرایا گیا تھا یہی مکہ میں ہے ۔ اور تمام عالم کے لیے وہ ذریعۂ برکت و ہدایت ہے ۔ اسمیں کھلی کھلی نشانیاں ہیں ۔ منجملہ اُن کے ایک یہ ہے کہ وہ ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ (مقام ابراہیم) ہے ۔ وہاں جو پہونچا اُسے امن ملی ۔ جنھیں استطاعت راہ ہو اُن پر فرض ہے کہ اللہ کے واسطے خانہ کعبہ کا حج کریں ۔ اس سے جو کوئی منکر ہوگا تو کیا ؟ ۔ اللہ دنیا جہان سے بے نیاز ہے ۔ اے محمد ! تو اہل کتاب سے پوچھ " اے اہل کتاب ! تم اللہ کی آیتوں سے کیوں انکار کرتے ہو ؟ تمھارے

کعبہ

مقام ابراہیم

حج

۵۱ اس آیت کو حارث کے بھائی نے حارث کے پاس بھیجا کہ تم توبہ کرو اللہ اور مسلمان ہو جاؤ ۔ حارث پھر مسلمان ہوا اور ان گیارہ شخصوں کے پاس جو اسکے ساتھی تھے گیا کہ اُن کو بھی پھر مسلمان کرے ۔ وہ لوگ مسلمان نہ ہوئے اور کہنے لگے کہ اب تو توبہ کی آیت آ ہی گئی خود دیکھا جائے گا بالفعل تو مکے میں کفار کے پاس رہیں گے اور اگر مسلمان مغلوب ہوئے تو فہو المراد اور نہیں تو مجبوری پھر ہم بھی مسلمان ہو جاویں گے ۔ ۵۲ اُس وقت یہ دوسری آیت نازل ہوئی ۔ ۵۳ یعقوب علیہ السلام کا نام ہے ۔ ۵۴ یہود نے آنحضرت سے کہا کہ آپ ملت ابراہیم پر ہونے کا دعوی کرتے ہیں اور اونٹ کا گوشت اور دودھ کھاتے ہیں حالانکہ حضرت ابراہیم اس کو نہیں کھاتے تھے ۔ وحی نازل ہوئی کہ ابراہیم کے وقت میں یہ حرام نہیں تھا حضرت یعقوب نے خود چھوڑ دیا تھا ۔ ۵۵ وہ جگہ جہاں کھڑے ہو کر حضرت ابراہیم خانہ کعبہ بناتے تھے ۔ ۵۶ اس آیت سے حج فرض ہوا ۔

اعمال کو اللہ دیکھتا ہے" + اے محمد! تو اہل کتاب سے پوچھ۔ "تم دیدہ و دانستہ مسلمانوں کو اللہ کی راہ سے کیوں روکتے ہو اور کجی ڈھونڈھتے ہو؟"[۵۱] تمھارے کام سے اللہ بے خبر نہیں ہے۔ ایمان والو! اگر تم ایمان لا کر اہل کتاب کے کسی فرقہ کی بات مانوگے تو یہ تمھیں پھر مومن سے کافر بنا دیں گے۔ تم کفر کیونکر کروگے جب کہ اللہ کی آیتیں تمھیں سنائی جاتی ہیں اور اللہ کا رسول تم میں موجود ہے؛ اللہ کو جو شخص مضبوط پکڑے گا وہ سیدھی راہ پائے گا +

ایمان والو! اللہ سے ڈرو جیسا حق ہے اُس سے ڈرنے کا۔ اور مسلمان ہی مرو۔ تم سب مل کر اللہ کی رسی مضبوط پکڑو اور آپس میں پھوٹ[۵۲] نہ ڈالو۔ اللہ کا وہ احسان اپنے اوپر یاد کرو کہ تم ایک دوسرے کے دشمن تھے۔ اُس نے تمھارے دلوں میں الفت پیدا کی۔ اور اب اُس کے فضل سے تم آپس میں بھائی بھائی ہوگئے ہو۔ تم آگ کے گڑھے[۵۳] کے کنارہ پر تھے اُس نے تم کو بچا لیا۔ اسی طرح اللہ تم پر اپنے احکام ظاہر کرتا ہے۔ کہ تم راہ راست پر آجاؤ + تم میں ایک ایسی جماعت ہونا چاہیے جو بھلائی کی طرف بلائے۔ اچھی[۵۴] بات کا حکم دے اور بُری بات سے منع کرے۔ ایسے ہی لوگوں کے لیے فلاح ہے + تم اُن لوگوں کی طرح[۵۵] نہ ہو جاؤ جو احکام صریح آنے کے بعد متفرق ہوگئے اور خلاف کرنے لگے۔ اُن پر بروز قیامت بڑا عذاب ہوگا۔ اُس دن کسی کے منھ روشن ہوں گے اور[۵۶] کسی کے منھ تاریک ہوں گے + تاریک مُنھ والوں سے کہا جائے گا "ایمان لانے کے بعد تم کافر ہوگئے تھے تو اب کفر کی سزا میں عذاب چکھو"+ اور روشن مُنھ والے اللہ کی رحمت میں ہوں گے اور ہمیشہ اُسی میں رہیں گے + اے محمد! یہ اللہ کی آیتیں ہم تجھے ٹھیک ٹھیک سُناتے ہیں۔ دنیا

امامت کی ضرورت

ضرورت یکجائی مذہب

---

۵۱ اوس اور خزرج دو جنگجو فرقے مسلمان ہو کر باہم شیر و شکر ہوگئے + چند یہودیوں نے اُنھیں لڑوا دیا اُس وقت یہ آیت اُتری ہے ۵۲ یہاں مسلمانوں کو ایک دل رہنے اور باہم اختلاف نہ کرنے کی تاکید کی گئی ہے اور اپنی اپنی رائے علٰحدہ قائم کر کے نئے مذہب کی بنا ڈالنے کی بھی ضمناً ممانعت ہے + اور باہم اتفاق رکھنے کو اس طرح بتاتا ہے کہ ایام جاہلیت میں تم آپس میں لڑتے تھے ایمان کی برکت سے تم لوگوں میں مصالحت کا بیج بو یا گیا۔ اب بجائے اظہار اسامندی مذہبی امور میں اختلافات پیدا کر کے اظہار نفاق نہ کرو + ۵۳ جس کام سے آگ میں جلنا پڑے اُسکو آگ کا کنارہ ہی سمجھنا چاہیے + ۵۴ اچھی اور بُری بات معروف و منکر کا ترجمہ ہے + کتاب و سنت کے موافق جو کام ہوں اُسے معروف کہتے ہیں اور اسکی ضد کو منکر + اس آیت سے معلوم ہوا کہ مسلمانوں کو نصیحت کرنا اگر نیک نیتی سے ہو تو بڑا کار خیر ہے۔ اور ایسا کرنا فرض کفایہ بھی ہے + اس کے ادا کرنے کی صورت یہ ہے کہ ہر گروہ میں ایک شخص امور دینی کی تعلیم کے لیے مقرر کیا جائے + ۵۵ توریت و انجیل کے صریح احکام کے ہوتے ہوئے یہود و نصاریٰ نے آپس میں پھوٹ پیدا کر کے بہت سے فرقے بنا لیے تھے۔ اللہ کہتا ہے کہ اُن کی طرح مسلمان پھوٹ اختیار نہ کریں + ۵۶ یہ ایسی مثال ہے جیسے کہ سرخ رو اور سیاہ رو اچھے بُرے کام کرنے والوں کے لیے بولتے ہیں + بعض نے لکھا ہے کہ اس سے مرتد مراد ہیں اور بعض نے لکھا ہے کہ جمیع کفار داخل ہیں کیونکہ بزور عقل سب سمجھتے ہیں کہ صنعت عالم کا کوئی صانع ہے اور پھر یہ سمجھ کر جو کوئی عمل نہیں کرتا وہ اس آیت کا مصداق ہے +

جہان کے لوگون پر اللہ ظلم کرنا نہین چاہتا ✦ آسمانون اور زمین مین جو کچھ ہی اللہ ہی کا ہی۔ اور اللہ ہی تک سب کام پہونچتے ہین[۵۱] ✦

سلا ع مسلمانو! جتنی امتین لوگون کی رہنمائی کے لیے پیدا ہوئین تم اُن سب سے بہتر ہو۔ کہ اچھی باتون کا حکم دیتے ہو اور بُری باتون سے منع کرتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔ اگر اہل کتاب ایمان لائین تو اُن کے لیے بہتر ہی۔ ان مین بعض تو ایمان لائے ہین۔ لیکن اکثر نافرمان ہین ✦ یہ تمھارا کچھ نہ بگاڑین گے صرف ایذا پہونچائین گے۔ تم سے لڑین گے تو پیٹھ پھیر ین گے۔ اور پھر کوئی ان کا مددگار نہوگا ✦ اللہ کی ذمہ داری یا آدمیون کی پناہ نہوتی تو جہان دیکھو ان پر ذلت چھائی ہوئی ہوگی[۵۲] اللہ کے غضب مین یہ گرفتار ہین اور محتاجی ان پر آپڑی ہی ✦ یہ اس لیے ہی کہ یہ اللہ کی آیتون کے منکر تھے اور نبیون کو ناحق قتل کرتے تھے۔ اس انکار و قتل کی جراءت انھین اس لیے ہوئی کہ یہ نافرمان تھے اور حد سے بڑھ گئے تھے ✦ یہ سب یکسان نہین ہین۔ اہل کتاب[۵۳] مین کچھ لوگ ایسے بھی ہین کہ راتون کو کھڑے ہو کر اللہ کی آیتین پڑھتے ہین۔ اور سجدے کرتے ہین۔ اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہین۔ اچھی بات کا حکم دیتے ہین۔ بُری بات سے منع کرتے ہین اور نیک کامون مین دوڑتے ہین بس یہی لوگ نیک بندون مین ہین۔ اور کار نیک جو یہ کرین گے ہرگز نامقبول نہوگا۔ اللہ پرہیزگارونکو خوب جانتا ہی ✦ ان منکرون کے مال اور اولاد اللہ کے آگے کچھ بھی ان کے کام نہ آئین گے۔ یہ لوگ دوزخی ہین اور ہمیشہ دوزخ مین رہین گے ✦ کفار[۵۴] جو اس دنیا کی زندگی مین خرچ کرتے ہین اُنکی مثال ایسی ہی جیسے اپنے حق مین بُرائی کرنے والون کی کھیتی کو پالا بھری ہوئی ہوا مار جائے اور اُسے نابود کر دے۔ اللہ نے اُن پر ظلم نہین کیا ہی یہ خود اپنے آپ پر ظلم کرتے ہین ✦ مومنو! غیرون کو اپنا راز دار نہ بناؤ۔ تمھاری خرابی مین وہ کمی نہین کرتے۔ تمھاری تکلیف مین اُن کی خوشی ہی۔ دشمنی اُن کی باتون سے ظاہر ہوتی ہی۔ اور جو کچھ وہ اپنے دل مین رکھتے ہین وہ اور بھی بڑھ کر ہی۔ ہم نے تمھین نشانیان بتا دین۔ اگر تمھین عقل ہو تو سمجھو ✦ تم لوگ تو اُن کے دوست ہو مگر وہ تو تمھارے دوست نہین ہین۔ حالانکہ تم اللہ کی تمام کتابون کو مانتے ہو۔ وہ جب تم سے ملتے ہین تو اپنے آپ کو

مومن اور غیر مومن

منافقین

---

[۵۱] اسکا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہی کہ سلسلہ اسباب خدا ہی پر ختم ہوتا ہی۔ سبب اول وہی ہی ✦ [۵۲] اللہ کی ذمہ داری ترجمہ ہی حبل من اللہ کا۔ مراد اس سے ہی ایمان لانا ✦ آدمیون کی پناہ ترجمہ ہی حبل من الناس کا۔ مراد ہی جزیہ دینا۔ یعنے ہونے کے لیے مسلمان ہونا یا مسلمانون کے تابع ہو کر جزیہ دینا۔ ان دو صورتون کے سوا مفر نہین ہی ✦ جزیہ کے لیے دیکھو تاریخ الاسلام طبع ثانی صفحہ ۵۲ ۔ [۵۳] ابن سلام اور انکے ساتھیون کی طرف اشارہ ہی ✦ [۵۴] مال دیا لیکن اللہ کی رضامندی پر نہین دیا تو دینا اور نہ دینا برابر ہی ✦ یا جو مال دنیا کی نمائش اور ناموری یا خدا اور رسول کی مخالفت اور فسق و فجور مین خرچ کیا گیا ہو تو اُسکی بھی یہی مثال ہی ✦

مسلمان بناتے ہین اور جب اکیلے ہوتے ہین تو غصے سے تم پر اپنی اُنگلیان کاٹ کھاتے ہین - ای محمدؐ! تو ان لوگون سے کہہ "تم اپنے غصے مین جل مرو" + اللہ کو دونون کی باتین معلوم ہین + مسلمانو! اگر تم کو کوئی فائدہ پہونچتا ہی تو اُن کو بُرا معلوم ہوتا ہی اور تم کو نقصان پہونچتا ہی تو وہ اُس سے خوش ہوتے ہین - اگر تم صبر کروگے اور بچتے رہوگے تو تمھارا اُن کے مکر سے کچھ نہ بگڑے گا - وہ جو کچھ کرتے ہین سب اللہ کے اختیار مین ہی +

غزوۂ اُحد

سلہ اے محمدؐ! وہ بھی ایک وقت تھا کہ جب فجر کو اپنے گھر سے نکل کر تو مسلمانون کو لڑائی کے موقعون پر بٹھا رہا تھا - اللہ سنتا جانتا ہی + اُس وقت تم مین سے دو فرقون نے نامردی کرنا چاہی تھی - لیکن اُنھون نے ایسا نہ کیا - اللہ اُن کا مددگار تھا - مومنون کو اللہ ہی پر بھروسا کرنا چاہیے بدر کی لڑائی مین تم بے مقدور تھے اور اللہ نے تمھاری مدد کی تھی - تو اب اللہ سے ڈرتے رہوگے تو عجب نہین پھر موقع شکر گذاری پاؤ + اے محمدؐ! روز بدر کا واقعہ ہی - کہ تو مسلمانون سے کہتا تھا "آسمان سے تین ہزار فرشتے تمھاری مدد کو اللہ کے بھیجے ہوے اُترین تو کیا وہ کفایت نکرین گے؟ بلکہ اگر تم ثابت قدم رہو اور نافرمانی نکرو اور دشمن تم پر اسی دم چڑھ آئین تو پانچ ہزار فرشتے عمدہ گھوڑے رکھنے والے تمھارا اللہ تمھاری مدد کے لیے بھیجدے گا - اللہ نے ایسا محض تمھارے خوش کرنے کو کیا ہی تاکہ تمھارے دل اُس سے مطمئن ہون ورنہ مدد کرنا تو صرف زبردست حکمت والے اللہ کے اختیار کی بات ہی + اللہ نے بدر مین تمھاری مدد اس لیے کی کہ کفار کا ایک گروہ قتل کیا جائے یا وہ ذلیل ہو اور نامراد ہو کر بھاگ جائے + اے محمدؐ! تیرا کچھ اختیار نہین ہی - اللہ چاہے ان پر رحم کرے یا ان کو سزا دے کہ یہ ظالم ہین + جو کچھ آسمانون مین ہی اور جو کچھ زمین مین ہی اللہ ہی کا ہی + جسے چاہے وہ بخشے اور جس پر چاہے وہ عذاب کرے - اللہ بخشنے والا مہربان ہی +

سلہ آنحضرتؐ کے مکہ سے مدینہ مین چلے آنے کے ڈیڑھ سال بعد کافران مکہ سے مسلمان بموجودگی و شرکت پیغمبر خدا کے لڑے - اس لڑائی کا نام جنگ بدر ہی - یہ پہلی لڑائی ہی جسمین مسلمانون نے فتح پائی + آیندہ سال بدلہ لینے کے لیے جمعیت کثیر کے ساتھ کفار نے مدینہ پر چڑھائی کی + بہت سے آدمیون کی جمعیت کے ساتھ فجر کے وقت گھر سے پیغمبر خدا چلے - اسی کی طرف صبح کو گھر سے نکلنے کا اشارہ ہی ابن اُبی ایک منافق تھا اُس کے بہکانے سے دو فرقے پیغمبر کا ساتھ چھوڑ کر چلے تھے - لیکن سردارون کے سمجھانے سے سمجھ گئے - اسی کو دو فرقون کا نامردی کرنا اللہ کہتا ہی + اس غزوہ کا نام غزوۂ اُحد ہی + دیکھو تاریخ الاسلام طبع ثانی صہ ۱۱۴ + سلہ یعنی جنگ اُحد مین ہزیمت نہ پاؤ + سلہ یعنی روز بدر آنحضرت مسلمانون سے کہتے تھے کہ تم ہمت کرو تو اللہ تمھاری مدد غیب سے کرے گا + سلہ اللہ اور انسان کے درمیان جو قوت کام کرتی ہی اُسے اصطلاح شرع مین فرشتہ کہتے ہین - لیکن فرشتون کی ماہیت کہین قرآن مین نہین بیان کی گئی ہی + مفسرون کا یہ خیال ہی کو کوئی اور [illegible] سے شریک جنگ تھے اور بعض یہ سمجھتے ہین کہ تائید غیبی لسان تمثیلی مین یون بیان کی گئی ہی - دیکھیے دیباچہ مین ملائکہ

سود خواری

ع اے ایمان والو! دونا چوگنا سود نہ کھاؤ[50]۔ اللہ سے ڈرو کہ تمھارا بھلا ہو۔ اُس آگ سے جو کافرون کے لیے مہیا کی گئی ہی بچو۔ اللہ اور اللہ کے رسول کا حکم مانو تاکہ تم پر رحم کیا جاے دوڑو اپنے رب کی بخشش کی طرف اور اُس جنت کی طرف جس کا عرض مثل آسمانون اور زمین کے ہی اور جو اُن متقیون کے لیے بنائی گئی ہی جو تونگری اور تہیدستی ہر حالت مین خرچ کرتے ہین۔ غصے کو روکتے ہین اور لوگون کی خطائین معاف کرتے ہین[51]۔ اِن نیکو کارون کو اللہ پسند کرتا ہی۔ یہ

توبہ

لوگ ایسے ہین کہ جب کوئی گناہ یا اپنے حق مین کوئی برائی کرتے ہین۔ تو پھر اللہ کو یاد کرکے اپنے گناہون کی معافی مانگتے ہین کیونکہ اللہ کے سوا کون گناہ معاف کرسکتا ہی؟ اور دانستہ اپنے افعال بد پر اصرار نہین کرتے۔ انھین لوگون کو اپنے رب کی طرف سے بدلہ مین مغفرت ملے گی اور ایسے باغ

ذکر غزوہ احد

ملین گے جن کے نیچے نہرین بہتی ہین اور جن مین انھین ہمیشہ رہنا ہوگا۔ نیک کام کرنے والون کو کیسا اچھا اجر ملے گا۔ اے مسلمانو! تم سے پہلے کتنے[52] واقعات ایسے گذر چکے ہین۔ ملک مین سیر کرو اور دیکھو کہ نبیون کے جھٹلانے والون کا کیسا انجام ہوا۔ لوگون کے لیے یہ ایک بیان ہی۔ اور پرہیزگارون کے لیے ہدایت اور نصیحت ہی۔ تم سست اور غمگین نہو۔ تم ایمان والے ہو تو تمھین غالب ہوگے۔ اگر تم زخمی ہوے تو کیا؟ اسی طرح وہ لوگ بھی زخمی ہوے[53] تھے۔ یہ تو زمانہ ہی جسے ہم آدمیون مین پھرا کرتے ہین تاکہ ایمان[54] والون کو اللہ جان لے اور تم مین سے بعض کو درجۂ شہادت دے۔ ورنہ اللہ ان ظالمون کا دوست نہین ہی۔ اللہ کو یہ منظور تھا کہ وہ ایمان والون کو پاک کرے اور کافرون کو مٹائے۔ کیا تم[55] سمجھتے تھے کہ اللہ تمھارا مجاہدہ اور صبر نہ دیکھے گا۔ اور تم کو جنت ملجائے گی؟ اس کے پہلے تو تم اسی موت کی آرزو کرتے تھے جسے اب تم نے آنکھون[56] سے دیکھ لیا۔

[50] عرب مین سود در سود کا بہت رواج تھا۔ اصل کا دوچند چہار چند قرضدارون سے دانان وصول کرتے تھے۔ اسی رعایت دونا چوگنا بیان کیا گیا۔ اس کا مطلب یہ نہین ہی کہ کم سود لینا حلال ہی اور اگر یہ کہا جائے کہ سورۂ بقرہ رکوع ۳۸ مین جب سود کی ممانعت کی گئی ہی اس سود کی توضیح بیان کی گئی ہی یعنی مثل ہندوون کے مسلمانون مین صرف زائد سود لینے کی ممانعت ہی کم سود درست ہی تو یہ علماء اسلام کی راے کے خلاف ہوگا۔ دیکھو الاسلام صر ۴ ۵ [51] سخاوت۔ تحمل۔ عفو۔ ان تینون باتون کے ساتھ اتفاقی صورت پوری ہوتی ہی اور جنت صلہ مین ملتی ہی۔ [52] جنگ احد مین مسلمانون کو ہزیمت ہوئی۔ اُن کی تسکین کے لیے یہ آیتین نازل ہوئی۔ اصل یہ ہی کہ ہمیشہ نبیون کو یون ہی کفار سے لڑنا پڑا ہی۔ لیکن دیکھو کہ انجام ہمیشہ کفار کا خراب ہوا اور مسلمانون کی ہمیشہ فتح رہی۔ [53] یعنی جنگ بدر مین کفار بہت زخمی ہوے تھے۔ [54] جنگ احد کی ہزیمت اس لیے تھی کہ مسلمانون کو شہادت کا درجہ ملجائے اور منافق اور مومن پرکھ لیے جائین۔ ایسا نہین ہی کہ اللہ کافرون کو دوست رکھتا ہی اور اس لیے اُن کو فتح ہوئی۔ [55] بہت سے مسلمانون کو یہ افسوس تھا کہ ہم جنگ بدر مین کیون نہ شریک ہوے اور ہم کو درجۂ شہادت کیون نہ ملا۔ جنگ اُحد کی ہزیمت سے جو لوگون کے دل کمزور ہوے تو اللہ اس طور پر اُن کی نامردی پر ہنستا ہی اور اُن کو جرات دلاتا ہی۔ [56] یعنی دیگر مسلمانون کو شہید ہوتے دیکھا۔

ع ۵ محمدؐ بھی[۵۱] ایک رسول ہی ۔ اس کے پہلے بھی رسول گذرے ہین ۔ پھر اگر وہ مرجائے یا مارا جائے تو کیا تم اُلٹے پانون کفر کی طرف پھر جاؤگے ، جو کوئی ایسا کرے گا وہ اللہ کا کچھ بگاڑ نہ سکے گا اور شکر کرنے والون کو اللہ عنقریب جزا دے گا ✽ کوئی شخص بے حکم خدا مر نہین سکتا ۔ وقت مقرر لکھا ہوا ہی ۔ جو کوئی دنیا مین بدلہ چاہتا ہی ہم اُسے دنیا مین دیتے ہین ۔ اور جو آخرت مین بدلہ چاہتا ہی اُسے آخرت مین دیتے ہین ۔ شکر کرنے والون کو ہم عنقریب جزا دین گے ✽ بہت سے پیغمبرون کے ساتھ ہوکر بہت سے اللہ والون نے کفار سے جنگ کی ہی ۔ اللہ کی راہ مین تکلیف پہونچنے سے نہ وہ لوگ ہمت ہارتے تھے نہ سست ہوتے تھے اور نہ دبتے تھے ۔ اللہ صابرون کو دوست رکھتا ہی ✽ وہ لوگ یہی کہتے تھے "اے ہمارے رب![۵۲] ہمارے گناہ اور ہمارے کامون مین جو ہم سے زیادتیان ہوئین اُنھین بخش دے ۔ ہمین ثابت قدم رکھ اور گروہ کفار پر ہم کو فتح دے" ✽ پھر اللہ نے اُن کو دنیا مین بدلہ دیا اور آخرت مین بھی اچھا بدلہ دیا ۔ نیک بندون کو اللہ دوست رکھتا ہی ✽

ع ۶ اے مومنو! اگر تم کافرون کا کہنا مانوگے تو وہ تم کو اُلٹے پانون کفر کی طرف پھیر دین گے اور تم خسارہ مین آجاؤگے ✽ وہ نہین بلکہ اللہ تمھارا ہی خواہ ہی ۔ اُس کی مدد بہترین مدد ہی ✽ اب ہم کافرون کے دلون مین تمھاری ہیبت[۵۳] ڈالین گے ۔ کیونکہ جن کے لیے اللہ نے کوئی سند نہین اُتاری ہی اُنھین وہ اللہ کا شریک ٹھہراتے ہین ✽ دوزخ اُن کا ٹھکانا ہی ۔ ظالمون کے لیے وہ بُری جگہ ہی ✽ اے مسلمانو! جب تم نے اللہ کے حکم سے کافرون کو قتل کیا تو اللہ اپنا وعدہ[۵۴] سچا کر چکا لیکن بعد اس کے کہ اللہ نے تمھین تمھاری خاطر خواہ آثار فتح دکھا دیے تھے تم نے خود نامردی کی

---

[۵۱] جنگ اُحد مین بہت سے مسلمان شہید ہوے پیغمبر خدا بھی زخمی ہوے ✽ لوگون مین پیغمبر خدا کی شہادت کی خبر مشہور ہوگئی ✽ ضعیف الاعتقاد مسلمانون نے ابن ابی کے وسیلے سے ابوسفیان سے پناہ مانگی اور پیغمبر خدا کے استفسار پر ان لوگون نے کہا کہ جب آپ کی شہادت کی خبر ہم لوگون نے سُنی تو اور کیا سہارا ہم لوگون کے پاس تھا ۔ اُسوقت یہ آیت نازل ہوئی کہ محمدؐ کے جینے اور مرنے سے اسلام کو کیا تعلق ہی ۔ اسلام خدا کا دین ہی اور محمدؐ ایک خدا کا پیغمبر ہی ✽ [۵۲] جنگ اُحد مین کچھ تو منافق تھے جو ابوسفیان سے پناہ مانگنے لگے اور کچھ بودے مسلمان تھے جو بھاگ نکلے اور کچھ ایسے تھے جو برابر ثابت قدم رہے انھین لوگون کی تعلیم کے لیے یہ کلمے ہین ✽ [۵۳] جنگ اُحد کی ہزیمت کی یہ وجہ ہوئی کہ درہ کوہ میں جو مسلمان کھڑے کیے گئے تھے وہ ہٹ گئے اور اُسی راہ سے کفار نے آکر حملہ کیا اور مسلمان اس لڑائی مین پسپا ہوے ۔ ایک پہاڑی پر جاکر پیغمبر خدا مع اپنے ساتھیون کے بیٹھے ✽ ابوسفیان لشکر کفار قریش کا سردار پہاڑی تک گیا لیکن کچھ ایسا رعب اُس پر غالب ہوا کہ وہ مقابلہ کو آگے بڑھ نہ سکا اور نہ اُسے مدینہ کے تاخت و تاراج کی جرأت ہوئی ✽ جب وہ مکہ کی طرف پھرا تو مسلمانون نے تعاقب کیا تین منزلین طے کرنے کے بعد مسلمان قریب کفار کے پہونچے کفار یہ دیکھکر بدحواس بھاگے ۔ اسی واقعہ کو خدا فرماتا ہی "ہم کافرون کے دل مین تمھاری ہیبت ڈالین گے" ✽ [۵۴] ابتداے جنگ اُحد مین مسلمانون کے غلبہ کے آثار نظر آئے ۔ کفار شکست کھا چکے تھے ۔ کہ درہ والی فوج پیغمبر کی ہدایت کو بھلا کر اوپنے سردار عبداللہ بن جبیر کا حکم رد کرکے لوٹ مین شریک ہونے کو درہ کوہ سے چلی آئی ✽ اسی کو خدا کہتا ہی کہ مسلمانون سے جو وعدہ فتح کا ہو گیا تھا وہ تو ہم پورا کرچکے یعنے فتح کے آثار دکھا دیے اب وہ خود اپنی حماقت اور نافرمانی سے بات بگاڑ دین تو کیا کیا جائے ✽

حکم رسول مین جھگڑا کیا اور نافرمانی کی۔ تم مین سے کوئی دنیا[۱] چاہتا تھا اور کوئی آخرت چاہتا تھا۔ پھر اللہ نے تم کو اُن (کافرون) کے قتل سے باز رکھا تاکہ تمھارا[۲] امتحان کیا جائے[۳] اور پھر تمھاری خطا معاف بھی کردے۔ مؤمنین پر اللہ فضل رکھتا ہی + یاد کرو کہ جب تم پہاڑ پر چڑھ دوڑے تھے تو مڑکر کسی کو دیکھتے نہ تھے۔ حالانکہ رسول تمھارے پیچھے پکار رہا تھا۔ پھر تم پر غم[۴] پر غم ٹوٹ پڑا تاکہ مطلب کا فوت ہونا اور مصیبت کا آنا تم کو نہ کھلے۔ اللہ کو تمھارے کام کی خبر ہی + اللہ نے اُس غم کے بعد پھر تم پر امن کی نیند[۵] اُتاری جس نے تم مین سے بعض کو آگھیرا اور تم مین سے بعض منافق ایسے تھے جن کو اُن کی طبیعتون نے غم مین مبتلا کردیا تھا اور اللہ پر وہ زمانہ جاہلیت کے سے جھوٹے گمان کرتے تھے اور کہتے تھے ہمین کچھ اختیار نہین ہی"۔ اے محمد! تو ان لوگون سے کہدے کہ تمام اُمور اللہ کے اختیار مین ہین یہ لوگ دلون مین باتین چھپائے ہوئے رہتے ہین تجھپر ظاہر نہین کرتے۔ یہ کہتے ہین کہ "اگر کچھ ہمارا اختیار ہوتا تو ہم یہان نہ مارے جاتے"۔ اے محمد! تو کہدے کہ اگر تم اپنے گھرون مین ہوتے جب بھی جنکی قسمت مین قتل ہونا لکھا ہوا تھا وہ اپنے مقتلون مین پہونچ جاتے۔ اللہ کو اِس[۶] طرح سے تمھارے دل کی بات کا آزمانا اور تمھارے دلی خیالات کا صاف کرنا تھا۔ اللہ کو دلون کی باتین معلوم ہین + دونون جماعتون کے مقابلہ کے وقت جو[۷] تم مین سے اُنھون نے منھ پھیرا تھا اُن کو اُن کے گناہ کی شامت سے شیطان نے بہکا دیا تھا۔ اللہ نے اُن کو معاف کردیا۔ بیشک اللہ بخشنے والا بُردبار ہی +

غزوہ احد

ع اے مؤمنو! تم اُن منکرون کے مثل نہ ہوجاؤ جن کے بھائی سفر یا جہاد (لڑائی) مین گئے ہون تو وہ کہتے ہین "ہمارے پاس وہ ہوتے تو نہ مرتے اور نہ مارے جاتے"۔ اللہ ہی نے اُن کے

[۱] درۂ کوہ کو اسلیے بعض مسلمانون نے چھوڑا تھا کہ مال غنیمت لوٹنے کی فکر پیدا ہوئی تھی اور جو پکے مسلمان تھے وہ جگہ سے نہین ہٹے اور بوجہ اپنی قلت کے شہید ہوے۔ اگر سب وہین قائم رہتے تو پھر کفار غالب نہ آتے + [۲] جنگ اُحد مین مسلمانون کو غلبہ ہوتے ہوتے رہگیا۔ اللہ کہتا ہی کہ مین نے مسلمانون کو کافرون پر اسلیے فتح حاصل کرنے نہین دی تاکہ پکے اور کچے مسلمانون کا امتحان ہوجائے کہ کون مصیبت مین ایمان پر قائم رہتا ہی + [۳] جن لوگون نے درۂ کوہ کو اپنے سردار کی مرضی کے خلاف چھوڑ دیا اور وہی گویا ہزیمت کے اصل سبب تھے اُنکی خطا معاف ہوئی + [۴] مسلمانون کی فتح ہوچکی تھی وہ مال غنیمت لوٹ رہے تھے کہ دفعتہً ہزیمت ہوئی مال غنیمت کی فوت اور ہزیمت کی مصیبت یہ غم بڑے بیڈھب تھے + اللہ کہتا ہی کہ اسی حالت مین تمکو محمد کے مارے جانے کی خبر پہونچی تو گویا غم پر غم پہونچا + پچھلا غم سخت تھا اسلیے اُسنے اگلے غم کو بھلا دیا اور پچھلا غم پیغمبر کے جان بجان آ ساد دیکھنے کے بعد خود ہی زائل ہوگیا۔ اگر اللہ ایسا نہ کرتا تو مسلمانون کو اپنی چوک کا ایسا غم ہوتا کہ مشکل سے جاتا + یہ مطلب بھی بیان کیا گیا ہی کہ اللہ نے یہ مصیبت اور تکلیف اسلیے مسلمانون پر نازل کی کہ انھین صبر کرنے کی بھی عادت ہو + [۵] جنگ کے بعد اصحاب جان نثار کو نیند آئی اور اسطرح انکی ماندگی دفع ہوگئی اور منافقین اُدھیڑبن مین پڑے تھے اور اسلام پر اُن کے دل شک کرتے تھے + [۶] ہزیمت اہل اسلام اور غلبہ کفار اس لیے تھا کہ منافق پہچان لیے جائین اور مسلمانون کی استواری عزیمت ظاہر ہوجائے + [۷] یعنی جنگ اُحد شروع ہونے پر جو لوگ شیطان کے وسوسے سے اپنے امیر کا حکم عدول کرکے درۂ کوہ سے باہر نکل آئے تھے + [۸] جو لوگ قتل ہوے تھے اُن کی نسبت اُن کے بعض رشتہ دار کہتے تھے کہ وہ جنگ مین نہ جاتے تو کیون مارے جاتے۔ اور یہ کہنا مخاطب کی ہمت گھٹانے اور افسوس بڑھانے کی غرض سے تھا جسپر ضعفا مسلمانون سے کہا گیا ہی کہ تم اس طرح آپس مین نہ کہا کرو +

خیالات ایسے کر دیے ہین تاکہ اُن کے دلون مین یہ حسرت رہے - حالانکہ اللہ جلاتا ہی اور مارتا ہی - اور تمھارے اعمال کو اللہ دیکھتا ہی ✤ اللہ کی راہ مین تم مارے جاؤ یا مر جاؤ تو اللہ کی بخشش اور رحمت اُس دولت سے کہین بہتر ہی جو لوگ زندہ رہکر جمع کر لیتے ہین ✤ تم مر دیا مارے جاؤ اللہ ہی کے پاس جمع کیے جاؤگے ✤ اے محمدؐ! یہ بھی اللہ کی رحمت ہی جو تو اُنکو نرم دل ملا ہی - اگر تو بدخلق اور سخت دل ہوتا تو وہ تیرے پاس سے منتشر ہو جاتے - تو اُن کے قصور معاف کر - اُن کے واسطے بخشش مانگ اور معاملات مین اُن سے مشورہ لے اور بعد مشورہ کے اگر تیرا قصد مصمم ہو جاے تو اللہ پر بھروسا کر - بھروسا کرنے والون کو اللہ دوست رکھتا ہی ✤ مسلمانو! اگر اللہ نے تمھاری مدد کی تو پھر تم پر کوئی غالب نہ ہوگا - اور اگر اُس نے تم کو ذلیل کیا تو پھر اس کے بعد تمھارا مددگار کون ہو سکتا ہی؟ - مومنون کو اللہ پر بھروسا رکھنا چاہیے ✤ غلول[۵۲] کرنا (خیانت کرنا) نبی کی شان نہین ہی - جو کوئی غلول کرے گا وہ اپنی خیانت کی چیز قیامت کے دن سامنے لائے گا - پھر ہر ایک اپنی کمائی کا بدلہ پورا پورا پائے گا اور کسی پر ظلم نہ ہوگا ✤ کیا اللہ کی مرضی پر چلنے والا مثل ایسے شخص کے ہو جائے گا جو اللہ کے غضب مین آگیا ہو اور جس کا ٹھکانا جہنم ایسی بُری جگہ ہی؟ ✤ اللہ کے نزدیک لوگون کے درجے ہین - اللہ ہر ایک کے اعمال کو دیکھتا ہی ✤ اللہ کا مومنون پر احسان ہی کہ اُس نے اُنھین مین کا ایک رسول اُن کے پاس بھیجا ہی کہ وہ اُس کی آیتین اُنھین پڑھکر سناتا ہی اُن کو پاک کرتا ہی - کتاب (قرآن) اور کام کی باتین اُن کو سکھاتا ہی - ورنہ وہ لوگ پہلے صریح گمراہی مین تھے ✤ جنگ اُحد مین تمھین مصیبت پہونچی تو تم کیا پوچھتے ہو[۵۴] یہ کہان سے آگئی ہی؟ حالانکہ اس سے دوچند مصیبت تم جنگ بدر مین فریق مقابل کو پہونچا چکے ہو ✤ اے محمدؐ! تو اُن لوگون سے کہہ کہ یہ مصیبت[۵۵] خود تمھاری لائی ہوئی ہی - اللہ ہر شے پر قادر ہی ✤ دو فوجون کے بھڑنے کے روز جو تم کو مصیبت پہونچی وہ اللہ کے حکم سے تھی تاکہ وہ مومنون

تقسیم غنیمت

---

۵۱ ماحصل یہ ہی کہ اللہ کے فضل سے رسول رحمدل ہی - جنگ اُحد مین جو کچھ کہ ہوا اُسے بھول جانا چاہیے اور ایک دل ہو کر مشورہ اور سعی کرنا چاہیے ✤ ۵۲ مال غنیمت یا زکوٰۃ کی تقسیم کے قبل براہ خیانت کچھ نکال رکھنا غلول کرنا کہلاتا ہی ✤ اس آیت کا مطلب تو ظاہر ہی کہ لڑائی فتح ہونے کے بعد جو مال لوٹ کا ملے وہ سب ایک جگہ جمع کیا جائے اور باقاعدہ فوج مین تقسیم ہو ✤ شان نزول کے متعلق بعض نے کہا ہی کہ جنگ بدر کا مال غنیمت جو تقسیم کرنے کے لیے جمع کیا گیا اُسمین ایک کملی کم ہو گئی کسی بد باطن نے خیال کیا کہ شاید وہ پیغمبر خدا کے پاس ہو گئی ✤ اُسوقت یہ آیت اُتری کہ پیغمبر غلول نہین کر سکتا غلول کرنا معصیت ہی ✤ دیکھیے چھوٹی چھوٹی باتین بھی کس درجہ باقاعدہ تھین جب ہی تو اگلے مسلمانون نے حیرت انگیز ترقیان کی تھین ✤ ۵۳ آنحضرت محمد رسول اللہ ✤ ۵۴ یہ نہ پوچھو کہ جنگ اُحد مین ہزیمت کیون ہوئی - اللہ کی مرضی یہی تھی ہوا اور پھر یہ نہین سوچتے کہ جنگ اُحد مین تمھارے ستر مارے گئے اور جنگ بدر مین فریق مخالف کے ستر گرفتار ہوے اور ستر قتل ہوے ✤ ۵۵ یعنی جنگ بدر کے قیدیون کو تمھین نے چھوڑ دیا تھا جو تم سے جنگ اُحد مین آکر لڑے یا یہ کہ جنگ اُحد مین درہ کوہ سے تم ہٹے اور تمھین لڑائی مین ہزیمت اور مصیبت کے باعث ہوے ✤ خلاصہ یہ کہ تمھاری معصیت اور خطا کے باعث یہ مصیبت آئی ✤

اور منافقون کو معلوم کرے ۔ ان منافقون سے کہا گیا تھا کہ آؤ اللہ کی راہ مین لڑو یا دشمنون کو ہٹا دو تو یہ کہتے تھے کہ ہمکو معلوم ہو جاے کہ لڑائی ضرور ہوگی تو ہم تمھارے ساتھ چلین ۔ اُس روز یہ بہ نسبت ایمان کے کفر سے زیادہ نزدیک ہو گئے تھے اور جو بات دلون مین[۵۱] نہ تھی اُسے مُنھ سے کہتے تھے ۔ اللہ خوب جانتا ہو اُسے جسے یہ چھپاتے[۵۲] ہین ۔ یہی لوگ جو جنگ اُحد سے بیٹھ رہے ہین اپنے بھائیون کی نسبت کہتے ہین "اگر وہ ہمارا کہنا مانتے تو مارے نہ جاتے"۔ اے محمدؐ! تو ان سے کہہ "اگر سچے ہو تو موت کو اپنے اوپر سے ٹال دینا"۔ اے محمدؐ! جو لوگ اللہ کی راہ مین مارے گئے ہین اُن کو ہرگز مردہ نہ سمجھ ۔ بلکہ وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہین ۔ رزق پاتے ہین ۔ اللہ نے جو اپنے فضل سے اُنھین دیا ہو اُس پر خوش ہین اور جو لوگ[۵۳] اُن کے پیچھے ہین ۔ ابھی اُن تک نہین پہونچے ہین ان کے لیے وہ خوشیان منا رہے ہین کہ نہ ان کو کچھ ڈر ہوگا اور نہ غم ہوگا ۔ وہ خوشیان منا رہے ہین اللہ کی نعمتون کی اور اللہ کے فضل کی اور اس امر کی کہ اللہ ایمان والون کا ثواب ضائع نہین کرتا ۔

غزوہ اُحد

ع ۱۸ زخم کھا کر جنھون[۵۴] نے اللہ اور رسول کا حکم مانا ۔ نیک کام کیے اور پرہیزگاری کی اُن کو بڑا ثواب ملے گا ۔ جب اُن سے لوگون نے کہا "تمھارے مقابلے کے لیے بہت سے لوگ جمع[۵۵] ہوے ہین ۔ تم اُن سے ڈرو" تو اُن کا ایمان اور بڑھ گیا اور وہ بولے کہ "ہم کو اللہ کافی ہو کہ وہ اچھا کارساز ہو" پھر اللہ کے احسان اور فضل سے وہ واپس آئے[۵۶] ۔ اُن کو کچھ گزند نہین پہونچا ۔ وہ اللہ کی رضا پر چلے ۔ اللہ کا فضل بڑا ہو ۔ یہ ڈرانے والے شیطان ہین اور اپنے ساتھیون سے تم مسلمانون کو ڈراتے ہین ۔ تم اُن سے نہ ڈرو اگر ایمان رکھتے ہو تو مجھ سے ڈرو ۔ اے محمدؐ! وہ لوگ جو کفر مین بڑھتے جاتے ہین تجھے رنج نہین پہونچا سکتے ۔ وہ اللہ کا کچھ بھی بگاڑ نہین سکتے ۔ اللہ چاہتا ہو کہ آخرت مین اُن کو کچھ حصہ نہ دے اور وہ عذاب عظیم مین گرفتار ہون ۔ ایمان[۵۷] کے بدلے کفر خریدنے والے لوگ اللہ کا کچھ

۵۱ دل مین تو لڑائی سے بچنا چاہتے تھے اور مُنھ سے کہتے تھے کہ جانا عبث ہو لڑائی نہ ہوگی ۔ یہ اُن منافقون کی طرف اشارہ ہو جو جنگ اُحد مین شریک نہین ہوے تھے ۔ ۵۲ یعنی نفاق کو ۔ ۵۳ یعنی جو مسلمان بھائی ابھی دنیا مین ہین اُن کے انجام کو یہ خیال کر کے خوش ہوتے ہین ۔ ۵۴ جنگ اُحد کی ہزیمت کے بعد زخم خوردہ مسلمانون کو آنحضرتؐ نے کفار کے تعاقب کا حکم دیا اور اُنھون نے ایسا ہی کیا اور تین منزل تک کفار کو بھگا دیا ۔ اُن کی شان مین یہ آیت ہو دیکھو تاریخ الاسلام طبع ثانی صفحہ ۱۱۱ ۔ ۵۵ مسلمان جب تعاقب مین جا رہے تھے تو راہ مین کفار کے تعلیم کیے ہوے مخبرون سے ملاقات ہوئی جنھون نے لشکر کفار کی کثرت سے مسلمانون کو ڈرایا ۔ لیکن مسلمانون نے کچھ پروا نہ کی ۔ یہی مخبر آئندہ شیطانون سے تعبیر کیے گئے ہین ۔ ۵۶ یعنی تعاقب کر کے واپس آئے ۔ بعض مفسرین اس کا تعلق غزوہ بدر صغریٰ سے بتاتے ہین مگر ان اختلافات مین کوئی دلچسپی نہین ہو دیکھو تاریخ الاسلام طبع ثانی [illegible] ۔ ۵۷ اہل کتاب پہلے پیغمبر آخر الزمان کے مبعوث ہونے کے قائل تھے اور آخر مین براہ حسد اپنے قول سے منحرف ہو گئے تو گویا ایمان دے کر کفر خریدا ۔

نہ بگاڑین گے - بلکہ خود اُن کو عذاب الیم ہوگا + منکرین یہ نہ سمجھین کہ ہم جو[۵۱] انھین مہلت دیتے ہین اس مین ان کی بھلائی ہی - ہم تو اس لیے مہلت دیتے ہین کہ یہ گنا ہون مین بڑھتے جائین - آخرکار ان کو ذلت کی مار ہی + مت فقو ! اللہ ایسا نہین ہی کہ وہ مومنون کو اُس حالت پر چھوڑ دے جس پر تم ہو - وہ بُرے کو بھلے لوگون سے جدا کر دے گا - اور اللہ[۵۲] ایسا بھی نہین ہی کہ تمھین غیب کی باتین بتا دے - ہان اپنے پیغمبرون سے جسے وہ چاہتا ہی منتخب کرتا ہی - تم اللہ اور اُس کے رسول پر ایمان لائو - اور ایمان لا کر تم پرہیزگاری کروگے تو اجر عظیم تمھین ملے گا + اللہ نے جن لوگون کو اپنے فضل سے کچھ دیا ہی اور وہ اُس کے خرچ کرنے مین بخل کرتے ہین تو وہ یہ نہ سمجھین کہ بخل اُن کے حق مین اچھا ہی - بلکہ اُن کے حق مین یہ بُرا ہی - قیامت کے دن وہ شی جس کے خرچ کرنے مین انھون نے بخل کیا ہی اُن کے گلے کا طوق[۵۳] ہوگی - آسمانون اور زمین کی میراث اللہ کے لیے ہی - اللہ تمھارے اعمال سے خبردار ہی +

نومت نجوں

۱۹ ع

اللہ نے سُن[۵۴] لیا لوگون کا یہ کہنا کہ " اللہ محتاج ہی اور ہم مالدار ہین " ! اُن کا یہ کہنا ہم وہین لکھ لیتے ہین جہان اُن کا ناحق نبیون کو قتل کرنا ہم لکھ چکے ہین - اور بروز قیامت ہم کہین[۵۵] گے کہ چکھو جلا نیوالا عذاب - یہی تمھارے ہاتھون کی کمائی ہی - بے شک اللہ اپنے بندون پر ظلم روا نہین رکھتا + جو لوگ یہ کہتے ہین کہ اللہ نے ہم سے کہہ رکھا ہی کہ ہم کسی رسول پر ایمان نہ لائین جبتک[۵۶] وہ ایسی قربانی نہ کرے جسے آگ آکر جلا دے - اے محمدؐ ! تو اُن سے کہہ کہ " مجھ سے پہلے بہت سے رسول تمھارے پاس کھُلی کھُلی نشانیان اور یہ نشانی جو تم بیان کرتے ہو لے کر آئے تھے - تم سچے تھے تو تم نے انھین نبیون قتل کیا ؟ " + اے محمدؐ ! اگر وہ تجھے جھٹلائین - تو تو بُرا نہ مان تجھ سے پہلے بھی بہت سے رسول نشانیان صحیفے اور نورانی کتاب لے کر آئے تھے اور جھٹلائے گئے تھے + موت کا مزہ ہر شخص کو

منکرین اہل مدینہ یہودیان

[۵۱] پیغمبر خدا سے کسی نے پوچھا کون آدمی اچھا ہی ؟ - جواب ملا " جس کی عمر طویل اور عمل نیک ہو " پھر پوچھا گیا " کون بُرا ہی " ؟ جواب ملا " جسکی عمر طویل اور عمل قبیح ہو " + [۵۲] پیغمبر خدا نے کہا کہ میرے تابعین جنت مین جائین گے اور غیر تابعین جہنم مین جائین گے + کفار نے پوچھا جب آپ عالم الغیب ہین تو یہ بھی بتا دیجیے کہ کون آپ کا تابع ہوگا اور کون نہوگا + اُسوقت یہ آیت نازل ہوئی کہ اللہ جس کو چاہے غیب کی خبر سے مطلع کر دے - جیسا کہ منافقین کے انجام سے پیغمبر کو اُنھون نے مطلع کر دیا + [۵۳] یعنی بخیلون کا مال سانپ بنکر یا اسی طرح کچھ اور ہو کر اُن کے گلے مین لپٹے گا + [۵۴] اقرضوا اللہ کی آیت جو یہود نے سنی تو کہنے لگے " اللہ ہم سے قرض مانگتا ہی تو وہ محتاج اور ہم غنی ہین " + [۵۵] یہ روز قیامت فرشتون کی زبان سے + [۵۶] یہود کہتے تھے " پہلے زمانہ مین معجزہ تھا کہ قربانی رکھدی جاتی تھی اور آسمان سے آگ آکر اُسے جلا دیتی تھی - اے محمدؐ ! آپ بھی یہ معجزہ دکھائیے تو ہم ایمان لائین گے " + اُسوقت یہ آیت نازل ہوئی +

چکھنا ہے۔ تمکو تمھارے اعمال کا بدلہ پورا پورا قیامت ہی کے دن ملے گا ۔ اُس دن جو آگ سے
دور رکھا گیا اور جنت میں داخل کیا گیا اُسی کا کام بنا۔ دنیا کی زندگی تو دھوکے کی پونجی ہے ۔
مسلمانو! جان و مال کے نقصان سے تمھاری آزمائش کی جائے گی۔ اور اگلی کتاب والوں اور
مشرکوں سے تم بہت سی ایذا رسان باتیں سنوگے۔ اگر تم صبر[۵۱] کروگے اور پرہیزگاری کروگے
تو یہی ہمت کے کام ہیں ۔ اے محمدؐ! تو اہل کتاب کو وہ وقت یاد دلا جب اُن سے اللہ نے قول و
قرار لیا تھا کہ وہ لوگوں سے کتاب کا مطلب صاف صاف بیان کریں گے اور کوئی بات اُس میں سے
نہ چھپائیں گے لیکن قول کو تو اُنھوں نے پس پشت پھینکا اور اس کے بدلے میں تھوڑے[۵۲] دام
حاصل کیے۔ بُرا ہے وہ سودا جو یہ خرید رہے ہیں ۔ جو لوگ اپنے کیے پر خوش ہیں اور بے کیے[۵۳]
تعریف کے امیدوار ہیں۔ اے محمدؐ! تو ان کو عذاب سے بچا ہوا نہ سمجھ۔ ان کے لیے عذاب الیم
موجود ہے ۔ اللہ ہی کے لیے آسمانوں اور زمین کی سلطنت ہے۔ اور اللہ ہی ہر چیز پر قادر ہے ۔

ع آسمانوں اور زمین کی بناوٹ میں اور رات اور دن کے رد و بدل میں اُن عاقلوں
کے لیے نشانیاں[۵۴] ہیں۔ جو اللہ کو کھڑے بیٹھے اور لیٹے ہوے یاد کیا کرتے ہیں اور آسمانوں اور
زمین کی پیدائش میں غور کرتے ہیں اور کہتے ہیں " اے ہمارے پروردگار! تو نے یہ سب بے فائدہ
نہیں بنایا ہے۔ عیب سے تو پاک ہے عذاب دوزخ سے ہم کو بچا ۔ اے ہمارے رب! جسے تو نے دوزخ
میں ڈالا اُسے تو نے رسوا کیا۔ گنہگاروں کا مددگار کوئی بھی نہ ہوگا ۔ اے ہمارے رب! ہم نے سنا
کہ ایک منادی[۵۵] کرنے والا ایمان کی منادی کر رہا تھا اور کہتا تھا کہ تم لوگ اپنے رب پر ایمان لاؤ
تو ہم ایمان لائے ۔ اے ہمارے پروردگار! ہمارے قصور معاف کر دے اور ہمارے گناہ دور
کر دے۔ اور نیک بندوں کے ساتھ ہمیں موت دے ۔ اے ہمارے رب! اپنے رسولوں کی زبانی
جو وعدے تو نے ہم سے کیے ہیں وہ ہمیں دے اور قیامت کے دن ہمیں رسوا نہ کر۔ تو وعدہ خلافی
نہیں کرتا" ۔ اُن کے پروردگار نے ان کی دعا قبول کی اور کہا کہ میں تم میں سے کسی محنت کرنے والے کی
محنت کو۔ مرد ہو یا عورت[۵۶] ہو ضائع نہیں کرتا کہ تم سب ایک دوسرے کی جنس ہو ۔ جن لوگوں نے

[۵۱] ہر مسلمان کو امتحان روز مصائب کے لیے آمادہ رہنا چاہیے کہ صبر و تقویٰ عالی ہمتی اور ثابت قدمی ہے ۔ [۵۲] یعنی مذہبی
پابندی ترک کرکے دنیاوی عزت اور نفس کی خوشنودی کی فکر کی جو متاع قلیل ہے ۔ [۵۳] اپنے کاموں پر اترانا اور بے کچھ کیے ہوے ہم
تعریف کا خواہان ہونا بُرا ہے ۔ [۵۴] کفار نے آنحضرت صلعم سے کہا کہ آپ پہاڑ سونے کا بنا دیجیے تو ہم آپ کو اور آپ کے خدا کو سچا سمجھیں
اُس وقت یہ آیت اتری کہ زمین و آسمان اور رات و دن کے کرشمے خدا کی قدرت پہچاننے کے لیے کیا کم ہیں ۔ [۵۵] آنحضرت محمد رسول اللہ
[۵۶] ایک مرتبہ اُم سلمہؓ نے کہا۔ کیا وجہ ہے کہ ہجرت یا جہاد میں کہیں عورتوں کا نام نہیں آتا ۔ یہ آیت اسوقت نازل ہوئی ۔

ہجرت کی ہے۔ اپنے گھروں سے نکالے گئے ہیں۔ میری راہ میں ایذا پائی ہے۔ لڑے ہیں اور مارے گئے ہیں اُن کی خطائیں میں ضرور مٹا دوں گا۔ اور ایسے باغوں میں انھیں داخل کروں گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ اللہ کے پاس یہ ثواب ملے گا۔ اور اللہ ہی کے پاس اچھا ثواب ہے ✱ اے محمد! شہروں میں کافروں کا خوشحال پھرنا ف۵۱ تجھے مغالطہ میں نہ ڈالے۔ یہ فائدہ قلیل ہے۔ پھر ان کا ٹھکانا دوزخ ہی ہے جو بُری جگہ ہے ✱ لیکن جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے ہیں اُن کے لیے آخرت میں ایسے باغ ہیں جنکے نیچے نہریں بہتی ہیں اور اُس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ کی طرف سے یہ مہمانداری ہوگی۔ اللہ کے یہاں جو کچھ ہے نیکوکاروں کے لیے بہتر ہے ✱ بعض اہل کتاب ایسے بھی ہیں جو اللہ پر اور اُن کتابوں پر جو تم مسلمانوں پر اور اُن پر اُتری ہیں ایمان لاتے ہیں۔ اللہ سے ڈرتے ہیں۔ اللہ کی آیتوں کے عوض مال دنیا جو قلیل ہے نہیں خریدتے ف۵۲۔ ایسے ہی لوگوں کی مزدوری اُن کے رب کے پاس موجود ہے۔ اللہ بے شک جلد حساب کرنے ف۵۳ والا ہے ✱ ایمان والو صبر کرو۔ ثابت قدم رہو۔ آپس میں مل کر رہو۔ اور اللہ سے ڈرتے رہو کہ تم مراد کو پہنچو ف۵۴ ✱

سورۂ نساء ف۵۵

(مدنی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خلقت آدم

ع۱ لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے ایک جان ف۵۶ (آدم) سے تمکو پیدا کیا۔ اُس سے اُس کا جوڑا پیدا کیا اور پھر انھیں دونوں سے بہت سے مرد اور عورتیں پھیلائیں۔ خیال رکھو اُس اللہ کا جس کا آپس میں واسطہ دلاتے ہو اور رشتوں کا اور بے شک اللہ تمہارا نگران حال ہے ✱

صلہ رحم

مال یتیم

یتیموں ف۵۷ کو اُن کے مال دے ڈالو۔ اور بُرے کو اچھے سے بدل نہ لو۔ اپنے مال کے ساتھ اُن کے مال ملا کر بھی نہ کھا جاؤ کہ یہ بڑا گناہ ہے ✱ اگر تمھیں ڈر ہو ف۵۸ کہ یتیم لڑکیوں کے بارے میں

ف۵۱ کفار کے چلنے پھرنے اور عیش و عشرت پر مسلمانوں کو نظر نہ کرنا چاہیے ف۵۲ دین کو دنیا کے بدلے نہیں بیچتے ف۵۳ حساب میں دیر نہ ہوگی جلد مزدوری ملے گی ف۵۴ در منثور میں ہے کہ آخر سورۂ آل عمران کی دس آیتیں یعنی اخیر رکوع آنحضرت ہمیشہ پڑھا کرتے تھے ف۵۵ نساء کے معنی عورتیں ہیں۔ اس سورہ میں عورتوں کے حقوق زیادہ تر بیان کیے گئے ہیں ف۵۶ ایک جان سے مراد حضرت آدم اور جوڑے سے مراد حضرت حوا ہیں۔ ان کا قول ہے کہ حضرت آدم کی بائیں پسلی سے حضرت حوا پیدا ہوئیں اور انھیں دونوں سے انسان کی نسل پھیلی ف۵۷ جس لڑکے کا باپ مر جائے اس کا مال حفاظت سے رکھو جب وہ بالغ ہو تو اسے دے ڈالو ف۵۸ یتیمی میں نمونے کے خلاف یہ ان مردوں سے خطاب ہے جن کی ولایت میں یتیم نابالغ لڑکیاں ہیں یعنی اگر کوئی یتیم لڑکی کسی کی ولایت میں ہو اور وہ اس سے نکاح بے مہر یا بطمع قلت مہر کرنا چاہتا ہو یعنی اس لڑکی کی بدصورتی یا کسی اور وجہ سے وہ جانتا ہے کہ وہ پوری توجہ یتیم لڑکی کو نہ دے سکے گا تو اس سے کرنا چاہتا ہو تو اس یتیم لڑکی سے نکاح نہ کر۔ بہتری عورتیں ہیں جس سے تیرا جی چاہے نکاح کرلے۔ چار تک تجھے حلال ہیں ✱

کثرت ازدواج

تو انصاف نہ کر سکو گے ۔ تو جو عورتین تم کو پسند ہون دو دو تین تین چار چار سے نکاح کر لو لیکن[۵۱]
اگر تمھین یہ ڈر ہو کہ تم عدل نہ کر سکو گے تو ایک ہی بی بی یا جو لونڈی تمھارے قبضہ مین ہو اُسی پر قناعت
کرنا ۔ ایسا کرنے سے تم قریب اس کے ہو جاؤ گے کہ نا انصافی نہ کرو ۔ عورتون کو اُن کے مہر خوشی سے

مہر

دے ڈالو پھر اگر اُس مین سے وہ بخوشی کچھ تم کو اپنے جی سے چھوڑ دین تو رچتا پچتا[۵۲] کھاؤ ۔ اپنے وہ مال
جس مین اللہ نے تمھارے لیے سہارا بنایا ہے نا فہمون[۵۳] کے حوالہ نہ کر دو ۔ ہان اُن کو کھلاؤ پہناؤ اور
اُن سے اچھی اچھی بات کرو ۔ یتیمون کو جب تک وہ نکاح کی عمر کو نہ پہونچین سدھارتے رہو پھر اگر

یتیمون کی راشت

اُن مین صلاحیت دیکھو تو اُن کے مال اُن کے حوالہ کر دو ۔ اسراف اور جلد بازی کے ساتھ تم انکے
مال نہ کھا جاؤ کہ مبادا وہ بڑے ہو جائین اور تم سے لے لین ۔ اور جو غنی ہو اُسے بچنا چاہیے[۵۴]
اور جو محتاج ہو وہ موافق دستور کے کھا سکتا ہے ۔ جب تم اُن (یتیمون) کو اُن کے مال حوالہ کر دو تو
لوگون کو گواہ[۵۵] کر لو ۔ اللہ پورا حساب لینے والا ہے ۔ مان باپ اور اقارب کے ترکہ مین مردون کا
حصہ ہے اور مان باپ اور اقارب کے ترکہ مین عورتون کا بھی حصہ ہے کم ہو یا زیادہ یہ حصے مقرر[۵۶]

حصہ داران ترکۂ میت

ہین ۔ تقسیم[۵۷] ترکہ کے وقت قرابت والے ۔ یتیم و مساکین جمع ہو جائین تو اُس مین سے اُن کو بھی
کچھ دیدو اور اُن سے اچھی بات کرو ۔ جنھین یہ خوف ہو کہ[۵۸] اپنے بعد اولاد ضعیف چھوڑ کر
مر جائین گے تو اُن کا کیا حال ہوگا انھین تو اور ڈرنا چاہیے ۔ انھین چاہیے کہ وہ اللہ سے

مال یتیم

ڈرین اور سیدھی بات کہین ۔ جو لوگ یتیمون کے مال ناحق کھاتے ہین وہ اپنے پیٹون مین آگ
ہی بھرتے ہین ۔ اور عنقریب وہ جہنم مین داخل ہون گے ۔

تقسیم ترکۂ میت

ع تمھاری اولاد کے حق مین تمھین اللہ وصیت کرتا ہے کہ مرد کا[۵۹] حصہ دو عورتون کے حصہ کے

---

۵۱ چار بیبیان نکاح مین رکھنے [illegible] اس سے زیادہ [illegible]
[illegible] دیکھو الاسلام [illegible] ۵۲ [illegible] ۵۳ نادان یا کم عقلون کے [illegible] پاس ہون اُن کا انتظام تم خود کرو [illegible]
یہی مسلک [illegible] امام ابو حنیفہ کے [illegible] سال کے ہو جائین تو اپنے مال کے وہ مختار کر دیے جائین ۔ ۵۴ [illegible] معاملہ
اسی کا [illegible] ۵۵ یعنی اگر [illegible] تو [illegible] اللہ [illegible] احتساب [illegible] ۵۶ مقرر کا لفظ [illegible]
[illegible] معلوم [illegible] اسی قرآن مین مذکور ہے اور کچھ حدیث نبوی سے معلوم [illegible]
[illegible] قرابت والے اور عورتون کا ذکر اس لیے کیا [illegible] لڑکیون کو بھی ترکہ ملتا ہے اور عورتین بھی وارث ہو [illegible]
۵۷ یعنی تقسیم ترکہ کے وقت [illegible] اقارب جمع ہو جائین [illegible] تو اُن کو بھی کچھ دینا چاہیے [illegible]
اور مساکین کو [illegible] ۵۸ یتیمون کی [illegible]
[illegible] ۵۹ [illegible] جتنا بھائی کو ملیگا
اُس کا نصف بہن کو ملے گا ۔

برابر ہو اور اگر عورتین دو یا دو سے زیادہ[۵۱] ہون تو اُن کا حصہ ترکے کی دو تہائی ہو- اور اگر ایک عورت ہو تو اُس کا آدھا ہو- میت کے ماں باپ مین سے ہر ایک کے لیے اگر اُس (میت) کے اولاد ہو ترکے کا چھٹا حصہ ہو+ اور اگر اُس کے اولاد نہو اور ماں اور باپ دونون اُس کے وارث ہون تو ماں کا[۵۲] ایک تہائی حصہ ہو- اور میت کے کئی بھائی بہنین ہون تو ماں کا ایک چھٹا حصہ ہو- یہ حصّے میت کی وصیت[۵۳] کی تعمیل اور ادائے قرض کے بعد دیے جائین گے + تم نہین جانتے کہ تمھارے باپ اور بیٹون مین سے کون تمھین زیادہ نفع پہونچائے گا + اللہ کی طرف سے حصّے مقرر ہین- بے شک اللہ جاننے والا اور حکمت والا ہو + تمھاری بیبیون کے ترکہ مین اگر وہ اولاد نہ چھوڑین نصف تمھارا ہو- اور اگر وہ اولاد چھوڑین تو اُن کے ترکہ مین ایک چوتھائی تمھارا حصہ ہو- یہ حصّے میت کی وصیت کی تعمیل اور ادائے قرض کے بعد دیے جائین گے اور تمھارے ترکہ مین تمھاری بیبیون کا حصہ اگر تمھاری اولاد نہو تو ایک چوتھائی ہو- اور اگر تمھاری اولاد ہو تو تمھارے ترکہ مین تمھاری بیبیون کا آٹھوان حصہ ہو- یہ حصّے تمھاری وصیت کی تعمیل اور ادائے قرض کے بعد دیے جائین گے + اگر کوئی مرد یا عورت اپنی اصل اور فرع مین کوئی وارث نہ چھوڑے اور ایک اخیافی بھائی یا ایک اخیافی بہن چھوڑے تو ان مین سے ہر ایک کو چھٹا حصہ ملے گا- اور اگر وہ ایک سے زیادہ ہونگے تو وہ سب ایک تہائی مین شریک رہین گے- یہ حصّے میت کی وصیت کی تعمیل اور ادائے قرض کے بعد دیے جائین گے بشرطیکہ میت نے کسی کو نقصان[۵۴] نہ پہونچانا چاہا ہو + یہ اللہ کی وصیت[۵۵] ہو- اللہ دانا اور بردبار ہو + اللہ کی یہ حدین[۵۶] ہین- جو کوئی اللہ اور اللہ کے رسول کی اطاعت کرے گا- اُسے جنت مین اللہ داخل کرے گا- جس کے نیچے نہرین جاری ہین

---

۵۱ تین لڑکیون اور ایک لڑکے کا حصہ تو یہان مذکور ہو اگر دو کا ذکر کہین نہین آیا- سورۂ نساء رکوع ۲۲ مین دو بہنون کا حصہ دو ثلث ہو اس پر قیاس کرکے اور نیز دیگر قرآن کے لحاظ سے منشا اس کا یہ ہو کہ لڑکیان دو ہون جب بھی وہ دو تہائی ترکہ پائین گی اور اسی لیے ترجمہ میں "دو یا" کی عبارت بڑھادی گئی ہو مگر قرآن کے لفظی ترجمہ سے یہ عبارت خارج سمجھنا چاہیے- وارث رہ گیا ایک لئے یہ بھی جو کہ دو لڑکیون کو نصف ملے گا مگر جمہور اہل اسلام اور ائمہ دین کی رائے اسکے خلاف ہو ۵۲ یہان باپ کا حصہ نہین بیان کیا گیا اسلیے کہ بقیہ دو ثلث یا جتنا ہوگا وہ تو باپ کا ہو ہی + ۵۳ یعنی میت کے مال سے پہلے تجہیز و تکفین کرکے قرض ادا کیا جائے اسکے بعد وصیت بقدر ایک ثلث مال کے ادا ہوگی ان سبکے بعد ورثہ مین ترکہ تقسیم کیا جائے گا ۵۴ وصیت ایک ثلث ترکہ سے زائد کی بابت ناجائز ہو اسلیے کہ اگر وصیت زائد از یک ثلث کی بابت ہو یا میت نے کسی کے غیر واجب قرضہ کو وارثون کی حق تلفی کے لیے لکھوا لیا ہو تو اُسکا لحاظ نہوگا + ۵۵ میت کے ترکہ کو خلاف فرمان الٰہی تقسیم کرنا یا کسی حقدار کو محروم کرنا بڑا گناہ ہو جو لوگ ایسا کرتے ہین وہ برا کرتے ہین خدا کو علم ہوتا ہو مگر وہ اپنی بردباری کی وجہ سے دنیا مین انکو مبتلائے عذاب نہین کرتا- عاقبت مین انھین اپنے کردار کا عوض ملے گا + ۵۶ مسائل ترکہ اللہ کی دستور یعنی فرمان الٰہی ہو اور اللہ کی باندھی ہوئی حدین اور ٹھہرائے ہوئے قاعدے ہین- ان کے خلاف کرنے والے خدا کے قاعدہ مین دست اندازی کرتے ہین +

اور جہان ہمیشہ رہنا ہوگا۔ اور یہ بڑی کامیابی ہے ۞ اور جو کوئی اللہ اور اللہ کے رسول کی
نافرمانی کرے گا اور اللہ کی حدون سے بڑھ جائے گا۔ اُسے اللہ دوزخ مین ڈالے گا جس مین وہ
ہمیشہ رہے گا اور اُس پر ذلت کا عذاب ہوگا ۞

ع ۲ اے مسلمانو! اگر تمھاری عورتین بدکاری کرین تو تم چار مسلمانون کو اُن پر گواہ بنا لو۔ پھر
اگر وہ گواہی دین تو گھرون مین اُن عورتون کو اُس وقت تک روکے رہو کہ اُن کو موت اُٹھا لے
یا اللہ اُن کے لیے کوئی راہ نکالے[۵۱] ۞ اگر تم مین سے دو مرد یا تم بدکاری کرین تو تم اُن کو سزا[۵۲] دو۔ اگر
وہ توبہ کرین اور نیک ہو جائین تو اُن سے چشم پوشی کرو۔ بے شک اللہ توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے ۞
اللہ اُنھین لوگون کی توبہ قبول کرتا ہے جو جہالت سے برائیان کرتے ہین۔ اور پھر جلدی سے توبہ
کر لیتے ہین۔ تو اللہ بھی اُن کی توبہ قبول کر لیتا ہے۔ اللہ دانا حکمت والا ہے ۞ اُن لوگون[۵۳] کی توبہ قبول
نہین کی جاتی جو برائیان کرتے رہتے ہین اور یہان تک کہ جب موت آ موجود ہوتی ہے تو کہتے ہین "
مین نے اب توبہ کی"۔ اور نہ اُن کی توبہ قبول ہوتی ہے۔ جو کفر ہی مر گئے ہین۔ اُنھین لوگون کے لیے
ہم نے عذاب الیم تیار کیا ہے ۞ اے مومنو تمھین یہ روا نہین ہے کہ تم عورتون[۵۴] کو میراث سمجھ کر اُن پر
جبراً قبضہ کر لو۔ اور نہ اُن کو اس لیے روک رکھو کہ جو تم نے اُن کو دیا ہے اُس مین سے کچھ واپس لے لو۔
ہان وہ کھلی ہوئی بیحیائی کرین تو روک رکھو۔ عورتون[۵۵] کے ساتھ تم حسن سلوک سے پیش آؤ۔ اگر تم اُنھین
برا جانتے ہو تو عجب نہین ہے کہ تم ایک شے کو برا جانو اور اللہ اُس مین خیر کثیر دے۔ اگر تم ایک عورت چھوڑ کر
دوسری عورت سے نکاح کرنا چاہو تو جو مال بہت سا اُسے دے چکا ہے اُس مین سے کچھ بھی واپس[۵۶] نہ لینا
کیا تم بہتان لگا کر اور صریح بیجا بات کر کے اُسے لے لوگے ۞ کیسے واپس لے سکتے ہو جب کہ ایک نے
دوسرے سے حظ حاصل کر لیا ہے اور عورتون نے تم سے پکا وعدہ[۵۷] (زادے مہر) کا کرا لیا ہے ۞ تمھارے

سزاے بدکاری

توبہ وقت موت

عورتین میراث نہین ہین

عورتون کے ساتھ حسن سلوک

---

۵۱ پہلے زانیہ عورت کے حبس کا حکم ہوا بعدازان سورۂ نور مین درّے مارنے کا حکم نازل ہوا۔ لیکن آنحضرتؐ نے چھٹے سال ہجری مین مدینہ کے ایک مرد اور ایک عورت کو انکا مزوجیت کی بنا پر سنگسار کرنے کا حکم دیا۔ دیکھو تاریخ الاسلام طبع ثانی ص۲۱۱۔ اور بعض کہتے ہین سنگسار کرنے کی آیۃ "الشیخ والشیخۃ اذا زنیا فارجموہما" نازل ہوئی تھی مگر وہ آیت منسوخ التلاوت ہو گئی یعنی قرآن کا جز نہین قرار پائی۔ مسئلہ فقہیہ ہے کہ غلام اور لونڈی کو پچاس کوڑے لگائے جائین اور آزاد کو سو کوڑے اور آزاد اگر نکاح سے وطی کر چکا ہو یا کر چکی ہو تو وہ سنگسار کیا جائے یا کیا جائے۔ متعلق سزاے زناکاری کے متعلق دیکھو الاسلام ص۱۹۱ ۞ ۵۲ حاکم وقت کے ذریعہ سے ۞ ۵۳ بندہ کی توبہ گناہ سے باز آنا ہے مرتے دم توبہ قبول نہوگی اور نہ بحالت کفر موت ہو تو مغفرت ہوگی ۞ ۵۴ ایام جہالت مین کوئی مرتا تو مرنے والے کے وارث اُسکی بیوہ کو جبراً اپنی بی بی بنا لیتے تھے یا اُسے دوسرا نکاح اُس وقت تک نکرنے دیتے تھے کہ وہ کچھ مال واپس کرنے پر راضی ہو ۞ اس دستور سے مخالفت کی گئی ہے ۞ ۵۵ اگر عورتین ناپسند ہون جب بھی انکے ساتھ اُن کے خاوندون کو بہ شگفتگی ملنا چاہیے کہ شاید ان مین انتظام خانہ داری اور صاحب اولاد ہونے کی صفتین عقب سے ظاہر ہون ۞ ۵۶ طلاق دیتے وقت یا اُس کے بعد عورت مطلقہ سے دیا ہوا مال لینا منع ہے ۞ ۵۷ نکاح کر کے ایجاب و قبول کو پکا

باپ ۵۱ دادا نے جن عورتون کے ساتھ نکاح کیا ہو تم اُن سے نکاح نہ کرنا - مگر جو ہو چکا وہ خیر ہو چکا +
بیشک یہ بیحیائی تھی - گناہ تھا اور بُرا دستور تھا +

محرمات نکاح

ع ۴ اے مسلمانو! تمھاری مائین - بیٹیان - بہنین - پھوپھیان - خالائین - بھائی کی بیٹیان -
بہن کی بیٹیان - رضاعی مائین - رضاعی بہنین - بیبیون کی مائین یہ سب تم پر حرام ہین اور تمھاری
مادر حلولڑکیان ۵۲ غالبًا جو تمھاری گودون مین تمھاری ایسی بیبیون کے ساتھ آئین جن سے تم نے
ہم بستری کی ہو - یہ بھی تم پر حرام ہین - لیکن اگر اُن بیبیون سے تم نے ہم بستری نہ کی ہو تو نکاح کرنے
مین کوئی گناہ نہین ہے - اور تمھارے صلبی بیٹون کی بیبیان بھی تم پر حرام ہین اور یہ بھی حرام ہے
کہ دو بہنون کو تم ایک ساتھ نکاح مین رکھو ۵۳ مگر جو ہو چکا وہ ہو چکا - اللہ غفور اور رحیم ہے +

(پانچوان پارہ)

حرام ہین تم پر شوہر دار ۵۴ عورتین باستثنا اُن کے جو کافرون کی لڑائی مین قید ہو کر تمھارے قبضہ
مین آئی ہون - یہ اللہ کا حکم تحریری ہے - سوا اُن کے اور سب تمھارے لیے حلال کی گئی ہین -
بشرطیکہ مال ۵۵ (مہر) سے اُن کی طلبگاری کرو - اور پاک دامنی سے اُن کو روکنا مقصود ہو
مستی نکالنا نہو - اور جن عورتون ۵۶ سے تم لطف نکاح اُٹھا چکو اُن کے مہر مقرر دے ڈالو - مہر مقرر
ہو جانے کے بعد اگر تم دونون آپس کی رضا مندی سے کوئی مقدار ٹھہرا لو تو اُس مین تم پر کوئی
گناہ نہین ہے - اللہ بے شک خبردار ہے اور سب کام حکمت سے کرتا ہے + تم مین سے جنے آزاد
مومنہ ۵۷ سے نکاح کرنے کی استطاعت نہو تو وہ اُن مسلمان لونڈیون سے نکاح کرے جو تمھارے

مہر عورتون کا ادا کرو

نکاح کنیز

(بقیہ صفحہ ۶۱) وعدہ سے تعبیر کیا ہے ۵۱ باپ سے مراد ہین باپ دادا اور نانا + ۵۲ مادر حلولڑکی کو ربیبہ کہتے ہین ربیبہ اُسی وقت حرام ہوگی
جب اُسکی ماں کے ساتھ ہم بستری کی ہو - محض اُسکی ماں کے ساتھ نکاح کرنا اُسکو حرام نہین قرار دیتا + ۵۳ یعنی دو بہنون کو ایک ساتھ نکاح
مین رکھنا حرام ہے بلکہ [illegible] رشتون مین حرام نہین اور حدیثون سے یہ بھی حرام ثابت ہوا ہے کہ ایک ہی وقت مین پھوپھی اور بھتیجی
یا خالہ اور بھانجی کے ساتھ نکاح کیا جائے + ۵۴ جب تک کسی عورت کا شوہر زندہ ہے کوئی دوسرا اُس سے نکاح نہین کر سکتا - لیکن اگر
کوئی شوہر دار عورت [illegible] کے ہاتھ آجائے اور اُسکا شوہر دار الکفر مین موجود ہو تو اُس سے مباشرت جائز ہے جنین فتح ہونے پر
شوہر دار عورتین ہاتھ آئین اُنکی نسبت آنحضرت سے پوچھا گیا - اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ عورتین تم پر حلال ہین + ۵۵ یعنی مہر مقرر کرکے
اُن کی خوشنودی حاصل کرو - ۵۶ اہل تشیع [illegible] سے جواز متعہ کا استدلال کرتے ہین اور یون ترجمہ کرتے ہین "اور جن عورتون سے تم متعہ کرنا
چاہو اُن کے مہر مقرر دے ڈالو + ۵۷ شافعی اس آیت کا مطلب یہ سمجھتے ہین کہ آزاد عورت سے جسکو نکاح کرنے کی
استطاعت ہو وہ [illegible] لونڈی سے نکاح نہین کر سکتا اور ابو حنیفہ یہ سمجھتے ہین کہ مستطیع کو لونڈی سے نکاح
مناسب نہین ہے لیکن [illegible] کرلے تو جائز ہے +

بعضے میں ہون - اللہ تمھارے ایمان کو خوب جانتا ہی - تم ایک دوسرے کے ہمجنس ہو - اُن کے
مولا کی اجازت سے تم اُن سے نکاح کرو اور شرعی طور پر تم اُن کے مہر ادا کرو بشرطیکہ وہ پاکدامن
ہون - زنا کرنے والیان اور چھپ کر یار بلانے والیان نہون - پھر اگر نکاح مین آنے کے بعد وہ
بدچالی کرین تو اُن کی سزا آزاد عورتون سے آدھی ہی - لونڈیون سے نکاح کرنے کی اجازت اُسی
شخص کے لیے ہی جسے زنا کا اندیشہ ہی - اور اگر تم صبر کرسکو تو یہ تمھارے لیے زیادہ اچھا ہی - اللہ
بے شک بخشنے والا مہربان ہی +

ع۵ اللہ چاہتا ہی کہ تم مسلمانون سے پہلے جو صلحا گذرے مین اُن کے طریقے تمھین بتائے اور
اُنھین طریقون پر تمھین چلائے اور تم پر نظر عنایت رکھے - اللہ دانا اور پختہ کار ہی + اللہ تم پر
نظر عنایت رکھنا چاہتا ہی - اور جو نفسانی خواہشون کے بندے ہین وہ چاہتے ہین کہ تم راہ راست
سے دور چلے جاؤ - اللہ تمھارے لیے آسانی چاہتا ہی کیونکہ انسان کمزور پیدا کیا گیا ہی + اے
ایمان والو تم آپس مین ایک دوسرے کے مال ناحق نہ کھاؤ - ہان آپس کی رضامندی سے
خرید و فروخت ہو تو مضائقہ نہین ہی - اپنی جانون کو قتل نہ کرو - اللہ تمھارے ساتھ مہربان ہی
اور جو زور اور ظلم سے ایسا کرے گا عنقریب ہم اُس کو آگ مین ڈالین گے - اللہ کے لیے یہ آسان ہی
اگر تم بڑے بڑے گناہون سے جن سے تم منع کیے گئے ہو بچتے رہوگے تو ہم تمھارے چھوٹے چھوٹے
قصور محو کر دین گے - اور مقام عزت مین تم کو داخل کرین گے + اللہ نے تم مین سے ایک کو
دوسرے پر جو فضیلت دے رکھی ہی اُس کا ارمان نہ کرو - مرد جو کچھ عمل کرین گے اُس کا حصہ
پائین گے اور عورتین جو عمل کرین گی اُس کا حصہ وہ پائین گی - اللہ سے اُس کا فضل مانگتے رہو -
اللہ ہر شی سے واقف ہی + ماں باپ اور رشتے والون کے متروکے مین ہم نے سب کے لیے وارث

خودکشی

وراثت

ف یعنی لونڈیان بھی انسان ہین اُن سے نفرت نہ کرو - بنی آدم اعضائے یک دیگر اند کہ در آفرینش ز یک جوہر اند +
ف یہان سزا سے کوڑے لگنے مراد ہین کیونکہ رجم (سنگساری) کی تنصیف نہین ہو سکتی پس معلوم ہوا کہ لونڈیون کو زنا کرنے پر
پچاس کوڑے لگائے جائین گے + ف حتی الوسع لونڈیون سے نکاح نہ کرو تو اچھا ہی لونڈیون سے نکاح وہی شخص کرے جسے یہ ڈر ہو
کہ نکاح نہونے کی صورت مین وہ اپنے نفس پر قادر نہوگا اور زنا کا مرتکب ہوگا + ف یعنی یہود و کفار جو بعض محارم کا نکاح جائز رکھتے
ہین وہ چاہتے ہین کہ تم بھی اُنھین کی طرح ہو جاؤ + ف یعنی تجارت کے ذریعہ سے ایک کو نفع اور دوسرے کو نقصان پہونچ جائے تو کچھ
مضائقہ نہین ہی لیکن بے وجہ کسی کو نقصان نہ دو کیونکہ انتظام عالم بگڑ جائے گا + ف نہ اپنی جان ہلاک کرو اور نہ کسی دوسرے کی جان
ہلاک کرو جب تمھاری جانون پر اللہ مہربان ہی تو تم کیون نہین مہربانی کرتے + ف جنت مین وہ حصہ […]
اور کبیرہ گناہون سے بچتے رہو تو چھوٹے چھوٹے گناہ اللہ اپنے فضل و کرم سے معاف کردے گا +
ف یعنی حسد و بغض کو دور کرکے اور مقدرات الٰہی پر قانع ہو کر کوشش کرو +

ٹھہرا دیے ہین - جن لوگون سے تمھارا عہد و پیمان[۵۱] ہی اُن کے حصے بھی ادا کرو بے شک اللہ
ہر بات کا گواہ ہی ❊

ع ۵ مرد[۵۲] عورتون پر حاکم ہین اس لیے کہ اللہ نے مردون کو عورتون پر بڑائی دی ہی - اور
نیز اس لیے بھی کہ مرد اپنے مال خرچ کرتے ہین - نیک عورتین[۵۳] اپنے شوہرون کی فرمانبردار رہتی
ہین - اور اللہ کی حفاظت سے پیٹھ پیچھے حفاظت کرتی ہین ❊ جن عورتون کی نافرمانی سے تم ڈرتے
ہو - اُن کو سمجھاؤ[۵۴] اُن کے ساتھ ہم بستری موقوف کر دو اور اُن کو مارو - اگر وہ مان جائین تو الزام
کے پہلو نہ ڈھونڈھو بے شک اللہ غالب اور بڑا ہی ❊ اگر تمھین زن و شوہر مین پھوٹ پڑنے کا
ڈر ہو تو ایک پنچ مرد کے کنبے سے اور ایک پنچ عورت کے کنبے سے مقرر کرو - اگر یہ دونون اصلاح
چاہین گے تو اللہ اُن مین موافقت کرا دے گا - اللہ سب کچھ جانتا ہی اور سب کی خبر رکھتا ہی ❊
اللہ کی بندگی کرو اور اُس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو - مان باپ سے - قرابت والون سے یتیمون
اور مساکین سے - قرابت والے ہمسایون سے - اجنبی ہمسایون سے - پاس کے بیٹھنے والون سے
مسافرون سے اور لونڈیون اور غلامون سے سلوک کرتے رہو - بے شک اللہ اُن اترانے والون
اور بڑائی کرنے والون کو پسند نہین کرتا جو خود بخل کرین - دوسرون کو بھی بخل سکھائین اور اللہ
کی دی ہوئی نعمت کو چھپائین - کفران نعمت کرنے والون کے لیے ہم نے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا
ہی ❊ اللہ اُنھین بھی پسند نہین کرتا جو لوگون کے دکھانے کو اپنا مال خرچ کرتے ہین اور اللہ اور
روز قیامت پر ایمان نہین لاتے - شیطان جس کا ساتھی ہوا سمجھو بُرا ساتھی ہوا ❊ ان کا کیا بگڑتا
اگر یہ اللہ پر اور روز آخرت پر ایمان لاتے اور اللہ کا دیا ہوا خرچ کرتے ❊ اللہ ان کے حال

مردون کی حکومت عورتون پر

عورتون کی خانہ داری

زن و شو کے جھگڑے

حسن سلوک کے مدارج

بخل

ریاکاری

[۵۱] زمانۂ جاہلیت کا بھائی چارہ - اخوت مہاجرین - تزویج - ضمانت - کئی طرح پر فقہ والون نے اسکے معنی بیان کیے ہین جو ایک بہت بڑا مسئلہ اختلافی ہی اور یہان تصریح کی گنجائش نہین ہی ❊ اخوت مہاجرین کے لیے دیکھو تاریخ الاسلام طبع ثانی صفحہ ۱۰۰ ❊ [۵۲] انتظام دنیا ہر ایک پہلو سے ظاہر ہی اسلیے عورتون کو اپنے خاوندون کی اطاعت کرنا چاہیے اور اسلیے بھی مردون کو حق حکومت حاصل ہی کہ وہ عورتون کے [illegible] - شان نزول یہ آنحضرت عورتون کا بہت لحاظ کرتے تھے ایک روز سعید بن ربیع نے اپنی بی بی کو مارا - انھون نے آنحضرت کے حضور مین نالش کی - آنحضرت نے حکم دیا کہ سعید کی سزا کی جائے اسی اثنا مین یہ وحی نازل ہوئی ❊ آنحضرت نے فرمایا مین نے سزا کرنا چاہا لیکن اللہ کا حکم اس کے خلاف آیا ❊ نتیجہ یہ نکلا کہ آنحضرت نے عورتون کی پاسداری مین حد از بیش یہ خیال نہین کیا کہ عورتون کا مردون کے برابر ہونا انتظام عالم کے لیے ضروری ہی لیکن اتنے پر حکم الٰہی کی مصلحت معلوم ہوئی ❊ [۵۳] حدیث شریف مین ہی کہ عورت جو پنج وقتہ نماز پڑھتی ہی اپنی آبرو بچائے رکھتی ہی اور شوہر کی اطاعت کرتی ہی وہ جس دروازے سے چاہے گی جنت مین داخل ہو سکے گی ❊ [۵۴] انتظام عالم مین زن و شو کی مصالحت بہت ضروری ہی ان کے باہمی برتاؤ کو خوبی کے ساتھ قائم رکھنے کے لیے یہ کتنا عمدہ قاعدہ ہی ❊ حدیث شریف مین ہی کہ عورتون کو زور سے نہ مارو ❊

سے خبردار ہی ۞ اللہ کسی پر ذرہ برابر بھی ظلم نہین کرتا - ذرا بھی نیکی ہو تو وہ اُسے بڑھا دیتا ہی اور اپنے پاس سے بڑا عوض دیتا ہی ۞ پھر کیا حال[۵۱] ہوگا - جب ہم ہر امت کے گواہ (رسول) بلائنگے اور تجھے بھی - اے محمدؐ! ہم بلائین گے کہ تو ان لوگون کی نسبت گواہی دے - کفر کرنے والے اور رسول کی نافرمانی کرنے والے اُس روز تمنا کرین گے کہ کاش ہم زمین[۵۲] مین ملا دیے جاتے مگر اللہ سے وہ کوئی بات چھپا نہ سکین گے ۞

ع ۷ اے ایمان والو! جب تم نشہ[۵۳] کی حالت مین ہو تو جب تک تم اپنی بات نہ سمجھنے لگو نماز کے قریب نہ جاؤ - اور نہانے کی حاجت ہو تو بھی باستثناء حالت مسافرت[۵۴] بلا غسل کیے ہوے نماز کے قریب نہ جاؤ - اگر تم بیمار یا مسافر ہو یا تم جائے ضرور سے آئے ہو یا عورتون سے ہم صحبت[۵۵] ہوے ہو اور پانی نہین ملتا تو پاک مٹی لے کر تیمم کر لو یعنے اپنے منھ اور ہاتھون پر مسح کر لو - اللہ معاف کرنے والا اور بخشنے والا ہی ۞ اے محمدؐ! کیا تو نے اُن لوگون کے حال پر نظر نہین کی جن کو ایک حصہ[۵۶] کتاب کا دیا گیا ہی - وہ گمراہی خریدتے ہین اور چاہتے ہین کہ تم بھی راہ راست سے بہکو ۞ اللہ تمھارے دشمنون کو خوب جانتا ہی - اللہ پورا حامی اور پورا مددگار ہی ۞ اے محمدؐ! چند یہودی ایسے ہین جو کلمات کے معنی بدل ڈالتے ہین - اور اپنی زبانین مروڑ کر اور دین مین طعنہ سے "سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا وَاسْمَعْ غَيْرَ مُسْمَعٍ وَرَاعِنَا" کہتے ہین - اگر "سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا وَاسْمَعْ وَانْظُرْنَا" وہ کہتے تو اُن کے حق مین بہتر ہوتا مگر اُن پر تو اُنکے کفر کی وجہ سے اللہ کی پھٹکار ہی اور اسی لیے اُن مین سے کم لوگ ایمان لاتے ہین ۞

اے اہل کتاب! ایمان لاؤ اس (قرآن) پر جو ہم نے اُتارا ہی اور جو اُس کتاب (توریت) کی بھی تصدیق کرتا ہی جو تمھارے پاس ہی - قبل اس کے کہ ہم تمھارے چہرے بگاڑ دین اور پشت

نماز بحالت نشہ

حاجت تیمم

ورد عنا

---

۵۱ یعنی کیسا سخت اور مشکل ہوگا جب قیامت مین ہر امت کا پیغمبر اپنی امت کے اعمال پر گواہی دے - ۵۲ کفار چاہین گے کہ زمین پھٹ جائے اور اُس مین سما جائین اور اس طرح نیست و نابود ہو جائین تو اچھا کہ حساب دینا نہ پڑے ۞ ۵۳ اُس وقت تک شراب کی حرمت نہین ہوئی تھی - شان نزول یہ ہی کہ حالت نشہ مین چند مسلمانون نے قرآن غلط پڑھا ارشاد ہوا کہ نشہ جب تک نہ اترے نماز نہ پڑھو اس کے بعد سورۂ بقر ۲ رکوع ۲۷ مین حرمت شراب کا حکم آیا ۞ ۵۴ مسافر کو بجائے غسل کے تیمم کر کے نماز پڑھنا حالت جنابت مین درست ہی - مسافرت اور وہ بھی عرب کی مسافرت دیکھو الاسلام فصل ۲۲ ۞ ۵۵ ہم صحبت ہونے سے شافعیون کے نزدیک مس مراد ہی اور حنفیون کے نزدیک جماع مراد ہی ۞ ۵۶ یہود ایک جزو کتاب پر عمل کرتے تھے اور دوسرے جزو پر عمل منقطع کرتے تھے تو گویا ان کو پوری کتاب دی ہی نہین گئی تھی ۞ وہ گمراہی پھیلاتے ہین تو اُن سے کنارہ کشی چاہیے ۞ ۵۷ یہ عبارت ذومعنی ہی - اچھے برے دونون معنے پیدا ہوتے ہین آنحضرتؐ کے سامنے بعض یہود براہ تمسخر یون خطاب کرتے تھے - اس پر تنبیہ کی گئی اسی کے متعلق دیکھو سورۂ بقر رکوع ۱۲ ۞ ذومعنی الفاظ یہود استعمال کرتے تھے - اُردو مین کوئی عبارت ایسی نہ ملی کہ وہ لفظی ترجمہ ہو اور پھر اچھے برے دو معنی پیدا کرے اس لیے اصل الفاظ قرآن رکھدیے گئے ۞ ۵۸ تمسخر کرنے والے یہودیون کو متنبہ کر کے یہودیون کو ارشاد ہوا کہ تم مسلمان ہو جاؤ - کہین ہم نے تم کو مسخ کر دیا یا لعنت تم پر بھیجا تو پھر تم سے کچھ بن نہ پڑے گا گزشتہ والون کا ذکر سورۂ بقر رکوع ۸ مین ہی ۞ اس آیت کے سننے سے یہودیون پر بڑا خوف طاری ہوا اور کچھ لوگ فوراً ایمان لائے ۞

کی طرف پھیر دین یا روز شنبہ والون کی طرح تم پر لعنت کرین ۔ اللہ کا جو حکم ہو وہ تو ہو کر رہتا ہو ۔ اللہ شرک کو جو اُس کے ساتھ کیا جائے نہین بخشتا اور اس کے سوا وہ جو گناہ جسے چاہت بخشدے ۔ بیشک اللہ کے ساتھ شرک کرنے والے افترا پردازی کرتے ہین جو بڑا گناہ ہو ۔ اے محمدؐ کیا تو نے[۵۱] ان پر نظر نہین کی جو اپنے آپ کو پاک بتاتے ہین ۔ بلکہ اللہ ہی جسے چاہتا ہو پاک بناتا ہو اور کسی پر ذرا بھی ظلم نہین کیا جائے گا ۔ اے محمدؐ ۔ تو دیکھ اللہ پر یہ لوگ کیسے غلط بہتان باندھتے ہین ۔ یہ بہتان ہی کھلا ہوا گناہ ہو ۔

ع ۸ اے محمدؐ کیا تو نے اُن لوگون کے حال[۵۲] پر نظر نہین کی جن کو ایک حصہ کتاب (آسمانی) کا ملا ہو ۔ اور وہ بتون کو اور شیطانون کو مانتے ہین ۔ اور کہتے ہین کہ مومنون سے تو کافر ہی زیادہ راہ پر ہین[۵۳] ۔ ان لوگون پر اللہ کی پھٹکار ہو ۔ اور جس پر اللہ کی پھٹکار ہو اُس کا کوئی مددگار نہیں ہو سکتا ہو ۔ کیا سلطنت مین ان کا کوئی حصہ ہو کہ اب یہ اُس مین سے تل برابر بھی اورون کو دینا نہین چاہتے ؟ یا اللہ نے جو لوگون کو اپنے فضل سے دیا ہو اُس پر یہ حسد کرتے ہین ؟ آل ابراہیم[۵۴] کو ہم نے بے شک کتاب اور حکمت دی تھی ۔ اور بڑی بھاری سلطنت بھی ہمین عطا کی تھی ۔ اُنکین سے کسی نے تو اُس[۵۵] کتاب کو مانا اور کوئی اُس سے الگ رہا ۔ جو الگ رہا اُس کے لیے جہنم کی جلانے والی آگ کافی ہو ۔ جو لوگ ہماری آیتون سے منکر ہین عنقریب انھین ہم آگ مین ڈالین گے جب ان کی کھالین جل جائین گی تو دوسری کھالین اُس کے سوا ہم بدل دین گے تاکہ وہ عذاب چکھتے رہین ۔ بے شک اللہ زبردست حکمت والا ہو ۔ اور جو لوگ ایمان لائین گے اور نیکیان کرین گے ہم اُن کو عنقریب ایسے باغون مین داخل کرین گے جن کے نیچے نہرین بہتی ہین اور اُنھین مین وہ ہمیشہ رہین گے ۔ اُن (باغون) مین اُن کے لیے ستھرے بوڑے ہین اور گھنے گھنے سائے مین ہم انھین وہان رکھین گے ۔ اے مسلمانو! اللہ تم کو حکم[۵۶] دیتا ہو کہ امانت رکھنے والون کی امانتین تم اُن کے حوالہ کر دیا کرو ۔ اور جب تم لوگون کے باہمی جھگڑون کا

شرک

عذاب جہنم

نعمائے بہشت

امانت

جھگڑونکا فیصلہ

---

[۵۱] محمدؐ! تو نے یہود اور نصاریٰ کو دیکھا جو اپنے آپ کو بے گناہ اور اللہ کا دوست کہتے ہین ۔ [۵۲] چند کفار قریش کسے مدینہ گئے اور یہودیون کو مسلمانون کے خلاف برانگیختہ کرنا چاہا ۔ دوران تقریر مین بعض یہود نے اُن سے کہا کہ مسلمانون سے تو تم ہی اچھے ہو ۔ اسی واقعہ کا یہ بیان ہو ۔ [۵۳] یہود اکار نبوت اسلیے بھی کرتے تھے کہ مسلمان ہونے سے اُن کی ریاست چلی جائے گی ۔ ارشاد ہو کہ سلطنت اُنکی نہین ہو کہ دوسرون کو نہ دی جائے ۔ [۵۴] آل ابراہیم کو پہلے بھی اللہ نے سلطنت دی تھی اور اب آنحضرتؐ بھی اُنھین کی نسل مین ہین ان کو بھی اللہ نے سلطنت دی ۔ یہودیہ بھی تمام آل ابراہیم کتاب آسمانی کے پیرو نہ تھے اچھے برے ہر طرح کے لوگ تھے ۔ اب بھی قریش مین مومن بھی ہین اور غیر مومن بھی ہین ۔ آنحضرتؐ کا سلطنت پانا کوئی نئی بات نہین کہ اُس پر حسد کیا جائے ۔ [۵۶] امانت مین خیانت کرنیکی برائی جاتے

کفار قریش مدینہ مین

فیصلہ کرو تو انصاف سے فیصلہ کرو۔ وہ اللہ جو تمکو نصیحت کرتا ہو وہ اچھی ہو۔ اللہ بے شک سنتا
اور دیکھتا ہو ✤ اے ایمان والو! اللہ کا حکم مانو اور رسول کا حکم مانو اور جو تم مین اختیار[۵۱] والے
ہین اُن کا حکم مانو۔ اگر تم اللہ اور روز قیامت پر ایمان رکھتے ہو تو جس امر مین تم اور حاکم وقت
آپس مین جھگڑا کرو اُسے اللہ اور رسول کے حکم کی طرف رجوع کرو۔ کہ یہی بہتر ہو اور اسی کا
اچھا انجام ہو ✤

اولی الامر

ع ۵ اے محمد! کیا تو نے ان منافقوں کے حال پر نظر نہین کی جن کو دعویٰ تو یہ ہو کہ تیرے
اوپر جو (کتاب) اُتری ہو اور پہلے جو (کتاب) اُتری تھی ان سب پر یہ ایمان لائے ہین۔ اور
دادخواہی کے لیے وہ ایک سرکش کی طرف[۵۲] جاتے ہین حالانکہ اُس سے دور رہنے کا اُنھین حکم
ہو چکا ہو۔ اور شیطان چاہتا ہو کہ راہ راست سے ان کو دور بھکا لیجائے ✤ جب ان سے
کہا جاتا ہو کہ "اللہ کی اُتاری ہوئی کتاب اور رسول کی طرف آؤ" تو تو نے دیکھا کہ یہ منافق تجھسے
بالکل کٹتے ہین۔ پھر کیا ہوا؟ جب ان کو مصیبت[۵۳] پہونچی اُس کام کی بدولت جو خود اُنھون نے
کیے تھے۔ تو پھر تیرے پاس آکر اللہ کی قسمین کھاتے ہین اور کہتے ہین "ہم تو صرف سلوک اور
موافقت چاہتے تھے"۔ یہ وہ لوگ ہین کہ ان کے دل کی بات اللہ ہی خوب جانتا ہو۔ تو چشم پوشی
کر اور اُنھین نصیحت کر اور ایسی باتین کر کہ ان کے ذہن نشین ہوجائین ✤ لوگو! ہم نے رسول

رسول بہترین حکم ہے

[۵۱] اولی الامر کا ترجمہ "اختیار والا" کیا گیا ہو بعض مفسرین سلاطین سمجھتے ہین اور بعض مفسرین کے نزدیک ہر ایک کا
افسر بالا دست اُس کا اولی الامر ہو۔ انتظام عالم قائم رکھنے کے لیے یہی مناسب معلوم ہوتا ہو۔ پھر آگے چل کر یہ لکھا ہو کہ اگر
حاکم و محکوم کسی امر مین اختلاف کرین تو اللہ اور رسول کی طرف یعنی نص و حدیث کی طرف رجوع کرنا چاہیے اور اولی الامر کی
اطاعت ناواجب بات مین نہ کرنا چاہیے شان نزول یون ہو کہ خالد بن ولید ایک لشکر کے امر تھے اور عمار اُس مین ادنیٰ افسر یا سپاہی
تھے۔ خالد کے پہونچنے کے قبل کسی مصلحت سے عمار نے اُن لوگون کو امن دیدیا تھا جن پر چڑھائی کی گئی تھی۔ خالد نے اُس قوم کا
ایک شخص گرفتار کیا عمار معترض ہوے اور آپس مین رد و بدل ہوئی پیغمبر خدا کے سامنے قضیہ پیش ہوا تو پیغمبر خدا نے کہا "عمار
برسر حق ہی" اور خالد نے معافی مانگی [۵۲] ایک یہود اور ایک منافق مسلمان مین جھگڑا ہوا یہود نے منافق سے کہا چلو تمھارے
پیغمبر محمد کو حکم قرار دین۔ منافق نے کہا "نہین" پھر ایک یہودی یا کسی کاہن کا نام لیا جسے قرآن مین طاغوت لکھا ہو اور اُس کا
ترجمہ "سرکش" کیا گیا ہو۔ اصرار کے بعد محمد کے پاس آنے پر وہ منافق راضی ہوا آنحضرت محمد نے اُس منافق کے خلاف فیصلہ
صادر کیا۔ پھر منافق نے عمر فاروق کے پاس یہ معاملہ رجوع کیا یہود نے عمر سے کہا کہ آپ کے پیغمبر کے فیصلہ کو غلط سمجھکر یہ آپ کے پاس
فیصلہ کرانے آیا ہو۔ عمر گھر مین سے تلوار اُٹھا لائے اور کہا کہ اس بے ایمان کا فیصلہ یون ہی خوب ہوگا کہ سر تن سے جدا کردیا جائے ✤ [۵۳]
عمر فاروق نے اُس منافق کو قتل کر ڈالا تو اُس کے اعزہ کو جو منافق تھے محمد کے پاس آکر باتین بنانے لگے کہ آپ کے فیصلہ کی اپیل
کرنے عمر کے پاس نہین گیا تھا بلکہ اس توقع سے گیا تھا کہ وہ سمجھا کر صلح کرا دینگے۔ اللہ اسی کو بیان
کرتا ہے ✤

قتل منافق از عمر

اس لیے بھیجا ہی کہ اللہ کے (یعنی ہمارے) حکم سے اُس کی اطاعت کیجائے۔ اپنے آپ پر ظلم کرنے
کے بعد اگر یہ لوگ۔ اے محمدؐ! تیرے پاس آتے اور اللہ سے معافی مانگتے اور رسولؐ یعنی تو بھی
ان کے لیے معافی مانگتا تو بے شک یہ لوگ اللہ کو توبہ قبول کرنے والا مہربان پاتے ÷ اے محمدؐ! قسم
ہی تیرے رب کی کہ یہ مومن نہین ہو سکتے جب تک یہ تجھے آپس کے جھگڑے مین حکم نہ بنائین اور
پھر[۵۱] جو تو حکم لگا دے اُس سے دل آزردہ نہ ہون۔ بلکہ پورے طور پر اُسے مان لین ÷ اگر[۵۲] ہم ان کو
حکم دیتے کہ یہ اپنے آپ کو ہلاک کرین اور اپنے گھرون سے نکل جائین تو ان مین سے بہت کم لوگ
ایسا کرتے جو نصیحت[۵۳] ان کو کی جاتی ہی اگر یہ اُس پر عمل کرین تو ان کے حق مین بہتر ہو اور دین مین
یہ زیادہ مضبوط ہون۔ اور اس وقت ہم ان کو اپنے پاس سے بڑا ثواب دین اور ان کو سیدھی راہ
چلائین ÷ جو کوئی[۵۴] اللہ اور رسول کے حکم پر چلتا ہی وہ اُن لوگون کا ساتھی ہی جن پر اللہ کی نوازش
ہی یعنی نبیون۔ صدیقون۔ شہدا اور صلحا کا ساتھی ہی۔ اور یہ لوگ کیا ہی اچھے ساتھی ہین۔ اللہ کا
یہ فضل ہی اور اللہ ہی خوب جانتا ہی کہ کون اس کا مستحق ہی ÷

ع ۱۰ اے ایمان[۵۵] والو! خوب اپنی خبرداری کرلو۔ پھر جُدا جُدا فوج کی صورت مین کوچ کرو یا ایکساتھ
چلو ÷ تم[۵۶] مین وہ لوگ بھی ہین جو جہاد مین جانے سے پہلو تہی کرتے ہین ÷ اور کوئی مصیبت تم پر پہونچتی ہی۔
تو کہتے ہین کہ "اللہ نے ہم پر فضل کیا کہ ہم ان مجاہدین کے ساتھ موجود نہ تھے"! اور اگر تم پر اللہ کا
فضل ہوا تو اس طرح کہتے ہین "گویا تم مین اور ان مین کچھ دوستی ہی نہ تھی" "کاش مین ان کے
ساتھ ہوتا تو مجھے بھی بڑی کامیابی حاصل ہوتی" ÷ جو لوگ دنیا کی زندگی کو بعوض آخرت[۵۷]

۵۱ مدینہ مین پانی چلانے کی بابت زبیر پیغمبر خدا کے عزیز اور ایک انصاری مین جھگڑا ہوا۔ جھگڑا پیغمبر خدا کے سامنے پیش ہوا
فیصلہ انصاری کے خلاف صادر ہوا انصاری فیصلہ سے بددل ہو کر بولا کہ عزیز کی پاسداری سے یہ فیصلہ کیا گیا ہی۔ اس پر یہ آیت
اُتری ÷ ۵۲ منافقین کی نسبت کہا جاتا ہی کہ ان کے ایمان کا کچھ ٹھیک نہین ہی ایسے نرم احکام کی پابندی مین تو ان کا یہ حال ہی
گوسالہ پرستون کو حکم قتل نفس اور اہل تیہ کو حکم جلاوطن ہونے کا دیا گیا تھا اگر ان سے کہا جاتا تو یہ ہرگز نہ مانتے ÷ ۵۳ پچھلی آیت سنکر
بعض یہود کہنے لگے کہ اگر ہم سے قتل نفس کے لیے اور جلاوطن ہونے کو کہا جائے تو ہم تعمیل کو مستعد ہین۔ ارشاد ہوا کہ جتنا کہا
جاتا ہی اگر اتنے ہی پر عمل کرو تو بہت ہی ÷ ۵۴ شان نزول۔ ایک مرد پیغمبر خدا کے پاس آکر کہنے لگا کہ "آپ مجھے زن و فرزند سے
زیادہ پیارے ہین۔ مجھے افسوس ہی کہ مین جنت مین گیا بھی تو آپ کہان ملین گے؟ آپ کہین ہونگے اور مین کہین ہونگا ÷ ارشاد
ہوا کہ رسول کے حکم پر چلنے والے قیامت کے دن رسول کے ساتھ ہونگے ÷ ۵۵ اس کا مطلب یہ ہی کہ جہاد مین جانے کے قبل ہتھیار وغیرہ
سے خوب مسلح ہو لو پھر اس کے بعد اختیار ہی جس طرح مناسب سمجھو دشمن سے لڑو ÷ ۵۶ منافقون کا ذکر ہی کہ لڑائی کے وقت چھپ کر
بیٹھے ہین بعد ازان مجاہدین کو ہزیمت ہوتی ہی تو اپنی چالاکی پر خوش ہوتے ہین اور فتح ہوتی ہی اور وہ لوگ مال غنیمت لاتے ہین تو حسد کرتے ہین
اور کہتے ہین کہ ہمکو علم نہ تھا ورنہ ہم بھی جاتے اور مال مارتے ÷ ان کے حسد سے ظاہر ہوتا ہی کہ مسلمانون سے یہ مغایرت رکھتے ہین انکی کامیابی
عین اپنی کامیابی نہین سمجھتے ÷ ۵۷ یعنی بمقابلہ آخرت کے دنیا کو کچھ نہین سمجھتے ÷

دے ڈالنے کو موجود ہین انھین چاہیے کہ اللہ کی راہ مین لڑین۔ اور اللہ کی راہ مین جو لڑے گا
چاہے مارا جائے یا غالب آئے ہم ہر حال مین اُسے عنقریب بڑا اجر دین گے + مسلمانو! تم کیون نہ[۵۱]
لڑوگے اللہ کی راہ مین[۵۲] اُن کمزور مردون۔ عورتون اور بچون کے لیے جو کہتے ہین "اے ہمارے
پروردگار! اس بستی (مکہ) سے کہ اس کے رہنے والے ظالم ہین۔ ہمین باہر نکال۔ اپنی طرف سے
کوئی حمایتی بھیج اور ہمارے لیے اپنے پاس سے کسی کو مددگار بنا" + ایمان والے راہ خدا مین لڑتے
ہین۔ اور کفار شیطان کی راہ مین لڑتے ہین + مسلمانو! تم شیطان کے دوستون سے لڑو + بیشک
شیطان کی تدبیرین کمزور ہین +

ع اے محمدؐ! تو نے اُن لوگون کے حال پر نظر نہین کی جن سے ابتدائً کہا گیا تھا کہ اپنے
ہاتھون کو روک لو۔ صرف نماز پڑھو زکوٰۃ دو + پھر جب اُن کو لڑنے کا حکم[۵۳] دیا گیا تو اُنمین سے
ایک جماعت آدمیون سے ایسا ڈرنے لگی جیسے کہ کوئی خدا سے ڈرے یا اس سے بھی بڑھ کر
ڈرے۔ اور کہنے لگی "اے اللہ تو نے ہمین لڑنے کا حکم کیون دیا؟ تھوڑے دنون ہمین اور
کیون نہ جینے کی مہلت دی؟" + اے محمدؐ! تو ان سے کہہ "دنیا کے فائدے تھوڑے ہین۔ اور
پرہیزگارون کے لیے آخرت کا نفع کہین بہتر ہی + وہان تاگے برابر بھی تمھاری حق تلفی نہ ہوگی
تم کہین رہو گے موت تمھین آئے گی۔ مضبوط برجون مین رہوگے جب بھی آئے گی" + اے محمدؐ!
ان لوگون کو کچھ فائدہ پہونچتا ہی تو کہتے ہین کہ "یہ اللہ کی طرف سے ہی" اور اگر کوئی نقصان
پہونچتا ہی تو کہتے ہین[۵۴] "اے محمدؐ! یہ آپ کی وجہ سے ہی" + اے محمدؐ! تو کہدے "یہ سب اللہ کی
طرف سے ہی" + اس قوم کو کیا ہوگیا ہی کہ یہ کوئی بات نہین سمجھتی + اے بندے! تجھے فائدہ[۵۵] پہونچے تو
سمجھ کہ اللہ کی طرف سے ہی اور تجھکو کوئی نقصان پہونچے تو سمجھ کہ وہ تیرے نفس کی طرف سے ہی

ترغیب جہاد

جبر و اختیار

---

[۵۱] مکہ کے لوگ جو ہجرت کرکے مدینہ کو چلے گئے تھے مکہ مین اُن کے متعلقین پر ظلم ہوتا تھا تو وہ ہر وقت اللہ سے دعا
کرتے تھے کہ کسی طرح غازیان اسلام آکر ہمکو بھی یہان سے لے جائین۔ اللہ ہمت دلانے کے لیے یون ارشاد فرماتا ہی کہ
بہادرو! انکو لڑنے مین بحالت موجودہ کیا تامل ہوسکتا ہی [۵۲] یعنی جہاد فرض ہوا + [۵۳] پیغمبر خدا کی ہجرت کے بعد
شروع شروع مدینہ کے لوگ بہت ہی ضعیف الاعتقاد تھے۔ کوئی اچھی بات ہوتی تو پیغمبر کے قدم کی برکت تعلیم
اور کوئی بُری بات ہوتی تو نعوذ باللہ قدم مبارک کی نحوست کو سبب ٹھہراتے + خدا ایسے خیالات کی مذمت
کرتا ہی + [۵۴] پہلی آیت مین بیان تھا کہ خالق اور فاعل ہر چیز اور ہر کام کا خدا ہی اور اس آیت
مین اسباب توفیق اور آثار شر کا بیان ہی کہ نیکیون کی توفیق اللہ دیتا ہی اور بُرائیان بندون کے
کسب سے ہوتی ہین +

اے محمدؐ! ہم نے تجھے لوگون کی طرف رسول بنا کر بھیجا ہی۔ تیری رسالت پر اللہ کی گواہی کافی ہی +
جس نے رسول کا حکم مانا اُس نے اللہ کا حکم مانا۔ اور جس نے اُس سے روگردانی کی اُسکی
بازپرس تجھ سے نہوگی ہمنے اُن پر تجھے نگہبان[۱] بنا کر بھیجا ہی + یہ لوگ تجھ سے بظاہر کہتے ہین۔
کہ ہم آپ کے فرمانبردار ہین ۔ اور جب تیرے پاس سے چلے جاتے ہین تو رات کو اپنے
مقولے کے خلاف مشورہ کرتے ہین ۔ ان کے مشورون کو اللہ لکھ لیتا ہی تو ان کی پروا نہ کر اور
اللہ پر بھروسا رکھ کہ اللہ کام بنانے کے لیے کافی ہی + یہ لوگ قرآن[۲] مین کیون غور نہین کرتے؟
اگر اللہ کے سوا کسی دوسرے کے پاس سے قرآن آتا تو اس مین یہ بہت اختلاف پاتے +
جب انھین کوئی خبر امن[۳] یا خوف کی پہونچتی ہی تو اُسے مشہور کر دیتے ہین۔ اگر رسول یا اپنے
با اختیار لوگون کی طرف یہ رجوع ہوتے تو ان مین سے جو تحقیق کرنے والے ہین اُسے جان لیتے
اگر تم پر اللہ کا فضل اور اُس کی مہر نہوتی تو تم لوگ باستثناء چند آدمیون کے شیطان کی پیروی
کرتے + اے محمدؐ! تو اللہ کی راہ مین لڑ۔ تجھپر[۴] صرف تیری ذات کی ذمہ داری ہی۔ اور مومنون
کو بھی آمادہ کر قریب ہی کہ اللہ کافرون کا زور روک دے۔ اللہ کا زور زیادہ قوی ہی اور
اُسکی سزا زیادہ سخت ہی + جو کوئی نیک کام کی سفارش کرے گا اُسے بھی قیامت مین اُسکے اجر مین سے ایک حصہ ملیگا اور جو کوئی بُری
کام کی سفارش کریگا اُسکے وبال مین وہ بھی شریک ہوگا اللہ ہر شی کا نگہبان ہی + جب کوئی شخص تمھین سلام[۵] کرے تو تم جواب مین بہتر سلام
کرو یا ویسا ہی سلام کرو بے شک اللہ ہر چیز کا حساب لینے والا ہی + اللہ۔ اُس کے سوا کوئی
معبود نہین ہی۔ اس مین شک نہین کہ وہ قیامت کے دن تم سب کو جمع کرے گا۔ اللہ سے
سے زیادہ سچی بات کس کی ہو سکتی ہی +

تحریص جہاد

اعانت شر

جواب سلام

[۱] یعنے جو روگردانی کرے آپ کی بلا سے آپ اسکے ذمہ دار جوابدہ یا نگہبان نہین ہین + [۲] قرآن اگر کلام الٰہی نہ ہوتا تو اُسمین اسقدر استواری نہ ہوتی [۳] شان نزول یہ ہے کہ آنحضرت نے ایک شخص کو ایک قبیلہ کے پاس زکوۃ لینے کے لئے بھیجا وہ لوگ استقبال کو نکلے تو یہ شخص سمجھا کہ وہ لڑائی کا ارادہ رکھتے ہین اور بھاگ کر مدینہ آیا اور اس قبیلہ کے مرتد ہونے کی خبر مشہور کر دی جب آنحضرت کو خبر ہوئی تو آنحضرت نے اُن کے مرتد ہونے کی تردید کر دی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس قسم کی خبرین پہلے صاحب امر تک پہونچانا چاہیے جو تمام امور پر نظر رکھتا ہے [۴] یعنے تو خود [illegible] [۵] السلام علیکم کے معنی ہین "تم پر اللہ کی رحمت"۔ مطلب اسکا یہ ہے کہ جب تم پر کوئی سلام کرے تو تمکو بخندہ پیشانی اُسکے سلام کا جواب دو اور کہو وعلیکم السلام و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ یا وعلیکم السلام کہہ دینے [illegible] ملنے مین سبقت کی توقع پر اخلاق ظاہر کرو وغیرہ کے معنی یہان سلام کے ہین اور بعض نے بجائے سلام کے تحفہ و ہدیہ ترجمہ کیا ہے

ع۱۲ اے مسلمانو! تمھین کیا ہو گیا ہی کہ منافقون[۵۱] کے بارے مین تم دو گروہ ہو رہے ہو اُن کو بہ سبب اُن کی بداعمالی کے اللہ نے اوندھا کر دیا ہی - کیا تم چاہتے ہو کہ اللہ نے جسے گمراہی مین چھوڑ دیا ہی اُسے تم راہ پر لاؤ جسے اللہ راہ نہ دکھائے اُسے تم مین سے کوئی بھی راہ نہین دکھا سکتا منافق چاہتے ہین کہ جس طرح وہ خود کافر ہین اُسی طرح تم بھی کافر ہو جاؤ اور پھر تم سب برابر ہو جاؤ - لیکن جب تک وہ اللہ کی راہ مین ہجرت[۵۲] نہ کرین اُن مین سے کسی کو اپنا دوست نہ بناؤ - اور اگر وہ ہجرت سے روگردانی کرین تو اُن کو پکڑو اور جہان پاؤ اُن کو مار ڈالو اور اُن مین سے کسی کو اپنا دوست اور مددگار نہ بناؤ + باستثنا اُن کے جو ایسی قوم سے ملتے ہین جن سے تم سے معاہدہ ہی - یا تمھارے پاس ایسی حالت مین آئین کہ اُن کے دل تم سے یا اپنی قوم سے لڑنا نہین چاہتے - اگر اللہ چاہتا تو ان کو تم پر غالب کر دیتا اور وہ تم سے ضرور لڑتے - اگر وہ تم سے کنارہ کرین اور تم سے نہ لڑین اور تمھارے ساتھ بہ صلح پیش آئین تو اللہ نے اُن کے ساتھ لڑنے کے لیے کوئی راہ تم کو نہین بتائی ہی + عنقریب[۵۳] ایک اور گروہ تم دیکھو گے جو تم سے اور اپنی قوم دونون سے امن مین رہنا چاہتا ہی - لیکن جب فساد کے لیے یہ لوگ بلائے جاتے ہین تو منھ کے بھل اُس مین گرتے ہین - اگر یہ لوگ تم سے کنارہ کش نہون اور نہ تم سے صلح کرین اور نہ اپنے ہاتھ روکین تو انھین پکڑو اور جہان پاؤ قتل کرو - ہم نے تم کو ان پر حجت[۵۴] ظاہر دی ہی +

ع۱۳ مومن کو مومن کا مار ڈالنا روا نہین ہے - مگر غلطی سے ہو جائے تو خیر + جس نے مومن کو غلطی سے مار ڈالا وہ ایک مومن بردہ آزاد کرے اور اوس (مقتول) کے ورثہ کو خون بہا

وجوب ہجرت

مقاتلہ

---

[۵۱] چند عرب مدینہ مین آئے اور مسلمان ہو کر پھر مکہ مین کفار کے پاس گئے اور وہان سے مال تجارت لیکر شام کو چلے گئے ان نومسلمون کی نسبت صحابہ مین اختلاف ہوا بعض اُنھین منافق سمجھے اور بعض مسلمان سمجھے [۵۲] یعنے اپنا وطن نہ چھوڑین شروع مین ہجرت واجب تھی لیکن فتح مکہ کے بعد اسکا وجوب جاتا رہا [۵۳] یعنے جن لوگون کو تم جانتے ہو کہ تم سے عہد صلح کر کے اُس پر قائم ہین - نہ تم سے لڑتے اور نہ اپنی قوم کے کفار سے لڑتے تو تم بھی اون سے نہ لڑو اور وہ لوگ جو امن کے خواہان معلوم ہوتے ہین - نہ تم سے لڑتے اور نہ تمہارے مخالف سے لڑتے - لیکن وقت کی منتظر رہتی ہین موقع پا کر تمھارے ساتھ بدی کرنے سے چوکتے نہین تو تم ایسون سے لڑو اونکے مکر سے دہوکا نہ کھاؤ + [۵۴] ایسے بے تردد جہاد کرو [۵۵] کوئی مومن کسی مومن کو بلا قصد ہلاک کرے تو قاتل ایک غلام یا لونڈی آزاد کرے اور وارثان مقتول کو خون بہا ادا کرے جو باختلاف ائمہ سو اونٹ یا دس ہزار درہم یا بارہ ہزار درہم ہی لیکن ورثہ کو خون بہا معاف کرنیکا اختیار ہے خون بہا کو عربی مین

بھی دے ✤ با ستثنا اُس حالت کے کہ وہ معاف کر دین ✤ اگر مقتول[۵۱] تمھارے دشمن کی قوم سے ہو لیکن خود مومن ہو تو ایک مومن بردہ آزاد کرنا چاہیئے۔ اور اگر ایسی قوم سے ہو کہ تم سے اور اُن سے صلح کا عہد و پیمان ہو تو اُس کے ورثہ کو خون بہا دینا چاہیے۔ اور ایک مومن بردہ آزاد کرنا چاہیئے۔ اور جسے مقدور نہو وہ اللہ سے گناہ بخشوانے کے لیے دو مہینے ز در پے روزے رکھے۔ اللہ دانا اور حکمت والا ہی ✤ اور جو کوئی مومن کو عمداً مار ڈالے تو اُس کی سزا دوزخ ہی جس مین وہ ہمیشہ رہے گا۔ اور اللہ کا اُس پر غضب ہوگا اور اللہ کی لعنت ہوگی۔ اُسکے لیے اللہ نے بڑا عذاب تیار کر رکھا ہی ✤ ایمان[۵۲] والو! جب تم اللہ کی راہ مین لڑنے کے لیے سفر کرو تو اچھی طرح تحقیق کر لو اور کوئی تمھیں سلام کہے تو اُس سے یہ نہ کہو کہ تو مومن نہین ہی۔ دنیاوی زندگی کے اسباب ڈھونڈھتے ہو تو اللہ کے پاس مال غنیمت بہت ہی۔ تم[۵۳] بھی پہلے اظہار اسلام مین اسی طرح تذبذب کرتے تھے پھر اللہ نے تم پر احسان کیا ہی تو تم تحقیق کر لیا کرو۔ اللہ تمھارے کام سے واقف ہی ✤ گھر بیٹھ[۵۴] رہنے والے مومن صاحب عذر نہونے کی حالت مین اُن لوگون کے برابر نہین ہو سکتے جو اپنے مالون اور جانون سے اللہ کی راہ مین جہاد کرتے ہین۔ جان و مال سے جو جہاد کرتے ہین اُن کو اللہ نے گھر بیٹھ رہنے والون پر مرتبے مین بزرگی دی ہی۔ اللہ کا اچھا وعدہ[۵۵] تو سب مسلمانون سے ہی۔ لیکن جہاد کرنے والون کو بیٹھ رہنے والون پر اللہ نے ثواب عظیم مین۔ مراتب مین بخشش مین اور رحمت مین فضیلت دی ہی۔ اللہ بخشنے والا مہربان ہی ✤

۱۴ع جو لوگ اپنے[۵۶] آپ پر ظلم کرنے والے ہین جب فرشتے اُن کی روحین قبض کرتے ہین

---

۵۱ اگر مقتول کے ورثہ کافر ہون تو خون بہا نہ دیا جائے صرف غلام آزاد کیا جائے لیکن وارثان کافر ایسی قوم سے ہون جن سے صلح ہو تب خون بہا دینا چاہیے ✤ فقہ مین قتل کی دو قسم کے ہین اگر قتل ایسے آلہ سے وقوع مین آیا ہی جو قتل مین مستعمل ہوتا ہی تو قتل عمد ہی اور اُس مین خون کا عوض خون ہوگا ✤ اگر ایسے آلہ سے قتل نہین کیا جو قتل کے لیے عموماً مستعمل ہوتا ہی تو وہ شبہہ عمد ہی اور اس مین خون بہا اور کفارہ لازم آتا ہی ✤ کفارہ ہی غلام آزاد کرنا یا استطاعت نہونے کی حالت مین روزے رکھنے ✤ ۵۲ مسلمانون کی فوج جا رہی تھی چند چرواہے دشمن کی سرحد مین ملے۔ وہ مسلمان تھے۔ انھون نے السلام علیکم کہا لیکن مسلمانون نے انھین کافر سمجھکر قتل کر ڈالا اس آیت سے تنبیہ کی گئی کہ قتال مین جلدی نہ کرنا چاہیے ✤ ۵۳ تم بھی پہلے کافر ہی تھے اللہ نے اپنے احسان سے تمکو اسلام کی فضیلت عطا کی ہے بے سمجھے ہوئے اور بلا تحقیق کیے ہوئے کسی کو کافر نہ سمجھو ✤ ۵۴ جو لوگ بیماری یا نقص عضو کا عذر نہین رکھتے اور پھر جہاد نہ کرتے ہین وہ بھلا جہاد کرنے والون کے برابر کیونکر ہو سکتے ہین ✤ ۵۵ دخول جنت تو مسلمانون کے لیے ہی ہی لیکن جاہدین کا درجہ ہی کچھ اور ہی ہی ✤ ۵۶ یعنے مسلمان ہو کر مکہ سے ہجرت نہین کرتے تھے۔ جب پیغمبر خدا نے مکہ سے ہجرت کی تھی اُس زمانہ مین ہجرت واجب ہو گئی تھی اور وجوب اسکا فتح مکہ تک قائم تھا۔ مسلمانان مکہ کا عدم ہجرت بہ بہانۂ عذر مستضعفین [illegible] کیونکہ ملک خدا کا تنگ نہین تھا اب رہنا مسلمانون کا اپنے فرائض مذہبی ادا نہ کر سکین تو وہ دار الحرب ہی اور جب جہان ایسا موقع آئے ہجرت فرض ہو جاتی ہے ✤

اور اُن سے پوچھتے ہین کہ "تم کس دین مین تھے" - اور وہ کہتے ہین کہ "ہم اِس ملک مین کمزور اور عاجز تھے" تو فرشتے جواب مین کہتے ہین "کیا زمین اللہ کی اتنی کشادہ نہ تھی کہ تم ہجرت کر کہین اور چلے جاتے ؟" ان لوگون کا ٹھکانا دوزخ ہے - جو بُری جگہ ہے + مگر ہان کمزور[۱] مرد - عورتین اور بچے جو تدبیر سے معذور ہین اور اُنھین کوئی راہ نظر نہین آتی تو امید ہے کہ اللہ اُن کو معاف کر دے گا - اللہ معاف کرنے والا اور بخشنے والا ہے + جو شخص اللہ کی راہ مین ہجرت[۲] کرے گا اُسے ملک مین وافر اور کشادہ جگہ ملے گی - جو شخص وطن چھوڑ کر اللہ اور اُس کے رسول کی طرف اپنے گھر سے چلا اور اُسے موت آئی تو اُس کا ثواب اللہ کے ذمہ ثابت ہو چکا - اللہ بخشنے والا مہربان ہے +

ع ۱۵ اے مسلمانو! تم کہین سفر[۳] کرو تو نماز[۴] قصر کرنا تمھین گناہ نہین ہے - اگر تم کو یہ ڈر ہو کہ کافر تمھین ستائین گے - بے شک کافر تمھارے صریح دشمن ہین - اے محمد[۵] صاحب تو ان مسلمانون مین ہو اور نماز کے لیے تو اُن کو کھڑا کرے - تو چاہیے کہ ان کی ایک جماعت تیرے ساتھ ہتھیار لیے ہوے کھڑی ہو پھر جب وہ سجدہ کر چکے تو پیچھے ہٹ جائے - اور پھر دوسری جماعت جنھون نے نماز نہین پڑھی وہ آکر تیرے ساتھ نماز مین شریک ہو - اور اپنا بچاؤ اور اپنا ہتھیار ساتھ لیے رہے - کافر تو چاہتے ہین کہ تم کسی طرح اپنے ہتھیارون اور ساز و سامان سے غافل ہو جاؤ تو وہ دفعتہً تم پر ٹوٹ پڑین + اگر تم کو مینھ سے تکلیف ہو یا تم بیمار[۶] ہو تو کوئی گناہ نہین کہ تم اپنے ہتھیار کھول ڈالو اور ہوشیار رہو - اللہ نے ذلت والا عذاب کافرون کے لیے تیار کر رکھا ہے + جب تم نماز پڑھ چکو

نماز بحالت خوف دشمن

نماز بحالت جنگ

مستوی بحالت جنگ

نماز بحالت مسافرت

---

[۱] جو ہجرت کرنے سے معذور تھے اُن پر ہجرت واجب نہ تھی + [۲] یہ ہجرت ہی کرنے والے مسلمان تھے جنکو اللہ نے ہجرت کے تھوڑے برس کے اندر اندر تمام روے زمین کا حکمران بنا دیا اس طرح کہ ایشیاے مغربی اور افریقہ شمالی مین ان کی حکومت تھی یورپ مین ان کا اثر تھا مشرقی ایشیا مین ان کی دھاک تھی دیکھو تاریخ الاسلام طبع ۲ صفحہ ۲۶۹ + [۳] شروع مین مسلمانون کو سفر کرنے مین کافرون کا بڑا ڈر رہتا تھا اسلیے صلوٰۃ الخوف کا یہ ذکر قرآن مین آیا اسکے علاوہ حدیث مین عام مسافرت مین بھی قصر صلوٰۃ کا حکم درج ہے اور اسلیے علما متفق ہین کہ خوف کفار ہو جب بھی سفر مین قصر جائز ہے پوری تشریح فقہ کی کتابون مین درج ہے [۴] یعنی نماز کم پڑھنا بجاے چار رکعتون کے دو یا ایک پڑھنا یا بالکل ہی ترک کر دینا اور بعد کو قضا پڑھ لینا + [۵] حالت جنگ کی یہ نماز ہے کہ فوج کا ایک گروہ امام کے پیچھے آکر ایک رکعت پڑھے اور اُسکے بعد دوسرا گروہ آئے - اور اسی طرح لوٹ پھر کر دونون گروہ اپنی دو رکعتین امام کے پیچھے پوری کر جائین اور لڑائی کا سلسلہ قائم رہے - پوری تشریح فقہ کی کتابون مین دیکھو + [۶] یعنی اگر کسی وجہ سے تم لڑنے سے معذور ہو جاؤ تو ہتھیار کھول ڈالو لیکن ہتھیار کھولنے کے قبل امن کا مقام یعنی قلعہ یا اپنے لشکر کا پڑاؤ ڈھونڈھ لو + [۷] نماز کے بعد بھی ہر وقت اللہ کا دھیان رکھنا چاہیے - اور بعض اس کا مطلب یون لگاتے ہین کہ جب بحالت خوف یا مرض تم نماز کا ارادہ کرو تو کھڑے لیٹے بیٹھے جسطرح ہو سکے پڑھ لو - لیکن جب اطمینان کی حالت ہو تو حفظ ارکان کے ساتھ اوسے ادا کرو +

تو اللہ کو کھڑے بیٹھے اور لیٹے یاد کرتے رہو۔ پھر جب اطمینان ہو جائے تو معمول کے مطابق نماز پڑھو بے شک نماز مومنون پر بقید[۵۱] وقت فرض ہی؛ لوگون کے پیچھا[۵۲] کرنے مین تم ہمت نہ ہارو اگر تمھین تکلیف پہونچتی ہی تو تمھاری طرح اُنھین بھی تکلیف پہونچتی ہی جیسی تمھین تکلیف پہونچتی ہی۔ اور تمکو جو امید اللہ سے ہی اُن کو نہین ہی اللہ دانا اور حکمت والا ہی؛

نماز فرض ہی بقید وقت

۱۶ع اے محمد! ہم نے تجھ پر سچی کتاب[۵۳] اس لیے اُتاری ہی کہ اللہ نے تجھے جیسا بتایا ہی اُس کے مطابق تو لوگون کے باہمی جھگڑے فیصلہ کرے۔ تو دغابازون کی طرفداری نہ کر۔ اللہ سے معافی چاہ بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہی؛ جو لوگ اپنی جانون پر خیانت[۵۴] کرتے ہین تو اُن کی طرف ہو کر دوسرون سے نہ جھگڑ بے شک اللہ دغاباز گنہگار کو پسند نہین کرتا؛ آدمیون سے تو وہ پردہ کرتے ہین۔ لیکن اللہ سے پردہ نہین کرتے۔ جب وہ اُن باتون پر راتون کو بیٹھکر مشورہ کرتے ہین جن سے اللہ راضی نہین ہی تو اللہ اُن کے ساتھ موجود ہوتا ہی۔ اُن کے اعمال اللہ کے احاطۂ علم مین ہین؛ مسلمانو! تم اُن کی طرف سے دنیاوی زندگی مین تو جھگڑتے ہو قیامت کے دن اُن کی طرف سے کون اللہ کے ساتھ جھگڑا کرے گا؟ یا کون اُن کا وکیل ہوگا؛ جو کوئی بُرائی کرے یا اپنی جان پر ظلم کرے اور پھر اللہ سے بخشش مانگے تو وہ اللہ کو غفور و رحیم پائے گا؛ جو گناہ کرتا ہی اپنی ہی جان کے لیے کرتا ہی۔ اللہ تو سب کچھ جانتا ہی اور حکمت والا ہی؛ جو شخص خطا یا گناہ کر کے کسی بے خطا کو متہم کرتا ہی اور خود بری ہونا چاہتا ہی تو وہ بے شک بہتان اور کھلا ہوا گناہ اپنے سر لیتا ہی؛

انصاف کا حکم

اتہام

۱۷ع اے محمد! اگر تجھپر اللہ کا فضل اور اُس کی رحمت نہوتی تو ان مین سے ایک جماعت نے تجھے بہکانے کا قصد کیا ہی تھا۔ یہ لوگ خود اپنے ہی کو بہکاتے ہین تجھے کچھ ضرر نہین پہونچا سکتے

---

[۵۱] بقید وقت ترجمہ ہی موقوت کا۔ موقوت کے معنی ہین موقت لیکن جو اس کے معنی واجب سمجھتے ہین وہ دو وقت کی نماز کو جمع کر کے پڑھ سکتے ہین اہل تشیع کا یہی مذہب ہی؛ [۵۲] غزوہ حمراء الاسد مین جن زخمیون اور تھکے ہوے مسلمانون کو کفار مکہ کے تعاقب کا حکم ہوا تھا اُن کی شان مین یہ آیت ہی دیکھو تاریخ الاسلام طبع - صفحہ ۱۱۸؛ [۵۳] اس رکوع اور رکوع آیندہ کی شان نزول یون بھی بیان کی گئی ہے کہ لسان کی بات کو صحیح مان کر کسی چوری کے معاملہ مین پیغمبر خدا کے واقعہ کے خلاف غلطی سے راے قائم کی تو اس آیت سے پیغمبر خدا کی راے کی اصلاح کی گئی [۵۴] اپنی جان سے خیانت کرنا اشارہ ہے گناہ کرنے پر یعنے جو لوگ گناہ کرتے ہین تو اُنکی طرف سے نہ جھگڑو [۵۵] ماحصل اسکا یہ ہی کہ کسی قسم کی خطا ہو خفیف یا ثقیل اُسکا وبال کرنے ہی والے پر پڑے گا کسی غیر کا نام لینے سے نفع نہین ہوتا بلکہ کذب اور بہتان کی معصیتین مستزاد ہوتی ہین [۵۶] گذشتہ رکوع کے ذیل مین اس رکوع کی شان نزول ہی بیان

اللہ نے تو تجھپر کتاب و ر کام کی بات اُتاری ہی اور تجھے جو نہ معلوم تھا وہ بتایا ہی۔ تجھپر اللہ کا بڑا فضل ہی ﴿ ان لوگون کی سرگوشیان[۵۱] اکثر اچھی نہین ہوتین۔ مگر ہان کوئی صدقے کا حکم دے نیک بات بتائے۔ لوگون مین صلح کرائے۔ تو یہ اچھی باتین ہین۔ اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے جو ایسا کرتے ہین عنقریب ہم اُنھین بڑا ثواب دین گے ﴿ راہ راست ظاہر ہونے کے بعد جو رسول سے مخالفت کرے گا اور مومنین کی راہ کے خلاف چلے گا۔ تو جدھر اُس نے منھ کیا ہی اُسی طرف ہم اُسے چلائین گے اور دوزخ مین اُسے داخل کرین گے کہ وہ بری جگہ ہے ﴿

ع۸ بے شک اللہ شرک کو معاف نہین کرتا اور اس سے کم درجہ کی کوئی خطا کرے تو وہ جسے چاہتا ہی بخشدیتا ہی۔ جس نے اللہ کا شریک ٹھہرایا وہ بہک کر بہت ہی دور چلا گیا ﴿ یہ مشرکین اللہ کے سوا دیویون[۵۲] ہی کو پکارتے ہین اور اُس شیطان سرکش کو پکارتے ہین جس پر برمذازل اللہ نے لعنت کی۔ تو اس نے اللہ سے کہا ”مین تیرے بندون سے ایک مقرر[۵۳] حصہ ضرور لیا کرون گا۔ اُن کو بہکاؤن گا۔ امیدین دلاؤن گا۔ اُن کو سمجھاؤن گا کہ وہ جانورون[۵۴] کے کان چیرین۔ اور اُن کو سمجھاؤن گا کہ وہ اللہ کی بنائی ہوئی صورت کو بدلین[۵۵]“ اللہ کے سوا جس نے شیطان کو دوست بنایا اس نے صریح نقصان اُٹھایا ﴿ شیطان اُن سے وعدہ کرتا ہی اور اُن کو آرزوئین دلاتا ہی۔ حالانکہ اُس کا وعدہ فریب ہی فریب ہی ﴿ ان کا ٹھکانا دوزخ ہی۔ جہان سے وہ بھاگنے نہ پائین گے ﴿ ایمان لانے والون اور اچھے کام کرنے والون کو عنقریب ہم ایسے باغون مین داخل کرین گے جن کے نیچے نہرین جاری ہین اور جن مین وہ ہمیشہ رہین گے۔ یہ اللہ کا پکا وعدہ ہی۔ اللہ سے زیادہ قول کا سچا کون ہوگا ﴿ اے مسلمانو! نہ تمھاری[۵۶] تمنائین اور نہ اہل کتاب کی تمنائین جو بُرا کرے گا اُس کی سزا پائے گا اور اللہ کے سوا کسی دوسرے کو

مجلس شر

مجلس خیر

شرک

شیطانی کام

جزاے اعمال

---

۵۱ جو لوگ جمع ہو کر مشورے کرتے ہین تو عموماً شر کی باتین سوچتے ہین۔ خیر و برکت کی مجلسین بہت کم ہوتی ہین اور جو ایسی ہوتی ہین وہ مقبول بارگاہ ایزدی ہوتی ہین ﴿ ۵۲ ہم نے ”اناثا“ کا ترجمہ کیا ہی ”دیویون“ ”اناثا“ جمع ہی ”انثیٰ“ کی انثیٰ کے معنی ہین ”عورت“۔ زبان عرب مین بعض بتون کو مؤنث بولتے تھے جس طرح یہان دیوی بولتے ہین۔ اناثا سے اشارہ تھا دیویون کی طرف۔ ہم مشار الیہ ہی کو لکھدینا مناسب سمجھے ﴿ ۵۳ یعنی زیادہ وہی لوگ ہین جو نیک کام نہین کرتے اور نیک کام کرتے بھی ہین تو ریا اور نخوت سے اُسے خراب کرتے ہین۔ اور اس لیے زیادہ تر حصہ انسان کے کام کا شیطانی ہی ہوتا ہی ﴿ ۵۴ تفصیل ہی شیطانی کامون کی۔ جو اونٹنی پانچ بچے جن چکی تھی اُس کا کان زمانۂ جاہلیت مین چیر ڈالتے تھے اور اُس کو متبرک سمجھتے تھے ﴿ ۵۵ صورت بدلنا بھی منع ہی مرد کو عورت اور عورت کو مرد کا لباس پہننا منع ہی۔ ڈاڑھی مونچھ منڈوا کر امرد بننا بُرا ہی اسی طرح اور بہت سی باتین ہین مثلاً سر پر منت کی چوٹی رکھنا گدنا گدوانا ﴿ ۵۶ نہ لفا رعرب کا مقولہ صحیح ہی کہ حشر و نشر کوئی چیز نہین ہی۔ نہ اہل کتاب کے خیالات درست ہین کہ انکے سوا کوئی جنت مین نہ جائے گا۔ حق یہ ہی کہ جو جیسا کریگا ویسا پائیگا

وہ اپنا دوست اور مددگار نہ پائے گا + اور جو نیکیان کرین گے مرد ہون خواہ عورت - ایمان رکھتے ہونگے تو جنت مین جائین گے - اُن پر کچھ بھی ظلم نہوگا + کس کا دین اُس شخص سے بہتر ہی جس نے اللہ کی طرف اپنا مُنھ کیا - نیکی کی اور ابراہیم حنیفؑ کے مذہب کی کہ اُس کو اللہ نے اپنا دوست بنالیا ہی پیروی کی + آسمانون اور زمین مین جو کچھ ہی اللہ ہی کا ہی - اللہ ہر شئے کو گھیرے ہوئے ہی +

۱۹ع اے محمدؐ عورتون[۱] کے بارے مین لوگ تجھسے حکم مانگتے ہین تو تو اُن سے کہدے کہ ان عورتون کے بارے مین اللہ وہی حکم دیتا ہی جو تمھین اس کتاب مین اُن یتیم عورتون کے بارے مین سُنایا گیا ہی کہ اُن کا لکھا ہوا حق تم نہین دیتے اور چاہتے ہو کہ اُن سے نکاح کر لو - اور نیز کمزور بچون کے بارے مین اللہ حکم دیتا ہی اور یہ کہ تم یتیمون کے حق مین انصاف پر قائم رہو تم اُن کے ساتھ جو کچھ بھلائی کروگے اللہ اُس کا جاننے والا ہی + اگر ایسی عورت[۲] کو اپنے شوہر کے جھگڑے یا بے پروائی کا اندیشہ ہو تو اُن دونون پر کچھ گناہ نہین ہی اگر وہ آپس مین صلح کر لین - صلح خوب چیز ہی - بخل تو سب ہی کی طبیعت مین ہوتا ہی - اگر تم سلوک کرو اور پرہیزگاری کرو تو بے شک اللہ تمھارے اعمال سے باخبر ہی + تم چاہو گے بھی تو عورتون مین پورا پورا عدل نہ کرسکوگے - لیکن تم ایک طرف پورے طور سے جھک[۳] کر دوسری کو بیچ ادھڑ مین لٹکتا ہوا نہ چھوڑ دو - اگر صلح کر لو اور ڈرو تو اللہ بخشنے والا مہربان ہی + اگر وہ دونون جدا ہو جائینگے تو اللہ اپنی کشائش سے دونون کو غنی[۵] کر دے گا - اللہ وسعت دینے والا حکیم ہی + جو کچھ آسمانون اور زمین مین ہی سب اللہ کا ہی - مسلمانو! تمھارے پہلے جو اہل کتاب گذرے ہین اُن سے اور نیز تم سے ہماری یہی نصیحت ہی کہ

یتیم لڑکے اور لڑکیان

بیبیون مین عدل

زنان مطلقہ کی تسلین خاطر

سلہ اس آیت مین مذہب اسلام کی فضیلت کا بیان ہی + سلہ ایام جاہلیت مین لڑکون کو بلوغ تک ارث نہ پاتے تھے اور نہ عورتون کو میراث دیتے تھے - آنحضرت سے عہد اسلام مین استفسار کیا گیا تو جواباً ارشاد ہوا کہ ان کے احکام پہلے گذر چکے ہین - وآتوا الیتامیٰ اموالہم الخ سورہ نسا - رکوع ۱ وان خفتم الا تقسطوا الخ سورۂ نسا رکوع ۱ - اور پھر اس آیت مین بھی انھین احکام کیطرف اشارہ کیا گیا ہے + سلہ مرد پر واجب ہی کہ جب وسکی کئی بیبیان ہون تو اونمین عدل کرے لیکن کوئی عورت کبر سنی کیوجہ سے بالکل بے مصرف ہو جائے اور خوف طلاق سے وہ بخوشی حق زناشوئی کو چھوڑ دے یا اسمین کمی منظور کر لے تو کچھ حرج نہین ہے - سلہ اللہ کہتا ہی کہ عورتونمین عدل کرنا دلسے تعلق رکھتا ہی اور دلکو قابو مین رکھنا مشکل ہی اسلئے تمکو زیادہ مستعد رہنا چاہئے - عدل سے کبھی غافل نہ ہو - اور عورت کو معلق چھوڑ دینا کہ نہ تم اوسکے پاس جاؤ نہ وہ دوسرے کے پاس جاسکے اس سے تو طلاق دیدینا بہتر ہی - اس کہنے سے طلاق کی ترغیب نہین ہے بلکہ عدل کے لئے تاکید ہے + سلہ لیکن اگر عورت نہ ہٹی اور بصلح اپنے حق سے باز آئے تو کوئی مضایقہ نہین ہے + سلہ مطلقہ عورتون کی تسکین کیلئے اللہ کہتا ہی کہ طلاق کے بعد رنجیدہ نہ ہو کہ ایکی کیونکر بسر ہوگی اللہ ہر وقت ساتھ ہی - لیکن منشا یہ نہین ہی کہ طلاق اچھی چیز ہے - شرعاً طلاق بدترین مباحات سمجھا جاتا ہے +

اللہ سے ڈرتے رہو۔ اگر کفر کرو گے تو جو کچھ آسمان اور زمین میں ہے سب اللہ ہی کا ہے۔ اللہ بے پروا اور ہمہ صفت موصوف
ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور زمین میں ہے اللہ ہی کا ہے اللہ کارسازی کافی ہے۔ اے لوگو! اگر وہ چاہے تو تمھین دنیا کے پردہ سے
اٹھا کر دوسرون کو لا سکے۔ اللہ اس پر قادر ہے۔ جو کوئی دنیا کا فائدہ چاہتا ہے اُسے جاننا چاہیے کہ اللہ کے پاس
دنیا اور آخرت دونون کے فائدے ہین۔ اللہ سننے والا اور دیکھنے والا ہے۔

دین اور دنیا کی فکر

ع ایمان والو! انصاف پر مضبوطی کے ساتھ قائم رہو۔ خدا لگتی گواہی دو۔ گو وہ گواہی

گواہی

خود تمھارے یا تمھارے ماں باپ اور رشتہ دارون کے خلاف ہو۔ کوئی غنی ہو یا محتاج ہو اللہ
تو اُن کی پرداخت کرنے والا سب سے زیادہ ہے۔ تم حق سے گریز کرنے مین خواہش نفس کی
پیروی نہ کرو۔ اگر تم دبی زبان سے گواہی دو گے یا پہلو تہی کرو گے تو اللہ تمھارے کام سے
واقف ہے۔ ایمان والو! اللہ پر اور اُس کے رسول پر اور اُس کتاب پر جو اُس نے اپنے
رسول پر اُتاری ہے اور اُس کتاب پر جو اُس نے پہلے اُتاری تھی ایمان لاؤ۔ اللہ اور اُس کے
فرشتے اور اُس کی کتابون۔ اور اُس کے رسولون اور روز آخرت سے جو انکار کرتا ہے وہ بیشک

اعتقادات اسلام

راہ راست سے دور بہک گیا ہے۔ جو لوگ ایمان لا کر کافر ہوے پھر ایمان لائے پھر کافر

مرتد

ہوے اور کفر مین بڑھتے گئے۔ اللہ نہ اُن کو بخشے گا اور نہ اُن کو راہ راست دکھائے گا۔ اے محمد
تو منافقین کو دردناک عذاب کی بشارت دے کہ یہ منافقین مسلمانون کو چھوڑ کر کافرون کو

منافق

دوست بناتے ہین۔ کیا یہ کفار کے پاس عزت ڈھونڈھتے ہین؟ عزت تو ساری اللہ کی ہے۔
حالانکہ تم مسلمانون پر اللہ کتاب مین حکم نازل کر چکا ہے کہ تم اللہ کی آیتون پر لوگون کو کفر کرتے اور
ہنستے سنو تو جب تک وہ دوسری باتین شروع نہ کرین تم اُن کے پاس نہ بیٹھو۔ نہین تو تم
بھی اس صورت مین اُن کے مثل ہو جاؤ گے۔ منافقون اور کافرون سب کو اللہ جہنم مین جمع
کرے گا۔ یہ منافق تمھارے منتظر ہین کہ اگر تم کو فتح ملے اللہ کی طرف سے تو کہین کیا ہم تمھارے

سلہ اہل عرب سے خطاب ہے کہ اللہ چاہے تو دوسری قوم کو تم پر مسلط کر دے اور یہ بھی مطلب ہو سکتا ہے کہ انسانی خلقت جو دنیا میں ہے اسکے
علاوہ دوسرے طور کی خلقت بھی اللہ پیدا کر سکتا ہے۔ سلہ تنہا دنیا اللہ سے طلب کرو اللہ سے دین اور دنیا دونون مانگو کیونکہ دونون اُسی کے
پاس ہین۔ سلہ کسی حالت مین کیسا ہی تمھارا یا تمھارے اعزہ کا نقصان ہو جھوٹ نہ بولو۔ سلہ تمھین اس سے کیا بحث ہے کہ ایک
فریق مقدمہ مفلس ہے اور ایک تونگر ہے تم سچ سچ کہہ دو اللہ تم سے بڑھکر اُن کا خیر خواہ ہے۔ سلہ گواہی دینے مین رعایت کرو گے
زبان دبا کر کوئی بات کہو گے اور حاکم دھوکے مین آجائے گا تو اللہ دیکھتا ہے۔ سلہ بعض سمجھے ہین کہ یہ اشارہ ہے یہود کیطرف کہ
پہلے حضرت موسیٰ کی طرف ایمان لائے پھر گوسالہ پرستی سے کفر کیا پھر توریت پر ایمان لائے۔ پھر حضرت عیسیٰ سے انکار کیا پھر آنحضرت
سے انکار کیا۔ تو اُن کا کفر اور بڑھ گیا۔ سلہ منافق اور کافر دونون جہنمی ہین۔

ساتھ نہ تھے ہ؟ اور اگر کافرون کو فتح نصیب ہو۔ تو اُن سے کہین "کیا ہم تم پر غالب[1] نہین آنے لگے تھے اور مسلمانون سے تمھین بچا نہین دیا تھا" مسلمانو! تمھارے اور منافقون کے درمیان قیامت کے دن اللہ فیصلہ کرے گا۔ اللہ کافرون کو ہرگز مسلمانون پر غلبہ نہ دے گا +

ع منافق[2] اللہ سے دغابازی کرتے ہین۔ اور اللہ[3] اُن سے داؤن کرتا ہی۔ جب نماز کے لیے منافق کھڑے ہوتے ہین تو سُست کھڑے ہوتے ہین۔ آدمیون کے دکھلانے کو اللہ کو وہ تھوڑا[4] ہی یاد کرتے ہین۔ یہ مذبذب ہین کفر اور ایمان مین۔ نہ ادھر ہین نہ اُدھر ہین جسے اللہ گمراہی مین چھوڑ دے پھر تم مین سے کوئی اُس کے لیے ٹھکانا نہ پاے گا + ایمان والو! مسلمانون کو چھوڑ کر کافرون کو دوست نہ بناؤ۔ کیا تم چاہتے ہو کہ اپنے اوپر اللہ کا الزام[5] صریح عائد کرلو؟۔ منافق بیشک دوزخ کے سب سے نیچے درجہ مین ہون گے اور اُن کے لئے تم کوئی مددگار نہ پاؤ گے۔ مگر جنھون نے توبہ کی۔ اپنی حالت درست کرلی۔ اللہ کو مضبوط پکڑا۔ اور اللہ کے لیے اپنا دین خالص کرلیا۔ تو یہ لوگ مومنون کے ساتھ رہین گے۔ عنقریب اللہ مومنون کو بڑا ثواب دے گا + تم شکر کرو اور ایمان لاؤ تو اللہ کو تم پر عذاب کرنے سے کیا غرض ہی؟۔ اللہ تو قدردان اور واقف حال ہی +

چھٹا پارہ

چلا[6] کر بُری بات کہنا اللہ کو پسند نہین ہی۔ مگر جس پر ظلم کیا گیا وہ معذور ہی۔ اللہ سنتا اور جانتا ہی + تم نیک کام ظاہر کرکے یا چھپا کر کرو۔ یا دوسرون کی خطائین معاف[7] کرو تو اچھا ہی۔ اللہ تو

[1] یعنے تمکو مسلمان ہونے سے ہمنے روکا اور اسطرح اسلام کی برائی سے تمکو بچا لیا۔ یا یہ مطلب ہی کہ لڑائی مین ہمکو برا[؟] مسلمان لگئے تھے اور ہمکو غلبہ ہو چلا تھا لیکن ہمنے تمہاری خاطر سے پہلوتہی کی اور میدان تمہارے ہاتھ رہا [2] یعنی منافق اللہ والونکو دھوکا دیتے ہین [3] اللہ کا ادنسے داؤن کرنا یہ ہی کہ انکو مسلمانونکی تلوار سے جو وہ بچے ہوے ہی تو منافق سمجھتے ہین کہ ہم مزے مین رہی۔ حالانکہ مرنے پر جو بلا اون پر نازل ہو گی وہ بہت سخت ہو گی [4] اس سے معلوم ہوا کہ نماز کیلئے نہایت مستعدی سے آمادہ ہونا چاہیے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ مخلص نمازی کثیر الذکر ہوتے ہین [5] یعنے پورا کفر ہی کرنا چاہتے ہو کہ اللہ اچھی طرح تمہین پکڑے [6] منافق اسلئے کفار سے بدتر ہین کہ کفار تو صرف کفر کرتے ہین اور منافق تو کفر کرتے ہین اور تمسخر بھی کرتے ہین [6] کسی سے بے وجہ لڑنا جھگڑنا گالی بکنا منع ہے لیکن گالی اور لڑائی کے جواب مین کوئی بات کہی جائے اور حد اعتدال سے بڑھی ہوئی نہ ہو تو معاف ہے۔ اس آیت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ برائی کا باعلان کرنا معصیت کو اور بڑھا دیتا ہی۔ ع عیب بھی کرنے کو ہنر چاہیے [7] آنحضرت سے پوچھا گیا اپنے غلام کی کتنی خطائین ایکدن مین معاف کیجائین۔ ارشاد ہوا ستر بار۔ بنی اسرائیل مین ایک تونگر اپنے نوکرون کو تاکید کرتا تھا کہ مفلس قرضدار کو معاف کردیا کرو۔ مرنے پر صرف یہی نیکی نامہ اعمال مین تھی جناب باری کا ارشاد ہوا کہ ہمین اس سے زیادہ معاف اور درگذر کرنا چاہیے +

منافق

لڑنا جھگڑنا اور گالی دینا

باوجود قدرت رکھنے کے درگذر کرتا ہی۔ جو لوگ اللہ اور اُسکے پیغمبرون سے برگشتہ ہین۔ اور چاہتے ہین کہ اللہ اور اُس کے پیغمبرون مین تفرقہ ڈالدین۔ اور کہتے ہین "ہم بعض پیغمبرون کو مانتے ہین اور بعض کو نہین مانتے"۔ اور چاہتے ہین کہ کفر اور ایمان کے بیچ مین ایک دوسری راہ نکالین۔ تو ایسے لوگ یقیناً کافر ہین۔ ہم نے کافرون کے لیے ذلیل کرنے والا عذاب تیار کیا ہی + اور جو لوگ اللہ اور اُس کے پیغمبرون پر ایمان لائے ہین۔ اور اُن مین سے کسی ایک کو دوسرے سے جدا نہین سمجھتے۔ تو ایسے لوگون کو اللہ عنقریب اُن کا ثواب دے گا۔ اللہ بخشنے والا مہربان ہی +

سب پیغمبر برحق ہین

ع ۲۱ اے محمدؐ! اہل کتاب[۵۱] تجھ سے کہتے ہین کہ تو کوئی کتاب لکھی لکھائی اُن پر آسمان سے اُتار۔ موسیٰ سے تو اس سے بھی بڑا سوال اُن کا تھا۔ وہ کہتے تھے کہ "ہمین کھلم کھلا اللہ کو دکھا دے"۔ اُن کی شرارت کی وجہ سے اُن کو بجلی مار گئی۔ اُن کے پاس دلیلین آگئی تھین پھر بھی اس کے بعد وہ پرستش کے لیے گوسالہ لے بیٹھے۔ پھر ہمنے اسے بھی معاف کیا۔ اور موسیٰ کو صریح غلبہ دیا + اُن لوگون سے قول واثق لینے کے لیے ہم نے اُن پر کوہ طور کھڑا کیا۔ ہمنے اُن سے کہا کہ سجدۂ شکر کرتے ہوے دروازۂ شہر مین داخل ہو اور ہم نے اُن سے یہ بھی کہا کہ ہفتہ کے دن مین حد سے نہ بڑھنا اور پکا عہد اُن سے لیا پھر اُن پر اللہ کی پھٹکار نازل ہوئی۔ اس لیے کہ اُنھون نے اپنے عہد توڑ ڈالے۔ خدا کی آیتون سے کفر کیا۔ نبیون کو ناحق مار ڈالا اور کہنے لگے کہ "ہمارے دل محفوظ ہین"۔ اُن کے دل محفوظ نہین ہین بلکہ اُن کے کفر کی وجہ سے اللہ نے اُن کے دلون پر مہر کردی ہی۔ اور اس لیے وہ کمتر ایمان لاتے ہین۔ اور اسلیے بھی اُن پر پھٹکار نازل ہوئی کہ وہ کفر کرنے لگے اور مریم پر بڑا بہتان باندھنے لگے۔ اور کہنے لگے "ہمنے مریم کے بیٹے مسیح عیسیٰ رسول خدا کو قتل کیا

بنی اسرائیل کی نافرمانیان

حضرت عیسیٰ کی وفات

---

۵۱ یہود و نصاریٰ مراد ہین + ۵۲ پیغمبر خدا سے یہود گستاخی کرتے معجزے طلب کرتے۔ ایمان لانے کے لیے نہین بلکہ محض عاجز کرنے کے لیے کہتے تھے جس طرح توریت ایک مرتبہ آسمان سے اُتری ویسے ہی ایک کتاب اور آسمان سے اُترے۔ خدا کہتا ہی کہ ان کی باتون پر دھیان نکرو یہ حضرت موسیٰ کو بھی اسی طرح دق کرتے تھے معجزے دیکھنے پر بھی پورا یقین نہین کرتے تھے + ۵۳ پہلے زمانہ کی حکایتین ہین۔ بنی اسرائیل توریت کو مانتے نہ تھے۔ راہ مین سامنے پہاڑ ملا اور وہ چلنے سے رُکے نہ ایمان لانے پر راضی ہوے اس کے بعد شہر مین جانے کا حکم ہوا کہ سجدہ شکر کا وہ ادا کرین اور اندر جائین پھر حضرت داؤد کے زمانہ مین حکم ہوا تھا کہ سنیچر کے دن شکار نہ کرین لیکن یہود ہمیشہ نافرمان رہے اللہ یہ سب باتین یاد دلاتا ہے + ۵۴ یہود کہتے اور یہی جانتے بھی تھے کہ حضرت عیسیٰ کو اونھون نے قتل کر ڈالا حالانکہ اونکے ہاتھ سے حضرت عیسیٰ قتل نہین ہوے بلکہ زندہ آسمان پر اوٹھا لئے گئے +

ہی حالانکہ نہ انھون نے اُسے قتل کیا اور نہ اُنھون نے اُسے سولی دی۔ مگر اُن کو یہ معلوم ہوا کہ وہ سولی دے رہے ہین۔ جو اس مین اختلاف کرتے ہین وہ اس معاملہ مین شبہہ مین پڑے ہین۔ اُن کو اس کی خبر کچھ بھی نہین ہی۔ مگر وہ صرف اٹکل پر چلتے ہین۔ اُنھون نے اُسکو یقیناً قتل نہین کیا بلکہ خدا نے اُسے اپنی طرف اُٹھا لیا۔ اللہ زبردست حکمت والا ہی۔ مرنے کے پہلے جتنے اہل کتاب ہین سب اُس[51] پر ایمان لائین گے۔ قیامت کے دن وہ ان منکرون کے خلاف گواہی دے گا۔ یہودیون کی شرارتون کی وجہ سے ہم نے یہودیون پر وہ پاک چیزین حرام کر دین جو اُن کو حلال تھین اور اس لئے بھی حرام کین کہ وہ اکثر اللہ کی راہ سے لوگون کو روکتے تھے۔ سود لیتے تھے حالانکہ اُس سے انھین ممانعت کر دی گئی تھی اور ناحق لوگون[52] کے مال کھا جاتے تھے۔ ان مین جو نافرمان ہین اُن کے لیے ہم نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہی۔ لیکن ان یہودیون مین سے جو لوگ علم پر ثابت ہین اور ایمان والے ہین وہ اس کتاب کو جو تجھپر اُتری ہی اور اُن کتابون کو جو تجھ سے پہلے اُتری تھین سب کو مانتے ہین۔ نماز پڑھتے ہین اور زکوٰۃ دیتے ہین۔ اللہ اور روز آخرت پر ایمان لاتے ہین۔ ان سب کو ہم عنقریب بڑا اجر دین گے۔ اے محمدؐ! ہم نے جس طرح نوح اور نوح کے بعد جو پیغمبر آئے اُن کی طرف وحی بھیجی تھی۔ اُسی طرح تیری طرف بھی وحی بھیجی ہی۔ اور اسی طرح ابراہیم۔ اسمٰعیل۔ اسحٰق۔ یعقوب اور اُس کی اولاد اور عیسیٰ۔ ایوب۔ یونس اور ہارون اور سلیمان کی طرف ہم نے وحی بھیجی تھی۔ داؤد کو ہم نے زبور دی تھی۔ اور بھی کتنے رسول ہم نے بھیجے ہین جن کا ذکر ہم تجھ سے پہلے کر چکے ہین اور کتنے ایسے[53] رسول ہین جن کا ذکر ہم نے تجھ سے نہین کیا ہی۔ اللہ نے موسیٰ سے گفتگو کی تھی۔ یہ رسول خوشی سنانے والے اور ڈرانے والے تھے تاکہ لوگون کو اللہ پر رسولون کے آنے کے بعد پھر الزام[54] رکھنے کی جگہ نہ رہے۔ اللہ زبردست حکمت والا ہی۔ لیکن اے محمدؐ! اللہ خود گواہی دیتا ہی کہ جو کچھ اُس نے تجھ پر اُتارا ہی اُسے سمجھکر اُتارا ہی

پیغمبرون کے نام

ضرورت رسالت

---

[51] مسلمانون کا عقیدہ ہی کہ حضرت عیسیٰؑ قیامت کے قبل ظاہر ہون گے اور اُس وقت سب اُونکے پیرو ہونگے۔ [52] یہود کے بُرے افعال کا ذکر کر کے عذاب دوزخ کا تذکرہ کیا گیا ہی تا مسلمان ڈرین اور یہودیون کی پیروی سودخواری اور غصب حقوق مین اختیار نہ کرین۔ [53] پیغمبرون کی انتہا معلوم نہین ہی۔ بہت سے پیغمبر گذرے ہین۔ مذاہب باطلہ کی اُمّت اپنے پیشواؤن کا نام لین تو اون پیشواؤن کو برا نہ کہنا چاہیے۔ ممکن ہی کہ وہ پیغمبر خدا ہون۔ اور اُن کی باتون کو اونکی اُمت نے اوسی طرح بدل ڈالا ہو جسطرح حضرت عیسیٰؑ اور حضرت موسیٰ کی پیروی اون کی اُمت نے ترک کر دی [54] کہ اللہ تو ہم لوگون کو کچھ بتاتا ہی نہین۔

اور فرشتے بھی یہی گواہی دیتے ہین اور گواہی کے لیئے تو اللہ ہی کافی ہے + جو کفر کرتے ہین اور اللہ کی راہ سے دوسرون کو روکتے ہین وہ بہت دور بہک گئے ہین + جو لوگ کفر اور ظلم کرتے ہین اللہ اُن کو ہرگز نہ بخشے گا۔ اور نہ جہنم کی راہ کے سوا جس مین وہ ہمیشہ پڑے رہین گے۔ کوئی دوسری راہ اُنھین دکھائے گا۔ اللہ کے نزدیک یہ آسان ہی + لوگو! تمھارے رب کی طرف سے ٹھیک بات لے کر یہ رسول (محمدؐ) تمھارے پاس آیا ہی۔ ایمان لاؤ کہ یہ تمھارے واسطے اچھا ہی۔ اور اگر انکار کروگے تو جو کچھ آسمانون اور زمین مین ہی اللہ کا ہی وہ باخبر حکمت والا ہی + اے اہل کتاب! تم اپنے دین مین مبالغہ نہ کرو۔ اور اللہ کے حق مین سچ ہی کہو۔[۵۱] مریم کا بیٹا مسیح عیسیٰ اللہ کا رسول تھا اور اللہ کا کلمہ تھا جس کو مریم کی طرف اُس نے ڈال دیا تھا۔ اور وہ اللہ کی طرف سے ایک روح تھا۔ تو اللہ اور اُس کے رسولون پر ایمان لاؤ۔ تین[۵۲] کا نام نہ لو۔ اس سے باز آؤ کہ تمھارا بھلا ہو۔ اللہ بس ایک معبود واحد ہی۔ وہ اس سے بری ہی کہ اُس کے اولاد ہو۔ آسمانون اور زمین مین جو کچھ ہی اُسی کا ہی۔ وہ کارسازی کے لیے کافی ہی +

مسئلہ تثلیث

ع مسیح عبد اللہ

سو[۵۳] اللہ کا بندہ ہونے سے مسیح کو کبھی عار نہ تھا۔ اور نہ مقرب[۵۴] فرشتون کو عار ہی۔ جو لوگ اُس کی بندگی سے عار کرین گے اور تکبر کرین گے اُن سب کو اپنے پاس اللہ عنقریب جمع کریگا + ایمان لانے والون اور نیک کام کرنے والون کو وہ پوری مزدوری اُن کے کام کی دے گا۔ بلکہ اپنے فضل سے کچھ اور زیادہ دے گا۔ اور عار رکھنے والون اور تکبر کرنے والون کو وہ دردناک عذاب دے گا۔ اور سوا اللہ کے یہ کسی کو دوست یا مددگار اپنا نہ پائین گے + لوگو! تمھارے پاس تمھارے رب کی طرف سے سند پہونچ چکی اور واضح[۵۵] روشنی ہم تمھاری طرف بھیج چکے + جو لوگ اللہ پر ایمان لائین گے اور اُس کو مضبوط پکڑین گے اُن کو عنقریب وہ اپنی رحمت اور فضل مین داخل کرے گا۔ اور اپنی بارگاہ تک سیدھی راہ پر اُنھین پہونچائے گا۔ اے محمدؐ! لوگ تجھ سے حکم پوچھتے ہین۔ تو کہہ اللہ کلالہ[۵۶] کے بارے مین یہ حکم دیتا ہی کہ کوئی مرد (جس کے

کلالہ

۵۱ یہ نہ کہو کہ عیسیٰ اللہ کا بیٹا ہی + ۵۲ عیسائی تین خدا مانتے ہین۔ اللہ۔ روح القدس۔ عیسیٰ + ۵۳ نجران کے نصاریٰ نے مسلمانون پر الزام لگایا کہ وہ حضرت عیسیٰ کو بندۂ خدا کہکر اُن کی کسرِ شان کرتے ہین اُسوقت یہ آیتین نازل ہوئین + ۵۴ ملائکہ جو نور سے بنے ہوے ہین یعنی عالم ناسوتی سے باہر ہین وہ تو اللہ کے بیٹے ہو ہی نہین سکتے۔ عیسیٰ جسم خاکی کے ساتھ اللہ کے بیٹے بھلا کس طرح ہوسکتے ہین + ۵۵ قرآن + ۵۶ یہ علم فرائض کے متعلق ہی بیان آسانی سے سمجھ لینا مشکل ہی۔ کل قرآن کی آیتون اور حدیث نبوی کو ملا کر فقیہ کر

باپ دادا (نہو) لاولد مرجائے اور ایک بہن موجود ہو تو اُس کو ترکہ کا نصف پہونچے گا۔ اور بہن مرجائے اور اُس کے کوئی لڑکا نہو تو یہ بھائی اُس کے کل ترکہ کا وارث ہوگا۔ اگر بہنین دو ہون تو اُن کو دو تہائی ترکہ کی ملے گی۔ اگر وہ بھائی بہن ہون یعنی کچھ مرد ہون اور کچھ عورتین ہون تو مرد کا حصہ دو عورتون کے حصون کے برابر ہوگا۔ اللہ تمھارے بہکنے کے خیال سے کھول کھول کر تم سے بیان کر دیتا ہی۔ اللہ ہر شیٔ سے واقف ہی +

سہموں کا حصہ

سورۂ مائدہ

(مدنی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ع ۵ ایمان والو اقرارون کو پورا کرو۔ تمھارے لیے چارپائے حیوان باستثنا اُن کے جنکے آگے بتائے جائینگے حلال کیے گئے ہین۔ مگر حلال نہ سمجھو شکار کو جب تم احرام مین ہو۔ بیشک اللہ جو چاہتا ہی حکم دیتا ہی + ایمان والو احترام کرو اللہ کے مناسک وارکان۔ ادب والے مہینون۔ ہدی۔ قلائد اور خانۂ کعبہ کی طرف آنے والون کا کہ یہ اپنے پروردگار کا فضل اور اُسکی خوشی ڈھونڈھتے ہین۔ اور جب احرام سے نکلو تو شکار کر سکتے ہو۔ کوئی قوم تم کو مسجد حرام مین آنے سے روکے تو اُس کی دشمنی تم کو حد سے زیادہ تجاوز کرنے پر برانگیختہ نہ کرے نیک کام مین اور پرہیزگاری مین ایک دوسرے کی مدد کرو۔ گناہ اور زیادتی مین مدد نکرو۔ اللہ

ایفائے عہد

احرام میں شکار کرنا

متعلقات حج کا احترام

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۴۱) کا ایک علم فقہ والون نے مدون کیا ہی اور اس کا نام علم الفرائض رکھا ہی۔ سورۂ ہذا کے رکوع ۱ و ۲ مین بھی اسی ذکر ہی + ۵۱ اسقدر عبارت جو خط الحاقی مین ہی قرآن مین نہین ہی جمہور اسلام کے موافق یہ عبارت بڑھائی گئی کہ کلالہ کے معنی یہ ہین کہ مرنے والا مرے اور اُس کے اصل و فرع مین کوئی نہو اور اسی لحاظ سے سورۂ ہذا کے رکوع ۲ مین "جو یورث کلالۃ" کا ترجمہ کیا گیا ہی "اپنی اصل و فرع مین کوئی وارث نہ چھوڑے" + ۵۲ مائدہ یعنی خوان۔ اس سورہ مین آسمان سے خوان اُترنے کا ذکر ہی + ۵۳ حلال سے یہ مطلب نہین کہ خواہ مخواہ اُن کا کھانا حلال ہی۔ بعضون کو کھانا بعضون پر سواری اور بعضون سے اور دیگر فوائد جائز رکھے گئے ہین + ۵۴ دیکھو سورۂ مائدہ رکوع ۱۲ + ۵۵ یعنی حرم مکہ یا حالت احترام کا احترام کرو + ۵۶ ذیقعدہ۔ ذی الحجہ محرم۔ رجب۔ یہ چار مہینے شہر حرام کہلاتے ہین جس کا ترجمہ کیا گیا ہی "ادب والے مہینے" + ۵۷ جب حج کو جاتے تھے تو قافلہ کے آگے والے اونٹ کے کوہان کو نیزہ سے چھید کر زخمی کر لیتے تھے اس سے اشارہ تھا کہ یہ قافلہ حج کو جاتا ہی جہان قربانی کی جائے گی اور جب قافلہ حج سے لوٹتا تھا تو آگے چلنے والے اونٹ کی گردن مین درخت کی چھال لپیٹ دیتے تھے۔ اول الذکر اونٹ کو ہدی اور آخر الذکر کو قلائد کہتے تھے۔ خلاصہ یہ ہی کہ آپس کے جنگ وجدال سے حج مین تفرقہ نہ ڈالو اور حق کہ حالت احرام مین شکار تک روا نہین رکھا گیا ماہ حج یعنی ذی الحجہ کے پہلے اور پیچھے جنگ وجدال نکرو اور حج کے سفر مین آنے جانے والے جانورون سے یا زائرین سے مزاحمت نہ کرو + ۵۹ تجارت اور ثواب کے لیے سفر کرتے ہین +

محرمات حرام

سے ڈرتے رہو کہ بیشک اللہ کا عذاب سخت ہے۔ تم پر حرام ہے مردار - لہو - سؤر کا گوشت اور وہ جو اللہ کے سوا کسی اور کا نامزد کیا گیا ہو - اور وہ بھی حرام ہے جو گلا گھُٹ کر - چوٹ کھا کر - گر کر یا سینگ کے مارنے سے یا درندوں کے پھاڑنے سے مرے اور تم اُسے ذبح نہ کر سکو اور جو بتوں[۵۱] پر چڑھا کر ذبح کیا گیا ہو یا تیروں کے پانسے[۵۲] ڈال کر تم میں تقسیم کیا گیا وہ بھی حرام ہے - یہ سب گناہ ہیں۔ آج کے دن تمھارے دین سے کافر نا امید[۵۳] ہو گئے تم اُن سے نہ ڈرو - مجھ سے ڈرو۔ آج کے دن[۵۴] میں تمھارے لیے تمھارا دین کامل کر چکا - اپنا احسان تم پر پورا کر چکا - اور دین اسلام میں نے

تکمیل دین اسلام

تمھارے لیے پسند کیا۔ اگر کوئی[۵۵] بھوک میں ناچار ہو جائے - گناہ کی طرف اُس کا میلان نہ ہو تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ اے محمد! تجھ سے لوگ پوچھتے ہیں کہ "اُن کے لیے کیا کیا چیزیں حلال کی گئی ہیں؟" تو کہہ "تم کو تمام ستھری چیزیں حلال کر دی گئی ہیں" اور شکاری[۵۶] جانور جو تم نے

شکاری جانوروں کا شکار

سکھا رکھے ہوں - اور جیسا کہ اللہ نے تمھیں سکھایا تم نے انھیں ویسا ہی سکھا دیا ہو تو جو شکار یہ تمھارے لیے پکڑ رکھیں اُسے کھاؤ اور شکار کے لیے انھیں چھوڑو تو اللہ کا نام لے لیا کرو - اور اللہ سے ڈرتے رہو - بے شک اللہ جلد حساب لینے والا ہے۔ آج تمھارے لیے تمام پاکیزہ چیزیں حلال کر دی گئیں - اہل کتاب کا کھانا[۵۷] بھی تمھیں حلال ہے اور تمھارا کھانا اُن کو حلال ہے - اور حلال ہیں تم پر محصنات[۵۸] جو مؤمنہ ہوں یا اُن میں سے ہوں جن کو تم سے پہلے کتاب دی گئی تھی -

زن یہودیہ یا نصرانیہ سے نکاح

بشرطیکہ تم اُن کا مہر[۵۹] ادا کرو اور اُن کو قید (نکاح) میں لانا مقصود ہو کھُلم کھُلا بدکاری کرنا یا چوری چھپے آشنا بنانا مقصود نہ ہو۔ جس نے ایمان سے انکار کیا اُس کا کام ضائع ہوا اور آخرت میں اُسے

---

۵۱ نُصُب کا ترجمہ ہے "تھان" جس طرح ہندو پتھروں پر جانوروں کی گردن مار کر خون چڑھاتے ہیں ویسا ہی دستور ایام الجاہلیت کے عربوں میں بھی تھا۔ ۵۲ تیر سے ایک قسم کا قرعہ ڈالتے تھے جو قمار بازی کی حد تک پہونچا تھا ترجمہ پانسے ڈالنا مناسب سمجھا گیا۔ ۵۳ یعنی مسلمانوں کا غلبہ دیکھ کر ایک بار فرمائیں گے کہ مسلمانوں کے مغلوب ہونے کی امید نہیں اور نہ یہ امید ہے کہ وہ اپنا دین چھوڑ کر کافر ہو جائیں گے۔ ۵۴ پیغمبر خدا کی وفات کے چند مہینے پہلے یہ آیت اُتری تھی۔ اس آیت کا منشا یہ ہے کہ احکام دین سب بتا دیے گئے اور قرآن کے احکام سب مکمل ہو گئے۔ اب اسی راستہ پر سب کو چلنا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اس آیت کے سننے سے حضرت عمرؓ آبدیدہ ہوئے اور کہنے لگے کہ پیغمبر خدا کی مفارقت کا زمانہ قریب آیا۔ جب اسلام کی تکمیل ہو چکی تو پیغمبر کی ضرورت باقی نہ رہی۔ ۵۵ یہ آیت "حرام" سے متعلق ہے یعنی بھوک سے بیتاب ہو کر حرام چیز کھا لے تو روا ہے۔ ۵۶ اس سے یہ مسئلہ نکلا کہ اگر شکاری پرند یا چوپائے شکار کے لیے پالے جائیں اور بسم اللہ کہہ کے وہ چھوڑے جائیں اور وہ جانور پکڑ کے شکار کھیلنے والے کے پاس لائیں خود کھانے نہ لگیں لیکن ان کے پکڑنے سے جانور مر جائے تو ایسا مردہ جانور ذبیحہ کے حکم میں ہے اور اس کا کھانا حلال ہے۔ ۵۷ یعنی اب سکہ اسلام کا جم گیا تو اہل کتاب جو تمھارے ذمی ہو گئے اُن سے مغائرت رکھنا اصول جہانداری کے خلاف ہوگا۔ ۵۸ کھانے سے مراد ذبیحہ ہے۔ ۵۹ یعنی اہل کتاب کی عورتوں سے نکاح درست ہے۔ محصنات سے آزاد عورتیں مراد ہیں یا پاکدامن اور یہ شرط جواز نہیں ہے بلکہ شرط افضلیت ہے یعنی پاکدامن اور آزاد عورتوں سے نکاح اولیٰ ہے دیکھو سورۂ بقرہ - رکوع ۲۷۔ ۶۰ نکاح سے مہر واجب ہوتا ہے یہ ضرور نہیں ہے کہ نکاح کے وقت مہر ادا کر دیا جائے۔ یہاں مہر کا تذکرہ محض تاکید آگیا ہے۔ مہر نہ ملنے کے عذر پر عورتیں کن صورتوں میں کنارہ کشی کر سکتی ہیں اس کے لیے فقہ کی کتابیں دیکھو۔

گھاٹا ہوگا ✤

ع ۲ ایمان والو! جب تم نماز کے لیے آمادہ ہو تو اپنے مُنھ اور کہنیون تک دونون ہاتھ دھو لو سرون کا مسح کر ڈالو اور ٹخنون تک اپنے پانون[۵۱] دھو ڈالو - اور اگر تم کو نہانے کی حاجت ہو تو غسل کرکے اچھی طرح پاک وصاف ہو جاؤ[۵۲] - اگر تم بیمار یا مسافر ہو یا تم جائے ضرور سے آئے ہو یا عورتون سے تم نے صحبت کی ہو اور پانی نہین ملتا تو پاک مٹی سے کر تیمم کرو یعنی اُس سے اپنے مُنھ اور ہاتھون کا مسح کر لو[۵۳] الله کا یہ ارادہ نہین ہے کہ تم کو تنگی مین ڈالے - بلکہ وہ یہ چاہتا ہے کہ تم کو پاک صاف رکھے اور اپنا احسان تم پر پورا کرے تاکہ تم شکر گذار رہو ✤ الله نے جو احسان تم پر کیے ہین اُنھین یاد کرو اور اُس کا وہ عہد[۵۴] یاد کرو جو تم سے اُسوقت ٹھہر گیا ہے جب تم نے کہا تھا "ہم نے سنا اور قبول کیا" الله سے ڈرو بے شک الله دلون کے بھید سے واقف ہے ✤ اے مومنو! تم انصاف[۵۵] کے ساتھ الله کے واسطے گواہی دینے کے لیے آمادہ رہو - قوم کی دشمنی تم کو عدل کرنے سے نہ روکے - عدل کرو کہ پرہیزگاری کو عدل لازم ہے - الله سے ڈرو کہ الله تمھارے اعمال سے باخبر ہے ✤ ایمان والون اور نیک کام کرنے والون سے الله نے بخشش اور بڑے اجر کا وعدہ کیا ہے ✤ کفر کرنے والے اور ہماری آیتون کے جھٹلانے والے دوزخی ہین ✤ اے مومنو[۵۶]! الله نے جو تم پر احسانات کیے ہین اُنھین یاد کرو کہ جب ایک قوم نے تم پر دست درازی کرنا چاہی تھی تو الله نے تم سے اُن کے ہاتھون کو روک دیا اور الله سے ڈرو اور الله ہی پر مومنون کو بھروسا رکھنا چاہیے ✤

ع ۳ بیشک الله نے بنی اسرائیل سے عہد اطاعت لیا تھا - اور اُنھین مین سے ہم نے یعنی الله نے بارہ[۵۷] سردار

وضو

تیمم

گواہی

عدل

---

۵۱ اہل سنت وجماعت پانون کے بعد دھو ڈالو کا لفظ مقدر مان کر یعنی سابق الذکر "دھو ڈالو" سے متعلق سمجھکر پانون دھونا لازم سمجھتے ہین وہ پیغمبر خدا اور خلفائے ثلثہ کے فعل سے سند پکڑتے ہین - اور اہل تشیع کہتے ہین کہ سر کی طرح پانون کا بھی مسح جائز ہے اور حضرت علیؓ کے فعل کو سند مین پیش کرتے ہین - یہان اہل سنت وجماعت کے مطابق ترجمہ کیا گیا ہے اہل تشیع کے مطابق ترجمہ ہوگا "سرون کو اور ٹخنون تک پانون کا مسح کر ڈالو" یہ اختلاف نحوی ترکیب کے اختلاف پر مبنی ہے - اہل تشیع ارجلکم کے لام کو بالکسر پڑھتے ہین اور سنی بالفتح پڑھتے ہین ۔ آیت تیمم غسل کو وضو کہتے ہین - مصالح وضو کے لیے دیکھو الاسلام ف ۲۶ ✤ ۵۲ یعنی پورا غسل کر ڈالو ✤ ۵۳ مصالح تیمم کے لیے دیکھو الاسلام ف ۲۷ ۵۴ روز ازل کا عہد مراد ہے جو بیعت رضوان اور بیعت عقبہ مین پیغمبر سے اُن کے اصحاب نے کیا - دیکھو تاریخ الاسلام طبع ثانی صفحات ۱۳۸ و ۱۴۴ ✤ ۵۵ الله کے لیے خالص ومخلص ہو کر گواہی دو اور احکام حقہ کے ناظر ہو ✤ ۵۶ اس آیت کے معنی کئی ایک بیان کیے گئے ہین ایک یہ بھی ہین کہ کفار عرب سے مسلمانون کو بچا کر انھین الله نے عروج پر پہونچایا - نصیحت یہ نکلتی ہے کہ جب الله اچھے دن دکھلائے تو برے دنون کو بھولنا نہ چاہیے ✤ ۵۷ بنی اسرائیل بارہ قبیلون پر منقسم تھے - ہر قبیلہ حضرت یعقوب کے ایک بیٹے کی اولاد مین تھا - اسی طرح آنحضرت نے لیلۃ العقبہ مین انصار سے بیعت لی تو اُن مین سے بارہ سردار منتخب کر دیے - بعض کہتے ہین کہ بارہ امام کی طرف یہین سے اشارہ ہے ✤

مقرر کیے تھے - بنی اسرائیل سے اللہ نے کہا تھا " مین تمھارے ساتھ ہون اگر تم نماز کو
قائم رکھوگے زکوٰۃ دیتے رہوگے - میرے پیغمبرون پر ایمان لاتے رہوگے اور اُن کی مدد کرتے
رہوگے - اور اللہ کو خوش دلی سے قرض دیتے رہوگے - تو مین تم سے تمھارے گناہ دور کردونگا
اور ایسے باغون مین تمھین داخل کرون گا جن کے نیچے نہرین جاری ہین - پھر اس کے بعد جو تم
مین سے انحراف کرے گا تو سمجھو سیدھی راہ سے وہ بھٹکا " + اُن کی عہد شکنی پر ہم نے انھین لعنت
کی اور اُن کے دلون کو سخت کردیا - وہ لفظون[۵۱] کو اُن کے مقامات سے بدل ڈالتے ہین - اور
اُن کو جو نصیحت کی گئی تھی اُس کا ایک حصہ[۵۲] وہ بھول گئے ہین - اے محمدؐ! اُن مین سے چند لوگون
کے سوا ہمیشہ تو اُن کی چوری[۵۳] سے آگاہ ہوتا رہتا ہی - تو اُن کے قصور معاف کر اور درگذر کر -
احسان کرنے والون کو اللہ دوست رکھتا ہی + جو لوگ اپنے آپ کو نصاریٰ کہتے ہین اُن سے بھی
ہم نے عہد اطاعت لیا تھا - جو نصیحت اُن کو کی گئی تھی اُس کا ایک حصہ اُنھون نے بھی بھلا دیا ہی -
ہم نے اُن مین[۵۴] بغض اور عداوت قیامت کے دن تک ڈال دی ہی - عنقریب اُنھین اللہ بتلائےگا
کہ وہ کیا کرتے تھے + اے اہل کتاب! تمھارے پاس ہمارا رسول آیا ہی - اور کتاب الٰہی کی
بہت سی باتین جو تم چھپاتے تھے وہ کھول کر بیان کرتا ہی اور بہت سی باتون سے درگذر کرتا ہی +
تمھارے پاس اللہ کی طرف سے روشنی[۵۵] اور کتاب[۵۶] ظاہر آگئی ہی + جو لوگ اللہ کی رضامندی کے
طلبگار ہین اُن کو اللہ اس کتاب (قرآن) کے ذریعہ سے سلامتی کے راستون پر لاتا ہی - اور
اپنے حکم سے اُنھین تاریکیون سے نکال کر روشنی کی طرف لاتا ہی اور اُن کو سیدھی راہ پر چلاتا
ہی + وہ لوگ بے شک کافر ہین جن کا مقولہ ہی کہ مسیح ابن مریم ہی اللہ ہے - اے محمدؐ! تو کہہ اگر
اللہ مسیح ابن مریم کو اور اُن کی مان اور جتنے لوگ زمین پر ہین اُن سب کو ہلاک کرنا چاہے تو
اللہ کے سامنے کس کا زور چل سکتا ہی؟ - آسمانون اور زمین اور جو اُن دونون کے درمیان
مین ہی اُن سب پر اللہ کی سلطنت ہی - جو چاہتا ہی وہ پیدا کرتا ہی - وہ ہر شی پر قادر ہے + یہود
اور نصاریٰ کہتے ہین " ہم اللہ کے بیٹے اور اُس کے پیارے ہین " - اے محمدؐ! تو اُن سے کہہ " پھر

ذکر نصاریٰ

عیسائیون کی حق مین پیشینگوئی

تکذیب مسئلہ تثلیث

۵۱ لفظی ترجمہ " وہ کلمون کو اُن کی جگہ سے بدل ڈالتے ہین " + ۵۲ یعنی آنحضرت کی بعثت کی پیشینگوئی جو توریت مین ہی اُسے وہ نہین مانتے + ۵۳ چوری سے مراد ہی احکام توریت کا چھپانا + ۵۴ مذہبی نفاق کی وجہ سے جو خونریزیان عیسائیون مین ہوئین تاریخین اُن کی شاہد ہین - علاوہ برین جو اپنی اخوت کا پاس مسلمانون مین ہی وہ عیسائیون مین کبھی نہین تھا اور نہ اب ہی - یہ آیت قرآن کی پیشینگوئیون مین سے ایک پیشینگوئی ہی + ۵۵ ذات پیغمبر خدا مراد ہی + ۵۶ کتاب ظاہر سے یہان قرآن مجید مراد ہی +

تمھارے گناہون کے سبب سے وہ تم پر عذاب کیون کرتا ہی؟ نہین! بلکہ تم بھی اُسکی مخلوقات انسانی مین ہو جسے چاہے وہ بخشے اور جس پر چاہے وہ عذاب کرے۔ اُسی کو آسمانون اور زمین اور جو چیزان دونون کے درمیان مین ہو ان سب کی بادشاہت ہی اور اُسی کی طرف پھر سب کو جانا ہی"+ اے اہل کتاب! احکام دین بتانے کے لیے پیغمبرون کی آمد مدتون تک منقطع رہنے کے بعد ہمارا یہ رسول تمھارے پاس آیا ہی۔ تم یہ نہ کہہ سکو کہ ہمارے پاس کوئی خوشی سنانے والا اور ڈرانے والا نہین آیا تھا اس لیے یہ تمھارے پاس خوش خبری اور ڈر سنانے کے لیے آیا ہی۔ اللہ ہر شی پر قادر ہی+

ع اے محمد! تو یہودیون کو وہ زمانہ یاد دلا کہ جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا تھا کہ "لوگو! اللہ کے احسانات جو تم پر ہوے ہین یاد کرو کہ اُس نے تم مین بہت سے پیغمبر بنائے اور تم مین بادشاہ بھی بنائے اور جو دنیا مین کسی کو نہ دیا تھا تمھین دیا۔ لوگو! زمین مقدس (شام) مین جو تمھارے لیے اللہ نے لکھی ہی داخل ہو۔ مقابلہ دشمن مین تم پیٹھ نہ پھیرنا ورنہ نقصان مین آجاوگے"+ اُنھون نے کہا "اے موسیٰ! وہان تو سرکش قومین ہین۔ جب تک وہ وہان سے نہ نکل جائینگی ہم تو نہ جائینگے۔ ہان وہ اُس مین سے نکل جائین تو ہم داخل ہونگے"+ اُن ڈرنے والون مین سے دو آدمیون نے کہ اُن پر اللہ کی نوازش تھی کہا "بیت المقدس کے دروازہ مین گھس پڑو جب تم سب اُس مین گھس پڑوگے تو بے شک تمھین غالب رہوگے۔ اگر تم ایمان رکھتے ہو تو اللہ پر بھروسا کرو"+ وہ کہنے لگے "اے موسیٰ! جب تک وہ وہان ہین ہم تو کبھی اُس مین نہ جائینگے ہان آپ اپنا رب لے کر جایئے اور آپ دونون لڑیے ہم یہین بیٹھے ہین"+ موسیٰ نے دعا کی۔

ف یہودیون کو اس قدر تسلیم تھا کہ اُن مین جو گنہگار ہین اُن کو چالیس روز تک دوزخ مین رہنا ہوگا + ف حضرت عیسیٰ کے قبل گویا پیغمبرون کی آمد کا ایک سلسلہ قائم تھا اور پیغمبر آتے رہے۔ حضرت عیسیٰ کے بعد ۵۷۶ برس تک کوئی پیغمبر نہین آیا اتنے عرصہ کے بعد محمد رسول اللہ کا مرسل ہونا گویا انقطاع آمد کے بعد آنے سے تعبیر کیا گیا ہی اصل قرآن مین لفظ فترۃ ہی جس سے وہ زمانہ مراد ہی جو دو پیغمبرون کے درمیان گذرتا ہی + ف قصہ کی صورت مین مفسرین نے اختلاف کیا ہی۔ ہم ایک قول نقل کرتے ہین۔ ارض مقدس سے ملک شام مراد ہی۔ حضرت موسیٰ کے وقت مین یہ ملک بہت آباد تھا اور لوگ یہان کے سرکش تھے۔ حضرت موسیٰ ایک بڑی جماعت کے ساتھ اس ملک پر دخل کرنے اور یہین آباد ہوکر اللہ کا ذکر جاری کرنے آیے حضرت موسیٰ کے ساتھیون نے شامیون سے مقابلہ کرنے مین تامل کیا اور شامیون کی توانائی سے گھبرا گئے۔ عوج بن عنق جو ایک مشہور قدآور انسان گذرا ہی بیان کیا جاتا ہی کہ وہ اسی زمانہ کے شامیون مین تھا۔ چالیس برس تک دمشق کے قریب جنگلون مین حضرت موسیٰ کی فوج حیران اور پریشان رہی اُن سب کے مرجانے کے بعد اُن کی اولاد نے شامیون کا مقابلہ کیا اور فتح پائی۔ شام فتح ہو کر پھر بنی اسرائیل نے بڑا عروج پایا+

والے میرے پروردگار! میرے اختیار مین تو صرف میری ذات اور میرا بھائی ہی۔ عذاب نازل کرتے وقت تو ہم مین اور ان نافرمانبردار دن مین امتیاز کیجیو۔" اللہ نے کہا "وہ زمین چالیس برس تک انھین نصیب نہوگی۔ یہ مصر کے جنگل مین سر مارتے پھرین گے تو نافرمان لوگون پر افسوس نہ کرنا"

ع ۵ اے محمدؐ! آدم کے دونون بیٹون[۵۱] کی خبر تو لوگون کو سچ سچ سنا۔ جب اُن دونون نے نیازین چڑھائین تو ایک کی قبول ہوئی اور دوسرے کی قبول نہین ہوئی۔ دوسرے نے کہا "مین تجھے مار ڈالون گا۔" تب پہلے نے کہا "اللہ پرہیزگارون ہی کی نیازین قبول کرتا ہی۔ اگر تو اپنا ہاتھ میرے قتل کو بڑھائے گا تو مین اپنا ہاتھ تیرے قتل کو نہ اُٹھاؤن گا۔ مین اللہ سے جو تمام عالمون کا پروردگار ہی ڈرتا ہون۔ مین چاہتا ہون کہ تو میرا اور اپنا گناہ اپنے سر لے اور جہنمی ہو کہ یہی ظالمون کی سزا ہی۔" بھائی کے مار ڈالنے پر اُس کے نفس نے اُسے آمادہ کیا اور اُس نے اُسے مار ڈالا۔ اور خسارہ[۵۲] مین آگیا۔ پھر اللہ نے ایک کوّا بھیجا جو زمین کریدنے لگا تاکہ اُس کو دکھائے کہ اپنے بھائی کی لاش اُسے کس طرح چھپانا چاہیے۔ وہ بولا "افسوس مجھ سے اتنا بھی نہو سکا کہ اس کوّے کی طرح مین اپنے بھائی کی لاش چھپا دیتا۔" اور پشیمان ہوا۔ اسی سبب سے ہم نے بنی اسرائیل[۵۳] کو حکم تحریری دیا کہ جس نے کسی کو مار ڈالا، جان کے بدلے مین نہین اور نہ ملک مین فساد پھیلانے کی سزا کے طور پر، تو گویا اُس نے تمام آدمیون کو مار ڈالا۔ اور جس نے ایک مرتے ہوئے کو بچا لیا تو گویا اُس نے تمام آدمیون کو بچا لیا۔ بنی اسرائیل کے پاس ہمارے پیغمبر کھلی کھلی دلیلین[۵۴] لے کر آئے۔ پھر بھی اس کے بعد ان مین سے بہت سے لوگ

قابیل نے ہابیل کو قتل کیا

---

۵۱ تفسیرون مین ہی کہ ہابیل اور قابیل حضرت آدم کے بیٹے تھے۔ حضرت آدم کے وقت مین بہن سے نکاح درست تھا مگر اُس بہن سے درست نہ تھا جو توام پیدا ہوتی تھی۔ جو لڑکی قابیل کے ساتھ توام پیدا ہوئی تھی ہابیل سے منسوب ہوئی۔ اُسکے حسن پر قابیل فریفتہ تھا مگر حضرت آدم نے دستور توڑنا پسند نہ کیا۔ قابیل کے اصرار پر حضرت آدم نے یہ تجویز کی کہ دونون خدا کی نیاز کرین جس کی نیاز قبول ہوگی۔ اُس کے حق مین فیصلہ کیا جائے گا۔ اُس زمانہ کے قاعدہ کے مطابق ہابیل کی نیاز قبول ہوئی اور قابیل کی نیاز قبول نہ ہوئی۔ قابیل نے اس رنج سے ہابیل کو مارنا چاہا۔ ہابیل نے مقابلہ سے احتراز کیا اور قابیل کے ہاتھ سے وہ شہید ہوا۔ قابیل بھائی کو مار کر اس فکر مین ہوا کہ لاش کیونکر چھپائی جائے۔ اُسنے دیکھا کہ ایک کوّا کسی مرے ہوئے کوّے کو زمین کھود کر دفن کر رہا ہی۔ قابیل نے بھی ایسا ہی کیا اور اُس وقت اُسے انفعال ہوا اپنی سرکشی پر اور اُس نے خیال کیا کہ مجھے کوّے کے برابر بھی عقل نہین ہی۔ ۵۲ اس معصیت سے خود اُسی کا نقصان ہوا۔ دنیا مین انفعال ہوا آخرت مین وہ جہنمی ہوا۔ ۵۳ بنی اسرائیل پیغمبرون کو مار ڈالتے تھے اسلیے اُن کو قتل کرنے سے بہت زیادہ ڈرایا گیا تھا کہ جس نے ایک آدمی کو مارا تو گویا تمام آدمیونکو مار ڈالا۔ مفسرون نے اس موقع پر لکھا ہی کہ جتنے قتل ناحق دنیا مین ہوتے ہین اُن سب کی معصیت کا ایک حصہ قابیل کے نامۂ اعمال مین لکھا جاتا ہی کہ اُسی سے قتل کی ابتدا ہوئی۔ ۵۴ "بینات"

ملک مین زیادتیان کرتے ہین + جو لوگ اللہ اور اللہ کے رسول سے لڑتے ہین اور ملک
مین فساد کی کوشش کرتے ہین اُن کی سزا یہی ہو کہ وہ مار ڈالے جائین یا اُنھین سولی دیجائے
یا اُن کے ہاتھ پانوٗن اُلٹے سیدھے کاٹ دیے[۵۱] جائین یا وہ ملک سے نکال دیے جائین + دنیا[۵۲] مین
تو اُن کے لیے یہ رسوائی ہو اور آخرت مین اُن کے لیے عذاب عظیم ہو - مگر تمھارے ہاتھ آنے
سے پہلے جنھون نے توبہ کر لی تو جانے رہو کہ اللہ[۵۳] بخشنے والا مہربان ہو +

ع اے مومنو! اللہ سے ڈرو اور اللہ تک پہونچنے کے وسیلے ڈھونڈھتے[۵۴] رہو - اللہ کی
راہ مین جہاد کرو تاکہ تم فلاح پاؤ + جتنا زمین مین ہو - وہ سب کافرون کے پاس ہو - بلکہ اتنا[۵۵] ہی
اور بھی ہو اور وہ اُسے روز قیامت کے عذاب سے چھوٹنے کے لیے دینا چاہین تو یہ اُن سے
قبول نہ کیا جائے گا - ان کے لیے دردناک عذاب موجود ہو + وہ چاہین گے کہ آگ سے نکل جائین
لیکن وہ نکل نہ سکین گے - اُن کے لیے دائمی عذاب ہو + جو مرد[۵۶] چوری کرے یا عورت چوری
کرے دونون کے ہاتھ کاٹ ڈالو - یہ تعزیر اُن کی کمائی کی جزا اللہ کی طرف سے ہو - اللہ زبردست
اور مصالح سے واقف ہو + پھر جو اپنے قصور کے بعد توبہ کرے اور نیک چلن ہو جائے تو اللہ
اُس کی توبہ قبول کر لیتا ہو کہ وہ بے شک غفور و رحیم ہو + لوگو! کیا تمھین خبر نہین کہ اللہ ہی
کے لیے آسمانون اور زمین کی بادشاہت ہو؟ جس پر چاہے وہ عذاب کرے اور جسے چاہے
بخشدے - اللہ ہر چیز پر قادر ہو + اے محمد! تو آزردہ خاطر نہ ہو اُن لوگون سے جو کفر مین جلدی
کرتے ہین - یہ لوگ یا تو منافق ہین جو مُنھ سے کہتے ہین کہ "ہم ایمان لائے ہین اور اُن کے دل
ایمان نہین لائے ہین" یا یہود ہین جو جھوٹی جھوٹی باتین کان لگا کر سنتے ہین اور وہ بھی
دوسرے لوگون کے لیے جو تجھ تک ابھی نہین آئے ہین - یہ الفاظ توریت بدل ڈالتے ہین اور

سزائے سرقہ

ذکر منافقین

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۸۷) قرآن مین ہو جس کے معنی ہین کھلی کھلی دلیلین معجزے + ۵۱ دیکھو الاسلام ت ۲۰ + ۵۲ دنیا مین اس سے رسوائی ہوگی تو دوسرے عبرت پکڑین گے + ۵۳ بعضون کے نزدیک اس کا مطلب یہ ہو کہ کوئی ڈاکو گرفتار ہونے کے قبل توبہ کر ڈالے تو وہ اللہ کے مواخذہ سے چھوٹ جاتا ہو - صرف مدعیون کو اختیار رہ جاتا ہو کہ وہ خون یا مال کا دعویٰ پیش کرین یعنی خون کا بدلہ خون چاہین یا مال پر صلح کر لین + ۵۴ بہترین وسیلہ رسول خدا کی پیروی ہو - صوفیون نے وسیلہ سے شیخ کی صحبت مراد لی ہو اچھون کی صحبت مین خدا یاد آتا ہو + ۵۵ یعنی دنیا مین جتنا مال و متاع ہو اُس کا دوچند بھی قیامت کے دن اگر کفار رشوت مین دے کر اپنا چھٹکارا چاہین گے تو ممکن نہ ہوگا - ۵۶ ابوحنیفہ کے نزدیک دس درم چاندی سے کم کے چور کے ہاتھ نہ کاٹے جائین گے - اور تعیین سزا مین بھی اختلاف ہو - حنفیون کے نزدیک پہلی چوری مین داہنا ہاتھ اور دوسری مین بایان پانوٗن کاٹا جائے تیسری مرتبہ بھی یہی حرکت کرے تو قید کی سزا ہو اور شافعیون کے نزدیک جب تک دونون ہاتھ اور دونون پانوٗن کٹ نہ جائین گے سلسلہ قائم رہے گا - دیکھو الاسلام ت ۲۰ +

کہتے ہین - اگر تم کو محمدؐ سے وہی حکم ملے جو ہم کہتے ہین تو قبول کر لینا اور نہین تو احتیاط رکھنا ❊ اے محمدؐ! جسے اللہ مبتلاے بلا رکھنا چاہے اُس کے لیے تو اللہ سے کچھ نہین کر سکتا ❊ یہ وہ لوگ ہین جن کے دلون کو اللہ پاک نہین کرنا چاہتا - ان کے لیے دنیا مین ذلت ہی اور آخرت مین بڑی مار ہی ❊ جھوٹی باتین یہ کان لگا کر سنتے ہین اور مال حرام کھاتے ہین ❊ تیرے پاس یہ آئین تو تو انہین حکم سنا دے یا ان سے منھ پھیر لے - اگر تو ان سے منھ پھیرے گا تو یہ تجھے کچھ نقصان نہ پہونچا سکین گے - اگر تو حکم دے تو ان مین انصاف کے ساتھ حکم دے - اللہ انصاف کرنے والون کو دوست رکھتا ہی - وہ تجھ سے کیون انصاف کرانا چاہتے ہین ❊ حالانکہ اُن کے پاس جو توریت ہی اُس مین تو اللہ کا حکم موجود ہی جس سے وہ پھر اس تیرے حکم سنانے کے بعد بھی اعراض کرتے ہین - اُن کا ایمان درست نہین ہی ❊

ع ۷ بے شک ہم نے توریت اُتاری ہی جس مین ہدایت اور نور ایمان ہی - اُسی کے مطابق فرمانبردار انبیا خدا پرست اور علما یہودیون کو حکم دیتے آئے ہین - اس لیے کہ اللہ کی کتاب اُن کو یاد کرا دی گئی تھی اور وہ اُس کے محافظ تھے - اے یہود! تم لوگون سے نہ ڈرو مجھ سے ڈرو اور میری آیتون کے معاوضہ مین ناچیز فائدہ حاصل نہ کرو - اللہ کی اُتاری ہوئی کتاب کے مطابق جو حکم نہین دیتے[۲] وہ کافر ہین ❊ کتاب توریت مین ہم نے اُن کو حکم تحریری دیا تھا کہ جان کے بدلے جان - آنکھ کے بدلے آنکھ - ناک کے بدلے ناک - کان کے بدلے کان - دانت کے بدلے دانت - اور زخمون کے بدلے ویسے ہی زخم ہونا چاہیے - ہان کسی نے بخش دیا تو یہ اُس کے گناہون کا کفارہ ہوگا ❊ اللہ کی اُتاری ہوئی کتاب کے مطابق جو حکم نہ دے

قصاص

---

[۱] شان نزول خیبر کے یہودیون مین سے کسی بڑے سمول نام کے نے کسی رئیس کی لڑکی سے زنا کیا - یہودی رجم کے دستور کو منسوخ جانتے تھے لوگون نے زور دیا کہ وہ دونون سنگسار نہ کیے جائین ایک حیلہ یہ اختیار کیا گیا کہ پیغمبر خدا سے پوچھا جائے اُن کے قرآن مین رجم کا تذکرہ نہین ہی اور پوچھنے والون سے یہ توقع کی گئی کہ اگر جواب اثبات مین ہوگا جب بھی وہ قوم سے کہین گے کہ نہین پیغمبر خدا نے ایک ذی علم یہودی کو حکم قرار دیا اُس نے تسلیم کیا کہ توریت مین رجم کا حکم ہی - مرد اور عورت دونون پہ پتھر مارے گئے اور وہ مر گئے اس طرح ہلاک کرنے کو رجم کہتے ہین اور عجم مین سنگسار کرنا کہتے ہین - شاید یہ مسلمانون کے زمانہ مین سب سے پہلے رجم ہوا - پیغمبر خدا نے اس موقع پر فرمایا کہ توریت کے مٹے ہوے احکام آج زندہ ہو چلے - افسوس ہی کہ آجکل کے مسلمان زنا کی معصیت کو کچھ خیال مین نہین لاتے - جو لوگ یورپ کے طرز تمدن پر لحاظ کرین گے اور نکاح اور طلاق کے معاملہ مین اسلام نے جو آزادی اور سہولت دے رکھی ہی اُسے سوچین گے تو رجم کو ہرگز سخت اور نامناسب نہ سمجھین گے - دیکھو الاسلام ف ۲۲ و تاریخ الاسلام طبع ثانی صفحہ ۱۲۴ ❊ [۲] رجم زنا کے سلسلہ مین حکم قصاص کا بھی ذکر کیا اور بیان مطلب یہ تھا کہ مثل رجم کے قصاص مین بھی یہود پہلو تہی کرتے ہین حالانکہ انھین اللہ کے احکام کی تعمیل کرنا چاہیے تھی - مسئلہ شرع کا یہ ہی کہ اگر کوئی کسی کو مار ڈالے تو قتل کیا جائے یا کسی کا عضو بیکار کر دیا جائے اور مجروح معاف نہ کرے تو ضرر پہونچانے والے کا وہی عضو بیکار کر دیا جائے - دیکھو الاسلام فصل ۱۲۱

وہ بے انصاف ہیں* انھین پیغمبرون کے قدم بقدم پیچھے سے ہمنے مریم کے بیٹے عیسیٰ کو چلایا جو توریت کی جو اُس کے پہلے سے تھی، تصدیق کرتا تھا اور انجیل بھی اُسے ہمنے دی تھی جس مین ہدایت اور نور ہی اور وہ بھی اُس توریت کی جو اُس کے پہلے سے تھی تصدیق کرتی ہی اور پرہیزگارون کے لیے اُس مین رہنمائی اور نصیحت ہی* اہل انجیل[۵۱] کو چاہیے تھا کہ اللہ نے جو انجیل اُن پر اُتاری تھی اُس کے مطابق وہ حکم دیتے* جو کوئی اللہ کی اُتاری ہوئی کتاب کے مطابق حکم نہ دے گا وہی فاسق ہی* اے محمدؐ! ہمنے تجھے بھی کتاب برحق اُتاری ہی جو اُن کتابون کی تصدیق کرتی ہی جو اُس کے پہلے سے ہین اور اُن کی نگہبانی[۵۲] کرتی ہی تو لوگون کو اللہ کی اُتاری ہوئی کتاب کے مطابق حکم دے۔ اور جو حق بات تیرے پاس آئی ہی اُسے چھوڑ کر اُن کی خواہشون کی پیروی نہ کر* تم مین سے ہر ایک کے لیے ہم نے شریعت اور طریقت ٹھہرا دی ہی۔ اللہ چاہتا تو تم کو ایک ہی امت کرتا لیکن وہ اپنے دیے ہوے احکام مین تمھین آزمانا چاہتا ہی۔ پس اے مسلمانو! تم نیک کامون[۵۳] کی طرف سبقت کرو* تم سب کو اللہ ہی کی طرف پھر جانا ہی۔ تم جن باتون مین اختلاف کر رہے ہو وہ تمھین بتا دے گا۔ اے محمدؐ! اللہ نے جو کتاب اُتاری ہی اُسی کے مطابق تو ان لوگون مین حکم[۵۴] دے۔ ان کی خواہشون پر نہ چل۔ ان سے ڈرتا رہ کہ اللہ نے جو حکم تیری طرف اُتارا ہی اسکے کسی حکم سے یہ تجھے کہین پھیر نہ دین* اگر یہ پھر نہ مانین تو جان لے کہ اللہ نے یہی چاہا کہ ان کے بعض گناہون کی کچھ سزا ان کو دے۔ بہت سے لوگ نافرمان ہین* کیا زمانۂ جاہلیت کا حکم یہ ڈھونڈھتے ہین؟* اہل یقین کے لیے اللہ سے اچھا حکم دینے والا کون ہی؟*

ع ۸ مومنو! تم یہود[۵۵] اور نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ۔ وہ آپس مین ایک دوسرے کے دوست ہین۔ اور تم مین سے جو کوئی انھین دوست بنائے گا وہ انھین مین سے ہوگا* بیشک بے انصاف لوگون کو اللہ راہ راست نہین دکھاتا* اے محمدؐ! جن کے دلون مین بیماری[۵۶] ہی تو انھین

---

۵۱ آنحضرتؐ کی بعثت کی ضرورت یہ تھی کہ توریت اور انجیل کے احکام جب برعمل نہ رہے دنیا مین فساد پھیلا تو ایک مصلح کی ضرورت ہوئی* ۵۲ یعنی قرآن نے بتا دیا ہی کہ توریت اور انجیل مین کیا کیا احکام اُمتون نے گھٹائے بڑھائے* ۵۳ نیک کامون سے مراد اسلام ہی کیونکہ اس مین تمام نیکیان بھری ہوئی ہین* ۵۴ شان نزول۔ بنو قریظہ اور بنو نضیر یہودیون کے دو قبیلے تھے آخر الذکر زیادہ زبردست اور مرفہ الحال تھے اس لیے ایام جاہلیت مین ان کے درمیان معاملات دنیا مین مساوات نہ تھی بنو قریظہ کو دبا دیا۔ آنحضرت محمدؐ نے اُن مین مساوات قائم کرنا چاہی جس پر بنو نضیر ناخوش ہوے* ۵۵ ابتدائے اسلام مین نو مسلم بعض مواقع پر اپنے رشتہ دار اور دوست یہودی کی طرفداری کر جاتے تھے اور اس سے مسلمانون کا کام بگڑتا تھا* ۵۶ یعنی نفاق*

منافق

دیکھے گا کہ وہ دوڑ کر اُن مین مل جاتے ہین[۵۱] - اور کہتے ہین کہ ہم کو ڈر ہی کہ ہم پر کوئی گردش نہ آجائے ؟ قریب ہی کہ اللہ فتح یا کوئی اور امر اپنی طرف سے بھیجے تو اپنے جی کی چھپی ہوئی بات پر یہ منافق پشیمان ہون گے ✦ اور مسلمان کہین گے "کیا یہ وہی لوگ ہین جو بتاکید اللہ کی قسمین کھا کر کہتے تھے کہ ہم تمھارے ساتھ ہین ؟- ان کے عمل خراب گئے اور یہ نقصان مین[۵۲] پڑ گئے " مومنو

منافقین کی مغلوبی کی پیشین گوئی

تم مین سے کوئی اپنے دین سے پھرے گا تو اللہ ایسے لوگون[۵۳] کو موجود کر دے گا جن کو اللہ دوست رکھتا ہوگا اور وہ اللہ کو دوست رکھتے ہون گے. مسلمانون کے ساتھ نرم ہون گے کافرون کے ساتھ کڑے ہون گے - اللہ کی راہ مین لڑین گے - اور کسی کی ملامت سے نہ ڈرین گے ✦ یہ اللہ کا فضل ہی جسے چاہے وہ دے - اللہ کشائش والا باخبر ہی ✦ اے مسلمانو! تمھارا دوست بس اللہ ہی اور اُس کا رسول ہی اور وہ مومنین[۵۴] ہین جو نماز پر قائم ہین زکوٰۃ دیتے ہین اور رکوع کرتے ہین ✦ جو کوئی اللہ اور اُس کے رسول اور ایمان والون کا دوست ہو کر رہے گا - وہ اللہ کا لشکر ہے - اور غالب بے شک اللہ کے لشکر کو ہی ✦

منافق

ع ۹ مومنو! تم ایسون کو اپنا دوست نہ بناؤ جو پہلے سے اہل کتاب[۵۵] ہو کر تمھارے دین کو ہنسی اور کھیل ٹھہراتے ہین اور کفار کو بھی دوست نہ بناؤ - اور تم مومن ہو تو اللہ سے ڈرتے رہو - جب[۵۶] تم نماز کے لیے لوگون کو بلاتے ہو تو یہ لوگ اُسے ہنسی اور کھیل بتاتے ہین - یہ اس لیے ایسا کرتے ہین کہ یہ گروہ بے عقل ہین - اے محمدؐ - تو کہہ " اے اہل کتاب ! تم لوگ ہم مین سوا اسکے اور کیا عیب پاتے ہو کہ ہم اللہ پر اور جو کتاب ہم پر اُتری ہی یا جو کتابین ہم سے پہلے اُتری تھین

---

۵۱ ابتدائے اسلام مین جو لوگ کفر اور ایمان کے درمیان مذبذب حالت مین تھے یعنی منافق اُن کا یہ بیان ہی اور کہنا یہ ہی کہ ایک دن اسلام کو خواہ مخواہ غلبہ ہوگا پھر یہ لوگ سچے مسلمان نہ ہونے کی وجہ سے پچھتائین گے اور سچے مسلمان اُن پر طنز کرین گے ✦ ۵۲ یعنی نعمہائے بہشت سے جو بسبب ایمان کے انھین ملتین محروم ہو گئے ✦ ۵۳ تین قبیلے پیغمبر خدا کی حیات مین اور سات بعد آپ کے مرتد ہوے تھے اُن مین سے دو پیغمبرؐ خدا کے وقت مین اور آٹھ خلیفۂ اول ابو بکرؓ کے وقت مین مغلوب ہوے - اس آیت سے مرتد لوگون کے مغلوب ہونے کی پیشین گوئی کی گئی ہی - اکثر مسلمان اس آیت سے خلیفۂ اول اور اُن کے ساتھیون کی تعریف مستنبط کرتے ہین کہ انھین کے عہد مین مرتد مغلوب ہوے دیکھو تاریخ الاسلام طبع ثانی صفحہ ۵۰ ✦ ۵۴ اس کی شان نزول کے متعلق کثرت رائے مفسرین یہ ہی کہ مومنین سے حضرت علیؑ مراد ہین - لفظ ولی کا ترجمہ دوست کیا گیا ہی اور اہل تشیع بجائے دوست کے حاکم ترجمہ کرتے ہین اور بجائے "اور رکوع کرتے ہین" کے "وہ حالت رکوع مین بھی" ترجمہ کیا گیا ہی - اہل تشیع کے نزدیک یہ آیت حضرت علیؑ مرتضیٰ کی امامت پر دلالت کرتی ہی ✦ ۵۵ رفاعہ بن یزید اور سوید بن حارث منافق تھے انھین کے حق مین یہ ارشاد ہی ✦ ۵۶ اذان کی آواز پر بعض یہودی ہنستے تھے ارشاد ہوا کہ یہ لوگ بے عقل ہین ✦

اُن پر ہم ایمان لائے ہین اور تم لوگ اکثر نافرمان ہو" اے محمدؐ! تو ان لوگون سے کہہ "مین تمھین بتاؤن[۵۱]۔ ان فرضی عیب دارون سے بدتر بدلے کے مستوجب اللہ کے نزدیک تو وہ لوگ ہین جنپر اللہ نے لعنت کی اور اپنا غضب نازل کیا۔ بعض کو اُن مین سے بندر اور سؤر بنا دیا اور انھون نے شیطان کی پرستش کی یہ لوگ یعنی تم درجے مین بدتر اور سیدھی راہ سے گمراہ ہو۔ مسلمانو! منافقین جب تمھارے پاس آتے ہین تو کہتے ہین "ہم مومن ہین" حالانکہ وہ کافر آتے ہین اور کافر ہی جاتے ہین۔ اللہ ہی خوب جانتا ہی جو نفاق وہ چھپائے ہوئے ہین۔ اے محمدؐ! تو دیکھتا ہی کہ ان مین سے اکثر گناہ۔ زیادتی اور حرام خوری مین جلدی کرتے ہین۔ بے شک یہ بُرا کرتے ہین۔ ان کے مشائخ اور علما جھوٹ بولنے اور لقمہ حرام[۵۲] کھانے سے انھین باز کیون نہین رکھتے؟ ضرور وہ لوگ بُرا کرتے ہین۔ یہود[۵۳] کہتے ہین کہ آجکل اللہ کا ہاتھ بندھا ہوا ہی۔ خود ان کے ہاتھ باندھے جائین۔ اس کہنے پر ان پر لعنت کی گئی ہی۔ اللہ کے دونون ہاتھ کھلے ہوئے ہین۔ وہ جس طرح چاہتا ہی خرچ کرتا ہی۔ اے محمدؐ! تیرے رب نے جو حکم[۵۴] تجھپر اُتارا ہی وہ اُن مین سے بہتیرون کی سرکشی اور کفر کو بڑھا دے گا۔ ہم نے اُن مین روز قیامت تک کے لیے عداوت اور بغض ڈالدیا ہی۔ جب یہ لڑائی کے لیے آگ[۵۵] جلاتے ہین تو اللہ اُسے بجھا دیتا ہی۔ اور زمین مین یہ فساد کرتے پھرتے ہین۔ اللہ مفسدون کو پسند نہین کرتا۔ اہل کتاب اگر ایمان لاتے اور ڈرتے تو ہم اُن سے اُن کی بُرائیان اُتار دیتے اور نعمت سے بھرے ہوئے باغون مین اُن کو داخل کرتے۔ اگر وہ توریت اور انجیل اور اُن صحیفون پر جو اُن کے رب نے اُن پر اُتارے قائم رہتے تو وہ اپنے اوپر اور اپنے نیچے رزق[۵۶] ہی رزق پاتے۔ اُن مین سے کچھ لوگ اعتدال پر ہین۔ اور اکثر بُرے کام

اہل کتاب

[۵۱] خیر ہم جیسے ہین ویسے ہین تم اپنون کو دیکھو کہ وہ اللہ کے غضب مین پڑکر بندر سور اور بندۂ شیطان ہوگئے تھے کیا اُن لوگون سے بھی تم ہم کو بدتر جانتے ہو۔ بندۂ شیطان سے مراد گوسالہ پرستی ہی [۵۲] اکلہم السحت کا ترجمہ ہی لقمۂ حرام جیسے رشوت۔ سود۔ غصب۔ خیانت۔ چوری۔ اجرت حرام۔ بیوع فاسدہ۔ قمار۔ دغا۔ فریب کی آمدنی وغیرہ وغیرہ۔ اس سے یہ بات پیدا ہوتی ہی کہ مسلمانون کے علما کو بھی چاہیے کہ جاہلون کو برائیون سے خبردار کرتے رہین۔ [۵۳] مسلمانون سے مخالفت کرنے سے یہود کا حال ابتر ہوا اور افلاس نے گھیرا تو وہ کہنے لگے کہ اللہ کا ہاتھ بند ہوگیا ہی اسی لیے وہ ہمکو دینے مین بخل کرتا ہی۔ [۵۴] یعنی قرآن تو ہدایت کے لیے آیا ہی لیکن جب لوگ اس سے منکر ہونگے تو اور ان کی ضلالت بڑھجائے گی اور اس طرح قرآن گویا ان کے کفر اور سرکشی بڑھانے کا ایک سبب ہوگا۔ [۵۵] لڑائی کے لیے عرب رات کو آگ سلگاتے تھے۔ آگ بجھا دینا سر و سامان بگاڑ دینے کی طرف اشارہ ہی۔ یہ پیشینگوئی کتنی صحیح ہی۔ آج کہین یہود آزادی کی حالت مین نہین ہین۔ [۵۶] یعنی آسمانی برکتین اور زمینی نعمتین انھین حاصل ہوئین۔

کرنے والے ہیں ٭

ع اے رسول! تیرے رب نے جو حکم تجھپر[۵۱] اُتارا ہی وہ لوگوں تک پہونچا دے ٭ تونے ایسا نہ کیا تو اُس کا پیغام تونے[۵۲] نہ پہونچایا ٭ تجھے اللہ آدمیوں سے محفوظ رکھیگا ٭ اللہ کافرون کو راہ نہ بتائے گا ٭ اے محمد! تو کہہ دے کتاب والو! جب تک تم توریت اور انجیل اور ان صحیفون کو جو تمھارے رب کی طرف سے تمھاری طرف نازل ہوے ہین قائم نہ رکھوگے تب تک تم کسی راہ پر نہین ہو ٭ اے محمدؐ! تیرے رب کی طرف سے جو قرآن تجھپر اُترا ہی وہی ان مین سے اکثرون کی سرکشی اور کفر بڑھا دینے[۵۳] کا باعث ہوگا۔ کافرون پر تو افسوس نہ کر ٭ مومنین[۵۴]۔ یہود۔ صابئین۔ نصاریٰ جو کوئی اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان لائے گا اور اچھے کام کرے گا اُسے قیامت کے دن نہ خوف ہوگا اور نہ رنج ہوگا ٭ بنی اسرائیل سے ہمنے پہلے عہد لیا تھا اور اُن کی طرف پیغمبر بھیجے تھے ٭ جب کوئی حکم اُن کی خواہش نفس کے خلاف[۵۵] رسول لاتے تھے تو کتنون کو جھٹلاتے تھے اور کتنون کو مار ڈالتے تھے ٭ وہ سمجھتے تھے کہ کوئی خرابی نہوگی بالآخر وہ گویا اندھے اور بہرے ہوگئے تھے[۵۶] پھر اللہ نے اُن کی توبہ قبول کی۔ اور پھر اُن مین سے اکثر اندھے اور بہرے ہوگئے۔ اللہ اُن کے اعمال کو دیکھتا ہی ٭ جنھون نے مسیح ابن مریم کو اللہ کہا۔ وہ کافر ہوگئے۔ مسیح تو یہ کہتا تھا کہ "اے بنی اسرائیل! تم اللہ کی پرستش کرو کہ وہ میرا اور تمھارا دونون کا رب ہی" اللہ کے ساتھ جو کسی کو شریک کرے گا اُس پر اللہ نے جنت حرام کردی ہی۔ اور دوزخ اُس کا ٹھکانا ہی اور اپنے ظالمون کا کوئی مددگار نہین ہی ٭ جنھون نے اللہ کو تین مین[۵۷] کا ایک بنایا وہ ضرور کافر ہوے۔ سوا ایک معبود کے دوسرا کوئی معبود نہین ہی۔ اگر اپنے قول سے یہ لوگ باز نہ آئین گے۔ تو بے شک ان کافرون کو

اہل کتاب

بنی اسرائیل

تثلیث

---

۵۱ اہل تشیع اس آیت سے خلافت حضرت علی مرتضیٰ پر استدلال کرتے ہین۔ اور کہتے ہین کہ بروز عید غدیر یعنی ۱۸ ذی الحجہ یہ آیۃ نازل ہوئی ٭ ۵۲ پیغمبر کی یہ شان نہین ہی کہ اللہ کے احکام کے ظاہر کرنے مین شرم۔ خوف۔ یا سستی کرے۔ اگر ایسا کیا تو گویا فرائض رسالت ادا نہین کیے۔ اسوقت کے علماء جو نسل انبیاء بنی اسرائیل ہین ذرا اسے سمجھین ٭ ۵۳ یہ پیشینگوئی ہی کہ پیغمبر آخرالزمان شہید نہون گے اور اپنی موت سے مرین گے ٭ ۵۴ گذشتہ رکوع کا حاشیہ دیکھو ٭ ۵۵ سورہ بقر رکوع ۸ مین بھی یہ آیت ہی ٭ ۵۶ رسول سے جب ہی مخالف ہوتے کہ وہ اُن کی خواہش کے خلاف کچھ سناتا ٭ ۵۷ اندھے بہرے ہونے سے یہ مراد ہی کہ نہ راہ راست دیکھتے تھے اور نہ حق بات سنتے تھے۔ موسیٰ کے بعد یہ لوگ بالکل بے دین ہوگئے تو خدا نے حضرت عیسیٰ کو بھیجا لیکن وہ لوگ پھر عیسیٰ کے بعد ویسے ہی ہوگئے ٭
۵۸ یعنی اللہ مریم اور عیسیٰ یا اللہ روح القدس اور عیسیٰ ان تین قوتون کو اللہ ٹھہرا کر اللہ کو ان تینون مین سے ایک سمجھا ٭

دردناک عذاب ہوگا + کیا یہ اللہ سے توبہ اور اُس سے طلب بخشش نہین کرین گے ہوالله بخشنے والا مہربان ہی + مسیح ابن مریم بس ایک پیغمبر تھا۔ اُس کے پہلے بھی بہت سے پیغمبر گذرے ہین + ماں اُس کی صدیقہ[۵۱] تھی۔ یہ دونون کھانا کھاتے تھے[۵۲] + اے محمدؐ! دیکھ۔ کس طرح ہم ان لوگون کے لیے اپنی دلیلین کھول کھول کر بیان کرتے ہین اور پھر دیکھ کہ یہ کدھر بہکے ہوے چلے جارہے ہین + تو ان سے کہہ "کیا تم سوا اللہ کے ایسون کی بندگی کروگے۔ جو تمھارے ضرر اور نفع کا اختیار نہین رکھتے ہ؟ اللہ ہی سنتا اور جانتا ہی" + اے محمدؐ! تو کہہ "کتاب والو! اپنے دین مین ناحق کا مبالغہ نہ کرو اور نہ اُن لوگون کی پیروی کرو جو تم سے پہلے بہتیرون کو گمراہ کرتے تھے اور خود سیدھی راہ بھولے ہوے تھے" +

نصیحت

۱۱ع کفار بنی اسرائیل پر داؤد اور عیسیٰ ابن مریم کی زبانی لعنت کی گئی تھی + یہ اس لیے کہ وہ نافرمان تھے اور حد سے بڑھتے جاتے تھے + جو گناہ وہ کرتے تھے اُس سے باز نہ آتے تھے + بیشک وہ بُرے کام کرتے تھے + اے محمدؐ! تو اکثر یہودیون کو دیکھتا ہی کہ یہ کافرون کو دوست رکھتے ہین + انھون نے اپنے حق مین بُری تمہید قائم کی ہی۔ ان سے اللہ ناراض ہی۔ ہمیشہ یہ عذاب مین رہین گے + اگر یہ لوگ اللہ کو۔ اپنے نبی (موسیٰ) کو اور جو کتاب اُس نبی پر اُتری تھی اُس کو مانتے تو مشرکون کو دوست نہ بناتے۔ مگر ان مین اکثر نافرمان ہین + اے محمدؐ! تو یہود اور مشرکین کو مسلمانون کا سخت تر دشمن پائے گا[۵۳]۔ اور جو اپنے کو نصاریٰ کہتے ہین انھین مسلمانون کی محبت مین نزدیک تر پائے گا + یہ اس لیے ہی کہ نصاریٰ مین علما اور مشائخ ہین اور یہ لوگ متکبر نہین ہین +

بنی اسرائیل

علماء نصرانی کا ایمان لانا

(ساتوان پارہ)

جب ان لوگون نے قرآن کو جو اس رسول (محمدؐ) پر اُترا ہی سُنا تو دیکھتا ہی تو کہ ان کی آنکھون[۵۴] سے آنسو جاری ہوے۔ کیونکہ یہ اُسے برحق سمجھے۔ اور کہنے لگے "اے ہمارے رب! ہم ایمان

---

۵۱ یعنی آسیہ فرعون کی بی بی یعنی حضرت موسیٰ کی ماں منھ بولی اور حضرت عیسیٰ کی ماں حضرت مریم اور آنحضرت محمدؐ کی بی بی حضرت خدیجہ اور لڑکی حضرت فاطمہ یہ چار عورتین افضل النسا سمجھی جاتی ہین + ۵۲ یہ دونون محتاج غذا تھے اور اللہ کی صفت ہی کسی کا محتاج نہونا

۵۳ ابتداے اسلام مین یہود اور مشرکین سے مسلمانون کو سخت اذیت پہونچی حبشہ مصر اور روم کے نصاریٰ بادشاہون نے پیغمبر خدا کے ایلچی کی بڑی خاطر کی اور پیغمبر کی عظمت دل مین رکھی شاہ ایران مشرک تھا اُس نے پیغمبر کے ایلچی سے بے ادبی کی + ۵۴ شاہ حبشہ نے اصحاب رسول سے آیت قرآن سُنکر اور حالات پیغمبر دریافت کرکے کہا کہ یہ پیغمبر سچا ہی اور یہ کتاب برحق ہی کار سلطنت مجھے نہ روکتا تو مین پیغمبر کے پاس جیتا۔ اسی واقعہ کی طرف بیان اشارہ ہی۔ دیکھو تاریخ الاسلام طبع ثانی ص ۶۰ +

لائے۔ ہمین اس دین کے ماننے والون مین لکھدے + یہ کیونکر ہوسکتا ہی کہ ہم ایمان نہ لائین
اللہ پر اور اُس امر حق پر جو ہمارے پاس آیا ہی۔ اور توقع یہ کرین کہ اچھے لوگون کے ساتھ ہمارا
رب ہم کو جنت مین رکھے گا" + اس کہنے پر اُن کو اللہ نے ایسی جنتین دین جن کے نیچے نہرین
جاری ہین وہ اُن مین ہمیشہ رہین گے۔ یہی مزدوری ہی نیکی کرنے والون کی + اور جنھون نے
کفر کیا اور ہماری آیتون کو جھٹلایا وہی دوزخی ہین +

ماکولات

ع ۱۲ مومنو! اللہ نے جو پاک چیزین تمھارے لیے حلال کی ہین اُنھین تم حرام[۵۱] نہ قرار دو
اور حد سے نہ بڑھو۔ بے شک اللہ حد سے بڑھنے والون کو دوست نہین رکھتا + اللہ نے جو
حلال اور پاک رزق تمھین دیا ہی اُسے کھاؤ۔ اور جس اللہ پر تم ایمان لائے ہو اُس سے ڈرتے
رہو + تمھاری لغو قسمون[۵۲] پر تم سے اللہ مواخذہ نہ کرے گا۔ لیکن پکی قسمون کا وہ تم سے مواخذہ

قسمین

کرے گا + اس پکی قسم توڑنے کا کفارہ ہے۔ دس مسکینون کو اوسط قسم کا کھانا کھلانا جیسا کہ تم اپنے گھر
والون کو کھلاتے ہو یا کپڑے پہنانا[۵۳] یا ایک بردہ آزاد کرنا۔ جسے یہ میسر نہ آئے اُسے تین دن روزہ
رکھنا چاہیے + یہی تمھاری قسمون کا کفارہ ہی۔ جب تم قسم کھا بیٹھو اور اُسے پورا نہ کرسکو۔ تم لوگ
اپنی قسمون کی حفاظت کرو۔ اسی طرح اللہ اپنے احکام تم سے بیان کرتا ہی تاکہ تم شکر گذاری کرو +

شراب
قماربازی

مومنو! شراب۔ جُوا۔ بُت بانسے یہ نجس شیطانی کام ہین۔ ان سے بچو تاکہ تم فلاح پاؤ + شیطان
تو یہی چاہتا ہی کہ شراب[۵۴] اور جوے کے ذریعہ سے تم مین عداوت اور بغض پیدا کرے اللہ کی یاد
اور نماز سے تم کو روکے۔ پھر اب[۵۵] تو تم باز آؤ گے + اللہ اور رسول کی اطاعت کرو اور ڈرو۔
اگر تم نہ مانو گے تو جانے رہو کہ ہمارے رسول کے ذمہ تو صرف صاف طور پر احکام کا پہونچا دینا
ہی + نیک عمل کرنے والے مومنون نے پہلے جو کچھ کھا پی[۵۶] لیا ہی اُس کا گناہ ان پر نہین ہی جب وہ
ڈرے اور ایمان لائے اور نیک عمل کرنے لگے۔ پھر تقوی کیا اور ایمان لائے۔ پھر تقوی کیا
اور اچھا تقوی کیا + نیک عمل کرنے والون کو اللہ دوست رکھتا ہی +

---

۵۱ یہ بھی بُرا ہی کہ اللہ جس کو کہے کہ یہ کھانے کے قابل ہی۔ تم یہ کہو کہ کھانے کے لائق نہین ہی + انسان کے کھانے کے لائق کیا کیا چیزین ہین اللہ اس کا فیصلہ تم سے کہین اچھا کرسکتا ہی + جو لوگ لذات دنیوی کو اپنے اوپر مطلقاً حرام کرلیتے ہین وہ بھی اس آیت کے مطابق بُرا کرتے ہین + ۵۲ یہان قسمون کے کفارہ کا بیان ہی فقہ کی کتابون مین اسکی تفصیل پڑھو ۵۳ دس مسکینون کو کپڑا پہنانا ہی + ۵۴ اس مین کیا کلام ہوسکتا ہی کہ شراب اور جوا باہمی فساد کی جڑ ہی شراب کے متعلق سورۂ نسا رکوع ۷ دیکھو + ۵۵ یعنی ان برائیون پر نظر ڈال کر بھی تم اُن کے قریب جاؤ گے ؟ + ۵۶ تحریم یا علم حرمت سے پہلے جو مسلمانون نے کھا پی لیا اُس پر مواخذہ نہین ہی +

ع مومنو! تمھین اللہ ذرا اُس شکار[۵۱] کے بارے مین آزمائے گا جس تک تمھارے ہاتھ اور نیزے پہونچتے ہین تاکہ وہ جانے کہ کون اللہ سے بے دیکھے ہوے ڈرتا ہی۔ پھر اس کے بعد جو حد سے تجاوز کرے گا اُس کے لیے دردناک عذاب ہی؛ مومنو! حالت احرام مین تم شکار نکرو؛ تم مین سے جو کوئی ایسا قصداً کرے گا اُسے بدلہ مین ایسا چارپایہ کعبہ مین لیجاکر قربانی کرنا ہوگا جو شکار مقتول کے مثل ہوا ور جسے تم مین سے دو صاحب عدل ٹھرادین۔ یا اُسکی قیمت کے برابر مساکین کو کھانا کھلانا ہوگا۔ یا اُن مساکین کی تعداد کے برابر روزے رکھنے ہون گے تاکہ وہ اپنے کیے کی سزا پائے۔ جو ہوگیا اُسے تو اللہ نے معاف کردیا اور جو شخص پھر کرے گا۔ اُس سے اللہ انتقام لے گا؛ اللہ زبردست انتقام لینے والا ہی؛ بحری[۵۲] شکار اور اُس کا کھانا تمھارے اور مسافرون کے فائدہ کے لیے حلال کیا گیا ہی۔ اور جب تک تم احرام مین رہو بری شکار تم پر حرام ہی؛ اللہ سے ڈرتے رہو جس کے پاس تم کو جمع ہونا ہی؛ اللہ نے خانۂ محترم کعبہ کو۔ حرمت والے مہینون کو قربانی کو اور قلائد کو آدمیونکے لئے قیام و انتظام[۵۳] کا سبب بنایا ہی۔ یہ اس لیے ہی کہ تمھین معلوم رہے کہ اللہ آسمانون اور زمین مین جو کچھ ہی سب جانتا ہی۔ اور بے شک اللہ ہر چیز سے باخبر ہی؛ جانے رہو کہ اللہ سخت عذاب کرنے والا ہی۔ اور بخشنے والا مہربان بھی ہی؛ رسول پر صرف پیغام رسانی ہی؛ تم لوگ جو ظاہر مین کرتے ہو اور چھپا کر کرتے ہو اللہ سب کچھ جانتا ہی؛ اے محمد ﷺ! تو لوگون سے کہدے[۵۴] کہ گندی اور پاک چیزین برابر نہین ہوتین؛ گو گندی چیزون کی کثرت تمھین بھلی معلوم ہو۔ عقل والو! اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تمھاری نجات ہو؛

---

[۵۱] پیغمبر خدا نے جب حدیبیہ مین جاکر احرام باندھا اور وہان کے وحشی جانور شکار کی زد پر آنے لگے اُسوقت حکم ہوا کہ مومنو! تم شکار نہ کرو یہ منع کرنا محض ایک قسم کی آزمایش تھی۔ دیکھو تاریخ الاسلام طبع ثانی صفحہ ۱۳۷؛

[۵۲] دریائی مچھلیون کو اس لیے مستثنیٰ کیا کہ کشتی پر وہی ایک شے قابل کھانے کے ہی جو دستیاب ہو سکتی ہی؛

[۵۳] سفر اور تبدیلی خیالات مین انسانی فوائد بہت کچھ ہین۔ اس لیے اللہ نے کعبہ کو زیارت گاہ قرار دے کر حج کا حکم دیا ہی پھر چار ماہ تک لڑائی جھگڑے کو منع کیا (کہ یہی حرمت کے مہینے ہین) تا مسافرون کو آمد و رفت مین تامل نہو قربانی کا دستور ڈالا کہ مسافرون کے کھانے کا انتظام ہو۔ قلائد وہ اونٹ ہین جن کے گلون مین کچھ نشان قربانی کے ہون تا اُن سے راستے مین کوئی مزاحم نہو۔ اللہ کہتا ہی کہ یہ سب ہمنے انتظام عالم درست کرنے کو کیا ہی؛

[۵۴] ایک مرتبہ پیغمبر خدا شراب بیچنے کی مذمت کرتے تھے ایک اعرابی نے کہا مین نے شراب بیچ کر کچھ روپیہ جمع کیا ہی کہیے تو خیرات کردون۔ اگر پیغمبر کہتے بہتر۔ تو اصحاب پیغمبر کو جو غریب تھے فائدہ پہونچتا۔ آپ نے کہا کہ ناپاک مال کی مومنون کو حاجت نہین ہی۔ اُسی کے ہم معنی یہ آیت اُتری؛

حرام اور شکار

بحری شکار

مذہب مین سختی نہین

۱۴ع مومنو! باتین[۵۱] بہت نہ پوچھا کرو کہ اگر وہ تم پر ظاہر کر دیجائین تو تمھین بری لگین۔ اسوقت کہ قرآن اتر رہا ہی تم جو باتین پوچھوگے بتا دیجائین گی۔ ان مشقتون سے اللہ نے تم کو معاف رکھا ہی۔ اللہ بخشش والا اور تحمل والا ہی + تم سے پہلے بھی لوگون نے ایسے ہی سوالات کیے تھے۔ لیکن جواب ملا تو اُس کی تعمیل سے انکار کرنے لگے[۵۲] + بحیرہ[۵۳] سائبہ۔ وصیلہ یا حام ان مین سے کوئی بھی اللہ کی ٹھرائی ہوئی چیز نہین ہی لیکن کافرون نے یہ جھوٹ افترا اللہ پر کیا ہی + اُن مین اکثر بے عقل ہین + جب ان لوگون سے کہا جاتا ہی کہ "اللہ کی اُتاری ہوئی کتاب اور رسول کی طرف آؤ" تو کہتے ہین "ہلو وہی طریقہ کافی ہی جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا"۔ گو انکے باپ دادا کچھ جانتے نہ ہون اور نہ راہ راست پر ہون + مومنو! تم اپنی خبر رکھو۔ جب تم راہ راست پر ہو تو تم کو دوسرون کی ضلالت ضرر نہ پہونچائے گی + تم سب کو اللہ کی طرف پھر جانا ہی۔ پھر وہ تم کو بتا دے گا کہ تم کیا کرتے تھے +

وصیت

مومنو! جب تم مین سے کوئی مرنے لگے اور وصیت کرے تو وصیت کے وقت تم مین سے دو صاحب عدل کی شہادت چاہیے۔ اور اگر بحالت سفر تم پر موت کی مصیبت آئے اور مسلمان گواہ میسر نہون تو دو گواہ غیر مذہب والے ٹھرالو[۵۴] +

حلف

پھر اگر تمھین ان کی صداقت مین شک ہو تو نماز عصر کے بعد اُن دونون کو روکو تاکہ وہ دونون اللہ کی قسم کھائین اور کہین "ہم قسم کا معاوضہ نہین چاہتے گو کوئی ہمارا قرابت دار ہی کیون نہو۔ اور نہ ہم اللہ کی گواہی چھپائین گے۔ ہم ایسا کرین تو گنہگار ہون" + پھر اگر معلوم ہو جائے کہ وہ دونون گواہ مرتکب گناہ دروغ حلفی ہوے تو دوسرے دو گواہ اُن لوگون مین سے جنکی حق تلفی پہلے دو گواہون نے کی ہو اُن کی جگہ گواہی دینے کو کھڑے ہون اور اللہ کی قسم کھاکر کہین

---

۵۱ آنحضرت محمدؐ سے لوگ فضول سوالات کرتے تھے۔ آنحضرت محمدؐ جو جواب دیتے تھے تو وہ گویا مذہب کا ایک جزو ہوجاتا تھا اور مقصود شرع یہ تھا کہ جزئیات مین مومنین کو اجتہاد کا درجہ حاصل رہے اسلیے سوالات سے منع کیا گیا اور پھر یہ بھی کہا گیا کہ بالفعل جو ہم سوالات تم کرنا چاہو جواب مل سکتا ہی لیکن اس مشقت سے اللہ نے تمھین معاف رکھا + ۵۲ گذشتہ پیغمبرون کی امتین سوالات تو کرتی تھین، لیکن اپنے پیغمبر کے جواب کے مطابق وہ یا اُن کے بعد والے عمل نہین کرتے تھے + ۵۳ مثل ہندوستان کے عرب بد مین بھی لوگ جانور چھوڑ دیتے تھے ہندوستان کے سانڈ سے تو نسل پھیلنے کا کام نکلتا ہی۔ عرب کے یہ جانور اس کام کے بھی نہ تھے بحیرہ سائبہ وغیرہ ان کی قسمین تھین۔ اللہ تعالی کہتا ہی کہ محض جہالت سے یہ بے سود کام کیا جاتا ہی + ۵۴ ایک مسلمان سفر مین مرگیا۔ مرتے وقت دو نصرانیون کو وہ مقرر کر گیا کہ اس کے وارثون تک وہ اُسکا مال پہونچا دین نصرانیون نے خیانت کی اور وارثون کو شبہہ گذرا + وارثون کے کہنے پر پیغمبر خدا نے اُن نصرانیون سے قسم لی۔ اس کے بعد وارثان متوفی سے قسم لی + آخر مین مال مسروقہ برآمد ہوا اور نصرانی شرمندہ ہوے + یہان اسی واقعہ کی طرف اشارہ ہی۔ شارحون نے وصیت اور شہادت کے متعلق فقہی مسائل بھی اس سے اخذ کیے ہین۔ یہان اُن کے بیان کی گنجائش نہین ہی +

ہماری شہادت اُن کی شہادت سے زیادہ معتبر ہی ہم نے زیادتی نہین کی ہی - زیادتی کی ہو تو ہم
ظالم ہون" + اس طرح یہ قرین قیاس ہی کہ جیسی چاہیے ویسے ہی گواہی[۵۱] وہ بخوف آخرت دینگے
یا ڈرین گے کہ فریق ثانی کی قسمون کے بعد - اُن کی یہ قسمین کہین رد نہ کر دی جائین[۵۲] + مومنو! اللہ
سے ڈرتے رہو اور سنو + نافرمان لوگون کو وہ ہدایت نہین کرتا +

۱۵ع لوگو! وہ دن یاد کرو جب رسولون کو جمع کر کے اللہ[۵۳] پوچھے گا تم کو امتون سے کیا جواب
ملا تھا؟ + رسول کہین گے "ہمین خبر نہین + غیبون کا جاننے والا تو ہی ہی" + اُس دن اللہ
کہے گا - "اے عیسیٰ[۵۴] ابن مریم! یاد کر میرا احسان جو تجھ پر اور تیری مان پر تھا کہ روح القدس سے
مین نے تیری مدد کی تھی - لڑکپن مین اور ادھیڑ عمر مین تو آدمیون سے باتین کرتا تھا - مین نے لکھنا
پڑھنا، حکمت - توریت اور انجیل یہ سب باتین تجھے سکھائی تھین - میرے حکم سے تو مٹی سے چڑیا کی
صورت بناتا تھا پھر اُس مین دم پھونکتا تھا - اور وہ میرے حکم سے چڑیا ہو جاتی تھی - میرے حکم سے
تو مادر زاد اندھے اور کوڑھی کو اچھا کرتا تھا - میرے حکم سے تو مردے کو قبر سے نکال کر کھڑا کرتا تھا
جب بنی اسرائیل کے سامنے تو معجزے لایا تھا - اور جو کافر اُن مین تھے وہ کہتے تھے "یہ تو صریح جادو
ہی" تو مین نے اُن کو تیرے قتل[۵۶] سے روکا تھا + جب مین نے حواریون کو ایما کیا کہ وہ مجھ پر اور میرے
رسول پر ایمان لائین تو انھون نے کہا تھا کہ "ہم ایمان لائے اور گواہ رہ کہ ہم مومن ہین" +
اے محمدؐ! تو لوگون کو یاد دلا کہ جب حواریون نے کہا "اے عیسیٰ ابن مریم! کیا تیرا رب قادر ہی کہ
آسمان سے کھانے کا ایک خوان[۵۷] ہم پر اُتارے؟" تو وہ بولا "اللہ سے ڈرو اگر تم ایمان والے ہو"
انھون نے کہا "ہم چاہتے ہین کہ ہم اُس مین سے کھائین اور ہمارے دل مطمئن ہون اور ہم جانین

معجزات حضرت عیسیٰ

۵۱ یعنی کسی لحاظ یا طمع زر سے جھوٹ نہ بولین + ۵۲ تو سبکی ہوگی + ۵۳ جب قیامت کے دن اللہ پیغمبرون سے پوچھے گا کہ جن امتون پر تم مبعوث ہوئے تھے وہ تمھاری بات کا کیا جواب دیتی تھین، تو پیغمبر گھبرا کر کہین گے ہمین خبر نہین ہی کہ ہمارے بعد وہ لوگ کیا کرتے تھے اور ہمارے سامنے جو وہ کہتے تھے کہان تک دل سے کہتے تھے - اس سے تنبیہ ہی اُن لوگون کی جو پیغمبرون کی شفاعت پر مغرور رہین + ۵۴ حضرت عیسیٰ کی امت حضرت عیسیٰ کو ابن اللہ کہتی تھی اس لیے بتفصیل بتایا گیا کہ عیسیٰؑ سے کیا سوال خدا کرے گا + ۵۵ جو معجزات حضرت عیسیٰ سے ظاہر ہوئے تھے اُن کو یاد دلا کر خدا کہتا ہی کہ یہ سب ہمارے حکم سے ہوا تھا + ۵۶ جب حضرت عیسیٰ کو کافرون نے جادوگر سمجھ کر قتل کرنا چاہا تھا تو اُن کو اللہ نے اُن کے ہاتھ سے بچایا تھا + ۵۷ حضرت عیسیٰ سے اُن کی امت نے فرمائش کی تھی کہ کھانا پک کر آسمان سے اُترا کرے بعض مفسرین کہتے ہین کہ کھانا پکا ہوا اُترا - لوگون نے پھر بھی جادو کا گمان کیا - اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے عذاب بھیجا جس سے چند آدمیون کی صورت سور کی سی ہو گئی اور وہ مر گئے اور بعض کہتے ہین کہ اللہ نے کھانا نہین بھیجا بلکہ جواب ملا کہ کھانا آیا اور پھر کوئی ایمان نہ لائے تو غضب ہو جائے گا +

کہ تو نے ہم سے سچ کہا تھا اور اس پر ہم گواہ رہین ۞ عیسیٰ ابن مریم نے کہا " اے ہمارے رب! ہم پر آسمان سے ایک خوان اُتار کہ ہمارے لیے یعنی اگلون اور پچھلون سب کے لیے وہ دن عید ہو اور تیری طرف سے یہ ایک قدرت کی نشانی رہے۔ ہم کو رزق دے کہ تو بہتر رزق دینے والا ہی ۞ اللہ نے کہا " مین تم پر خوان اُتارون تو پھر اُس کے بعد تم مین سے جو کفر کرے گا مین اُسے ایسا عذاب کرون گا کہ عالم مین کسی پر مین نے نہ کیا ہوگا" ۞

ع ۱۶ قیامت کے دن اللہ پوچھے گا " اے عیسیٰ ابن مریم! کیا تو نے لوگون سے کہا تھا کہ اللہ کے سوا مجھے اور میری مان کو بھی معبود ٹھہراؤ؟" وہ جواب دے گا " سبحان اللہ مجھ سے یہ کیونکر ہو سکتا تھا کہ مین ایسی بات کہتا جو میرے لائق نہ تھی؟ بیشک اگر کہتا تو تو خود جانتا ہے میرے دل کی بات تو جانتا ہی۔ البتہ مین نہین جانتا کہ تیرے دل مین کیا ہی۔ بے شک تو غیب دان ہی ۞ مین نے اُن سے وہی کہا تھا جیسا کہ تو نے مجھے بتایا تھا کہ اللہ جو میرا اور تمھارا رب ہی اُس کی پرستش کرو جب تک مین اُن مین تھا اُن کا نگران رہا۔ جب مجھے تو نے اپنے پاس بلا لیا تو تو خود اُن کا محافظ ہو تو ہر چیز سے باخبر ہی ۞ تو اُن پر عذاب کرے تو وہ تیرے بندے ہین اور اگر تو اُن کو بخش دے تو بے شک تو زبردست حکمت والا ہی" ۞ یہ سُن کر اللہ کہے گا " آج وہ دن ہی کہ سچے بندون کو اُن کا سچ نفع دیتا ہی۞ اُن[1] کے لیے وہ باغ ہین جن کے نیچے نہرین جاری ہین اور اُن مین وہ ہمیشہ رہین گے اللہ اُن سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہین۔ یہ بڑی کامیابی ہی ۞ آسمانون اور زمین پر اور جو کچھ اُن مین ہی۔ سب پر اللہ ہی کی سلطنت ہی۔ اور وہی ہر شی پر قادر ہی" ۞

سورۂ انعام[2]

(مکّی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ع ۱ سب تعریف اُس اللہ کی ہی جس نے آسمانون[3] اور زمین کو پیدا کیا اور اندھیرا اور اُجالا پیدا کیا۔ پھر یہ کفار اور چیزون کو اپنے رب کے ساتھ برابری کے درجہ مین رکھتے ہین"

---

[1] یعنی اللہ اور اُس کے رسول پر ایمان رکھنے والون کے لیے ۞ [2] یہ سورۃ ایکہی مرتبہ سب کی سب مکہ مین نازل ہوئی۔ لیکن چند آیتین مدنی بھی اس مین شامل کر دی گئی ہین۔ اس مین انعام یعنی چوپایون کا ذکر ہی اس لیے اس کا نام سورۂ انعام ہی ۞ [3] توحید اور قدرت الٓہی کا بیان ہی ۞

مدتِ زندگی

لوگو! اُسی نے تم کو مٹی سے بنایا ہی اور پھر زندگی کی ایک میعاد مقرر کر دی ہی - ایک میعاد قیامت کی بھی ہی جو اُسی کے نزدیک متعین ہی - اور پھر بھی تم اللہ کے بارے مین شک کرتے ہو٭ وہی اللہ آسمانون اور زمین مین معبود ہی وہ تمھاری چھپی کھلی سب باتین جانتا ہی - اور تمھارے افعال سے بھی وہ مطلع ہی٭ ان لوگون کے رب کی نشانیون مین سے کوئی نشانی جب ان کے پاس آتی ہی تو یہ منہ ورر وگردانی کرتے ہین - چنانچہ ان کے پاس قرآن برحق آیا تو انھون نے اُسے بھی جھٹلایا٭ جس چیز سے یہ دل لگی کرتے ہین اُس کی حقیقت انھین آگے چل کر معلوم ہوجائیگی٭

امم سابقہ

کیا انھون نے خیال نہین کیا کہ ان کے پہلے ہم نے کتنی جماعتین ایسی ہلاک کر ڈالین جن کو ملک مین - اے منکرو! ایسی جگہ دی گئی تھی کہ تم کو نہین دی گئی ہی٭ آسمان سے پانی اُن کے اوپر ہم نے برسایا تھا اور اُن کے نیچے نہرین جاری کر دی تھین - پھر اُن کے گناہون کی سزا مین ہم نے اُن کو ہلاک کیا اور اُن کے پیچھے دوسری جماعتین پیدا کین٭ اے محمدؐ! اگر ہم تجھ پر کاغذ پر لکھ کر

انبیا کی مخالفت

کتاب بھیجتے اور منکرین اُسے اپنے ہاتھون سے چھو لیتے جب بھی یہی کہتے کہ یہ صریح جادو ہی٭ وہ کہتے ہین کہ رسول پر کوئی فرشتہ کیون نہین نازل کیا گیا؟٭ اگر ہم فرشتہ بھیجتے تو جھگڑا ہی چکا ہوجاتا اور پھر انھین مہلت نہ دی جاتی٭ اگر ہم کسی فرشتہ کو رسول بنا کر بھیجتے تو اُسے آدمی ہی کی صورت مین بھیجتے - اور وہی شبہے ہم اُن مین طاری کرتے جو اس وقت وہ خود پیدا کرتے ہین٭ اے محمدؐ! تیرے پہلے بھی رسولون سے تمسخر کیا گیا تھا - اور اُن تمسخر کرنے والون پر وہ چیز ٹوٹ پڑی جس کے بارے مین وہ تمسخر کرتے تھے٭

ع ۲ اے محمدؐ! تو لوگون سے کہ "ملک مین چلو پھرو اور دیکھو کہ جھٹلانے والون کا انجام کیسا ہوا؟" اے محمدؐ! تو پوچھ "آسمانون اور زمین مین جو کچھ ہی کس کا ہی؟" تو خود ہی بتا دے

تبلیغ رسالت

---

۱۹ ان کی عادت ہی کہ پیغمبرون کو ضرور جھٹلاتے ہین محمدؐ کو بھی انھون نے جھٹلایا٭ قریب ہی کہ اہل اسلام زور پکڑینگے اور اُس وقت حقیقت معلوم ہوگی٭ ان کو معلوم نہین ہی کہ ان کے پہلے کتنی جماعتین بڑھ کر صرف اس لیے گھٹ گئین کہ اچھی راہ بتانے والون سے اُن کو نفرت ہوئی اور جہالت نے انھین نیچا دکھایا٭ ۲۰ بعض گمراہ کہتے ہین کہ خدا نے کوئی تو ہی قانون بنا کر فرشتہ کے ہاتھ ہم لوگون کے پاس کیون نہ بھیجدیا - آدمی کو پیغمبر بنا کر بھیجنے کی کیا ضرورت تھی؟ اس کا جواب تین طریقون پر دیا گیا ہی (۱) اگر کتاب مجلد اُترتی جب بھی کافر کہہ سکتے تھے کہ یہ جادو ہی (۲) فرشتہ آتا اور یہ لوگ نہ مانتے پھر تو تختہ ہی اُلٹ دیا جاتا (۳) فرشتہ آتا بھی تو کس شکل مین آتا؟ شکل انسانی مین آتا تو جس طرح یہ پیغمبرون کو جھٹلاتے ہین فرشتون کو بھی جھٹلاتے٭ ۲۱ فرشتہ کو ہم بشکل انسان بناتے تو گویا ہم خود وجہ پیدا کرتے کہ لوگ فرشتہ کو انسان سمجھین٭ ۲۲ یعنی اُن کا تمسخر خود اُن پر لوٹ پڑا اور وہ تباہ ہوگئے یا جس عذاب سے وہ تمسخر کرتے تھے وہ اُن پر نازل ہوا٭

کہ یہ سب اللہ کا ہی - اُسی[۵۱] نے مہربانی کرنا اپنے ذمے لے لیا ہی؛ وہ تم کو ضرور قیامت کے دن جمع کرے گا - اس مین شک نہین ہی - جو لوگ آپ اپنا نقصان کر رہے ہین وہ ایمان نہ لائینگے؛ رات اور دن مین جو کچھ روے زمین پر بستا ہی[۵۲] سب اُسی اللہ کا ہی اور وہی سب کچھ سنتا اور جانتا ہی؛ اے محمدؐ! تو کہہ "اللہ جو آسمانون اور زمین کا بنانے والا ہی - کیا اوسکے سوا مین کسی دوسرے کو کارساز بناؤن؟ وہ سب کو روزی دیتا ہی اور اُسے کوئی روزی نہین دیتا" اے محمدؐ! تو کہہ "مجھے حکم ہوا ہی کہ سب سے پہلے مین اُس کا حکم مانون - اور مجھ سے کہا گیا ہی کہ خبردار مشرکون مین شامل نہونا"؛ اے محمدؐ! تو کہہ "اگر مین اپنے رب کا حکم نہ مانون تو ایک بڑے دن کے عذاب سے مین ڈرتا ہون"؛ اُس دن جس سے عذاب ٹلا اُس پر اللہ نے رحم کیا اور صریح کامیابی ہو گی؛ اے بندے! اگر اللہ تجھے کچھ ضرر پہونچاے تو اُس کا ہٹانے والا سوا اُس کے کوئی اور نہین ہی؛ اور اگر وہ تجھکو بھلائی پہونچاے تو وہ ہر چیز پر قادر ہی؛ اپنے بندون پر وہ غالب ہی؛ اور وہی حکمت والا باخبر ہی؛ اے محمدؐ! تو پوچھ "سب سے بڑا گواہ کون ہی"؟ تو خود ہی کہدے "میرے اور تمھارے درمیان مین اللہ گواہ ہی[۵۳] مجھ پر اُس نے یہ قرآن اُتارا ہی کہ اُس کے ذریعہ سے مین تمھین اور جسے[۵۴] اُس کی خبر پہونچے اُسے ڈراؤن؛ کیا تم گواہی دیتے ہو کہ اللہ کے ساتھ اور بھی معبود ہین"؟ اے محمدؐ! تو کہہ "مین تو ایسی گواہی نہ دون گا" اے محمدؐ! تو کہہ "وہ معبود ایک ہی ہی - جو تم شرک کرتے ہو مین اُس سے بری ہون" اہل کتاب تو محمدؐ کو اسطرح رسول جانتے ہین[۵۵] جس طرح اپنے بیٹون کو پہچانتے ہین - مگر جو اپنا آپ نقصان کر رہے ہین وہ ایمان نہ لائین گے؛

ع جس نے اللہ پر جھوٹ باندھا یا اُس کی آیتون کو جھٹلایا اُس سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا؟ ہرگز ظالمون کا بھلا نہین ہوتا؛ ایک دن ہم ان سب کو جمع کرین گے پھر شرک کرنیوالون سے کہین گے "تمھارے شرکا کہان ہین جنھین تم ہمارا شریک سمجھتے تھے"؟ پھر اُن کی شرارت

مذمت کفار

---

[۵۱] گویا اللہ کا کام ہی کہ وہ مہربانی کرے؛ [۵۲] رات اور دن مین جتنی چیزین نظر آتی ہین سب اللہ کی ہین [۵۳] پیغمبر خدا سے بعض کفار کہتے تھے کہ آپ کے پیغمبر ہونے کا کون گواہ ہی - ارشاد ہوا کہ اس سے بڑھکر اور شہادت کیا ہوگی کہ اللہ گواہ ہی کہ یہ جو وحی اُترتی ہی وہ منجانب اللہ اُترتی ہی یعنی قرآن احکام الٰہی ہی جو پیغمبر کے ذریعہ سے بندون پر اُترتا ہی؛ [۵۴] قرآن صرف اصحاب پیغمبر یا باشندگان عرب پر نہین اُترا ہی بلکہ جہان یہ قرآن پہونچے سمجھنا چاہیے کہ وہان پیغمبر بھی حکم خدا پہونچانے کو پہونچ گئے - عالمون کا کام ہی قرآن کا غیر قومون تک پہونچا دینا کسی غیر قوم تک قرآن کسی طرح بخوبی نہین پہونچایا جاسکتا جبتک اُس غیر زبان مین اسکا ترجمہ نہ کیا جائے ہر ایک کو خود سمجھ لینا چاہیے کہ مختلف زبانون مین قرآن کا ترجمہ ہونا کتنا ضروری امر ہی؛ [۵۵] اہل کتاب مُنھ سے کہین یا نہ کہین مگر وہ اپنی کتابون سے آنحضرت کی رسالت بخوبی سچ جانتے ہین؛

باقی نہ رہے گی۔ مگر یہ کہ یہ کہیں گے "قسم ہی اُس اللہ کی جو ہمارا رب ہی کہ ہم شرک[۵۱] نہین کرتے تھے" اے محمدؐ! دیکھ تو کس طرح یہ اپنے اوپر آپ جھوٹ بولنے لگے اور ان کی افترا پردازیان کھو گئین۔ اے محمدؐ! بعض ان مین سے تیری طرف کان لگاتے ہین۔ لیکن ہم نے اُن کے دلون پر غفلت کے پردے ڈالدیے ہین اور ان کے کانون مین گرانی ڈالدی ہی کہ یہ سمجھ نہ سکین۔ اگر یہ ساری نشانیان دیکھین گے جب بھی اُن پر یقین نہ لائین گے۔ یہان تک کہ جب تیرے پاس یہ کفار جھگڑنے کو آتے ہین تو کہتے ہین "بس یہ قرآن تو اگلون کی کہانیان ہین"۔ یہ دوسرون کو بھی اس سے باز رکھتے ہین اور خود تو بھلکتے ہی ہین۔ یہ اپنے آپؐ کو ہلاک کرنے کے درپے ہین اور سمجھتے نہین۔ اے محمدؐ! کہین تو انھین اُسوقت دیکھتا جب یہ آگ پر ٹھہرائے جائینگے اور یہ کہین گے "کاش کہ ہم پھر دنیا مین بھیجے جاتے اور اپنے رب کی آیتون کو نہ جھٹلاتے اور ایمان لاتے"۔ اُس وقت وہ بے ایمانی جسے یہ پہلے[۵۲] چھپاتے تھے ظاہر ہوگی۔ اگر یہ دنیا مین پھر بھیجے جائین تو پھر وہی کرین جس کے کرنے سے یہ منع کیے گئے تھے۔ کچھ شک نہین کہ یہ جھوٹے ہین۔ یہ کفار کہتے ہین "ہم کو بس اسی دنیا کی زندگی ہی۔ ہم پھر اُٹھائے نہ جائین گے"۔ اے محمدؐ! کاش کہ تو انھین اُس وقت دیکھتے جب یہ اپنے رب کے پاس کھڑے کیے جائین گے اور وہ پوچھے[۵۳] گا "کیا یہ سچ نہین ہی کہ تم پھر اُٹھائے گئے؟" یہ بولین گے "ہان قسم ہی اپنے پروردگار کی سچ ہی" اللہ کہے گا "اپنے کفر کے بدلے[۵۴] عذاب چکھو"۔

ع نقصان مین ہین وہ لوگ جو اللہ کے حضور مین حاضر ہونے کو جھوٹ جانتے ہین۔ یہانتک کہ اچانک قیامت آجائے گی اور وہ کہنے لگین گے "افسوس ہم نے قیامت کے سمجھنے مین کوتاہی کی" اور گناہون کے بوجھ اُن کی پیٹھون[۵۵] پر لدے ہوے ہون گے۔ دیکھو کیسا برا بوجھ وہ لادے ہوے ہون گے۔ دنیا کی زندگی محض کھیل اور تماشا ہی۔ البتہ آخرت کا گھر پرہیزگارون کے لیے

---

[۵۱] دنیا مین تو مشرکین شرک کیا کرتے ہین مگر بروز حشر خدا کی قوت دیکھ کر وہ شرک سے منکر ہون گے اور کہین گے کہ دنیا مین کبھی ہم مشرک نہ تھے۔ [۵۲] مشرکین کا یہ کہنا کہ ہم دنیا مین مشرک نہ تھے بھلا کب سُنا جائے گا وہ آگ کے پاس لا کر آگ مین ڈالے جانے کے لیے کھڑے کیے جائین گے اُس وقت وہ کہین گے کہ اگر اب ہم دنیا مین جائین تو شرک نہ کرین حالانکہ ابھی وہ کہہ چکے تھے کہ دنیا مین ہم مشرک نہ تھے ایک ہی وقت گھبراہٹ مین وہ دو طرح کی باتین کرین گے۔ [۵۳] اکثر مقام پر یہ ظاہر کیا گیا ہی کہ قیامت مین عذاب دوزخ دیکھکر گنہگار پچھتائین گے لیکن اُن کا پچھتانا بیسود ہوگا۔ [۵۴] گناہون کے بوجھ کو مفسر مختلف طور پر سمجھے۔ خلاصہ یہ ہی کہ گناہگار گناہون کے بوجھ سے قیامت کے دن دبا ہوا ہوگا۔

کہین اچھا ہی ؟ کیا تم لوگ اسے نہین سمجھتے ؟ اے محمدؐ! ہم جانتے ہین کہ ان لوگون کی باتین تجھے رنج[۵۱] دیتی ہین ۔ یہ تجھے نہین جھٹلاتے بلکہ یہ ظالم اللہ کی آیتون سے انکار کرتے ہین ۔ تیرے پہلے بھی رسول جھٹلائے گئے تھے وہ لوگون کے جھٹلانے پر اور اُن کی ایذا دہی پر صبر کرتے تھے ۔ یہان تک کہ ہماری مدد اُن کے پاس پہونچی ۔ اللہ کی باتون کا کوئی بھی بدلنے والا نہین ہی ۔ اور رسولون کے حالات بھی تجھ تک پہونچ چکے ہین ۔ اگر ان منکرون کی سرکشی تجھے گران گذرتی ہی ۔ تو تجھ سے ہوسکے تو زمین مین کوئی سرنگ[۵۲] یا آسمان کا کوئی زینہ ڈھونڈھ نکال اور پھر ان کو کوئی معجزہ لا دکھا ۔ اگر اللہ چاہتا تو ان سب کو راہ راست پر جمع کردیتا ۔ تو کہین نادانون مین شامل نہ ہوجانا ۔ تیرا کہنا تو وہی مانین گے جو سُنین[۵۳] گے ۔ یہ کفار گویا مُردے ہین قیامت کے دن اللہ انھین اُٹھائے گا ۔ تو یہ اللہ کے پاس[۵۴] جائین گے ۔ یہ کفار کہتے[۵۵] ہین ۔ محمدؐ پر کوئی نشان (معجزہ) اُس کے رب کی طرف سے کیون نہین اُترتا ؟ اے محمدؐ! تو کہہ " اللہ کو یہ قدرت ہی کہ اپنی نشانی اُتارے لیکن اکثر کفار مصلحت الٰہی نہین جانتے ۔ زمین پر چلنے والے اور دو پرون سے اُڑنے والے جانور بھی مثل تمھارے مخلوقات ہین ۔ ہم نے لوح محفوظ[۵۶] مین لکھنے سے کوئی شی چھوڑی نہین ہی ۔ یہ سب بروز قیامت اپنے رب کے پاس اکٹھا[۵۷] کیے جائین گے ۔ ہماری آیتون کو جھٹلانے والے ایسے ہین جیسے کہ اندھیرے مین بہرے[۵۸] اور گونگے ہون ۔ اللہ جسے چاہے گمراہی مین چھوڑ دے ۔ اور جسے چاہے سیدھی راہ پر چلائے ۔ اے محمدؐ! تو ان لوگون سے کہہ " بھلا دیکھو تو سہی اگر تم پر اللہ کا عذاب آئے یا قیامت آجائے تو تم اگر اپنے دعوی مین

آنحضرت نے معجزہ دکھانے سے انکار کیا

جانورون کا حشر

۵۱ کوئی بات معقول کہی جائے اور سننے والے خیال نہ کرین تو کہنے والے کو ضرور رنج ہوتا ہی خدا اپنے پیغمبر کو تسلی دیتا ہی کہ تیری بات لوگ نہ مانین تو مغموم نہ ہو پیغمبرون کو یہ مصیبت اٹھانا ہی پڑتی ہی ۔ ۵۲ پیغمبر خدا کو [illegible] مین یہ خیال گذرا تھا کہ کوئی ایسا امر ظاہر ہوتا کہ لوگ عاجز ہوکر دفعۃً مسلمان ہوجاتے ۔ اللہ فرماتا ہی کہ اگر تم سے ہوسکے تو زمین یا آسمان سے کوئی بات پیدا کرو لیکن تم سے نہو سکے گا ۔ اللہ کے اختیار مین تمام باتین ہین گھبرانے سے کچھ نہ ہوگا اور پیغمبرون کے حالات تو معلوم ہی ہین ۔ تمھین بھی شروع شروع زحمت ہوگی پھر اسلام کو غلبہ ہوگا ۔ یہی دستور الٰہی ہی اس مین فرق نہین ہوسکتا ۔ ۵۳ یعنی اللہ کی رحمت یا ہدایت فرمانبردارون کے لیے ہی اس وقت یہ نہین سنتے تو قیامت مین [illegible] لیکن اس وقت کا سننا بے سود ہوگا ۔ ۵۴ جیتے جی کفار اللہ کو نہین پہچان سکتے اور نہ تیرا سمجھانا قبول کرسکتے ہین ۔ ۵۵ لوگ معجزہ دیکھنے کے بڑے مشتاق تھے اللہ کہتا ہی کہ لوگون سے کہدو اللہ تو قادر ہی کہ کوئی نشانی (معجزہ) اُتارے لیکن تم نہین جانتے کہ نشانی اُترنے پر اگر تم لوگ ایمان نہ لائے تو غضب ہوجائے گا ۔ ۵۶ لوح محفوظ مین سب لکھا ہوا ہی اور یہ بھی مفہوم ہوسکتا ہی کہ قرآن مین تمام باتین مجملاً درج ہین ۔ ۵۷ بعض اس سے جانورون کا حشر بھی قیاس کرتے ہین ۔ ۵۸ کافر ایسے ہین جیسے کہ کوئی گونگا بہرا آدمی اندھیرے مین ہو تو نہ دوسرے کی رہنمائی سنے نہ اپنی کہہ سکے گا پھر اُسے راہ بتانے والا کیونکر سنے گا ۔

میں سچے ہو تو کیا تم اللہ کے سوا کسی دوسرے کو پکارو گے؟ * نہیں بلکہ اُسی کو پکارو گے۔ اور وہ چاہے گا تو دفع کر دے گا اُسے جس کے دفع کرنے کے لیے تم اُسے پکارو گے اور تم بھول جاؤ گے اُنھیں جنھیں تم اللہ کا شریک ٹھہراتے ہو" *

یاد خدا الجائ خوف

ع ۵ اے محمد! ہم نے تجھ سے پہلے بھی لوگوں پر رسول بھیجے تھے اور سختی اور تکلیف میں اُن کو ڈالا تھا کہ وہ لوگ گڑگڑائیں * ہمارا عذاب آیا تو وہ گڑگڑائے کیوں نہیں؟ * مگر اُن کے دل سخت ہو گئے تھے اور اُنھیں شیطان نے اُن کے اعمال کو اچھا دکھایا تھا * پھر جب وہ اُس نصیحت[۵۳] کو جو اُن کو کی گئی تھی بھول گئے تو ہم نے بھی تمام نعمتوں کے دروازے ان پر کھول دیے۔ یہانتک کہ جب وہ نعمتیں پاکر خوش ہوے تو اُنھیں یکایک ہم نے عذاب میں پکڑ لیا۔ اور وہ ناامید ہو کر رہ گئے * اس طرح ظالموں کی جڑ کٹ گئی * شکر ہے اللہ کا جو مالک ہے سارے جہان کا * اے محمد! تو ان لوگوں سے پوچھ "بھلا دیکھو تو سہی اگر اللہ تمھارے کان اور آنکھیں چھین لے اور تمھارے دلوں پر مُہر کر کے تمھیں نافہم محض بنا دے تو پھر اللہ کے سوا وہ کون معبود ہے جو یہ چیزیں تمھیں لا دے گا؟" * اے محمد! تو دیکھ ہم کیسی کیسی دلیلیں بیان کرتے ہیں پھر بھی یہ پھرے جاتے ہیں * اے محمد! تو ان لوگوں سے پوچھ "بھلا دیکھو تو سہی اگر اللہ کا عذاب تم پر ناگہان یا کھلم کھلا آجائے تو کیا نافرمانوں کے سوا کوئی دوسرا ہلاک کیا جائے گا؟" * ہم محض خوشی اور ڈر سنانے کے لیے رسول بھیجتے ہیں۔ پھر جو ایمان لائیں گے اور اچھے کام کریں گے اُن پر روز قیامت نہ خوف ہو گا اور نہ وہ رنجیدہ ہوں گے * اور جو ہماری آیتوں کو جھٹلائیں گے اُنھیں عدول حکمی کی سزا میں عذاب ملے گا * اے محمد! تو کہہ "میں تم سے نہیں کہتا کہ میرے[۵۴] پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ میں غیب دان ہوں۔ اور نہ میں یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں۔ میں اُسی حکم پر چلتا ہوں جو میری طرف وحی کیا جاتا ہے" * تو کہہ "کیا اندھے اور آنکھ والے برابر ہو سکتے

نصیحت

---

[۵۱] اللہ کو قدرت ہے کہ تم جس سے مدد چاہو تو وہ مدد دے۔ اصل یہ ہے کہ تم لوگ بت کو تو پوجتے ہو لیکن مصیبت کے وقت اللہ سے مدد مانگتے ہو اُن بتوں سے مدد نہیں مانگتے جن کو اللہ کا شریک ٹھہراتے ہو * [۵۲] جن لوگوں پر اللہ نے عذاب بھیجا یا تنگی اور سختی ڈالی وہ لوگ کبھی پورے طور پر اللہ کی طرف رجوع نہیں ہوے ورنہ وہ بچا لیے جاتے * [۵۳] کفار کفر کرتے ہیں مگر دنیا وی نعمت اُن سے کم نہیں کی جاتی۔ عیش میں وہ رہتے ہیں کہ دفعتہ موت کے پنجہ میں پھنس جاتے ہیں اور اپنے اعمال کے نتائج مرنے پر دیکھتے ہیں * [۵۴] پیغمبر غیب دان۔ فرشتہ یا کیمیاگر نہیں ہوتا۔ عام لوگوں سے اور پیغمبر سے اتنا ہی فرق ہوتا ہے کہ پیغمبر آنکھ والا ہوتا ہے۔ اور دوسرے لوگ اندھے ہوتے ہیں جن کو وہ راہ بتاتا ہے پیغمبر کا کام صرف خدا کے حکم پر چلنا ہے *

ہین ہو کیا تم اتنا بھی نہین سوچتے ؟"

ع اے محمدؐ! تو اس قرآن کے ذریعہ سے اُن لوگون کو ڈرا جنھین یہ خوف ہو کہ بروز قیامت جب وہ اپنے رب کے پاس حاضر لائے جائین گے تو سوا اُس کے کوئی بھی ان کا دوست اور سفارشی نہ ہوگا۔ عجب نہین کہ یہ لوگ پرہیزگاری اختیار کرین ❊ اے محمدؐ! تو اپنے پاس سے اُن لوگون کو نہ نکال جو اپنے رب[۵۱] کو صبح اور شام پکارتے ہین اور اُس کی رضا طلب کرتے ہین ❊ نہ تو اُن کے اعمال کی جواب دہی کسی طرح تیرے ذمّہ ہو اور نہ تیرے اعمال کی جواب دہی کسی طرح اُن کے ذمّہ ہو ❊ پھر اگر تو اُن کو نکالدے گا تو ظالم ٹھہرے گا ❊ اسی طرح ہم لوگون کو ایک با دیگرے آزماتے ہین تاکہ ذی مقدور کہین "کیا ہم مین سے انھین[۵۲] ذلیل لوگون پر اللہ نے احسان کیا ہو ؟" کیا شکر کرنے والون کو اللہ نہین جانتا ؟ ❊ اے محمدؐ! ہماری آیتون پر ایمان لانے والے جب تیرے پاس آئین تو تو کہہ "سلامتی ہو تم پر۔ تمھارے پروردگار نے رحمت اپنے اوپر واجب کر لی ہو یعنی تم مین سے کسی نے جہالت سے کوئی گناہ بھی کر لیا اور پھر بعد کو توبہ کر لی اور اصلاح حالت کر لی تو اللہ بے شک بخشنے والا مہربان ہو" ❊ اسی طرح ہم اپنی آیتین مفصل بیان کرتے ہین تاکہ مجرمون کے طریقے سب پر ظاہر[۵۳] ہو جائین ❊

ع ۷ اے محمدؐ! تو ان لوگون سے کہہ "مجھے ممانعت ہو اُن معبودون کی پرستش کرنے کی جنھین تم اللہ کے سوا پکارتے ہو" ❊ اور یہ بھی کہہ "مین تمھاری خواہشون کی تبعیت نکرونگا۔ ایسا کرونگا تو گمراہ ہو جاؤنگا اور راہ پر نہ رہونگا" ❊ تو یہ بھی کہہ "مین اپنے رب کے کھلے ہوے راستہ پر ہون۔ اور تم اُسے جھٹلاتے ہو ❊ وہ[۵۴] عذاب جس کی تم جلدی کر رہے ہو میرے قبضہ مین نہین ہو ❊ اللہ کے سوا کسی کا اختیار نہین ہو ❊ امر حق اللہ بیان کرتا ہو اور وہی اچھا فیصلہ کرنے والا ہو" ❊ تو یہ بھی کہہ "وہ عذاب جس کی تم جلدی کر رہے ہو اگر میرے اختیار مین ہوتا

حسن اخلاق

توبہ

نصیحت

[۵۱] جو اپنی خلقت مین نڈر واقع ہوے ہین وہ بھلا کیا ڈرین گے ❊ [۵۲] سرداران عرب نے آنحضرتؐ سے کہا کہ آپ کے پاس امرا کس طرح آئین آپ کے پاس تو رذائل جمع رہتے ہین یعنی اُنھون نے غریب مسلمانون کو رذائل سے تعبیر کیا۔ اُس پر یہ آیۂ کریمہ اتری کہ جو لوگ اللہ کے ذکر مین ہر وقت مشغول رہتے ہین اُن کا درجہ سب سے بڑھکر ہو ❊ [۵۳] امراے عرب غریب مسلمانون کو دیکھکر تعجب کرتے ہین اور کہتے ہین کہ اسلام نعمت ہوتی تو اُس کے مستحق کیا یہی لوگ ہوتے۔ یہ اللہ کی آزمائش ہو کہ اس طرح کہنے کا موقع اُن کو ملتا ہو ❊ [۵۴] تاکہ لوگ اُن سے اجتناب کرسکین ❊ [۵۵] یعنی تم کفار جو بار بار کہتے ہو کہ جو اگر تم سچے ہو اور ہم لوگ گمراہ ہین تو اللہ سے عذاب منگوا کر پتھر یا آگ برساؤ ؟ یہ تمھارا کہنا فضول ہو میرے قبضہ مین عذاب نہین ہو اور نہ مین نے کبھی کہا کہ میرے قبضہ مین عذاب ہو ❊

تو میرا اور تمھارا جھگڑا اب کا ٹی ہوگیا ہوتا * اللہ ظالمون کو خوب جانتا ہی * اُنکے پاس ۵۱ غیب کی کنجیان ہین جنھین اُس کے سوا کوئی دوسرا نہین جانتا * خشکی اور تری مین جو کچھ ہو اُسے بھی وہی جانتا ہی * کوئی پتی ایسی نہین گرتی جسے وہ نہ جانتا ہو۔ زمین کی تاریکیون مین کوئی دانہ یا دنیا مین کوئی تر یا خشک چیز ایسی نہین ہی جو کتاب مبین (لوح محفوظ) مین نہو * وہی رات کو تمھین ۵۲ سُلا دیتا ہی اور دن کو جو تم نے کیا تھا اُسے جانتا ہی۔ پھر تمھین دن کو اُٹھاتا ہی کہ حیات کی مدت معینہ پوری ہو۔ پھر اُس کے پاس تم واپس جاؤگے اور پھر اُس وقت وہ تمھین بتا دے گا کہ تم دنیا مین کیا کرتے تھے *

ع ۸ وہی اللہ اپنے بندون پر غالب ہی۔ اور تم لوگون پر وہی نگہبان (فرشتے) تعینات ۵۳ رکھتا ہی۔ یہان تک کہ جب کسی کی موت کا وقت آجاتا ہی تو ہمارے بھیجے ہوے (فرشتے) اُس کی روح قبض کرتے ہین۔ اور کوتاہی نہین کرتے * اور اسی طرح ۵۴ سب لوگ اللہ کی طرف جو مالک حقیقی ہی بلالیے جاتے ہین۔ آگاہ رہو کہ حکم اُسی کا ہی اور وہ بہت ہی جلد حساب لینے والا ہی * اے محمدؐ! تو ان لوگون سے پوچھ "خشکی اور تری کی تاریکیون ۵۵ سے تمکو کون بچاتا ہی؟ جب تم عاجزی سے چپکے چپکے دعاءین مانگتے ہو کہ اگر خدا اس سے ہم کو بچالے تو ہم ضرور شکر گذار ہونگے" * اے محمدؐ! تو کہہ "اللہ تم کو ان تاریکیون سے اور ہر طرح کی سختی سے بچاتا ہی۔ پھر بھی تم شرک کرتے ہو" * اے محمدؐ! تو کہہ "وہ اللہ قادر ہی کہ تمھارے اوپر سے یا تمھارے پاؤن کے نیچے سے عذاب بھیجے یا تم کو گروہ گروہ کرکے ایک دوسرے سے بھڑا دے اور تم مین سے بعض کو بعض کی لڑائی کا مزہ چکھائے" * اے محمدؐ! دیکھ ہم کس طرح پھیر پھیر کر انھین اپنی آیتین بتاتے ہین تا کہ یہ سمجھین * اے محمدؐ! تیری قوم اس قرآن برحق کو جھٹلاتی ہی۔ تو ان سے کہدے "مین تمھارا

موت

یاد الٰہی
بجات
خوف

۵۱ اللہ کی قدرتون کا بیان ہی کہ یہ سب باتین نبوت الوہیت کے لیے کافی ہین۔ عذاب بغیر کوئی حجت ناتمام رہتی ہی * ۵۲ سونا بھی ایک موت کا نمونہ ہی * رات کو اللہ سُلاتا ہی اور دن کو جگاتا ہی اور اصل موت کے آنے تک وہ ایسا ہی کرتا رہتا ہی * ۵۳ انسان جب تک زندہ رہتا ہی حفاظت کے فرشتے اُس کی نگہبانی کرتے رہتے ہین جب موت کا وقت آتا ہی خدا کا بھیجا ہوا فرشتہ موت روح قبض کرلیتا ہی اور سر مو کمی نہین کرتا * ۵۴ فرشتے قبض روح کے بعد یا خود روحین جسد انسانی چھوڑنے کے بعد حق سبحانہ تعالیٰ کے سامنے پیش کی جاتی ہین * ۵۵ خدا دو وقتون مین خوب یاد آتا ہی۔ ایک تو جب کوئی تنہا جنگل مین راہ بھول جائے اور اندھیری رات ہو جائے یا دریا کے سفر مین کہین کشتی بھٹک جائے اور تاریکی شب مین کچھ بن نہ پڑے * اسوقت آدمی کہتا ہی ایسے وقت مین تو تم اللہ ہی کو یاد کرتے ہو اور وہی تم کو بچاتا ہی لیکن پھر بھول جاتے ہو اور شرک و کفر کرنے لگتے ہو *

وکیل (محافظ) نہیں ہوں ۞ ہر خبر کا ایک وقت مقرر ہے۔ تم عنقریب آپ ہی جان لوگے ۞
اے محمدؐ! جب تو ایسے لوگوں کو دیکھے جو ہماری آیتوں[۵۱] سے تمسخر کرتے ہوں تو ان سے کنارہ
کر جا یہاں تک کہ وہ دوسری باتوں میں مشغول ہو جائیں ۞ اور اگر شیطان یہ ممانعت تجھے بھلا دے
تو یاد آنے کے بعد ان بے انصافوں کے ساتھ نہ بیٹھنا ۞ متقیوں[۵۲] پر اگرچہ ایسے لوگوں کے حساب
کی کسی طرح کی ذمہ داری نہیں ہے۔ لیکن پھر بھی نصیحت کر دینا چاہیے تاکہ یہ ڈرنے لگیں جنہوں نے
اپنے دین کو کھیل اور تماشا بنا لیا ہے اور دنیا کی زندگی نے انہیں دھوکے میں ڈال رکھا ہے انکو
تو اُن ہی کے حال پر چھوڑ دے۔ اور موقع ملجائے تو قرآن کے ذریعہ سے انہیں سمجھا دیا کر۔ کہ جو
کوئی اپنے اعمال کے بدلے قیامت میں گرفتار عذاب ہوگا تو اللہ کے سوا کوئی حمایتی اور سفارشی
اُس کا نہوگا۔ اور کتنا[۵۳] ہی بدلہ وہ دینا چاہے گا لیکن اُس سے نہ لیا جائے گا ۞ ایسے لوگ اپنے اعمال
کے سبب سے مبتلائے آفت رہیں گے کفر کی وجہ سے انہیں کھولتا ہوا پانی پینے کو ملے گا اور اُن پر
عذاب دردناک ہوگا ۞

نصیحت

ع۹ اے محمدؐ! تو ان لوگوں سے پوچھ "کیا ہم لوگ اللہ کے سوا کسی ایسے معبود کو پکاریں[۵۴] جو
ہم کو نہ نفع دے سکتا ہے نہ ضرر پہونچا سکتا ہے؟ اور اللہ نے جو راہ ہمیں بتائی ہے ہم اُس کے بعد
بھی اُس سے اُلٹے پاؤں پھر جائیں؟ اور ہماری وہ مثال ہو جیسے[۵۵] کسی شخص کو شیاطین جنگل میں
راہ بھلا دیں اور وہ حیران پھر رہا ہو اور اُس کے دوست راہ راست کی طرف بلائیں اور
کہیں کہ "آ ہمارے پاس" ۞ اے محمدؐ! تو ہی جواب بھی دیدے "اللہ نے جو راہ بتائی ہے وہی راہ
راست ہے ۞ اور ہم لوگوں کو حکم ہوا ہے کہ ہم پروردگار عالم کے تابع رہیں" ۞ اور یہ بھی حکم ہوا ہے کہ
"تم نماز کو قائم رکھو اور اُس سے ڈرتے رہو ۞ اللہ وہی ہے جس کے پاس تم سب بروز قیامت
حاضر کیے جاؤگے ۞ اُسی نے آسمانوں اور زمین کو مصلحت سے بنایا ہے۔ اور جس روز وہ کہے گا
"ہو" حشر ہو جائے گا ۞ اُس کا کہنا سچا[۵۶] ہے ۞ جس روز صور پھونکا جائے گا۔ اُسی کی سلطنت[۵۷] ہوگی

نزول

---

۵۱ جب احکام شرعیہ کے ساتھ لوگ تمسخر کرتے ہوں تو وہاں نہ بیٹھنا چاہیے اور اگر کوئی بھول کر بیٹھ جائے اور بعد کو یہ ممانعت یاد آئے تو پھر فوراً اُٹھ کر جانا چاہیے ۞ ۵۲ شروع اسلام میں جب حضرت سے کہا کہ "ہم کعبہ کا طواف کیونکر کریں کفار مسجد کعبہ میں بیٹھکر ہم لوگوں پر ہنستے ہیں" ارشاد ہوا انہیں اپنے کام سے کام ہے اُن کی برائی تمکو لگ نہ جائیگی۔ ہاں تم چاہو تو انکو سمجھا دیا کرو شاید وہ سمجھ جائیں ۞ ۵۳ کفار قیامت کے دن فدیہ دے کر چھٹکارا حاصل نہ کر سکیں گے ۞
۵۴ ہم بت کو کیا پوجیں جس میں نفع یا ضرر کچھ نہیں ہے ۞ ۵۵ مسلمان ہونے کے بعد اسلام سے پھر جانا ایسا ہے جیسے کوئی راہ پر جاتا ہوا [illegible] ساتھیوں کے پکارنے پر چل نکلے اور بہکتا چلا جائے ۞ ۵۶ اللہ کہتا ہے قیامت ضرور آئے گی ۞ ۵۷ یوں تو ہر وقت اُسی کی سلطنت ہے لیکن صور پھونکنے کے بعد جب علائق اور اسباب منقطع ہو جائیں گے تو سب جانیں گے کہ سوائے اللہ کے دوسرے کا حکم نہیں چل سکتا ۞

غائب اور حاضر سب وہی جانتا ہی۔ اور وہی تدبیر والا با خبر ہی + اے محمدؐ! تو لوگون کو وہ وقت یاد دلا جب ابراہیم نے اپنے باپ (چچا) آزر سے کہا " کیا آپ بتون کو معبود ٹھہراتے ہین۔ مین تو آپکو اور آپ کی قوم کو صریح گمراہی مین دیکھتا ہون " + اسی طرح ہم نے ابراہیم کو عجائبات آسمانون اور زمین کے دکھائے تھے۔ تاکہ وہ یقین[۵۱] والون مین ہو جائے + تو جب اُس پر اندھیری رات آئی تو اُس نے تارا دیکھکر کہا " یہ میرا رب ہی " جب وہ چھپ گیا تو بولا " مین چھپنے والون کو دوست نہین رکھ سکتا " + پھر جب چاند کو روشن دیکھا تو کہنے لگا " یہ میرا پروردگار ہی " جب وہ بھی چھپا تو ابراہیم نے کہا " اگر میرا پروردگار مجھے راہ نہ بتائے گا تو مین گمراہ رہونگا + پھر جب ابراہیم نے سورج کو چمکتے ہوے دیکھا تو کہا " یہ میرا رب ہی کہ یہ سب سے بڑا ہی " جب وہ بھی غروب ہو گیا تو وہ کہنے لگا " اے لوگو! جن چیزون کو تم اللہ کا شریک ٹھہراتے ہو مین تو اُن سے بری ہوتا ہون + اور اُسی ذات کی طرف اپنا مُنھ کرتا ہون جس نے آسمانون اور زمین کو بنایا ہی۔ مین تو ایک طرف کا ہو کر رہون گا۔ مین مشرکون مین نہین ہون " + اُس کی قوم جب اُس سے جھگڑنے لگی تو وہ بولا " کیا تم مجھ سے اللہ کے بارے مین جھگڑتے ہو؟ اُس نے مجھے سیدھا راستہ دکھا دیا۔ اور تم جن بتون کو اللہ کا شریک ٹھہراتے ہو مین اُن سے نہین ڈرتا۔ مگر ہان جو میرا رب ہی کچھ چاہے تو اُس کی مرضی ہی + میرے رب کا علم ہر چیز پر حاوی ہی۔ کیا تم خیال نہین کرتے + مین اُن چیزون سے کیون ڈرون جن کو تم اللہ کا شریک ٹھہراتے ہو؟ جب کہ تم کو یہ ڈر نہین ہی کہ اللہ کے ساتھ تم اُن چیزون کو شریک کرتے ہو جن کے لیے اُس نے تم پر کوئی حجت نہین اُتاری ہی + تمھین سمجھ ہی تو بتاؤ[۵۲] کہ ہم دونون مین کون زیادہ تر امن کا حقدار ہی؟ + جو لوگ اللہ پر ایمان لائے ہین اور اپنے ایمان مین بے انصافی کی آمیزش نہین کی ہی اُنھین کے لیے امن ہی اور وہی راہ راست پر ہین +

ع[۹] یہ ہماری دلیل[۵۳] تھی جو ہم نے ابراہیم کو اُس کی قوم کے مقابلہ مین بتائی تھی۔ ہم جسے چاہتے ہین اُس کے درجے بلند کرتے ہین + اے محمدؐ! تیرا رب تدبیر والا اور با خبر ہی + ابراہیم کو ہم نے اسحاق اور یعقوب عطا کیے تھے اور ان مین سے ہر ایک کو ہمنے ہدایت دی تھی۔ ان سے پہلے نوح کو ہمنے ہدایت دی تھی۔ اور اُس کی اولاد مین داؤد۔ سلیمان۔ ایوب۔ یوسف۔ موسیٰ اور

حضرت ابراہیم کے دلائل توحید

پیغمبرونکے نام

[۵۱] حضرت ابراہیم عجائب معرفت پروردگار کے ذریعہ سے سمجھے کہ خالق کوئی اور ہی ان بتون مین کیا ہی + [۵۲] آیا موحدین امن مین ہین یا مشرکین + [۵۳] یہ امور ہین جن پر ابراہیمؑ نے غور کرکے بت پرستی سے انکار کیا اور آخر مین رائے قائم کی کہ دنیا کی کوئی زبردست چیز قابل پرستش نہین ہی۔ قابل پرستش وہی ذات ہی جو ان تمام چیزون کے وجود کا سبب ہی +

ہارون کو ہدایت دی تھی - اسی طرح ہم نیک کام کرنے والون کو بدلہ دیتے ہین - ہم نے زکریا -
یحیٰی - عیسیٰ - اور الیاس کو بھی ہدایت دی تھی یہ سب نیک بندے تھے ٭ اسمٰعیل - الیسع -
یونس اور لوط کو بھی ہم نے ہدایت دی تھی ٭ اور ان سب کو ہم نے تمام جہان کے لوگون[۵۱] پر بزرگی
دی تھی ٭ اور ان کے آبا اور ان کی اولاد اور ان کے بھائیون کو بھی بزرگی دی تھی - ان کو
ہم نے پسند کیا تھا - اور سیدھی راہ پر چلایا تھا ٭ یہ اللہ کی ہدایت تھی - اپنے بندون مین سے جسے
چاہے وہ ہدایت دے - اگر یہ شرک کرتے تو ان کے اعمال بھی ضائع ہو جاتے ٭ یہ وہ پیغمبر تھے جنکو
ہم نے کتاب - حکومت اور نبوت دی تھی - پھر اگر یہ کفار کہ اس نعمت سے انکار کرین تو ہم نے اس پر ایسے
لوگ[۵۲] مقرر کیے ہین جو منکر نہین ہین ٭ یہ وہ لوگ تھے جن کو اللہ نے ہدایت دی تھی - ای محمدؐ!
تو ان کے طریقہ پر چل - اے محمدؐ! تو کہہ ”مین اس قرآن کے سُنانے پر تم سے کچھ مزدوری نہین
مانگتا ٭ یہ تو محض نصیحت ہی جہان کے لوگون کو“ ٭

ع ۱۱ یہود نے پورے طور پر اللہ کی قدر نہین کی کہ وہ کہتے ہین اللہ نے کسی انسان پر کوئی کتاب
نہین اُتاری ہی ٭ اے محمدؐ! تو کہہ ”وہ کتاب (توریت) کس نے اُتاری تھی جو موسیٰ لایا تھا اور جو
لوگون کے واسطے روشنی اور ہدایت ہی - اور جسے تم ورق ورق کرکے دکھاتے ہو اور اکثر حصہ
اُس کا چھپا رکھتے ہو ٭ تم اور تمھارے آبا ؤ جو جانتے نہ تھے وہ تمھین اس مین بتایا گیا ہی ٭ ای محمدؐ!
تو کہہ ”اللہ نے وہ کتاب اُتاری تھی“ اور پھر چھوڑ دے انھین کہ وہ اپنی بک بک مین
کھیلتے رہین ٭ یہ (قرآن) ایک کتاب با برکت اگلی کتابون کی تصدیق کرنے والی ہم نے اُتاری
ہی - تاکہ تو اہل مکہ اور اُس کے گرد کے آدمیون کو ڈرائے - آخرت پر اعتقاد رکھنے والے اس
قرآن پر ایمان لاتے ہین - اور اپنی نمازون کی محافظت کرتے ہین ٭ اُس شخص سے بڑھ کر
ظالم کون[۵۳] ہی جو اللہ پر جھوٹ باندھے یا یہ کہے کہ ”مجھ پر وحی آئی ہی“ - حالانکہ اُس کی طرف
وحی کچھ بھی نہ آئی ہو - اور نیز اُس سے بڑھ کر ظالم اور کون ہوگا جو یہ کہے کہ ”اللہ نے جیسا
قرآن اُتارا ہی ویسا ہی مین بھی اُتار سکتا ہون“ - اے محمدؐ! کاش کہ تو ان ظالمون کو اُسوقت
دیکھے جب کہ یہ موت کی بیہوشی مین ہون اور ملائک اُن پر دست درازیان کر رہے ہون

توریت

قرآن

نصیحت

---

۵۱ کفار ان پیغمبرون کی عظمت کے قائل تھے لیکن جانتے نہ تھے کہ وہ کس عقیدے کے تھے اس لیے یہ کہا گیا ٭
۵۲ ان لوگون سے انبیا یا ملائکہ یا مہاجر اور انصار وغیرہ مراد ہین ٭ ۵۳ جیسے مسیلمہ کذاب اور اسود وغیرہ کہ یہ
نبی بن بیٹھے تھے - دیکھو تاریخ الاسلام طبع ثانی ص ۱۸۱ ٭

اور کہتے ہون کہ "نکالو اپنی جانون کو - آج تم کو عذاب رسوائی دیا جائے گا کہ تم اللہ کی نسبت جھوٹ باتین کہتے تھے اور اُس کی آیتون سے تکبر کرتے تھے" + بروز قیامت ہم ان منکرین سے کہین گے "بے شک تم ہمارے پاس ویسے ہی تنہا[۵۱] آئے جیسا کہ ہم نے تم کو پہلی مرتبہ پیدا کیا تھا اور جو اسباب ہم نے تمھین دیے تھے وہ تم اپنی پیٹھ پیچھے چھوڑ آئے - تمھارے ساتھ ہم تمھارے اُن سفارش کرنے والون کو نہین دیکھتے جن کو تم اپنی خلقت مین اللہ کا شریک سمجھتے تھے - تمھارے باہمی تعلقات ٹوٹ گئے اور تمھارے دعوے جاتے رہے" +

منہ تلکی

۱۲ع اللہ ہی دانے اور گٹھلی کو پھوڑ کر درخت نکالتا ہے + وہی مُردے[۵۲] سے زندہ اور زندے سے مردہ پیدا کرتا ہے + لوگو! وہی تو تمھارا اللہ ہی پھر تم کدھر بہکے ہوے جا رہے ہو؟ + وہی پیدا کرتا ہے صبح کی روشنی کو - اُسی نے آرام کے لیے رات بنائی ہے - اور حساب کے لیے سورج[۵۳] اور چاند بنائے ہین - زبردست دانا کے باندھے ہوے یہ اندازے ہین + اُسی نے تمھارے لیے یہ تارے بنائے ہین کہ خشکی اور تری[۵۴] کی تاریکیون مین اُن سے راہ پاؤ + سمجھ دار لوگون کے لیے ہم نے مفصل نشانیان بیان کر دی ہین + اُسی نے تم سب کو ایک تن واحد[۵۵] سے پیدا کیا - پھر جاے[۵۶] قرار ہے اور امانت گاہ ہے - سمجھ دار لوگون کے لیے ہم نے مفصل نشانیان بیان کر دی ہین + وہی آسمان سے پانی برساتا ہے - پھر ہم نے اُس سے تمام اُوگنے[۵۷] والی چیزین نکالین پھر اُس مین سبز کونپلین پیدا کین اور اُن مین جڑے ہوے دانے نکالے اور کھجور کے درختون کے گابھون مین سے گچھے نکالے جو نیچے لٹک رہے ہین - اور انگور کے باغ - زیتون اور انار پیدا کیے جو بظاہر ایک دوسرے سے متحد الصورت ہین اور مزے مین مختلف ہین + ان کے پھلون کو دیکھو جب وہ پھلتے ہین اور پکتے ہین - یقین لانے والون کے لیے ان مین نشانیان[۵۸] ہین + مشرکین جنون کو اللہ کا شریک ٹھہراتے ہین + حالانکہ اللہ ہی نے اُنھین پیدا کیا ہے" اور بے سمجھے ہوے اللہ کے لیے بیٹے اور بیٹیان[۵۹] قائم کرتے ہین + وہ پاک ہے اور بالاتر ہے اُن باتون سے جو یہ بیان کرتے ہین +

جو

۵۱ انسان جس طرح تنہا آتا ہے ویسا ہی تنہا مرتا ہے دنیا کی چیزین بجز نیکی اور بدی کے اُس کے ساتھ نہین جاتین + ۵۲ مرغی سے انڈا اور انڈے سے مرغ + ۵۳ سال اور مہینے کا حساب انھین سے کیا جاتا ہے + ۵۴ جہازرانی مین اور بیابان کی مسافت مین ستارون ہی سے ہر سمت کا پتہ لگتا تھا - قطب نما تو اب ایجاد ہوا ہے + ۵۵ ایک آدم سے اتنے انسان بڑھے + ۵۶ رحم مادر کو قرارگاہ اور صلب پدر کو امانت گاہ سمجھا گیا ہے اور بعض مفسرین نے اس کے برعکس بھی بیان کیا ہے + بعض کہتے ہین قرارگاہ سے دنیا اور امانت گاہ سے آخرت مراد ہے + اور بعض کے نزدیک قرارگاہ سے قبر اور امانت گاہ سے دنیا مراد ہے + ۵۷ مثلاً انار صورت مین سب یکسان ہوتے ہین اور مزے مین کوئی ترش اور کوئی شیرین ہوتا ہے + ۵۸ برگ درختان سبز در نظر ہوشیار + ہر ورقے دفتریست معرفت کردگار + ۵۹ کفار مکہ ملائکہ کو اللہ کی بیٹیان کہتے تھے +

اللہ واحد ہے

سع وہی اللہ آسمانوں اور زمین کا موجد ہے* اُس کے اولاد کیونکر ہوئی ہے اُس کے بی بی تو تھی ہی نہین۔ وہ ہر شئی کا خالق اور ہر شئی سے واقف ہے* وہی اللہ تمھارا پروردگار ہے۔ اُس کے سوا کوئی معبود نہین ہے وہ ہر چیز کا بنانے والا ہے۔ تم اُسی کی بندگی کرو۔ کہ وہ ہر شئی کا نگہبان ہے* اُس کو آنکھین[۵۱] نہین دیکھ سکتین اور وہ تمام آنکھون کو دیکھتا ہے سا اور وہ لطیف اور باخبر ہے* لوگو! تمھارے رب کی طرف سے تمھین بصیرتین[۵۲] پہونچ چکی ہین۔ اب[۵۳] جو دیکھے گا وہ اپنے لیے دیکھے گا اور جو اندھا ہو جائے گا وہ اپنا آپ بُرا کرے گا۔ اے محمدؐ! تو کہہ[۵۴] مین تم پر نگہبان نہین ہون* اسی طرح پھیر پھیر[۵۵] کر ہم آیتین بیان کرتے ہین کہ جُھلا قائل ہون کہ تو نے انھین پڑھ کر سُنایا ہے۔ اور علم والون کو اس طرح ہم اچھی طرح سمجھا دین* اے محمدؐ! تیرے رب کا جو حکم (قرآن) تیرے پاس آیا ہے تو اُس پر چل۔ سوا اُس کے کوئی معبود نہین ہے۔ اور مشرکون سے اعراض کر* اللہ چاہتا تو یہ شرک نہ کرتے۔ ہم نے تجھے ان کا نگہبان نہین بنایا ہے۔ اور نہ تو ان پر وکیل ہے* مسلمانو! اللہ کے سوا یہ جن معبودون کی پرستش کرتے ہین۔ تم اُن[۵۶] کو بُرا نہ کہو کہ یہ لوگ ناحق اللہ کو بے سمجھے بُوجھے بُرا کہدین گے* اسی طرح ہم ہر فرقے کے لوگون کو انکے اعمال اچھے دکھاتے ہین۔ پھر جب وہ اپنے رب کے پاس آئین گے تو وہ اُنھین جتا دے گا کہ وہ کیا کرتے تھے* کفار بتاکید اللہ کی قسمین کھا کر کہتے ہین کہ "اگر کوئی نشانی (معجزہ) ان کے سامنے آئے تو وہ ضرور اُس پر ایمان لائین گے"* اے محمدؐ! تو مسلمانون سے کہدے کہ "نشانیان تو اللہ ہی کے پاس ہین۔ لیکن مسلمانو! تمھین کیا خبر ہے؟ یہ لوگ نشانیان آنے پر بھی ایمان نہ لائین گے"* ہم ان کے دل اور آنکھین اُلٹ دین گے تو یہ ایمان نہ لائین گے جیسا کہ

مذہبی جھگڑا نہ کرو

معجزہ دکھانے سے آنحضرتؐ نے انکار کیا۔

---

[۵۱] دنیا مین اُسے کوئی نہین دیکھتا اور وہ سب کو دیکھتا ہے* اور اہل تشیع کے نزدیک دنیا اور آخرت دونون مین رویت ناممکن ہے* [۵۲] عقل و دانش کی باتین۔ قرآن۔ نصائح پیغمبر۔ عجائبات عالم* [۵۳] اللہ کی کارسازیون کو دیکھ کر جو آنکھ والون کا سا کام کرے گا یعنی اللہ پر ایمان لائے گا اُسی کو نفع ہوگا اور جو کوئی خیال نہ کرے گا وہ خود بھگتے گا* [۵۴] خدا کہتا ہے کہ اے محمدؐ! ہم تو ہر طرح سے سمجھا دیتے ہین لیکن اسے سمجھدار ہی سمجھتے ہین جُھلا تو تجھ سے کہتے ہین کہ تو امّی نہین ہے۔ گذشتہ کتابین پڑھ پڑھ کر تو باتین بنانا سیکھتا ہے اور ایک مطلب یہ بھی ہے کہ ہم بار بار ایک ہی بات کو مختلف پیرایے مین بیان کرتے ہین کہ سننے والون کو انکار کا موقع نہ رہے اور وہ قائل ہون کہ تو نے انکو پڑھ کر سنایا۔ اور اس حالت مین ترجمہ بجائے "تو نے پڑھا ہے؟" کے "تو نے پڑھکر سنا دیا" ہوگا* [۵۵] امر حق کا کھپانا تو امر آخر ہے لیکن کسی کے دیوتا کو تم بُرے الفاظ سے محض اُس کا دل دُکھانے کی غرض سے یاد کرو تو یہ اچھا نہین ہے۔ اس کے بدلے مین تمھارے خدا کو کوئی بُرا کہے گا تو کیا ہوگا۔ ہر شخص اپنے پندار مین اپنے کام کو سب سے اچھا سمجھتا ہے لیکن امر حق کا انکشاف کفار پر مرنے کے بعد ہوگا*

اُس سے پہلے[۵۱] یہ قرآن پر ایمان نہین لائے اور ہم انھین گمراہی مین بھٹکتا ہوا چھوڑ دین گے ✱

آٹھوان پارہ

ع ۱۴ اگر ہم ان پر فرشتے بھی اُتارین۔ مردے بھی ان سے بولنے لگین۔ ان کے سامنے تمام چیزین ہم لاکر کھڑی کر دین جب بھی یہ بے مشیتِ الٰہی ایمان نہ لائین گے لیکن ان مین اکثر نادان ہین ✱ اے محمدؐ! اسی طرح ہم نے ہر نبی کی دشمنی کے لیے شریر آدمی اور جن مقرر کیے تھے جو ایک دوسرے کو چکنی چپڑی باتین[۵۲] فریب کی سکھاتے تھے ✱ اے محمدؐ! تیرا رب چاہتا تو یہ ایسا نہ کرتے تو ان کو اور ان کی افترا پردازیون کو اللہ پر چھوڑ دے۔ یہ لوگ اس لیے ایسا کرتے ہین کہ ان کی طرف آخرت پر یقین نہ لانے والون کے دل مائل ہون۔ ان کو وہ پسند کرین اور جو غلط کام یہ کر رہے ہین وہ بھی کرین ✱ تو ان سے پوچھ "کیا اللہ کے سوا مین کسی اور کو منصف ٹھہراؤن ؟۔ اُس نے تو مفصل کتاب (قرآن) تمھاری طرف بھیجدی ہی" اے محمدؐ! جن کو ہم نے کتاب[۵۳] (توریت یا انجیل) دی ہی وہ سمجھتے ہین کہ تیرے رب نے اس (قرآن) کو برحق اُتارا ہی۔ کہین تو شکی نہ ہو جانا ✱ سچائی اور انصاف کے ساتھ تیرے رب کا ارشاد[۵۴] پورا ہوا ✱ اُس کے احکام کا بدلنے والا کوئی نہین ہی۔ وہ سب کچھ سنتا اور جانتا ہی ✱ اگر تو دنیا کے اکثر[۵۵] لوگون کا کہنا مانے گا تو وہ تجھکو اللہ کی راہ سے بہکا دین گے ✱ یہ لوگ محض خیالات ذہنی پر چلتے ہین ✱ اور اٹکل کی باتین بناتے ہین ✱ تیرا رب ہی خوب جانتا ہی کہ اُس کی راہ سے کون پھرتا ہی۔ اور وہی خوب جانتا ہی کہ کون راہِ راست پر ہی ✱ مسلمانو! اگر تمھین اللہ کے احکام کا یقین ہی تو جس ذبیحہ پر اللہ کا نام لیا گیا اُسے کھاؤ۔ جب اللہ

قوم کے شریر لوگ۔

ذبیحہ

[۵۱] کفار نے کہا تھا کہ عیسیٰؑ۔ موسیٰؑ۔ صالحؑ اور سلیمانؑ وغیرہ پیغمبرون کے پاس معجزے تھے جبہی لوگ ایمان لاتے تھے۔ آپ اس پہاڑی کو سونے کا کر دیجیے ہم سب بھی ایمان لائین گے۔ جناب باری سے ارشاد ہوا کہ یہ لوگ معجزہ دیکھکر بھی ایمان نہ لائینگے معجزہ دیکھکر دل اور آنکھین ان کی گویا بدلجائینگی جیسا کہ اب قرآن سے منکر ہین جب بھی ایسے ہی منکر رہین گے ✱ [۵۲] کفار کہتے تھے کہ مسلمان جبکہ اپنے ہاتھ سے ذبح کرتے ہین تو کھاتے ہین اور خدا جس جانور کو موت دیتا ہی اُسے نہین کھاتے گویا اپنے فعل کو اللہ کے فعل سے افضل جانتے ہین۔ اس پر ارشاد ہوا کہ جن و انس مین جیسے شریر لوگ پہلے پیغمبرون کے وقت مین تھے کہ جو دل سے باتین گڑھ کر لوگون کو حیران کیا کرتے تھے اب بھی ویسے ہی لوگ ہین۔ یہ کوئی نئی بات نہین ہی ✱ [۵۳] توریت اور انجیل مین پیغمبر آخر الزمانؐ کی بشارت درج ہی جن لوگون کے پاس یہ کتابین ہین وہ محمد رسول اللہ اور قرآن دونون کو برحق جانتے ہین اور جو انکار کرتے ہین وہ دیدہ و دانستہ شرارت سے انکار کرتے ہین ✱ [۵۴] غلبۂ اسلام کا وعدہ ✱ [۵۵] یعنی کفار کا کہ وہی زیادہ تھے۔ اور اب بھی بُری باتون کے کرنیوالے لوگ

نے مفصل بتا دیا کہ سوا حالت اضطرار کے تم پر کیا کیا حرام ہی تو پھر جس پر اللہ کا نام لیا گیا تم اُسے کیون نہ کھاوٴگے ؟ + بہت سے آدمی بے سمجھے بوجھے اپنی خواہشون کے مطابق دوسرون کو بہکاتے ہین + اے محمد! حد سے بڑھنے والون کو تیرا رب خوب جانتا ہی + لوگو! ظاہری[۸۱] اور مخفی سب گناہون سے الگ رہو - جو لوگ گناہ کرتے ہین اپنے کیے کی سزا جلد پائین گے + مسلمانو! جس ذبیحہ پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو اُسے نہ کھاوٴ - اُس کا کھانا نافرمانی ہی + یہ شیاطین اپنے رفیقون کے دلون مین وسوسے ڈالتے رہتے ہین تا کہ وہ تمسے جھگڑتے رہین - اگر تم نے اُن کا کہا مانا تو مشرک ہو جاوٴگے +

ع ۵ ایک شخص[۸۲] مُردہ تھا جسے ہمنے زندہ کیا اور روشنی دی کہ اُس کے ذریعہ سے وہ لوگون مین چلتا پھرتا ہی - کیا یہ ایسے شخص کے برابر ہو سکتا ہی جو ایسی تاریکیون مین ہی کہ جن سے وہ نکل نہین سکتا ؟ + اسی طرح ان کافرون کو اپنا کیا ہوا بھلا ہی بھلا دکھائی دیتا ہی + اسی طرح ہم نے ہر بستی مین گنہگارون کے سردار[۸۳] مقرر کیے کہ وہان فتنہ انگیزیان کیا کرین + وہ اپنے ہی حق مین[۸۴] فتنہ انگیزیان کرتے ہین - لیکن نہین سمجھتے + جب اُن کے پاس کوئی آیت قرآنی اُترتی ہی تو کہتے ہین جو اللہ کے رسولون کو جو نبوت دی گئی ہی ویسی ہی نبوت جب تک[۸۵] ہم نہ پائینگے ہم تو ہرگز ایمان نہ لائینگے + اللہ اپنی پیغمبری کا محل[۸۶] خوب جانتا ہی + ان فتنہ انگیزیون کے صلہ مین ان مجرمون کو اللہ کے یہان عنقریب رسوائی ہوگی اور سخت عذاب دیا جائیگا +

جسے اللہ ہدایت دینا چاہتا ہی اُس کا سینہ اسلام کے لیے کھول دیتا ہی - اور جسے وہ گمراہی مین چھوڑنا چاہتا ہی اُس کا سینہ تنگ اور بند کر دیتا ہی - گویا اُسے آسمان پر چڑھنا[۸۷] پڑتا ہی + اسی طرح ایمان نہ لانے والون پر اللہ کی پھٹکار پڑتی ہی + اے محمد! یہ دین اسلام تیرے

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۱۳) زیادہ جمع ہوجاتے ہین ۸۰ دیکھو سورۂ مائدہ رکوع ۱ + ۸۱ یعنی کافرون کے بہکانے سے نہ ظاہر مین عمل بد کرو اور نہ دل مین شبہہ رکھو + ۸۲ مومن اور کافر کا فرق دکھایا گیا ہی - بعض نے حضرت حمزہؓ اور بعض نے حضرت عمرؓ کی طرف اس کا اشارہ تصور کیا ہی اور دونون حالتون مین ابوجہل سے مقابلہ کیا گیا ہی جو کفر ہی مین مرگیا ہی دیکھو تاریخ الاسلام طبع ثانی صفحہ ۷۹ + ۸۳ جس طرح ابوجہل مکہ مین فتنہ انگیزون کا سردار تھا اسی طرح ہر بستی [illegible] سردار ہوتے ہین + ۸۴ کیونکہ وبال اُنھین پر پڑتا ہی + ۸۵ یعنی جس طرح حضرت جبرئیل پیغمبرون کے پاس آتے ہین [illegible] ہمارے پاس بھی آئین کیونکہ نہین دو دیدہ سمجھا جاتے اور ہمکو پیغمبری کا درجہ کیون نہین ملتا + ۸۶ اللہ ہی جانتا ہی کہ پیغمبری کے بار امانت اٹھانے کی قابلیت کس مین ہی + ۸۷ یعنی گمراہ راہ حق سے اسطرح بھاگتے ہین کہ اگر [illegible] ان کے سامنے [illegible] یا یہ کہ گمراہون کا سینہ تنگ ہوتا ہی - اگر ان مین لا الٰہ الا اللہ کا ماننا ویسا ہی مشکل ہی جیسا آسمان پر چڑھنا محال ہی +

رب کی سیدھی راہ ہی + دھیان کرنے والون کے لیے ہم نے کھول کھول کر آیتین بیان کردی ہین +
اُن کے رب کے یہان اُن کے واسطے سلامتی کا گھر (جنت) تیار ہی - اور وہ اُن کے حسن اعمال
کی وجہ سے اُن کا خبرگیران ہوگا + جس دن اللہ سب کو جمع کرے گا تو شیاطین سے کہے گا " اے
گروہ جن[٥١]! تم نے تو انسان کی ایک بڑی جماعت اپنی طرف[٥٢] کرلی تھی " - اور اُنکے دوست[٥٣] انسان
کہین گے " اے ہمارے پروردگار! ہم مین سے ایک نے دوسرے سے کام نکالا - اور ہم اُس مدت
تک پہونچے جو تو نے ہم لوگون کے لیے مقرر کی تھی " + اللہ کہے گا " آگ تمھارا گھر ہی اس مین ہمیشہ
رہوگے - آگے اللہ کی (یعنی میری) مرضی ہی " + اے محمد! تیرا رب حکمت والا اور باخبر ہی + اسیطرح
ہم بعض ظالمون کو اُن کی کمائی کے بدلے مین بعض ظالمون کے ساتھ ملا[٥٤] دین گے +

ع ۶ پھر ہم پوچھین گے " اے گروہ جن و انس کیا میرے احکام سنانے اور آج کے دن کے
آنے سے ڈرانے کے لیے تمھارے جنس کے پیغمبر تمھارے پاس نہین پہونچے تھے ؟ " وہ کہین[٥٥] گے
" ہم اپنے اوپر آپ گواہی دیتے ہین یعنی اقرار جرم کرتے ہین " فی الواقع دنیا کی زندگی نے
دھوکے مین ڈال رکھا تھا اور اب وہ خود ہی اپنے خلاف اپنے کفر کا اقرار کرین گے + اے محمد!
رسولون کا بھیجنا اس لیے ہی کہ تیرا رب کسی بستی کو جب اُس کے رہنے والے بےخبر ہون ظلم سے ہلاک[٥٦]
نہین کرتا + ہر ایک کے عمل کے درجے مختلف ہین + کسی کے اعمال سے تیرا رب غافل نہین ہی +
تیرا رب بے پروا[٥٧] اور رحم والا ہی + وہ اگر چاہے تو تم سب کو مار ڈالے اور جسے چاہے تمھارے بعد[٥٨]

---

٥١ شیاطین مراد ہین + ٥٢ کیونکہ دنیا مین گمراہ زائد ہین + ٥٣ کاہن - عامل - فال گنڈہ کھولنے والے اور ساحر جو جاہل فریب شیطانی باتین کہکر عوام سے اکتساب زر کرتے ہین یہ گویا شیطان کے دوست ہین - یہ کہین گے - ہمارا کیا قصور ہی اپنے نفع کے لیے ہم ایسا کرتے تھے اور جب تیرے پاس آنے کا وقت آیا حاضر ہوے بیٹ نے ہم سے یہ سب کچھ کرایا ہم نے کیا خطا کی ؟ لیکن یہ جواب مقبول نہ ہوگا - شیاطین کا جواب دوسرے مقام پر مذکور ہی کہ ہم نے آدمیون پر زبردستی نہین کی تھی + ٥٤ بعضون نے اس کا مطلب یہ سمجھا ہی کہ جو جیسا ہوگا ویسے ہی لوگون کا ساتھ دوزخ مین اُسے نصیب ہوگا + ٥٥ قیامت مین بھلا خدا کے سامنے کیونکر امر حق کے خلاف کہہ سکین گے - اپنے کفر کا صاف اقرار کرین گے + ٥٦ یعنی پہلے تنبیہہ ہوتی ہی پھر گوشمالی + ٥٧ کسی کی عبادت کی اُسے پروا نہین ہی + ٥٨ مکہ والون سے خطاب ہی کہ تم کو اپنی قومیت پر عبث ناز ہی - اللہ قادر ہی وہ تمھاری قومیت مٹا دے جیسا دوسری قومون کو مٹا کر اُس نے تمھین مکہ مین قائم کیا - دیکھو تاریخ الاسلام طبع ثانی صفحہ ۳۴۹ +

تمھارا جانشین کرے۔ جیساکہ تم کو دوسری قوم کی نسل سے پیدا کیا ہی ✢ تم سے روز قیامت کا
جو وعدہ کیا جاتا ہی وہ ضرور آئے گا۔ تم اللہ کو اس کے خلاف مجبور نہ کر سکو گے ✢ اے محمدؐ تو اِن
لوگون سے کہہ دے بھائیو! تم اپنی جگہ کام کرتے رہو۔ مین اپنا کام کرتا ہون۔ عنقریب تم جان لوگے
کہ آخر انجام بخیر ہے۔ بے انصافون کا تو ہرگز بھلا نہ ہوگا ✢ یہ کفار چارپایون مین اور کھیت (حرث)
مین جو پیدا ہوتا ہی۔ اللہ کا ایک حصہ ٹھہراتے ہین۔ اور اپنے خیال کے مطابق کہتے ہین یہ اللہ کا ہی
اور یہ ہمارے شریکون[۵۱] کا ہی۔ اور جو اُن کے شریکون کا ہی وہ تو اللہ کی طرف نہین پہونچتا[۵۲] اور جو اللہ
کا ہوتا ہی وہ اُن کے شریکون کی طرف پہونچ جاتا ہی۔ کیا بُرا انصاف یہ لوگ کہتے ہین ✢ اسی طرح
بہت سے مشرکون کو اُن کے شریکون نے اولاد[۵۳] کا مار ڈالنا بھلا دکھایا ہی کہ ان کو ہلاکت ابدی (قتل اولاد)
مین ڈال دین اور اُن کا دین غلط کر دین۔ اللہ چاہتا تو وہ ایسا کام نکرتے۔ اے محمدؐ تو اُن کو
اور اُن کی افترا پردازیون کو اللہ پر چھوڑ دے ✢ یہ کہتے ہین یہ چارپائے اور یہ کھیتی اچھوتی ہین (اچھوتی چیزیں)
اسے وہی کھائے جسے ہم اپنے خیال[۵۴] کے مطابق چاہین۔ بعض مواشی کو کہتے ہین کہ اُن کی پیٹھ پر
چڑھنا منع ہی۔ اور بہت سے مواشی ایسے ہین کہ اُن کے ذبح کے وقت یہ اللہ پر افترا کر کے اللہ
کا نام نہین لیتے ✢ اللہ عنقریب اِن کی افترا پردازیون کا انھین بدلہ دے گا ✢ یہ کہتے ہین ان
مواشی کے پیٹ کا بچہ صرف ہم مردون کے لیے ہی اور ہماری عورتون پر حرام ہی[۵۵]۔ اور اگر بچہ مردہ[۵۶]
نکلے تو سب اُس مین شریک ہو سکتے ہین ✢ اللہ اُن کو ان تقریرون کی سزا دے گا۔ وہ حکمت والا
اور باخبر ہی ✢ خراب ہوے وہ لوگ جنھون نے اپنی اولاد کو بے سمجھے نادانی سے مار ڈالا۔ اور (قتل اولاد)
اللہ پر بہتان کر کے اللہ کے دیے ہوے رزق کو اپنے اوپر حرام کر لیا ✢ بے شک یہ لوگ

---

۵۱ یعنی اُس معبود کا ہی جسے ہم اللہ کا شریک ٹھہراتے ہین ✢ ۵۲ کفار کھیتی یا مواشی مین سے کچھ اللہ کی راہ پر اور کچھ
بتون کی راہ پر علٰحدہ کر دیتے تھے۔ خراب جنس یا خراب مواشی اگر بتون کے نام کی ہوتی تو انھین اللہ کے نام والی
عمدہ جنس یا عمدہ مواشی سے بدل لیتے تھے۔ اللہ کہتا ہی کہ یہ بے انصافی کیسی اُلٹی سمجھ کے ہین ✢ ۵۳ کفار لڑکیان
کو مار ڈالتے تھے کہ خرچ کی زیرباری سے بچین گے اور کبھی کبھی اپنے لڑکون کو دیوتاؤن کی قربانی مین ذبح
کر ڈالتے تھے۔ خدا کہتا ہی کہ یہ اُن کے دل کی کمزوری کا نتیجہ ہی جو شرک کرنے سے پیدا ہوتی ہی خدا کو رزاق مطلق
اور قادر برحق سمجھتے تو ایسا نہ کرتے ✢ ۵۴ یعنے عورتین نہ کھائین صرف مرد کھائین۔ اب بھی بعض مسلمانون
سے سنا جاتا ہی کہ بعض کھانے فاتحہ کے مرد نہ کھائین۔ ناظرین خود سمجھین یہ کہان تک بے جا ہی ✢ ۵۵ یعنی یہ کہتے
ہین کہ اللہ ہی کا حکم ہی کہ بغیر میرے نام لیے ہوئے ذبح کیے جائین ✢ ۵۶ بحیرہ اور وصیلہ کی نسبت کفار کہتے تھے
کہ مردہ بچہ پیٹ سے نکلے تو مرد اور عورت سب کھا سکتے ہین لیکن زندہ نکلے تو صرف مرد کھائین ✢

بہک گئے تھے اور راہ راست پر آنے والے نہ تھے +

ع ۷ اُسی اللہ نے گھنے اور چھتر ے باغ پیدا کیے ہین۔ اور مختلف مزے کی کھجور کے درخت اور کھیت پیدا کیے ہین۔ اور زیتون اور انار پیدا کیے ہین جو بظاہر یکسان اور مزے مین مختلف ہوتے ہین ۔ یہ پھلین تو ان کے پھل کھاؤ اور کٹنے اور توڑنے کے دن اللہ کا حق[۵۲] ادا کرو۔ اسراف[۵۳] نہ کرو کہ اللہ مسرفون کو پسند نہین کرتا + اُسی اللہ نے پیدا کیے ہین مواشی جو بوجھ[۵۴] اُٹھاتے ہین۔ اور زمین پر ذبح ہونے کے لیے فرش ہو جاتے ہین + لوگو! اللہ کے دیے ہوے رزق کو کھاؤ اور شیطان کے قدم بقدم نہ چلو + وہ بے شک تمھارا صریح دشمن ہی + اُسی اللہ نے آٹھ قسم کے چوپائے پیدا کیے ہین + بھیڑون مین سے نر و مادہ دو۔ بکریون مین سے نر و مادہ دو + اے محمدؐ! تو ان لوگون سے پوچھ "اللہ نے اِن دونون کے نرون کو حرام کر دیا ہی یا دونون مادینون کو حرام کر دیا ہی۔ یا اُن بچون کو حرام کر دیا ہی جو مادینون کے ارحام مین ہین؟ مجھے سند دکھاؤ اگر تم سچے ہو" + اُسی اللہ نے پیدا کیے ہین اونٹون مین سے نر و مادہ دو۔ اور گائے کی قسم مین سے نر و مادہ دو۔ اے محمدؐ! تو پوچھ ان لوگون سے "دونون نرون کو اُس نے حرام کر دیا ہی یا دونون مادینون کو حرام کر دیا ہی یا اُن بچون کو حرام کر دیا ہی جو مادینون کے ارحام مین ہین؟ - کیا تم حاضر تھے جب اللہ نے اِن چیزون کے حرام کر دینے کا حکم دیا تھا؟ لوگون کو بہکانے کے لیے جو لوگ بلا تحقیق کیے ہوے اللہ پر بہتان باندھتے ہین۔ اُن سے بڑھکر ظالم کون ہوگا؟ بے شک ظالمون کو اللہ راہ راست نہین دکھاتا +

ع ۸ اے محمدؐ! تو ان لوگون سے کہہ "میرے پاس جو وحی آئی ہی اُس مین تو کھانے والے پر اُسی چیز کا کھانا مین حرام پاتا ہون جو مردار ہو۔ بہتا ہوا خون[۵۶] ہو یا سُور کا گوشت ہو کہ یہ چیزین بے شک نجس ہین" یا وہ جانور موجب نافرمانی ہو جو اللہ کے سوا کسی دوسرے کے لیے

قدرت الٰہی

اسراف

مواشی حلال

حرام چیزین

---

۵۱ زیتون کے درخت دو قسم کے ہوتے ہین ایک تو مثل انار کے اور دوسرا مختلف صورت کا + ۵۲ شکر خدا ادا کرو یا زکوٰۃ دو + ۵۳ فضول خرچی + ۵۴ اللہ نے ایسے مواشی پیدا کیے جو بوجھ لادین اور ایسے مواشی بھی پیدا کیے جو صرف غذا کا کام دین + ۵۵ اللہ نے ان جانورون کو بلا قید اور شرط حلال کیا ہی۔ اب تم جو شرطین اس مین لگاتے ہو اور کہتے ہو کہ اللہ ہی کا یہ حکم ہی تو کیا یہ تم ظلم نہین کرتے؟ اس سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ حیوانات کو عموماً یا کسی حیوان کو خصوصاً اپنے اوپر حرام کر لینا اچھا نہین ہی + ۵۶ "دم مسفوح" کا ترجمہ ہی۔ بعض نے رگون کا خون دم مسفوح کا ترجمہ کیا ہی +

ذبح اور نامزد کیا گیا ہو۔ پھر بھی جو کوئی بھوک سے عاجز ہو نافرمانی کا ارادہ نہ رکھتا ہو۔ اور نہ حد سے تجاوز کرنے والا ہو۔ تو تیرا رب معاف کرنے والا مہربان ہی ۞ [51] یہودیوں پر ہم نے کل ناخن [52] والے جانور حرام کیے تھے اور گائے اور بکری کی چربی بآستثنا اُس کے جو اُن کی پیٹھ یا انتڑیوں پر ہو یا ہڈی سے ملی ہوئی ہو ہم نے اُن پر حرام کی تھی۔ یہ اُن کی سرکشی [53] کی سزا ہم نے اُنھیں دی تھی۔ ہم سچ کہتے ہیں ۞ پھر اگر وہ اے محمدؐ تجھے جھٹلائیں تو تو اُن سے کہہ دے تمھارے رب کی رحمت میں بڑی گنجائش ہی اس لیے تم پر عذاب نہیں آتا۔ مگر پھر بھی گنہگاروں سے تو اُس کا عذاب ٹلنے والا نہیں ہی ۞ اب مشرکین یہ کہیں گے کہ اللہ چاہتا تو ہم اور ہمارے باپ دادا شرک نہ کرتے اور نہ ہم کوئی شی از خود حرام کر لیتے ۞ اسی طرح اُن سے اگلوں نے پیغمبروں کو بھی جھٹلایا تھا۔ یہاں تک کہ اُنھوں نے ہمارا عذاب چکھا۔ اے محمدؐ تو اِن لوگوں سے کہہ دے تمھارے پاس کوئی (کتابی) سند ہی تو اُسے ہمارے پاس لاؤ۔ تم صرف گمان اور اٹکل پر چلتے ہو ۞ اے محمدؐ تو کہہ دے پھر اللہ ہی کی حجت غالب رہی۔ وہ چاہتا تو تم سب کو ہدایت کرتا ۞ اے محمدؐ تو اِن لوگوں سے کہہ دے تم اپنے گواہوں کو لاؤ جو کہتے ہیں کہ اللہ نے یہ حرام کیا ہی۔ پھر اگر وہ کہیں بھی تو تو اُن کے ساتھ معترف نہ ہونا۔ اور نہ اُن لوگوں کی خواہشوں کی پیروی کرنا جو ہماری آیتوں کو جھٹلاتے ہیں آخرت پر ایمان نہیں لاتے اور اپنے رب کی ساتھ شرک کرتے ہیں ۞

ع ۱۹ اے محمدؐ تو اِن لوگوں سے کہہ دے آؤ۔ میں پڑھکر سناؤں کہ تمھارے رب نے تم پر کیا کیا چیزیں حرام کی ہیں۔ وہ یہ ہی۔ کہ کسی کو اُس کا شریک نہ ٹھہراؤ۔ ماں باپ کے ساتھ سلوک کرتے رہو۔ مفلسی کی وجہ سے اپنی اولاد کو قتل نہ کرو ہم تم کو بھی رزق دیتے ہیں اور اُن کو بھی رزق دیتے ہیں۔ کھلی یا چھپی بے حیائیوں کے قریب نہ جاؤ۔ جس جان کا مارنا اللہ نے حرام کیا ہی اُس کو ناحق [55] قتل نہ کرو۔ انھیں باتوں کا تمھیں اللہ نے حکم دیا ہی تاکہ

والدین کے ساتھ سلوک

قتل اولاد

قتل ناحق

[51] جو شخص بھوک یا کسی زبردستی سے مضطر ہو یا جان کا ڈر رکھتا ہو اور نافرمانبرداری طلب لذت یا حد شرعی سے گذر جانا اُس کا مقصود نہ ہو تو خیر وہ کھالے اللہ غفور رحیم ہی ۞ [52] اس سے مراد اونٹ اور شتر مرغ ہی بعض بط کو بھی شامل کرتے ہیں ۞ [53] یعنی اُنھوں نے اپنی ہٹ دھرمی سے خود اپنے اوپر یہ چیزیں حرام کر لی تھیں اور جھوٹ کہتے تھے کہ اُن کا نہ کھانا یعقوبؑ کی سنت ہی پھر اُن کے جھوٹ کا بدلہ یہ ملا کہ وہ چیزیں سب مچ حرام کی طرح اُن کی توہین سمجھی جانے لگیں اور ہم نے گویا اُن کی سزا یہ کی کہ اُن کا دائرۂ رزق کم کر دیا ۞ [54] دیکھو مسئلہ جبر و اختیار۔ فصل ۵۲۔ الاسلام ۞ [55] یعنی قصاص وغیرہ کے سوا کسی کا قتل جائز نہیں ۞

مال یتیم

ناپ تول

قول حق

نصیحت

تم دیا ہین سہنے کا طریقہ سمجھو + یتیم جب تک جوانی کو نہ پہونچے تم اُس کے مال کے پاس بجز ایسے طریقے کے جو اُس کے حق مین بہتر ہو نہ جانا۔ ناپ اور تول مین انصاف ملحوظ رکھنا۔ ہم کسی کو تکلیف نہین دیتے۔ مگر بقدر اُس کے مقدور کے۔ جب بولو انصاف کے ساتھ بولو۔ گو تمھارا کوئی قرابت[۵۱] والا ہی کیون نہ ہو۔ اللہ کا عہد پورا کرو + یہی وہ باتین ہین جن کا اللہ نے تمھین حکم دیا ہی۔ تاکہ تم نصیحت پکڑو + اور یہ بھی اُس نے کہا ہی کہ یہی میری سیدھی راہ ہی اسی پر چلو۔ وہ راہین نہ ڈھونڈھو جو اللہ کی راہ سے تمھین پھیر دین۔ یہی تم کو اللہ نے نصیحت کی ہی تاکہ تم پرہیز گار بن جاؤ + پھر ایک بات یہ بھی ہی کہ ہم نے موسیٰ کو کتاب (توریت) دی تھی جو پورا فضل ہی نیکی کرنے والے پر۔ اور اُس مین تمام باتون کے تفصیلی احکام ہین۔ ہدایت اور رحمت سے وہ بھری ہوئی ہی تاکہ لوگ[۵۲] اپنے رب کے ملنے پر یقین کرین +

رکوع ۲۰ اور ایک کتاب بابرکت ہم نے یہ قرآن اُتارا ہی۔ لوگو! اس پر چلو اور اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے + اے مشرکین عرب! ہم نے اسے اس لیے اُتارا ہی تاکہ تم یہ نہ کہو کہ ہم سے پہلے دو ہی فرقون[۵۳] پر کتاب نازل ہوئی تھین اور ہم اُن کے پڑھنے پڑھانے سے بے خبر تھے" اور تاکہ تم یہ بھی نہ کہو کہ "اگر ہم پر کتاب اُترتی تو ہم اُن سے کہین زیادہ راہ راست پر ہوتے" اب تمھارے پاس تمھارے رب کی طرف سے دلیل۔ ہدایت اور رحمت آچکی۔ تو جو اللہ کی آیتین جھٹلائے گا اور ان سے کنارہ کشی کرے گا۔ اُس سے زیادہ بے انصاف کون ہوگا؟ ہماری آیتون سے جو لوگ کنارہ کشی کرتے ہین ہم اُن کو کنارہ کشی کے بدلے مین بُری طرح عذاب دین گے + اے محمدؐ! کیا یہ لوگ اسی انتظار مین ہین کہ اُن کے پاس فرشتے آئین یا خود تیرا رب آئے یا تیرے رب کی کچھ نشانیان[۵۴] آئین + جس روز تیرے رب کی کچھ نشانیان آگئین تو کسی کو ایمان نفع نہ دے گا اگر پہلے سے وہ ایمان نہ لاچکا ہوگا یا اپنے ایمان مین کچھ نیکی نہ کرلی

[۵۱] سچ بات کہنے مین یا فیصلہ کرنے مین دوستی [illegible] کا لحاظ نہ کرو + [۵۲] تمام ہدایت توریت کا اصل [illegible] یہ ہی کہ [illegible] خدا کے پاس [illegible] + [۵۳] [illegible] اور عیسائی تھین لیکن تم عرب دونون [illegible] زبانون سے واقف نہ تھے [illegible] انھون نے پیدا کیے اعتراضات تمھارے تھی کہ شاید تم کہتے کہ دو کتابین غیر زبان مین تھین ہم نہ سمجھ سکتے اس لیے تمھاری زبان مین قرآن اُتارا گیا ہی جو ہدایت اور رحمت ہی اب تو سمجھو اور اس پر عمل کرو + [۵۴] نشانیون سے یہان قیامت مراد ہی + اللہ کہتا ہی کہ لوگ کیا چاہتے ہین؟ فرشتے آئین؟ خدا خود سمجھانے کے لیے آئے یا قیامت برپا ہو جائے + قیامت تو ایک دن آئے گی لیکن اُس وقت کسی کی فریاد دیا تو بہ مقبول نہ ہوگی +

ہوگی۔ اے محمدؐ! تو کہہ دو "تم منتظر رہو ہم بھی منتظر ہیں"+ جنھون نے اپنے دین میں تفرقے ڈالے ہیں اور کئی فرقے ہوگئے ہیں تجھے اُن سے کچھ کام نہیں ہی+اُن کا کام اللہ کے حوالے ہی۔ پھر وہ اُنھیں بتا دے گا کہ وہ دنیا میں کیا کرتے تھے + بروز قیامت جو نیکی لیکر آئے گا اُسے اُس کا دس گنا ملے گا اور جو بدی لے کر آئے گا وہ اُتنی ہی سزا پائے گا۔ کسی پر ظلم نہ کیا جائے گا + اے محمدؐ! تو کہہ "مجھکو تو میرے رب نے سیدھی راہ بتائی ہی کہ وہی مضبوط دین ہی یعنی ابراہیم کا طریقہ بتایا ہی جو ایک طرف کا تھا اور مشرک نہ تھا" + تو کہہ وہ میری نماز میرے تمام عبادات۔ میرا جینا۔ میرا مرنا۔ سب اللہ کے لیے ہی جو پروردگار عالمین ہی اور اُس کا کوئی شریک نہین ہی اور یہی مجھکو حکم ہوا ہی۔ اور مین پہلا فرمانبردار ہون" + تو کہہ دو "کیا مین سوا اللہ کے جو ہر چیز کا پروردگار ہی کوئی دوسرا پروردگار تلاش کرون؟"۔ جو شخص بُرا کام کرے گا اُس کا وبال اُسی پر پڑے گا۔ کوئی اُٹھانے والا کسی دوسرے کے گناہ کا بوجھ نہ اُٹھائے گا۔ پھر تم سب کو اپنے پروردگار کے پاس واپس جانا ہی۔ اُس وقت تمھین وہ باتین بتا دے گا جن مین تم اختلاف کرتے ہو + اُسی نے تم کو زمین کا خلیفہ بنایا ہی۔ اور تم مین سے بعض کو بعض پر درجون مین بلند کیا ہی تاکہ اپنی دی ہوئی نعمتون کی شکرگذاری کے بارے مین وہ تمھاری آزمائش کرے۔ اے محمدؐ! تیرا رب جلد عذاب کرنے والا ہی اور بے شک وہ بخشنے والا مہربان بھی ہی +

سورۂ اعراف

(مکی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ع۱ المص۔ اے محمدؐ! یہ کتاب (قرآن) تیری طرف اُتاری گئی ہی کہ اُس کے ذریعہ سے

---

۱۵ بعض نے یہود اور نصاریٰ کی طرف اشارہ کیا ہی کہ اُن مین بہت سے فرقے ہوگئے تھے۔ اور بعض نے کہا ہی کہ دین مین نئی نئی باتون کی اختراع سے ممانعت کی گئی ہی کہ اس سے جدا جدا فرقے پیدا ہوتے ہین + بہرحال مسلمانون کے لیے اہل سنت و جماعت اہل شیعہ اہل حدیث یا حنفی وغیرہ کا لقب اختیار کرکے جدا جدا فرقے قائم کرنا اس آیت کے بموجب شبہہ سے خالی نہین ہی۔ سچا مسلمان وہی ہی جو اپنے آپ کو محمدی کہے + ۱۵ اللہ کے یہان ایک نیکی دس نیکیون کے برابر بھی جائیگی لیکن ایک بدی ایک ہی بدی کے برابر سمجھی جائے گی نیکی کے گھٹانے یا بدی کے بڑھانے سے بے انصافی نہ کیجائیگی۔ یہان نیکی سے عبادت مراد ہی ورنہ صدقہ کی نسبت یہ بیان کیا جاتا ہی کہ دس گنے سے کہین زیادہ اُسکا معاوضہ ملے گا + ۱۵ مثلاً فقرا کو صبر اور توکل مین آزماتا ہی امرا کو جود۔ شکر اور تواضع مین آزماتا ہی۔ علما کو اجتہاد اور تحقیق مین جانچتا ہی جہلا کو تقلید میں پرکھتا ہے اہل حکمت کی خاموشی دیکھتا ہی اور اہل دل کی خودفراموشی پر نظر رکھتا ہی جو ہوش۔ نہ ہی حال مین ست ہیں یا دنیٰ حال مین مست ہی۔ لیکن اللہ کسی کی حالت سے غافل نہین۔

نصیحت

تو کافرون کو ڈرائے اور ایمان والون کو یہ نصیحت ہو۔ اس کتاب کی وجہ سے تجھے دل تنگ ۴۹
نہ ہوتا چاہیے ۔ لوگو! تمھارے رب نے یہ قرآن تم پر اُتارا ہی اس کی پیروی کرو۔ اُس کے
سوا اپنے کارسازون ۵۰ کی پیروی نہ کرو ۔ تم لوگ غور کم کرتے ہو ۔ کتنی بستیان ہمنے ہلاک
کین کہ اُن پر ہمارا عذاب راتون رات یا دوپہر کو سوتے ہوے پہونچا۔ پھر جب اُن پر ہمارا
عذاب نازل ہوا تو اُن کے باشندون کی پکار سوا اس کے نہ تھی کہ وہ کہنے لگے کہ ہم بے شک گنہگار

قیامت

تھے ۔ پھر ہم بروز قیامت مرسل الیہم ۵۱ (امتون) اور پیغمبرون دونون سے پوچھین گے ۔ پھر ہم ۵۲
ان پر اپنا علم ظاہر کرین گے کہ ہم غائب نہ تھے ۔ اُس دن اعمال کا تُلنا برحق ہی۔ جن کے اعمال
نیک کا وزن بھاری ہوگا انھین کا بھلا ہوگا اور جن کا وزن ہلکا ہوگا وہی اپنے حق مین نقصان
کرنے والے ٹھہرین گے۔ اس لیے کہ ہماری آیتون سے انکار کرتے تھے ۔ اے بنی آدم! ہم نے
تم کو زمین مین جگہ دی ہی اور اُس مین تمھارے لیے اسباب معیشت مہیا کیے ہین۔ تم بہت کم
شکر کرتے ہو ۔

خلقت آدم

ع ۲ ہم نے تمھین ۵۵ پیدا کیا۔ پھر تمھاری صورت بنائی ۔ پھر فرشتون کو آدم کے سجدہ کا
حکم دیا ۔سوا ابلیس کے سب نے سجدہ کیا ۔ ابلیس نے سجدہ نہین کیا ۔ اللہ نے اُس سے پوچھا
کہ میرے حکم کے بعد تجھے کس نے سجدہ کرنے سے باز رکھا ؟ وہ بولا " مین اس آدم سے بہتر ہون
مجھے تونے آگ سے بنایا ہی اور اُسے خاک سے بنایا ہی ۔ اللہ نے کہا " بہشت سے نیچے اُتر" کہ
بہشت مین رہکر تجھے تکبر کرنا نہ چاہیے ۔ نکل تو بے شک ذلیل ہی " وہ بولا " لوگون کے جی اُٹھنے

ابلیس

تک مجھے مہلت دے " اللہ نے کہا " تجھے مہلت ہی " ابلیس نے کہا " جیسا تونے مجھے بدراہ
کیا ہی۔ مین بھی بنی آدم کی تاک مین تیری سیدھی راہ پر بیٹھون گا اور اُن کے پاس آگے اور
پیچھے۔ داہنے اور بائین سے آؤن گا اور تو اُن مین سے اکثرون ۵۶ کو شکر گذار پائے گا " اللہ نے کہا

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۱۹) نہین ہی ۔ ۴۸ اس سورہ مین اعراف اور اُس کے متعلقات کا ذکر ہی اس مین صرف ایک آیت مدنی ہی جسمین مچھلی
والون کا ذکر ہی ۔ ۴۹ تو اسکا خیال نہ کر کہ لوگ تجھے جھوٹا کہین گے یہ کتاب اس لیے اُتری ہی کہ تو لوگون کو اس سے ڈرائے اور مومن
اس سے نصیحت کی باتین سیکھین ۔ ۵۰ معبودان باطل کی ۔ ۵۱ یعنی قیامت کے دن اللہ مرسل الیہم (امتون) سے پوچھے گا
کہ تمنے پیغمبرون کی نصیحت سنکر کیا کیا؟ اور پیغمبرون سے پوچھے گا کہ تم نے تبلیغ رسالت کس طرح کی؟ ۔ ۵۲ یعنی پوچھنے
کے بعد ہم یہ بتائین گے کہ ہم کو سب کچھ معلوم ہی کیونکہ ہم تو ہر وقت حاضر و ناظر تھے ۔ ۵۵ یعنی تمھارے باپ
آدم۔ دیکھو سورۂ بقرہ ۔ ۴ رکوع ۴ ۔ ۵۶ یعنے شیطان اکثرون کو بہکا کر خدا کی باتون سے منحرف
کر دے گا ۔

درخت ممنوع

جنت سے بدحال اور مردود ہوکر نکل جا آدمیون مین سے جو تیری پیروی کرین گے تو ہم تم سب سے دوزخ بھر دین گے ۔ اللہ نے پھر آدم سے کہا: اے آدم تو اپنی بی بی کے ساتھ بہشت مین رہ اور تم دونون جہان سے چاہو کھاؤ لیکن اس درخت کے نزدیک نہ جانا ورنہ گنہگار ہوجاؤ گے ۔ پھر ابلیس نے ان دونون کو ان کی شرمگاہین جو اُن سے مخفی تھین کھول کر دکھانے کے لیے اُن کو بہکایا ۔ اور کہا: تمھارے پروردگار نے تم کو اس درخت سے صرف اس لیے منع کردیا ہے کہ کہین تم دونون فرشتے یا ہمیشہ کے لیے بہشت مین رہنے والے نہ ہوجاؤ" اور قسم کھا کر اُن سے کہا: مین تمھارا خیر خواہ ہون" اور فریب سے اُن کو بہکا لیا ۔ جب اُس درخت کا پھل اُن دونون نے چکھا تو اپنی شرمگاہین وہ دیکھنے لگے اور جنت کے پتون سے اپنے جسم چھپانے لگے ۔ اللہ نے اُن سے پکار کر کہا کہ "کیا ہم نے تم کو اس درخت سے منع نہین کیا تھا اور یہ نہین کہدیا تھا کہ شیطان تمھارا صریح دشمن ہے؟" وہ دونون بولے " اے ہمارے پروردگار! ہم نے اپنے اوپر آپ ظلم کیا ہے ۔ اگر تو نے ہم کو نہ بخشا اور ہم پر مہربانی نہ کی تو ہم ضرور خسارہ مین رہین گے" اللہ نے کہا " نیچے اُترو[۱] ۔ تم مین سے ایک دوسرے کا دشمن ہوگا اور زمین پر تم کو ایک مدت تک رہنا اور فائدہ حاصل کرنا ہوگا ۔ اللہ نے پھر کہا " زمین ہی مین تم لوگ زندگی بسر کروگے اور وہین مروگے اور وہین سے بروز قیامت نکالے جاؤگے"

ع ۲ اے آدم کے لڑکو! ہم نے تمھین پوشاک دی ہے کہ وہ تمھاری شرمگاہین چھپائے ۔ اور تمھاری زینت بڑھائے ۔ اور پرہیزگاری کا لباس یہ سب سے بہتر ہے یہ بھی اللہ کی قدرت کی نشانیون مین سے ہے تاکہ لوگ اس مین غور کرین ۔ اے آدم کے لڑکو! کہین شیطان تمھین نہ بہکائے جیسا کہ تمھارے مان باپ کو اُس نے بہشت سے نکالا اُن کے کپڑے اُتروا لیے تاکہ اُن کی شرمگاہین اُنھین دکھا دے ۔ وہ اور اُس کی اولاد تمھین اس طرح دیکھتے ہین کہ تم اُنھین نہین دیکھ سکتے جو ایمان نہین لائے ہین ہم نے شیطان کو اُن کا دوست بنا دیا ہے ۔ جب وہ کوئی عیب کرتے ہین تو کہتے ہین کہ ہم نے اپنے

---

[۱] یعنی جو انسان نافرمان اور شیاطین دوزخ مین ڈالے جائین گے ۔ [illegible] یعنی [illegible] عالم ناسوت مین جاؤ یا دوسرے لفظون مین آسمان سے زمین مین جاؤ جہان تمھاری نسل کو قیامت تک یا یہ کہ موت کے آنے تک رہنا ہوگا ۔

باپ دادا کو یہی کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ اور اللہ نے ہم کو اسی کے کرنے کا حکم دیا ہے۔ اے محمدؐ! تو کہہ کہ اللہ تو عیب کرنے کا حکم نہیں دیتا + کیا تم اللہ پر بے جانے ہوئے جھوٹ بولتے ہو؟ اے محمدؐ! تو کہہ کہ میرا پروردگار تو انصاف کا حکم دیتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ ہر نماز کے وقت اللہ کی طرف متوجہ[۵۱] ہو جایا کرو اور خالص اُسی کی تابعداری مدنظر رکھکر اُسی کو پکارا کرو جسطرح اُس نے تم کو پہلے پیدا کیا تھا تم دوبارہ بھی (پیدا) ہوگے + ایک گروہ کو اللہ نے راہ دکھائی ہے اور ایک گروہ پر ضلالت ثابت ہوئی ہے + اللہ کو چھوڑ کر اُنھون نے شیطانون کو دوست بنایا ہے اور سمجھتے ہین کہ ہم راہ پر ہین + اے آدم کے لڑکو! ہر نماز کے وقت اپنے کپڑے پہن لیا کرو اور کھاؤ پیو لیکن صرف بیجا نہ کرو۔ اللہ صرف بیجا کرنے والون کو دوست نہین رکھتا +

ع اے محمدؐ! تو ان لوگون سے پوچھ کہ اللہ نے جو زینت اپنے بندون کے لیے بنائی ہے اور جو اچھے رزق اُس نے پیدا کیے ہین کس نے اُن کو حرام[۵۲] کر دیا ہے؟ + اے محمدؐ! تو کہہ دنیا[۵۳] کی زندگی مین جو ایمان لائے ہین اُن کے لیے یہ نعمتین قیامت کے دن مختص[۵۴] ہون گی۔ سمجھدار لوگون کے لیے ہم اسی طرح اپنے احکام مفصل بیان کرتے ہین + اے محمدؐ! تو ان لوگون سے کہہ کہ تیرے رب نے صرف بیحیائی کے کامون کو وہ ظاہر ہون یا پوشیدہ ہون حرام کر دیا ہے + گناہ اور ناحق کی سرکشی کو بھی حرام کیا ہے اور یہ بھی حرام کر دیا[۵۵] ہے کہ بے کسی سند کے تم کسی کو اللہ کا شریک ٹھہراؤ اور بے جانے ہوئے اللہ کے حق مین جھوٹ کہو + ہر ایک قوم کے مٹنے کا ایک[۵۶] وقت ہے جب وہ وقت آگیا تو پھر ایک ساعت کے لیے بھی تاخیر و تقدیم نہوگی + اے آدم کے لڑکو! تمھارے پاس جب کبھی تم مین سے ہمارے پیغمبر آئین اور ہمارے احکام تم کو پڑھ کر سُنائین تو تم مان لیا کرو + جو لوگ ڈرین گے اور نیک عمل کرین گے اُن پر کچھ خوف اور رنج نہوگا + اور جو لوگ ہماری آیتون کو جھٹلائین گے اور اُن سے تکبر کرین گے وہی دوزخی ہون گے۔ اور وہی دوزخ مین ہمیشہ رہین گے + جس نے اللہ پر جھوٹا افترا کیا

---

۵۱ قبلہ رخ ہوکر نماز پڑھو + ۵۲ جو چیزین شرعاً حلال ہین اُن کو مکروہ جاننا اچھا نہین ہے + ۵۳ دنیا مین عیش و آرام کے اعتبار سے مومن اور کفار مین فرق نہین ہے۔ فرق صرف بروز حشر ہوگا کہ مومن انتہا سے لطف مین ہون گے اور کفار غایت تکلیف مین ہونگے + ۵۴ عمدہ کھانے اور عمدہ پوشاک سے مسلمانون کو احتراز نہین چاہیئے۔ دنیا مین یہ نعمتین مومنین اور کافرین سب کے لیے ہین۔ البتہ آخرت مین یہ نعمتین مومنین کے ساتھ مختص ہو جائینگی + ۵۵ یہ بالکل حرام ہے کہ بے سمجھے بوجھے لوگون کی دیکھا دیکھی یا اپنی جہالت سے کسی کو کوئی اللہ کا شریک ٹھہرائے۔ سمجھنے کا یہ مطلب نہین ہے کہ سمجھکر شریک ٹھہرانا درست ہے بلکہ یہ کہ جب کوئی غور کرے گا تو شریک ہی نہ ٹھہرائے گا + ۵۶ ترقی اور تنزل کا وقت سمجھو یا مرنے اور جینے کا +

یا اُس کی آیتون کو جھٹلایا اُس سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا؟ اُن کو حصۂ رزق[۵۱] جو لکھا ہوا ہی ملتا رہے گا۔ حتی کہ جب ہمارے بھیجے ہوے فرشتے اُن کی جان نکالنے کو پہونچین گے اور پوچھین گے "وہ کہان ہین جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے تھے" تو یہ بولین گے کہ ہم سے جاتے رہے اور اپنے اوپر آپ گواہی دے کر کہین گے (یعنے اقرار کرین گے) کہ بیشک وہ کافر تھے[۵۲]۔ اللہ کہے گا "تمھارے پہلے جو اور کفار لوگ از قسم جن وانس گذرے ہین۔ تم بھی اُن کے ساتھ آگ مین داخل ہو جاؤ" جب یہ لوگ داخل نار ہونگے تو اپنے ساتھیون پر لعنت کرین گے۔ یہان تک کہ جب سب جہنم مین داخل ہو چکین گے تو اُن مین کے پچھلے اگلون کی نسبت کہین گے "اے ہمارے پروردگار! انھین لوگون نے ہمین بہکایا تھا۔ ان کو آگ کا دگنا عذاب دے"۔ اللہ کہے گا تم جانتے نہین۔ ہر ایک[۵۳] پر دگنا ہی عذاب ہے گا۔ اُن مین کے اگلے لوگ پچھلے لوگون سے کہین گے "تم کو ہم پر کیا فضیلت[۵۴] ہی؟ اپنے کیے کے بدلے عذاب چکھو"۔

ع ۵ جنھون نے ہماری آیتون کو جھٹلایا ہی اور اُن سے تکبر کیا ہی اُن کے لیے آسمان کے دروازے[۵۵] کھولے نہ جائین گے اور جب تک سوئی کے ناکے[۵۶] مین ہو کر اونٹ نہ گذر جائے وہ جنت مین داخل نہ ہو سکین گے۔ ہم گنہگارون کو ایسی ہی سزا دیتے ہین۔ اُن کے لیے دوزخ[۵۷] مین آگ کا بچھونا ہوگا اور وہی اوپر اوڑھنا ہوگا۔ ظالمون کو ہم ایسی ہی سزا دیتے ہین۔ جو لوگ ایمان لائے ہین اور جنھون نے نیک کام کیے ہین۔ ہم تو کسی کو اُس کی وسعت سے بڑھکر تکلیف دیتے ہی نہین۔ یہی لوگ جنت والے ہین جنت مین یہ ہمیشہ رہین گے۔ اُن کے سینون مین جو ایک دوسرے سے رنجش[۵۸] ہوگی وہ بھی ہم نکال دین گے اور

---

[۵۱] رزق معصیت سے گھٹتی نہین۔ عمل کیسا ہی ہو مقدر کے موافق کھانے کو ملتا ہی رہے گا۔ [۵۲] یعنی وہ کافر تھے جن کی تبعیت مین ہم راہ راست بھولے بیٹھے تھے۔ [۵۳] یعنی ایک سے بڑھ کر دوسرے پر عذاب ہوگا اولین پر تو اس لیے کہ انھون نے کار بد کا نمونہ قائم کیا اور آخرین پر اس لیے کہ انھون نے اُن کے حالات سے عبرت حاصل نہین کی۔ [۵۴] یعنی تم مین کیا خصوصیت ہی کہ تم پر عذاب کم ہو اور ہم پر زیادہ ہو۔ [۵۵] یعنی بُرے لوگون کی روحین مرنے پر ادنے درجہ مین ہون گی اور آسمان اور بہشت مین نہ جائین گی یا یہ کہ اُن کے اعمال اور اُن کی دعائین اللہ تک نہ پہونچین گی۔ [۵۶] کافرون کا جنت مین جانا ایسا محال ہی جیسا اونٹ کا سوئی کے ناکے مین گھسنا۔ [۵۷] دوزخ مین آگ ہی آگ ہوگی۔ [۵۸] دنیا مین اگر دو مسلمانون مین اتفاقیہ طور پر کوئی رنج آجائے گا تو مرنے پر وہ جاتا رہے گا۔ بہشت مین آپس مین مل جُل کے ہنسی خوشی سے لوگ بسر کرین گے۔

اُن کے نیچے نہریں جاری رہیں گی۔ اور یہ لوگ کہیں گے "سب تعریف اللہ کی ہی ہے جس نے ہم کو اس نعمت کی راہ بتائی ہے۔ اللہ یہ راہ نہ بتاتا تو ہم کو راہ نہ ملتی۔ ہمارے پروردگار کے رسول دین حق لے کر آئے تھے۔ ان سے پکار کر کہا جائے گا کہ[۱] "یہ تمہارے اعمال کا بدلہ ہے کہ تم جنت کے وارث ہوئے ہو" جنت والے دوزخیوں سے پکار کر کہیں گے "ہم نے تو اپنے پروردگار کے وعدے[۲] کو سچا پایا۔ کیا تم نے بھی اپنے پروردگار کے وعدہ کو سچا پایا" وہ کہیں گے "ہاں" پھر ایک پکارنے والا اُن میں پکار کر کہے گا "اُن ظالموں پر اللہ کی لعنت ہے جو اللہ کی راہ سے لوگوں کو روکتے تھے۔ ٹیڑھی راہ ڈھونڈتے تھے۔ اور آخرت سے انکار کرتے تھے" جنت اور دوزخ کے بیچ میں ایک پردہ ہوگا[۳] جس کا نام اعراف ہے اور اس اعراف پر کچھ لوگ ہوں گے جو سب جنتیوں اور دوزخیوں کو اُن کے چہروں سے پہچان لیں گے اور جنتیوں سے کہ ابھی یہ خود جنت میں داخل نہ ہوئے ہوں گے مگر امیدوار ضرور ہوں گے۔ پکار کر کہیں گے "سلامتی ہو تم پر" اور جب یہ اعراف والے دوزخیوں کی طرف دیکھیں گے تو کہیں گے "اے ہمارے پروردگار! ہم کو ان ظالموں کا ساتھی نہ بنانا"

اہل اعراف

ع پھر اعراف والے اُن دوزخیوں کو پکار کر کہیں گے جن کو وہ صورتوں سے پہچانتے ہوں گے "تم کو تمہاری جمعیت[۴] اور تمہارا تکبر کام نہ آیا۔ کیا (جنتیوں کی طرف اشارہ کرکے) انھیں لوگوں[۵] کی نسبت تم قسمیں کھاتے تھے کہ اُن پر اللہ کی رحمت نہ ہوگی" پھر اُن سے کہا جائے گا[۶] "جنت میں داخل ہو جاؤ جہاں تم کو کچھ خوف اور رنج نہ ہوگا" دوزخ والے جنتیوں سے پکار کر کہیں گے "اللہ نے جو تم کو پانی اور رزق دیا ہے اس میں سے کچھ ہمیں بھی دو" تو وہ کہیں گے "کافروں پر" جو ہنسی اور کھیل اپنا دین سمجھتے تھے اور دنیاوی زندگی کے دھوکے میں تھے بے شک یہ چیزیں اللہ نے حرام کی ہیں" اللہ کہے گا "آج ہم ان کو اسی طرح

---

۱ فرشتے کہیں گے۔ ۲ یعنی جیسے ہم لطف میں ہیں ویسے ہی تم بے لطف ہو؟ ۳ جنت اور دوزخ کے درمیان میں ایک مقام اعراف نام ہے جو دونوں کے درمیان میں حائل ہے۔ یہاں وہ مومن ہوں گے جن کی نیکی اور بدی مساوی ہو اور اسی لیے وہ دونوں مقاموں کے بیچ میں رہیں گے اور ان کو موقع ملے گا کہ دونوں مقاموں کے لوگوں سے گفتگو کریں لیکن آخر میں اعراف والے بھی جنت میں جائیں گے۔ ۴ اکثر کا ترجمہ ہے "تمہاری جمعیت" اور بعضوں نے ترجمہ کیا ہے "تمہارا مال جمع کرنا" [illegible] اس سے مراد دنیا ہے اہل [illegible] دوزخ والوں سے راہ [illegible] جب جائے گا کہ آج جنتی تو وہی لوگ [illegible] کہ جنکو تم سمجھتے تھے کہ یہ راہ پر نہیں ہیں اور تم قسمیں کھاتے تھے کہ ان پر رحمت نہ ہوگی۔ ۶ اعراف والوں سے یوں ملائکہ کہیں گے [illegible]

تبعدادین گے جس طرح یہ اس دن کے پیش آنے کو بھولے ہوے تھے اور ہماری آیتون سے انکار کرتے تھے ؛ اس مین شبہ نہین کہ ہم نے ان کفار مکہ کو کتاب قرآن دیا ہو اور سمجھ بوجھ کر اُسمین ہر بات کی تفصیل کردی ہو۔ مومنون کے واسطے وہ ہدایت و رحمت ہو ؛ کفار کیا اسی کا انتظار کرتے ہین یہ جو لکھا[۱] ہوا ہو وہ ہوجائے اور جب ایسا ہوگا تو جو لوگ اُسے پہلے سے بھولے ہوے تھے وہ اقرار کرین گے اور کہین گے : بیشک ہمارے پروردگار کے رسول برحق آئے تھے۔ آج کوئی سفارش کرنے والا ہو کہ ہماری سفارش کرے یا ہم پھر دنیا مین بھیجدئے جاءین اور جو کچھ ہم کرتے تھے اُس کے برخلاف اب اچھے کام کرین ؛ انھون نے خود اپنا نقصان کیا۔ اور جو افترا پردازیان وہ کرتے تھے سب جاتی رہین ؛

ع ۶ لوگو! تمھارا رب اللہ ہی جس نے چھ دنون[۲] مین آسمانون اور زمین کو پیدا کیا اور پھر عرش[۳] کی طرف متوجہ ہوا۔ وہی دن کو رات سے ڈھانک[۴] لیتا ہو جو اُسے بسرعت ڈھونڈھتی رہتی ہو۔ اسی نے سورج۔ چاند اور تارون کو اپنے حکم کا تابع پیدا کیا ہو ؛ لوگو! جان رکھو کہ پیدا کرنا اور حکم دینا اُسی کا کام ہو ؛ بابرکت ہو اللہ جو پالنے والا ہے عالم کا ؛ لوگو! اپنے پروردگار کو عاجزی سے اور چپکے چپکے پکارتے رہو۔ حد سے بڑھنے والونکو وہ پسند نہین کرتا۔ ملک مین اصلاح[۵] ہونے کے بعد فساد نہ پھیلاؤ۔ اور اللہ کو ڈرا اور توقع سے پکارتے رہو بیشک خلوص رکھنے والون سے اللہ کی رحمت قریب ہوتی ہو ؛ وہی ہو اُن کو اپنی رحمت کے آگے آگے

---

[۱] قرآن شریف مین سب باتین صاف درج ہین اب کفار اسے مانتے نہین صرف عذاب کا انتظار کرتے ہین تو وہ بھی اپنے وقت پر آجائے گا اور اُسوقت وہ پچھتائین گے اور پچھتانا کام نہ آئے گا ؛ [۲] اسی مضمون کی حدیثین بھی ہین۔ لیکن دن کی مقدار کہین بیان نہین ہوئی ہو اُسوقت آفتاب کا وجود نہ تھا کہ دن کا شمار ہوتا ؛ بعضون نے لکھا ہو کہ آجکل کے دنون پر قیاس کرکے مقدار وقت تعین کیا گیا ہو اور بعضون نے کہا ہو کہ قبل خلقت کے ایک ہزار برس کا ایک دن ہوتا تھا ہر حال جسطرح تخلیق آدم پر مومن ایمان لاتے ہین اسی طرح اس پر بھی ایمان لاتے ہین کہ چھ دنون مین زمین و آسمان بنے ایک امر یہ بھی قابل غور ہو کہ خدا کہتا ہو ہوجا اور ہوجاتا ہو پھر چھ دن بننے مین کیون صرف ہوے یہ بھی ہوسکتا ہو کہ کائنات رفتہ رفتہ موجودہ حالت پر قابل بود و باش [illegible] ہوئی اور [illegible] ابتدائے خلقت کے صرف ہوے جو ایک بڑی مدت تھی ۔ واللہ اعلم بالصواب ؛ [۳] اللہ کے لیے حیز یا مکانیت نہین ہو وہ ہر جگہ ہو اور کہین بھی نہین ہو۔ لیکن اس موقع پر یہ بیان ہو کہ آسمان و زمین بنانے کے بعد اللہ نے سب سے اونچے عرش پر اپنی جگہ قرار دی ؛ دعا مانگتے وقت لوگ ہاتھ بھی اوپر ہی اُٹھاتے ہین [illegible] اس کا منشا یہ ہو کہ اللہ سب سے اعلی ہو تو جگہ بھی اُس کے لیے سب سے اعلی مقرر ہونا چاہیے ؛ [۴] یعنی رات [illegible] دن [illegible] رہتے ہین کہ پانے ہی اُسے چھپا لیتی ہو ؛ [۵] پیغمبر [illegible] اصلاح [illegible] فساد نہ ہونا چاہیے اور تم [illegible] پیغمبرون سے انکار کرکے [illegible]

قدرت الٰہی

(آمد باران) کی بشارت دینے کو بھیجتا ہے۔ یہان تک کہ جب ہوائین ابر ثقیل کو اوٹھاتی ہین تو ہم اُسے مُردہ زمین کیطرف ہانکتے ہین اور پھر اوس سے پانی برساکر ہر قسم کے پھل اُگاتے ہین ۞ اسی طرح ہم مُردون کو بھی نکالین گے تاکہ تم لوگ غور کرو ۞ عمدہ زمین والی بستی مین اوسکے پروردگار کے حکم سے پیداوار بھی عمدہ ہوتی ہے اور ناقص زمین والی بستی مین پیداوار ناقص ہی پیدا ہوتی ہے ۞ اسی طرح ہم شکر گذارون کے لئے اپنی قدرت کے دلائل طرح طرح سے بیان کرتے ہین ۞

حشر

۸ ع ہم نے نوحؑ کو اس کی قوم کی طرف پیغمبر بناکر بھیجا تو اس نے کہا "لوگو! اللہ کی بندگی کرو۔ اوسکے سوا کوئی دوسرا معبود تمھارا نہیں ہے ۞ تمھارے لئے قیامت ایسے بڑے دن کے عذاب کا مجھے خوف ہے" ۞ اُسکی قوم کے سردارون نے کہا "ہم تو تمھین کو صریح گمراہ پاتے ہین" ۞ نوح نے جواب دیا "لوگو! مین گمراہ نہین ہون بلکہ پروردگار عالم کا پیغامبر ہون ۞ اپنے پروردگار کے پیغام تم کو پہونچاتا ہون اور تم کو نصیحت کرتا ہون اور اللہ کی بات جتنی مین جانتا ہون تم نہین جانتے ۞ کیا تم کو یہ تعجب ہوا کہ تمھارے پروردگار کا ذکر تم ہی لوگوں مین سے ایک شخص کی معرفت تم تک اس لیئے پہونچا ہے کہ وہ تم کو ڈرائے اور تم بچو اور تاکہ اسطرح تم پر رحم کیا جائے" ۞ لوگون نے اُسے جھٹلایا اور ہم نے اُسے اور اُس کے ساتھیون کو جو کشتی مین تھے بچا لیا اور جن لوگون نے ہماری آیتون کو جھٹلایا تھا اُنھین ڈبو دیا وہ سب کفر کی وجہ سے اندھے ہو رہے تھے ۞

حضرت ہود

۹ ع قوم عاد کی طرف ہم نے اس کے بھائی ہود کو بھیجا تھا ۞ اسؑ نے کہا "لوگو! اللہ کی بندگی کرو۔ اُس کے سوا تمھارا کوئی دوسرا معبود نہین ہے ۞ کیا تم ڈرتے نہین ہو" ۞ اُسکی

سـ۱ جسطرح خشک زمین سے پانی پاکر گھاس اُگتی ہے اسی طرح حشر کے دن مُردے زندہ ہونگے سـ۲ جس طرح باران رحمت کا اثر تمام کھیتون پر یکسان نہین ہوتا اسی طرح قرآن سے مومن اور کافر کو یکسان فائدہ نہین ہوتا ہے سـ۳ حضرت نوحؑ حضرت آدم کے پوتے نوین درجہ مین تھے یہ اپنی قوم کی ہدایت کو مبعوث ہوئے انھون نے بہت نصیحتین کین۔ کسی نے کچھ خیال نہ کیا ۞ ناپاک لوگون سے دنیا کا آباد رہنا باری تعالیٰ کو ناپسند ہوا سیلاب آیا حضرت نوح کی تمام قوم غارت ہو گئی ۞ حضرت نوح نے اپنے لئے اور اپنے ساتھی مسلمانون کے لئے پہلے سے ایک کشتی تیار کی تھی ۞ اس کشتی کے ذریعہ سے لوگ بچے۔ دیکھو الاسلام ص۵۳ سـ۴ قوم عاد دو ہین عاد اول اور عاد دوم ۞ عاد اول یمن کے ٹیلون پر بستے تھے یہ لوگ بڑے قد آور اور زبردست تھے اور انھون نے بڑی ترقی کی تھی ۞ بعد قوم نوح کے بنی نوع انسانی مین یہی زائد تر قابل لحاظ اور گویا قوم نوح کے جانشین تھے آخر مین بت پرستی و ضلالت مین مبتلا ہوئے حضرت ہود پیغمبران کی ہدایت کے لیے مرسل ہوئے حضرت ہود کہا کرتے تھے کہ اللہ کو پوجو نہین تو عذاب نازل ہوگا۔ قوم عاد کہتی تھی کہ "عذاب کہان ہے ہم دیکھین" ۞ غرضکہ ایک روز آندھی ایسے زور کی آئی کہ ہود اور اوسکے ساتھیون کے علاوہ اور سب برباد ہوگئے۔ مکانات منہدم ہوگئے اور لوگ مرگئے ۞

قوم کے کافر سرداروں نے کہا " ہم تو تجھے حماقت میں گھرا ہوا پاتے ہیں اور ہم گمان کرتے ہیں کہ تو جھوٹا ہے " ہود نے کہا " بھائیو! میں احمق نہیں ہوں۔ بلکہ پروردگار عالم کا پیغمبر ہوں۔ اپنے پروردگار کے احکام تم تک پہونچاتا ہوں اور تمہارا سچا خیرخواہ ہوں۔ کیا تم کو تعجب ہو کہ تمہارے پروردگار کا ذکر تم ہی لوگوں میں سے ایک شخص کی معرفت تم تک اس لئے پہونچا ہے کہ وہ تمہیں ڈرائے ؟ اللہ کا یہ احسان یاد کرو کہ قوم نوح کے بعد اس نے تمہیں ان کا جانشین بنایا اور تن و توش کا پھیلاؤ تمہیں زیادہ دیا۔ تم اللہ کی نعمتیں یاد کرو تاکہ رستگاری پاؤ " انھوں نے کہا۔ کیا تو ہمارے پاس اس لیے آیا ہے کہ ہم تنہا اللہ کی پرستش کریں اور ہمارے آبا جنھیں پوجتے تھے ہم انھیں چھوڑ دیں ؟۔ اگر تو سچا ہے تو ہم سے جس عذاب کا تو وعدہ کرتا ہے اُسے تو پورا کر دکھا " ہود نے کہا " بے شک تمہارے پروردگار کا عذاب اور غضب تم پر نازل ہوگا۔ کیا تم مجھ سے ان بتوں کے فرضی ناموں کے بارے میں جھگڑتے ہو جو تم نے اور تمہارے آبا نے رکھے ہیں ؟۔ اور اللہ نے ان کے لیے کوئی سند نہیں اتاری ہے۔ اچھا عذاب کا انتظار کرو۔ میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتا ہوں "۔ بالآخر ہم نے ہود کو اور اس کے ساتھیوں کو اپنی رحمت سے بچالیا اور جو لوگ ہماری آیتوں کو جھٹلاتے تھے اور ایمان لانے والے نہ تھے اُن کی جڑ کاٹ دی۔

ع قوم ثمود[51] کی طرف ہم نے اُن کے بھائی صالح کو بھیجا۔ صالح نے کہا " بھائیو! اللہ کی بندگی کرو۔ اس کے سوا تمہارا معبود کوئی دوسرا نہیں ہے۔ تمہارے رب کی ایک دلیل واضح بھی تمہارے پاس آگئی ہے۔ تمہارے لیے یہ اللہ کی بھیجی ہوئی اونٹنی ایک نشانی (معجزہ) ہے۔ اسے تم چھوڑ دو کہ اللہ کی زمین میں کھاتی پھرے۔ لیکن برائی کی نیت سے اسے ہاتھ بھی نہ لگانا ورنہ تم لوگ دردناک عذاب میں مبتلا ہو جاؤ گے۔ تم اللہ کا یہ احسان یاد کرو کہ عاد کے بعد تمہیں اللہ نے زمین میں عاد کا جانشین کیا ہے اور زمین میں تم کو اس طرح جگہ دی ہے کہ تم زمین میں محل بناتے ہو اور پہاڑ تراش کر گھر بناتے ہو۔ اللہ کی یہ نعمتیں یاد کرو اور ملک میں فساد

حضرت صالح

[51] ثمود ایک قوم حجاز میں تھی۔ وادی قری میں یہ لوگ رہتے تھے ان کی ہدایت کو حضرت صالح پیغمبر پیدا ہوئے انھوں نے صالح سے معجزہ طلب کیا۔ ایک اونٹنی پہاڑ سے نکلی اس کے دودھ سے تمام مسلمان سیر ہوجاتے تھے۔ کفار نے اونٹنی کو مار ڈالا۔ ان کی نافرمانیوں پر خدا نے عذاب نازل کیا۔ ان لوگوں کے مکانات بہت عمدہ اور مضبوط تھے اور ان میں آثار تھا۔ اللہ کے حکم سے زلزلہ آیا۔ تمام مکانات منہدم ہوگئے اور لوگ مرگئے۔

پھیلاتے نہ پھرو" اُس کی قوم کے متکبر سرداروں نے ان کمزور لوگوں سے جو مومن ہوچکے تھے کہا "کیا تم جانتے ہو کہ صالح اپنے پروردگار کا بھیجا ہوا ہے؟" اُنھوں نے کہا "بیشک جو پیغام رسالت پر ہم ایمان لاچکے ہیں" اُن متکبروں نے کہا "جس پر تم ایمان لائے ہو ہم تو اُس سے انکار کرتے ہیں" پھر اُن لوگوں نے ناقہ کے پاؤن کاٹ ڈالے اور اپنے رب کے حکم سے سرکشی کی اور کہنے لگے "اے صالح! اگر تو پیغمبر ہے تو وہ عذاب لا جس سے تو ہم لوگوں کو ڈراتا ہے" اِس کے بعد ان پر زلزلہ آیا اور وہ اپنے گھروں میں گھٹنے کے بیٹھے رہ گئے پھر صالح نے اُن سے منھ پھیرا اور کہا "لوگو! ہم نے اپنے رب کا پیغام تم تک پہونچا دیا تھا اور تمھاری خیر خواہی کی تھی لیکن تم خیر خواہوں کو دوست نہیں سمجھتے تھے" اے محمدؐ! حالات لوطؑ[۵۱] یاد کر جب اُس نے اپنی قوم سے کہا "کیا تم ایسی بیحیائی کرتے ہو جو تم سے پہلے کسی نے جہان میں نہیں کی یعنی تم عورتوں کے سوا مردوں کی طرف بشہوت مائل ہوتے ہو تم لوگ فضول کار ہو" اُس کی قوم نے اُس کے جواب میں یہی کہا "بھائیو! ان کو اپنی بستی سے نکالو یہ لوگ بڑے پاک باز بنتے ہیں" پھر ہم نے لوط کو اور اُس کے ساتھیوں کو باستثنا اُس کی عورت کے کہ وہ پیچھے[۵۲] رہنے والوں میں تھی بچالیا اور پھر اُس قوم پر ہم نے پتھروں کا مینھ برسایا دیکھو گنہگاروں کا انجام کیسا ہوا

اور مدین[۵۳] والوں کی طرف ہم نے اُن کے بھائی شعیب کو بھیجا تھا اُس نے کہا "لوگو! اللہ کی عبادت کرو اُس کے سوا تمھارا کوئی دوسرا معبود نہیں ہے۔ تمھارے رب کی طرف سے دلیل واضح تمھارے پاس آگئی ہے تول اور ناپ کو پورا رکھو آدمیوں کو اُن کی چیزیں کم نہ دیا کرو اور ملک میں بعد اصلاح[۵۴] کے فساد نہ پھیلاؤ۔ اگر تم مومن ہو تو تمھارے لیے اس میں بھلائی ہے تم راہوں پر اس لیے نہ بیٹھو کہ مومنوں کو ڈراؤ اور اللہ کی راہ سے اُن کو روکو اور اللہ کی راہ میں کجی ڈھونڈھو یاد کرو کہ تم شمار میں قلیل تھے اور اُس نے تمھاری

حضرت لوطؑ

حضرت شعیبؑ

---

۵۱ لوطؑ حضرت ابراہیمؑ کے بھتیجے تھے ان کی اُمت بڑی گمراہ اور بت پرست تھی۔ مردوں سے وہ لوگ عورتوں کا کام لیتے تھے ان پر مینھ کا عذاب آیا۔ پانی اتنا برسا کہ یہ لوگ تباہ ہوگئے مینھ کے ساتھ پتھر بھی برسے تھے ۵۲ لوطؑ کی عورت مسلمانوں سے پیچھے رہ گئی اور کفار کے شریک ہوئی اس لیے عذاب میں وہ بھی مبتلا ہوئی ۵۳ شعیب پیغمبر مدین میں ہدایت کے واسطے مرسل ہوئے تھے یہاں کے لوگ بت پرست اور بدچلن ہونے کے علاوہ بے ایمان اور دغا باز بھی تھے۔ ناپ اور تول میں لوگوں کو مغالطہ دیتے تھے ۵۴ یعنے پیغمبر کے آنے کے بعد ملک کی اصلاح ہوگئی ہے۔ اب تم جہالت میں پھنسے نہ رہو

نسل بڑھاکر تم کو کثیر کردیا اور دیکھو کہ مفسدوں کا کیا انجام ہوا۵۱ اگر تم مین سے کچھ لوگ میری رسالت پر ایمان لاتے ہین اور کچھ لوگ ایمان نہین لاتے ہین تو اچھا صبر کرو کہ اللہ ہمارے اور تمھارے درمیان مین فیصلہ۵۲ کردے۔ وہ نہایت اچھا فیصلہ کرنے والا ہی ❊

نوان پارہ

اُس کی قوم کے متکبر سرداروں نے کہا "اے شعیب! ہم تجھے اور تیرے ساتھ کے مومنون کو اپنے گانوٗن سے نکال دین گے۔ نہین تو ہمارے مذہب کی طرف رجوع کر" ❊ شعیب نے کہا "کیا ہم کو نفرت۵۳ ہو جب بھی ایسا کرین؟ جب اللہ نے ہمین تمھارے دین سے نجات دی۔ اور ہم پھر اُسی مین آئین۔ تو گویا ہم اللہ پر جھوٹا افترا کرین ❊ جب تک ہمارا پروردگار اللہ نہ چاہے۔ ہم تو تمھارے دین مین نہین آسکتے ❊ ہمارا رب ہر شی کو اپنے علم مین گھیرے ہوے ہی ❊ ہم کو اللہ تعالیٰ پر بھروسا ہی ❊ اے ہمارے پروردگار! ہم مین اور ہماری قوم مین حق حق فیصلہ کر۔ تو سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہی" ❊ اُس کی قوم کے کافر سرداروں نے اپنے ساتھیوں سے کہا "اگر تم شعیب کی پیروی کروگے تو خسارہ مین رہوگے" ❊ پھر اُن پر زلزلہ آیا اور وہ اپنے گھرون مین بیٹھے کے بیٹھے رہ گئے۔ گویا شعیب کے جھٹلانے والے اُس بستی۵۵ مین تھے ہی نہین ❊ شعیب کے جھٹلانے والے ہی برباد ہوے ❊ پھر شعیب نے اُنسے مُنھ پھیرلیا اور کہا "لوگو! مین نے تم کو اپنے رب کے پیغام پہونچا دیے تھے اور تمھین نصیحت کردی تھی۔ تو اب مین نہ ماننے والون پر کیون افسوس۵۶ کرون؟" ❊

۱۲ع ہم نے بستی مین کوئی پیغمبر نہین بھیجا مگر اس طرح کہ اُس کے رہنے والون کو سختی اور تکلیف مین مبتلا کیا تاکہ وہ گڑگڑائین ❊ اور پھر ہم نے سختی کی جگہ اُنھین آسانی دی حتی کہ

نصیحت

۵۱ گزشتہ قومین جو اپنے کفر اور ضلالت سے برباد ہوئین اُن کی طرف اشارہ ہی ❊ ۵۲ فیصلہ سے عذاب دنیا مراد ہی یا فیصلۂ آخرت مراد ہی ❊ ۵۳ یعنی تمھارے دین سے ہمکو نفرت ہو جب بھی ہم اُس کو اختیار کرین؟ ❊ ۵۴ حضرت شعیب کی امت پر عذاب زلزلہ کی صورت مین آیا ❊ ۵۵ ابھی کل حضرت شعیب سے لوگ لڑتے تھے اور آج کوئی بھی نظر نہین آتا تو گویا اُن سے لڑنے والا کوئی تھا ہی نہین ❊ ۵۶ عذاب آیا تو حضرت شعیب نے اُن سے کنارہ کیا اور کہا کہ نصیحت تم نے نہین مانی تو تمکو تم سے کیا ہمدردی ہی؟" ❊ ۵۷ قوی اصلاح مین ابتدا وقت ہوتی ہی پھر راست ہوتی ہی۔ کثرت راحت سے لوگ پھر گمراہ ہو جاتے ہین اور خدا کو بھول جاتے ہین اور کہنے لگتے ہین کہ رنج و راحت کا کون خیال کرے یہ تو ہوتا ہی رہتا ہی ❊

ترجمہ قرآن مجید

وہ خوب بڑھے اور کہنے لگے "ہمارے باپ دادا کو بھی سختیاں اور راحتیں پہونچی تھیں۔ پھر ہم نے انھیں دفعتہً پکڑ لیا اور وہ بے خبر تھے + اگر بستی کے لوگ ایمان لاتے اور ڈرتے تو ہم اُن پر آسمان اور زمین کی برکتیں کھول دیتے۔ لیکن اُنھوں نے ہمارے پیغمبرون کو جھٹلایا تو ہم نے اُن کی شامت اعمال کی سزا دی + کیا بستی کے رہنے والے ڈرتے نہین۔ کہ وہ سوتے رہین اور اُن پر رات کو ہمارا عذاب آ جائے؟ + یا بستی کے رہنے والے خوف نہین کرتے کہ وہ دن کو کھیلتے رہین اور اُن پر ہمارا عذاب آجائے؟ + کیا اللہ کے داؤن سے وہ نڈر ہوگئے ہین؟۔ اللہ کے داؤن سے تو وہی نڈر رہتے ہین جو برباد ہونے والے ہین +

ع کیا ان لوگون کو جو اہل زمین کے بعد زمین کے مالک ہوئے ہین اتنی بھی ہدایت نہین ہوئی کہ اگر ہم چاہین تو اُن کے گناہون کے بدلے اُن پر بھی مصیبتین نازل کرین + ان کے دلون پر ہم مُہر کر دیتے ہین تو یہ نصیحت کی باتین نہین سنتے + اے محمدؐ! یہ چند بستیان ہین جن کے حالات ہم تجھے سناتے ہین۔ ان کے پیغمبر ان کے پاس دلیلین لائے تھے مگر یہ لوگ ایسے نہ تھے کہ جسے وہ پہلے جھٹلا چکے ہون تو اُس پر دلیلین دیکھ کر پھر ایمان لائین + اسی طرح اللہ کافرون کے دلون پر مُہر کر دیتا ہے + اُن مین سے اکثرون کو ہم نے ایفائے عہد نہ کرتے ہوئے پایا اور اکثرون کو نافرمان پایا + پھر ان تمام پیغمبرون کے بعد ہم نے موسیٰ کو معجزے دے کر فرعون اور اُس کے سردارون کی طرف بھیجا تھا پھر اُن معجزون کے ساتھ اُن لوگون نے گستاخیان کین + اے محمدؐ! تو دیکھ کہ ان مفسدون کا انجام کیا ہوا؟ + موسیٰ نے کہا "اے فرعون! مین پروردگار عالم کا رسول ہون۔ میرا فرض ہے کہ اللہ کی شان مین سچ ہی کہون + تمھارے رب کی طرف سے معجزے لیکر مین تمھارے پاس آیا ہون۔ بنی اسرائیل کو میرے ساتھ جلنے دو" + فرعون نے کہا "اگر کوئی معجزہ تو لایا ہے

حاشیہ: حضرت موسیٰ

۵۱ یعنی اچانک عذاب آجائے اور وہ کوئی تدبیر اپنے بچاؤ کی نہ کر سکین + ۵۲ یعنی اگلے لوگ تو گئے گذرے ہوئے (صرف اُنکے قصے رہ گئے ہین) اب جو موجود ہین اُن سے کہا جاتا ہے کہ تم سے پہلے جیسا اور لوگون کے ساتھ کیا گیا کیا تمھارے ساتھ نہین کیا جا سکتا؟ + ۵۳ ہر شخص فطرۃ اللہ کو مانتا ہے یعنی ہر ایک کی فطرت یہ کہتی ہے کہ وہ اللہ کو مانے گا گویا یہی اُسکا عہد ہوا۔ لیکن دیگر اسباب اصلی و خارجی اُسے منحرف کر دیتے ہین + ۵۴ مصر مین دو قومین تھین قبطی اور بنی اسرائیل + قوم قبطی سے فرعون بادشاہ مصر تھا اور بنی اسرائیل مین حضرت موسیٰ پیدا ہوئے + بنی اسرائیل سے قبطی ویسا ہی برتاؤ رکھتے تھے جیسا کہ چمارون سے برہمن اور چھتری ہندوستان مین رکھتے ہین بلکہ اس سے بھی بدتر + ایک مرتبہ کسی قبطی نے کسی بنی اسرائیل کے ساتھ سخت زیادتی کی۔ موسیٰ سے دیکھا نہ گیا آپ نے قبطی کو مارا اور وہ اتفاقیہ مرگیا + آپ مصر سے بھاگ کر مدین شعیب پیغمبر کے پاس آئے اور یہان سے واپس جاتے ہی تھے کہ پیغمبری ملی + آپ نے فرعون سے درخواست کی کہ "تم ہماری قوم بنی اسرائیل کو آزاد کر کے ہمارے ساتھ کر دو تاکہ ہم اُن سب کے ساتھ ملکر اللہ کا دین الگ مین پھیلائین" + فرعون نے اسے منظور نہ کیا اور جھگڑا شروع ہوگیا۔ دیکھو الاسلام ص ۱۳۷ ف ۹۳ +

اور تو سچا ہو تو لا دکھا"+ موسیٰ نے اپنا عصا ڈالدیا اور وہ یکایک صریح اژدہا نظر آیا۔ اور پھر اپنا ہاتھ نکالا تو یکایک وہ دیکھنے والون کو روشن نظر آیا+

فرعون

ع ۱۴ فرعون کی قوم کے سردارون نے آپس مین کہا "بے شک یہ ماہر جادوگر ہی+ تم کو تمھارے ملک سے یہ نکالنا چاہتا ہی۔ بتاؤ۔ تم لوگون کی کیا مرضی ہی؟"+ اُن لوگون نے فرعون سے کہا "اِس کو اور اِس کے بھائی[۵۱] کو اِس وقت ٹالیے اور قصبات مین ہرکارے بھیجیے کہ ماہر جادوگرون کو وہ آپ کے پاس بلا لائین"+ فرعون کے پاس جادوگر آئے اور کہنے لگے "اگر ہم غالب رہین تو ہمین انعام ملنا چاہیے"+ فرعون نے کہا "ہان بے شک۔ تم لوگ مقرب بارگاہ ہو جاؤگے"+ جادوگرون[۵۲] نے کہا "ای موسیٰ! یا تو تم ڈالو یا ہم ہی ڈالتے ہین"+ موسیٰ نے کہا "تم ہی ڈالو" جب اُن جادوگرون نے ڈالا۔ تو اُنھون نے آدمیون کی آنکھون پر سحر کر دیا اور سب کو خوف مین ڈالدیا۔ اور بہت بڑا جادو ظاہر کیا+ ہم نے موسیٰ کے پاس حکم بھیجا کہ تو بھی اپنا عصا ڈالدے+ ناگہان پھر وہ عصا نگلنے لگا اُن کی بنائی ہوئی چیزون کو۔ غرضکہ امرِ حق ظاہر ہوا اور اُن کا عمل باطل ہو گیا+ وہ لوگ وہان مغلوب ہوے۔ اور ذلیل ہوے+ اور جادوگر سجدہ مین گر پڑے اور کہنے لگے "ہم پروردگار عالم پر جو موسیٰ اور ہارون کا رب ہی ایمان لائے"+ فرعون[۵۳] نے کہا "قبل اس کے کہ مین تم کو حکم دون تم موسیٰ کے رب پر ایمان لائے۔ یہ بے شک تم لوگون کا مکر ہی کہ تم اس شہر مین مکر کر کے یہان کے باشندے بنی اسرائیل کو نکال لیجانا چاہتے ہو۔ اچھا تمھین معلوم ہو جائے گا کہ تم نے کیا کیا ہی+ مین تمھارے ہاتھ اور پاؤن اُلٹے سیدھے کٹوا کر تم سب کو سولی پر چڑھاؤن گا"+ جادوگرون نے کہا "ہم کو اپنے رب کی طرف پھر جانا ہی+ ہم مین تو نے یہی عیب پایا ہی[۵۴] کہ ہم اپنے رب کے معجزون پر جب وہ

فرعون کے جادوگر

---

۵۱ ہارون اپنے بھائی موسیٰ کی پیغمبری مین شریک تھے+ ۵۲ حضرت موسیٰ کے پاس دو معجزے تھے ایک عصا سے موسیٰ جو اژدہا بن جاتا تھا دوسرا ید بیضا یعنی آپ کی ہتھیلی روشن رہتی تھی+ جادوگرون نے پہلے اپنے سانپ زمین مین ڈالے جو اژدہے کی طرح لوگون کو ڈرانے لگے+ موسیٰ نے اپنا عصا ڈالدیا جو اُن جادوگرون کے تمام سانپون کو نگل گیا جادوگرون کے وجود سے انکار نہین ہو سکتا+ زمانہ حال کی سمجھ کے مطابق جادوگر مسمریزم کے لفظ سے بآسانی سمجھ سکتے ہین+ ۵۳ جادوگر یہ حالت دیکھ کر فوراً موسیٰ پر ایمان لائے۔ فرعون نے موسیٰ کے ساتھ جادوگرون پر بھی عتاب کیا اور کہا کہ تم لوگ سازش کر کے آئے تھے+ ۵۴ جادوگرون نے جواب مومن ہو گئے تھے کہا کہ "وہ ہمارے مسلمان ہونے سے تو جلتا ہی اور سازش کا ہم پر بہتان لگاتا ہے"+

ہمارے سامنے واقع ہوئے ایمان لائے + اے ہمارے پروردگار! ہم کو صبر عطا کر اور ہم کو دنیا سے مسلمان اُٹھا"

حضرت موسیٰ اور فرعون

۵ ع قوم فرعون کے سرداروں نے فرعون سے کہا "کیا تو موسیٰ اور اُس کی قوم کو چھوڑ دے گا؟ کہ یہ لوگ ملک میں فساد پھیلائیں۔ موسیٰ تو تجھ سے اور تیرے بتوں سے سرتابی کرتا ہے" + فرعون نے کہا "ہم ان کے بیٹوں کو مار ڈالیں گے۔ اور ان کی عورتوں کو زندہ رہنے دیں گے۔ ہم ان سے زبردست ہیں" ۱ موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا "اللہ سے مدد مانگو اور صبر کرو + ملک تو اللہ کا ہے۔ اپنے بندوں میں سے جسے وہ چاہتا ہے اُس کا مالک بناتا ہے۔ اچھا انجام پرہیزگاروں ہی کا ہے ۵۲ + وہ لوگ کہنے لگے "آپ کے آنے کے پہلے اور آنے کے بعد ہم کو تو اذیت ہی اذیت فرعون سے پہونچتی ہے" موسیٰ نے کہا "وہ وقت قریب ہے کہ تمہارا رب تمہارے دشمنوں کو ہلاک کرے اور ملک میں تمہیں اُن کا جانشین بنائے اور پھر دیکھے کہ تم کیسے عمل کرتے ہو" +

قوم فرعون اور حضرت موسیٰ

۶ ع ہم نے فرعون والوں پر خشک سالی ڈالی اور اُن کے میوؤں کو نقصان پہونچایا تاکہ وہ لوگ متنبہ ہوں + جب اُن کو کوئی فائدہ پہونچتا تھا تو کہتے تھے یہ ہمارا حق ہے۔ اور اگر اُن کو کوئی بُرائی پہونچتی تھی تو اُسے وہ موسیٰ اور اُس کے ساتھیوں کی نحوست ۵۳ سمجھتے تھے + جان رکھو کہ اُن کی نحوست اللہ کے یہاں مقدر ہو چکی تھی۔ لیکن اُن میں سے اکثر اسے جانتے نہ تھے + وہ موسیٰ سے کہتے تھے "ہم پر جادو کرنے کے لیے تو کوئی نشانی لائے جب بھی ہم تجھ پر ایمان نہ لائیں گے + اس کے بعد ہم نے اُن پر طوفان۔ ٹڈیاں ۵۴۔ جوئیں۔ مینڈکیں اور خون جُدا جُدا معجزے بھیجے + انھوں نے تکبر کیا اور نافرمان تو وہ تھے ہی + جب اُن پر عذاب آتا تھا تو وہ کہتے تھے "اے موسیٰ! اپنے رب سے جیسا کہ اُس نے تجھ سے وعدۂ قبول دعا کر رکھا ہے ہمارے حق میں دعا کر اگر تو ہم سے عذاب ٹال دے گا تو ہم تجھ پر ضرور ایمان لائیں گے۔

ٹڈیاں جوئیں مینڈک خون

۵۱ فرعون کے مذہبیوں نے موسیٰ کے خلاف فرعون کو اُبھارا + ۵۲ بنی اسرائیل کہنے لگے کہ ہم کو ہمیشہ اذیت ہی رہی۔ موسیٰ کے پہلے اور اُن کے آنے کے بعد بھی + ۵۳ موسیٰ کے آنے کے بعد قبطیوں نے طرح طرح کی مصیبتیں آئیں لیکن وہ متنبہ نہیں ہوئے۔ وہ مصیبتوں کو حضرت موسیٰ کے قدم کی نحوست ٹھہراتے تھے اور جب مصیبت ٹل جاتی تھی تو کہتے تھے کہ ہم لوگوں کی سعی سے ہمیں نجات ملی + ۵۴ قبطیوں کے غارت ہونے کے لیے طرح طرح کے عذاب آئے۔ طوفان آیا۔ ٹڈیوں نے تمام کھیت صاف کر دیے + قحط پڑا۔ جوئیں۔ مینڈک اور خون ان کے کھانے پینے کی چیزوں میں اس کثرت سے ہوئے کہ وہ کچھ کھا پی نہ سکتے تھے سخت بلا میں گرفتار تھے لیکن ضد کی وجہ سے ایمان نہ لاتے تھے +

غرقِ فرعون

اور تیرے ساتھ بنی اسرائیل کو رخصت کر دیں گے"۔ جب ہم اُن سے عذاب اٹھا لیتے تھے ایک وقت خاص کے لیے جس تک اُن کو عذاب پہونچنا تھا تو وہ فوراً بدعہدی کرنے لگتے تھے۔ پھر ہم نے اُن سے بدلہ لیا اور اُن کو دریا میں ڈبو دیا[۵۱] کیونکہ وہ ہماری آیتوں کو جھٹلاتے تھے اور اُن سے بے پروائی کرتے تھے۔ اور اُن لوگوں کو جو کمزور سمجھے جاتے تھے ہم نے اُس ملک شام کے پورب اور پچھم کا مالک کر دیا۔ جس میں ہم نے برکت دے[۵۲] رکھی تھی۔ اے محمد! تیرے رب کا وعدۂ نیک جو بنی اسرائیل کے ساتھ تھا، بسبب اُن کے صبر کے پورا ہوا۔ اور جو کچھ کہ فرعون اور اُس کی قوم کے لوگ کرتے تھے اور جو بلند عمارتیں وہ بناتے تھے ہم نے سب برباد کر دیں[۵۳]۔ بنی اسرائیل کو ہم نے سمندر کے پار کر دیا تو وہ ایسی قوم کے پاس آئے جو اپنے بتوں کو پوجتے تھے۔ بنی اسرائیل نے موسیٰ سے کہا کہ جیسے بُت ان کی[۵۴] پاس ہیں ویسے ہی ہمکو بھی بنا دیجیے"۔ موسیٰ نے کہا "تم لوگ جاہل ہو۔ یہ لوگ جس دین میں ہیں وہ تباہ ہونے والا ہے اور اُن کے اعمال باطل ہیں"۔ موسیٰ نے یہ بھی کہا "کیا اللہ کے سوا میں دوسرا معبود تمھارے لیے لا دوں؟ - اللہ نے تو تم کو سب جہان کے لوگوں پر فضیلت دی ہے"۔ لوگو! یاد کرو کہ ہم نے نجات دی تم کو فرعون والوں سے جو تمکو بری تکلیفیں دیتے تھے۔ تمھارے بیٹوں کو مار ڈالتے تھے اور تمھاری عورتوں کو جیتا چھوڑتے تھے۔ اور اس میں تمھارے رب کی طرف سے بڑی آزمائش تھی۔

بنی اسرائیل سمندر کے پار ہوئے

تجلی کوہ طور

ع ۷ ہم نے موسیٰ[۵۵] سے تیس راتوں کا وعدہ کیا اور پورا کیا ہم نے اُن کو دس اور بڑھا کر

---

[۵۱] آخر میں قبطیوں نے بنی اسرائیل سے لڑنا چاہا یہ لوگ بھاگے اور قبطیوں نے تعاقب کیا دریا سے نکل کے بنی اسرائیل پار ہو گئے فرعون والوں نے بھی دریا سے عبور کرنا چاہا لیکن دریا میں سب غرق ہو گئے [۵۲] یعنی مصر اور شام وغیرہ زرخیز حصہ پر بنی اسرائیل قابض ہوئے۔ [۵۳] فرعون کے تمام نشانات مٹ گئے۔ [۵۴] بنی اسرائیل جب دوسری جگہ پہونچے تو وہاں کے بت پرستوں کا طریقہ پسند کیا اور موسیٰ نے اُن کو نصیحت کی۔ [۵۵] فرعون کے غارت ہونے کے بعد بنی اسرائیل کے لیے ایک مجموعۂ قانون کی ضرورت ہوئی جسے اللہ نے موسیٰ پر ایک مرتبہ ہی اُتارا (قرآن کی طرح دفعہ دفعہ کرکے نہیں اُتارا) اور نام اس قانون کا توریت ہوا۔ کوہ طور پر موسیٰ کو آنے کا حکم ہوا۔ پہلے ۳۰ دن اور پھر ۱۰ دن جملہ ۴۰ روز موسیٰ نے روزہ رکھا بعد ۴۰ دن کے پہاڑ پر اُن کو تزکیۂ نفس سے ویسا ہی تقرب الٰہی حاصل ہوا جیسا غار حرا میں پیغمبر آخر الزمان کو حاصل ہوا یا اُس سے کچھ مختلف طور پر۔ موسیٰ نے عالم محویت میں خدا کو دیکھنا چاہا۔ حکم ہوا کہ جب تک تو عالم ناسوتی میں ہے مجھے دیکھ نہیں سکتا اچھا پہاڑ کی طرف دیکھ اگر وہ ٹھہرا رہے تو شاید تو دیکھ سکیگا۔ پہاڑ پر تجلی ہوئی اور پہاڑ کے ٹکڑے ٹکڑے اڑ گئے اور موسیٰ بیہوش ہو گئے جب ہوش میں آئے تو توریت کو پایا۔

تب اُس کے رب کا وعدہ چالیس راتون کا پورا ہوا + موسیٰ نے (کوہ طور پر جاتے ہوئے) اپنے بھائی ہارون سے کہا کہ تو میری قوم مین میرا جانشین ہو کر اصلاح خیال کرنا اور مفسدون کی راہ پر نہ چلنا + جب موسیٰ ہمارے وعدہ کے مطابق (کوہ طور پر) آیا اور اُس کے پروردگار یعنی مین نے اُس سے گفتگو کی تو وہ کہنے لگا " اے میرے پروردگار! تو مجھے دکھا دے کہ مین تجھے دیکھ سکون " + اللہ نے کہا " تو مجھے ہرگز دیکھ نہ سکے گا۔ لیکن پہاڑ کی طرف دیکھ۔ اگر یہ پہاڑ اپنی جگہ پر ٹھہرا رہا تو تو مجھے دیکھ سکے گا + جب اُس کے پروردگار نے پہاڑ پر تجلی کی تو پہاڑ ریزہ ریزہ ہو گیا اور موسیٰ بیہوش ہو کر گر پڑا + جب ہوش مین آیا تو بولا " الٰہی تیری ذات پاک ہے۔ مین تیری طرف توبہ کرتا ہون[۵۱] اور مین سب کے پہلے ایمان لانے والا ہون " + اللہ نے کہا " اے موسیٰ! مین نے تجھے اپنی رسالت اور ہم کلامی کی وجہ سے اور لوگون پر انتیاز دیا ہے + مین نے جو تجھے رسالت اور توریت دی ہے[۵۲] اور شکر گذار ہو + ہم نے موسیٰ کے لیے توریت کی تختیون پر ہر طرح کی نصیحت اور ہر شے کی تفصیل لکھ دی تھی + پھر اُس سے کہا کہ یہ کتاب مضبوط پکڑو[۵۳] اور اپنی قوم سے کہہ کہ اچھی اچھی باتین جو اس مین ہین وہ اختیار کرین + اور اُن کو سمجھا دے کہ ہم عنقریب تم لوگون کو نافرمانون کے گھر بھی دکھا دین گے کہ کسطرح اُجڑتے ہین + جو لوگ ناحق زمین مین تکبر کرتے ہین ہم اُن کو اپنی آیتون سے برگشتہ رکھین گے[۵۴] کہ کل نشانیان دیکھین جب بھی ایمان نہ لائین اور اگر راہ راست دیکھین جب بھی اُسے اختیار نہ کرین۔ ہان گمراہی کی راہ دیکھین تو اُسے اختیار کرین + یہ اس لیے ہے کہ یہ لوگ ہماری آیتون کو جھٹلاتے ہین اور اُس سے غافل ہین + جن لوگون نے ہماری آیتون کو اور آخرت کے ملنے کو جھوٹ جانا اُن کے اعمال ضائع ہو جائین گے + وہ جیسا عمل کرتے رہین گے ویسا ہی بدلہ پائین گے +

نزول توریت

ع ۱۸ موسیٰ کی قوم نے موسیٰ کے بعد اپنے زیورون سے ایک بچھڑے[۵۵] کا پتلا بنایا جس سے گائے کی آواز نکلتی تھی + کیا اُن کو یہ بھی نہ سوجھا کہ وہ بچھڑا اُن سے کچھ بولتا نہ تھا اور نہ اُن کی

بچھڑا

۵۱ یعنی تیرے دیکھنے کی خواہش سے توبہ کرتا ہون اور اب مین خوب سمجھ گیا کہ دنیا مین تجھکو کوئی دیکھ نہین سکتا ۵۲ یعنی توریت کو + ۵۳ توریت کے مطابق تم لوگ چلو۔ اوامر پر کاربند ہو کہ وہ اچھی باتین ہین اور نواہی سے بچو کہ بُری باتون کو کرنا نہ چاہیے + ۵۴ ایمان وہی لاتے ہین جن کی قسمت مین سعادت ہے + ۵۵ موسیٰ طور پر تھے کہ اس اثنا مین بعض گمراہون نے سونے کا بچھڑا بنایا اور اسکی پرستش شروع کردی۔ دیکھو سورۂ بقرہ۔ ۲ رکوع ۶ +

رہنمائی کرتا تھا؟ - انھون نے اُسے اپنا معبود ٹھہرا لیا اور ظلم کیا + جب وہ نادم ہوے
اور سمجھے کہ ہم بہک گئے تھے تو کہنے لگے "ہمارا رب اگر ہم پر رحم نہ کرے گا اور ہم کو نہ بخشے گا تو
ہم خراب ہون گے" + جب موسیٰ اپنی قوم کی طرف غصہ اور رنج سے بھرا ہوا واپس آیا تو اُنسے
کہنے لگا "تم نے میرے بعد کیا بُری نیابت کی ہی - کیا تم نے اپنے رب کے حکم کا انتظار نہ کیا
اور عجلت کی"- یہ کہکے موسیٰ نے توریت کی تختیان[۹۱] پھینک دین اور اپنے بھائی ہارون کا سر
پکڑ کر اپنی طرف کھینچا + ہارون نے کہا "بھائی! لوگ مجھے کمزور سمجھے اور نزدیک تھا کہ وہ
مجھے مار ڈالین - مجھ پر ہنسی کا موقع آپ دشمنون کو نہ دیجیے اور گنہگارون مین مجھے شامل نہ کیجیے" +
موسیٰ نے کہا "اے میرے پروردگار! مجھے اور میرے بھائی کو معاف کر اور اپنی رحمت مین
ہمین داخل کر کہ تو سب سے بڑا رحم والا ہی +

ع ۹ اللہ نے موسیٰ سے کہا "جنھون نے بچھڑے کو معبود قرار دیا ہی اُن پر عنقریب اُن کے
پروردگار کی طرف سے غضب نازل ہوگا - اور دنیا کی زندگی مین اُن کو ذلت پہونچے گی + اسیطرح
ہم افترا کرنے والون کو سزا دیتے ہین + جنھون نے بُرے کام کیے اور پھر اُس کے بعد توبہ
کر ڈالی اور ایمان لائے تو تیرا رب اے موسیٰ! بعد توبہ کے بخشنے والا مہربان ہی" + جب موسیٰ
کا غصہ فرو ہوا تو موسیٰ نے توریت کی تختیون کو اُٹھایا + توریت کے نسخے اُن لوگون کے لیے جو
اپنے پروردگار سے ڈرتے ہین ہدایت اور رحمت تھے + پھر موسیٰ[۹۲] نے ہماری وعدہ گاہ پر
لانے کے لیے اپنی قوم کے ستر آدمی چُنے + جب اُن پر زلزلہ آیا - تو موسیٰ نے کہا "اے میرے
پروردگار! اگر تو چاہتا تو اُن کو اور مجھکو تو پہلے ہی ہلاک کر دیتا + ہم مین سے احمقون نے جو کچھ
کیا - اُس کی پاداش مین کیا تو ہم کو ہلاک کرے گا؟ - یہ سب تیرے کرشمے ہین + اِن سے تو جسے
چاہے گمراہی مین چھوڑ دے اور جسے چاہے راہ راست بتائے + تو ہمارا کارساز ہی - ہم کو بخشدے
اور ہم پر رحم کر کہ تو سب سے بہتر بخشنے والا ہی + اس دنیا مین اور آخرت مین بھی ہمارے لیے
نیکی لکھدے - ہم تیری طرف رجوع ہوئے" + اللہ نے کہا "مین جسے چاہتا ہون اپنے عذاب

دوبارہ کوہ طور پر حضرت موسیٰ گئے

[۹۱] یعنی غصہ مین حضرت موسیٰ کو توریت کا خیال نہ رہا - یہ کہ کہا جاتا ہے کہ حضرت موسیٰ آتے ہی لوگون کو توریت سناتے جیسا کہ اُن کا ارادہ تھا اُنھین ایک دوسرا ہی مرحلہ طے کرنا پڑا + [۹۲] موسیٰ جب طور پر پھر گئے تو ستر آدمی اور ساتھ لیتے گئے + ان لوگون نے وہی خواہش ظاہر کی جو موسیٰ نے کسی وقت ظاہر کی تھی یعنی دو بدو خدا سے گفتگو کرنے کی خواہش ظاہر کی + پہاڑ پر زلزلہ آیا حضرت موسیٰ سمجھ گئے کہ یہ عتاب باری ہی اور کہنے لگے کہ خدایا احمقون کی وجہ سے سب پر عتاب نہ کیجیے +

میں گرفتار کرتا ہوں اور میری رحمت ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہی + میں اپنی رحمت اُن لوگوں کے لیے لکھ دونگا جو پرہیزگاری اختیار کریں گے - زکوٰة دیں گے میری آیتوں پر ایمان لائینگے اور آئندہ چل کر ایسے پیغمبر[۵۱] کی تبعیت کریں گے جو اَن پڑھ نبی ہوگا اور جس کی بشارت کو وہ اپنے پاس توریت اور انجیل میں بھی لکھا ہوا پائیں گے - اور جو اچھے کام کا اُن کو حکم دے گا اور بُرے کام سے انھیں منع کرے گا - پاک چیزیں اُن کے لیے حلال بنائے گا اور ناپاک چیزوں کو حرام ٹھہرائے گا - اور احکام سخت کے بوجھ اور قیدیں جو اُن پر ہوں گی وہ اُن کو دور کرے گا + جو لوگ اُس پر ایمان لائیں گے - اُس کی حمایت کریں گے اور اُس کی مدد دینگے اور جو نور کہ اُس کے ساتھ[۵۲] اُتارا جائے گا - اُس کی پیروی کریں گے - وہی لوگ مراد کو پہونچیں گے

ع ۲۰ اے محمد! تو کہہ "لوگو! تم سب کی طرف میں اُس اللہ کا بھیجا ہوا آیا ہوں جسکی بادشاہت آسمانوں اور زمین میں ہی + اُس کے سوا کوئی دوسرا معبود نہیں ہی + وہی جلاتا ہی اور وہی مارتا ہی + اب تم اللہ اور اُس کے رسول اَن پڑھ نبی پر ایمان لاؤ جو اللہ اور اُس کی کتابوں پر یقین کرتا ہی - اور اُس کی تبعیت کرو تاکہ تم راہ راست پا جاؤ" + موسیٰ کی قوم میں سے کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو راہ حق کی ہدایت کرتے ہیں اور سچا انصاف کرتے ہیں + ہم نے بنی اسرائیل کے بارہ[۵۳] قبیلے گروہ گروہ جُدا کر دیے تھے + جب موسیٰ کی قوم نے موسیٰ سے پانی مانگا تو ہم نے موسیٰ کی طرف وحی کی کہ "اپنی لاٹھی پتھر پر مار" + پتھر سے بارہ[۵۴] چشمے پھوٹ نکلے + اور ہر قبیلہ نے اپنا گھاٹ پہچان لیا + ہم نے اُن پر ابر کا سایہ کیا اور کھانے کو اُن پر من و سلویٰ[۵۵] اُتارا اور کہا "ہم نے جو پاک روزی تمھیں دی اُسے کھاؤ" + انھوں نے ہمارا کچھ نہیں بگاڑا بلکہ وہ خود اپنا نقصان[۵۶] کرتے رہے + جب بنی اسرائیل سے کہا گیا "اس بستی میں چل کر بسو اور جو جی چاہے یہاں کھاؤ اور حطہ یعنی (استغفار) کہو اور سجدہ کرتے ہوئے دروازے میں داخل ہو - تو تمھاری خطائیں ہم بخشدیں گے + اور نیکوکاروں کو زیادہ نعمتیں دیں گے + تو جو لوگ

آنحضرت کی نسبت تورات و انجیل میں پیشین گوئی

بنی اسرائیل کے بارہ قبیلے

من و سلویٰ

---

۵۱ آنحضرت محمد کے لیے پیشین گوئی تھی + عام طور پر اُمّی ہونا یعنی بے لکھا پڑھا ہونا عیب ہی لیکن آنحضرت کے لیے یہ ہنر تھا بے لکھا پڑھا شخص تمام فضلا اور علما کی رہنمائی کرے یہ ہو نہیں سکتا جب تک کوئی خاص فیضان الٰہی نہو + ۵۲ قرآن + ۵۳ حضرت یعقوب کے بارہ بیٹے تھے اور ہر بیٹے کی اولاد سے ایک جدا جدا قبیلہ پیدا ہوا - موسیٰ کے وقت میں یہ بارہوں قبیلہ موجود تھے + ایک مرتبہ ایک وادی میں پانی کی تکلیف تھی حضرت موسیٰ کے عصا مارنے سے چشمہ نکلا جو بارہ طرف بہنے لگا اور ہر طرف ایک قبیلہ آباد ہوگیا دیکھو سورہ بقر رکوع ۷ + ۵۴ + دیکھو سورہ بقرہ رکوع ۶ + ۵۵ باوجود ہماری ممانعت کے بنی اسرائیل من و سلویٰ کو ذخیرہ کرنے لگے تو ہمنے من و سلویٰ کو موقوف کر دیا + دیکھو سورہ بقر رکوع ۶ +

اُن مین شریر تھے اُنھون نے اُس لفظ کو بدل دیا جو اُنھین سکھایا گیا تھا۔ پھر ہم نے اُن کی نافرمانی کے بدلے اُن پر آسمان سے عذاب بھیجا +

ع ۱ اے محمدؐ! تو بنی اسرائیل سے اُس بستی کا حال تو پوچھ جو دریا کے کنارے[٥١] واقع تھی۔ اور جہان پر اُن کے آبا سنیچر کے حکم مین تجاوز کرتے تھے کہ جب اُن کا سنیچر ہوتا تو مچھلیان پانی کے اوپر کھلم کھلا آتین اور اُن کا سنیچر نہ ہوتا تو نہ آتین۔ اسی طرح ہم اُن فاسقون کو مبتلاے آزمائش رکھتے تھے + یاد کر جب اُن مین سے چند لوگون نے دوسرون سے جو شکار سے منع کرتے تھے کہا "تم کیون اُن لوگون کو نصیحت کرتے ہو جنھین اللہ ہلاک کرتا یا اُن پر سخت عذاب نازل کرنا چاہتا ہے؟" + اُنھون نے جواب مین کہا "اس لیے کہ پروردگار کے پاس مجھے عذر کا موقع رہے اور شاید یہ باز آئین" + جب اُن نافرمانون نے وہ نصیحتین جو اُن کو کی گئی تھین بھلا دین تو بُرے کام سے جو لوگ نصیحت کرتے تھے اُن کو تو ہم نے بچالیا اور گنہگارون کو اُن کے فسق کی وجہ سے عذاب سخت مین مبتلا کیا + جب ممنوعات سے وہ باز نہ آئے تو ہم نے اُن سے کہا "ذلیل بندر ہو جاؤ!" + اے محمدؐ! یاد کر جب اللہ نے بنی اسرائیل کو خبردار کر دیا تھا کہ قیامت تک وہ اُن پر ایسے[٥٢] حاکم مسلط رکھے گا جو اُن کو بُری مار دیتے رہین گے + اے محمدؐ! تیرا پروردگار جلد سزا دیتا ہے اور بخشش اور مہربانی بھی رکھتا ہے + ہم نے بنی اسرائیل کو ملک مین گروہ گروہ کرکے متفرق کر دیا۔ اُن مین بعض نیک تھے اور بعض نیک نہین تھے + ہم نے اُن کو نعمتون[٥٣] سے اور مشقتون سے دونون طرح آزمایا تاکہ وہ رجوع ہون + پھر اُن کے بعد ایسے ناخلف[٥٤] لوگ آکر کتاب کے وارث ہوے کہ اس ادنیٰ زندگی کے اسباب کو وہ اختیار کرلیتے ہین اور کہتے ہین کہ ہماری بخشش تو ہو ہی جائے گی اور اگر ویسا ہی دنیاوی اسباب اُن کے پاس اور آجائے تو اُسے بھی لے لین + کیا اُن لوگون سے وہ عہد نہین لیا گیا تھا جو کتاب توریت مین

٥١ داؤد پیغمبر کی امت مین ایک قوم دریا کے کنارے آباد تھی سنیچر کے دن اُن کو شکار کا حکم نہ تھا دریا کے کنارے مچھلی دیکھکر جو سنیچر کو زیادہ آتی تھی کچھ لوگ حکم خدا سے منحرف ہوگئے اور کچھ لوگ نصیحت پر آمادہ ہوے اور بعض ایسے تھے کہ نہ خود گناہ کرتے اور نہ دوسرون کو نصیحت کرتے تھے۔ آخر مین عذاب نازل ہوا اور اُن لوگون کی صورتین بندرون کی سی مسخ ہوگئین اور تین دن کے بعد وہ مرگئے
٥٢ آنحضرت کے وقت مین جو یہودی مغلوب ہوے تو پھر اُن کو کبھی غلبہ نہین ہوا تجارت پر بسر کرتے ہین اور جہان ہین محکوم ہین + ٥٣ انقلاب زمانہ بھی ادب دیتا ہے لیکن اُن پر اسکا بھی اثر نہوا + ٥٤ یہودیان مدینہ کا تذکرہ ہے کہ یہ ناخلف مالک توریت ہوے ہین تو اہل طمع سے اُمرا کی خاطر یا کسب زر کی غرض سے توریت کو بدل ڈالتے ہین اور آئندہ بھی جب فائدہ دیکھین گے تو بدلتے رہین گے

لکھا ہوا ہے کہ یہ اللہ کے بارے میں سچ ہی کہیں گے اور جو کچھ اِس کتاب میں ہے اسے پڑھتے رہیں گے + آخرت کا گھر پرہیزگاروں کے لیے بہت اچھا ہے + اے بنی اسرائیل! کیا تم اتنا نہیں سمجھتے؟ بنی اسرائیل میں سے جو لوگ کتاب (توریت) کو محکم پکڑے ہوئے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں ہم ان نیکی کرنے والوں کا ثواب[51] ضائع نہ کریں گے + اے محمدؐ! تو بنی اسرائیل کو وہ وقت یاد دلا جب ہم نے اُن کے اوپر سائبان کی طرح پہاڑ کر دیا تھا۔ اور وہ سمجھے تھے کہ پہاڑ اُن پر گرا جاتا ہے۔ اور ہم نے کہا تھا "یہ کتاب جو ہم نے تمھیں دی ہے اُسے مضبوطی کے ساتھ لیے رہنا اور جو کچھ اس میں ہے اُسے یاد رکھنا تاکہ اس طرح تم پرہیزگار رہو" +

عہدِ الٰہی پہاڑ کا سائبان

ع ۲۲ اے محمدؐ! لوگوں کو وہ وقت یاد دلا جب بنی آدم کی پیٹھوں سے تیرے رب نے اُن کی نسل پھیلائی تو خود اُن سے اقرار[52] لیا اس طرح کہ اُس نے پوچھا "کیا میں تمھارا رب نہیں ہوں؟" وہ بولے "بے شک ہم گواہ ہیں" + یہ اس غرض سے کیا کہ شاید تم قیامت[53] کے دن کہو "ہم کو اس کی خبر نہ تھی" یا یہ کہو "شرک تو اس سے پہلے ہمارے باپ دادا ہی نے کیا تھا ہم تو اُن کی اولاد تھے اُن کے بعد آئے تھے۔ کیا اُن خطا کاروں کے فعل پر تو ہمیں ہلاک کرے گا؟" + اس طرح ہم اپنی آیتیں تفصیل کے ساتھ بیان کرتے ہیں۔ تاکہ یہ لوگ ہماری طرف رجوع کریں +

معاہدۂ روزِ ازل

اے محمدؐ! تو ان لوگوں کو اُس شخص[54] کا قصہ سنا جس کو ہم نے اپنی کرامتیں دی تھیں وہ اُنھیں چھوڑ بیٹھا تو شیطان نے اُس کا پیچھا کیا اور وہ گمراہ ہو گیا + ہم چاہتے تو اُن کرامتوں کی وجہ سے ہم اُس کا درجہ بلند کرتے۔ لیکن اُس نے پستی کی طرف میل کیا اور اپنی خواہش نفسانی کی پیروی کی + اُس کا حال کتے کا سا ہو گیا کہ اُسے مشقت میں ڈالو تو وہ ہانپتا ہے اور چھوڑ دو جب بھی ہانپتا ہے + یہی مثال ہے اُن لوگوں کی جو ہماری آیتوں کو جھٹلاتے ہیں اے محمدؐ تو یہ قصے انھیں سنا۔ تاکہ یہ کچھ سوچیں + جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا ہے اُن کی حالت بُری ہے۔ وہ اپنا خود ہی نقصان کرتے ہیں + اللہ جسے راہ راست دکھائے۔ وہی راہ راست

بلعم بن باعور

---

[51] ظاہر ہے کہ جس کا دستور العمل قرآن ہوگا وہ بھلا کب نقصان پائے گا + [52] دیکھو حاشیہ ۸ رکوع ۴ سورۂ بقرہ +
[53] روزِ ازل کے معاہدہ کی طرف اشارہ ہے کہ عالمِ ارواح میں اللہ نے اپنے خالق ہونے کا اقرار ارواحِ انسانی سے کرا لیا تھا خیال کیجیے تو اب تک یہ وعدہ ہر انسان کو یاد ہے یعنی ہر انسان بفطرة یہ سمجھتا ہے اور یہی ایک دل بولتا ہے کہ کوئی خالق مطلق ضرور ہے اور وہ اکیلا ہے + [54] دنیا میں نبیوں کے ذریعے سے [illegible] پہنچائے جاتے ہیں تاکہ قیامت کے دن لا علمی کا عذر [illegible] نہ کیا جا سکے + [55] بعضوں نے [illegible] کی طرف اشارہ سمجھا ہے یہ ایک بڑا عابد شخص تھا لوگوں کے کہنے سے حضرت موسیٰ کے خلاف ہو گیا تھا +

پاتے اور جس کو وہ گمراہی میں چھوڑ دے وہی نقصان میں رہتے + ہم نے دوزخ کے واسطے بہت سے جن اور آدمی پیدا کر رکھے ہیں۔ اُن کے دل تو ہیں لیکن وہ اُن سے سمجھنے کا کام نہیں لیتے۔ اُن کے آنکھیں بھی ہیں لیکن وہ اُن سے دیکھتے نہیں۔ اُن کے کان ہیں لیکن وہ اُن سے سنتے نہیں۔ وہ لوگ چوپایوں کی طرح ہیں بلکہ اُن سے بھی زیادہ گمراہ ہیں + یہی وہ لوگ ہیں جو دین سے غافل ہیں + اللہ کے سب اچھے نام ہیں۔ اُن سے اُسے پکارو اور جو لوگ اُس کے ناموں میں کجی کرتے ہیں اُن کو اُن کے حال پر چھوڑ دو + عنقریب وہ آپ اپنے کیے کا بدلا پائیں گے۔ ہماری مخلوقات میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں کہ سچی راہ بتاتے ہیں اور اسی کے مطابق سچا انصاف کرتے ہیں

ع ۲۲ جو لوگ ہماری آیتیں جھٹلاتے ہیں اُن کو ہم آہستہ آہستہ جہنم کی طرف اس طرح کھینچیں گے کہ انھیں [۵۱] خبر بھی نہ ہوگی + میں اُن کو مہلت بھی دوں گا + میرا داؤں بے شک پکا ہے + کیا اُن لوگوں نے یہ خیال نہیں کیا کہ ان کا صاحب (محمد) مجنون [۵۲] تو نہیں ہے + وہ تو صریح ڈرانے والا ہے + کیا انھوں نے آسمانوں اور زمین کے انتظام پر نگاہ نہیں کی ہے۔ اور اللہ نے جو کچھ پیدا کر رکھا ہے اُسے بھی نہیں دیکھا؟ کیا یہ بھی نہیں سوچا کہ شاید اُن کی موت قریب آگئی ہو؟ + اب اس کے بعد وہ کونسی بات ہے جسے سُن کر یہ ایمان لائیں گے؟ + اللہ جسے گمراہی میں چھوڑ دیتا ہے پھر اُسے کوئی بھی راہ بتا نہیں سکتا + اللہ ہی نے ان کو اُن کی شرارت میں بھٹکتا ہوا چھوڑ رکھا ہے + اے محمد! لوگ تجھ سے پوچھتے ہیں کہ قیامت کب قائم ہوگی؟ + تو کہہ دے اُس کا علم میرے رب ہی کو ہے۔ اُس کے وقت پر وہی اُسے ظاہر کرے گا + زمین اور آسمانوں میں وہ ایک بھاری بات ہے۔ تم پر وہ ناگہاں آئے گی + تجھ سے لوگ اس طرح سوال کرتے ہیں گویا تو اُس کو جانتا ہے + تو کہہ دے اُس کی خبر صرف اللہ کو ہے۔ لیکن اکثر لوگ نہیں سمجھتے ہیں + اے محمد! تو کہہ دے میں اپنے ذاتی نفع اور نقصان کا بھی اختیار نہیں رکھتا لیکن اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے + اگر میں غیب دان ہوتا تو بہت سا فائدہ اپنا کر لیتا اور مجھے کبھی گزند نہ پہونچتا + میں تو ایمان لانے والوں کے لیے صرف ڈرانے والا اور خوشی سنانے والا ہوں

ع ۲۳ لوگو! اُسی اللہ نے تم کو نفس [۵۳] واحد سے پیدا کیا اور اُسی کی جنس کا اُس کا جوڑا بنایا کہ وہ اُس کے ساتھ آرام کرے + جب مرد عورت کے ساتھ خلوت کرتا ہے تو عورت کو حمل خفیف

[۵۱] سزائے اعمال میں تاخیر ہو تو یہ خوف نہ رہا۔ [۵۲] ... کو مجنون نہ سمجھو وہ بشیر و نذیر یعنی خوشخبری اور ڈر کا سنانے والا ہو۔ [۵۳] آدم اور حوا کا تذکرہ ہے دیکھو سورہ بقرہ رکوع ۴

ظاہر ہوتا ہی اور وہ اُس حمل کو لیے ہوے چلتی پھرتی ہی + جب عورت بوجھل ہو جاتی ہی تو دونون اللہ کو پکارتے ہین ”اے پروردگار! اگر تو ہمین پورا بچہ دے گا تو ضرور ہم تیرا شکر کرین گے“ + جب اللہ اُنھین پورا بچہ دیتا ہی تو وہ اُس چیز مین جو اُن کو دیجاتی ہی اللہ کا شریک ٹھہرا لیتے ہین + اُن کے شرک سے اللہ بہت برتر ہی + کیا وہ ایسون کو اللہ کا شریک ٹھہراتے ہین جو پیدا نہین کر سکتے بلکہ خود پیدا کیے جاتے ہین + نہ اپنے ماننے والون کی وہ مدد کر سکتے ہین اور نہ خود اپنی مدد کر سکتے ہین + اگر تم بت پرستون کو راہ راست کی طرف بلاؤ تو وہ تمھاری پیروی نکرین گے + تم اُن کو پکارو یا نہ پکارو تمھارے لیے دونون باتین برابر ہین + مشرکو! جنھیے تم اللہ کے سوا بلاتے ہو وہ بھی مثل تمھارے بندے ہین تم اُنھین پکارو۔ اگر تم سچے ہو تو وہ تمھاری فریاد کو پہونچین گے + کیا اُن کے پاس چلنے کے لیے پاؤن - پکڑنے کے لیے ہاتھ - دیکھنے کے لیے آنکھین - سننے کے لیے کان ہین؟ + اے محمدؐ! تو ان مشرکون سے کہہ ”تم جنھین شریک ٹھہراتے ہو اُن کو بلاؤ اور پھر میرے ساتھ برائی کرو اور مجھے مہلت نہ دو + میرا کارساز وہی اللہ ہی جس نے یہ کتاب (قرآن) اتاری ہی اور وہی نیک بندون کی حمایت کرتا ہی + جن معبودون کو تم اُس کے سوا پکارتے ہو- اُن کو یہ استطاعت نہین ہی کہ تمھاری مدد کرین یا خود اپنی مدد کرین اگر تم بت پرستون کو راہ راست کی طرف بلاؤ گے تو وہ نہ سنین گے“ + اے مخاطب! تو اُن کو اپنی طرف تاکتا ہوا دیکھتا ہی- لیکن وہ دیکھتے نہین ہین + اے محمدؐ! معاف کرنے کا خوگر ہو اور نیک کام کا حکم کر اور جاہلون سے کنارہ کش رہ + اگر کبھی تجھے انتقام کے لیے وسوسۂ شیطانی اُبھارے تو تو اللہ سے پناہ مانگ + وہ سب کچھ سنتا جانتا ہی + پرہیزگارون پر جب شیطان کا وسوسہ پڑتا ہی تو وہ متنبہ ہو جاتے ہین اور گویا راہ صواب دیکھنے لگتے ہین- اور جو شیطان کے بھائی ہین اُن کو شیاطین گمراہی مین کھینچے جاتے ہین- پھر کمی نہین کرتے + اے محمدؐ! جب تُو کوئی آیت نہین لاتا - تو یہ کہتے ہین ”تو خود کیون نہین گڑھ لیتا؟“ تو کہہ ”مین میرے

شرک　معاف کرنا　بلاؤن سے ...

۱ بجاے ”پورا بچہ“ کے بعضون نے ”فرزند نیک“ ترجمہ کیا ہی + ۲ اولاد کے معاملہ مین تو ہمات اور شرک تک پہونچ جاتے ہین + ۳ یہان مشرکون اور کافرون کی بیوقوفی کا تذکرہ ہی اور نیز پیغمبر خدا اور رسالت پر ... اور کافرون سے دور رہنے کی ہدایت ہی + ۴ بت پرست مثل بتون کے لا یعقل محض ہین تیری طرف دیکھتے ہین لیکن ... آیات کو نظر نہین آتا - ورنہ تیرے کمالات ان سے مخفی نہ رہتے + ۵ تو اپنا کام کیے جا اور انتقام کے ... [illegible] ... لذا جس ... فرمائشی معجزے دیکھنا چاہتے تھے اسی طرح کبھی اپنے مطلب کے مطابق آیات قرآنی کی بھی فرمائشین کرتے تھے +

رب کی طرف سے جو وحی آتی ہی مین اُسی کا اتباع کرتا ہون - یہ قرآن تمھارے رب کی طرف سے سوجھ بوجھ کی باتین ہین اور مومنون کے لیے ہدایت اور رحمت ہی + لوگو! جب قرآن پڑھا جائے تو اُس کو کان لگا کر سنو اور خاموش رہو - تاکہ تم پر رحم کیا جائے"[۵۱] + اے محمد! اپنے رب کو اپنے جی مین گڑگڑا کر - ڈر کر اور دھیمی آواز سے صبح اور شام یاد کر اور غافل نہ ہو + جو فرشتے تیرے رب کے پاس ہین[۵۲] وہ اُس کی عبادت سے سرتابی نہین کرتے - اُسی پاک ذات کو یاد کرتے ہین اور اُسی کو سجدہ کرتے ہین +

سورۂ انفال

(مدنی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقسیم مال غنیمت

ع اے محمد! مجاہدین اسلام تجھ سے مال غنیمت[۵۴] کے احکام پوچھتے ہین + تو کہہ "مال غنیمت اللہ اور اللہ کے رسول کا ہی + اللہ سے ڈرو اور آپس کے معاملات مین ٹھیک رہو + اگر تم مومن ہو تو اللہ اور اُس کے رسول کی اطاعت کرو + مومن تو وہی ہین جنکے دل اللہ کے ذکر سے ڈر جاتے ہین اور اللہ کی آیتین اُن کے سامنے پڑھی جاتی ہین تو اُنکے ایمان بڑھ جاتے ہین اور اپنے پروردگار پر وہ بھروسا کرتے ہین - نماز پڑھتے ہین اور ہماری دی ہوئی روزی کو خرچ کرتے ہین + بس یہی لوگ سچے مومن ہین اُنکے پروردگار کے پاس اُن کے لیے درجے ہین - مغفرت ہی اور عزت کی روزی ہی" + اے محمد! جس طرح[۵۵] حق (جہاد)

[۵۱] امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ پڑھنے کو اسی آیت سے علماے حنفی منع کرتے ہین اور بعض ائمہ کہتے ہین کہ اُن نمازون سے یہ آیت متعلق نہین ہوسکتی جنمین امام جہر سے سورۂ فاتحہ نہین پڑھتا + [۵۲] عبادت کے لیے چلانا ضرور نہین ہی بلکہ آہستہ آہستہ ذکر کرنا زیادہ اچھا ہی + [۵۳] بعض مفسر "فرشتہ پاس ہین" کی جگہ "خدا رسیدہ" ترجمہ کرتے ہین اور "سرتابی" کی جگہ پر "برائی" رکھتے ہین + اس حالت مین معنی یہ ہونگے کہ خدا رسیدہ لوگ عبادت پر تکبر نہین کرتے + [۵۴] انفال یعنی مال غنیمت + اس سورہ مین تقسیم مال غنیمت کے قاعدے درج ہین + غزوۂ بدر کے بعد یہ آیت نازل ہوئی + غزوۂ بدر کے لیے دیکھو تاریخ الاسلام طبع ثانی ص ۹۱ + [۵۵] جنگ بدر مین مجاہدین تقسیم غنیمت مین کچھ جھگڑنے لگے - ارشاد ہوا کہ تم کیون جھگڑتے ہو مال غنیمت خدا کا ہی - تمکو لڑائی کے صلہ مین جنت ملیگی + جب وہ لوگ الگ ہوگئے تو حکم ہوا کہ مجاہدون کو چار خمس مال کا دیدیا جائے جیسا کہ آگے مذکور ہی + [۵۶] یعنی مسلمانون نے جسطرح گھر سے نکلنے مین اختلاف کیا اسی طرح تقسیم مال غنیمت مین بھی اختلاف کرتے ہین اور بعضون نے تعبیر مال غنیمت کے متعلق یہ آیت سمجھی ہی اور ایسی حالت مین ترجمہ یون ہوگا "اے محمد جسطرح حق (جہاد) کے لیے تجھے تیرے رب نے تیرے گھر سے نکالا تھا اور مومنون کا ایک گروہ اسے پسند نہین کرتا تھا - اسی طرح وہ ... جہاد ... ظاہر ہو ... بھی کچھ مسلمان

کے لیے تجھکو تیرے رب نے تیرے گھر سے ٹھیک نکالا تھا اور مومنون کا ایک گروہ اسے پسند نہین کرتا تھا۔ اسی طرح امر حق ظاہر ہونے کے بعد بھی وہ حق بات (یعنی تقسیم مال غنیمت) مین تجھ سے یون لڑتے ہین گویا وہ دیکھ رہے ہین کہ موت کی طرف چلائے جاتے ہین ✦ مسلمانو! یہ وہ وقت تھا کہ اللہ نے تم سے وعدہ کیا تھا کہ مشرکین مکہ کی دو جماعتون[۵۱] (قافلۂ تجارت یا لشکر قریش) مین سے ایک تمھارے لیے ہو۔ تم چاہتے تھے کہ جس مین لڑنے والے نہ ہون وہ (یعنی قافلۂ تجارت) تم کو ملے اور اللہ کی مرضی یہ تھی کہ وہ اپنے حکم سے دین حق قائم کرے اور کافرون کی جڑ کاٹ دے۔ تاکہ حق ثابت ہو اور ناحق باطل ہو۔ گو یہ کافرون کو بُرا لگے ✦ اُس[۵۲] وقت تم نے اپنے رب سے فریاد کی تو اُس نے تمھاری دعا قبول کرلی اور کہا "مین لگاتار ہزار فرشتون سے تمھاری مدد کرون گا" ✦ اللہ نے یہ محض تمھارے خوش کرنے کے لیے اور تمھارے قلوب مطمئن کرنے کے لیے کیا ورنہ فتح تو اللہ ہی کی طرف سے ہے ✦ اللہ بے شک زور آور حکمت والا ہے ✦

جنگ بدر

ع اُس وقت اپنی طرف سے تم مسلمانون کی تسکین کے لیے تم پر اللہ نے اونگھ طاری[۵۳] کی تھی۔ اور تم پر آسمان سے پانی[۵۴] برسایا تھا کہ تم کو اُس کے ذریعہ سے پاک کرے۔ شیطانی نجاست تم سے دور کرے۔ تمھارے دل مضبوط کردے۔ اور اسی پانی کے ذریعہ سے تمھارے قدم جمائے رکھے ✦ اے محمد! اُس وقت اللہ فرشتون کو حکم دے رہا تھا کہ "مین تمھارے ساتھ ہون۔ مومنون کو تم ثابت قدم رکھو۔ مین عنقریب کافرون کے دلون مین خوف ڈال دیتا ہون۔ اچھا ان کی گردنوںپر مارو اور ان کی پور پور[۵۵] کاٹو۔ اس لیے کہ انھون نے اللہ اور اُس کے رسول کی مخالفت کی ہے ✦

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۴۱) حق (یعنی جہاد) کے اختیار کرنے مین تجھ سے یون لڑتے ہین الخ ✦ ۵۱ جنگ بدر مین آنحضرت نے اللہ کے حکم سے مومنون کو مطلع کردیا تھا کہ قافلۂ تجارت قریش یا لشکر کفار ان دو مین سے ایک کا مال ضرور غنیمت مین ملے گا۔ لوگون کو فتحیاب ہونا بنا معلوم تھا لیکن یہ خیال ہوا کہ قافلہ کا مقابلہ ہوتا تو مال بے زحمت ملتا جو بالکل کم ہمتی پر مبنی تھا اور مصلحت ایزدی یہ تھی کہ لشکر کفار سے مقابلہ ہو کر فتح حاصل ہوئی تو شوکت اسلام بڑھ جائے گی ✦ دیکھو تاریخ الاسلام طبع ثانی نمبر۹ ✦ ۵۲ جنگ بدر مین آنحضرت نصرت کی دعا مانگتے تھے کہ یہ آیت نازل ہوئی۔ دیکھو تاریخ الاسلام طبع ثانی نمبر ۱۰ ✦ ۵۳ جنگ بدر مین ایک خفیف نیند مسلمانون پر طاری ہوگئی تھی جس سے بالکل تکان جاتی رہی اور پھر وہ خوب لڑے ✦ ۵۴ نیند مین اکثر مسلمانون کو احتلام ہوگیا تھا۔ اُن کے نہانے کے لیے پانی برسا اور پانی برسنا اس لیے بھی مفید ہوا کہ مسلمان ریتلی زمین مین تھے پانی برسنے سے مٹی سخت ہوگئی جس سے دوڑنے مین اُن کو آسانی ہونے لگی اور کفار ایسی زمین مین تھے جہان پانی برسنے سے کیچڑ پیدا ہوئی اور کافرون کو لڑنے مین دقت ہوئی ✦ ۵۵ لڑائی کے وقت داؤن گھات سے ہتھیار چلانے کی طرف اشارہ ہے ✦

جو شخص اللہ اور اُس کے رسول کی مخالفت کرے گا تو سزا پائے گا۔ بے شک اللہ سخت عذاب کرنے والا ہی + کافرو! تم اس کا مزہ چکھو اور جانے رہو۔ کافرون کے لیے دوزخ کا عذاب ہی مومنو! جب تم کافرون سے میدان جنگ مین مقابلہ کرو تو اُن کی طرف پیٹھ نہ کرو + ایسے موقع پر جو اُن کی طرف پیٹھ کرے گا۔ لڑائی[۵۱] کا ہنر کرنے یا اپنے لشکر مین شامل ہونے کے علاوہ اور طور پر تو وہ اللہ کے غضب مین آجائے گا۔ اُس کا ٹھکانا جہنم ہوگا + وہ بُری جگہ ہی + مسلمانو! تم نے[۵۲] اُن کو قتل نہین کیا بلکہ اللہ نے اُن کو قتل کیا۔ اے محمد! جب تو نے خاک[۵۳] پھینکی تو وہ تیرا خاک پھینکنا نہ تھا بلکہ وہ اللہ کا خاک پھینکنا تھا۔ تاکہ وہ اپنی طرف سے مومنون کو اچھا انعام (فتح) عطا کرے + اللہ بے شک سنتا جانتا ہی + یہ تو ہو چکا آیندہ بھی اللہ کافرون کی تدبیر کو سست کرتا رہے گا + اے اہل مکہ! اگر تم فیصلہ[۵۴] چاہتے تھے تو تمھارے ساتھ فیصلہ آگیا۔ اب بھی مخالفت اسلام سے باز آؤ تو تمھارے لیے اچھا ہی۔ تم پھر مخالفت کروگے تو ہم پھر اُن کی مدد کرین گے اور تمھاری جماعت کتنی ہی ہوگی تمھارے کچھ بھی کام نہ آئے گی + بیشک اللہ مومنون کے ساتھ ہی +

ع مومنو! اللہ اور اُس کے رسول کی اطاعت کرو اور اُس کے ارشاد سے روگردانی نہ کرو اُس حال مین کہ تم سنتے ہو + اُن لوگون[۵۵] کی طرح نہ ہو جاؤ جو کہتے ہین "ہم نے سنا" حالانکہ وہ سنتے نہین + اللہ کے نزدیک بدترین حیوانات یہ (کفار) ہین جو بہرے گونگے ہین کچھ نہین سمجھتے اللہ ان مین کچھ بھلائی پاتا تو ان کو سننے کی قابلیت عطا کرتا + اللہ اب اُن کو سننے کی قابلیت عطا بھی کرے تو یہ منھ پھیر کر بھاگین گے + اے مومنو جب تمھین اللہ اور اُس کا رسول ایسے چیز کی طرف بلاتا ہی۔ جو زندگی[۵۶] بخشتا ہی تو تم اللہ اور اُس کے رسول کا حکم مانو اور جانو کہ اللہ آدمی

نصیحت

---

۵۱ ضرورت جنگ کے لیے کوئی بھاگے یا اسلیے بھاگے۔ کہ جا کر لشکر اسلام مین ملکر پھر مقابلہ کرے تو مضائقہ نہین۔ ورنہ جان بچانے کے لیے میدان جنگ سے بھاگ جانا اچھا نہین ہی۔ اسمین گفتگو ہی کہ یہ آیت جنگ بدر سے مخصوص تھی یا تمام جہادون سے تعلق ہی ۵۲ تم نہ جان بدر کو مغرور ہونا چاہیے جو کچھ کیا اللہ نے کیا + ۵۳ لڑائی مین آنحضرت نے خاک اٹھا کر کفار کی طرف پھینکی جسکے بعد ہی کفار بھاگنے لگے + اللہ کہتا ہی کہ تم سمجھ کر اللہ ہی نے مٹی بھی پھینکی تھی یعنی جو کچھ کیا وہ اللہ نے کیا + باعتبار روایات مشہورہ یہ ترجمہ مجازی معنون مین کیا گیا ہی ورنہ لغوی معنون مین یہ ترجمہ ہوگا "اے محمد! جب تو نے تیر چلائے تو تو نے تیر نہین چلائے بلکہ اللہ نے تیر چلائے تھے" اور اسکے معنی ظاہر ہین + ۵۴ مخاطب کفار بدر ہین جو لڑائی کے قبل کہتے تھے "اللہ حق اور باطل کا فیصلہ کر دے"۔ بعضون کے نزدیک ترجمہ یون ہونا چاہیے "تم فتح مانگتے تھے تو فتح آگئی" یعنی تمھاری فتح نہ سہی تمھارے دشمن یعنی مسلمانون کی تو فتح ہوئی + ۵۵ کفار، اہل کتاب۔ یا منافقین + ۵۶ زندگی سے بعض مفسرون نے ایمان اور بعض نے قرآن مراد لیا ہی اور بعض کہتے ہین اللہ کی راہ مین جہاد کرنا مقصود ہی۔ کہ اس راہ مین مرنے والے ابدی زندگی پاتے ہین +

اور آدمی کے قلب[۱] کے درمیان حائل رہتا ہی اور اُسی کے پاس تم حاضر[۲] کیے جاؤگے + اُس[۳] بلا سے
ڈرتے رہو جو مخصوص نہوگی اُنھین لوگون کے ساتھ جو تم مین سے سرتابی کرتے ہین۔ اور جانے
رہو کہ اللہ بے شک سخت عذاب کرنے والا ہی + یاد[۴] کرو جب تم مسلمان ملک مین تھوڑے تھے
اور کمزور سمجھے جاتے تھے۔ تم ڈرتے تھے کہ لوگ تمھین اُچک نہ لیجائین۔ پھر اللہ نے تم کو مدینہ مین
جگہ دی اور اپنی مدد سے تم کو قوت دی۔ اور اچھی اچھی چیزین تمھین کھانے کو دین تاکہ تم
شکر گذاری کرو + مومنو تم اللہ اور رسول سے خیانت[۵] نہ کرو۔ اور نہ جان بوجھ کر آپس کی امانتون
مین خیانت کرو + اور جانے رہو کہ تمھارے مال[۶] اور تمھاری اولاد فتنہ ہین۔ اللہ ہی وہ ہی جسکے
پاس بڑا ثواب ہی +

کفار قریش

ع۴ مومنو! اگر تم اللہ سے ڈروگے تو تمھین وہ ممتاز[۷] کرے گا۔ تمھاری بُرائیان تم سے دور
کردے گا۔ تم کو بخشے گا۔ اللہ بڑا فضل کرنے والا ہی + اے محمدؐ! کافرون[۸] نے تیرے ساتھ داؤن
کرکے چاہا کہ تجھے محبوس۔ مقتول یا جلا وطن کرین + وہ داؤن کر رہے تھے کہ اللہ نے بھی داؤن
کیا + وہ سب سے اچھا داؤن کرنے والا ہی + جب اُن کے سامنے ہماری آیتین پڑھی جاتی تھین
تو وہ کہتے تھے ”ہان ہم نے سُنا۔ ہم چاہین تو ایسا ہی قرآن خود کہ لین یہ[۹] تو صرف اگلون کے
قصّے ہین“ + اے محمدؐ! وہ وقت یاد کر کہ جب وہ کفار[۱۰] کہتے تھے ”یا اللہ! اگر یہ (قرآن) تیرے پاس
سے برحق آیا ہی تو ہم پر آسمان سے پتھر برسا یا دردناک عذاب ہم پر نازل کر“ + اے محمدؐ! اللہ ایسا

ف۱ سمجھانا مقصود ہی کہ اللہ جو چاہتا ہی وہی ہوتا ہی + ف۲ قیامت کے دن + ف۳ مطلب ظاہر ہی کہ جب کسی قوم پر عذاب آتا ہی تو اچھے
بُرے سب لوگون پر آتا ہی + بعض مفسرین نے لکھا ہی کہ حضرت عثمانؓ کی خلافت کے اخیر زمانہ مین جو فساد پھیلا اور اسمین اچھے بُرے سب
ہی شامل تھے اُس فتنہ کی یہ پیشینگوئی تھی + ف۴ مہاجرین مخاطب ہین کہ جنھون نے مدینہ مین آکر قوت پکڑی تھی + ف۵ احکام الٰہی کی تعمیل
نہ کرنا خیانت ہی اور آپس مین ایک دوسرے کے مال مین خیانت کرنا وہ تو خیانت ہی ہی + بعض نے اس کا مطلب بطور شان نزول یہ بیان
کیا ہی کہ مدینہ مین بہت سے مسلمان ایسے تھے کہ اُن کے مال اور گھر والے مکہ مین تھے مدینہ مین وہ مسلمانون کے مشورہ سے مطلع ہوکر اپنے
گھر والون کو مطلع کرتے تو راز فاش ہو جاتا اسلیے یہ کہا گیا کہ ایسا راز فاش کرنا اللہ اور اللہ کے رسول سے خیانت کرنا ہی + ف۶ مال اور
اولاد کے لیے تم لوگ اکثر احکام شرعی کے خلاف کرتے ہو لیکن یہ سمجھ لو کہ بڑا ثواب اللہ ہی کے پاس ہی۔ مال اور اولاد تمھارے کام نہ آئینگے + ف۷
امتیاز دنیا مراد ہو یا امتیاز دینی دونون معنی ہو سکتے ہین + ف۸ اشارہ ہی اُس واقعہ کی طرف جب کفار مکہ
نے محمد رسول اللہ کے حبس اور جلا وطنی کے شورے سے باز آکر آپ کو قتل ہی کر ڈالنا چاہا۔ اور اللہ نے
آپ کو مطلع کر دیا اور آپ مدینہ چلے آئے۔ دیکھو تاریخ الاسلام طبع ثانی ص۱۰۱ + ف۹ کفار کہتے تھے کہ
ہم بھی قرآن کی سی عبارت لکھ سکتے تھے لیکن وہ کبھی ایسا کرنے مین کامیاب نہ ہوے + ف۱۰ کفار
مکہ کہتے تھے کہ اللہ نے جس طرح قرآن اُتارا ہی اسی طرح نافرمانی کے بدلے مین ہم پر عذاب کیون نہین
بھیجتا +

نہین ہی کہ تو اُن مین موجود رہے اور وہ اُن پر عذاب کرے + اللہ ایسا نہین ہی کہ بعض لوگ بخشش مانگتے رہین اور اللہ اُن پر عذاب بھیجے + اب تیرے چلے آنے کے بعد اللہ اُن پر عذاب کیون نہ کرے گا کہ وہ لوگون کو مسجد حرام کے آنے سے روکتے ہین حالانکہ یہ اُس کے متولی نہین ہین ۹۔ اُس کے متولی تو متقی لوگ ہین لیکن اکثر کفار اسے نہین سمجھتے + کفار کی نماز خانۂ کعبہ کے پاس بس یہی ہی کہ وہ سیٹیان دیتے ہین اور تالیان بجاتے ہین + اے کافرو! اب اپنے کفر کے بدلے عذاب چکھو + کفار اللہ کی راہ سے لوگون کو روکنے کے لیے اپنے مال خرچ کرتے ہین + وہ مال خرچ تو کرین گے لیکن پچھتائین گے پھر مغلوب بھی ہون گے + کفار دوزخ کی طرف ہانکے جائین گے۔ تاکہ اللہ اس طرح ناپاک لوگون کو پاک لوگون سے جدا کرے۔ اور ناپاک لوگون کو ایک دوسرے پر رکھ کر سب کو ڈھیر کرے اور پھر دوزخ مین ڈالدے + نقصان پانے والے یہی لوگ ہین +

کفار کی نماز

ع ۵ اے محمدؐ! تو کافرون سے کہدے کہ "اگر وہ باز آئین گے تو اُن کی گذشتہ خطائین معاف کر دی جائین گی اور اگر پھر وہی کرین گے تو اگلون کی روش پڑ چکی ہی۔ ان کا بھی وہی انجام ہوگا جو اُن کا ہوا + مسلمانو! تم کافرون سے لڑتے رہو یہان تک کہ فتنہ باقی نہ رہے اور دین کل اللہ کا ہو جاے۔ پھر اگر وہ باز آئین تو اللہ اُن کے اعمال کا دیکھنے والا ہی + اور اگر وہ نہ مانین۔ تو مسلمانو! تم جان لو کہ بے شک اللہ تمھارا حاکم ہی + وہ کیا خوب حاکم ہی اور کیا خوب مددگار ہی +

حکم جہاد

دسوان پارہ

اور جان رکھو کہ مال غنیمت مین پانچوان حصہ اللہ کا۔ رسول کا۔ رسول کے قرابت دارون کا۔ یتیمون کا۔ محتاجون کا اور مسافرون کا ہی۔ اور تمھین اس پر عمل کرنا چاہیے۔ اگر تم اللہ پر ایمان رکھتے ہو اور اُس غیبی مدد پر ایمان رکھتے ہو جو ہم نے اپنے بندے (محمدؐ) پر فیصلہ

تقسیم مال غنیمت

لہ کفار کے کہنے کا یہ جواب تھا کہ جب تک محمدؐ اسی قوم مین ہی اور اپنی قوم کے لیے وہ استغفار کرتا ہی تو عذاب کیونکر نازل ہو + یعنے اللہ اپنے رسول کی ہوتے اس آیت مین خطاب کرتا ہو + اور بعضون کے نزدیک یہ قول بھی کفار ہی کا ہے۔ وہ عذاب مانگتے اور پھر یہ بھی کہتے کہ جب تک محمدؐ ہم مین ہین عذاب دینے کا [illegible] یہ دستور ہی کہ تمامی اور باقی شادیے جاتے ہین [illegible] کی جاتی ہی +

جنگ بدر

کے دن جنگ بدر مین نازل کی تھی جب کہ دونون لشکر گتھے ہوے تھے + اللہ ہر چیز پر قادر ہی + یہ وہ وقت تھا کہ تم اس سرے پر تھے اور کفار اُس سرے پر تھے اور قافلہ تم سے نیچے کی طرف تھا + اگر تم وقت جنگ مقرر کر رکھتے تو وقت مین ضرور اختلاف پڑتا - لیکن اچانک اللہ نے مقابلہ کرا دیا کہ جو اللہ کو کرنا تھا وہ کر دکھاے تاکہ جسے مرنا ہو وہ حجت تمام ہونے کے بعد مرے اور جسے زندہ رہنا ہو وہ حجت تمام ہونے کے بعد زندہ رہے + اللہ بے شک سنتا اور جانتا ہی + اے محمدؐ! اُسی وقت کا یہ واقعہ ہی کہ اللہ نے تجھے خواب[۹۱] مین کفار تھوڑے دکھاے تھے - اگر وہ زیادہ دکھاتا تو تم مسلمان ہمت ہار جاتے اور لڑائی کے بارے مین باہم جھگڑنے لگتے - لیکن اللہ نے تمھین بچا لیا وہ بے شک خیالات دلی سے واقف ہی + اور جب تم ایک دوسرے سے بھڑ پڑے تو کفار کو تمھاری آنکھون مین اُس نے تھوڑا دکھایا[۹۲] اور تمھین بھی اُن کی آنکھون مین تھوڑا دکھایا تاکہ اللہ کو جو کچھ کرنا تھا اُسے پورا کر دکھاے + تمام کامون کا مدار اللہ ہی پر ٹھہرتا ہی +

ع ۶ مومنو! جب کسی فوج کا مقابلہ ہو تو ثابت قدم رہو اور اللہ کو بہت یاد کرو تاکہ تم فلاح پاؤ + اللہ اور اُس کے رسول کی اطاعت کرو[۹۳] اور آپس مین جھگڑا نہ کرو کہ تم ہمت ہار دو گے اور تمھاری ہوا اُکھڑ جائے گی یعنی تمھاری دولت و قوت جاتی رہے گی - اور صبر کرو بیشک اللہ صبر کرنے والون کے ساتھ ہی + تم اُن لوگون (مکہ والون) کی طرح نہ ہو جاؤ جو اتراتے ہوے لوگون کے دکھانے کے لیے اپنے گھرون سے نکلے تھے - اللہ کی راہ سے روکتے تھے + اللہ سے اُن کے اعمال مخفی نہین تھے + اُس وقت شیطان[۹۴] نے اُن کافرون کے حرکات اُن کو عمدہ کر دکھاے اور کہا "آج کوئی آدمی ایسا نہین جو تم پر غالب آسکے - مین تمھارا پشت و پناہ ہون" + پھر جب دونون فوجون مین مقابلہ ہوا - تو وہ اُلٹے پاؤن بھاگا اور بولا "مین تم سے کوئی سروکار نہین رکھتا

سلہ دیکھو تاریخ الاسلام طبع ثانی صفحہ ۱۰۱ + سلہ ۹۲ تمہین اسلیے تھوڑا دکھایا کہ تمہاری ہمت بڑھے اور انھیں اسلیے تھوڑا دکھایا کہ وہ بھاگ نہ جائیں + وہ بھاگتے تو شکار گویا تمہارے ہاتھ سے نکل جاتا اور غلبہ اسلام کی یہ صورت قائم نہ ہوتی + سلہ ۹۳ بعد جنگ بدر مسلمانون سے کہا گیا کہ فتح کے گھمنڈ مین اطاعت رسول سے منحرف نہ ہونا اور باہمی اتفاق مین فرق نہ آنے دینا + اور پھر یہ بھی کہا گیا کہ مکہ والے جس غرور اور نخوت سے آئے تھے ظاہر ہے - گو اللہ نے اونھین شکست دی تو اوس سے عبرت حاصل کرنا چاہیے + سلہ ۹۴ بعضون نے لکھا ہے کہ سراقہ ایک نامی کافر جنگ میں نہین گیا تھا اوسکی صورت مین شیطان فوج کے ساتھ تھا اور یون بھی سمجھ سکتے ہین کہ شیطان سے مراد نفس شیطانی ہے جو برے کام کے وقت موجود رہتا ہے +

مین وہ شی دیکھ رہا ہون جو تمھین نظر نہین آتی۔ مین اللہ سے ڈرتا ہون + اللہ کی مار بڑی سخت ہے" +

ع یہ وہ وقت تھا کہ منافق اور مریض القلب[۵۲] کہتے تھے کہ "ان مسلمانون کو ان کے دین نے مغرور کر دیا ہے" + اللہ پر جو بھروسا رکھتا ہے وہ قوی دل ہو ہی جاتا ہے۔ بے شک اللہ زبردست حکمت والا ہے + اے محمد! کاش تو دیکھتا۔ جب کفار کی روحین فرشتے قبض کرتے تھے۔ ان کے منھون اور پیٹھون پر مارتے تھے اور کہتے تھے "عذاب دوزخ کے مزے چکھو! یہ تمھارے کیے کی سزا ہے بے شک اللہ اپنے بندون پر ظلم نہین کرتا + کافرو! تمھاری بھی وہی گت ہوئی جیسی گت[۵۳] فرعون والون اور ان کے ماقبل والون کی ہوئی + اللہ کی آیتون سے اُنھون نے انکار کیا تو اللہ نے انھین اُنکے گناہون کے بدلے ماخوذ کیا + اللہ بے شک زبردست ہے اور اس کی مار سخت ہے + یہ اس[۵۴] لیے ہوا۔ کہ اللہ جو نعمت کسی قوم کو دیتا ہے اُسے ردوبدل نہین کرتا جب تک وہ قوم آپ ہی اپنی صلاحیت نہ بدل ڈالے۔ اللہ سب کچھ سنتا اور جانتا ہے + کافرو! تمھاری بھی وہی گت ہوئی جیسی گت فرعون والون اور ان کے ماقبل والون کی ہوئی۔ اُنھون نے اپنے پروردگار کی آیتون کو جھٹلایا تو ہم نے اُنھین بسبب اُن کے گناہون کے ہلاک کیا۔ اور فرعون والون کو ہم نے ڈبو دیا۔ کہ یہ سب سرکش تھے + اللہ کے نزدیک کفار بدترین حیوانات ہین وہ کسی طرح ایمان لانے والے نہین ہین + اے محمد! جن سے تو نے معاہدہ صلح کیا ہے وہ اپنے معاہدہ کو ہر بار توڑتے ہین اور ڈرتے نہین ہین + اگر وہ لڑائی مین ملجائین تو اُن پر سختی کر کے اُن کے ذریعہ[۵۵] سے اُن کے مددگارون کو منتشر کر تاکہ وہ اس طرح سوچین + اگر کسی قوم سے تجھے فریب کا خوف ہو تو بلحوظی مساوات[۵۶] تو بھی عہد توڑ ڈال + اللہ دغابازون کو دوست نہین رکھتا +

[۵۱] فرشتون کی مدد مسلمانون کی طرف یا تمھارے شکست کے لیے + [۵۲] وہ لوگ جن کے دلون مین کفر کا مرض تھا + [۵۳] یعنے جنگ بدر مین جس طرح خلاف اُمید کفار مکہ کو ہزیمت ہوئی اسی طرح فرعون کی جماعت گمراہان تباہ ہوئی تھی + [۵۴] کیسا سچا قول ہے۔ جب کسی پر ادبار آتا ہے تو پہلے اُس کی عقل ماری جاتی ہے + کفار مکہ اور فرعونیون وغیرہ کی تباہی کا سبب یہ تھا کہ ان مین صلاحیت باقی نہین رہی تھی + [۵۵] ان پر عہد و شکنی پر ایسی سختی کر کہ دوسرے جو ان کے مددگار ہونے والے ہون تمھین چھوڑ دین + [۵۶] مدینہ کے اطراف کی قومون نے آنحضرت سے معاہدہ صلح و ہمدردی کیا تھا مگر وہ اس پر قائم نہین رہے تھے + ان کے ساتھ بدعہدی کرنے کی اجازت بایں شرط ہوئی کہ بدعہدی مین مساوات چاہیے یعنی کھٹکا بدعہدی کا ہو تو اولاً فریق مقابل کو اطلاع دینا چاہیے کہ ہم تم سے بدگمان ہین اب عہد و پیمان ٹوٹتے ہین +

تنگ بدر

قوم فرعون

معاہدہ صلح

ع ۸ کفار[۵۱] یہ نہ سمجھین کہ وہ نکل گئے وہ ہرگز ہم کو ہرا نہین سکتے + مسلمانو! جہان تک ممکن ہو کبھی قوت سے اور گھوڑون کے باندھنے سے کافرون کے مقابلہ کے لیے ساز وسامان مہیا رکھو۔ اِسطرح تم اللہ کے دشمن۔ اپنے دشمن اور ان کے علاوہ دوسرون پر اپنی دھاک بٹھائے رکھو گے + تم اُن دوسرون[۵۳] کو نہین جانتے۔ اللہ تو اُن کو جانتا ہی + اللہ کی راہ مین جو کچھ تم خرچ کرو گے اُس کا ثواب پورا ملے گا۔ تمھاری حق تلفی نہوگی + اے محمدؐ! اگر کفار صلح کے لیے جھکین تو تو بھی جھک اور اللہ پر بھروسا رکھ + وہ سب کچھ سنتا اور جانتا ہی + اور اگر وہ تجھ سے دغا کرنا چاہین تو اللہ تیرے لیے کافی ہی + اُسی اللہ نے اپنی مدد سے اور مسلمانون سے تجھے قوت دی ہی۔ اور مسلمانون مین اُلفت قلبی پیدا کی ہی + تمام دنیا کے خزانے تو خرچ کرتا جب بھی الفت قلبی تو پیدا نہ کرسکتا۔ مگر وہ اللہ ہی تھا جس نے اُن لوگون مین اُلفت پیدا کی + بے شک وہ زبردست صاحب تدبیر ہی +

ع ۹ اے نبیؐ! تجھے اللہ اور مومنین جو تیرے تابع ہین بس ہین + اے نبیؐ! تو مومنین کو لڑائی پر آمادہ کر + تم مسلمانون مین سے اگر بیس بھی ثابت قدم رہین گے تو وہ دو سو کافرون پر غالب آئین گے اور تم مسلمانون مین سے اگر سو رہین گے تو ایک ہزار کفار پر غالب آئین گے اسلیے کہ یہ لوگ کفار اجر عاقبت نہین سمجھتے + مسلمانو! اب اللہ نے تخفیف[۵۴] کر دی۔ اُس نے دیکھا کہ تم مین کمزوری ہی + اب اگر تم مین سے ایک سو ثابت قدم رہین گے تو وہ دو سو پر غالب آئین گے اور اگر تم مین ایک ہزار ہون گے تو اللہ کے حکم سے دو ہزار پر غالب آئین گے + اللہ صابرون کے ساتھ ہی + نبیؐ کے پاس اُس[۵۵] وقت تک قیدیون کا رہنا مناسب نہین ہی جب تک وہ ملک مین اچھی طرح خونریزی نہ کرلے + تم دنیا کا مال چاہتے ہو اور اللہ آخرت کا ثواب چاہتا ہی +

آیۂ جنگ

مسلمانون کا اتفاق باہمی

ایک مسلمان دس کافرون کو بس ہی

ایک مسلمان دو کافرون پر بھاری ہی

قیدیان جنگ

۵۱ جنگ بدر سے جو کفار بچ کر چلے گئے تھے اُن کی طرف اشارہ ہی کہ وہ پھر گرفتار ہون گے + ۵۲ سامان جنگ مہیا رکھنے کی تاکید اس سے ظاہر ہی + ۵۳ دوسرون سے مراد منافقین ہین اور بعض یہود بنو قریظہ اور کفار فارس وغیرہ سمجھے ہین + ۵۴ گذشتہ آیت کے اعتبار سے آنحضرتؐ نے حضرت حمزہ کو تیس آدمیون کے ساتھ ابو جہل کے قافلہ پر بھیجا جس مین تین سو آدمی تھے اصحاب اس قلت پر مضطرب ہوے اس لیے یہ آیت اُتری۔ دیکھو تاریخ الاسلام طبع ثانی ص ۹۹ + ۵۵ اختتام جنگ بدر کے وقت کثرت رائے سے جب قیدی چھوڑ دئے گئے تھے اُسوقت یہ آیت اُتری تھی کہ فدیہ لیکر چھوڑنے مین غلطی ہوئی + ہر حالت کا ایک مقتضا ہوتا ہی جو حالت کفار مکہ کی تھی اُس کے لحاظ سے قیدیان بدر کو تہ تیغ کرنا ہی مناسب تھا اُن سے یہ امید رکھنا کہ اب وہ نہ لڑین گے غلطی تھی دیکھو تاریخ الاسلام طبع ثانی ص ۱۰۶۔ چنانچہ جنگ احد مین ان لوگون نے پھر مسلمانون پر حملہ کیا اور سخت حملہ کیا دیکھو تاریخ الاسلام طبع ثانی ص ۱۰۸ +

اور اللہ زبردست حکیم ہی + اور اگر اللہ کا حکم تحریر[51] پہلے سے نہ ہوتا۔ تو جو تم نے فدیہ مین لیا اُس کے بدلہ مین تم پر عذاب عظیم ہوتا + مال غنیمت جو تم نے پایا ہی اُسے حلال پاک سمجھ کر کھاؤ اور اللہ سے ڈرتے رہو + وہ بے شک غفور و رحیم ہی +

ع اے نبی! جو قیدی تم مسلمانون کے ہاتھون مین ہین اُن کو تو سمجھا دے۔ کہ "اگر اللہ تمھارے قلوب مین خیر (ایمان) پاے گا تو جو کچھ تم سے چھینا گیا ہی اُس سے بہتر تم کو دے گا اور تمھارے قصور معاف کرے گا۔ اللہ بخشنے والا مہربان ہی" + اور اے محمدؐ! اگر یہ لوگ تمھارے ساتھ دغا کا ارادہ رکھین گے تو اس سے پہلے بھی یہ اللہ سے دغا کر چکے ہین اور اُسی کی سزا مین ان کو اُس نے گرفتار کرا دیا ہی۔ اللہ واقف حال اور صاحب تدبیر ہی + ایمان لانے والے ہجرت کرنے والے۔ اپنے مالون اور جانون سے اللہ کی راہ مین جہاد کرنے والے۔ ان مہاجرین کو جگہ دینے والے اور ان کی مدد کرنے والے یہی لوگ ایک دوسرے کے وارث ہون گے + جن مومنون نے ہجرت نہین کی ہی تم مسلمانون کو اُن کی وراثت[52] سے جب تک کہ وہ ہجرت نہ کرین کوئی تعلق نہین ہی۔ ہان اگر دین مین وہ تم سے طالب مدد ہون تو تم کو ان کی مدد کرنا لازم ہی۔ مگر اُس قوم کے مقابلہ مین نہین جن سے تم سے عہد صلح ہو + اللہ تمھارے اعمال دیکھتا ہی + کفار ایک دوسرے کے وارث ہین + تم اگر اس پر عمل کروگے تو ملک مین فتنہ پھیلے گا اور بڑا فساد ہوگا + جو لوگ ایمان لائے ہین اور اُنھون نے ہجرت کی ہی۔ اللہ کی راہ مین جہاد کیے ہین۔ اور جن لوگون نے مہاجرین کو جگہ دی ہی اور اُن کی مدد کی ہی یہی لوگ سچے مومن ہین + اُن کے لیے بخشش اور عزت کی روزی ہی + اور جو لوگ بعد کو ایمان لائے ہین اور اُنھون نے ہجرت کی ہی اور تم مسلمانون کے ساتھ ہو کر جہاد کیے ہین وہ بھی تم مین داخل ہین + اور اُن مین سے رشتہ دار اللہ کے حکم کے مطابق ایک دوسرے کے زیادہ تر حق دار ہین + بے شک اللہ ہر شی کے مصالح جانتا ہی +

وراثت بین المہاجرین والانصار

سورہ توبہ[53] ۹

(مدنی)

اعلان جنگ بمقابلہ کفار

ع جن مشرکون سے تم مسلمانون نے صلح کے عہد و پیمان کیے تھے۔ اب اللہ اور اُس کا رسول

---

[51] یعنی اہل بدر کا جنتی ہونا یقینی نہ ہوتا۔ [52] یہان ولایت کا ترجمہ وراثت اور ولی کا ترجمہ وارث کیا گیا ہی۔ بعض بجاے وراثت اور وارث کے مدد اور مددگار سمجھتے ہین۔ اسکے بعد جب مکہ مین امن قائم ہو گیا تو قاعدہ وراثت عام مسلمانون مین جاری ہوا دیکھو سورہ احزاب ۳۳ رکوع ۱ [53] [illegible]

اُن سے بیزار ہی ✽ اے مشرکو! چار مہینے[۵۱] ملک مین پھر لو اور سمجھے رہو کہ تم اللہ کو عاجز نہ کرسکوگے
اللہ کافرون کو رسوا کرے گا ✽ اللہ اور اللہ کے رسول کی جانب سے تمام آدمیون کی طرف حج اکبر[۵۲]
کے دن اعلان عام ہی کہ اللہ اور اُس کا رسول مشرکون سے بری ہی ✽ اے مشرکو! تم توبہ کرو تو
تمھارے حق مین اچھا ہی اور اگر مُنھ پھیرو گے تو سمجھے رہو کہ تم اللہ کو عاجز نہ کرسکوگے ✽ اے محمدؐ!
تو کافرون کو دردناک عذاب کی بشارت سُنا دے ✽ ہان وہ مشرکین جن کے ساتھ تم مسلمانون
نے عہدِ صلح کیا تھا اور پھر اُنھون نے کچھ عہد شکنی نہ کی اور نہ کسی کو تمھارے مقابلہ مین مدد دی۔ انکے
ساتھ مدت معدودہ[۵۳] تک تم عہد پر قائم رہو ✽ بدعہدی سے بچنے والون کو اللہ بے شک پسند کرتا ہی ✽
جب ماہ ہائے حرام[۵۴] ختم ہوجائین تو جہان پاؤ مشرکین کو قتل کرو۔ اُن کو پکڑو۔ گھیرو اور اُن کی تاک
مین کمینگاہون مین بیٹھو ✽ پھر اگر وہ لوگ توبہ کرین۔ نماز پڑھین[۵۵] زکوٰۃ دین۔ تو اُن سے تعرض نہ کرو ✽
اللہ بے شک غفور و رحیم ہی ✽ اے محمدؐ! اگر کوئی مشرک تجھ سے پناہ[۵۶] مانگے۔ تو اُس کو یہان تک پناہ
دے۔ کہ وہ کلام اللہ سُن لے۔ پھر اُس کے جائے امن مین اُسے پہونچا دے ✽ اس لیے کہ یہ لوگ
حقیقت اسلام سے واقف نہین ہین ✽

ع ۳ اللہ اور اُس کے رسول کے نزدیک مشرکون کا معاہدہ کیونکر معتبر ہوسکتا ہی؟۔ لیکن وہ لوگ
جن سے تم نے مسجد حرام کے قریب عہد کیے تھے جب تک وہ تم سے سیدھے[۵۷] ہین تم بھی اُن سے سیدھے رہو

کفار کی بدعہدیان

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۴۹) نام سورۂ توبہ ہی اور اسے سورۂ برات بھی کہتے ہین ✽ قرآن جمع کرنے کے وقت یہ چند آیتین متفرق پرچون پر لکھین تو یہ مستقل سورہ کی صورت مین تھین اور نہ یہ معلوم ہوتا تھا کہ کس سورہ کی یہ آیتین ہین باعتبار مفہوم سورۂ انفال کے پیچھے یہ آیتین جمع کردی گئین۔ لیکن بسم اللہ شروع مین نہین لکھا گیا کیونکہ یقینی طور پر یہ کوئی مستقل سورہ نہ تھا ✽ ۵۱ فتح مکہ کے بعد پہلی مرتبہ ابوبکر صدیق کی سعیت مین حج کرنے کو مسلمان مدینہ سے بھیجے گئے تھے ✽ انکے ماتحت یا انکے بعد ہی یہ آیت اُتری تو اسے پڑھکر سُنانے کے لیے حضرت علیؓ تعینات ہوے ✽ آپ نے ایام حج مین مشرکون سے کہا کہ اس چار مہینے میں یعنی اسال کے حج مین تم اور شریک ہو تو آیندہ تم مشرکون کو شرکت حج میسر نہوگی ✽ ۵۲ حج اکبر سے مراد یوم عرفہ ہی یا یوم نحر۔ ہندوستان مین حج اکبر اُسے کہتے ہین جو جمعہ کے دن واقع ہو انکی اصلیت کتب صحیحہ مین پائی نہین جاتی ✽ مشرکین برہنہ اور بدتہذیبی کے ساتھ حج مین شرکت کرتے تھے آنحضرت نے اعلان کرادیا کہ کفار آئندہ سے شرکت حج نہ کرین ✽ ۵۳ یعنی بنو ضمیرہ کہ انسے جو معاہدہ صلح ہوا تھا اسکی مدت مین نو مہینے باقی تھے اور کوئی بدعہدی انسے نہوئی تھی ✽ اُن سے بوجہ نقض عہد کرنا نہ چاہیے اس سے معلوم ہوا کہ بدعہدی کسی کے مقابلہ مین جائز نہین ہی ✽ ۵۴ رجب ذیقعدہ۔ ذی الحجہ۔ محرم ان چار مہینون مین لڑنے کا دستور نہ تھا۔ اس دستور کا لحاظ رکھا گیا ✽ ۵۵ نماز اور زکوٰۃ سے مراد یہ ہی کہ جو فرائض جتنے احکام شرعی ہین انکی پابندی منظور کرین یہ نہین کہ منھ سے کلمہ پڑھکر مسلمانون کو دھوکا دینا چاہین ✽ مسلمانون کو بے وجہ کفار نے مکہ سے نکال دیا تھا۔ پھر جب مسلمانون کا تسلط مکہ پر ہوا تو یہ حکم اُسوقت مجبوری جاری کیا گیا۔ دیکھو تاریخ الاسلام طبع ثانی ص ۱۲۱ ✽ ۵۶ کوئی مشرک اسلام کی حقیقت سننے اور اُس پر غور کرنے کی مہلت چاہے تو مہلت دینا چاہیے ✽ ۵۷ صلح حدیبیہ کے بعد مسلمانون کے ہم عہد بنی بکر پر بنو خزاعہ کی حمایت مین قریش نے حملہ کیا تو مسلمانون کو قریش سے لڑنا جائز ہوگیا ✽ اسی جواز کی طرف یہ اشارہ ہی ✽

بے شک اللہ پرہیزگارون کو دوست رکھتا ہی + مشرکون کا عہد کیونکر لائق اعتبار ہو سکتا ہی؟
اگر یہ تم پر غالب ہوتے ہین تو تمھارے قرابت و عہد کی پروا نہین کرتے + اپنی زبانی باتون سے
یہ تمھین خوش کر دیتے ہین اور ان کے دل پھرے رہتے ہین۔ ان مین اکثر فاسق ہین + اونھون
آیات الٰہی مال[1] قلیل قبول کر کے اللہ کی راہ سے روکتے ہین + انکے اعمال بُرے ہین + مومن کی
قرابت اور عہد کا یہ پاس نہین کرتے اور یہی لوگ حد سے بڑھے ہوے ہین + ہان اگر یہ لوگ
توبہ کر کے نماز پڑھین زکوٰۃ دین تو تمھارے دینی بھائی ہو جائین گے + دانشمندون کے لیے ہم
صاف صاف اپنی آیتین سناتے ہین + عہد کے بعد اگر یہ لوگ اپنی قسمین توڑتے ہین اور تمھارے
دین مین طعن کرتے ہین تو ان سرداران کفر سے لڑو۔ ان کی قسمین قابل اعتبار نہین ہین تاکہ
اسی طرح یہ باز آئین + مسلمانو! کیا تم اُس قوم سے نہ لڑو گے[2] جس نے اپنا عہد توڑ ڈالا؟ رسول
کے نکال لینے کا قصداً انھون نے کیا اور ابتدا انھین کی طرف سے ہوئی۔ کیا تم اُن سے ڈرتے ہو؟
تم مومن ہو تو اللہ کا یہ حق ہی کہ تم اللہ سے زیادہ ڈرو + تم اُن کفار سے لڑو۔ تمھارے ہاتھون
سے اللہ اُنھین سزا دے گا۔ رسوا کرے گا۔ اُن پر تمھین فتح دے کر مومنون کے دل ٹھنڈے کرے گا
اور مومنون کے دلون کا غصہ دور کرے گا + اللہ جسے چاہے توفیق توبہ دے + اللہ واقف حال
اور حکمت والا ہی + مسلمانو! کیا تم سمجھتے ہو کہ تم چھوڑ دیے جاؤ گے اور اللہ اُن لوگون کو نہ جانے گا جو
تم مین سے جہاد کرتے ہین اور اللہ اور اُس کے رسول اور مومنون کے سوا کسی کو دوست نہین
بناتے ہین؟ اللہ[3] تمھارے اعمال سے خبردار ہی +

کفار کی زیادتیان

ع مشرکون کو یہ حق نہین ہی کہ اللہ کی مسجدین[4] آباد کرین درآنحالیکہ شہادت کفر اُن کے
دلون مین ہو + ان کے نیک کام مٹ گئے ہین اور آگ مین ان کو ہمیشہ رہنا ہی + اللہ کی مسجدین
وہی آباد رکھ سکتا ہی جو اللہ اور روز قیامت پر ایمان لاتا ہی۔ نماز پڑھتا ہی زکوٰۃ دیتا ہی اور اللہ
کے سوا کسی سے نہین ڈرتا۔ قریب ہی کہ ایسے لوگ راہ پانے والے ہو جائین گے + کیا تم لوگون[5] نے

مشرکین اور مسجدین

۱؎ ابوسفیان نے جنگ خندق کے لیے رسولؐ کے ہم عہدون کو تھوڑا تھوڑا مال دیکر اپنی طرف کر لیا تھا اُسی طرف یہ اشارہ ہی دیکھو تاریخ الاسلام طبع ثانی صـ۱۲ + اور یہ بھی کہا جا سکتا ہی کہ بعض کفار مکہ محض کھانے پینے کے لالچ سے ابوسفیان کے ساتھ تھے اور قرآن سے منحرف تھے ۲؎ بعد ہجرت مدینہ کے بعد کفار مکہ کی زیادتیان یاد دلا کر جنگ کی ترغیب دیجاتی ہی ۳؎ مجاہد اور غیر مجاہد کو وہ پہچانتا ہی ۴؎ خانہ کعبہ کے مجاور اور خادم ہونے کا حق کفار کو نہین ہی ۵؎ بعض کے نزدیک کفار مخاطب ہین اور بعض کے نزدیک مسلمان مخاطب ہین؟ پچھلی حالت مین یہ معنی کیے جاتے ہین کہ حضرت عباس حاجیون کو پانی پلانے اور حضرت طلحہ کلید کعبہ رکھنے سے حضرت علیؓ کے برابر نہین ہو سکتے جنھون نے جہاد مین کارنمایان کیے پہلی صورت مین یہ معنی ہون گے کہ کفار قریش نے یہودیون سے پوچھا کہ خدمت کعبہ اور خدمت حاجیان ہم لوگ کرتے ہین اصحاب محمدؐ

حاجیون کے پانی پلانے والون اور مسجد حرام کی خدمت کرنے والون کو اُن لوگون کے برابر تصور کیا جنھون نے اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان لاکر اللہ کی راہ مین جہاد کیا ہی؟ اللہ کے نزدیک یہ لوگ برابر نہین ہوسکتے + ظالم لوگون کو اللہ راہ راست نہین دکھاتا + یہ لوگ جو ایمان لائے ہین اور جنھون نے ہجرت کی ہی اور اللہ کی راہ مین اپنے مال اور جان سے جہاد کیے ہین۔ اللہ کے نزدیک بڑے درجہ والے ہین + اور یہی کامیاب ہین + ان کا رب ان کو اپنی رحمت اور اپنی خوشنودی اور ایسے باغون کی بشارت دیتا ہی جن مین انھین دائمی آسائش ملے گی اور جن مین یہ ہمیشہ رہین گے + بے شک اللہ کے پاس بڑا ثواب ہی + مومنو! تم اپنے باپ دادا اور بھائیون کو اگر وہ بمقابلۂ ایمان کفر کو پسند کرین۔ دوست نہ بناؤ + تم مین سے جو کوئی اُن کو دوست بنائے وہ نافرمان ہی + اے محمدؐ! تو مسلمانون کو سمجھادے کہ تمھارے باپ۔ تمھارے بیٹے۔ تمھارے بھائی۔ تمھاری بیبیان۔ تمھارے رشتہ دار۔ مال جو تم نے کمائے ہین۔ تجارت جس کی سرد بازاری سے تم ڈرتے ہو۔ مکانات جنھین تم دوست رکھتے ہو۔ اگر یہ چیزین تمھین اللہ اور اُس کے رسول اور جہاد فی سبیل اللہ سے زیادہ پیاری ہین تو اللہ کے حکم[51] آنے تک انتظار کرو + اللہ نافرمانون کو راہ راست نہین دکھاتا +

فضیلت مہاجرین

ع ۴ اے مسلمانو! اللہ نے تمھاری مدد بہت مواقع پر کی اور حنین[52] کے دن بھی کی۔ جب تم اپنی کثرت پر نازان تھے لیکن وہ کچھ بھی تمھارے کام نہ آئی اور زمین باوجود وسعت کے تم پر تنگ ہوگئی اور پھر پیٹھ پھیر کر تم لوگ بھاگ چلے + پھر اس کے بعد اللہ نے اپنے رسول پر اور مومنون پر اپنی طرف سے تسلی نازل کی اور ایسا لشکر بھیجا جسے تم دیکھ نہ سکتے تھے[53]۔ اور کافرون کو سخت اذیت دی + اور کافرون کی یہی سزا بھی تھی + بعد اس کے جسے چاہے اللہ توفیق توبہ دے کہ وہ غفور و رحیم ہی + مومنو! مشرک تو نجس[54] ہین۔ اس سال کے بعد وہ مسجد حرام کے پاس نہ آئین + اگر تم مفلسی[55] کا اندیشہ کرتے ہو۔ تو اگر اللہ چاہے گا تو عنقریب اپنے فضل سے تمھین غنی کردے گا + اللہ دانا اور حکمت والا ہی + اہل کتاب جو اللہ اور روز آخرت پر ایمان نہین

غزوۂ حنین

مشرک نجس اور مسجد حرام

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۵۱) ہم سے کیونکر افضل ہوسکتے ہین اگلی تقریر کا یہ جواب ہی کہ مسلمان جو راہ خدا مین جان دیتے ہین وہ اہل مکہ سے اچھے ہین +

[51] روز قیامت یا دنیا مین قطعی فیصلہ ہونے تک + [52] غزوۂ حنین کے لیے دیکھو تاریخ الاسلام طبع ثانی صفحہ ۲۶۰ +

[53] تائید غیبی + [54] حنفیون کے نزدیک کافر کا بدن نجس نہین ہی اور بعض ائمہ کافر کو نجس العین سمجھتے ہین + شافعی اور مالکی کافرون کو مسجد مین جانے نہین دیتے اور حنفی صرف حج اور طواف سے منع کرتے ہین + [55] یہ نہ سمجھو کہ کافر حج کو نہ آئین گے تو تجارت کو نقصان پہونچے گا +

لاتے۔ اللہ اور اُس کے رسول کی حرام کی ہوئی چیزون کو حرام نہین جانتے اور دین حق کو تسلیم نہین کرتے۔ ان لوگون سے بھی جب تک یہ خوار ہو کر اپنے ہاتھون سے جزیہ نہ دین تم لڑتے رہو۔ ع۵ یہود عُزیر کو اللہ کا بیٹا کہتے ہین اور نصاری مسیح کو اللہ کا بیٹا کہتے ہین یہ اُن کے مُنھ کی باتین ہین۔ اس کے پہلے بھی کافرون کی ایسی ہی باتین ہوتی تھین۔ اللہ انھین ہلاک کرے یہ کدھر بہکے جا رہے ہین؟ انھون نے اللہ کو چھوڑ کر اپنے علماء اور اپنے مشائخ کو اور مریم کے بیٹے عیسیٰ کو ان لوگون نے اپنا رب بنا لیا ہے۔ حالانکہ سوائے معبود واحد کے دوسرے کی عبادت کا ان کو حکم نہ تھا۔ سوا اُس کے کوئی دوسرا معبود نہین ہے۔ وہ ان کے شرک سے پاک ہے۔ یہ چاہتے ہین کہ اپنے مُنھ سے اللہ کا نور (دین) بجھا دین۔ اور اللہ چاہتا ہے کہ اپنا نور پورا کر کے رہے گو کافرون کو بُرا لگے۔ اُسی اللہ نے ہدایت اور دین حق کے ساتھ اپنا رسول بھیجا ہے تاکہ اُسے تمام دینون پر غالب کرے گو یہ مشرکون کو بُرا معلوم ہو۔ مؤمنو! اہل کتاب کے بہت سے علما اور مشائخ ناحق لوگون کے مال کھاتے ہین اور لوگون کو اللہ کی راہ سے روکتے ہین۔ جو لوگ سونا اور چاندی جمع کرتے ہین اور اللہ کی راہ مین اُسے خرچ نہین کرتے اُن کو تو اے محمدؐ! دردناک عذاب کی خوشخبری سُنا۔ جب کہ وہ سونا اور چاندی جہنم کی آگ مین گرم کیا جائے گا اور پھر اُن کی پیشانیان اُن کے پہلو اور اُن کی پیٹھین اُس سے داغی جائین گی۔ اُس وقت اُن سے کہا جائے گا "یہی تو تم نے اپنے لیے جمع کیا تھا۔ اب اپنے جمع کرنے کا مزہ چکھو"۔ آسمانون اور زمین کی خلقت کے دن سے اللہ کے نزدیک اللہ کی کتاب (لوح محفوظ) مین مہینے شمار مین بارہ ہین۔ جن مین چار[۵۲] مہینے ادب کے ہین۔ یہی ٹھیک بات ہے۔ مسلمانو! تم ان مہینون مین اپنی جانون پر ظلم نہ کرو۔ لیکن تم سب مشرکون سے اُسی طرح باہم مل کر لڑو جس طرح وہ تم سے باہم ملکر لڑتے ہین۔ اور جان لو کہ اللہ زیادتی سے بچنے والون کے ساتھ ہے۔ نسئی یعنی مہینون کا ردوبدل بھی کفر مزید ہے۔ اس کے ذریعہ سے کافر گمراہ ہوتے ہین۔ ایک مہینے کو وہ ایک سال حلال کر لیتے ہین اور دوسرے سال اُسی کو حرام ٹھہرا لیتے ہین تاکہ اللہ کے حرام کیے ہوے مہینون کا تطابق کر لین۔ اور پھر اس طرح اللہ کی حرام کی ہوئی چیز کو وہ حلال کر لیتے ہین۔ اپنے بُرے اعمال انھین بھلے معلوم ہوتے ہین۔ اللہ کافرون کی رہنمائی

---

۵۱ دیکھو تفسیر زیر سورۂ بقرہ ۲ رکوع ۲۵۔ ۵۲ رجب۔ ذیقعدہ۔ ذی الحجہ۔ محرم۔ انھین ماہ حرام (ادب کے مہینے) کہتے ہین۔
۵۳ کفار عرب قمری مہینون کے پابند تھے۔ لیکن جب اُن کو ضرورت ہوتی تھی تو ماہ حرام کو سال شمسی کے شمار سے گھٹا بڑھا کر لڑائی جائز کر لیتے تھے۔

نہین کرتا +

تحریص جہاد

ع ایمان والو! یہ کیا ہو کہ جب تم سے اللہ کی راہ مین نکلنے کو کہا جاتا ہی تو تم زمین مین بوجھل ہو جاتے ہو؟[51] + کیا تم دنیا کی زندگی کو آخرت سے زیادہ پسند کرتے ہو؟ بمقابلہ آخرت کے دنیا کی زندگی کے فائدے بہت قلیل ہین + اگر تم لڑنے کے لیے نہ نکلو گے تو اللہ تمھین بڑی دردناک مار دے گا۔ اور تمھارے سوا[52] دوسری قوم کو تمھاری جگہ پر بدل دے گا اور تم اللہ کا کچھ بگاڑ نہ سکو گے اللہ ہر شی پر قادر ہی + اگر تم رسول کی مدد نہ کرو گے تو کیا؟ اللہ ہی نے اُس کی مدد اُس وقت بھی کی تھی کہ جب کافرون نے اُسے نکال دیا تھا۔ ایک یہ تھا اور دوسرا اُس کا ساتھی تھا۔ دونون[53] غار مین تھے۔ اور یہ (محمدؐ) اپنے ساتھی سے کہتا تھا "تو رنج نہ کر۔ اللہ بے شک ہمارے ساتھ ہی" پھر اللہ نے اپنے رسول پر اپنی طرف سے تسلی نازل کی اور ایسے لشکر سے[54] اُسے مدد دی جسے تم دیکھتے نہ تھے اور کافرون کی بات نیچی کر دی + اللہ ہی کی بات اونچی رہی + اللہ بڑا حکمت والا ہی + مسلمانو! تم ہلکے ہو یا بوجھل ہو (یعنی غیر مسلح ہو یا مسلح) نکل کھڑے ہو۔ اور اللہ کی راہ مین اپنی جانون اور مالون سے جہاد کرو + تم سمجھو تو اسی مین تمھاری بھلائی ہی + اے محمدؐ! اگر مال غنیمت نزدیک ہوتا اور سفر متوسط[55] ہوتا تو یہ منافقین تیرے ساتھ چلتے۔ لیکن مشقت سفر اُن پر گران ہی + اگر تو بلائیگا تو یہ قسمین کھا کر کہین گے کہ "اگر ہم مین قوت ہوتی تو ہم ضرور تم لوگون کے ساتھ چلتے" یہ لوگ اپنے آپ کو ہلاکت مین ڈالتے ہین۔ اللہ جانتا ہی کہ یہ جھوٹے ہین +

منافقین اور جہاد

ع اے محمدؐ! اللہ تجھے معاف کرے[56]۔ سچون کی حالت ظاہر ہوے بغیر اور جھوٹون کو سمجھے بغیر تو نے اُن کو لڑائی مین نہ جانے کی اجازت کیون دیدی؟ + اللہ اور روز آخرت پر ایمان لانے والے اپنے مال اور جان سے جہاد نہ کرنے کی اجازت تجھ سے نہین مانگتے۔ اللہ پرہیزگارون کو خوب جانتا ہی + تجھ سے ایسی اجازت وہی لوگ مانگتے ہین جو اللہ اور روز آخرت پر ایمان نہین رکھتے۔ ان کے دلون مین شک ہی اور اپنے شک مین یہ متردد ہین + اگر یہ گھر سے نکلنے کا

---

[51] غزوۂ تبوک کے لئے مسلمانون کو آمادۂ کارزار کرنے کے لیے یہ آئتین ۹ھ مین اُتری تھین۔ دیکھو تاریخ الاسلام طبع ثانی صفحہ ۱۰۰ [52] یعنے تم لڑنے سے ڈر دگے تو نتیجہ لازمی ہے کہ کوئی دوسری قوم تم پر حکمران ہو جائے گی + [53] مکہ سے آنحضرتؐ اپنے دوست ابو بکر صدیق کے ساتھ بھاگے اور غار ثور مین چھپے اسی کی طرف اشارہ ہے۔ دیکھو تاریخ الاسلام طبع ثانی صفحہ ۸۲ [54] جنگ بدر کیطرف اشارہ ہے + [55] تبوک شام مین تھا بدر کی طرح مدینہ سے قریب نہ تھا + [56] آنحضرتؐ سے چند لوگون نے جھوٹا عذر کرکے جہاد مین شریک ہونے سے اپنے آپ کو مستثنیٰ کرا لیا تھا۔ اس پر یہ حکم آیا +

ارادہ رکھتے تو کچھ سامان سفر کرتے۔ لیکن اللہ ہی نے ان منافقون کا جانا پسند نہین کیا ان کو باز رکھا اور ان سے گویا کہدیا گیا کہ "تم بیٹھنے والون کے ساتھ بیٹھے رہو"* یہ تمھارے ساتھ جاتے تو تمھارے لیے خرابیان ہی پیدا کرتے۔ چلنے کرتے تم مین فساد پھیلاتے۔ تم مین ایسے بھی ہین جو ان کی سُن لیتے ہین* اللہ ظالمون کو خوب جانتا ہی* اے محمدؐ! منافقون[۵۱] نے پہلے بھی فساد پھیلایا تھا اور تیرے کام اُلٹ دیے تھے۔ لیکن اللہ کا وعدۂ حق آ پہونچا اور اللہ کا حکم ظاہر ہوگیا۔ گو منافقین بیزار[۵۲] تھے* انھین منافقین مین سے وہ بھی ہی جو کہتا ہی کہ "مجھے گھر بیٹھ رہنے کی اجازت دیجیے اور مجھے فتنہ مین نہ ڈالیے"* آگاہ ہو کہ یہ لوگ فتنے مین پڑ چکے[۵۳] اور جہنم کافرون کو ضرور گھیرے ہوے ہی* اے محمدؐ! اگر تجھے کوئی بھلائی پہونچتی ہی تو ان کو بُری لگتی ہی اور اگر تجھے کوئی مصیبت پہونچتی ہی تو یہ کہتے ہین کہ "ہم نے تو اسی لیے پہلے سے اپنی تدبیر کرلی تھی" اور خوش خوش واپس چلے جاتے ہین* اے محمدؐ! تو کہہ کہ "ہمین وہی مصیبت پہونچے گی جو اللہ نے ہمارے لیے لکھ رکھی ہی وہ ہمارا مولا ہی اور مومن اللہ ہی پر بھروسا کرتے ہین"* اے محمدؐ! تو منافقون سے کہہ "تم ہمارے حق مین جس امر کے منتظر ہو وہ دو نیکیون مین سے ایک نیکی ضرور[۵۴] ہی اور ہمین یہ انتظار ہی کہ اللہ اپنے پاس سے یا ہمارے ہاتھون سے تم پر عذاب بھیجے* تم انتظار کرو اور تمھارے ساتھ ہم بھی انتظار کرتے ہین"* اے محمدؐ! تو ان منافقون سے کہہ کہ "خوشی[۵۵] سے خرچ کرو یا ناخوشی سے خرچ کرو تم سے کچھ قبول نہ کیا جائے گا* تم لوگ نافرمان ہو"* ان کی خیرات مقبول نہ ہونے کی وجہ یہی ہی کہ یہ اللہ اور اُس کے رسول کی نافرمانی کرتے ہین۔ نماز بھی پڑھنے آتے ہین تو کاہلی کے ساتھ آتے ہین اور خرچ بھی کرتے ہین تو ناخوشی سے خرچ کرتے ہین* اے محمدؐ! تو ان کے مال اور اولاد پہ تعجب نہ کر* اللہ کو یہی منظور ہی کہ وہ حیات دنیاوی مین انھین مال و اولاد کی وجہ سے مبتلاے عذاب رکھے اور کفر کی حالت مین ان کی جان نکلے* یہ منافق اللہ کی قسمین کھا کر مسلمانون سے کہتے ہین کہ "ہم تمھارے ساتھی ہین" مسلمانو! یہ تمھارے ساتھی نہین ہین بلکہ ڈرپوک ہین* اگر[۵۶] یہ کوئی

---

۵۱ جنگ اُحد سے ابن اُبی منافق مع اپنے حلیفون کے واپس چلا گیا تھا* ۵۲ منافقین شروع سے بدخواہ ہین لیکن اسلام کو برابر رونق ہوتی جاتی ہی* ۵۳ مسلمان فتحیاب ہوے تو دنیا ملی۔ مارے گئے تو جنت ملی* دونون صورتون مین انکی بھلائی ہی* منافق اگر سمجھتے ہین کہ مسلمان جنگ مین مارے جائین گے تو وہ بھی ان کے لیے اچھا ہی* ۵۴ جند بن قیس نے کہا تھا کہ مالی مدد کرونگا اور جنگ مین شریک ہونگا اس پر یہ آیت اتری* ۵۵ کافرون کی دولت پر تعجب نہ کرنا چاہیے کہ باوجود کفر کے اُن پر یہ عطاے الٰہی ہی۔ بلکہ یون سمجھنا چاہیے کہ دولت ان کے لیے وبال جان ہی* ۵۶ یعنی منافق تیرا کہنا ڈر سے بڑھتے ہین ابھی کوئی دوسرا سہارا پائین تو تجھ سے منحرف ہو جائین*

جلے پناہ کوئی غار یا گھسنے کی کوئی جگہ پائیں تو بعجلت اُدھر چلے جائیں + ان میں بعض ایسے ہین جو تقسیم صدقات مین تجھ پر طعن کرتے ہین - اگر انھیں کو صدقات مین سے دیا جاے تو راضی رہتے ہین اور نہ دیا جائے تو فوراً بگڑ جاتے ہین + اگر اللہ اور اللہ کے رسول کے دینے پر یہ راضی ہوتے اور کہتے "اللہ ہم کو کافی ہو آئندہ ہمین اللہ اپنے فضل سے دے گا اور اُس کا رسول بھی دے گا - ہم تو اللہ ہی کی طرف راغب ہین" تو یہ ان کے حق مین کہین اچھا ہوتا +

محل صدقات

ع ۸ صدقات کا مال تو صرف فقرا - مساکین - عاملین صدقہ اور مولفہ قلوب (یعنی نومسلمون کے تالیف قلوب) کے لیے ہو - اور نیز گردن آزاد کرنے - کسی کا قرض ادا کرنے - اللہ کی راہ مین خرچ کرنے اور مسافرون کے دینے کے لیے ہو + یہ اللہ کے ٹھہرائے ہوے حقوق ہین + اللہ دانا اور حکیم ہو + ان منافقون مین بعض ایسے ہین جو نبی کو ایذا دیتے ہین اور کہتے ہین کہ یہ تو کان ہی کان رکھتا ہو + اے محمد! تو کہہ "کان ۵۲ تمھارے حق مین بہتر ہو - وہ اللہ کا یقین رکھتا ہو اور مومنون پر یقین رکھتا ہو اور تم مین سے جو لوگ ایمان لائے ہین اُن کے لیے رحمت ہو + اللہ کے رسول کو ایذا دینے والون پر دردناک عذاب ہوگا" + مسلمانو! تحقیق ۵۳ خوش کرنے کے لیے یہ منافقین اللہ کی قسمین کھاتے ہین - اگر یہ مومن ہین تو اللہ اور اللہ کے رسول کو انھین خوش کرنا چاہیے + کیا انھین معلوم نہین ہو کہ اللہ اور اللہ کے رسول سے مخالفت کرنے والون کے لیے دوزخ کی آگ ہو جس مین یہ ہمیشہ رہین گے + یہ بڑی رسوائی ہو + منافق ڈرتے ہین کہین مسلمانون پر ایسی سورت نہ اُترے جو اُن کے دلون کی بات ظاہر کردے + اے محمد! تو ان سے کہہ دے "اچھا ہنستے جاؤ - جس سے تم ڈرتے ہو اللہ تو اُسے ظاہر ہی کرے گا ۵۴" اے محمد! اگر تو ان سے پوچھے گا تو یہ یہی کہین گے ۵۵ "ہم تو صرف باتین کرتے تھے - جی بہلاتے تھے" + اے محمد! تو ان سے پوچھ "کیا تم اللہ اور اللہ کی آیتون اور اللہ کے رسول سے تمسخر کرتے ہو + تمھین عذر کا موقع نہین ہو - ایمان کے بعد تم کفر کر چکے + اگر تم مین سے ۵۶ بعضون کو ہم معاف

منافقین

احکام دین سے تمسخر

---

۵۱ ذوالخویصرہ ایک مرد تمیمی نے تقسیم صدقہ پر کچھ عذر کیا تھا - اُسی کی طرف اشارہ ہو ۵۲ بعض منافقین پیٹھ پیچھے رسول کو بُرا کہتے ہین اور سمجھتے ہین کہ رسول سیدھے ہین جو بات ہم بتا دین گے وہ مان لین گے ان کے پاس کان ہین اور عقل تو ہی نہین - اللہ کہتا ہو کہ رسول کی خلقی سے یہ بہتر ہو + ۵۳ جب لشکر اسلام تبوک سے واپس آیا تو منافقون نے باتین بنا کر مسلمانون کو راضی کرنا چاہا - جو اکہ خدا کا راضی کرنا مقدم تھا جس سے انھون نے پہلو تہی کی + ۵۴ ابن عباسؓ سے مروی ہو کہ ستر منافقون کے نام دحی کے ذریعہ سے آنحضرتؐ کو بتائے گئے تھے - لیکن ضرر ان کا اظہار مناسب نہین سمجھا گیا کہ اس سے اُن منافقون کی اولاد و عیال کو ندامت ہوتی + ۵۵ منافقون نے مسلمانون کے ساتھ بُرائی کی اور پوچھنے پر کہا ہم مذاق کرتے تھے - دل سے نہین کہتے تھے معلوم ہوا کہ دین اسلام سے استہزا نفاق و کفر ہو + ۵۶ یعنی سرگروہ ضرور لائق تعزیر ہین

بھی کردین گے تو دوسرون کو ضرور سزا دین گے۔ اس لیے کہ وہ مجرم ہین +

منافق

ع۹ منافق مرد اور منافق عورتین باہم ایک دوسرے کے ساتھی ہین۔ بُرے کامون کی یہ صلاح دیتے ہین اور نیک کامون سے منع کرتے ہین اور خرچ کے مواقع پر اپنے ہاتھ روک لیتے ہین+ یہ اللہ کو بھول گئے تو اللہ بھی ان کو بھول گیا + منافق ضرور نافرمان بردار ہین + منافق مرد اور منافق عورتون اور کافرون کے لیے اللہ نے جہنم کی آگ کا وعدہ کیا ہی جس مین یہ ہمیشہ رہین گے + یہی ان کو کافی ہی۔ اللہ نے ان پر لعنت کی ہی اور ان کے لیے دردناک عذاب مقرر کیا ہی + منافقوا تم اُنھین لوگون کی طرح ہوگئے جو تم سے پہلے تم سے قوی ترتھے اور مال اور اولاد زیادہ رکھتے تھے + وہ اپنے حصہ کے دنیاوی نفع اُٹھا گئے۔ جس طرح تم سے پہلے لوگون نے بقدر اپنے حصون کے تمتع حاصل کیے تھے اُسی طرح تم نے بھی اپنے حصون سے تمتع حاصل کیے۔ اور جس طرح اُنھون نے باتین بنائی تھین اُسی طرح تم بھی باتین بنانے لگے + اُن لوگون کے اعمال دنیا اور آخرت مین مٹ گئے اور وہ لوگ نقصان مین رہے + ان منافقون سے پہلے جو قوم نوح اور عاد اور ثمود اور قوم ابراہیم اور اصحاب مدین اور اُلٹی ہوئی بستیون (دیہات قوم لوطؑ) کے رہنے والے گذرے ہین۔ کیا انکی خبرین ان تک نہین پہونچین ہا اُن کے پیغمبر اُن کے پاس نشانیان لائے تھے۔ اللہ نے اُن پر ظلم نہین کیا۔ اُنھون نے خود اپنے اوپر ظلم کیا تھا + مسلمان مرد اور مسلمان عورتین یہ باہم ایک دوسرے کے دوست ہین۔ نیک کام کرنے کو کہتے ہین اور بُرے کام سے منع کرتے ہین۔ نمازین پڑھتے ہین زکوٰۃ دیتے ہین۔ اللہ اور اُس کے رسول کی اطاعت کرتے ہین + انھین لوگون پر اللہ رحم کرے گا بیشک اللہ بڑا حکمت والا ہی + مسلمان مردون اور مسلمان عورتون سے اللہ نے ایسی جنتون کا وعدہ کیا ہی جن کے نیچے نہرین جاری ہونگی اور یہ اُن مین ہمیشہ رہین گے اور پاک مکانات انھین جنات عدن (بہشت دائمی) مین ملین گے[۹۱] اور اللہ کی رضا ملے گی جو سب سے بڑھ کر ہی یہی بڑی کامیابی ہی +

تحریص جہاد

ع۱۰ اے نبی! کفار اور منافقین سے توجہاد[۹۲] کر اور اُن پر سختی کر + اُن کا ٹھکانا دوزخ ہی جو بہت بُری جگہ ہی + یہ منافقین قسمین[۹۳] کھاتے ہین کہ ہم نے کوئی نامناسب کلمہ نہین کہا حالانکہ

منافقین

---

۹۱ یہ نعمتین بڑھین اور اپنی زشتی اعمال سے تباہ ہوئین + ۹۲ کفار سے ہتھیار کے ذریعہ سے اور منافقین سے زبان کے ذریعہ سے + ۹۳ منافقین غیبت مین مسلمانون کو اور آنحضرت کو بُرا کہتے تھے اور پوچھنے پر انکار کرتے تھے۔ یہ بیان اس آیت مین ہی شان نزول کے متعلق مفسرون مین اختلاف ہی +

انھوں نے کفر کا کلمہ کہا اور اسلام لاکر کافر ہوگئے اور قصد کیا ایسے امر کا جس مین کامیابی نہوئی -
مسلمانون کے دشمن یہ اس لیے ہوے کہ ان کو اللہ اور اللہ کے رسول نے اپنے فضل سے غنی
کر دیا ہی + یہ توبہ کرین تو ان کے لیے اچھا ہی اور اگر روگردانی کرین گے تو دنیا اور آخرت
مین اللہ ان کو دردناک عذاب دے گا اور روے زمین پر کوئی ان کا یار اور مددگار نہوگا +
ان مین بعض ایسے ہین جنھون نے اللہ سے عہد کیا تھا کہ "اگر اللہ اپنے فضل سے ہم کو دے گا
تو ہم صدقہ دین گے اور نیکو کار ہو جائین گے" لیکن جب اللہ نے اپنے فضل سے انھین دیا تو
بخل کرنے لگے اور سرتابی کرکے اپنے قول سے پھر گئے + پھر نتیجہ یہ ہوا کہ اللہ نے ان کے دلون
مین نفاق ڈال دیا جو اللہ سے ملنے کے دن تک قائم رہے گا - یہ اللہ سے وعدہ خلافی کرنے اور
جھوٹ بولنے کی سزا ہی + کیا یہ نہین جانتے کہ اللہ ان کے راز اور مشورے کو جانتا ہی ؟ وہ
چھپی ہوئی باتون کا جاننے والا ہی + یہ منافقین بخوشی تمام صدقہ دینے والون پر طعن کرتے
ہین اور جو اپنی محنت کے سوا زیادہ کا مقدور نہین رکھتے اور پھر بھی صدقے دیتے ہین اُن پر
ہنستے ہین + اللہ ان منافقون پر ہنستا ہی اور ان پر دردناک عذاب ہوگا + اے محمدؐ! تو ان
کے لیے بخشش مانگے یا نہ مانگے دونون برابر ہین + اگر ان کے لیے تو ستر مرتبہ بھی بخشش مانگے گا
تو اللہ ان کو ہرگز ہرگز نہ بخشے گا + کیونکہ انھون نے اللہ اور اللہ کے رسول کی نافرمانی کی ہی +
اور اللہ نافرمانون کو راہِ راست نہین دکھاتا +

غزوۂ تبوک اور منافق

۱۱ع غزوۂ تبوک مین نہ جانے والے رسول اللہ کی مرضی کے خلاف اپنے گھر بیٹھ رہنے پر خوش
ہوے اور انھون نے اللہ کی راہ مین اپنے مال اور جان سے جہاد کرنا برا جانا اور دوسرون
سے کہا "تم گرمی مین سفر نہ کرو" + اے محمدؐ! تو ان سے کہدے کہ جہنم کی آگ مین اگر یہ سمجھین
تو اس سے زیادہ تر حرارت ہی + ایک دن وہ آئے گا کہ یہ کم ہنسین گے اور زیادہ روئین گے
ان کی کمائی کا یہی بدلہ ہوگا + اے محمدؐ! جب تجھے اللہ ان منافقون کے گروہ کی طرف واپس
لائے اور یہ منافق پھر تیرے ساتھ جہاد کو جانا چاہین تو کہدینا "تم کبھی ہرگز ہرگز میرے ساتھ

سلہ ثعلبہ ایک مفلس مسلمان تھا۔ آنحضرتؐ نے اُس کے لیے دعا کی - جب دولت اُس کی بڑھی تو زکوٰۃ دینے سے وہ منحرف ہوگیا۔ اُسی کی شان مین یہ آیت اُتری + سلہ غزوۂ تبوک کے تہیۂ سفر کے لیے حضرت ابوبکرؓ حضرت عمرؓ حضرت عثمانؓ نے بہت کچھ دیا تھا۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف نے آدھی دولت دیدی تھی - اس پر منافق کہنے لگے کہ عبدالرحمٰن نے نمایش کے لیے دی ہی - اور ابوعقیل نے مزدوری کرکے ایک سیر خرمے دیے تو منافق مسخرہ کرنے لگے - اس آیت سے اُن منافقون کی توہین اور ان مسلمانون کی بڑائی ظاہر کی گئی ہی + سلہ یعنی جب تو جنگ تبوک سے واپس آئے تو ان گھر بیٹھنے والون کو پھر کسی لڑائی مین شریک نہ کرنا +

نہ چلوگے اور نہ کسی دشمن سے میرے ساتھ ہو کر لڑوگے + تم نے پہلی مرتبہ گھر بیٹھ رہنا پسند کیا تو اب ان پیچھے رہجانے والون کے ساتھ بیٹھے ہی رہو" + اے محمدؐ! ان منافقون مین سے کوئی مرجائے تو تو کبھی اُس کے جنازے کی نماز نہ پڑھنا اور نہ اُس کی قبر پر کھڑے ہونا - ان لوگون نے اللہ اور اللہ کے رسول کے ساتھ کفر کیا اور یہ فسق مین مرگئے + ان کے مال اور اولاد تیرے لیے باعث تعجب نہ ہون + اللہ کو یہی منظور ہے کہ وہ دنیا مین مال اور اولاد کے ذریعہ سے ان پر عذاب کرے اور کفر کی حالت مین ان کی جانین نکلین + جب اللہ پر ایمان لانے اور اللہ کے رسول کی معیت مین جہاد کرنے کے لیے سورت نازل ہوئی تو منافقون مین سے اصحاب مقدرت نے تجھ سے گھر بیٹھ رہنے کی اجازت طلب کی اور کہنے لگے کہ "ہم کو گھر بیٹھ رہنے والون کے ساتھ چھوڑ جائیے" + ان لوگون نے گھر بیٹھ رہنے والون کے ساتھ رہنا پسند کیا - ان کے دلون پر مُہر کر دی گئی تھی - یہ لوگ مصالح جہاد نہین سمجھتے + لیکن رسول اور اُس کے ساتھی مؤمنون نے اپنے مالون اور جانون سے جہاد کیے + انھین کے لیے نیکیان ہین اور یہی فلاح پانے والے ہین + اللہ نے ان کے لیے ایسے باغ تیار کر رکھے ہین جن کے نیچے نہرین جاری ہین اور یہ ہمیشہ اُن مین رہین گے + یہی بڑی کامیابی ہے +

غزوۂ تبوک اور اعراب

ع ۱۲ اے محمدؐ! چند دیہاتی بھی معذرت کرتے ہوے آئے کہ تو انھین گھر بیٹھ رہنے کی اجازت دیدے - اور اللہ اور اُس کے رسول کو جھٹلانے والے بھی چند ایسے تھے جو بیٹھ رہے تھے + ان مین سے جنھون نے کفر کیا اُن کو دردناک عذاب پہونچے گا + ناتوانون اور بیمارون اور تنگ دستون پر کچھ گناہ نہین ہے اگر وہ اللہ اور اُس کے رسول کی خیر خواہی کرتے رہین + نیکو کارون پر کوئی الزام نہین ہے + اللہ بخشنے والا مہربان ہے + اے محمدؐ! اُن پر بھی کوئی الزام نہین ہے جو تیرے پاس اس لیے آئے کہ تو اُن کے لیے سواری بہم پہونچائے اور تو نے کہا "میرے پاس تمھارے لیے کوئی سواری نہین ہے" تو وہ واپس گئے اور اس غم مین کہ اُن کے پاس کچھ خرچ نہ تھا اُن کی آنکھون سے آنسو جاری تھے + الزام انھین پر ہے جو مالدار ہو کر تجھ سے بیٹھ رہنے کی اجازت مانگتے تھے اور پیچھے رہجانے والون کے ساتھ رہنے مین خوش تھے - اللہ نے اُن کے دلون پر مُہر کر دی ہے اور وہ مصالح جہاد نہین سمجھتے +

گیارھوان پارہ

معذرت اہل

مسلمانو! جب تم اُن کے پاس واپس جاؤگے تو وہ معذرت کرین گے + اے محمدؐ! تو اُن سے کہدینا کہ تم معذرت نہ کرو - ہم ہرگز ہرگز تمھارا اعتبار نکرین گے - اللہ نے تمھارے حالات سے ہمین خبر دیدی ہی + عنقریب اللہ اور اُس کا رسول تمھارے کام دیکھین گے پھر تم غائب وحاضر کے جاننے والے کی طرف لوٹا دیے جاؤگے - تب اللہ تم کو جتا دے گا کہ تم کیا کرتے تھے + مسلمانو! جب تم اُن کی طرف واپس جاؤگے تو وہ تمھارے سامنے اللہ کی قسمین کھائین گے تاکہ تم اُن سے درگذر کرو + تم اُن سے منھ پھیر لینا[۵۱] + وہ بے شک نجس ہین اور دوزخ اُن کا ٹھکانا ہی - اور یہی اُن کی کمائی کا عوض ہی + وہ تم سے قسمین[۵۲] کھائین گے کہ تم اُن سے راضی ہوجاؤ - تو اگر تم اُن سے راضی بھی ہوجاؤ تو اللہ اُن نافرمانون سے راضی نہوگا + دیہاتی کفر اور نفاق مین بڑے سخت ہین اور اللہ نے جو احکام[۵۳] اپنے رسول پر اُتارے ہین اُن کے مصالح سمجھنے کے قابل نہین ہین + اور اللہ جاننے والا اور حکمت والا ہی + بعض دیہاتی خرچ[۵۴] کرنا تاوان سمجھتے ہین اور تمھارا انقلاب چاہتے ہین + اُنہی پر خود انقلاب کا اثر بد پڑے + اللہ سنتا اور جانتا ہی + بعض دیہاتی ایسے بھی ہین جو اللہ اور روز آخرت پر ایمان لائے ہین اور خرچ کرنے کو عنداللہ ثواب جانتے ہین اور رسول کی دعاؤن کا ذریعہ سمجھتے ہین ہاں آگاہ رہو یہ اُن کے لیے موجب ثواب ہی + اللہ اُن کو عنقریب اپنی رحمت مین داخل کرے گا بیشک اللہ غفور و رحیم ہے +

مہاجر اور انصار

ع۲ اول اول قبول اسلام مین سبقت کرنے والے مہاجرین اور انصار اور خلوص دل سے اُن کی تبعیت کرنے والے مسلمانون سے اللہ راضی ہی اور وہ اللہ سے راضی ہین اور اللہ نے اُن کے لیے ایسے باغ تیار کیے ہین جن کے نیچے نہرین جاری ہین - یہ ہمیشہ اُن مین رہین گے یہ بڑی کامیابی ہی + مسلمانو! تمھارے گرداگرد جتنے دیہاتی ہین ان مین سے بعض منافق ہین + اور بعض اہل مدینہ بھی نفاق مین سرکشی کرتے ہین - اے محمدؐ! تو انھین نہین جانتا + ہم ان کو جانتے ہین + عنقریب ہم ان کو دو مرتبہ دنیا مین سزا دین[۵۵] گے پھر یہ قیامت مین بڑے

منافق

۵۱ مدینہ مین اتنے منافق ایسے تھے جن سے مسلمانون نے اس آیت کے مطابق راہ و رسم ترک کردی تھی + ۵۲ ابن اُبی نے قسم کھائی تھی کہ وہ مسلمانون کا ساتھ کبھی نہ چھوڑے گا + ۵۳ زنا - سرقہ وغیرہ کے حدود (سزائین) جو قرآن مین مذکور ہین دیہاتی عرب اُن کی مصلحتین نہین سمجھتے + ۵۴ صدقہ زکوۃ قربانی وغیرہ + ۵۵ دنیا مین انکی دو سزائین ہونگی ایک تو یہ کہ وہ مسلمانون کی تلوار وغیرہ سے ذلیل ہونگے دوسرے یہ [illegible] ہونگے اور اسکے بعد آخرت مین [illegible]

عذاب کی طرف پھیرے جائینگے + بعض ایسے[۵۱] ہین جنھون نے اپنے گنا ہون کا اعتراف کیا ہے عمل نیک اور عمل بد ملے جُلے کیے ہین - عجب نہین کہ اللہ اُن کی توبہ قبول کرے اِنَّ اللّٰہَ غفور رحیم ہے اے محمدؐ! تو ان کے اموال سے صدقہ زکوٰۃ لے - اور اس طرح تو ان کو پاک اور صاف کر اور انپر دعاے خیر کر + تیری دعا ان کے لیے بے شک موجب تسکین ہی + اللہ سنتا اور جانتا ہی + کیا یہ نہین جانتے کہ اللہ ہی اپنے بندون کی توبہ قبول کرتا ہی اور وہی صدقے قبول کرتا ہی اور اللہ بڑا توبہ قبول کرنے والا مہربان ہی + اے محمدؐ! تو ان سے کہدے "اب تم عمل کرتے رہو - عنقریب تمھارے اعمال کو اللہ - اُس کا رسول اور مؤمنین دیکھین گے اور تم عنقریب چھپے اور ظاہر باتون کے جاننے والے اللہ کی طرف پھیرے جاؤگے - پھر وہ تمھین بتا دے گا کہ تم دنیا مین کیا کرتے تھے" کچھ لوگ ایسے ہین جو اللہ کے حکم کے امیدوار ہین - وہ چاہے اُن پر عذاب کرے یا اُن کی توبہ قبول کرے + اللہ دانا حکیم ہی + وہ بھی منافق ہین جنھون نے مسلمانون کو ضرر پہونچانے - کفر پھیلانے اور مؤمنین مین تفرقہ ڈالنے کے لیے اور اللہ کے سابق دشمنون کو پناہ دینے کے لیے ایک مسجد[۵۲] بنائی ہی + یہ قسمین کھاتے ہین کہ ہمارا ارادہ نیک ہی + اور اللہ گواہی دیتا ہی کہ یہ جھوٹے ہین + اے محمدؐ! تو اس مسجد مین کبھی نہ کھڑا ہو - ہان وہ مسجد[۵۳] جو پہلے دن سے تقویٰ پر بنائی گئی ہی تیرا اُس مین کھڑا ہونا زیادہ تر سزاوار ہی + اُس مین ایسے لوگ[۵۴] ہین جو خوب پاک رہنا پسند کرتے ہین + اور اللہ پاک رہنے والون کو پسند کرتا ہی + بھلا جس نے اپنی عمارت کی بنیاد اللہ سے ڈرنے اور اُس کو راضی رکھنے پر رکھی ہی وہ اچھا ہی یا وہ اچھا ہی جس نے اپنی عمارت کی بنیاد ایسے گڑھے کے کنارے پر رکھی ہی جو گرا چاہتا ہی اور پھر دوزخ کی آگ مین اُسے لے گرے گا + اللہ ظالمون کو راہ راست نہین بتاتا یہ عمارت[۵۵] جو ان لوگون نے بنائی ہی ان کے دلون مین شک پیدا کرنے والی رہے گی - یہان تک کہ اُن کے دل عمارت کے گرنے سے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائین + اللہ دانا حکیم ہی +

منافقون کی مسجد

۱۴ع اللہ نے جنت کے بدلے مین مؤمنون کی جانین اور اموال خرید لیے ہین + اللہ کی راہ مین

مومنون کی بشارت

[۵۱] بعض مسلمان عدم شرکت غزوۂ تبوک سے سخت نادم ہوے اور اپنے کو ستون مسجد مین باندھ دیا - آیندہ رکوع مین مفصل حالات درج ہین + [۵۲] ابو عامر فاسق نے ایک مسجد جو بعد کو مسجد ضرار مشہور ہوئی اس لیے بنائی تھی کہ وہان پیغمبر خدا کے خلاف سازش کرنے والے منافق جمع ہوا کرین اور ظاہر یہ کیا کہ اُن بیمارون اور ضعیفون کے لیے ہی جو مسجد نبوی تک نہین پہونچ سکتے آنحضرتؐ کو اس مسجد مین جانے سے ممانعت کی گئی + [۵۳] مسجد قبا مراد ہی جو مدینہ سے دو میل پر سب کے پہلے بنی تھی - یا مسجد نبوی مراد ہی جو مدینہ کے اندر تھی + [۵۴] یعنی انصار [۵۵] مسجد ضرار بنانے والے ایسے لوگ ہین کہ اُن کا نفاق اور فسق اُن کے دم کے ساتھ ہی +

یہ لڑتے ہین ۔ مارتے ہین اور مارے جاتے ہین۔ توریت ۔ انجیل اور قرآن مین اللہ کا وعدہ حق درج ہی ۔ اللہ سے زیادہ اپنے وعدے کا پورا کرنے والا کون ہی؟ مسلمانو! تم اس سودے پر جو تمنے اللہ کے ساتھ کیا ہی خوشیان کرو ۔ یہ بڑی کامیابی ہی ۔ توبہ کرنے والے ۔ عبادت کرنے والے حمد کرنے والے ۔ اللہ کی راہ مین چلنے والے ۔ رکوع کرنے والے ۔ سجدے کرنے والے ۔ نیک باتون کا حکم دینے والے ۔ بُرائیون سے روکنے والے اور اللہ کے احکام کی حفاظت کرنے والے یہی مؤمن کہلاتے ہین ۔ اے محمدؐ! تو مؤمنون کو خوشخبری سُنا دے ۔ جب معلوم ہوگیا کہ مشرک لوگ جہنمی ہین تو اُن کے لیے رسول کو اور مؤمنون کو طلب آمرزش نکرنا چاہیے گو وہ اُن کے قرابت والے ہی کیون نہون ۔ ابراہیم نے اپنے باپ (چچا) کے لیے طلب آمرزش اس لیے کی تھی کہ وہ باپ (چچا) سے وعدہ کر چکا تھا۔ لیکن جب اُسے معلوم ہوا کہ اُس کا باپ (چچا) اللہ کا دشمن ہی تو وہ اپنے باپ (چچا) سے دست بردار ہوگیا ۔ ابراہیم بے شک نرم دل اور بُردبار تھا ۔ اللہ ایسا نہین کرتا کہ ایک قوم کو ہدایت دے کر پھر اُسے گمراہ قرار دے۔ تاوقتیکہ وہ اُسے وہ چیزون بتا نہ دے جنسے اُسے بچنا چاہیے ۔ بے شک اللہ سب کچھ جانتا ہی ۔ اللہ ہی کے لیے آسمانون اور زمین کی بادشاہت ہی ۔ وہی جِلاتا ہی اور وہی مارتا ہی ۔ اُس کے سوا کوئی دوسرا تمھارا حمایتی اور مددگار نہین ہی ۔ اللہ کا فضل ہی ۔ نبی اور مہاجرین اور اُن انصار پر جنھون[52] نے عسرت مین نبی کا اُس وقت ساتھ دیا کہ اُن مین سے ایک گروہ کے قلوب مین وسوسے پیدا ہو چلے تھے ۔ پھر اللہ نے اُن پر بھی فضل کیا بے شک اللہ مہربان اور رحم والا ہی ۔ اُن تین شخصون پر بھی اللہ کا فضل ہی جن کی توبہ کا قبول ہونا التوا مین رکھا گیا تھا۔ یہان تک کہ اُن پر زمین باوجود اپنی وسعت کے تنگ ہوگئی اور

غزوہ تبوک

[51] بیت المقدس قبلہ ٹہرا اور شراب حرام ہوگئی لیکن چند مسلمان اس سے پہلے مر چکے تھے جنکو اطلاع نہین ہوئی اللہ اُن کو تسکین دیتا ہی کہ ناواقفیت مین اُنھون نے جو کچھ کیا معاف ہی۔ [52] غزوہ تبوک نہایت سخت تھا گرمی کی شدت تھی دور کا سفر تھا۔ مدینہ مین فصلین تیار تھین۔ ایک تو آنحضرتؐ کی ذات تھی جو اس غزوہ کی محرک تھی دوسرے وہ مہاجر و انصار تھے جو اشارہ پاتے ہی تیار ہوگئے۔ تیسرے وہ مسلمان تھے جو پس و پیش کے بعد شریک سفر ہوئے چوتھے وہ تین اشخاص تھے جو لڑائی مین شریک نہین ہوئے لیکن اپنی عدم شرکت پر سخت نادم تھے۔ جب آنحضرتؐ واپس آئے تو انھون نے آپ کو ۔ اُن لوگون نے ستون مین باندھ دیا اور قبول توبہ کی استدعا کی۔ قبول توبہ عرصہ تک حیز التوا مین رہی اور یہ توبہ کرنے والے اس دُھن مین تھے کہ بھوک پیاس سے مر جائینگے لیکن جب تک توبہ قبول نہوگی بندھے رہین گے۔ بالآخر یہ آیت اُتری جس مین نبیؐ سے لے کر اُن تینون اشخاص تک اپنا فضل ظاہر کیا گیا۔ انکی توبہ قبول ہوئی تب ان کا انفعال مٹا۔ گذشتہ رکوع مین بھی ان ہر سہ اشخاص کی طرف اشارہ ہی۔ ان تینون اشخاص کے نام کعب۔ ہلال اور مرارہ بیان کیے گئے ہین۔ ان سب کے علاوہ جو لوگ بوجہ عذر معقول شریک نہین ہوئے وہ معذور سمجھے گئے اور جو لوگ بے عذر شرکت سے منحرف رہے وہ منافقین مین شمار کیے گئے ۔

اُن کی جانون پر آبنی۔ اور اُنھون نے خیال کیا کہ اگر اللہ سے پناہ ہی تو اللہ ہی کے پاس ہی۔ اللہ نے اُن پر توجہ کی کہ وہ توبہ کرین۔ بے شک اللہ توبہ قبول کرنے والا مہربان ہی۔

ع ۱۵ ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سچ بولنے والون کے ساتھ رہو۔ اہل مدینہ اور مدینہ کے گرد و نواح کے دیہاتیون کو جائز نہ تھا کہ رسول اللہ سے پیچھے رہجائین اور رسول اللہ کو چھوڑ کر اپنے نفس کی فکر کرین۔ اس لیے کہ ان جہاد کرنے والون کو راہ خدا مین پیاس رنج یا بھوک کچھ نہ معلوم ہوئی اور نہ ایسی جگہ اُن کو جانا ہوا جہان کفار کو غیظ آتا۔ اور دشمنون سے انھین کوئی صدمہ پہونچتا۔ مگر عمل صالح ان کے لیے لکھ لیا گیا۔ نیکی کرنے والون کا ثواب بے شک اللہ ضائع نہین کرتا۔ کم و بیش جو کچھ یہ خرچ کرتے ہین یا راہ خدا مین کوئی میدان یہ طے کرتے ہین تو اسکا ثواب ان کے لیے لکھ لیا جاتا ہی تاکہ اللہ ان کے اچھے اعمال کی ان کو جزا دے۔ یہ مناسب نہین ہی کہ ایک ساتھ تمام مومن چل کھڑے ہون۔ ہر گروہ سے ایک جماعت کیون نہین مدینہ مین آتی کہ دین سیکھے اور پھر واپس جاکر اپنی قوم کو ڈرائے شاید وہ اس طرح بُرے کامون سے بچین۔

ع ۱۶ مومنو! تم کفار قریب و جوار کو مارو تاکہ وہ تم مین سختی پائین اور جان لو کہ اللہ زیادتی سے بچنے والون کے ساتھ ہی۔ جب کوئی سورت اُترتی ہی تو بعض منافق باہم پوچھتے ہین "اس سورت نے تم مین سے کس کا ایمان بڑھا دیا؟" جان رکھو کہ اسلہ نے مومنون کا ایمان بڑھایا اور وہ خوش ہین۔ لیکن جن کے دلون مین مرض نفاق ہی اُن کی خباثت پر یہ سورت اور خباثت بڑھا دیتی ہی اور وہ کافر ہی مرتے ہین۔ کیا وہ دیکھتے نہین کہ ہر سال وہ دو ایک مرتبہ مصیبت مین ڈالے جاتے ہین؟ پھر بھی وہ نہ توبہ کرتے اور نہ نصیحت مانتے ہین۔ جب کوئی سورت اُترتی ہی تو ایک منافق دوسرے منافق کو دیکھتا ہی اور یہ کہکر "کوئی مسلمان تو تمھین نہین دیکھتا؟" مسجد سے وہ نکل جاتے ہین۔ اللہ نے اُن کے دل پھیر دیے ہین کیونکہ وہ نادان ہین۔ لوگو! تمھارے پاس تم مین سے ایک رسول آیا ہی۔ شاق ہی اُس پر تمھارا رنج۔ اور تمھاری بہبود کا وہ حریص ہی اور مومنون کا شفیق اور مہربان ہی۔ اے نبی! اس پر بھی لوگ تجھ سے منھ پھیرین تو کہدے۔ مجھے اللہ کافی ہی۔ اُس کے سوا دوسرا کوئی معبود نہین ہی۔ مین نے اُسی پر بھروسا کیا ہی اور وہی عرش عظیم کا مالک ہی۔

معیت صادقین

تخلف رسول اللہ

جزاے اعمال صالحہ

تفقہ فی الدین

حکم جہاد

منافق

سلہ آیت قرآنی سے مومنون کا ایمان بڑھتا ہی اور کافرون کے کفر مین بوجہ اُن کے انکار کے روز بروز ترقی ہوتی ہی۔

سورۂ یونس[1]

(مکی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ع الرا - یہ استوار کتاب کی آیتین ہین + کیا لوگون کو اس پر تعجب ہو کہ ہم نے انھین مین سے ایک آدمی کی طرف اپنی وحی بھیجی کہ وہ لوگون کو ڈرائے اور ایمان والون کو بشارت دے کہ اُن کے لیے اللہ کے نزدیک بڑی پایگاہ ہو؟ - کافر کہتے ہین کہ یہ شخص صریح جادوگر ہو + لوگو! تمھارا رب وہی اللہ ہو جو چھ دنون مین آسمان اور زمین بنا کر عرش کی طرف متوجہ ہو گیا۔ اور وہی تمام کامون کا تدبیر کرنے والا ہو + بے اُس کے حکم کے کوئی اُس کے پاس سفارش نہین کر سکتا + لوگو! یہی اللہ تمھارا رب ہو۔ تم اُس کی عبادت کرو۔ تم غور نہین کرتے ہو + تم سب کو اُسی کی طرف پھر جانا ہو + اللہ کا یہ وعدہ سچا ہو + وہی مخلوقات کو ابتداءً پیدا کرتا ہو پھر اُن کو قیامت مین دوبارہ زندہ کرے گا۔ تاکہ مؤمنین نیکوکار کو انصاف کے ساتھ بدلہ دے اور کافرون کو اُنکے کفر کے بدلے کھولتا ہوا پانی پینے کو اور دردناک عذاب دے + اُسی اللہ نے سورج مین چمک دی ہو۔ اور چاندمین روشنی پیدا کی ہو۔ اور اُس کے لیے منزلین معین کر دی ہین۔ تاکہ تم لوگ برسون کی گنتی اور حساب جانو + اللہ نے یہ سب مصلحت ہی سے پیدا کیا ہو۔ داناؤن کے لیے اللہ بالتفصیل دلیلین بیان کرتا ہو + رات اور دن کے اختلاف مین اور آسمانون اور زمین مین جو کچھ اللہ نے پیدا کیا ہو ان سب مین ڈرنے والون کے لیے قدرت الٰہی کی نشانیان ہین + جو لوگ ہم سے ملنے کی امید نہین رکھتے۔ حیات دنیاوی مین خوش ہین۔ اطمینان سے بسر کرتے ہین اور ہماری نشانیون سے غافل ہین - اُن کی کمائی کا بدلہ یہی ہو کہ دوزخ اُن کا ٹھکانا ہوگا + مؤمنین نیکوکار کو اُن کے ایمان کی برکت سے اللہ راہ راست دکھائے گا۔ اور وہ مرنے کے بعد ایسے آسائش کے باغون مین رہین گے جن کے نیچے نہرین جاری ہونگی۔ جنت مین وہ کہین گے "اے اللہ! تو پاک ہو" اور اُن کی باہمی دعا وہان "سلام" ہوگی اور آخری بات اُن کی یہ ہوگی "تمام تعریف کا سزاوار اللہ ہو جو تمام عالمون کا پروردگار ہو"+

ع۲ جس عجلت سے لوگ اپنے فائدے طلب کرتے ہین - اگر اللہ اتنی ہی عجلت

نعمت | عذر جادوگر نہین ہو | خلقت اور ہدایا | قیامت | منازل قمری | قدرت الٰہی | اہل جنت

[1] حضرت یونس پیغمبر کا اس مین ذکر ہو - اسی لیے اس کا نام سورۂ یونس ہوا۔

انسان بحالت مصیبت

اُن کو نقصان پہونچانے مین کرے تو اُن کی موت آجائے - جو لوگ مرنے کے بعد ہمارے ملنے کی امید نہین رکھتے ہم اُن کو سرکشی مین بھٹکتا ہوا چھوڑ دیتے ہین + جب انسان کو کوئی تکلیف پہونچتی ہو تو وہ لیٹتے بیٹھتے اور اُٹھتے ہم کو یاد کرتا ہو اور جب ہم اُس کی تکلیف دفع کردیتے ہین تو ایسا ہوجاتا ہو گویا اُس نے ہم کو کسی تکلیف کے لاحق ہونے پر پکارا ہی نہ تھا + فضول کارون کو اسی طرح اُن کے اعمال اچھے دکھائے جاتے ہین + لوگو! تم سے پہلے ہم نے اُن لوگون[۵۱] کو ہلاک کیا جو ظلم کرتے تھے اور اُن کے پیغمبر نشانیان لے کر آئے تو وہ ایمان نہین لائے + اسی طرح ہم گنہگارون کو سزا دیتے ہین + اُن کے بعد ہم نے تمھین اُن کا قائم مقام کیا - تاکہ ہم دیکھین کہ تم کیسے عمل کرتے ہو +

کفار اور مشرکین

اے محمدؐ! جب ہماری کھلی کھلی آیتین اِن لوگون کو پڑھ کر سنائی جاتی ہین - تو ہماری ملاقات کی امید نہ رکھنے والے کہتے ہین "اس کے سوا کوئی دوسرا قرآن لا یا اسی کو بدل دے" + اے محمدؐ! تو اُن سے کہہ "میری مجال نہین ہو کہ مین اسے اپنے جی سے بدل دون - مین تو اُسی کی پیروی کرتا ہون جو مجھ پر وحی اُترتی ہو - مین اپنے رب کی نافرمانی کرنے مین بڑے دن (قیامت) کے عذاب سے ڈرتا ہون" + اے محمدؐ! تو ان لوگون سے کہہ "اگر اللہ چاہتا تو مین تم کو یہ قرآن پڑھ کر نہ سناتا اور نہ تم کو اللہ اس سے آگاہ کرتا - تم اتنا[۵۲] نہین سمجھتے کہ مین اس کے پہلے مدتون سے تمھارے ساتھ ہون - لیکن کبھی تم سے وحی کا نام لیا تھا؟" + اللہ پر جھوٹ تہمت لگانے والون یا اُس کی آیتون کو جھٹلانے والون سے بڑھ کر ظالم کون ہو؟ + گنہگارون کو اللہ فلاح نہ دے گا + مشرکین اللہ کے سوا ایسی چیزون کو پوجتے ہین جو اُن کو نہ تو نقصان پہونچا سکتی ہین نہ نفع پہونچاسکتی ہین - اور کہتے ہین "اللہ کے نزدیک یہ معبود ہماری سفارش کرتے ہین" + اے محمدؐ! تو ان سے پوچھ "کیا تم اللہ کو ایسی چیز کی خبر دیتے ہو جس کا وجود نہ وہ آسمانون مین پاتا ہو اور نہ زمین مین پاتا ہو" + وہ ان لوگون کے شرک سے پاک اور بالاتر ہو + تمام آدمی پہلے ایک[۵۳] ہی طریقہ پر تھے پھر اختلاف پیدا ہوا + اے محمدؐ! اگر تیرے رب کی طرف سے وعدۂ قیامت پہلے[۵۴] سے نہوتا تو امور اختلافی اب تک طے ہوگئے ہوتے + اہل مکہ کہتے ہین "محمدؐ پر کوئی نشانی اُس کے رب کے پاس سے

معجزہ

[۵۱] قبل نبوت یہ لوگ آسمان سے عذاب برسنے کی فرمائشین کرتے تھے - حکم ہوا کہ جو مدت عیش سے بسر کرنے کی مقرر ہوئی ہو اگر وہ نہ آجائے گی اگر آسمان سے عذاب آجائے گا - اللہ عذاب بھیجنے مین جلدی نہین کرتا + [۵۲] قوم عاد - قوم ثمود - فرعون - نمرود وغیرہ + [۵۳] قرآن آنحضرتؐ پر ۴۰ برس کی عمر مین نازل ہوا - اگر آنحضرتؐ کو از خود قرآن بنانا ہوتا تو پہلے ہی نہ بنالیا ہوتا + [۵۴] ایک مذہب پہلے سب کا تھا + [۵۵] تمام امور کا فیصلہ قیامت مین ہونا معین ہوچکا ہو اگر ایسا پہلے سے معین نہ ہوگیا ہوتا تو ہر ایک اپنے اعمال کی جزا دنیا مین پاتا اور امور اختلافی یہین طے ہو جاتے +

کیون نہین آئی "؟ اے محمدؐ! تو کہہ" غیب اللہ ہی جانتا ہی - تم منتظر رہو اور مین بھی تمھارے ساتھ منتظر [۱۵] ہون "+

راحت اور تکلیف مین انسانی تلوّن

ع ۳ ہم جب تکلیف پہونچنے کے بعد کوئی راحت آدمیون کو پہونچاتے ہین تو وہ ہماری نشانیون کی مخالفت مین حیلے کرنے لگتے ہین + اے محمدؐ! تو ان لوگون سے کہہ " اللہ حیلون مین زیادہ تر سرعت والا ہو + وہ کہتا ہو کہ ہمارے فرشتے تمھارے حیلے لکھ لیتے ہین "+ لوگو! وہی اللہ تمکو خشکی اور تری مین چلاتا ہی - اور جب تم کشتیون مین ہوتے ہو اور باد موافق سے وہ لوگون کو لے چلتی ہین اور وہ خوش ہو جاتے ہین تو پھر باد مخالف پہونچتی ہی اور ہر طرف سے موجین چلی آتی ہین اور وہ سمجھتے ہین کہ ہم ان مین گھر گئے تو اللہ ہی کو خالص مان کر پکارتے ہین " اے اللہ تو ہم کو اس سے بچائے گا تو ہم ضرور تیرے شکر گذار ہون گے "+ جب اللہ اُن کو بچا لیتا ہی تو وہ خشکی پر پہونچکر ناحق سرکشی کرنے لگتے ہین + لوگو! تمھاری سرکشی تمھاری ہی جانون کے لیے وبال ہی - دنیاوی زندگی کے یہ قلیل فائدے ہین پھر تم ہمارے پاس آؤ گے اور اُس وقت ہم تم کو

حیات دنیا

بتا دین گے کہ تم کیا کرتے تھے + دنیاوی زندگی کی مثال پانی کی سی ہی کہ آسمان سے ہم نے اُسے برسایا پھر زمین کی سبزی جسے آدمی اور جانور کھاتے ہین اُس مین مل گئی + پھر جب زمین نے اپنی شادابی حاصل کر لی اور آراستہ ہو گئی اور اہل زمین سمجھے کہ وہ اُس پر قادر ہو گئے تو ناگاہ ہمارا حکم رات یا دن مین آ پہونچا اور ہم نے اُسے ایسا برباد کر دیا - گویا کل کچھ تھا ہی نہین + اسی طرح سوچنے والون کے لیے ہم اپنی دلیلین بیان کرتے ہین + اللہ لوگون کو

جنتی

دار السلام (بہشت) کی طرف بلاتا ہی اور جسے چاہتا ہی اُسے راہ راست دکھاتا ہی + بھلائی کرنے والون کے لیے آخرت مین بھلائی اور زیادہ بھلائی ہی - تاریکی یا ذلت اُن کے منھ کو نہ چھپائے گی + یہ جنتی ہون گے اور جنت مین ہمیشہ رہین گے + برائی کرنے والون کے لیے برائی کا بدلہ ویسی ہی برائی ہی اور ذلت اُن پر چھائی ہوئی رہے گی + اللہ سے اُن کا بچانے والا کوئی

دوزخی

نہو گا - وہ ایسے روسیاہ ہونگے گویا شب تاریک کے ٹکڑون سے اُن کے منھ ڈھانک دیے گئے ہین + یہ دوزخی ہین اور ہمیشہ دوزخ مین رہین گے + اے محمدؐ! تو لوگون کو یوم حشر سے ڈرا -

---

[۱۵] اہل مکہ جو یہ کہتے تھے کہ ہم بر سر حق ہین تو ہم پر عذاب کیون نہین آتا یا کوئی نشانی ہو نبوت کی - اس کے جواب مین کہا گیا کہ تم بھی انتظار کرو مین بھی انتظار کرتا ہون - عذاب ضرور ہوگا دنیا مین ہو یا قیامت مین ہو + [۱۶] پھر دفعتاً اولے پڑے برد گری بجلی گری - آگ لگ گئی آندھی آئی +

جب ہم ان سب کو جمع کرین گے اور شرکون سے کہین گے کہ تم مع اُن کے جنھین تم نے ہمارا
شریک بنایا تھا اپنی جگہ پر ٹھہرے رہو - پھر ہم اُن مین اختلاف ڈال دین گے تو اُن کے شرکا
اُن سے کہین گے " تم تو ہم کو پوجتے نہ تھے + ہمارے اور تمھارے درمیان خدا ہی شاہد ہی ہمکو
تو تمھاری پرستش کی ذرا خبر ہی نہین ہی " - وہان ہر ایک اپنے اعمال سابقہ کو جانچ لے گا اور
اپنے حقیقی مالک کی طرف سب واپس بلائے جائین گے اور سب اپنی افترا پردازیان بھولجائینگے

ع اے محمدؐ! تو ان لوگون سے پوچھ " کون تمھین آسمان اور زمین سے رزق دیتا ہی؟ -
تمھارے کانون اور آنکھون کا کون مالک ہی؟ - مردہ سے زندہ کو اور زندہ سے مردہ کو کون
نکالتا ہی؟ - کون انتظام چلاتا ہی؟ " وہ کہین گے " اللہ " تو کہہ " پھر تم اُس اللہ سے ڈرتے
کیون نہین؟ + یہی اللہ سچا تمھارا پروردگار ہی - حق بات معلوم کرکے پھر اُس کا نہ ماننا گمراہی
نہین ہی تو کیا ہی؟ - تم لوگ کدھر پھرے جا رہے ہو؟ " + اے محمدؐ! اسی طرح تیرے رب کے کلمات
ان نافرمانون پر صادق آئے کہ یہ ایمان نہین لائین گے + اے محمدؐ! تو ان لوگون سے پوچھ -
" تمھارے شرکا مین کوئی ایسا بھی ہی جو خلقت کی ابتدا کرے اور مار کر پھر جلائے؟ " + تو کہہ
" اللہ خلق کو پیدا کرتا ہی اور پھر مار کر جلاتا ہی - تم کہان پھرے چلے جاتے ہو؟ " + اے محمدؐ! تو
ان لوگون سے پوچھ " آیا تمھارے شرکا مین سے کوئی دین حق کی طرف ہدایت کرتا ہی؟ " تو کہہ
" اللہ دین حق کی طرف ہدایت کرتا ہی تو دین حق کی طرف ہدایت کرنے والے کی پیروی کرنا
چاہئے یا اُسکی پیروی کرنا چاہئے جو بے اس کے کہ کوئی اُسکو راہ بتلائے خود ہی راہ نہین پاتا؟ + تمھین کیا ہو گیا ہی؟
تم کیا حکم کرتے ہو؟ " + ان مین اکثر صرف وہم و گمان کی پیروی کرتے ہین + وہم و گمان
بمقابلہ حق کے کچھ نہین ہی + اللہ تمھارے افعال بیدانشی کو خوب جانتا ہی + یہ قرآن ایسا
نہین ہی کہ اللہ کے سوا دوسرے سے بن سکے - بلکہ یہ تصدیق کرتا ہی اُن کتابون کی جو اُسکے
پہلے سے ہین اور اُن کی تفصیل کرتا ہی - کچھ شک نہین ہی کہ یہ قرآن پروردگار عالم کی طرف سے
آیا ہی + کیا یہ لوگ کہتے ہین کہ اس قرآن کو محمدؐ نے بنا لیا ہی؟ " تو کہہ " اچھا ایسی ہی ایک سورۃ
تم بھی بنا لاؤ اور سچے ہو تو سواے اللہ کے جسے تم چاہو مدد کے لیے بلا لو " - جو بات یہ لوگ سمجھ نہین سکے

اللہ مدبر عالم ہی

تقدیر

قرآن معجزہ ہی

[1] یعنی جن کی تقدیر مین اللہ نے ایمان لانا نہین لکھا ہی وہ کسی طرح ایمان نہین لائین گے ۔ [2] یعنی جنھین تم اللہ کا
شریک ٹھہراتے ہو اُن مین ۔ [3] بروز قیامت ۔ [4] حالات بعد مرگ یا حالات ابتداے آفرینش لوگون کی سمجھ مین
نہین آتے تو اُسے جھٹلاتے ہین - یہی حالت گذشتہ اُمتون کے گمراہون کی بھی تھی +

جس کی تاویل ان کو نہین آتی اُسے یہ جھٹلاتے ہین ۞ اسی طرح اُنھون نے بھی جھٹلایا تھا جو ان کے پہلے گذرے ہین۔ اے محمدؐ! تو دیکھ اُن ظالمون کا کیسا بُرا انجام ہوا ۞ ان مین سے بعض ایسے ہین جو قرآن پر ایمان لائین گے اور بعض ایسے ہین جو کبھی ایمان نہ لائین گے اے محمدؐ! تیرا رب مفسدون کو خوب جانتا ہی ۞

ع ۵ اے محمدؐ! یہ لوگ تجھے جھٹلائین تو کہدے "میرا کام میرے لیے ہی اور تمھارا کام تمھارے لیے ہی۔ میرے اعمال سے تم بری ہوا ور تمھارے اعمال سے مین بری ہون" ۞ ان مین بعض ایسے ہین جو تیری طرف کان[۹۱] لگاتے ہین۔ لیکن کیا یہ بے عقل بہرے ہون گے جب بھی تو ان کو سُنا سکے گا؟ ۞ ان مین بعض تیری طرف دیکھتے ہین۔ لیکن کیا تو بے اٹکل اندھون کو بھی راہ بتائے گا؟ ۞ اللہ آدمیون پر کچھ ظلم نہین کرتا لیکن آدمی آپ اپنے اوپر ظلم کرتے ہین ۞ جب روز قیامت مین وہ آدمیون کو جمع کرے گا تو ایسا معلوم ہوگا گویا دنیا مین وہ دن مین ایک گھڑی ٹھہرے تھے۔ آپس مین ایک دوسرے کو وہان پہچانینگے۔ اللہ کے ملنے کو جنھون نے جھٹلایا تھا وہ نقصان مین رہین گے اور راہ پانے والے نہونگے ۞ اے محمدؐ! جو عذاب[۹۲] ہم نے اُن کے لیے موعود کیا ہی اُسے ہم دنیا ہی مین دکھا دین اور تو بھی دیکھ لے یا ہم تجھے وفات دین اور پھر تو دیکھے بہر حال یہ سب ہماری طرف پھر آئین گے۔ اللہ ان کے افعال دیکھ رہا ہی ۞ ہر امت کے لیے ایک رسول ہوا ہی۔ جب اُن کے رسول ہمارے پاس آئین گے تو انصاف کے ساتھ اُن مین فیصلے کر دیے جائین گے۔ اُن پر ظلم نہوگا ۞ مسلمانو! یہ تم سے پوچھتے ہین "تم سچے ہو تو بتاؤ یہ وعدہ عذاب کب پورا ہوگا؟" اے محمدؐ! تو کہہ "مین اپنی ذات کے لیے بھی ضرر یا نفع کا مالک نہین ہون اللہ جو چاہتا ہی وہی ہوتا ہی ۞ ہر امت کے لیے ایک وقت مقرر ہی ۞ جب وہ وقت انکا آپہونچتا ہی تو ایک دم کے لیے بھی تاخیر و تقدیم نہین ہوتی" ۞ اے محمدؐ! تو کہہ "یہ تو بتاؤ اُس کا عذاب تم پر رات کو آئے یا دن کو آئے۔ ہوگا تو وہ عذاب ہی؟ گنہگار لوگ اُس کے لیے جلدی کیون مچا رہے ہین؟ - کیا جب عذاب آجائے گا تب ہی اُس پر تم ایمان لاؤگے؟" اُس وقت تم سے کہا جائے گا "اب تم قائل ہوے؟ - تم تو اُس کے لیے بڑی جلدی مچا رہے تھے" ۞ اُس وقت ظالمون سے یہ بھی کہا جائے گا "دائمی عذاب چکھو۔ تمھاری ہی کمائی کا یہ بدلہ ہی" اے محمدؐ!

ذکر قیامت

---

[۹۱] ان مین بعض بڑے اطمینان سے تیری باتین سنتے ہین یا بغور تیری طرف دیکھتے ہین تو اس سے یہ سمجھ کہ یہ پیغمبر ایمان بھی لائین گے ۞ [۹۲] کفار اپنے کیے کا بدلہ ضرور پائین گے دنیا ہی مین نہین تو عاقبت مین ضرور پائین گے ۞

یہ لوگ تجھ سے پوچھتے ہیں۔ کیا یہ سب باتیں سچ ہیں؟ تو کہہ دے مجھے قسم ہو میرے پروردگار کی۔ بے شک سچ ہیں۔ تم اللہ کو عاجز نہ کر سکوگے۔

عذاب قیامت

ع اگر گنہگار دل کی پاس زمین کی تمام چیزیں قیامت میں ہوں تو وہ اپنی جان کے بدلے میں دینے کو تیار ہو جائیں گے۔ وہ عذاب دیکھیں گے تو پچھتائیں گے۔ ان میں فیصلہ انصاف کے ساتھ ہوگا۔ اُن پر ظلم نہ ہوگا۔ جان رکھو کہ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہو اللہ ہی کا ہو یاد رکھو کہ اللہ کا وعدہ سچا ہو۔ لیکن اکثر لوگ نہیں سمجھتے۔ وہی جلاتا ہو اور وہی مارتا ہو اُسی کی طرف تم سب پھر جاؤگے۔ لوگو! تمھارے پاس تمھارے رب کی طرف سے نصیحت آئی ہو جو تمھارا دلوں کے روگ کی دوا ہو اور مومنوں کے لیے باعث ہدایت و رحمت ہو۔ اے محمد! تو لوگوں سے کہہ دے یہ قرآن اللہ کا فضل اور اُس کی رحمت ہو۔ چاہیے کہ لوگ اس سے خوش ہوں۔ جو کچھ وہ نفع دنیا کے لیے جمع کر رہے ہیں اُس سے یہ کہیں اچھا ہو۔ اے محمد! تو اِن لوگوں سے کہہ دے بھلا دیکھو تو اللہ نے تمھارے لیے روزی اُتاری تو تم نے اُس میں سے کچھ حرام اور کچھ حلال ٹھہرالیا۔ اے محمد! تو ان سے پوچھ دے کیا اللہ نے ایسا حکم دیا ہو یا تم اللہ پر جھوٹ افترا کرتے ہو؟ اللہ پر جھوٹ افترا کرنے والے روز قیامت کو کیا سمجھے ہوئے ہیں؟ اللہ تو آدمیوں پر فضل کرتا ہو۔ لیکن اکثر لوگ اُس کا شکر نہیں کرتے۔

قرآن

حلت اور حرمت امر شرعی ہو

اللہ حاضر و ناظر ہو

ع اے محمد! تو کسی حال میں ہو۔ کوئی آیت قرآن تو لوگوں کو سنا رہا ہو۔ اور لوگو! تم دنیا کا کوئی کام کر رہے ہو۔ جب تم اُس میں مشغول رہتے ہو ہم تمھیں دیکھتے رہتے ہیں۔ اے محمد! تیرے رب سے زمین و آسمان میں ایک ذرہ برابر بھی غائب نہیں رہ سکتا۔ ذرے سے چھوٹی یا بڑی کوئی چیز ایسی نہیں ہو جو کتاب مبین (لوح محفوظ) میں نہیں ہو۔ آگاہ ہو کہ اولیاء اللہ (خاصان خدا) کو بروز قیامت کچھ خوف یا غم نہ ہوگا۔ یہ وہ ہیں جو ایمان لائے ہیں اور پرہیزگاری کرتے ہیں۔ دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں اُن کو بشارت ہو۔ اللہ کی باتوں میں فرق نہیں آتا۔ یہی بڑی کامیابی ہو۔ اے محمد! تو ان کفار کی باتوں سے غم نہ کھا۔ پورا غلبہ اللہ کو ہو۔ وہ سنتا جانتا ہو۔ لوگو! یاد رکھو کہ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہو اللہ کا ہو۔ تجھے معلوم ہو کہ اللہ کے

اولیاء اللہ

رنج

لہ مرنے کے بعد دوبارہ [illegible] ہیں [illegible] لوگ [illegible] حساب [illegible] ہیں اور قیامت میں تمام [illegible] جب کبھی اپنے چھٹکارے کے لیے دنیا لوگ منظور کر لیں گے [illegible]

[illegible]

جو لوگ دوسرون کو اللہ کا شریک ٹھہراتے ہین وہ کیا کرتے ہین + وہ محض گمان پر چلتے ہین اور محض اٹکلین دوڑاتے ہین + اسی اللہ نے تمھارے لیے آرام کرنے کو رات اور دیکھنے کے لیے دن بنایا ہی + بے شک اس مین سننے والون کے لیے نشانیان ہین + یہ لوگ کہتے ہین "اللہ نے کوئی بیٹا ٹھہرا رکھا ہی" ۔ وہ اس سے پاک ہے اور بے نیاز ہی + آسمانون اور زمین مین جو کچھ ہی اسی کا ہی + تمھارے پاس اسکی کوئی سند نہین ہی تو کیا اللہ پر بے جانے ہوے جھوٹ بولتے ہو ؟ + اے محمد! تو کہدے "اللہ پر جھوٹ افترا کرنے والے نجات نہ پائین گے" + دنیا مین ان کے لیے کچھ فائدے ہین لیکن ہمارے پاس پھر انھین آنا ہی ۔ جہان ہم ان کے کفر کے بدلے مین سخت عذاب انھین چکھائین گے +

کوئی اللہ کا بیٹا نہین ہی

ع ۸ اے محمد! تو نوحؑ کی خبر ان لوگون کو سنا + جب نوحؑ نے اپنی قوم سے کہا "لوگو میرا رہنا اور اللہ کی آیتون کا پڑھ کر سمجھانا تمھین گران گذرتا ہی ۔ تو مین اللہ پر بھروسا کرتا ہون + تم اپنے کام کو اور اپنے شریکون کو ٹھیک کرو + تمھارا کام تم پر چھپا ہوا نرہے ۔ پھر جو کرنا ہی میرے ساتھ کرو اور مجھے مہلت نہ دو + اگر تم مجھ سے منھ پھیر لوگے تو مین کچھ مزدوری تو تم سے مانگتا نہین + میری مزدوری تو اللہ ہی پر ہی اور مجھے فرمانبردار رہنے کا حکم ہوا ہی" + پھر لوگون نے اسے جھٹلایا تو ہمنے اسے اور اس کے ساتھیون کو جو کشتی مین تھے بچا لیا اور اپنی آیتون کے جھٹلانے والون کو ڈبو کر انھین لوگون کو ان کا جانشین کیا[۵۱] + اے محمد! تو دیکھ عذاب طوفان سے جو ڈرائے جاتے تھے اُن کا انجام کیسا ہوا + نوحؑ[۵۲] کے بعد ہم نے اور پیغمبر بھیجے تھے جو اپنی قوم کے پاس نشانیان لے کر آئے تھے ۔ لیکن پہلے سے جسے اُن لوگون نے جھٹلانا شروع کر دیا پھر اس پر وہ ایمان نہین لائے + اسی طرح ہم حد سے تجاوز کرنے والون کے دلون پر مُہر کر دیتے ہین + ان پیغمبرون کے بعد فرعون[۵۳] اور اس کے سردارون کی طرف ہمنے اپنی نشانیون کے ساتھ موسیٰ اور ہارون کو بھیجا تو اُن نافرمانون نے تکبر کیا + جب ہماری طرف سے اُن کے پاس سچی بات پہونچی تو وہ کہنے لگے "یہ تو صریح جادو ہی" + موسیٰ نے کہا "جب تمھارے پاس سچی بات آئی تو کیا تم اُس کی نسبت ایسا کہتے ہو ؟ + کیا یہ جادو ہی ؟ + جادو کرنے والون کو تو کامیابی نہین ہوتی" + وہ بولے "کیا تو ہمارے پاس اس لیے آیا ہی کہ جس دین پر ہمنے اپنے باپ دادا کو پایا ہی

حضرت نوحؑ

حضرت موسیٰ

۵۱ نوحؑ کی امت جب بہت گمراہ ہوگئی تو طوفان کے عذاب سے وہ برباد کی گئی اور جو کشتی مین تھے انھین کی نسل پھر پھیلی دیکھو سورہ اعراف ، رکوع ۸ + ۵۲ نوحؑ کے بعد پھر قومین گمراہ ہوئین تو پھر رسولون کی ضرورت ہوئی + ۵۳ مفصل ذکر سورہ مومنؑ رکوع ۳ و ۴ +

اُس سے تو ہمین پھیر دے - اور ملک مین تم دونون (بھائیون) کی بڑائی ہو؟ + ہم تو تم دونون پر ایمان نہ لائین گے" + فرعون نے حکم دیا" تمام ہوشیار جادوگر میرے پاس بلائے جائین" + جب جادوگر جمع ہوے تو موسیٰ نے اُن سے کہا" ڈالو کیا ڈالتے ہو" + جب انھون نے ڈالا تو موسیٰ نے کہا" تم جو لائے ہو وہ جادو ہے! اللہ اس کو عنقریب مٹا دے گا - اللہ مفسدون کا کام نہین سنوارتا + اللہ اپنے حکم سے حق کو حق کر دکھائے گا اگرچہ گنہگار بُرا مانین" +

ع فرعون اور اُس کے سردارون سے ڈرتے ڈرتے کہ مبادا وہ مصیبت مین ڈالین موسیٰؑ کی قوم کے چند لوگ موسیٰؑ پر ایمان لائے - فرعون بے شک اُس ملک مین سرکش اور بے باک تھا + موسیٰؑ نے ایمان لانے والون سے کہا" لوگو! اگر تم اللہ پر ایمان لائے ہو اور اُس کی فرمانبرداری کرتے ہو تو اُس پر بھروسا کرو" + وہ لوگ بولے" ہم اللہ پر بھروسا کرتے ہین - اے ہمارے رب! اس قوم ظالم کا زور ہم پر نہ چلنے دے + اور ہمین اپنی رحمت سے ان کافرون سے نجات دے" + ہم نے موسیٰؑ اور اُس کے بھائی کی طرف وحی بھیجی کہ تم اپنی قوم کے لیے مصر مین گھر بناؤ - اپنے گھرون کو مسجدین قرار دو اور نمازین پڑھو اور موسیٰؑ سے کہا کہ تو مومنون کو بشارت دے کہ تمھاری رہائی کا وقت قریب آگیا + موسیٰؑ نے کہا" اے ہمارے پروردگار تو نے فرعون کو اور اُس کے سردارون کو دنیا کی زندگی مین زینت اور مال دے رکھا ہے - اے پروردگار ہمارے! وہ اُس کے ذریعہ سے دوسرون کو تیری راہ سے بہکاتے ہین - اے ہمارے پروردگار! ان کے مال برباد کر دے اور ان کے دلون کو سخت کر دے کہ جب تک وہ دردناک عذاب دیکھ نہ لین ایمان نہ لائین" + اللہ نے کہا" تم دونون بھائیون کی دعائین قبول کی گئین تم ثابت قدم رہنا اور ان جاہلون کی پیروی نہ کرنا" + ہم نے بنی اسرائیل کو دریا کے پار کر دیا اور فرعون اور اُس کے لشکر نے سرکشی اور شرارت سے اُن کا تعاقب کیا + یہان تک کہ جب فرعون غرق ہونے لگا تو بولا" مین نے یقین کیا کہ جس پر بنو اسرائیل ایمان لائے ہین اُس کے سوا اور کوئی معبود نہین ہے - اور مین مسلم (فرمانبردار) ہوتا ہون" + ارشاد ہوا" اب تو ایمان لاتا ہے پہلے تو نافرمانبردار اور مفسد تھا - آج ہم تیرا جسم بچا دین گے تاکہ تیرے بعد جو آئین اُن کے لیے عبرت ہو[۵۱] - اکثر لوگ ہماری نشانیون پر غور نہین کرتے +

جادوگر

فقط چند بنی اسرائیلی

فرعون غرق دریا ہوا

۵۱ فرعونیون کا ظلم بنی اسرائیل پر دیکھ کر اور انکی ضلالت اور گمراہی پر نظر ڈال کر حضرت موسیٰ نے بد دعا کی اسلئے فرعون کو دعویٰ خدائی کا تھا - مرنے پر اسکی لاش نکالی گئی اور کنارہ رکھی گئی تو لوگون کو عبرت ہوئی +

ع۱۰ ہم نے بنی اسرائیل کو ملک شام مین ایک اچھی جگہ دی اور کھانے کے لیے عمدہ عمدہ چیزین دین ✽ جب تک علم[۵۱] (کتاب) اُن کے پاس نہین آیا تھا اُنھون نے اختلاف نہین کیا تھا - اے محمدؐ! بنو اسرائیل کے اختلافات کا فیصلہ قیامت کے دن تیرا رب کردے گا - اے محمدؐ! ہم نے جو قرآن تجھپر اُتارا ہو اگر اُس مین تجھے ترددہو تو اُن سے پوچھ جو تجھ سے پہلے سے کتاب[۵۲] پڑھتے ہین - تیرے پروردگار کی طرف سے تجھپر کتاب برحق اُتری ہو تو شک مین نہ پڑنا اور نہ اُن لوگون کی طرح ہوجانا جنھون نے اللہ کی آیتین جھٹلائین - ورنہ تو نقصان اُٹھائے گا ✽ اے محمدؐ! جو لوگ تیرے رب کے حکم عذاب[۵۳] کے مستوجب ہوچکے ہین وہ جب تک دردناک عذاب دیکھین گے ایمان نہ لائین گے - گو اُن کے پاس تمام معجزے آجائین ✽ سوا قوم یونس کے اور کوئی بستی ایسی کیون نہ ہوئی کہ اُس کے باشندے عذاب[۵۴] دیکھنے کے پہلے ایمان لاے اور اون کا ایمان لانا انھین نفع پہونچاتا ✽ جب قوم یونس ایمان لائی تو ہم نے اُس سے دنیا کی زندگی مین رسوائی کا عذاب ہٹا دیا اور ایک مدت تک اُن کو چین سے رکھا ✽ اے محمدؐ! تیرا رب[۵۵] چاہتا تو دنیا کے سب لوگ مومن ہوجاتے ✽ کیا تو لوگون کو ایمان لانے پر مجبور کرسکتا ہی؟ کوئی شخص بے حکم اللہ کے ایمان نہین لاسکتا ✽ جو لوگ دلائل وحدانیت نہین سمجھتے اللہ انھین پر کفر کی گندگی نازل کرتا ہی ✽ اے محمدؐ! تو لوگون سے کہہ ”آسمانون اور زمینون کی چیزین دیکھو“ - جو ایمان نہین لاتے اُن کے لیے نشانیان اور ڈرانے والے (پیغمبر) بے سود ہین ✽ ان سے پہلے جو لوگ گذر چکے ہین کیا انھین کی سی گردشون کے یہ لوگ بھی منتظر ہین؟ ✽ اے محمدؐ! تو ان لوگون سے کہہ ”اچھا تم انتظار کرو مین بھی تمھارے ساتھ منتظر ہون“ ✽ جب عذاب آتا ہی تو ہم اپنے پیغمبرون کو اور مومنون کو بچالیتے ہین - ہم پر ضرور ہی کہ ہم مومنون کو بچالیا کرین ✽

ع۱۱ اے محمدؐ! تو ان لوگون سے کہدے - لوگو! تمھین میرے دین مین کچھ شک ہو تو صاف صاف سُن لو مین تو اُن کی پرستش کرتا نہین جنھین تم اللہ کے سوا پوجتے ہو - مین اُسی

توریت　　قوم یونس

[۵۱] کچھ دنون تک تو بنی اسرائیل مزے مین رہے پھر جب ان کے لیے علم توریت آیا اور ان کی بہبودی کی زیادہ امید ہوئی تو ان مین اختلافات شروع ہوے - دیکھو سورۂ بقرہ رکوع ۲۶ و ۱۱ [۵۲] آنحضرتؐ امی محض تھے عالم غیر مادی سے جو تعلقات بڑھنے اور قرآن اُترنا شروع ہوا تو شان بشریت سے آنحضرتؐ کو حیرت ہوئی - ارشاد ہوا کہ تمھین حیرت کے بعد شک کا درجہ پیدا ہو جو لوگ اہل کتاب ہین اُن کو قرآن سُنا تو وہ تصدیق کرین گے کہ توریت اور انجیل کے مطابق اسکے احکام ہین اور پھر تیری حیرت رفع ہوجائے گی ✽ [۵۳] ازل مین جو شقی لکھے گئے ہین وہ شقی ہی رہین گے ✽ [۵۴] یونس پیغمبر کی امت کی نافرمانی حد سے بڑھی تو عذاب نازل ہوا - آثار ظاہر ہوتے ہی قوم نے توبہ کی اور عذاب ہٹ گیا ✽ [۵۵] اے محمدؐ! تو متردد نہو اور خدا کی مشیت کا تماشا دیکھ ✽ اگر اللہ چاہتا تو پھر کوئی کافر نہ رہتا ✽

اللہ کی پرستش کرتا ہون جو تم سب کو موت دیتا ہی - اور مجھے تو یہی حکم ہوا ہی کہ مین مومن رہون اور نیز مجھے حکم دیا گیا ہی کہ" تو اسی دین کی طرف اپنا مُنھ کر کے سیدھا چلا جا - اور مشرکون مین شامل نہ ہو - اور اللہ کے سوا تو اُسے نہ پکار جو تجھے نفع یا ضرر نہ پہونچا سکے - اگر تو ایسا کرے گا تو ظالم ٹھہرے گا + اگر اللہ تجھے کوئی تکلیف پہونچائے تو کوئی اُس کا دفع کرنے والا اُس کے سوا نہین ہی" اگر وہ تجھے فائدہ پہونچانا چاہے تو اُس کا فضل کوئی ٹال نہین سکتا + اپنے بندون مین سے وہ جسے چاہے فائدہ پہونچائے - وہ غفور رحیم ہی + اے محمد! تو لوگون سے کہدے " لوگو! تمھارے پروردگار کی طرف سے تمھارے پاس حق (قرآن) آگیا ہی - جو شخص راہ راست پر آئے گا وہ اپنے بھلے کو راہ راست پر آئے گا اور جو شخص بہکے گا وہ اپنے برے کو بہکے گا + مین تم پر داروغہ نہین ہون" + اے محمد! وحی تجھ پر آتی ہی - تو اُس کی پیروی کر - اور اللہ کا فیصلہ صادر ہونے تک صبر کر - وہ بہتر فیصلہ کرنے والا ہی +

سورۂ ہود

(مکّی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ا ع آلر - یہ قرآن ایک کتاب حکمت والے باخبر اللہ کی طرف سے ہی - اس کے مضامین مستحکم ہین اور تفصیل کے ساتھ بیان کیے گئے ہین کہ لوگو! اللہ کے سوا کسی کی پرستش نہ کرو + مین تم کو اُس کی طرف سے ڈراتا ہون اور خوشخبری سناتا ہون - اپنے پروردگار سے استغفار کر و پھر اُسکی طرف رجوع کرو وہ تم کو ایک وقت مقرر تک دنیا مین اچھا فائدہ دے گا اور ہر نیکی کرنے والے کو اُس کی نیکی کا ثواب دے گا اور اگر تم مُنھ پھیر لوگے تو مین بڑے دن کے عذاب سے تمھارے لیے ڈرتا ہون اللہ کی طرف تم سب کو جانا ہی اور وہ ہر شی پر قادر ہی + اے محمدؐ! آگاہ ہو کہ کفار اپنے سینے دوتا کرتے ہین یعنی رازہاے دل چھپاتے ہین کہ اللہ سے چھپے رہین + جان رکھو کہ بوقت خواب اپنے کپڑے اوڑھتے ہین جب بھی اُن کی مخفی اور ظاہری باتین اللہ کو معلوم رہتی ہین وہ دلون کے راز تک

نعوت

۵ل حضرت ہودؑ نبی کا اس مین ذکر ہی + ۵ل جب کوئی ناصح کی بات نہین مانتا تو اس سے نفرت آتا ہو اور اسکی مجلس مین جاتا ہی تو بدن چُرائے ہوے رہتا ہی - یہی کیفیت بعض کفار مکہ کی تھی - ارشاد ہوا کہ یہ لوگ آنحضرت کی مجلس مین بدن چرلتے ہوے آتے ہین تو کیا سمجھتے ہین کہ وہ اللہ سے چھپے رہین گے ! اللہ ان کی خواب گاہ کی باتون سے بھی واقف ہی +

کا جاننے والا ہی +

بارھوان پارہ

زمین مین کوئی چلنے والا (جاندار) ایسا نہین ہی جس کا رزق اللہ کے ذمہ نہ ہو۔ وہی ہر ایک (جاندار) کا ٹھکانا اور جائے امانت[۱] جانتا ہی + کتاب مبین (لوح محفوظ) مین سب کچھ درج ہی + اسی نے آسمانون اور زمین کو چھ دن مین پیدا کیا۔ اُس کا عرش[۲] پانی پر تھا۔ اُس نے دنیا کو اس غرض سے پیدا کیا کہ تمھین آزمائے کہ تم مین بہتر عمل کرنے والے کون ہین + اے محمدؐ! تو ان لوگون سے کہے گا "تم لوگ مرنے کے بعد اُٹھائے جاؤگے" تو منکرین کہین گے کہ یہ صریح جادو[۳] کی باتین ہین + ہم نے ایک معین زمانہ تک اُن سے عذاب روک رکھا تو یہ کہنے لگے کہ "یہ عذاب کیون رُک گیا" + جان رکھو جب اُن پر عذاب آئے گا تو رُک نہ سکے گا۔ اور وہ عذاب جس سے یہ مسخرا پن کرتے ہین ان کو گھیر لیگا

خلقت عالم

ع ۲ جب ہم انسان کو اپنی نعمت کا مزہ چکھا کر اُسے چھین لیتے ہین تو وہ ناامید اور ناشکرگذار ہو جاتا ہی اور جب تکلیف لاحقہ کے بعد ہم اسے نعمتون کا مزہ چکھاتے ہین تو وہ کہتا ہی "برائیان مجھسے دور ہو گئین" اور خوش ہوتا ہی اور اتراتا ہی + لیکن مغفرت اور بڑا ثواب اُنھین کے لیے ہی جو صبر کرتے ہین اور نیک عمل کرتے ہین + اے محمدؐ! شاید تو بعض حصۂ[۴] وحی کو چھوڑ دینا چاہے۔ اور کفار کے اس کہنے سے کہ۔ اس نبی پر کوئی خزانہ کیون نہین اُترا۔ یا کوئی فرشتہ اس کے ساتھ کیون نہین آیا؟" تو تنگ دل ہی + تو محض ڈرانے والا ہی + ہر چیز تو اللہ کے اختیار مین ہی + اے محمدؐ! کیا یہ تجھے کہتے ہین؟ کہ اس نے قرآن دل سے گڑھ لیا ہی + تو کہہ دے ایسی دس ہی سورتین تم بھی گڑھ لاؤ۔ اور سچے ہو تو اللہ کے سوا جسے مدد کے لیے بلا سکو بلا لو + اگر تمھارے مددگار تمھارا کہا نہ کر سکین تو جان لو کہ قرآن اللہ ہی کے علم سے اتارا گیا ہی اور سوا اللہ کے دوسرا معبود نہین ہی + کیا تم اسلام لاتے ہو یا نہین؟" جو کوئی دنیا کی زندگی اور اُس کی زینت چاہتا ہی تو ہم اُن کے اعمال کے بدلے دنیا ہی مین پورے کر دیتے ہین۔ دنیا مین اُن کو خسارہ نہین ہوتا + لیکن آخرت مین اُن کے لیے آگ کے سوا کچھ نہین ہی۔ دنیا مین وہ جو کچھ بھلائیان کرتے ہین وہ مٹ جائین گی

نصیحت

---

[۱] وہ جگہ جہان مرنے کے بعد وہ رہے گا + [۲] تحقیقات جدید مین بھی یہی امر مانا گیا ہی کہ پہلے پانی ہی پانی تھا [۳] حشر و نشر کی باتون سے کفار متعجب ہوتے ہین + [۴] کفار معجزے طلب کرتے تھے اور تمسخر کرتے تھے تو پیغمبر خدا کو ملال ہوتا تھا رفع ملال کے لیے یہ آیت اتری +

اور اُن کے اعمال باطل ہو جائینگے ✦ جو لوگ[۵۱] اپنے رب کے کھلے ہوے راستے پر ہین اور اُن کی عقل سلیم گویا اُنھین مین کا ایک گواہ اُن کے ساتھ ہی اور پہلے سے موسیٰ کی کتاب توریت امام اور رحمت کے طور پر اُن کے پاس موجود ہی۔ کیا وہ اس قرآن پر ایمان نہ لائینگے ؟ وہ تو ایمان ضرور لائینگے ✦ اور دوسرے فرقے کے لوگ جو اس سے منکر ہونگے دوزخ اُن کا ٹھکانا ہوگا ✦ اسے محمد! تو قرآن کی طرف سے شک نہ کرنا۔ اس مین شک نہین ہی کہ وہ برحق تیرے رب کی طرف سے ہی۔ لیکن اکثر لوگ ایمان نہین لاتے ✦ جو لوگ اللہ پر جھوٹ بہتان باندھتے ہین اُن سے بڑھ کر ظالم کون ہو سکتا ہی؟ ✦ یہ لوگ اپنے پروردگار کے سامنے بروز قیامت پیش کیے جائینگے اور گواہ کہینگے "یہی ہین وہ جو جھوٹ بولتے تھے اپنے رب پر" آگاہ ہو کہ ان ظالمون پر اللہ کی لعنت ہی ✦ جو اللہ کی راہ سے دوسرون کو روکتے ہین اور اُس مین کجی ڈھونڈھتے ہین ✦ یہ آخرت سے بھی منکر ہین ✦ یہ لوگ اللہ کو دنیا مین ہرا نہ سکینگے۔ اور نہ اللہ کے سوا کوئی دوسرا ان کا حمایتی ہوگا۔ قیامت مین ان پر عذاب دوچند ہوگا ✦ نہ یہ نصیحت سُن سکتے ہین اور نہ راہ راست دیکھ سکتے ہین ✦ انھون نے اپنی ذات کو نقصان مین ڈال رکھا ہی اور یہ جھوٹ افترا کرتے ہین یہ سب آخرت مین جاتا رہیگا ✦ آخرت مین یہ ضرور بہت بڑا نقصان اُٹھائینگے ✦ ایمان لانے والے جو نیک کام کرتے ہین اور اپنے پروردگار سے عاجزی کرتے ہین جنتی ہین اور ہمیشہ جنت مین رہینگے ✦ فریقین (کافرون اور مسلمانون) کی مثال اندھے اور بہرے اور بینا اور شنوا کی سی ہی ✦ کیا ان دونون کی حالت یکسان ہو سکتی ہی؟ کیا تم اتنا بھی نہین سوچتے ✦

حضرت نوح

ع ۳ ہم نے نوح کو اُنکی قوم کی طرف بھیجا تو نوح نے کہا "مین تمھین صاف صاف ڈرانے کے لیے آیا ہون ✦ اللہ کے سوا دوسرے کسی کو نہ پوجو ✦ دردناک عذاب کے دن سے مین تمھارے لیے ڈرتا ہون" ✦ اُس کی قوم کے کافر سردارون نے کہا "ہم تو تجھے اپنا ہی سا ایک آدمی دیکھتے ہین اور یہ بھی دیکھتے ہین کہ جو ہم مین کمینے ہین وہی تیری پیروی سرسری نظر سے کرتے ہین۔ تم لوگون مین ہم کوئی فضیلت اپنے اوپر نہین پاتے بلکہ تم لوگون کو ہم جھوٹا سمجھتے ہین" ✦ نوح نے کہا "لوگو! دیکھو تو سہی اگر مین اپنے رب کے کھلے راستہ پر ہون اور اُس نے مجھے

---

۵۱ کفار کی طرف مخاطب ہو کر کہا جاتا ہی کہ تم ایمان لاؤ یا نہ لاؤ لیکن اہل کتاب جو عقل سلیم رکھتے ہین اور توریت مین دین محمدی کی تصدیق پاتے ہین وہ تو قرآن پر ضرور ایمان لائینگے ✦ اس آیت کے ترجمے مختلف طور پر کیے گئے ہین۔ ایک ترجمہ یہ بھی ہی ✦

نعمت نبوت دی ہی اور وہ تمھین نظر نہین آتی۔ اور تم اللہ کی نعمت سے ناخوش ہو۔ تو کیا مین اُسے تمھاری گلی منڈھ رہا ہون + لوگو! مین اس ہدایت کے صلہ مین تم سے کچھ مال نہین مانگتا۔ میری مزدوری تو اللہ سے ملے گی۔ اور جو لوگ ایمان لا چکے ہین مین اُنھین نکال نہین دے سکتا + بے شک وہ اپنے رب سے ملنے والے ہین۔ لیکن مین دیکھتا ہون کہ تم جہالت کرتے ہو + لوگو! اگر مین اُن غریب مؤمنون کو نکال دون تو اللہ سے مجھے کون بچائے گا؟ + تم اتنا بھی نہین سوچتے؟ مین تم سے یہ نہین کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہین اور نہ مین یہ کہتا ہون کہ مین غیب جانتا ہون اور نہ مین یہ کہتا ہون کہ مین فرشتہ ہون اور نہ مین یہ کہہ سکتا ہون کہ تمھاری نظر دن مین جو حقیر ہین اُن پر اللہ اپنا فضل نہ کرے گا + اللہ ہی اُن کے دلون کی بات خوب جانتا ہی۔ مین ایسی باتین کرون تو ظالم ٹھہرون گا + اُن لوگون نے کہا "اے نوح! تو ہمسے لڑا اور خوب لڑا۔ اب تو سچا ہی تو وہ عذاب لا جس سے تو ہمین ڈراتا ہی + نوح نے کہا "اللہ چاہے گا تو وہ تم پر عذاب نازل کرے گا اور پھر تم بچ نہ سکوگے + اللہ تم کو بہکانا چاہے تو پھر مین کتنی ہی نصیحت کرنا چاہون میری نصیحت تم کو نفع نہین دے سکتی + وہ تمھارا رب ہی اور اُسی کی طرف تمکو پھر جانا ہی" + اے محمد! کیا کفار مکہ بھی ایسا ہی کہتے ہین کہ اس نے (یعنی تونے) قرآن کو خود بنا لیا ہی؟ + تو کہہ "اگر مین نے خود بنا لیا ہی تو میرا گناہ مجھ پر ہی لیکن تمھارے گناہون سے مین بری ہون" +

۴ع نوح کی طرف وحی بھیجی گئی تھی۔ کہ "تیری قوم مین جو ایمان لانے والے تھے وہ ایمان لا چکے۔ ان کے اعمال پر تو رنج نہ کر + ہماری نگرانی مین ہماری وحی کے مطابق تو کشتی بنا۔ نافرمانون کی نسبت تو مجھ سے کچھ نہ کہنا۔ یہ لوگ ڈوبنے والے ہین" + نوح کشتی بناتا تھا اور اُس کی قوم کے سردار جب اُس کے پاس سے گذرتے تھے تو اُس سے تمسخر کرتے تھے + نوح کہتا تھا "تم ہم پر ہنستے ہو تو اچھا۔ جس طرح تم ہم پر ہنستے ہو اُسی طرح ہم بھی تم پر ہنسین گے + عنقریب تم جان لوگے کہ رسوا کرنے والا عذاب دنیا مین کس پر آتا ہی اور کس پر دائمی عذاب قیامت مین ہوتا ہی" + یہ سب ہوتا رہا یہان تک کہ ہمارا حکم عذاب آیا اور تنور نے جوش مارا۔ ہم نے کہا۔ "اے نوح! تو اس کشتی مین جاندارون کے دو دو جوڑے اور اپنے گھر والون کو باستثنا اُس کے جس کی نسبت ہمارا ارشاد ہو چکا ہی کہ وہ ہلاک ہونے والا ہی [illegible]

حضرت نوح

کشتی نوح

سلہ یون بھی ترجمہ کیا گیا ہو "گمراہی مین چھوڑ دینا چاہے۔"

پڑھا ہے + اُس کے ساتھ جو ایمان لائے تھے وہ کم تھے + نوحؑ نے اُن لوگوں سے کہا "اِس مین
سوار ہو جاؤ۔ چلنا[۱] اور ٹھہرنا اس کا اللہ کے نام سے ہے بے شک میرا پروردگار غفور رحیم ہے" کشتی
اُنھیں پہاڑ کی سی بلند موجوں مین لے چلی۔ اور نوحؑ نے اپنے بیٹے کو جو ایک کنارے کھڑا تھا پکارا
"بیٹا ہمارے ساتھ سوار ہو جا۔ کافرون کے ساتھ نہ رہ" بیٹے نے کہا "مین کسی پہاڑ پر پناہ لونگا جو مجھے پانی
سے بچا لے گا" نوحؑ نے کہا "اللہ کے غضب سے بچانے والا آج کوئی نہین ہے۔ وہی بچے گا جس پر
اللہ مہربان ہوگا" پھر دونون کے درمیان مین موج حائل ہوگئی اور وہ (نوحؑ کا بیٹا[۲]) ڈوبنے والون
کے ساتھ ڈبو دیا گیا + پھر کہا گیا "اے زمین تو اپنا پانی جذب کر لے اور اے آسمان تو تھم جا"
پانی سوکھ گیا اور امر الٰہی تمام ہوگیا۔ اور کشتی کوہ جودی پر ٹھہری اور کہا گیا کہ ظالمون پر لعنت ہو +
نوحؑ نے اپنے پروردگار کو پکارا اور کہا "میرے پروردگار! میرا بیٹا بھی میرے اہل مین داخل
ہے۔ تیرا وعدہ میرے اہل کے نجات دینے کا سچا ہے اور تو سب سے بڑا حاکم ہے" + اللہ نے کہا "اے نوحؑ!
وہ تیرے اہل سے نہین ہے اُس کے عمل اچھے نہین ہین۔ تجھے جس کا علم نہ ہو تو اُس کا سوال نہ کر +
مین تجھے نصیحت کرتا ہون کہین تو بھی جاہل نہ ہو جائے" نوحؑ نے کہا "اے میرے پروردگار ایسے
بے سمجھے ہوئے سوال کرنے پر مین تجھ سے پناہ مانگتا ہون + اگر تو مجھے نہ بخشے گا اور مجھ پر رحم نہ کرے گا
تو مین خسارہ مین رہون گا" نوحؑ سے کہا گیا "اے نوحؑ! کشتی سے اُتر۔ ہماری طرف سے تجھ پر
اور تیرے ساتھیون پر سلامتی اور برکتین ہین + آگے چل[۳] کر کچھ لوگ ایسے بھی ہونگے جن کو ہم چند روز
مین فائدہ دین گے اور پھر آخرت مین اُن کو ہم سے دردناک عذاب پہنچے گا" اے محمدؐ! غیب
کی خبرین ہین جن سے ہم تجھے بذریعہ وحی آگاہ کرتے ہین۔ ان خبرون سے تو اور تیری قوم پہلے سے
واقف نہ تھی + تو صبر کر + انجام کار پرہیزگارون کا بخیر ہے +

ع قوم عاد کی طرف اُن کے بھائی ہود کو ہم نے نبی بنا کر بھیجا تھا + ہود نے کہا "بھائیو!
اللہ کی بندگی کرو اُس کے سوا تمھارا دوسرا کوئی معبود نہین ہے + تم کسی کو اُس کا شریک ٹھہرا کر
تو محض تہمت باندھتے ہو + بھائیو! مین اس کام کی تم سے مزدوری نہین چاہتا۔ میری مزدوری
اُسی کے ذمہ ہے جس نے مجھے پیدا کیا ہے + کیا تم اتنا بھی نہین سمجھتے ؟ + بھائیو! اپنے رب سے

نوحؑ پسر

حضرت ہودؑ

---

[۱] اب بھی دیندار لوگ کشتی مین بیٹھتے ہین تو پڑھتے ہین "بسم اللہ مجریہا و مرسٰہا" جس کا ترجمہ ہے "چلنا اور ٹھہرنا اس کا اللہ کے نام سے ہے" + [۲] نوحؑ کا ایک نافرمان بیٹا بھی غرق ہوا۔ غرق ہوتے وقت نوحؑ کو رحم آیا لیکن پھر اجازت نہ ہوئی کہ وہ کشتی پر بٹھا لیا جاتا + نالائق لڑکا اہل مین داخل نہین ہے + [۳] نوحؑ کی اولاد اچھی اور بُری دونون ہونگی۔ اچھون کے لیے سلامتی ہے اور بُرون کے لیے عذاب ہے +

بخشش مانگو۔ اور اُس کے حضور مین توبہ کرو کہ تم پر وہ خوب برسنے والا بادل بھیجے۔ اور تمھاری قوت کو اور بڑھائے۔ تم سرکشی کرکے روگردانی نہ کرو ۞ اُن لوگون نے کہا ۔ اے ہود! تو ہمارے پاس کوئی دلیل نہین لایا ہی۔ تیرے کہنے سے ہم اپنے معبودون کو نہ چھوڑین گے اور نہ تجھ پر ایمان لائین گے ۞ ہم تو یہی کہین گے کہ ہمارے کسی معبود نے تجھے بُرا آسیب[۱] پہونچایا ہی ۞ ہود نے کہا ۔ اللہ کو مین گواہ کرتا ہون اور تم بھی گواہ رہو کہ تم جو اللہ کے ساتھ شرک کرتے ہو مین اُس سے بیزار ہون ۞ تم سب ملکے مجھ پر داؤن کرو اور مجھے مہلت نہ دو۔ مین نے اُس اللہ پر بھروسا کیا ہی جو میرا اور تمھارا رب ہی ۞ کوئی چلنے والا ایسا نہین ہی جس کی چوٹی اُس کے ہاتھ مین نہین ہی۔ بے شک میرا پروردگار انصاف کے ساتھ راہ راست پر ہی ۞ اگر تم اُس سے منھ پھیرتے ہو تو مجھے کیا؟۔ جو حکم دے کر مین تمھاری طرف بھیجا گیا ہون وہ تو مین نے تم تک پہونچا دیا۔ میرا پروردگار دوسری قوم کو تمھارا جانشین کرے گا اور تم اُس کا کچھ بگاڑ نہ سکوگے ۞ بے شک میرا پروردگار ہر شی پر نگہبان ہی ۞ جب ہمارا حکم عذاب پہونچا تو ہم نے ہود کو اور اُس کے ساتھی مومنون کو اپنی رحمت سے نجات دی اور عذاب سخت سے اُنھین بچا لیا ۞ یہ اُجڑے ہوے کھنڈر[۲] اُسی قوم عاد کے ہین جس نے اپنے رب کے حکمون سے انکار کیا تھا اور اُس کے رسول کا کہا نہ مانا تھا اور اللہ کے تمام سخت دشمنون کے حکم کے پیرو ہوے تھے ۞ اس دنیا مین اور قیامت کے دن بھی ان کے پیچھے لعنت لگا دی گئی ۞ آگاہ ہو کہ قوم عاد نے اپنے رب سے کفر کیا تھا ۞ آگاہ ہو کر رحمت الٰہی سے عاد جو قوم ہود کے لوگ تھے دور ہوے ۞

ع ۶ قوم ثمود کی طرف اُس کے بھائی صالح کو ہم نے بھیجا تھا ۞ صالح نے کہا ۔ اے قوم! اللہ کی بندگی کرو۔ تمھارے لیے اُس کے سوا کوئی دوسرا معبود نہین ہی ۞ اُسی نے تم کو زمین سے پیدا کیا ہی اور زمین مین تم کو آباد کیا ہی۔ اُس سے بخشش مانگو اور اُسی کی طرف توبہ کرو۔ میرا پروردگار بے شک ہر ایک کے قریب ہی اور دعا کا قبول کرنے والا ہی ۞ وہ لوگ بولے ۔ اے صالح! پہلے تو ہم تجھ سے بڑی بڑی امیدین رکھتے تھے۔ کیا تو ہمین روکتا ہی۔ کہ ہم اپنے باپ دادا کے معبودون کی پرستش نہ کرین؟۔ اور تو جس طرف ہمین بلاتا ہی ہم کو اُس کی نسبت شک اور حیرت ہی ۞ صالح نے کہا ۔ لوگو! تم نے یہ بھی سوچا کہ جب مین اپنے رب کے کھلے ہوے راستہ پر ہون اور اُس نے مجھے اپنی رحمت دی ہی اور مین اُس کی عدول حکمی کرون تو مجھے اُس سے کون بچا سکے گا؟ تم اپنی

حضرت صالح

[۱] یعنی تیری عقل ماری گئی ہی ۞ [۲] اس وقت دیار احقاف مین نشانات قوم عاد کے موجود ہین ۞

حضرت صالح کی اونٹنی

صلاح پہلے سے تجھے نقصان پہونچا رہے ہو + لوگو! یہ اللہ کی اونٹنی تمہارے لیے ایک نشانی ہے
تم اسے چھوڑے رہو۔ اللہ کی زمین میں یہ چرتی پھرے تم اسے نہ ستانا۔ نہیں تو فوراً عذاب
آئے گا۔" اُن لوگوں نے اُس کے پاؤں کاٹ ڈالے۔ تو صالح نے کہا "اپنے گھروں میں
تم تین دن تک اور کھا پی لو پھر تم پر عذاب آئے گا۔ یہ وعدہ جھوٹا نہیں ہو سکتا" + پھر جب ہمارا
حکم عذاب آیا تو ہم نے صالح کو اور اُس کے ساتھ کے مومنوں کو اپنی رحمت سے اُس دن کی
رسوائی سے بچا لیا + اے محمد! تیرا رب بے شک قوی اور غالب ہے + اور ظالموں کو جبرئیل کے
صیحہ (چیخ) نے اس طرح مار ڈالا کہ وہ اپنے گھروں میں بیٹھے کے بیٹھے رہ گئے + اور ایسے مٹ گئے گویا
وہ اُس میں بسے ہی نہ تھے + آگاہ ہو کہ قوم ثمود نے اپنے رب سے کفر کیا تھا + اور آگاہ ہو کہ قوم
ثمود سے اللہ کی رحمت دور ہو گئی +

حضرت ابراہیم

ع ۷ جب ہمارے فرشتے اولاد کی بشارت لے کر ابراہیم کے پاس آئے تو انھوں نے
ابراہیم کو سلام کیا + ابراہیم نے بھی اُن کو سلام کیا۔ اور بے توقف گوسالہ کا بریان گوشت
پیش کیا + جب ابراہیم نے دیکھا کہ وہ فرشتے کھانے کو ہاتھ نہیں لگاتے تو وہ اُن سے بدگمان ہوا
اور جی میں اُن سے ڈرا + فرشتوں نے کہا "ڈرو نہ۔ ہم فرشتے ہیں اور قوم لوط کی طرف بھیجے
گئے ہیں + اُس وقت ابراہیم کی بی بی وہیں کھڑی تھی وہ یہ سُن کر ہنسی۔ اور ہم نے اُس کو

بشارت اولاد

انھیں فرشتوں کے ذریعہ سے اسحٰق اور اسحٰق کے بعد یعقوب کے پیدا ہونے کی خوشخبری دی +
وہ بولی "بُرا ہو میرا۔ کیا میرے اولاد ہوگی؟ میں تو بُڑھیا ہوں اور یہ میرا شوہر بڈھا ہے یہ
عجیب بات ہے" + فرشتے بولے "کیا تو اللہ کی قدرت سے تعجب کرتی ہے؟ اے اہل[ف۱] بیت نبوت!
تم پر اللہ کی رحمت اور اُس کی برکتیں ہوں + بے شک وہ حمید اور مجید ہے" + جب ابراہیم کا ڈر
جاتا رہا اور اُس کو خوشخبری پہونچ چکی تو وہ قوم[ف۲] لوط کی نسبت ہم سے جھگڑا کرنے لگا۔ بیشک
ابراہیم بُردبار نرم دل اور اللہ کی طرف رجوع کرنے والا تھا + ارشاد ہوا "اے ابراہیم!
تو اس سفارش سے باز آ تیرے پروردگار کا حکم آگیا + اُن پر عذاب ضرور آئے گا جو ٹل نہ سکے گا" +
جب ہمارے فرشتے لوط کے پاس آئے تو وہ غمگین[ف۳] اور تنگدل ہوا اور بولا کہ آج کا دن سخت ہے +

ف۱ اس سے ازواج رسول کا اہلبیت میں داخل ہونا اہلسنت و جماعت مستنبط کرتے ہیں۔ ف۲ فرشتے قوم لوط کو غارت کرنے جاتے تھے راستے میں ہمارا
زودہ ابراہیم کو لڑکے کی خوشخبری دینے ٹھہر گئے۔ جب ابراہیم کو معلوم ہوا تو وہ بتقاضائے رحمدلی قوم لوط کے لیے سفارشی ہوئے یا متاسف ہوئے۔
یہاں سفارش کو جھگڑے سے تعبیر کیا ہے + ف۳ غمگین ہونے کی وجہ یہ تھی کہ فرشتے مہمان ہو کر نوجوان لڑکوں کی صورت میں
آئے حضرت لوط کو اندیشہ ہوا کہ اوسکے مہمان ہیں اور اسکی قوم بدعملی کی ہوس کرے گی +

اُس کی قوم کے لوگ اُس کے پاس دوڑے ہوئے آئے + بُرے کام کرنے کے یہ لوگ عادی تھے + لوط نے کہا "لوگو! یہ میری لڑکیاں موجود ہیں جو تمھارے لیے پاک تر ہیں۔ اللہ سے ڈرو۔ میرے مہمانوں کے متعلق مجھے رسوا نہ کرو + کیا تم میں کوئی بھی بھلا آدمی نہیں ہے؟" وہ لوگ بولے "تو جانتا ہے کہ تیری لڑکیوں سے ہمیں کوئی سروکار نہیں ہے! اور تو یہ بھی جانتا ہے کہ ہم کیا ارادہ رکھتے ہیں" + لوط نے کہا "اے کاش مجھ میں تمھارے مقابلے کا زور ہوتا یا میں کسی مستحکم مقام میں پناہ گزین ہوتا" + فرشتوں نے کہا "اے لوط! ہم لوگ تیرے پروردگار کے بھیجے ہوئے آئے ہیں یہ لوگ تجھ تک نہ پہونچ سکیں گے۔ تو اپنے گھر والوں کو کچھ رات رہے سے نکال لے جا اور کوئی مڑکر نہ دیکھے۔ باستثنا تیری بی بی کے اُس پر وہی عذاب آئے گا جو اور لوگوں پر آنے والا ہے + ان کے عذاب کا وقت مقرر صبح ہے + کیا صبح نزدیک نہیں ہے؟" + جب ہمارا حکم عذاب آیا تو ہم نے اُس بستی کے اوپر کے حصے کو نیچے کا حصہ کر دیا (یعنی اُسے اُلٹ پلٹ دیا) اور پے درپے تہ بتہ مٹی کے پتھر برسائے جن پر تیرے رب کی طرف سے نشان کیے ہوئے تھے + ان ظالموں (کفار مکہ) سے یہ جگہ بھی دور نہیں ہے +

قوم لوط کی بدکاریاں

ع مدین والوں کی طرف اُن کے بھائی شعیب کو ہمنے بھیجا + شعیب نے کہا "بھائیو! اللہ کی بندگی کرو۔ اُس کے سوا کوئی دوسرا تمھارا معبود نہیں ہے + ناپ اور تول میں بھی کمی نہ کرو۔ میں تمھیں آسودہ حال پاتا ہوں اور تمھارے لیے اُس دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں جو تمھیں آگھیرنے والا ہے + بھائیو! انصاف کے ساتھ پورا پورا ناپو اور تولو اور لوگوں کو اُن کی چیزیں کم نہ دیا کرو اور نہ ملک میں فساد پھیلاتے پھرو + تم مومن ہو تو اللہ کا دیا ہوا جو بچ رہے وہی تمھارے لیے بہتر ہے۔ میں تم پر نگہبان تو ہوں نہیں" + اُن لوگوں نے کہا "اے شعیب! کیا تیری نماز نے تجھے یہی سکھایا ہے کہ ہم اپنے باپ دادا کے معبود کو چھوڑ دیں یا اپنی مرضی کے مطابق اپنے مال میں تصرف نہ کریں؟ تو ہی تو بڑا حلیم اور راستباز ہے" + شعیب نے کہا "بھائیو! دیکھو تو اگر میں اپنے رب کے کھلے راستہ پر ہوں اور وہ اپنی طرف سے مجھے اچھا رزق دیتا ہے تو کیونکر تمھاری بات سنوں؟ اور میں یہ نہیں چاہتا کہ جس کام سے میں تمھیں منع کرتا ہوں خود ہی اُس کے تمھارے برعکس کروں۔ میں تو جہاں تک ہو سکتا ہے اصلاح ہی چاہتا ہوں۔ اور میری کامیابی تو

حضرت شعیب

کم تولنا یا کم ناپنا

حضرت شعیب کی نصائح

ف یعنی میری لڑکیوں سے نکاح کر لو مہمانوں کو رسوا نہ کرو۔ ف لوط کی عورت نے لوط کا ساتھ نہ دیا اور قوم کے ساتھ ہلاک ہوئی۔ ف قوم لوط پر صبح کو عذاب آیا۔ ف ارض اُلٹ دی گئی اور پتھر برسائے گئے۔ ف کفار مکہ ... قوم عاد کی طرح قوم ثمود ... [illegible] تھے +

اللہ ہی سے ہی اُسی پر مین نے بھروسا کیا ہی اور اُسی کی طرف مین رجوع کرتا ہون + بھائیو!
کہین میری مخالفت مین ایسا جرم نہ کرنا کہ قوم نوح۔ قوم ہود یا قوم صالح پر جو مصیبت پڑی تھی
ویسی ہی تم پر بھی پڑے + قوم لوط کے کھنڈر بھی تم سے دور نہین ہین + اپنے رب سے مغفرت طلب
کرو اور توبہ کرو۔ میرا رب بے شک مہربان اور بڑا محبت کرنے والا ہی + اُنھون نے کہا کہ اے
شعیب! ہم تیری بہت سی باتین تو سمجھتے نہین۔ ہم دیکھتے ہین کہ تو ہم مین کمزور ہی۔ تیرے
بھائی بند نہ ہوتے تو ہم تجھکو سنگسار کر ڈالتے۔ ہم پر کچھ تیرا دباؤ نہین ہی + شعیب نے کہا کہ لوگو!
کیا تم پر میرے بھائی بندون کا دباؤ اللہ سے بڑھکر ہی جو اللہ کو تم لوگون نے پس پشت ڈال دیا ہی
بے شک تمھارے اعمال میرے رب کے احاطۂ علم مین ہین + لوگو! تم اپنی جگہ پر عمل کرتے رہو مین
اپنی جگہ پر عمل کرتا ہون + تم عنقریب معلوم کر لوگے کہ رسوا کرنے کو عذاب کس پر آتا ہی اور کون جھوٹا
ہی + منتظر رہو مین بھی تمھارے ساتھ منتظر ہون + جب ہمارا حکم عذاب آیا تو شعیب کو اور
اُس کے ساتھی مومنون کو ہمنے اپنی رحمت سے بچا لیا اور ظالمون کو عذاب کی آواز سخت سنائی پڑی
اور وہ اپنے گھرون مین بیٹھے کے بیٹھے رہ گئے۔ گویا کبھی وہان تھے ہی نہین + آگاہ ہو کہ قوم
ثمود کی طرح مدین کے رہنے والے بھی رحمت الٰہی سے دور ہوئے +

حضرت موسیٰ

ع ۹ اپنی نشانیون اور دلیل واضح کے ساتھ ہم نے موسیٰ کو فرعون اور اس کے سردارون
کی طرف بھیجا تو اُن لوگون نے فرعون کے حکم کی پیروی کی اور فرعون کا حکم درست نہ تھا +
قیامت کے دن فرعون اپنی قوم کے آگے آگے چلے گا اور آگ مین اُن کو پہونچائے گا۔ جو
بُری فرودگاہ ہی + اس دنیا مین اور قیامت کے دن بھی اُن کے پیچھے لعنت لگی ہوئی ہی +
یہ کیسا بُرا انعام اُن کو ملا ہی + اے محمدؐ! ان بستیون کی خبرین جو ہم تجھکو سناتے ہین ان مین سے

انجام نافرمانی الٰہی

بعض موجود ہین اور بعض معدوم ہو گئین۔ ہم نے اُن پر ظلم نہین کیا اُنھون نے خود اپنے اوپر
ظلم کیا + جب تیرے رب کا حکم آیا تو اُن کے معبود جن کو وہ اللہ کے سوا پوجتے تھے کچھ بھی اُنکے
کام نہ آئے + اور اُن کی تباہی[۹۱] کے باعث ہوئے + اے محمدؐ! جب بستیون کے باشندے نافرمانی
کرتے ہین اور تیرا رب اُنھین پکڑتا ہی تو اُسی طرح پکڑتا ہی + اُس کی گرفت دردناک اور سخت

روز آخرت

ہوتی ہی + آخرت کے عذاب سے ڈرنے والون کے لیے ان باتون مین ایک عبرت ہی + یہ آخرت کا
دن وہ دن ہوگا جب سب لوگ جمع کیے جائین گے اور سب حاضر کیے جائین گے + روز آخرت کا

---

۹۱ کیونکہ معبودون کی پرستش کی وجہ سے وہ دوزخ مین ڈالے گئے +

ہم ایک میعاد چندروزہ کے لیے ملتوی کیے ہوے ہین + جب وہ دن آئے گا تو کوئی بھی بے
اُس کے حکم کے بول نہ سکے گا - اُس وقت لوگون مین کوئی بدبخت ہوگا اور کوئی نیک بخت
ہوگا + بدبخت جتنے ہین سب دوزخ مین ہون گے وہان وہ چلاّئین گے اور نالے کرین گے
جب[۱] تک آسمان اور زمین قائم ہین وہ ہمیشہ وہین رہین گے - مگر تیرا رب جو چاہے گا وہ ہوگا
تیرا رب جو چاہتا ہی وہ کرتا ہی + لیکن نیک بخت لوگ جب تک آسمان اور زمین قائم ہین ہمیشہ
جنت مین رہین گے - مگر تیرا رب جو چاہے گا وہ ہوگا - اُس کی اطاعت غیر محدود ہی + اے محمدؐ
یہ مشرکین جو پوجتے ہین - اُس کی نسبت تو شبہہ مین کبھی نہ پڑنا + اُن کے باپ دادا جیسے پہلے پوجتے
تھے ویسے ہی یہ بھی پوجتے ہین + ہم ان کو ان کا حصۂ عذاب پورا پورا قیامت کے دن دین گے +

ع ۹ ہم نے موسیٰ کو کتاب (توریت) دی تو اُس مین اختلاف کیا گیا + اے محمدؐ! اگر تیرے
رب کا کلمہ[۲] پہلے سے معین نہوا ہوتا تو اُن مین فیصلہ کر دیا گیا ہوتا - یہ کفار مکہ بھی قرآن کی نسبت
ایسے ہی شک مین پڑے ہین جو انھین حیران کر رہا ہی + بے شک تیرا رب ان کے اعمال کا پورا
عوض دے گا + اُسے ان کے اعمال کی ضرور خبر ہی - اے محمدؐ! تجھے جیسا حکم دیا گیا ہی تو سیدھا چلا جا
اور تیرے ساتھ توبہ کرنے والے بھی سیدھے چلے جائین - تم لوگ حد سے نہ بڑھو + اللہ تمھارے
اعمال کو دیکھتا ہی - تم نافرمانون کی طرف نہ جھکنا ورنہ تم کو بھی دوزخ کی آگ آلگے گی - اللہ کے
سوا تمھارا کوئی مددگار نہین ہی - تم اُن کی طرف جھکوگے تو پھر کہین مدد نہ پاؤگے + اے محمدؐ!

نماز پنجگانہ

دن کے دونون جانب (یعنی صبح اور شام) اور اوائل شب مین نماز پڑھ + نیکیان بے شک
گناہون کو دور کرتی ہین - ذکر الٰہی کرنے والون کے لیے یہ یاددہانی ہی + اے محمدؐ! صبر کر کہ نیکی
کرنے والون کا اجر اللہ ضایع نہین کرتا + تم لوگون سے پہلے زمانہ مین ایسے صاحب عقل کیون نہوے
جو زمین مین فساد پھیلانے سے لوگون کو منع کرتے - ایسے لوگ تھے مگر کم تھے - اور اُن کو ہم نے
عذاب سے بچا لیا تھا - اور نافرمانون نے اُن لذات دنیا کی پیروی کی تھی جو انھین دی گئی تھین
اور وہ خطاکار تھے + تیرا رب ایسی بستیون کو جس کے رہنے والے نیک ہون ناحق تباہ نہین
کرتا + تیرا رب چاہتا تو سب آدمیون کو ایک گروہ کر دیتا - لیکن لوگ ہمیشہ باہم اختلاف کرتے
رہین گے - مگر جن پر تیرا رب رحم کرے وہ اس سے محفوظ رہین گے + اور اسی واسطے تو اللہ نے

---

[۱] محاورہ ... مراد اس سے ہمیشگی ہی + [۲] عذاب و ثواب کا ایک وقت مقرر نہو چکا ہوتا ... نافرمان ... انھون کے اعمال کی جزا مل جاتی +

اُن کو پیدا کیا ہے - تیرے رب کا قول پورا ہو کر رہے گا - وہ کہہ چکا ہے کہ ہم ضرور جہنم کو جنون اور آدمیوں سے بھر دین گے + اے محمدؐ! پیغمبرون کے تمام حالات ہم تجھ سے اس لیئے بیان کرتے ہین کہ تیرے دل کو تسلی ہو اور اس طرح حق بات تجھ تک پہونچے اور مؤمنین کے لیے نصیحت اور یاد دہانی ہو + اے محمدؐ! ایمان نہ لانے والون سے کہدے کہ تم اپنی جگہ کام کیے جاؤ ہم مسلمان اپنی جگہ کام کر رہے ہین - تم بھی حکم الٰہی کا انتظار کرو اور ہم بھی انتظار کرتے ہین + آسمانون اور زمین کی چھپی باتون کا علم اللہ کے پاس ہے - اُسی کی طرف تمام اُمور کا مرجع ہے - اے محمدؐ! اُسی کی بندگی کر اور اُسی پر بھروسہ رکھ + تیرا رب اُن اعمال سے جو تم لوگ کرتے ہو غافل نہین ہے +

سورۂ یوسفؑ [1]

(مکی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ع ۱ آلرا - یہ سورۃ کتاب (قرآن) واضح کی آیتین ہین - ہم نے عربی زبان مین یہ قرآن اُتارا ہے کہ تم عرب کے باشندے سمجھ سکو + اے محمدؐ! ہم تجھ سے بہت ہی اچھا قصہ اسی نہج مین کہ یہ قرآن بذریعۂ وحی ہم تیرے پاس بھیجتے ہین بیان کرتے ہین - اور اس سے پہلے تجھے اسکی خبر نہ تھی + ایک وقت تھا کہ یوسف نے اپنے باپ سے کہا "ابا جان! مین نے خواب مین دیکھا ہے کہ گیارہ تارے اور سورج اور چاند مجھے سجدہ کرتے ہین" یعقوبؑ نے کہا "بیٹا! اپنے بھائیون سے اپنے خواب کا تذکرہ [2] نہ کرنا - ورنہ وہ تجھ سے فریب کرین گے + بے شک شیطان انسان کا صریح دشمن ہے + جیسا کہ تو نے خواب مین دیکھا ہے - اُسی طرح تیرا پروردگار تجھے برگزیدہ کرے گا - اور خواب کی باتون کی تعبیر سکھائے گا اور جس طرح پہلے تیرے باپ ابراہیم اور اسحٰق پر اُس نے اپنی نعمت پوری کی تھی اُسی طرح تجھ پر اور نسل یعقوب پر وہ اپنی نعمت پوری کرے گا + بے شک تیرا رب دانا اور حکمت والا ہے +

ع ۲ اے محمدؐ! یوسف اور اُس کے بھائیون کے قصے مین سوال کرنے والون کے لیے قدرت الٰہی کی نشانیان ہین + یوسف کے علاتی بھائی باہم کہنے لگے کہ یوسف اور

قصۂ حضرت یوسفؑ

حضرت یوسف کا خواب

---

[1] اس مین حضرت یوسف پیغمبر کا قصہ مذکور ہے + [2] حضرت یعقوبؑ نے یوسف سے کہا کہ یہ خواب تمھارے لیے بہت اچھا ہے لیکن بھائیون سے نہ کہنا ورنہ وہ حسد کرین گے +

اُنکا حقیقی بھائی ابن یامین[۵۱] یہ دونون ہمارے باپ کے نزدیک ہم سے زیادہ پیارے ہین۔ حالانکہ ہم لوگ گروہ زورآور ہین + ہمارا باپ صریح غلطی مین ہی + کسی[۵۲] نے اُنمین صلاح دی کہ یوسف کو مارڈالو یا کہین پھینک آؤ۔ تاکہ تمھارے باپ کی توجہ تم لوگون پر ہو۔ اسکے بعد پھر تم نیکوکار[۵۳] ہوجانا + ان مین سے ایک نے کہا " اگر تم کو ایسا ہی کرنا ہی تو یوسف کو قتل نہ کرو۔ اندھے کنوین مین پھینکدو۔ کوئی راہ چلتا اُسے نکال لے جائے گا " اُنھون نے باپ سے کہا " ہم تو یوسف کے خیرخواہ ہین اُسکے بارے مین آپ ہمارا اعتبار کیون نہین کرتے ہین + کل اُسے ہمارے ساتھ جانے دیجیے کہ وہ کھائے اور کھیلے۔ ہم اُس کی محافظت کرین گے " باپ نے کہا " تم اُسے لے جاؤگے تو مجھے غم ہوگا۔ مین ڈرتا ہون کہ کہین تم غفلت کرو اور اُسے بھیڑیا کھا جائے " وہ بولے " ہم اتنے لوگ موجود ہین اور اُسے بھیڑیا کھا جائے تو ہم گویا محض نکمے ہین " + جب وہ لوگ یوسف کو لے گئے اور اندھے کنوئین مین اُسے ڈالنے کے لیے متفق ہوے تو ویسا ہی کیا + ہم نے یوسف کے پاس وحی بھیجی کہ فکر نہ کر۔ وہ وقت آئے گا کہ تو اُن کو اُن کے اس کام سے متنبہ کرے گا اور وہ نہ سمجھین گے + وہ لوگ اپنے باپ کے پاس رات کے وقت روتے ہوے آئے + اور کہنے لگے " ابا جان! ہم لوگ یوسف کو اپنے اسباب کے پاس چھوڑکر دوڑنے چلے گئے تھے کہ دیکھین زیادہ کون دوڑ سکتا ہی۔ بھیڑیا آکر اُسے کھا گیا۔ ہم سچے ہون جب بھی آپ کو یقین نہ آئے گا + یوسف کا قمیص بھی وہ جھوٹے خون مین آلودہ کرلائے تھے + یعقوب نے کہا " نہین۔ بلکہ تم نے اپنے جی سے یہ بات بنائی ہی۔ خیر صبر ہی اچھا ہی۔ اور تمھارے بیان پر مین اللہ سے مدد چاہتا ہون " + ایک قافلہ وہان آیا اور اُس نے اپنے آبکش کو وہان بھیجا۔ جس نے کنوئین مین اپنا ڈول ڈالا اور حضرت یوسف کو ڈول مین دیکھ کر وہ چلایا " آہا یہ تو ایک لڑکا ہی " پھر قافلہ والون نے مال کی طرح یوسف کو چھپا کر رکھا۔ لیکن اللہ تو جانتا تھا کہ اُنھون نے کیا کیا ہی + بالآخر مالک قافلہ نے

حضرت یوسف چاہ میں

حضرت یوسف فروخت ہوے

۵۱ حضرت یعقوب کے دو لڑکے یوسف اور ابن یامین ایک ہی بطن سے تھے بعض کہتے ہین کہ بنیامین لفظ صحیح ہی۔ باقی دس لڑکے دوسری بی بی سے تھے اُن سوتیلے بھائیون کو یوسف اور ابن یامین سے رشک تھا کہ یعقوب ان دو لڑکون کو زیادہ چاہتے تھے اور یوسف پر توجان ہی دیتے تھے + خواب کا حال سوتیلے بھائیون نے کسی طرح سنا تو ان کی ضد اور بڑھی اور وہ در پے آزار ہوے + ۵۲ مفسرون نے لکھا ہی کہ صلاح دینے والا شیطان تھا + ۵۳ توبہ کرلینا + ۵۴ اشارہ ہی اس بات کہ بھائیون کو حضرت یوسف سے آئندہ مل کر مصر مین پہچاننا اور اشارہ کنایہ سے باتین بھی کین لیکن بھائیون نے حضرت یوسف کو نہ پہچانا +

یوسف کو کم داموں چند درہموں پر خرید ا[۵۱] کیونکہ بیچنے والے جو یوسف کے بھائی تھے وہ تو یوسف سے بیزار ہی تھے ✤

ع۳ آخرکار عزیز مصر نے جس نے یوسف کو مصر میں خرید ا تھا اپنی بی بی سے کہا[۵۲] ”اسے آبرو سے رکھو شاید یہ ہمارے کام آئے۔ یا ہم اسے اپنا بیٹا ہی بنالیں“ ✤ اس طرح ہم نے یوسف کو ملک مصر میں جگہ دی تاکہ ہم اُسے خواب کی باتوں کی تعبیر سکھائیں ✤ اللہ اپنے ارادے پر غالب ہی لیکن اکثر لوگ اسے نہیں جانتے ✤ جب یوسف اپنی جوانی پر پہونچا تو ہم نے اُسے دانائی اور علم دیا۔ نیکوکاروں کے ساتھ ہم ایسا ہی سلوک کرتے ہیں ✤ جس عورت (زلیخا) کے گھر میں یوسف تھا اُس نے یوسف سے اپنی خواہش بدظاہر کی اور دروازے بند کرلیے اور کہنے لگی ”یوسف جلدی کرو“ یوسف نے کہا ”معاذ اللہ۔ تیرا شوہر عزیز میرا آقا ہی اور وہ مجھے اچھی طرح رکھتا ہی ✤ نمک حرام فلاح نہیں پاتے“ ✤ زلیخا تو یوسف کی طرف مائل ہی تھی یوسف بھی زلیخا کی طرف مائل ہوجاتا اگر اُسے اپنے پروردگار کی دلیل نہ سوجھ گئی ہوتی کہ آقا کے ساتھ نمک حرامی کیونکر کروں ✤ ہم نے اُسے اس طرح بچالیا تاکہ ہم اُس سے بُرائی اور بیحیائی کے کام دور رکھیں ✤ وہ ہمارے برگزیدہ بندوں میں سے تھا ✤ وہ دونوں[۵۳] دروازے تک دوڑتے ہوئے پہونچے۔ زلیخا نے یوسف کا قمیص پیچھے سے پھاڑ ڈالا۔ اور دونوں سے زلیخا کا شوہر دروازے کے پاس ملا ✤ زلیخا نے اپنے شوہر سے کہا ”جو شخص تیری بی بی کی طرف بُری نیت کرے اُسکی سزا یہی ہی کہ وہ قید کیا جائے یا اُسے عذاب الیم پہونچایا جائے“ ✤ یوسف نے کہا ”اس (زلیخا) نے خود میری خواہش کی تھی“ ✤ اور زلیخا کے گھر والوں میں سے ایک نے بطور گواہ یہ کہا کہ ”اگر یوسف کا قمیص

زلیخا کی توجہ حضرت یوسف کی طرف

---

[۵۱] مفسروں نے لکھا ہی کہ بھائیوں نے جب جاکر کنواں خالی پایا تو [illegible] مالک قافلہ نے دام دے کر بھائیوں سے یوسف کو خرید ا تاکہ رفع شر ہو اور بھائیوں نے بے تکلف کم دام پر یوسف کو بیچ ڈالا کہ اُن کی اصلی غرض حضرت یوسف کو دور کرنا تھی ✤ [۵۲] مورخوں نے لکھا ہی کہ [illegible] خواب میں زلیخا (ایک مصری شہزادی) حضرت یوسف کے حُسن پر عاشق ہوئی اور خواب ہی میں اُسے معلوم ہوا کہ حضرت یوسف [illegible] ہیں۔ زلیخا کی خواہش کے مطابق شادی ہوئی تو عزیز مصر قطفیر ایک غیر شخص نکلا اور زلیخا آزردہ ہوئی ✤ [illegible] آئے تو زلیخا نے پہچانا اور زلیخا کی ترغیب سے [illegible] کو خرید ا اور بی بی سے یوں کہا جو اوپر ہوا ✤ [۵۳] زلیخا ایک روز دروازے [illegible] حضرت یوسف سے [illegible] کی خواستگار ہوئی۔ حضرت یوسف نے کہا تیرے شوہر عزیز نے میری پرورش کی [illegible] نہیں کرسکتا جب تک تیرا شوہر موجود ہی اور تو مطلقہ نہیں ہی ✤ حضرت یوسف بھاگے تو زلیخا نے تعاقب کیا اور حضرت یوسف کا دامن پیچھے سے کشمکش میں پھٹ گیا ✤ [illegible] موجود تھا [illegible] یوسف پر تہمت لگائی ✤

آگے سے پھٹا ہوا ہو تو زلیخا سچی ہی اور یوسف جھوٹا ہی ۔ اور اگر قمیص پیچھے سے پھٹا ہوا ہو
تو زلیخا جھوٹی ہی اور یوسف سچا ہی۔ جب شوہر نے دیکھا کہ قمیص پیچھے سے پھٹا ہوا ہی تو اُسنے
زلیخا سے کہا "یہ تم عورتون کا مکر ہی۔ بے شک عورتون کا مکر بڑے غضب کا ہوتا ہی" اور یوسف
سے کہا "اے یوسف! تو اس بات سے درگذر کر۔ اور پھر زلیخا سے کہا "تو اپنے گناہون کی
معافی مانگ تو ہی خطاکار تھی"۔

شماتت زنان مصر

٤ع شہر کی چند عورتین کہنے لگین "عزیز مصر کی بی بی اپنے غلام پر فریفتہ ہی۔ وہ اُس کے دل
مین گھس گیا ہی۔ ہمارے نزدیک زلیخا صریح غلطی مین ہی۔ جب زلیخا نے اُن کے طعنے[1] سنے تو اُنکو
بلا بھیجا اور اُن کے لیے مسندین مہیا کین اور ہرایک کے ہاتھ مین پھل کھانے کے لیے ایک ایک
چھُری دیدی اور یوسف سے کہا کہ ان کے سامنے آ۔ جب ان عورتون نے اُسے دیکھا تو اُسکی
بڑائی کی اور بجاے پھلون کے اپنے ہاتھ کاٹ لیے اور کہنے لگین "حاش للہ یہ بشر نہین ہی
ہو نہ ہو یہ کوئی معزز فرشتہ ہی"[2]۔ زلیخا نے کہا "یہی وہ ہی جس کے بارے مین تم مجھے ملامت
کرتی تھین۔ بے شک مین نے اس کی خواستگاری کی لیکن اس نے اپنے آپ کو دور رکھا۔ اب اگر
یہ میرے حکم کی تعمیل نہ کرے گا تو یہ قید کیا جائے گا اور خوار ہوگا"۔ یوسف نے کہا "پروردگار
یہ عورتین مجھے ایسی جگہ بلاتی ہین کہ وہان سے زندان کہین اچھا ہی۔ اگر تو نے ان کے مکر کو
مجھ سے دور نہ رکھا تو مین ان کی طرف جھک جاؤن گا۔ اور نادان ہو جاؤن گا"۔ اللہ نے اُسکی
سُن لی اور عورتون کا مکر اُس سے دور کر دیا۔ بے شک وہ سنتا جانتا ہی۔ یوسف کی پاکدامنی
کی نشانیان دیکھنے کے بعد بھی اُن لوگون کی یہی راے ہوئی کہ ایک وقت[3] تک یوسف قید
کیا جائے۔

حضرت یوسف مجلس مین

٥ع دو جوان آدمی اور بھی حبس مین یوسف کے ساتھ داخل کیے گئے تھے۔ اُن مین سے

[1] زلیخا نے عورتون کی شماتت سنی تو ان کو بلا بھیجا اور انھین مدعو کر کے ان کے ہاتھون مین چھُریان اور لیمون دیدیے اور اس اثنا مین یوسف کو بلا بھیجا۔ یوسف کے حسن سے اُن پر ایسی محویت طاری ہوئی کہ لیمون کی جگہ وہ انگلیان کاٹنے لگین۔ اور بولین یہ آدمی نہین ہی فرشتہ ہی۔ [2] ان عورتون کے سامنے زلیخا نے تعریف شروع کی اور ان عورتون نے بھی زلیخا کے لئے سفارش شروع کی۔ اس حال مین حضرت یوسف نے اپنے اعتدال کو مذبذب مین دیکھکر کہا "خدایا مجھے اس صحبت سے زندان اچھا ہے۔ کہین ایسا نہو کہ شیطان غالب آئے۔ انسان ضعیف البنیان کی حقیقت ہی کیا ہے۔ [3] زلیخا کی بدنامی مٹانے کے لیے یوسف کو قید کرنا اقرین مصلحت سمجھا گیا۔
[4] عزیز مصر کے دو غلام بھی کسی جرم مین قید ہوئے تھے ایک عزیز کا ساقی تھا اور دوسرا خوان بردار تھا۔ ان دونو نے یوسف کا اعتقاد دیکھکر دل سے خواب بنایا اور نظر باستفسار تعبیر دریافت کی۔

ایک نے کہا "مین نے خواب مین اپنے آپ کو شراب کے لیے انگورون کو نچوڑتے ہوے
دیکھا ہے" اور دوسرے نے کہا مین نے یہ دیکھا ہے کہ "مین اپنے سر پر روٹیان لیے ہوے جا رہا ہون
اور پرند انھین کھا رہے ہین" یوسف! ہم کو اس کی تعبیر بتا۔ ہم تجھے نیکوکار دیکھتے ہین +
یوسف نے کہا "تمھین جو کھانا ملتا ہے وہ آنے نہین پائے گا کہ مین تمھین اُس کے آنے[۵۱] سے پہلے تعبیر
بتا دون گا + میرے رب نے مجھے یہ بھی سکھایا ہے + اللہ پر ایمان نہ لانے والون کا اور آخرت
سے انکار کرنے والون کا مذہب مین نے چھوڑ دیا ہے اور اپنے باپ دادا ابراہیم۔ اسحق اور یعقوب
کے مذہب کی مین نے پیروی کی ہے + اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا ہمین مناسب نہین ہے
یہ عقیدہ اللہ کا فضل ہے۔ جو اُس نے ہم پر اور دیگر آدمیون پر کیا ہے لیکن اکثر آدمی شکر نہین
کرتے + اے یاران قیدخانہ! کیا جدا جدا معبود اچھے ہین یا ایک زبردست اللہ اچھا ہے؟ اللہ
کے سوا تم جنھین پوجتے ہو وہ صرف نام ہی نام ہین جو تم نے اور تمھارے باپ دادا نے ٹھہرا
رکھے ہین + اللہ نے ان کے معبود ہونے کی کوئی دلیل نہین اُتاری ہے + حکومت تو اللہ ہی کی
ہے + اللہ نے حکم دیا ہے کہ اسی کی پرستش کرو + یہی سیدھا دین ہے۔ لیکن اکثر آدمی نہین جانتے
اے یاران قیدخانہ! تم مین سے ایک تو اپنے آقا کو شراب پلائے گا لیکن دوسرے کو سولی
دی جائے گی اور پرند اُس کے سر سے نوچ نوچ کر کھائین گے جو تم پوچھتے تھے[۵۲] اُس کے
بارے مین یہی فیصلہ ہو چکا ہے + یوسف نے جسے بچنے والا[۵۳] سمجھا تھا اُس سے کہا "اپنے آقا کے پاس
میرا ذکر کرنا" + شیطان نے اُسے آقا سے یہ کہنا بھلا دیا اور یوسف کئی برس تک زندان مین رہا +

یوسف کا ...

ع۶ بادشاہ مصر نے کہا "مین نے خواب[۵۴] مین سات موٹی گائین دیکھی ہین کہ ان کو سات دبلی
گائین کھا رہی ہین۔ اور دیکھا ہے کہ سات بالیان سبز ہین اور باقی سات خشک ہین + سردارو!
میرے خواب کی تعبیر بتاؤ اگر تم خواب کی تعبیر بتا سکتے ہو" ان لوگون نے کہا "یہ خوابہائے پریشان
ہین۔ ہم ایسے خوابون کی تعبیر نہین جانتے" + اُن دو قیدیون مین سے جس نے رہائی پائی تھی

بادشاہ مصر کا خواب

۵۱ یوسف نے تعبیر کہنے کے لیے کچھ مہلت لیکر وعظ و پند شروع کر دی + ۵۲ یوسف نے تعبیر خواب بیان کی کہ جس نے اپنے کو شراب نچوڑتے ہوے دیکھا ہے وہ تو پھر بادشاہ کا ساقی بنے گا لیکن دوسرا پھانسی پائے گا اور گدھ اوس کا مغز کھا جائینگے + ان قیدیون نے کہا "ہم نے تو خواب دل سے بنا لیا تھا" حضرت یوسف نے بذریعہ وحی کے جو کہدیا تھا انھون نے کہا کچھ ہی ہو لیکن ایسا ہی ہوگا + ۵۳ یوسف نے ساقی سے کہا کہ جب تم چھوٹ کر اپنے آقا کے پاس جاؤ تو میرے لیے سفارش کرنا۔ لیکن ساقی بھول گیا اور حضرت یوسف عرصہ تک زندان مین رہے + ۵۴ حضرت یوسف کو زیادہ عرصہ زندان مین گذرا تب بادشاہ مصر ولید بن ریان نے ایک مرتبہ خواب دیکھا +

ایک مدت کے بعد اسے یوسفؑ کا خیال آیا اور وہ بول اٹھا "مجھے مجلس تک جانے دیجیے تو مین تعبیر بتا دیون گا" پھر اُس نے آکر یوسفؑ سے کہا "یہ ہی سچے یوسفؑ! اس خواب کی تعبیر مجھے بتاؤ کہ سات دُبلی گائین سات موٹی گایون کو کھائے جاتی ہین اور سات بالیان سبز ہین اور باقی سات خشک ہین - تاکہ مین لوگون کی طرف جاؤن اور وہ اس طرح تعبیر جانین" یوسفؑ نے کہا "سات برس تک تم بدستور بوتے جاؤگے اور غلہ جو کاٹوگے اُسے بالیون مین چھوڑ دوگے صرف تھوڑا تھوڑا کھاؤگے - اس کے بعد سات برس قحط کے ایسے سخت آئین گے کہ اُن کے پہلے جو تم نے جمع کر رکھا ہوگا اُسے لوگ کھا ڈالین گے صرف تھوڑا سا تمھارا جمع کیا ہوا بیج کے لیے بچ رہے گا اس کے بعد جو سال آئے گا اُس مین لوگون[۱] کے لیے پانی برسے گا اور لوگ انگورون کے عرق نچوڑینگے"

ع یادشاہ نے کہا "یوسفؑ کو میرے پاس لاؤ" جب چوبدار آیا تو یوسفؑ نے اُس سے کہا "واپس اپنے مالک کے پاس جا اور اُس سے پوچھ کہ آپ کو اُن عورتون کا حال معلوم ہے جنھون نے اپنے ہاتھ کاٹ لیے تھے - میرا پروردگار بے شک اُن کے مکرون سے خوب واقف ہے" بادشاہ نے اُن عورتون سے پوچھا "جب تم نے یوسفؑ کی خواستگاری کی تھی تو تمھارا کیا حال ہوا تھا" وہ بولین "حاشا للہ - ہم نے یوسفؑ مین کوئی بُرائی نہین پائی تھی" عزیز کی عورت نے کہا "اب حق بات ظاہر ہوگئی - مین نے ہی اُس کی خواستگاری کی تھی وہ ضرور سچا ہے" یوسفؑ نے کہا "مین نے اپنی صفائی اس لیے چاہی کہ عزیزِ مصر جان لے کہ مین نے اُس کی غیبت مین خیانت نہین کی تھی اور اللہ خیانت کرنے والون کی تدبیرون کو چلنے نہین دیتا"

حضرت یوسفؑ کو بھر سلطانی حاصل ہوا

تیرھوان پارہ

مین اپنے نفس کو بے لگاؤ نہین کہتا - نفس بے شک برائی کا حکم دینے والا ہے باستثنا اُس کے جس پر میرا رب رحم کرے میرا رب ضرور غفور و رحیم ہے" بادشاہ نے کہا "یوسفؑ کو میرے پاس لاؤ - مین اُسے اپنا خاص مصاحب بناؤن گا" جب یوسفؑ سے بادشاہ نے باتین کین تو اُن سے کہا "آج سے تو میرے پاس باوقار اور امین ہوکر رہ" یوسفؑ نے کہا "مجھے ملک کے

[۱] حضرت یوسفؑ نے خواب کی تعبیر بتائی کہ سات برس کے بعد قحط پڑے گا اور وہ سات برس تک برابر قائم رہے گا پھر ترکیب بھی بتائی کہ سات برس تک غلہ بیج کے لیے جمع شدہ سات برس تک کام آئے گا [۲] یوسفؑ نے چاہا کہ جب تک صفائی نہو وہ زندان سے باہر نہ آئین تاکہ بدگمانی والون کو لازم ہو کہ اپنے نفس کو اتہام سے بچائین [۳] عزیز مصر امیر الامرا یا وزیر اعظم تھا - بادشاہ کا خطاب تھا ... نے ... کو اپنے پاس رکھ لیا عزیز مصر کے پاس جانے نہین دیا

خزانے سپرد کر دیجیے کہ میں اُن کی حفاظت بخوبی کر سکتا ہوں اور حساب کتاب سے خوب واقف ہوں۔ غرضکہ ہم نے اس طرح یوسفؑ کو ملک مصر میں جگہ دی کہ وہاں جہاں چاہیے وہ رہے ۞ ہم جسے چاہتے ہیں اپنی رحمت میں داخل کرتے ہیں اور نیکوکاروں کے اجر کو ہم ضائع نہیں ہونے دیتے ۞ مومنوں اور متقیوں کے لیے آخرت کا اجر اس سے کہیں اچھا ہے ۞

کنعان میں قحط

یوسف کے بھائی مصر میں

ع ۸ کنعان میں قحط پڑا تو یوسف کے پاس اُس کے دسوں بھائی آئے اور اُس تک پہونچے تو یوسف نے اُن کو پہچان لیا۔ لیکن وہ یوسف کو پہچان نہ سکے ۞ جب یوسفؑ نے اُن کا سامان غلہ درست کر دیا تو کہا "تمھارے باپ کا ایک لڑکا اور بھی تو ہے اب آنا تو اُسے بھی لانا۔ تم دیکھتے نہیں کہ ہم غلہ وزن میں پورا دیتے ہیں اور اچھی مہمانداری بھی کرتے ہیں ۞ اگر تم اُسے نہ لاؤگے تو ہمارے یہاں تم غلہ نہ پاؤگے اور پھر ہمارے پاس نہ آنا ۞ اُن لوگوں نے کہا "اُس کے باپ سے ہم اُسے مانگیں گے اور ضرور لائیں گے" ۞ یوسفؑ نے اپنے خادموں سے کہا کہ ان کی پونجی بھی ان کی بوریوں میں رکھ دو تاکہ یہ اپنے گھر پہونچکر اُسے پہچانیں اور پھر یہاں آئیں ۞ جب وہ لوگ اپنے باپ کے پاس پہونچے تو کہنے لگے "ابا جان! ہمیں غلہ کی ممانعت کر دی گئی ہے۔ ہمارے ساتھ ہمارے بھائی ابن یامین کو بھی بھیج دیجیے کہ ہم غلہ لائیں اور اُس کی حفاظت کے ہم ذمہ دار ہوتے ہیں" ۞ یعقوبؑ نے کہا "میں تم لوگوں کا اعتبار اس کے بارہ میں نہیں کرتا مگر جیسا کہ پہلے میں نے اس کے بھائی (یوسف) کے بارے میں تمھارا اعتبار کیا تھا ۞ خیر۔ اللہ اچھا محافظ ہے اور وہی سب سے بڑا مہربان ہے" ۞ جب اُنھوں نے اسباب کھولا اور دیکھا کہ اُن کی پونجی بھی اُنھیں واپس کر دی گئی ہے۔ تو وہ بولے "ابا جان! اس سے ہمیں اور کیا چاہیے؟ ۞ یہ ہماری پونجی بھی تو ہمیں واپس کر دی گئی ہے۔ ہم جاکر اپنے گھر والوں کیلیے غلہ لائیں گے اور اپنے بھائی (ابن یامین) کی محافظت کریں گے اور ایک اونٹ کا بار ہم اُسکے حصہ کا اور لیں گے۔ یہ غلہ جو ہم ابکی لائے ہیں تھوڑا ہے ۞ یعقوبؑ نے کہا "جبتک تم اللہ کی قسم کھاکر پکا قول نہ دوگے کہ باستثنا اس حالت کے کہ تم کہیں خود ہی گھر جاؤ

ف ۵۱ رفتہ رفتہ حضرت یوسف کا رسوخ اور اقتدار بڑھا اور وہ وزیر خزانہ مقرر ہوئے ۞ ف ۵۲ تمام ملک میں قحط سالی پڑی تو حضرت یوسف نے اندوختہ غلہ رعایا کی بہبودی کے لیے فروخت کرنا شروع کیا ۞ حضرت یعقوب کا ملک کنعان بھی زیر سلطنت مصر تھا اُن کے دسوں لڑکے غلہ خریدنے کی غرض سے مصر آئے ۞ غلہ دیا گیا اور اُس کے ساتھ ہی اُسکی قیمت بھی چھپاکر واپس کر دی گئی اور کہا گیا کہ گیارھویں بھائی ابن یامین کو جو حضرت یوسفؑ کا عینی بھائی ہے لیتے آنا۔ حضرت یعقوبؑ نے پہلے ابن یامین کے بھیجنے میں تامل کیا لیکن پھر رضامندی ظاہر کی ۞ ف ۵۳ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے "ابا جان! ہمارے لیے یہ ظلم نہیں ہے کہ ہماری بضاعت ہمیں واپس کر دی جائے" ۞

اُسے ضرور واپس لاؤ گے۔ میں تمھارے ساتھ اُسے ہرگز جانے نہ دونگا" جب اُنھوں نے قسم کھائی۔ تو یعقوبؑ نے کہا "اللہ ہمارے اور تمھارے قول و قرار کا شاہد ہے"۔ یعقوبؑ[۱۱] نے ان سے چلتے وقت کہا "بیٹو! تم ایک دروازے سے داخل نہ ہونا۔ متفرق دروازون سے داخل ہو۔ گو مین ان حیلون سے تم کو مشیت الٰہی سے بچا نہین سکتا۔ اللہ ہی کا حکم چلتا ہے۔ مین نے اُسی پر بھروسا کیا ہے اور اُسی پر بھروسا کرنے والون کو بھروسا کرنا چاہیے"۔ اپنے باپ کی ہدایت کے مطابق جب وہ مصر مین داخل ہوے۔ تو یہ احتیاط جو اُنھون نے کی تھی اللہ سے اُنھین بچا نہین سکتی تھی۔ صرف یعقوبؑ کے جی کا ایک ارمان تھا جسے اُس نے یون پورا کیا ما۔ یعقوبؑ کے پاس ایک علم[۱۲] تھا جسے ہم نے سکھایا تھا لیکن اکثر لوگ اُس سے واقف نہ تھے۔

ع ۵ جب وہ لوگ یوسف کے پاس پہونچے تو یوسفؑ نے اپنے بھائی ابن یامین کو اپنے پاس بٹھایا اور کہا "مین تیرا بھائی یوسف ہون۔ ان لوگون کی بدسلوکیون پر تو غم نہ کھا"۔ جب یوسف نے اپنے بھائیون کو اُن کا سامان ہم پہونچا دیا تو اپنے حقیقی بھائی ابن یامین کی بوری مین پانی پینے کا پیالہ[۱۳] رکھوا دیا۔ پھر ایک پکارنے والے نے آواز دی "قافلے والو ٹھہرو! تم چور ہو"۔ پکارنے والون کی طرف رخ کرکے اُنھون نے پوچھا "تمھاری کیا چیز کھو گئی ہے؟" پکارنے والے بولے "بادشاہی پیمانہ کھو گیا ہے۔ اُسے جو ڈھونڈھ لائے گا ایک اونٹ کا بار انعام پائے گا۔ ہم اس کے ضامن ہوتے ہین"۔ وہ لوگ بولے "بخدا تم کو خوب معلوم ہے۔ کہ ہم تمھارے ملک مین فساد پھیلانے کی غرض سے نہین آئے ہین۔ اور نہ ہم چور ہین"۔ پکارنے والے بولے "اگر تم جھوٹے ٹھہرو تو چور کی کیا سزا؟" وہ بولے کہ "یہی سزا ہے کہ جس شخص کی بوری مین پیالہ نکلے وہ آپ اپنی سزا مین لے لیا جائے۔ ہم لوگ ایسے ظالمون کی یہی[۱۴] سزا کرتے ہین"۔ یوسفؑ نے اپنے بھائی ابن یامین کے برتنون کے پہلے دوسرے بھائیون کی تلاشی کرائی اور پھر اپنے بھائی

---

[۱۱] تزکیہ نفس یا الہام سے جو ایک کیفیت پیغمبرون پر طاری ہوتی ہے اُسکے ذریعے سے حضرت یعقوبؑ کو معلوم ہوا کہ ابن یامین کے لیے خطرہ ہے اور وہ ایک طور پر صحیح بھی تھا جیسا کہ آئندہ مذکور ہے مگر انجام بخیر نظر آیا اور اُنھون نے اجازت دی۔ لیکن یہ خیال کیا کہ گیارہ جوان ایک ساتھ دو شہر مین داخل ہونگے تو کہین نظر بد نہ لگے اور اُسکے ساتھ ہی یہ بھی خیال کیا کہ مشیت ایزدی سب پر غالب ہے۔ [۱۲] اس علم باطنی سے حضرت یعقوب کو حضرت یوسف کے ہلاک ہونے کا یقین نہین ہوا اور ابن یامین کے مقید ہو جانے کا خدشہ ہوا اور منزلون سے حضرت یوسف کے قمیص کی بو آپکی ناک تک پہونچی جیسا کہ آئندہ مذکور ہے۔ [۱۳] حضرت یوسف کو ابن یامین کا روک لینا اور دیگر بھائیون پر اپنے آپ کو ظاہر نہ کرنا منظور ہوا اس لیے ابن یامین کے بار مین پیالہ اپنا رکھوا دیا کہ جب ابن یامین چور ثابت ہوگا تو اس علت مین وہ روک رکھا جائے گا اور اُس کے بھائی عذر نہ کر سکین گے۔ [۱۴] اُس وقت چوری کی سزا مین چور غلام بنا لیے جاتے تھے۔

حضرت یعقوبؑ کا علم باطنی

ابن یامین مصر مین

ابن یامین کے برتنوں سے وہ پیالہ برآمد کرایا۔ ہم نے یوسف کو یہ تدبیر[۵۱] سوجھائی تھی۔ اللہ نہ چاہتا
تو بادشاہ مصر کے قانون کی رو سے وہ اپنے بھائی کو نہیں لے سکتا تھا۔ ہم جس کا درجہ چاہتے
ہیں حسن تدبیر سے بلند کر دیتے ہیں۔ دنیا میں ایک سے ایک بڑھ کر دانا ہے۔ وہ کہنے لگے "اس نے
چوری کی تو اس کے حقیقی[۵۲] بھائی یوسف نے بھی پہلے چوری کی تھی"۔ یوسف نے بات کو جی میں
رکھا۔ کچھ اُن پر ظاہر نہیں کیا اور کہا "تم بڑے خانہ خراب ہو۔ اللہ ہی تمھارے بیان کو خوب
جانتا ہوگا"۔ وہ بولے "اے عزیز[۵۳]! اس ابن یامین کا باپ بہت بڈھا ہے۔ اس کی جگہ ہم[۵۴] میں سے
کسی ایک کو آپ لے لیجیے۔ آپ ہم کو بڑے نیک معلوم ہوتے ہیں"۔ یوسف نے کہا "معاذ اللہ
جس کے پاس ہمارا مال نکلا ہے اُسے چھوڑ کر کسی دوسرے کو ہم پکڑیں تو ہم ظالم ٹھہریں گے"۔

حضرت یوسف کا پتا لگا

ع ۱۰ جب وہ یوسف سے ناامید ہوے۔ تو مشورہ کرنے کے لیے علٰحدہ بیٹھے۔ بڑے[۵۵] بھائی نے
کہا "تم لوگ کیا جانتے نہیں کہ تمھارے باپ نے تم سے اللہ کی قسم لی ہے؟ اور اس کے پہلے
تم نے یوسف کے بارے میں قصور کیا ہی ہے۔ جب تک مجھے اباجان اذن نہ دیں گے یا اللہ
کوئی صورت نہ نکالے گا۔ کہ وہ بہتر تدبیر کرنے والا ہے۔ میں تو اس جگہ سے نہ ہٹوں گا۔ تم لوگ
اباجان کے پاس جاؤ اور کہو "اباجان! آپ کے لڑکے نے چوری کی ہے۔ ہم کو جو معلوم ہوا ہے
وہ عرض کرتے ہیں۔ غیب کی تو ہمیں خبر نہ تھی۔ آپ اُس بستی کے رہنے والوں سے دریافت
کیجیے جہاں ہم تھے اور اُس قافلہ سے پوچھیے جس میں ہم آئے ہیں۔ ہم بالکل سچے ہیں"۔ یعقوب
نے کہا "نہیں بلکہ تم لوگوں نے ایک بات جی سے بنالی ہے۔ خیر صبر اچھا ہے۔ مجھے تو امید ہے کہ
اللہ میرے سب لڑکوں کو میرے پاس لائے گا۔ وہ دانا اور حکیم ہے"۔ یعقوب نے اُن سے الگ ہو کر
کہا "ہائے یوسف" اور اُس کی آنکھیں غم سے سفید[۵۶] ہو گئی تھیں اور وہ بہت غمگین رہتا تھا۔

---

۵۱ شاہ مصر کے قانون میں چور کو غلام نہیں بناتے تھے اس لیے حضرت یعقوب کے [illegible] قانون
کا اقرار کرادیا یا بطور معاہدہ کے یہ لکھوا دیا کہ چور غلام بنایا جائے۔ ۵۲ یوسف کے دسوں بھائیوں نے کہا "اس کی چوری کچھ
مستبعد نہیں ہے اس کے بھائی یوسف نے بھی چوری کی تھی"۔ قصہ یوں ہے کہ حضرت یوسف کی ایک پھوپھی نے پرورش کی تھی
جب وہ بڑے ہوے تو حضرت یعقوب نے انھیں لینا چاہا۔ پھوپھی نے اُن کی کمر سے اپنا پٹکا باندھ دیا اور چوری کا الزام لگا کر
اُس وقت کی شریعت کے مطابق ایک حیلۂ شرعی کیا اور حضرت یوسف کو اپنے پاس رکھ لیا۔ ۵۳ وزیر کا لقب
عزیز تھا۔ یوسف اب شاہ مصر کے وزیر تھے۔ ۵۴ بھائیوں نے کوشش کی کہ بجائے ابن یامین کے کسی اور کو غلام
بنا دے کر ابن یامین کو یعقوب کے پاس لے جائیں لیکن کامیابی نہیں ہوئی۔ ۵۵ بڑا بھائی مصر میں رہ گیا
اور باقی نو بھائی یعقوب کے پاس گئے۔ ۵۶ ابن یامین کے جدا ہونے سے یعقوب کا غم تازہ ہوا اور
روتے روتے آنکھوں کی بینائی جاتی رہی۔

وہ گھلتے گھلتے - بخدا آپ ہمیشہ نالہ وزاری مین رہتے ہین جب تک آپ سخت بیمار یا ہلاک ہو جائین یوسف کا ذکر کیے جائین گے" + یعقوبؑ نے کہا " اپنی بے چینی اور رنج کی فریاد مین کرتا ہون تو اللہ سے کرتا ہون - اور اللہ کی باتین جو مین جانتا ہون وہ تم نہین جانتے + لڑکو! جاؤ اور یوسفؑ اور اُس کے بھائی کو تلاش کرو - اللہ کی رحمت سے مایوس نہو + اللہ کی رحمت سے کفار ہی مایوس ہوتے ہین" جب وہ لوگ پھر یوسف کے پاس آئے تو کہنے لگے " اے عزیز! ہم کو اور ہمارے گھر والون کو تکلیف پہونچ رہی ہے اور تھوڑی سی پونجی لے کر ہم آئے ہین - ہمین پورا غلہ دلوا دیجیے بلکہ صدقہ دیدیجیے + اللہ صدقہ دینے والون کو اچھا عوض دیتا ہے" + یوسفؑ نے کہا " جب تم جہالت پر اُتارو تھے تو تم لوگون نے یوسف اور اُس کے بھائی کے ساتھ جو کچھ کیا وہ تمھین یاد بھی ہے؟" وہ بولے " کیا آپ ہی یوسف ہین؟" یوسفؑ نے کہا " ہان! مین یوسف ہون اور یہ میرا بھائی ہے + اللہ نے ہم پر احسان کیا + جو اللہ سے ڈرتے اور صبر کرتے ہین تو اللہ ایسے نیکو کارون کا ثواب ضائع نہین کرتا" اُنھون نے کہا " بخدا اللہ نے بے شک آپ کو ہم پر فضیلت دی اور ہم خطا کار تھے" یوسفؑ نے کہا " آج تم پر کچھ سرزنش نہین ہے - اللہ تمھین بخشے کہ وہ سب سے بڑا رحم کرنے والا ہے + میرا یہ قمیص لے کر جاؤ اور اسے ابا جان کے مُنھ پر رکھو وہ بینا ہو جائین گے + اور تم سب کے سب میرے پاس چلے آؤ"

[ع] جب قافلہ مصر سے چلا تو ان کے باپ یعقوبؑ نے کہا " مجھ کو بہکا ہوا نہ سمجھو - تو یوسف کی بو مجھے معلوم ہوتی ہے" لوگون نے کہا " بخدا یہ آپ کا پُرانا خبط ہے" جب خوشخبری دینے والا آیا اور قمیص کو اُس کے مُنھ پر رکھا تو وہ بینا ہو گیا اور کہنے لگا " کیا مین تم سے کہتا نہ تھا کہ مجھے اللہ کی [illegible] باتین معلوم ہین جو تم نہین جانتے" وہ بولے " ابا جان! ہمارے گناہ اللہ سے معاف [illegible] ہم بے شک خطا کار تھے" یعقوبؑ نے کہا " عنقریب مین تمھارے لیے اپنے رب سے بخشش مانگونگا + وہ غفور و رحیم ہے" جب وہ لوگ یوسفؑ کے پاس آئے تو یوسف نے اپنے والدین۵۲ کو اپنے پاس جگہ دی اور کہا " شہر مصر مین آپ داخل ہون اللہ چاہیگا تو سب امن سے رہین گے" یوسف نے اپنے والدین کو تخت پر اونچا بٹھایا اور سب کے سب۵۳ یوسف کی

حضرت یعقوبؑ مصر مین

۵۱ یوسف کو بھائیون نے پہچانا اور یوسف نے اپنے تمام گھر والون کو [illegible] ۵۲ بعض مفسرون نے لکھا ہے کہ حضرت یوسف کی مان زندہ نہ تھین - اور بعض نے [illegible] سے مراد [illegible] اور [illegible] ۵۳ یعنی والدین اور گیارہ بھائی [illegible]

تعظیم کے لیے سجدہ مین گر پڑے + اور یوسفؑ نے کہا " ابا جان! میرے پہلے خواب کی تعبیر یہ ہی۔ آج اُسے میرے رب نے سچ کر دکھایا + اُس نے مجھ پر احسان کیا کہ مجھے قید خانہ سے نکالا۔ شیطان نے تو مجھ مین اور میرے بھائیون مین جھگڑا ڈال دیا تھا۔ لیکن اللہ نے آپ لوگون کو باہر سے یہان پہونچایا۔ میرا رب جو کرنا چاہتا ہی اُس کی تدبیر خوب جانتا ہی + وہ دانا حکیم ہی " یوسفؑ نے پھر کہا " اے میرے پروردگار! تو نے مجھے حکومت مین بھی حصہ دیا اور خواب کی باتون کی تعبیر سکھائی۔ اے آسمانون اور زمین کے پیدا کرنے والے! دنیا اور آخرت مین تو ہی میرا کارساز ہی + تو مجھے حالت اسلام مین موت دے اور نیکوکارون کے ساتھ مجھے شامل کر " اے محمدؐ! یہ غیب کی باتین ہم تجھے بذریعہ وحی بتاتے ہین۔ جب یوسفؑ کے بھائیون نے اپنے ارادے مصمم کر کے یوسفؑ کی ہلاکت کی تدبیرین کی تھین تو اُن کے پاس تو موجود نہ تھا + باوجود اسکے اکثر لوگ ایسے ہین کہ تو کتنا ہی چاہے وہ ایمان نہ لائینگے + تو اُن سے اس تبلیغ رسالت کی کچھ اجرت بھی نہین مانگتا + اور یہ قرآن تمام عالم کے لیے نصیحت ہی نصیحت ہی +

۱۲ع آسمانون اور زمین مین کتنی نشانیان قدرت کی ہین جن پر لوگ گذرتے ہین اور کچھ پروا نہین کرتے + ان مین اکثر ایسے ہین کہ اللہ پر ایمان لاتے بھی ہین اور شرک بھی کرتے ہین + کیا یہ ڈرتے نہین کہ اللہ کے عذاب کی آفت انھین آگھیرے یا ناگہان ان پر قیامت آجائے اور انھین خبر بھی نہ ہو + اے محمدؐ! تو کہہ " میرا طریقہ تو یہ ہی کہ اللہ کی طرف مین بلاتا ہون مین اور میرے پیرو معقول راستہ پر ہین + اللہ پاک ہی اور مین مشرک نہین ہون " اے محمدؐ! تیرے پہلے بھی بستیون ہی کے رہنے والے مردون کو[۱] ہم رسول بناتے تھے اور اُن پر وحی بھیجتے تھے + کیا لوگ ملک کی سیر نہین کرتے کہ دیکھین ان کے پہلے لوگون کا انجام کیسا ہوا؟ + پرہیزگارون کے لیے آخرت کا گھر بہتر ہی + کیا تم لوگ اتنا بھی نہین سمجھتے؟ + پہلے بھی لوگ رسولون کو جھٹلاتے تھے حتی کہ جب رسول ناامید ہو گئے تھے اور انکو یہ وہم ہوتا تھا کہ کہین ہم سے وعدہ خلافی تو نہین کی گئی تو ہماری مدد اُن کے پاس آتی تھی اور پھر جسے ہم چاہتے تھے بچا لیتے تھے + اور گنہگار لوگون سے ہمارا عذاب نہین ٹلتا تھا + اُن لوگون کے حالات مین سمجھ رکھنے والون کے لیے بڑی عبرت ہی + یہ قرآن کوئی بنائی ہوئی بات نہین ہی بلکہ یہ اُن الہامی کتابون کی تصدیق کرتا ہی جو اس کے پہلے سے ہین + اس مین ہر شی کی تفصیل ہی اور مومنون کے لیے ہدایت اور رحمت ہی +

تعلیم اسلام

[۱] فرشتون یا جنون کو ہم رسول نہین بناتے +

سورۂ رعد

(مکی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قدرتِ الٰہی

ع ۱ المرا ۔ اے محمدؐ! یہ کتاب (قرآن) کی آیتین ہین۔ تیرے رب نے جو یہ قرآن تیری طرف بھیجا ہی ٹھیک ہی لیکن اکثر آدمی اُسے نہین مانتے ۔ اللہ وہ ہی جس نے بے ستون کے آسمانون کو کھڑا کیا جیسا کہ تم کو دکھائی دیتا ہی۔ اور پھر عرش پر متوجہ ہوا اور آفتاب ورماہتاب کو مسخر کیا جو وقت معین تک جاری رہتے ہین ۔ وہ کامون کی تدبیر کرتا ہی۔ اور اپنی قدرت کی نشانیان ظاہر کرتا ہی۔ تاکہ تم اپنے رب کے ملنے کا یقین کرو ۔ اُسی نے زمین پھیلائی اور زمین مین پہاڑ اور نہرین بنائین[۱] اور تمام پھلون کی دو دو قسمین پیدا کین۔ وہی دن کو رات سے چھپاتا ہی ۔ بے شک ان باتون مین غور کرنے والون کے لیے نشانیان ہین ۔ زمین مین قریب قریب کئی قطعے ہوتے ہین۔ انگور کے باغ ۔ کھیت ۔ خرمے کے درخت کہین گنجان اور کہین چھترے ہوے ہوتے ہین ۔ سب ایک ہی پانی سے سینچے جاتے ہین۔ لیکن مزے مین ہم ایک کو دوسرے پر برتری دیتے ہین ۔ بے شک دانشمندون کے لیے ان مین قدرت الٰہی کی نشانیان ہین ۔ اے محمدؐ! اگر تجھے کبھی تعجب ہو تو ان کافرون کے اس کہنے پر تعجب ہونا چاہیے کہ "جب ہم مٹی ہو جائین گے تو کیا پھر نئے سرے سے پیدا ہونگے ؟" یہی لوگ اپنے رب کی قدرت سے انکار کرنے والے ہین ۔ اُنھین کی گردنون مین بروز قیامت طوق ہون گے اور یہی لوگ دوزخی ہون گے اور دوزخ مین ہمیشہ رہین گے ۔ اے محمدؐ! بھلائی ۔ کے پہلے یہ لوگ برائی[۲] طلب کرنے مین عجلت کرتے ہین ۔ حالانکہ ان کے پہلے لوگون پر عذاب ہو چکے ہین ۔ تیرا رب بے شک لوگون پر باوجود اُن کی شرارتون کے بخشش کرنے والا ہی اور بے شک تیرا رب سخت عذاب کرنے والا بھی ہی ۔

طلبِ معجزہ

کفار تیرے بارے مین کہتے ہین " اُس پر اُس کے رب کی طرف سے کوئی نشانی کیون نہین اُترتی " تو محض ڈرانے والا ہی۔ مثل تیرے ہر قوم کے لیے ایک نہ ایک ہدایت کرنے والا گذرا ہی ۔

---

[۱] اس سورہ مین رعد کا ذکر ہو بادل کی گرج کو رعد کہتے ہین ۔ [۲] جیسے سرخ اور سفید سبز اور زرد چھوٹا اور بڑا میٹھا اور کھٹا

[۳] کفار مکہ کو چاہیے کہ رسولؐ کی باتین سنکر اور نبوت وحدانیت پر یقین کرکے اللہ کو ایک جانین ۔ لیکن وہ بجاے اس کے بار بار یہی کہتے ہین کہ ہم اللہ کو نہین مانتے تو اللہ ہم پر عذاب کیون نہین نازل کرتا ؟ ۔

ع ہر مادہ کے حمل کو اللہ ہی جانتا ہو اور پیٹ کے گھٹنے اور بڑھنے کو بھی وہی جانتا ہو + ہر شی کا اُس کے پاس ایک اندازہ مقرر ہو + وہ باطن اور ظاہر کو جانتا ہو وہ بزرگ اور برتر ہو + تم لوگون مین سے جو کوئی شخص چپکے سے بات کرے یا پکار کر کہے - رات مین چھپا رہے یا دن مین چلا جا رہا ہو - اُس کے نزدیک سب برابر ہین + اللہ کی طرف سے فرشتے انسان کے آگے اور پیچھے باری باری سے لگے رہتے ہین جو اللہ کے حکم سے انسان کی حفاظت کرتے ہین + اللہ کسی قوم کی حالت نہین بدلتا جب تک وہ خود اپنی صلاحیت کو نہ بدلے - جب اللہ کسی قوم پر مصیبت ڈالنا چاہتا ہو تو کوئی بھی اُسے ٹال نہین سکتا اور نہ اُس کے سوا کوئی حمایتی ہو سکتا ہو + وہی اللہ تمکو بحالت بیم و رجا[51] بجلی دکھاتا ہو اور بوجھل بادل پیدا کرتا ہو + بادل کی گرج اُس کی حمد مین تسبیح کرتی ہو اور فرشتے بھی بحالت خوف اُس کی حمد و ثنا کرتے ہین + وہی بجلیان بھیجتا ہو اور جسپر چاہتا ہو اُس کے ذریعہ سے مصیبت ڈالتا ہو - یہ منکرین اللہ کے بارے مین جھگڑتے رہتے ہین - حالانکہ اُس کا داؤن سخت ہو + اللہ ہی کو پکارنا برحق ہو + جو لوگ اللہ کے سوا دوسرے معبودون کو پکارتے ہین تو وہ معبودان باطل ان کی کچھ نہین سنتے - اور ان کی مثال ایسی ہو جیسے کوئی شخص اپنے دونون ہاتھ پانی کی طرف پھیلائے کہ وہ پانی اُس کے منھ مین از خود چلا آئے حالانکہ وہ ہرگز نہ آئے گا + کافرون کی دعا بھٹکتی پھرتی ہو + آسمانون اور زمین مین جتنے ہین چار و ناچار اللہ کے سامنے سر بسجود[52] ہین - اور اُن کے سائے بھی صبح اور شام سجدہ کرتے ہین + اے محمد! توان لوگون سے پوچھ "آسمانون اور زمین کا پروردگار کون ہو"؟ + اور پھر تو ہی بتا دے کہ "اللہ ہو" + پوچھ "کیا تم نے اُس کے سوا ایسے حمایتی ٹھہرا رکھے ہین جو اپنے ذاتی نفع اور نقصان پر بھی قادر نہین ہین" + یہ بھی پوچھ "کیا اندھے اور آنکھ والے برابر ہین؟ کیا تاریکی اور روشنی برابر ہو؟ کیا تم نے اللہ کے لیے ایسے شرکا ٹھہرائے ہین جنھون نے اُسی اللہ کے مثل مخلوق پیدا کی ہو اور اب تم کو شبہہ واقع ہو گیا ہو کہ کون مخلوق کس کی ہو"؟ + اے محمد! تو کہدے "اللہ ہر شی کا خالق ہو اور وہی اکیلا غالب ہو + اُسی نے آسمان سے پانی برسایا تو نالے اپنے اندازے سے بہ چلے اور سیلاب نے اُبھرے ہوے جھاگ اُٹھائے + اور ایسے ہی جھاگ اُن چیزون مین سے

[51] بجلی چمکنے سے بجلی گرنے کا ڈر رہتا ہو اور پانی برسنے کی بھی امید پیدا ہوتی ہو + [52] قانون قدرت نے جیسے جس کام کے لیے بنایا ہو وہ کام وہ کرتا ہو - یہان تک کہ ہر شی کے سائے بھی صبح و شام مقدار مقررہ تک کم اور بیش نظر آتے ہین + ہر شی کا قانون قدرت کے مطابق خدمات کا انجام دینا گویا سجدہ کرنا ہو +

تغیر حالت انسانی

بجلی

معبودان باطل

سجدہ

بھی نکلتے ہین جنھین لوگ آگ مین زیور یا اسباب بنانے کے لیے تپاتے ہین" + اس طرح اللہ حق اور باطل کی مثالین بیان کرتا ہی۔ کف تو نکما ہو کر جاتا رہتا ہی۔ اور جو شی آدمیون کو نفع دینے والی ہی وہ زمین مین ٹھہری رہتی ہی + اللہ اسی طرح مثالین بیان کرتا ہی + جو لوگ اپنے رب کا حکم مانتے ہین اُن کے لیے بھلائی ہی + اور جو اُسے نہین مانتے قیامت کے دن اُن کا حال یہ ہوگا کہ دنیا مین جتنا مال ہی سب اُن کا ہو جائے تو وہ اُسے اور ممکن ہو تو اتنا ہی اور ملا کر اپنے چھٹکارے کے لیے دنیا قبول کرین گے جب بھی بُری طرح اُن کا حساب ہوگا اور دوزخ اُنکا ٹھکانا ہوگا۔ جو بُری جگہ ہی +

حساب قیامت

ع ۳ اے محمدؐ تیرے رب کی طرف سے جو قرآن اُترا اُسے سچ جاننے والا بھلا اُس شخص کی طرح ہی جو اندھا ہی ؟ + بات وہی سمجھتے ہین جو ذی عقل ہین اور اللہ کے ساتھ جو عہد عبودیت ہی اُسے پورا کرتے ہین اور اپنے اقرار کو نہین توڑتے ۔ اللہ نے جن باہمی تعلقات کے قائم رکھنے کا حکم دیا ہی اُسے قائم رکھتے ہین۔ اپنے رب سے ڈرتے ہین اور قیامت کے دن بُری طرح حساب لیے جانے کا اندیشہ رکھتے ہین + جو لوگ اپنے رب کی رضامندی کے لیے صبر کرتے ہین۔ نماز پڑھتے ہین۔ ہماری دی ہوئی روزی مین سے پوشیدہ اور ظاہر طور پر خرچ کرتے ہین۔ اور بُرائی کے مقابلہ مین نیکی کرتے ہین۔ انھین کے لیے وہ پچھلا گھر ہی جس مین ہمیشہ رہنے کے باغ ہین۔ اُنمین وہ داخل ہون گے اور اُن کے باپ دادا۔ ازواج اور ذریات مین سے جو صالح ہون گے وہ بھی داخل ہون گے + ہر دروازے سے فرشتے اُن کے پاس آئین گے اور کہین گے۔ "سلام علیکم۔ تمھارے صبر کے صلہ مین یہ ملا ہی۔ یہ تمھارا پچھلا گھر کیسا اچھا ہی" + جو لوگ اللہ کے ساتھ پکا اقرار کر کے پھر توڑ ڈالتے ہین ۔ اللہ نے جن باہمی تعلقات کے قائم رکھنے کا حکم دیا انھین قطع کرتے ہین اور ملک مین فساد پھیلاتے ہین ۔ انھین پر اللہ کی لعنت ہی اور اُن کے لیے بُرا انجام ہی + اللہ جس کے لیے چاہتا ہی رزق کو وسیع کرتا ہی اور تنگ کرتا ہی + کفار دنیا کی زندگی پر خوش ہین ۔ حالانکہ دنیا کی زندگی بمقابلۂ آخرت کے بے حقیقت چیز ہے :

ذکر مومنین

صلۂ رحم

ع ۴ اے محمدؐ کفار کہتے ہین کہ "اس پیغمبر پر کوئی نشانی (از قسم معجزہ) اس کے رب کی طرف سے کیون نہین اُتری ؟" تو کہدے "اللہ جسے چاہتا ہی گمراہی مین چھوڑتا ہی اور جو اُس کی طرف رجوع ہوتا ہی اُسے اپنی راہ دکھاتا ہی + اللہ پر جو لوگ ایمان لائے ہین اور جن کے دل اللہ کے ذکر سے مطمئن ہین اُن کے لیے یہی قرآن معجزہ ہی + آگاہ رہو کہ اللہ کے ذکر سے دلونکو

اطمینان حاصل ہوتا ہی + مومنین نیکوکار کے لیے آخرت مین خوشحالی اور اچھا ٹھکانا ہی +

اے محمد! ہم نے تجھے جن منکرین[۵۱] رحمٰن (اللہ) کے پاس اپنی بھیجی ہوئی وحی سنانے کی غرض سے بھیجا ہی ایسے ہی لوگ اُن کے پہلے بھی گذرے ہین اور اُن کے پاس دوسرے پیغمبر آئے تھے + تو اُن سے کہدے " وہ میرا پروردگار ہی اُس کے سوا کوئی دوسرا معبود نہین ہے۔ اُسی پر مینے توکل کیا ہی اور اُسی کی طرف مجھے پھر جانا ہی " + اگر قرآن[۵۲] ایسا نازل ہوتا کہ اوسکے ذریعہ سے پہاڑ چلنے لگتے یا اُس سے مسافت زمین طی ہوجایا کرتی۔ یا اُس کی برکت سے مردے بولنے لگتے۔ جب بھی یہ لوگ رحمٰن سے انکار ہی کرتے + سب کام اللہ ہی کے اختیار مین ہین۔ کیا ایمان والے خاطر جمع نہین ہوے کہ اگر اللہ چاہتا تو تمام آدمیون کو ہدایت کر دیتا + کفار مکہ کو اُن کے اعمال کی سزا مین مصیبت پہونچتی ہی رہیگی یا ان کے گھر کے قریب مصیبت نازل ہوگی۔ یہان تک کہ اللہ کا وعدہ[۵۳] فتح مکہ پورا ہوگا۔ بے شک اللہ وعدہ خلافی نہین کرتا +

فتح مکہ کی پشینگوئی

ع ۵ اے محمد! تجھ سے پہلے بھی رسولون سے تمسخر کیا گیا تھا۔ مین نے کافرون کو مہلت دی پھر انکو پکڑ لیا۔ میرا عذاب[۵۴] کیسا سخت تھا + بھلا وہ اللہ جو ہر ایک کے اعمال کی خبر رکھتا ہی۔ انھین سزا نہ دے گا؟ ضرور سزا دے گا۔ ان لوگون نے اللہ کے ساتھ شرکار ٹھہرالئے ہین۔ اب تو اُن سے کہہ " اللہ کے شرکا کے نام تو بتاؤ + کیا تم اللہ کو ایسے شرکار کی خبر دوگے جنھین وہ جانتا بھی نہین کہ زمین مین کہان ہین۔ یا او پر ہی اوپر باتین بناتے ہو " کافرون کو اپنی چالاکیان بھلی معلوم ہوتی ہین اور وہ راہ راست سے رُکے ہوے ہین جسے اللہ گمراہی مین چھوڑ دیتا ہی اُس کا رہنما کوئی نہین ہوتا + حیات دنیا مین اُن کے لیے عذاب ہی اور آخرت کا عذاب تو کہین سخت تر ہی + اللہ کے غضب سے اُن کو کوئی بھی بچا نہ سکے گا + متقیون کے لیے جو جنت موجود ہی اُس کی صفت یہ ہی کہ اُس کے نیچے نہرین جاری ہونگی + اُس کے میوے اور اُس کے سائے ہمیشہ رہینگے + پرہیزگارون کا یہ انجام ہی اور کافرون کا انجام دوزخ ہی + اے محمد! اہل کتاب تجھ پر قرآن

شرک

جنت اور دوزخ

[۵۱] صلح حدیبیہ مین مسلمانون نے صلحنامہ کے پہلے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھنا چاہا تو کفار مکہ نے کہا کہ ہم رحمٰن کو نہین جانتے اسی طرف اس آیت کا اشارہ ہی۔ دیکھو تاریخ الاسلام طبع ثانی ص ۱۳۱ + [۵۲] کفار مکہ آنحضرت ؐ سے معجزے طلب کرتے تھے حکم ہوا کہ اگر قرآن مین یہ سب معجزات ہون جب بھی وہ ایمان نہ لائینگے جن کو ایمان لانا نہین ہی + [۵۳] فتح مکہ کی پشینگوئی ہی کہ ایک دن مسلمانون کا زور ہوگا اور کفار پر بلا نازل ہوگی + [۵۴] کفار پر عذاب بتاخیر آیا لیکن جیسا سخت آیا سب کو معلوم ہی + نمرود۔ فرعون۔ قوم لوط۔ قوم صالح۔ اور قوم نوح ؑ پر جیسی گذری سب پر روشن ہی +

کے اُترنے سے خوش ہین اور بعض اہل کتاب ایسے بھی ہین جو بعض احکام[۵] قرآنی سے منکر ہین - اے محمدؐ! تو منکرین سے کہدے مجھے یہی حکم ہوا ہو کہ مین اللہ کی عبادت کرون اور کسی کو اُسکا شریک نہ ٹھہراؤن + اُسی کی طرف تم سب کو مین بلاتا ہون اور اُسی کی طرف ہر امر مین رجوع کرتا ہون ہمنے قرآن کو زبان عربی مین اُتارا ہو کہ اہل عرب سمجھین - اے محمدؐ! اگر تونے جان بوجھ کر انکی خواہشون کی پیروی کی تو اللہ کے مقابلہ مین تیرا کوئی حمایتی اور بچانے والا نہوگا + ہم نے تیرے پہلے بھی رسول بھیجے تھے اور انھین بیبیان دی تھین اور اولاد بھی دی تھی ۔ کوئی پیغمبر بغیر اللہ کے حکم کے کوئی معجزہ نہین دکھا سکتا تھا + ہر ایک وقت موعود[۵] کے لیے ایک تحریر ہوتی ہو + اللہ ہین سے جسے چاہتا ہو مٹا دیتا ہو اور جسے چاہتا ہو قائم رکھتا ہو - اصل کتاب (لوح محفوظ) اُسی کے پاس ہو جس مین سب کچھ لکھا ہوا ہو + اے محمدؐ! کفار مکہ سے ہم جو وعدۂ عذاب کرتے ہین اُس مین سے کچھ ہم تجھے دکھا دین یا دکھانے کے قبل ہم تجھے دنیا سے اُٹھالین - بہرحال تیرے ذمہ صرف پیغامبری ہو اور حساب لینا ہمارا کام ہو + کیا یہ لوگ دیکھتے نہین کہ ہم کفار[۵] کا ملک چارون طرف سے اسلامی فتوحات سے کم کرتے جاتے ہین - اللہ ہی حکم دینے والا ہو - کوئی بھی اُس کا حکم ٹال نہین سکتا + وہ جلدی حساب لینے والا ہو - ان کفار مکہ کے پہلے جو لوگ گذرے ہین اُنھون نے بھی پیغمبرون کے خلاف تدبیرین کی تھین لیکن اللہ ہی کی سب تدبیرین غالب رہین + وہ ہر شخص کے اعمال کو جانتا ہو + اور عنقریب کفار بھی جان لین گے کہ انجام بخیر کس کا ہوا + اے محمدؐ! منکر لوگ کہتے ہین کہ تو پیغمبر نہین ہو + تو کہہ دے میرے اور تمھارے درمیان اللہ کی گواہی اور اُن لوگون کی گواہی جن کے پاس آسمانی کتابون کا علم[۵] ہو کافی ہو +

قرآن بزبان عربی -

اللہ کو نظام عالم کے بدلنے کا اختیار ہو

فتوحات اسلامی

سورۂ ابراہیم[۵]

(مکی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ع آلرٰ + اے محمدؐ! یہ قرآن ایک کتاب ہو جسے ہم نے تجھپر اُتارا ہو تاکہ تو لوگون کو اُن کے

تبلیغ اسلام

---

[۵] یعنی بعض یہودی اُس حصۂ قرآن کے منکر ہین جو اُن کے نزدیک توریت کے خلاف ہو + [۵] ہر ایک کام کے لیے وقت مقرر ہو جس کے پہلے وہ نہین ہوتا + [۵] کفار کی شکست اور مسلمانون کی فتح کی طرف اشارہ ہو + [۵] جو اہل کتاب ہین وہ کتب آسمانی مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے مین پیشین گوئی پڑھتے ہین اور اُس پر یقین رکھتے ہین + [۵] حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اس مین ذکر ہو +

رب کے حکم سے تاریکیون سے روشنی مین لائے - یعنی جو ذات سب سے زبردست اور تعریف
کے لائق ہو اُس کے راستہ پر لائے ﴿ وہ اللہ ہے - آسمانون اور زمین مین جو کچھ ہو اُسی کا ہو ﴿
کفار جو دنیاوی زندگی کو آخرت پر مقدم سمجھتے ہین اللہ کی راہ سے لوگون کو روکتے ہین اور ٹیڑھی راہ اختیار
کرتے ہین - افسوس کہ ان پر عذاب سخت ہوگا ﴿ یہ لوگ گمراہی مین دور جا پڑے ہین ﴿ ہمنے
جب کوئی پیغمبر بھیجا تو اُسی کی قوم کی زبان مین گفتگو کرنے والا بھیجا تاکہ وہ لوگون کو اچھی طرح سمجھا سکے
اس پر بھی اللہ جسے چاہتا ہو گمراہی مین چھوڑ دیتا ہو اور جسے چاہتا ہو راہ راست دکھاتا ہو اور وہ
زبردست حکمت والا ہو ﴿ ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیون کے ساتھ بھیجا تھا اور حکم دیا تھا کہ اپنی
قوم کو اندھیرے سے اُجالے مین لا اور اُن کو اللہ کے دن یاد دلا کیونکہ اُن واقعات مین صابرین
اور شاکرین کے لیے قدرت الٰہی کی نشانیان ہین ﴿ اُس وقت موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا -
" اللہ کے احسانات یاد کرو کہ اُس نے تم کو آل فرعون کے ظلم سے بچایا - وہ تم پر بُری طرح
عذاب کرتے تھے - تمھارے بیٹون کو ہلاک کرتے تھے اور تمھاری عورتون کو زندہ رکھتے تھے -
ان مصیبتون مین اللہ کی طرف سے تمھارا بڑا امتحان تھا ﴿

ع ۲ اُس وقت تمھارے رب نے صاف کہدیا تھا کہ " تم اگر شکر کروگے تو مین تمھین اور بڑھاؤنگا
اور اگر کفر کروگے تو میرا عذاب بے شک سخت ہو " ﴿ موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا تھا کہ " تم اور تمھارے
ساتھ دنیا کے تمام لوگ کفر کرین جب بھی اللہ بے پروا اور سزاوار حمد ہو ﴿ تم سے پہلے جو نوح
عاد اور ثمود کی قومین گذرین اور جو لوگ اُن کے بعد آئے اور جن کو اللہ کے سوا کوئی دوسرا
نہین جانتا ہو - کیا اُن کے حالات تمھین معلوم نہین ہین " ﴿ جب اُن کے پیغمبر اُن کے پاس
نشانیان لے کر آتے تھے تو وہ لوگ اُن کے ہاتھون کو انھین کے منھ پر اُلٹا مار دیتے تھے اور
کہتے تھے " ہم تمھاری رسالت کے منکر ہین اور جس دین کی طرف تم ہمین بلاتے ہو ہمین اُسکے
بارے مین شک اور تردد ہو " ﴿ اُن کے پیغمبر کہتے تھے " کیا آسمانون اور زمین کے بنانے والے
اللہ کے وجود مین تمھین شک ہو ؟ وہ تمھین بلاتا ہو کہ تمھارے گناہ بخشے اور ایک مدت
معینہ تک تمھین دنیا مین آرام سے رہنے دے " ﴿ یہ سُنکر وہ لوگ کہتے تھے " تم بھی ہماری ہی
طرح آدمی ہو - تم ہمین اُن معبودون کی عبادت سے روکتے ہو جن کو ہمارے باپ دادا پوجتے
آئے ہین تو ہمین کوئی صریح دلیل (معجزہ) دکھاؤ " اُن سے اُن کے پیغمبر کہتے تھے " بے شک

حضرت موسیٰ

تبلیغ رسالت

۵۱ اللہ کی تنبیہ اور عذاب ﴿

ہم بھی تمھاری ہی طرح کے آدمی ہین لیکن اللہ کو تو اختیار ہی کہ اپنے بندون مین سے جس پر چاہے احسان کرے بے حکم اللہ کے تمھارے سامنے ہم کوئی دلیل (معجزہ) پیش نہین کر سکتے اور اللہ ہی پر ایمان والون کو بھروسا رکھنا چاہیے ❊ اللہ پر ہم کیون نہ بھروسا کرین اُسی نے ہمین ہمارے طریقے بتائے ہین + تم ہمین ایذا پہنچاؤ گے تو ہم اُس پر صبر کرین گے ❊ بھروسا کرنے والون کو چاہیے کہ اللہ ہی پر بھروسا کرین ❊

نصیحت

ع ۳ کفار نے اپنے پیغمبرون سے کہا تھا ”یا تو ہم تم کو اپنے ملک سے نکال دین گے۔ یا تم ہمارے مذہب مین پھر آ جاؤ گے ❊ اللہ نے اُن کی طرف وحی بھیجی تھی کہ ”ہم ظالمون کو ہلاک کرین گے[۵۱] اور اُن کے بعد ہم تم کو ملک مین بسائین گے ❊ یہ صلہ ہوگا اُن لوگون کے لیے جو میری جوابدہی کے لیے کھڑے ہونے سے اور میرے وعدۂ عذاب سے ڈرتے ہین ❊ جب ہر طرح مایوس ہو کر انبیا نے اللہ سے فتح طلب کی تو ہر جھگڑالو سرکش ہلاک ہوا + اب اس کے بعد اُس کے لیے دوزخ ہی۔ جہان اُس کو پیپ کا پانی پلایا جائے گا ❊ گھونٹ تو وہ لے گا لیکن گلے سے نیچے اُسے اُتار نہ سکے گا۔ ہر طرف سے موت ہی موت کا سامان ہوگا لیکن اُس کی جان نہ نکلے گی[۵۲] اور عذاب سخت اُس کے سامنے رہے گا ❊ اپنے پروردگار سے جو کفر کرتے ہین اُن کے اعمال ایسے ہین جیسے راکھ۔ کہ آندھی کے دن مین تیز ہوا اُسے اُڑا لے جائے[۵۳] اُن کی کمائی کچھ بھی اُن کے کام نہ آئے گی + یہ بڑی ناکامیابی ہی ❊ اے آدم زاد! کیا تو نہین دیکھتا کہ اللہ نے کسی مصلحت سے زمین و آسمان پیدا کیے ہین ❊ وہ چاہے تو تم سب کو معدوم کر کے نئی خلقت لا بسائے ❊ ایسا کرنا اللہ پر دشوار نہین ہی ❊ قیامت کے دن اللہ کے سامنے سب حاضر ہون گے اور ضعیف کفار متکبر کفار سے کہین[۵۳] گے ”ہم تو تمھارے پیرو تھے۔ آج تم کچھ بھی اللہ کا عذاب ہم سے ہٹا سکتے ہو؟“ وہ جواب دین گے ”اللہ ہم کو راہ راست دکھاتا تو ہم بھی تمھین راہ راست دکھاتے + اب ہم بے صبری کرین یا صبر کرین دونون حالتین برابر ہین عذاب سے ہمکو چھٹکارا نہین ہی ❊

پیغمبران سابق اور اُنکی اُمتین

دوزخ

قدرت الٰہی

[۵۱] یعنی دنیا کی حکومت برے لوگون کے قبضہ مین زیادہ عرصہ تک نہین رہ سکتی ❊ جب کسی قوم مین نخوت آئی تو وہ غارت ہوئی ❊ [۵۲] انبیا کے سمجھانے سے جب کام نہ چلا تو قوم غارت ہوئی + یہ تو دنیا مین ہوا اور عاقبت مین دوزخ نصیب ہوگا ❊ [۵۳] روز حشر مین گمراہ اپنے سردارون سے یون کہین گے ❊

شیطان اور اسکے تابعین کی باہمی گفتگو قیامت

ع۴ جب فیصلہ ہو چکے گا تب شیطان کہے گا کہ بیشک اللہ نے تم سے سچا وعدہ کیا تھا - اور میں نے تم سے جھوٹا وعدہ کیا تھا اور میری تم پر کوئی زبردستی تو کی نہ تھی - مگر میں نے تمھیں اپنی طرف بلایا اور تم نے میرا کہنا مان لیا - تم مجھے الزام نہ دو بلکہ اپنے آپ کو الزام دو + نہ میں تمھاری فریاد رسی کر سکتا ہوں اور نہ تم میری فریاد رسی کر سکتے ہو + میں یہ نہیں مانتا کہ اس کے پہلے دنیا میں تم مجھے اللہ کا شریک ٹھہراتے تھے + بے شک ظالموں پر قیامت کے دن دردناک عذاب ہوگا + اور مومنین

جنت

نیکوکار ایسے باغوں میں جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی ہمیشہ کے لیے اپنے پروردگار کے حکم سے داخل کیے جائیں گے - اور ان باغوں میں ان کی دعا سلام ہوگی[۵۱] + اے محمد! کیا تو نے

کلمہ طیبہ

نظر نہیں کی کہ اللہ نے اچھی بات (کلمہ طیبہ)[۵۲] کی مثال ایسے اچھے درخت سے دی ہے جس کی جڑ مضبوط ہو اور شاخیں آسمان سے ملی ہوئی ہوں + اور اللہ کے حکم سے وہ ہر وقت بار آور ہے مثالیں بیان کر کے اللہ آدمیوں کو سمجھاتا ہے تاکہ وہ نصیحت پکڑیں + کلمہ بد (کلمہ شرک) اس بُرے درخت کا سا ہے جو اکھڑا ہوا زمین پر ہو - ٹھہر نہ سکتا ہو + مومنوں کو اللہ زندگانی دنیا میں اور آخرت میں پکی بات (کلمہ توحید)[۵۳] سے ثابت قدم رکھے گا اور ظالموں کو اللہ گمراہی میں چھوڑ دیتا ہے اور اللہ جو چاہتا ہے وہی کرتا ہے +

کفار قریش کی مذمت

ع۵ اے محمد! کیا تم نے ان کو نہیں دیکھا؟ جنھوں نے اللہ کی نعمت[۵۴] کے بدلے میں ناشکری کی اور اپنی قوم کو ہلاکت کے گھر دوزخ میں داخل کرا دیا؟ وہ سب اس میں داخل ہوں گے اور بُری جگہ ہے اور ان لوگوں نے اللہ کے شریک ٹھہرائے ہیں تاکہ اور لوگوں کو اللہ کے رستے بہکا دیں - اے محمد! تو ان لوگوں سے کہدے کہ دنیا میں فائدہ اٹھا لو - پھر تو تمھارا ٹھکانا دوزخ ہی میں ہے + اے محمد! تو ہمارے مومن بندوں سے کہدے کہ وہ نماز پڑھا کریں اور

خرچ کرنا

ہم نے جو روزی دی ہے اس میں سے چھپا کر یا ظاہر کر کے روز قیامت کے آنے کے پہلے خرچ[۵۵] کرتے رہیں - اس دن اعمال کی خرید و فروخت ہوگی اور نہ کسی کی دوستی کام آئے گی + اللہ ہی نے آسمانوں اور

قدرت الٰہی

زمین کو پیدا کیا اور آسمان سے پانی برسا کر اس کے ذریعہ سے تمھارے کھانے کے لیے میوے پیدا کیے اور اپنے حکم سے پانی میں چلنے کے لیے کشتیاں تمھارے اختیار میں کر دیں اور نہریں تمھارے قابو میں

---

۵۱ یعنی جب باہم ملیں گے تو سلام کریں گے اور خوشیاں منائیں گے + ۵۲ کلمہ طیبہ کے معنی ہیں اچھی بات۔ لا الٰہ الا اللہ کلمہ طیبہ ہے + ۵۳ لا الٰہ الا اللہ + ۵۴ کفار قریش کی طرف اشارہ ہے + ۵۵ زکوٰة دینے کی تاکید ہے +

کردیے۔ آفتاب و ماہتاب کو بھی تمھارا مطیع بنا دیا کہ وہ چکر کھا رہے ہیں اور رات اور دن کو
تمھارے لیے مسخر کیا ہے اور جو کچھ تم نے اُس سے مانگا اور تمھیں درکار تھا اُس نے بخشیں دیا اگر اللہ
کی نعمتوں کو تم شمار کرنا چاہو تو شمار نہ کر سکوگے بیشک انسان بڑا ہی بے انصاف اور ناشکرگذار ہے

حضرت ابراہیم اور کعبہ

ع کفار مکہ! وہ وقت یاد کرو جب ابراہیم نے کہا تھا "اے پروردگار میرے! اس شہر مکہ کو
جائے امن بنا دے اور مجھے اور میری نسل کو بتوں کی پرستش سے بچا۔ اے میرے پروردگار! ان
بتوں نے بہت سے آدمیوں کو بہکایا ہے۔ جو میری پیروی کرے وہ میرا ہے اور جو میری نافرمانی
کرے تو تو بخشنے والا مہربان ہے۔ اے ہمارے پروردگار! میں نے بعض اولاد اپنی تیرے
محترم گھر کعبہ کے پاس میدان بے زراعت مکہ میں بسائی ہے۔ اے ہمارے پروردگار! تاکہ وہ
نماز پڑھیں تو لوگوں کے دلوں کو اُن کی طرف پھیر اور اُن کو دوسرے ملکوں کی پیداوار سے روزی
دے تاکہ وہ شکر کریں۔ اے ہمارے پروردگار! تو میری چھپی اور کھلی ہوئی باتوں کو جانتا ہے
اللہ پر کوئی چیز زمین اور آسمان کی مخفی نہیں ہے۔ شکر ہے اُس اللہ کا جس نے بڑھاپے میں مجھے
اسمٰعیل اور اسحاق عطا کیے ہیں۔ میرا رب بے شک دعا سنتا ہے۔ اے میرے پروردگار! تو مجھے
اور میری اولاد کو پابند نماز رکھ۔ اے ہمارے پروردگار! میری دعا کو قبول کر۔ اے ہمارے
پروردگار! تو حساب کے دن میرے اور میرے والدین اور سب مومنوں کے گناہ بخش دے۔

ہول قیامت

ع اے محمدؐ! یہ نہ سمجھ کہ کفار مکہ کے اعمال سے اللہ غافل ہے۔ عذاب میں تاخیر صرف اُس دن
تک کے لیے ہے جب لوگوں کی نظریں خیرہ ہونگی۔ لوگ اپنے سر اوپر اُٹھائے ہوئے دوڑتے
چلے جائیں گے اور اپنے آپ کو بھی نہ دیکھیں گے۔ دل اُڑے ہوئے ہونگے۔ اے محمدؐ! تو لوگوں
کو اُس دن سے ڈرا جب عذاب آنے پر ظالم کہیں گے "اے ہمارے پروردگار! ہم کو ذرا مہلت
دے تو ہم تیری دعوت قبول کریں گے اور پیغمبروں کی تبعیت کریں گے"۔ حکم ہوگا "کیا تم قسمیں کھا کر

---

۱۵ انسان کے کام ان سے بہت نکلتے ہیں۔ یہ انسان کے فائدے کے لیے ہیں تو گویا ایک طور پر انسان کے مطیع ہیں۔ ۱۶ خانہ کعبہ حضرت آدم اور نوح کے وقت میں تھا پھر ویران ہوگیا تھا حضرت ابراہیم نے خانہ کعبہ کے قریب اپنی بی بی ہاجرہ اور بیٹے اسمٰعیل کو چھوڑا تاکہ وہ جگہ آباد ہو اور اللہ سے دعا مانگی کہ میں اس چٹیل میدان میں اپنی اولاد کو چھوڑتا ہوں تو لوگوں کو توفیق دے کہ وہ گرد و نواح سے آکر یہاں بسیں اور سامان رزق اُن کو دیا کئے میں پیدا ہو۔ حضرت ابراہیم کی غرض اس سے اپنی پہلی بی بی کو دوسری بی بی سے جدا کرنا نہ تھی۔ بلکہ انھیں خوشنما عرب میں تہذیب اسلام کا پھیلانا مقصود تھا۔ ۱۷ اسمٰعیل اور اسحٰق یہ دو لڑکے حضرت ابراہیم کے اُس وقت پیدا ہوئے تھے کہ حضرت ابراہیم اپنی پیرانہ سالی کی وجہ سے ناامید ہو چکے تھے۔ دیکھو سورۂ ہود رکوع ۷۔

پہلے یہ نہین کہا کرتے تھے کہ تم پر زوال نہ آئے گا + کیا تم اُن لوگون کے گھرون[50] مین نہین رہے جنھون نے اپنے آپ پر ظلم کیے تھے ؟ + تم پر ظاہر ہو گیا تھا کہ ہم نے اُن کے ساتھ کیا کیا اور تم کو مثالین دے کر ہم نے سمجھا بھی دیا تھا + وہ لوگ اپنی چالین چلتے رہے اور اُن کی چالین اللہ کی نظر مین تھین گو اُن کی چالین ایسی تھین کہ پہاڑ[51] بھی اُن سے ٹل جائے ۔ مگر اُن کی کوئی تدبیر پیش نہ گئی + اے محمد! تو یہ نہ سمجھ کہ اللہ اپنے رسولون سے وعدہ[52] خلافی کرے گا + بے شک اللہ زبردست بدلہ لینے والا ہے + یہ بدلہ اُس دن لیا جائے گا جب کہ زمین اور آسمان بدل جائین گے ۔ اور اللہ واحد قہار کے سامنے لوگ حاضر ہون گے + اے محمد! تو اُس دن مجرمون کو زنجیرون مین جکڑا ہوا دیکھے گا + ان کے کُرتے قطران[53] کے ہون گے اور آگ اُن کے مُنھ مین لگی ہوئی ہوگی + یہ اس لیے ہوگا کہ ہر ایک اپنی کمائی کا بدلہ پائے ۔ بے شک اللہ جلد حساب لینے والا ہے + یہ قرآن آدمیون کے لیے گویا ایک اطلاع نامہ ہے ۔ لوگون کو چاہیے کہ اس کے ذریعہ سے اللہ سے ڈرین اور جانین کہ وہی اکیلا معبود ہے اور عقل والون کو چاہیے کہ وہ نصیحت پکڑین +

عذاب دوزخ

سورۂ حجر

(مکی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ع الرٰ + کتاب قرآن کی یہ چند آیتین ہین جس کے مطالب واضح ہین +

(چودھوان پارہ)

اکثر اوقات کفار آرزو کرین گے کہ "کاش ہم مسلمان ہوتے" + اے محمد! تو ان کو چھوڑ دے کہ یہ کھائین ۔ فائدہ اُٹھائین اور اپنی امیدون پر بھولے رہین ۔ پھر قیامت مین تو انھین معلوم ہی ہو جائے گا + ہم نے کوئی بستی تباہ نہین کی مگر اُس کی تباہی کا حکم لکھا ہوا معلوم تھا + کوئی اُمت

تقدیر

۵۱ روز حشر مین لوگ اسی طرح جمع ہون گے + ۵۲ قوم عاد اور ثمود کے کھنڈر مکہ سے قریب تھے اہل مکہ اُدھر سے گذرتے تھے اور جانتے تھے کہ ان قومون کو اللہ نے غارت کر دیا + ۵۳ مکر و شرارت اور بری تدبیرات سے کنایہ ہے + ۵۴ قیامت کے دن معلوم ہوگا کہ کافرون پر عذاب کرنے کا وعدہ خدا نے کیا تھا + ۵۵ [illegible] اس مین ذکر ہے + ۵۶ ایک قسم کا روغن ہے سیاہ بدبو بغلظ سریع الاشتعال ذی حدت +

اپنے وقت سے نہ آگے جا سکتی ہی اور نہ پیچھے رہ سکتی ہو ۔ اے محمدؐ کفار تجھ سے کہتے ہین کہ اے
قرآن والے! تو مجنون ہو ۔ اگر تو سچا ہو تو ہمارے سامنے فرشتے کیون نہین لاتا ہو؟ ۵۱ جواب یہ ہو
کہ ہم فیصلہ ہی کے لیے فرشتے بھیجتے ہین اور پھر اُس وقت مہلت نہین ملتی ۔ ہم نے خود یہ قرآن اتارا
ہو اور ہم خود اس کے نگہبان ہین ۔ اے محمدؐ! تجھ سے پہلے اگلے لوگون مین بھی ہم نے رسول بھیجے
تھے ۔ اور جب کوئی رسول آتا تھا تو لوگ اُس سے تمسخر ہی کرتے تھے ۔ ان گنہگارون کے دلون مین
بھی جو قرآن پر ایمان نہین لاتے ہین ہم ویسی ہی شرارتین ڈالدیتے ہین ۵۲ اور ایسا ہی پہلے
سے ہوتا آیا ہے ۔ اگر ہم ان پر آسمان کا کوئی دروازہ کھول دین اور تمام دن اُس پر چڑھتے چلے جائین
جب بھی یہ کہین گے "ہماری نگاہین بند ہو گئی ہین ۔ ہم پر کسی نے جادو کر دیا ہو ۔"

ع۲ ہم نے آسمان مین بروج بنائے ہین اور دیکھنے والون کے لیے اُسے زینت دی ہے اور
ہر شیطان مردود سے اُس کو محفوظ رکھا ہو لیکن اگر وہ چوری چھپے کچھ سُن لیتا ہو تو چمکتا ہوا
شعلہ ۵۳ اُس کا پیچھا کرتا ہو ۔ ہم نے زمین کو پھیلایا اور اُس مین پہاڑ قائم کیے اور تمام موزون چیزین
اُس مین اُگائی ہین ہم نے تمھارے لیے اُس مین سامان معاش اور ایسے حیوانات پیدا کیے جن کے
روزی رسان تم نہین ہو ۔ تمام چیزون کے خزانے ہمارے پاس ہین ۔ مگر بمقدار معلوم ہم انھین
اُتارتے رہتے ہین ۔ ہم باردار ہوائین بھیجکر آسمان سے پانی برساتے ہین ۔ پھر تم کو اُس سے
سیراب کرتے ہین ۔ تم تو اُس کے جمع کرنے والے نہین ہو ۔ ہم ہی جلاتے اور مارتے ہین اور
ہم ہی ہر شے کے وارث ہین ۔ ہم جانتے ہین کہ تم مین سے کون ۵۴ کار خیر مین آگے رہتا ہو اور کون پیچھے
رہتا ہو ۔ اے محمدؐ! تیرا رب ان سب کو بروز حشر ضرور جمع کرے گا وہ حکیم و دانا ہو ۔

قدرت الٰہی

ع۳ ہم نے انسان کو سڑے گارے کی کھنکھناتی مٹی سے بنایا اور اس کے پہلے ہم نے جنون
کو آتش گرم سے بنایا تھا ۔ اے محمدؐ! وہ وقت یاد کر کہ جب تیرے رب نے فرشتون سے کہا تھا

خلقت آدم

۵۱ جواباً ارشاد باری ہوا ۔ کہ ہم فرشتے بھیجتے ہین تو عذاب ہی لے کر بھیجتے ہین اور پھر کسی کو عذاب سے مہلت نہین
ملتی ۔ ۵۲ یعنی کیسی ہی غیر معمولی بات ان کو دکھائی جائے مگر یہ ایمان نہین لائین گے ۔ ۵۳ مفسرون نے لکھا ہو کہ شیطان
مردود آسمان کی باتین دریافت کرنے کو اوپر چڑھتا ہو تو شہاب ثاقب سے فرشتے اُس کا تعاقب کرتے ہین ۔ اور اگر یون
سمجھا جائے کہ یہ آیت ہم مضمون ہو سعدی کے اس شعر کی ؎ اگر یک سر موے برتر پرم ۔ فروغ تجلی بسوزد پرم ۔ تو کیا
مضائقہ ہو؟ یعنی انسان عالم مادیات مین جتنا ہی غور کرے بہتر ہے ۔ لیکن عالم بالا کے متعلق اس کی دراندازی کار
شیطانی ہے ۔ اور جو کوئی ایسا کرتا ہو وہ بالآخر مجہول ہوتا ہو ۔ پیغمبرون نے جو تعلیم کی ہو اُس سے زائد کوئی یقینی
بات دریافت نہین کر سکتا ۔ ۵۴ اس کا ترجمہ یون بھی ہو سکتا ہو " جو تم سے پہلے گذر رہے ہین اور تمھارے بعد
آئین گے ہم سب کو واقف ہین ۔

ہ میں سڑے ہوئے گارے کی کھنکھناتی مٹی[۵۱] سے بشر پیدا کرنے والا ہون ⁂ پھر جب مین اُسے پورا بنا کر اپنی روح اُس مین پھونک دون تو اُس کے سامنے تم سجدہ کرنا ⁂ ابلیس کے سوا سب فرشتون نے سجدہ کیا ⁂ ابلیس نے سجدہ کرنے سے انکار کیا ⁂ اللہ نے کہا " ابلیس! تونے سجدہ کیون نہ کیا ؟ " ابلیس نے جواب دیا " مین اُس بشر کو سجدہ نہین کرنے کا جسے تونے سڑے گارے کی کھنکھناتی مٹی سے بنایا ہے " ⁂ اللہ نے کہا " تو بہشت سے نکل جا - تو رانده ہوگیا ہے اور روزِ جزا تک تجھ پر لعنت رہے گی " ⁂ ابلیس نے کہا " پروردگار میرے! اچھا مجھے اُس دن تک کی مہلت دے کہ مُردے قیامت مین اُٹھائے جائین " ⁂ اللہ نے کہا " روزِ قیامت کے وقت معلوم تک تجھے مہلت دی گئی " ⁂ ابلیس نے کہا " میرے پروردگار! تونے مجھے بہکایا تو مین بھی اُن کو دنیا مین بہارین دکھاؤن گا سوا تیرے خاص بندون کے " ⁂ اللہ نے کہا " یہی خالص بندگی کی تو ایک سیدھی سڑک ہے جو مجھ تک پہونچتی ہے ⁂ میرے خاص بندون پر تو تجھ کو قابو نہوگا ان جو بہک کر تیرے پیرو ہون گے اُن پر تیرا زور چلے گا " اور اُن سب کے لیے جہنم وعدہ گاہ ہے ⁂ جہنم کے سات دروازے ہین - اور ہر دروازے مین داخل ہونے کے لیے دوزخیون کے جدا جدا فرقے ہون گے ⁂

ع ۴ پرہیزگار بے شک باغون اور چشمون مین رہین گے ⁂ اُن سے کہا جائے گا " اس مین سلامتی سے خاطر جمع ہو کر داخل ہو " ⁂ اُن کے دلون کی رنجش ہم نکال ڈالین گے ⁂ آپس مین وہ بھائی بھائی ہو جائین گے اور آمنے سامنے تختون پر بیٹھے رہین گے ⁂ اُن مین اُن کو کچھ تکلیف نہوگی اور نہ اُن مین سے وہ نکالے جائین گے ⁂ اے محمدؐ! تو میرے بندون کو آگاہ کر دے کہ بے شک ہم بخشنے والے مہربان ہین اور ہمارا عذاب بھی دردناک ہے ⁂ اے محمدؐ! تو اُن کو ابراہیمؑ کے مہمانون[۵۲] کا حال سُنا دے کہ جب ابراہیم کے پاس وہ آئے تو انھون نے سلام کیا ⁂ ابراہیم نے کہا " ہم تم سے ڈرتے ہین " ⁂ اُن مہمانون نے کہا " نہ ڈرو ہم تجھے ایک دانا فرزند کی خوشخبری سناتے ہین " ⁂ ابراہیم نے کہا " تم مجھے خوشخبری سُناتے ہو حالانکہ مین بوڑھا ہوگیا ہون کس چیز کی مجھے خوشخبری سُناتے ہو؟ " ⁂ فرشتون نے کہا " ہم نے تجھے سچی خوشخبری سُنائی ہے نا امید نہو " ⁂ ابراہیمؑ نے کہا " اپنے پروردگار کی رحمت سے گمراہون کے سوا اور کون نا امید ہو سکتا ہے؟ " ⁂

ابلیس

بندگانِ خاص

جنت

مہمانانِ ابراہیم

[۵۱] خلقتِ آدمؑ کا تذکرہ ہے ⁂ دیکھو سورۂ بقرہ ۲ رکوع ۴ ⁂ [۵۲] فرشتے مہمان ہوے تھے ⁂ یہ فرشتے قوم لوط کو غارت کرنے جاتے تھے ⁂ اس کی تفصیل سورۂ اعراف ۷ رکوع ۱۰ مین ہے ⁂

پھر ابراہیم نے کہا "اے اللہ کے بھیجے ہوے فرشتو! تمھاری مہم کیا ہی؟" وہ بولے "ہم ایک گنہگار قوم کی طرف عذاب لے کر بھیجے گئے ہین۔ لوط کے خاندان والے مستثنیٰ ہین، ہم اُن سب کو بچالین گے مگر لوط کی عورت نہ بچے گی۔ اُس کے مقدر مین پیچھے رہجانا ہی"

حضرت لوط

ع ۵ جب یہ بھیجے ہوے فرشتے خاندان لوط کے پاس آئے تو لوط نے کہا "ہم تمھین نہین پہچانتے" اُنھون نے جواب دیا "آپ کی قوم کے لوگ جس عذاب کے بارے مین شک کرتے تھے وہ ہم لائے ہین اور آپ کے پاس ہم حکم قطعی لائے ہین اور ہم سچ کہتے ہین۔ اپنے ساتھیون کو کچھ رات رہے سے آپ نکال لے جائیے اور آپ اُن کے پیچھے چلے جائیے۔ تم مین سے کوئی بھی پیچھے مڑکر نہ دیکھے۔ اور جدھر (ملک شام کی طرف جانے کا) حکم ہوا ہی برابر اُسی طرف چلے جائیے" ہم نے لوط کی طرف اس بات کی قطعی وحی بھیجدی تھی کہ صبح ہوتے ہی اس کی قوم کی جڑ کاٹ دی جائے گی۔ شہر کے لوگ خوش خوش لوط کے پاس آئے۔ لوط نے اُن سے کہا "یہ میرے مہمان ہین۔ تم مجھے رسوا نہ کرو[52]۔ اللہ سے ڈرو اور مجھے ذلیل نہ کرو" وہ بولے "کیا ہم نے تجھے دنیا جہان کے لوگون کی حمایت کرنے سے منع نہین کیا ہی؟" لوط نے کہا "یہ میری لڑکیان موجود[53] ہین اگر تم کرنا چاہو ان سے نکاح کر لو" اے محمدؐ! قسم ہی تیری جان کی کہ وہ لوگ اپنی مستی مین بہکے ہوے تھے۔ پھر دن نکلتے نکلتے ایک ہولناک آواز نے انھین آلیا اور پھر ہم نے اُس بستی کو اُلٹ کر اُس کے اوپر کے حصے کو اُس کے نیچے کا حصہ کردیا اور اُن پر کنکریون کے پتھر برسائے۔ اس مین سوچنے والون کے لیے قدرت الٰہی کی ضرور نشانیان ہین۔ وہ اُلٹی ہوئی بستی تو ہمیشہ کی راہ[54] آمدورفت پر ہی۔ بے شک مومنون کے لیے اس مین قدرت الٰہی کی نشانی ہی۔ اور اہل ایکہ[55] بھی ظالم تھے۔ ہم نے اُن سے بھی بدلہ لیا۔ یہ دونون[56] بستیان (اُجڑی ہوئین) کھلے شارع عام پر ہین۔

قوم لوط تباہ ہوئی۔

اہل ایکہ

قوم ثمود

ع ۶ حجر[57] والون نے بھی رسولون کو جھٹلایا تھا۔ ہم نے انھین اپنی نشانیان[58] دین تو وہ اُن سے

[51] فرشتون نے کہا کہ ہم قوم مجرم یعنی قوم لوط کی طرف جاتے ہین لوط کے ساتھیون کو چھوڑ کر ہم سب کو عذاب مین مبتلا کرینگے لوط کی بی بی جو اپنے شوہر سے مخالفت کرگئی وہ بھی مبتلاے عذاب ہوگی۔ دیکھو سورۂ اعراف ۷ رکوع ۱۰۔ [52] میرے مہمانون سے بے ادبی کرو کہ ایسی میری توہین ہی۔ [53] ان لوگون نے لوط سے کہا "ہم نے تو تجھ سے کہہ رکھا ہی کہ تو تمام عالم کا حامی نہ بناکر، ہم اپنی عادت سے باز نہ آئین گے تو کیون لوگون کو لاکر ٹھہراتا ہی؟" لوط نے کہا "تمھین ایسی ہی خواہش ہی تو میری لڑکیون سے نکاح کرلو۔ مردون کی طرف رغبت نہ کرو۔ [54] قوم لوط کا اُجڑا ہوا شہر ایسی جگہ پر ہی کہ مسافر اب تک آتے جاتے اُسے دیکھتے ہین۔ [55] قوم شعیب دیکھو سورۂ اعراف رکوع ۱۱۔ [56] یعنی اہل ایکہ اور قوم لوط کی بستیان۔ [57] اصحاب حجر یعنی قوم ثمود۔ [58] شام اور مدینے کے درمیان مین ثمود کی بستی تھی۔ وہان حضرت صالح پیغمبر تھے اور اُن کی اونٹنی خدا کی نشانی تھی۔ دیکھو سورۂ اعراف ۷ رکوع ۱۰۔

ہمیں صبح ہوتے ہوتے سہنا لگے اور پہاڑون میں گھر تراش تراش کر امن کے ساتھ رہتے تھے + صبح ہوتے ہوتے چیخ نے انھیں مار ڈالا اور اپنی حفاظت کے لیے جو تدبیرین وہ کرتے تھے اُن کے کام نہ آئین + ہم نے آسمانون اور زمین اور اُن کے درمیان کی چیزین مصلحت ہی سے بنائی ہین قیامت ضرور آئے گی اے محمدؐ! تو ان کافرون سے عمدگی کے ساتھ درگذر کر + تیرا رب خلاق اور علیم ہے + ہم نے تجھے سبع مثانی[۱] اور قرآن عظیم دیا ہے + اے محمدؐ! ان کافرون مین سے کئی قسم کے لوگون کو جو ہم نے دنیاوی فائدے دیے ہین - اُن پر تو نظر نہ ڈال - اور نہ اُن کے کفر پر افسوس کر - مسلمانون سے تواضع بیتیں آ + اور اُن کافرون سے کہہ دو مین تو کھلے طور پر ڈرانے والا ہون + اے محمدؐ! اُسی طرح ہم نے تجھ پر یہ قرآن نازل کیا ہے جس طرح اُن لوگون (یہود) پر کتاب نازل کی تھی جنھون نے اپنے قرآن (توریت) کو بانٹ کر ٹکڑے ٹکڑے[۲] کر ڈالے تھے + قسم ہے تیرے رب کی کہ ہم اُن سب سے اُن کے اعمال کی بازپرس کرین گے + تجھے جو حکم دیا گیا ہے اُسے کھول کر سُنا دے اور مشرکین کی پروا نہ کر + تجھ سے جو لوگ مسخراپن کرتے ہین اور اللہ کے ساتھ دوسرے کو معبود قرار دیتے ہین اُن کے لیے ہم تیری طرف سے کافی ہین + انھین آگے چل کر معلوم ہو جائے گا + ہمین معلوم ہے کہ اِن کافرون کی باتون سے تو تنگ دل ہوتا ہے + تو اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کر - سجدے کر + اور موت کے آنے تک اپنے پروردگار کی عبادت کرتا رہ +

سبع مثانی

آنحضرت کی تسلی

سورۂ نحل[۳]

(مکی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ع اے کفار مکہ! اللہ کا حکم (روز قیامت) آئے گا - اُس مین عجلت نہ کرو + اے محمدؐ! ان کے شرک سے اللہ پاک اور بالاتر ہے + وہ اپنے بندون مین سے جسے چاہتا ہے اُس کی طرف اپنے حکم سے فرشتون کو وحی دے کر بھیجتا ہے - کہ لوگون کو اس بات سے آگاہ کر دو کہ ہمارے سوا اور معبود نہیں ہے ہم سے ڈرتے رہو + اُس نے بہ مصلحت آسمانون اور زمین کو پیدا کیا ہے + وہ برتر از شرک ہے + اُسی نے انسان کو نطفہ سے پیدا کیا ہے - باین ہمہ انسان اُسی سے کھلم کھلا جھگڑتا ہے

الوہیت

توالد و تناسل

---

[۱] یہ جیسا کرین گے ویسا پائین گے + [۲] اکثرون نے سورۂ فاتحہ (الحمد للہ رب العالمین الخ) کو سبع مثانی تصور کیا ہے [۳] یعنی بعض احکام کو مانتے تھے اور بعض کو نہیں مانتے تھے + [۴] اس سورۃ مین شہد کی مکھی کا بیان ہے زبان عرب مین اُسے نحل کہتے ہین +

احسانات الٰہی

اُسی نے چوپائے پیدا کیے ہین اور تمھارے لیے اُن میں لباس گرم اور دیگر فوائد ہین اور ایسا ہین سے بعض کو تم کھاتے بھی ہو ✤ اور جب تم اُنھین شام کو واپس لاتے ہو یا صبح چرانے لیجاتے ہو تو تمھاری رونق بڑھتی ہے ✤ وہ تمھارے بوجھ اُن شہرون مین اُٹھاکر لے جاتے ہین جہان تم بے مشقت نفس نہین پہونچ سکتے ✤ تمھارا رب بے شک شفیق اور رحیم ہی ✤ اُسی نے تمھاری سواری اور زینت کے لیے گھوڑے خچر اور گدھے پیدا کیے ہین اور نیز بہت سی ایسی چیزین وہ پیدا کرتا رہتا ہی جنھین تم نہین جانتے ✤ دین کا سیدھا راستہ تو اللہ تک ہی اور بعض رستے کج ہین ✤ وہ چاہتا تو سیدھی راہ تم سب کو دکھاتا[۵۱] ✤

قدرت الٰہی

ع۲ اُسی اللہ نے تمھارے لیے آسمان سے پانی برسایا جسے تم پیتے ہو اور جس سے وہ درخت قائم ہوے جو تمھاری چراگاہین ہین ✤ اُسی پانی سے وہ تمھارے لیے کھیتی زیتون کھجور انگور اور ہر طرح کے میوے پیدا کرتا ہی ✤ سوچنے والون کے لیے اس مین بے شک قدرت الٰہی کی نشانی ہی ✤ اُسی نے رات دن سورج اور چاند کو تمھارے لیے مسخر کر رکھا ہی ✤ اور تارے بھی اُسی کے حکم سے تابع فرمان ہین ✤ عاقلون کے لیے بے شک اس مین قدرت الٰہی کی نشانیان ہین ✤ اور بھی مختلف رنگ کی چیزین تمھارے لیے اُس نے زمین مین پیدا کر رکھی ہین ✤ اس مین بھی نصیحت پذیرون کے لیے قدرت الٰہی کی نشانی ہی ✤ اُسی نے دریا بھی مسخر کر دیا ہی کہ اُس سے تازہ گوشت مچھلیون کا کھاؤ اور زیور (جواہرات) اُس سے نکال کر پہنو ✤ اے مخاطب! تو دیکھتا ہی کہ پانی پھاڑتی ہوئی دریا مین کشتیان چلی جاتی ہین ✤ دریا اس لیے بھی تمھارے لیے تابع

تجارت بحری

فرمان ہی کہ تم اُس کے ذریعہ سے اللہ کا فضل بذریعۂ تجارت تلاش کرو ✤ تمھین چاہیے کہ اللہ کا شکر کرو ✤ اُسی نے زمین مین پہاڑ پیدا کر دیے ہین تاکہ زمین کسی طرف تمھین لے کر جھک نہ جائے نہرین اور راہین بنا دی ہین تاکہ تم راستہ پاؤ ✤ اور بھی علامات اُس نے قائم کیے ہین ✤ تارون سے لوگ راہ پاتے ہین ✤ کیا جس نے اتنی چیزین پیدا کین وہ برابر ہی اُن بتون کے جنھون نے کچھ نہین پیدا کیا ؟ ✤ کیا تم اتنا بھی نہین سوچتے ؟ ✤ اگر تم اللہ کی نعمتون کو شمار کرنا چاہو تو شمار نہ کر سکو گے[۵۲] ✤ اللہ بے شک غفور و رحیم ہی ✤ وہ تمھارے باطن اور ظاہر سے واقف ہی ✤ اللہ کے سوا جسے لوگ معبود سمجھ کر پکارتے ہین وہ کچھ پیدا نہین کر سکتے وہ خود مخلوق ہین ✤ وہ مُردے ہین زندہ نہین ہین ✤ انھین یہ بھی خبر نہین کہ مُردے کب اُٹھائے جائین گے[۵۳] ؟ ✤

۱۵

۵۱ دیکھو مسئلہ جبر و اختیار الاسلام ✤ ۵۲ کہ تم ناشکری کرتے ہو اور وہ اپنی نعمتین موقوف نہین کرتا ✤ ۵۳ یعنی قیامت ✤

کفار کی مذمت

ع لوگو! تمھارا اللہ ایک ہی ہے آخرت پر ایمان نہ لانے والون کے دل منکر ہین اور وہ متکبر ہین ۔ ضرور اللہ اُن کے باطن وظاہر سے واقف ہی ۔ وہ متکبرون کا دوست نہین ہی ۔ جب ان کافرون سے پوچھا جاتا ہی کہ تمھارے رب نے تم پر کیا اُتارا ہی ۔ تو یہ کہتے ہین کہ یہ قرآن اگلون کے قصے ہین ۔ اس کہنے سے یہ اپنے گناہون کے پورے بوجھ بروز قیامت اُٹھائین گے اور اُن لوگون کے بوجھ بھی اُٹھائین گے جن کو یہ بے سمجھے بوجھے بہکاتے ہین ۔ آگاہ رہو کہ یہ بُرا بوجھ اپنے اوپر لاد رہے ہین ۔

ع ان کے پہلے بھی لوگون نے اللہ کے خلاف[۵۱] تدبیرین کی تھین ۔ اللہ نے اُن کی عمارتین بنیاد سے ڈھا دین ۔ چھت اُن پر اوپر سے پھٹ پڑی ۔ اور اُن پر عذاب اس طرح آیا کہ وہ سمجھ بھی نہ سکے ۔ پھر بروز قیامت اور بھی اللہ انھین رسوا کرے گا اور پوچھے گا کہ میرے شرکا کہان ہین جن کے بارے مین تم مومنین سے جھگڑتے تھے ؟ ۔ اُس وقت وہ لوگ جن کو دنیا مین سمجھ دی گئی تھی کہین گے ” آج رُسوائی اور بُرائی اُن کافرون پر ہی ۔ جو دنیا مین بھی اُس وقت اپنے آپ پر ظلم کر رہے تھے جب فرشتے اُن کی جانین نکالتے تھے ۔ اُس پر وہ کفار باتین کہین گے ”ہم تو بُرائی نہین کرتے تھے“ ۔ فرشتے اُن سے کہین گے ”ہان! اللہ کو معلوم ہی کہ تم کیا کرتے تھے دوزخ کے دروازون مین داخل ہو اور اُس مین ہمیشہ رہو ۔ متکبرین کا بُرا ٹھکانا ہی ۔ پرہیزگارون سے قرآن کے بارے مین پوچھا جاتا ہی ” یہ تمھارے رب نے تم پر کیا اُتارا ہی ؟“ تو وہ کہتے ہین ”بہت اچھا قرآن اُتارا ہی“ ۔ نیکی کرنے والون کے لیے اس دنیا مین نیکی ہی ۔ اور اُن کا آخری ٹھکانا تو کہین بہتر ہی ۔ پرہیزگارون کا کیسا اچھا گھر ہی ۔ ہمیشہ رہنے کے باغ مین وہ داخل ہون گے جن کے نیچے نہرین جاری ہونگی ۔ جو چاہین گے پائین گے ۔ اللہ پرہیزگارون کو ایسا ہی بدلا دیتا ہی کہ بحالت پاکیزگی فرشتے اُن کی جان نکالتے ہین اور اُن سے کہتے ہین ”سلام علیکم ۔ جنت مین چلو تمھارے عمل کا یہ بدلہ ہی“ ۔ اے محمد! کیا کفار کو یہ انتظار ہی کہ اُن کے پاس فرشتے قبض روح کے لیے آئین یا تیرے رب کا حکم عذاب آ پہنچے ۔ ان سے پہلے بھی لوگون نے ایسا ہی کیا تھا ۔ اللہ نے اُن پر ظلم نہین کیا بلکہ وہ خود اپنے اوپر ظلم کرتے تھے ۔ اپنے کامون کے بُرے نتائج انھین ملے اور اُس عذاب نے انھین گھیر لیا جسے وہ ہنسی سمجھتے تھے ۔

پرہیزگار

مومنین کی تعریف

---

[۵۱] انبیا سے لڑنے والے بھی نصیحت نہ سننے والے اور خدا اور رسول کو بھول کر اپنی عقل پر ناز کرنے والے ہمیشہ تباہ ہوتے ہین ۔ [۵۲] پیغمبر اور صلحا ۔

مشرکین — ۵ع مشرکین کہتے ہیں "اگر اللہ چاہتا تو ہم اُس کے سوا دوسرے کی پرستش نہ کرتے نہ ہمارے باپ دادا ایسا کرتے اور نہ ہم اُس کے سوا کسی چیز کو حرام ٹھہراتے" ان سے پہلے بھی لوگ ایسا ہی کہتے تھے۔ پیغمبروں پر صرف احکام کا صاف طور پر پہونچا دینا ہی ہے۔

بعثت رسول — ہر امت میں ہم رسول بھیجے تھے کہ وہ اللہ کی عبادت اور شیطان سے اجتناب کی تعلیم دیں۔ پھر ان میں سے بعض کو اللہ نے راہِ راست دکھائی۔ اور بعض پر گمراہی[1] ثابت ہوئی۔ لوگو! روے زمین پر چلو پھرو اور دیکھو کہ جھٹلانے والوں کا کیا انجام ہوا۔ اے محمد! اگر تو چاہتا ہی کہ یہ لوگ راہِ راست پر آئیں تو اُس خیال کو چھوڑ۔ اللہ جسے گمراہی میں چھوڑنا چاہتا ہی اُسے ہدایت نہیں کرتا اور نہ کوئی اُسکا مددگار ہوگا۔

قیامت — مشرکین اللہ کی قسمیں کھا کھا کر باصرار کہتے ہیں کہ "مُردے کو اللہ دوبارہ نہ اُٹھائے گا" اے محمد! تو اُن سے کہہ "ضرور اُٹھائے گا" اللہ کا یہ وعدہ سچا ہی۔ لیکن اکثر آدمیوں کی سمجھ میں نہیں آتا۔ وعدہ پورا ہو کر رہے گا تاکہ اللہ حقیقت اُس شے کی جس میں وہ اختلاف کرتے تھے اُن پر ظاہر کر دے اور کفار کو معلوم ہو جائے کہ وہ جھوٹے تھے۔ ہم جب کسی شے کا ارادہ کرتے ہیں تو صرف اتنا ہی کہتے ہیں "ہو جا" اور وہ شے ہو جاتی ہی۔

مہاجرین — ۶ع جن لوگوں پر ظلم ہوے اور بعد ظلم کے اُنھوں نے اللہ کے لیے ہجرت کی اُنھیں ہم دنیا میں ضرور اچھی جگہ دیں گے۔ اور آخرت میں تو اُس سے کہیں بڑا اجر ملے گا۔ اے کاش یہ صبر کرنے والے اور اپنے رب پر بھروسا کرنے والے اجر آخرت کو مفصل جانتے۔

بعثت — اے محمد! ہم نے تجھ سے پہلے بھی جتنے پیغمبر بھیجے وہ سب مرد تھے اور ہم نے دلیلوں اور کتابوں کے ساتھ اُن کی طرف وحی بھیجی تھی۔ تو اُن منکرین سے کہہ "اگر تمھیں نہیں معلوم ہو تو علم والوں (اہل کتاب) سے پوچھ لو" اے محمد! ہم نے تیری طرف یہ قرآن نازل کیا ہی تاکہ تو لوگوں کو بتا دے کہ اُن کی طرف کیا اُترا ہی تاکہ وہ غور کریں۔ جنھوں نے گناہوں کے لیے حیلے بنا رکھے ہیں وہ ڈرتے نہیں کہ اللہ اُنھیں زمین میں دھنسا دے یا کوئی عذاب اُن پر اس طرح آئے کہ وہ سمجھ بھی نہ سکیں۔ یا وہ کاروبار میں ہوں اور اللہ اُن کو ہلاک کرے اور وہ اللہ کو عاجز نہ کر سکیں۔ یا وہ بتدریج اُنھیں ہلاک کرے۔ لوگو! تمھارا رب مہربان اور رحیم ہی۔ کیا یہ لوگ اللہ کی مخلوقات میں جتنی شے کو نہیں دیکھتے کہ اُس کے سایے کبھی داہنی طرف کو اور کبھی بائیں طرف کو جھکتے ہوئے ہیں گویا اللہ کے آگے سربسجود ہیں اور عاجزی کر رہے ہیں۔ اور آسمانوں اور زمین میں جتنے جاندار ہیں وہ سب اور

[1] دیکھو مسئلہ جبر و اختیار از اسلام [illegible]

فرشتے بھی اللہ کو سجدہ کرتے ہین۔ سرتابی نہین کرتے + وہ اپنے پروردگار سے جو اُن پر بالا ہے ڈرتے
ہین اور جو اُن کو حکم دیا جاتا ہو اُسے بجا لاتے ہین +

ع ۷ اللہ نے حکم دیا ہو "دو دو معبود نہ ٹھہراؤ۔ مین ہی ایک معبود ہون اور مجھی سے ڈرو"
جو کچھ آسمانون اور زمین مین ہو اُسی کا ہو اور اُسی کی اطاعت لازم ہو + کیا تم لوگ اُس کے سوا
کسی اور سے ڈرتے ہو + جتنی نعمتین تمھارے پاس ہین وہ اللہ کی طرف سے ہین + جب تم پر
کوئی سختی پڑتی ہو تو اُسی سے فریاد کرتے ہو اور جب وہ سختی تم سے دور کر دیتا ہو تو تم سے کچھ لوگ
اُسی دم اپنے رب سے شرک کرنے لگتے ہین اور ہم نے جو اُنھین دیا اُس کی ناشکری کرتے ہین +
خیر دنیا مین مزے کر لو۔ عنقریب قیامت مین معلوم ہوگا + ہم نے جو رزق اُنھین دیا ہو اُس مین
سے ایک حصہ یہ اُن بتون کا بھی ٹھہراتے ہین جن کی حقیقت نہین جانتے + قسم ہو اللہ کی (یعنی اپنی
ذات کی) کہ اِن افترا پردازیون کی پرسش اِن سے قیامت مین ضرور ہوگی + یہ مشرکین فرشتون
کو اللہ کی لڑکیان ٹھہراتے ہین + سبحان اللہ۔ اللہ کے لیے تو لڑکیان ٹھہراتے ہین اور خود اپنے لیے
بیٹے چاہتے ہین۔ اِن مین سے کسی کو لڑکی پیدا ہونے کی بشارت دی جاتی ہو تو اُس کا مُنھ سیاہ
ہو جاتا ہو اور ملول ہوتا ہو + اور وہ اس نامبارک بشارت کے باعث سے قوم سے چھپتا ہو اور سوچتا
ہو کہ بیٹی کو اِس ذلت پر رہنے دے یا مٹی مین دبا آئے + دیکھو اِن لوگون کی رائے کیسی بُری
ہو + آخرت پر یقین نہ کرنے والون کے مناسب حال بُری باتین ہین اور اللہ کے مناسب شان
وہ باتین ہین جو اعلےٰ سے اعلےٰ ہین + وہ غالب اور حکیم ہو +

ع ۸ اگر اللہ آدمیون کو اُن کی نافرمانیون کی سزا مین پکڑتا تو زمین پر وہ کوئی چلنے والا نہ
چھوڑتا۔ مگر اللہ نے ایک مدت معین تک اُن کو مہلت دے رکھی ہو۔ جب اُن کا وقت آ جائے گا
تو ایک دم بھی دیر نہ ہوگی اور نہ جلدی ہوگی + مشرکین اللہ سے وہ چیزین منسوب کرتے ہین جسے
وہ خود ناپسند کرتے ہین اور اپنی زبان سے جھوٹے دعوے کرتے ہین۔ کہ آخرت مین اُنھین
بھلائی نصیب ہوگی۔ البتہ اُن کے لیے آگ ہو جدھر وہ آگے چلائے جائین گے + اے محمد!
قسم ہو اللہ کی۔ تیرے پہلے بھی ہم نے لوگون پر رسول بھیجے تھے۔ شیطان نے اُنھین اُن کے
اعمال اچھے دکھائے اور آج بھی وہی شیطان اِن کافرون کا دوست ہو۔ اور آخر کار اِن

۱ کفار خدا کی صفات سے منکر تھے وہ جانتے تھے کہ اللہ کے اولاد ہو اور خود لڑکیون کو ناپسند کرتے تھے اسے
لڑکے تو بُرا کہتے تھے کہ فرشتے اللہ کی لڑکیان ہین +

کفار کو دردناک عذاب ہوگا۔ (اے محمدؐ!) ہم نے تجھ پر یہ کتاب (قرآن) اس لیے اُتاری ہی کہ
اِن کفار کو جن باتون مین تردد ہوا تھین تو سمجھادے اور علاوہ برین یہ قرآن مومنون کے
لیے ہدایت اور رحمت ہی۔ اللہ ہی نے آسمان سے پانی برساکر زمین مردہ کو اُس سے زندہ کیا
سننے والون کے لیے بے شک اس مین قدرت الٰہی کی نشانی ہی۔

قدرت الٰہی

۹ع چارپایون مین بھی تمھارے لیے عبرت ہی۔ اُن کی پیٹون مین سے گوبر اور خون کے درمیان
سے خالص دودھ نکال کر جو بآسانی پیا جاسکے ہم تھین پلاتے ہین۔ کھجور اور انگور کے پھلون
سے تم نشے کی چیزین اور عمدہ رزق بناتے ہو۔ قوم دانا کے لیے اس مین قدرت الٰہی کی نشانی ہی۔

شہد کی مکھیان

اے محمدؐ! ہم نے (تیرے رب نے) شہد کی مکھی کے دل مین ڈال دیا کہ وہ پہاڑون۔ درختون اور بلند تعامون
پر گھر بنائے پھر تمام پھلون کے عرق چوسے اور مطیع ہوکر اپنے رب کی بتائی ہوئی راہ پر چلے۔
اِن مکھیون کے پیٹ سے مختلف رنگ کے شربت نکلتے ہین جس مین آدمیون کی بہت سی بیماریون
کی شفا ہی۔ بے شک غور کرنے والون کے لیے اس مین قدرت الٰہی کی نشانی ہی۔ لوگو! اللہ ہی
نے تم کو بنایا پھر وہ تمھین وفات دے گا۔ اور تم مین سے بعض لوگ بدترین عمر تک پہنچائے
جائین گے کہ اُن کی سب معلومات معدوم ہوجائین۔ بے شک اللہ جاننے والا اور قدرت والا ہی۔

غلام

۱۰ع اللہ نے تم مین سے ایک کو دوسرے پر روزی مین فضیلت دی ہی۔ جنھین زیادہ
روزی عطا ہوئی ہی وہ اپنے مال اپنے غلامون کو نہین دیتے کہ وہ غلام بھی اُن کے برابر
ہوجائین۔ کیا یہ لوگ اللہ کی نعمت سے انکار کرتے ہین؟ اللہ نے تمھارے لیے تمھاری
جنس سے بیبیان پیدا کین اور اُن بیبیون سے بیٹے اور پوتے تمھارے واسطے پیدا کیے اور
اور اچھی اچھی چیزین تمھین کھانے کو دین۔ کیا یہ لوگ جھوٹے معبودون کا یقین کرتے ہین۔
اور اللہ کی نعمت کی ناشکری کرتے ہین؟ اور اللہ کے سوا ایسے معبودون کو پوجتے ہین جو
اُن کے لیے آسمانون اور زمین مین سے کچھ بھی رزق مہیا کرنے کا اختیار نہین رکھتے اور نہ
ایسے اختیار پر دسترس پا سکتے ہین؟ اللہ کے لیے بادشاہون پر قیاس کرکے مثالین نہ کہو
اللہ جانتا ہی اور تم نہین جانتے۔ اللہ مثل بیان کرتا ہی کہ ایک غلام وہ ہی جو غیر کی ملک ہی اور

سلہ انگور سے شراب ایسی ناپاک چیز بھی تم بناتے ہو اور اُسے کھاتے بھی ہو کہ وہ بہترین میوہ ہی۔ سلہ لوگ کہتے تھے
کہ جس طرح بادشاہ کے دربار مین نقیب چوبدار حاجب وزیر وغیرہ کے اختیارات ہوتے ہین اسی طرح اللہ کے
پاس دیگر معبود بھی بااختیار ہین۔ اللہ اس خیال کی تکذیب کرتا ہی۔

کسی بات کا اختیار نہیں رکھتا اور ایک وہ ہو جسے ہمنے اپنی اچھی روزی دی ہو اور وہ اُس روزی میں سے خفیہ اور علانیہ خرچ کرتا ہو - کیا یہ دونوں برابر ہو جائیں گے؟ وہ سب تعریف اللہ کے لیے ہو لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے + اللہ مثل بیان کرتا ہو۔ دو آدمی ہیں ایک اُن میں گونگا غلام مجبور محض ہو اور اپنے مالک پر گران بار ہو کہ وہ جہاں اُسے بھیجتا ہو یہ ٹھیک کام کرکے نہیں آتا - کیا یہ برابر ہوگا اُس شخص کے جو لوگوں کو حدِ اعتدال پر قائم رہنے کے لیے حکم دیتا ہو اور خود بھی سیدھی راہ پر چلتا ہو؟ +

غیب الٰہی

ع ۱۱ آسمانوں اور زمین کی چھپی ہوئی باتیں اللہ کو معلوم ہیں اور قیامت کا حکم تو چشم زدن کا معاملہ ہو یا اس سے بھی قریب تر ہو + بے شک اللہ ہر شے پر قادر ہو + اللہ نے تمھیں تمھاری ماؤں کے پیٹ سے نکالا تو تم کچھ جانتے نہ تھے + پھر تمھیں اُس نے کان - آنکھیں اور دل دیے تاکہ تم شکر کرو + کیا یہ لوگ نہیں دیکھتے کہ پرند کس طرح وسط زمین و آسمان میں مسخر ہیں + اللہ ہی انھیں روکے رہتا ہو + اس میں بھی مومنوں کے لیے قدرت الٰہی کی نشانیاں ہیں + اللہ نے تمھارے گھر تمھارے رہنے کو بنائے اور چارپایوں کی کھالوں سے تمھارے لیے خیمے تیار کیے جنھیں تم سفر اور حضر میں سبک پاتے ہو اور اُسی نے بھیڑوں کے صوف اور اونٹوں کے بال اور دیگر چارپایوں کی اُن سے ایک وقت تک کے لیے سامان اور بکار آمد چیزیں بنائیں + اللہ ہی نے اپنی پیدا کی ہوئی چیزوں سے تمھارے لیے سائے بنائے - پہاڑوں میں تمھارے لیے چھپ رہنے کی جگہیں بنائیں - تمھارے لیے کُرتے ایسے بنائے کہ تمھیں گرمی سے بچائیں اور زرہیں بنائیں کہ لڑائیوں میں تمھاری حفاظت کریں + اس طرح اللہ اپنی نعمتیں تم پر پوری کرتا ہو تاکہ تم اُس کے مطیع رہو + اے محمد پھر بھی اگر لوگ روگردانی کرتے ہیں تو تجھ پر صرف کھلے طور پر پیغام رسانی ہو + یہ لوگ اللہ کی نعمتیں پہچانتے ہیں اور پھر اُس سے انکار کرتے ہیں اور ان میں اکثر ناشکر گذار ہیں +

قیامت

ع ۱۲ بروز قیامت جب ہم ہر گروہ سے پیغمبروں کو گواہ بنا کر اُٹھائیں گے تو پھر کفار کو نہ گفتگو کرنے کی اجازت ہوگی اور نہ ان کا عذر قبول کیا جائے گا + جب ظالم عذاب دیکھیں گے تو پھر عذاب اُن سے کم نہ کیا جائے گا اور نہ اُنھیں مہلت دی جائے گی + جب قیامت میں مشرکین

ف پہلی مثال بتوں کی ہو اور دوسری مثال اچھے لوگوں کی یا پیغمبروں کی ہو - مطلب یہ ہو کہ پیغمبروں اور صلحا کے ہوتے ہوے بتوں کی عزت کرنا مناسب نہیں ہو +

اپنے شرکاء کو دیکھیں گے تو کہیں گے "اے ہمارے رب! یہی ہمارے شرکاء ہیں جنھیں ہم تیرے سوا پکارتے تھے" وہ شرکاء اُن کی طرف مخاطب ہو کر کہیں گے "تم سب جھوٹے ہو"۔ کفار اُس دن اللہ سے صلح پیش کریں گے اور اپنی افترا پردازیاں بھول جائیں گے۔ ہم کفار پر اور اللہ کی راہ روکنے والوں پر عذاب پر عذاب اُن کے فساد کے بارے میں بڑھاتے جائیں گے۔ ایک دن وہ ہوگا جب ہر امت میں ہم اُنھیں میں کا ایک گواہ (پیغمبر[۵۱]) اُن کے مقابلے میں کھڑا کریں گے۔ اور اے محمد! تجھے اس زمانے کے کافروں کے مقابلے میں گواہ بنا کر لائیں گے۔ ہم نے تجھ پر یہ کتاب (قرآن) نازل کی ہے جو ہر بات کو سمجھاتی ہے اور اہلِ اسلام کے لیے اس میں ہدایت رحمت اور بشارت ہے۔

ع ۱۳ عدل، احسان اور صلۂ رحم[۵۲] ادا کرنے کا اللہ حکم دیتا ہے اور بے حیائی، بدکاری اور سرکشی سے منع کرتا ہے۔ اللہ تم کو نصیحتیں کرتا ہے تاکہ تم سوچو۔ جب تم لوگ عہد[۵۳] کرلو تو اللہ کی قسم کو پورا کرو۔ اور قسموں کو مستحکم کرنے کے بعد جب کہ اللہ کو اُن پر ضامن کر چکے نہ توڑو۔ وہ تمہارے افعال متعلقہ نقضِ عہد سے باخبر ہے۔ تم لوگ قسموں کے توڑنے میں مثل اُس عورت کے نہ ہو جاؤ جو سوت کاتتی ہے اور پھر اُسے توڑ توڑ کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالتی ہے۔ تم اپنی قسموں کو باہم کارسازیوں کا ذریعہ ٹھہراتے ہو اس لیے کہ گروہ مومنین سے گروہ کفار زبردست ہے۔ اللہ تمھیں اس ایفائے عہد میں بس آزماتا ہے۔ قیامت کے دن وہ تمھیں امورِ اختلافی کی حقیقت بتا دے گا۔ اللہ چاہتا تو تم سب کو ایک ہی گروہ بناتا۔ لیکن وہ جسے چاہتا ہے گمراہی[۵۴] میں چھوڑ دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے راہِ راست دکھاتا ہے۔ تمہارے اعمال کی بازپرس ضرور ہوگی۔ تم اپنی قسموں کو آپس میں کارسازیوں کا ذریعہ بناؤ کہ لوگوں کے قدم جم کر اسلام سے اُکھڑ جائیں اور تم کو اللہ کی راہ روکنے کے عوض میں عذاب کا مزہ چکھنا پڑے اور تم پر عذاب سخت ہو۔ اللہ کی قسم کے بدلے تھوڑے سے فائدے حاصل نہ کرو۔ اگر تم سمجھو تو ایفائے عہد کا اجر جو اللہ کے پاس ہے وہ تمہارے لیے بہتر ہے۔ جو کچھ تمہارے پاس ہے ختم ہو جائے گا اور جو اجر اللہ

نقضِ عہد

عدل احسان صلۂ رحم

[۵۱] یہ مضمون دیگر مقامات پر بھی بیان کیا گیا ہے کہ قیامت کے دن سب اُمتوں کے حساب جدا ہوں گے اور ہر امت کے پیغمبر اپنی اُمتوں کے ساتھ اس امر کی گواہی دینے کو موجود رہیں گے کہ دنیا میں اللہ کا حکم اُن کو سنا دیا گیا تھا۔ [۵۲] قرابت داروں سے واسطۂ قرابت کا لحاظ رکھنا۔ [۵۳] کفارِ گرد و نواح کہ نے آنحضرت سے عہد کیا کہ کفارِ قریش کا ساتھ نہ دیں گے لیکن کفارِ قریش کا زور دیکھ کر وہ نقضِ عہد پر مائل ہوئے اُس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔ [۵۴] دیکھو مسئلہ جبر و اختیار الاسلام ص ۵۲۔

کے پاس ہی باقی رہے گا + جو صبر کرنے والون کو اُن کے اُس بہترین عمل کا عوض ضرور دینگے
جس مومن نے اچھا کام کیا مرد ہو یا عورت، ہم اُسے اچھی زندگی دنیا میں دینگے اور آخرت
مین اُسے اُن کے ان بہترین اعمال کا ضرور بدلہ دینگے + اے محمدؐ! جب تو قرآن پڑھے
تو شیطان مردود سے اللہ کی پناہ مانگ لیا کر + شیطان اُن مومنون پر جو اللہ پر بھروسا رکھتے
مین غالب نہین آسکتا + اُس کا غلبہ اُنھین لوگون پر ہوتا ہی جو اُس سے دوستی رکھتے ہین
اور اُسے اللہ کا شریک ٹھہراتے ہین +

ع اے محمدؐ! جب ہم ایک آیت کی جگہ پر دوسری آیت نازل کرتے ہین۔ اور اُس کی
مصلحت ہم ہی جانتے ہین۔ تو کفار تجھے مفتری کہتے ہین + حالانکہ اکثر اُن مین سے خود بات[1]
ذات نہین سمجھتے + تو اُن لوگون سے کہدے روح القدس (جبریل) اِس قرآن کو میرے
رب کے پاس سے ٹھیک ٹھیک لاتا ہی۔ تاکہ مومنون کو ثابت قدم رکھے اور واہل اسلام کے لیے
ہدایت اور بشارت ہو + ہم کو معلوم ہی اِن کفار کا یہ کہنا کہ فلان[2] آدمی نبی کو قرآن سکھاتا ہی +
جس کی طرف یہ اپنی کجرائی سے اشارہ کرتے ہین وہ تو عجمی ہی اور اس قرآن کی زبان فصیح عربی ہی
جو لوگ اللہ کی آیتون پر ایمان نہین لاتے اللہ اُنھین راہ راست نہین رکھاتا اور ان کے
لیے آخرت مین عذاب دردناک ہی + جھوٹ افترا کرنا اُنھین کا کام ہی جو اللہ کی آیتون پر
ایمان نہین لاتے اور یہ لوگ جھوٹے ہین + جو شخص[3] ایمان لانے کے بعد اللہ سے کفر کرتا ہی
تو وہ اپنے ایمان سے مرتد ہو جاتا ہی بااستثنا اُس کے جو کفر کرنے پر مجبور کیا جائے اور اُس کا قلب
ایمان سے مطمئن ہو۔ لیکن جو شخص دل کھول کر کفر کرتے ہین اُن پر اللہ کا غضب ہی اور اُن کے
لیے بڑا عذاب ہی + کیونکہ یہ لوگ دنیا کی زندگی کو مقابلہ آخرت کے دوست رکھتے ہین۔ اور
اللہ کافرون کی رہنمائی نہین کرتا + یہی وہ ہین جن کے دلون پر کانون پر اور آنکھون پر

ایک آیت کے بعد دوسری آیت

[1] ... اسلام ... سے ... تبدیلی ... مصلحت وقت کے اعتبار سے احکام ...
... نازل ہوتے تھے ... مسلمانون کو کفار سے لڑنا جائز نہ تھا ... لڑائی کا حکم ہوا پھر جب ضرورت ... سورتیں ساتھ
... حضرت ... نازل ... اُس وقت نازل ہوئی جب اُس کا وقت آیا اسی طرح
اور بھی بہت سی باتین ہین + [2] آنحضرت ... اور قرآن مین تمام ایسی باتین تھین جو بہت بڑے ذی علم بھی کہہ
نہ سکتا تھا اتفاق سے قریش ... ایک ... غلام ... آنحضرت ... غلام سے یہ باتین سیکھتے ہین + اسکے
جواب مین ارشاد ہوا کہ ... غلام تو ... عربی زبان بولتا ... [3] عمار ایک شخص تھا جس کے ماں باپ
مسلمان ہوئے ... کفار قریش نے ایسی سختی کی ... تو اسی مین کلمہ کفر اس کی
زبان سے نکل گیا۔ وہ ... ہو کر آنحضرت کے سامنے آیا ... +

اللہ نے مُہر کر دی ہی اور یہی لوگ غافل ہین بیشک آخرت مین ضرور نقصان اُٹھائین گے +
اے محمدؐ! بے شک تیرا رب اُن لوگون کا ساتھی ہی جنھون نے مبتلائے مصیبت رہکر ہجرت کی پھر
جہاد کیے اور صبر کیا۔ تیرا رب اس امتحان کے بعد بخشنے والا مہربان ہی + لوگو! وہ دن یاد کرو جب
ہر شخص کو اپنی ہی جان کے لالے پڑے ہون گے اور ہر شخص کو اُس کے اعمال کا پورا پورا بدلہ
دیا جائے گا۔ کسی پر ظلم نہ کیا جائے گا +

مہاجرین

ع ۱۵ اللہ مثال بیان کرتا ہی کہ ایک گانوٗن کے رہنے والے بیخوف اور مطمئن تھے۔ اُن کی
روزی ہر جگہ سے بفراغت اُن کے پاس آتی تھی۔ پھر انھون نے اللہ کی نعمتون سے کفر کیا تو
اللہ نے انھین بھوک[۹۱] اور خوف کا مزہ چکھایا۔ یہ اُن کے فعل کی سزا تھی + انھین مین سے جب
ایک رسول اُن کے پاس آیا تو اُنھون نے اُسے جھٹلایا۔ پھر اُن ظالمون کو عذاب نے گھیر لیا + مسلمانو
اللہ نے جو رزق حلال اور پاک تمھین دیا ہی اُسے کھاؤ اور اللہ کی بندگی کرتے ہو تو اُس کی نعمت
کا شکر بھی کرو + اللہ نے تم پر حرام نہین کیا ہی مگر مردار کو۔ خون کو۔ سور کے گوشت کو اور اُس جانور
کو جو اللہ کے سوا کسی اور کے لیے نامزد کیا جائے + جو شخص بھوک سے بیقرار ہو سرتابی کرنے والا اور
حد سے تجاوز کرنے والا نہو اُس کے لیے اللہ بے شک بخشنے والا مہربان ہی + تم اپنی زبان سے
جھوٹ نہ کہا کرو کہ یہ حلال ہی اور یہ حرام ہی۔ اور نہ اللہ پر جھوٹا افترا کرو + اللہ پر جھوٹا افترا کرنیوالے
فلاح نہ پائین گے + نفع دنیا قلیل ہی اور بالآخر اُن کے لیے عذاب دردناک ہی + اے محمدؐ!
یہودیون پر ہم نے اتنا ہی حرام کیا تھا جتنا ہم نے پہلے[۹۲] ذکر کیا ہی ہم نے اُن پر ظلم نہین کیا تھا لیکن
اُنھون نے خود اپنے اوپر ظلم کیا + تیرا رب اُنھین بخشدے گا جنھون نے جہالت سے عمل بد کیا پھر
اُس کے بعد توبہ کی اور اصلاح حالت کی۔ بے شک تیرا رب اس کے بعد بخشنے والا رحیم ہی +

کفار مکہ

حرام چیزین

ع ۱۶ ابراہیم صاحب گروہ تھا۔ اللہ کا مطیع تھا اور اُس بجانب حق تھا۔ مشرک نہ تھا۔ اللہ
کی نعمتون کا شکرگذار تھا۔ اللہ نے اُسے منتخب کیا تھا اور اُسے راہ راست دکھائی تھی + اے محمدؐ!
دنیا مین ہم نے اُس کے ساتھ بھلائی کی۔ اور آخرت مین بھی ضرور وہ نیک بندون مین ہوگا + پھر
ہم نے تیری طرف وحی بھیجی کہ تو ملت ابراہیم کی بحالت حق پسندی پیروی کر وہ مشرک نہ تھا +
یوم شنبہ کی تعظیم تو انھین لوگون پر لازم کی گئی تھی جنھون نے اس کے بارے مین طرح طرح کے

صفت ابراہیم

۹۱ مکہ کی طرف اشارہ ہی۔ ابتدائے رسالت۔ آنحضرتؐ مین سات برس تک مکہ مین قحط پڑا + ۹۲ یعنی سورہ
انعام مین دیکھو سورہ انعام ۶ رکوع ۱۸ + ۹۳ دیکھو سورہ بقرہ رکوع ۸ +

اختلاف کیے۔ تیرا رب قیامت کے دن اُن کے اختلافات کا فیصلہ کرے گا ✽ اے محمدؐ! تو لوگون کو اپنے رب کے راستے کی طرف حکمت سے اور اچھی نصیحت سے بُلا۔ اور بطریق احسن اُن سے مناظرہ کر ✽ تیرا رب اُسے بخوبی جانتا ہی جو اُس کی راہ سے بھٹکا ہوا ہی اور اُسے بھی جانتا ہی جو اُسکی راہ پر ہی ✽ اگر تم بدلہ[لہ] لو تو اُتنا ہی جتنی کہ تمھین ایذا پہونچی ہی۔ اور صبر کر سکو تو صبر کرنے والون کے لیے صبر بہتر ہی ✽ اے محمدؐ! صبر کر کہ تیرا صبر اللہ کی مدد سے ہی۔ اور ان مخالفون کے حال پر افسوس نہ کر اور اُن کی تدبیرون سے تنگ دل نہ ہو ✽ اللہ پرہیزگارون اور احسان کرنے والون کے ساتھ ہی ✽

انتقام

(پندرھوان پارہ)

سورۂ بنی اسرائیل[لہ]

(مکی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ع۱ پاک ہی وہ اللہ جو لے گیا[لہ] اپنے بندے (محمدؐ) کو شبا شب مسجد حرام (خانہ کعبہ) سے اُس مسجد اقصیٰ (بیت المقدس) تک جس کے گرد اگرد ہم نے (یعنی اُس نے) دین اور دنیا کی برکتین دے رکھی ہین۔ تاکہ اُسے اپنی قدرت کی نشانیان دکھائے۔ ورنہ اصل سننے والا اور دیکھنے والا تو اللہ ہی ہی ✽ موسیٰ کو ہم نے کتاب (توریت) دی اور اُسے بنی اسرائیل کی ہدایت کا دستور العمل ٹھہرایا اور اُن سے کہدیا ✽ ہمارے سوا کسی دوسرے کو کارساز نہ بنانا ✽ تم لوگ اُن لوگون کی نسل ہو جن کو ہم نے نوح کے ساتھ کشتی مین سوار کر لیا تھا ✽ نوح ایک بندۂ شکر گذار تھا ✽ کتاب مین ہم نے بنی اسرائیل کے لیے یہ بھی کہدیا تھا کہ تم دو مرتبہ ملک مین ضرور فساد کروگے

معراج

حضرت موسیٰ

حضرت نوح

لہ حضرت حمزہ جنگ اُحد مین شہید ہوے اور اُن کا مثلہ کیا گیا ✽ آنحضرت کو خبر ہوئی تو آپ نے فرمایا کہ ستر کفار کے ساتھ ایسا ہی کیا جائے گا اسوقت یہ آیت اُتری ✽ شہادت حمزہ۔ دیکھو تاریخ الاسلام طبع ثانی م ۱۱۹ ✽ لہ اس سورہ کو سورۂ انبیا بھی کہتے ہین۔ اس مین بنی اسرائیل کا ذکر ہی ✽ لہ شب معراج کا یہ تذکرہ ہی۔ تفصیل کے لیے دیکھو تاریخ الاسلام طبع ثانی صفحہ ۹۶ ✽ لہ بنی اسرائیل دنیا کے بہترین مہذب و متمول قومون مین تھے ✽ دو مرتبہ وہ دین موسوی کے چھوڑنے، عیش و عشرت کی وجہ سے دوسری قومون کی زیادتیون کے شکار ہوے ✽ مفسرون نے مختلف معنی لکھے ہین ایک یہ کہ ایک بار اول بخت نصر اور دوسری بار ثانی قسطنطین کی چڑھائی سے جو زحمتین بنی اسرائیل نے بیت المقدس مین اُٹھائین اُن کی طرف اشارہ ہی ✽ "کتاب" سے توریت یا لوح محفوظ دونون معنی سمجھے جا سکتے ہین ✽

بنی اسرائیل

اور بڑی زیادتیان کرو گے تو پہلی مرتبہ کا جب وقت آیا تو ہمنے تمہارے مقابلے میں اپنے ایسے بندے بھیجے جو بڑے سخت گیر تھے اور وہ تمہارے گھرون میں گھس گئے اور اللہ کا وعدہ تو پورا ہی ہوتا ہے۔ پھر اُن پر ہم نے تمھین غلبہ دیا اور مال اور اولاد سے تمہاری مدد کی اور تمہاری تعداد بڑھادی۔ اور تمھین تبلا دیا کہ تم بھلائی کروگے تو اپنے لیے کروگے اور برائی کروگے تو اپنے لیے کروگے۔ جب دوسرے فساد کا وقت آیا تو ہمنے ایسے لوگ بھیجے جنھون نے تمہارے منھ بگاڑ دیئے اور اول مرتبہ کی طرح مسجد میں گھس گئے اور جس چیز کو پایا اُسکا ستیاناس کر دیا۔ اے بنی اسرائیل! قریب ہی کہ تمہارا رب تم پر رحم کرے۔ اور اگر تم پھر پہلی سی شرارتین کروگے تو ہم پھر وہی سزا دین گے۔ کفار کے لیے ہمنے دوزخ جگہ بنائی ہی۔ یہ قرآن نہایت سیدھی راہ بتاتا ہی اور مومنین جن کے عمل صالح ہین اُنھین بڑے ثواب کی بشارت دیتا ہی اور یہ بھی بتاتا ہی کہ آخرت پر جو ایمان نہین لاتے اُن کے لیے عذاب الیم ہمنے مہیا کر رکھا ہی۔

قدرت الٰہی

ع ۲ انسان بھلائی کی دعا کی طرح برائی کی دعا بھی دلگیر ہو کر مانگنے لگتا ہی۔ انسان بڑا جلد باز ہی۔ رات اور دن ہم نے اپنی قدرت کی دو نشانیان قرار دی ہین۔ رات کی نشانی کو تو ماند بنایا ہی اور دن کی نشانی کو روشن بنایا ہی تاکہ تم اپنے پروردگار کے فضل (معاش) کی تلاش کرو اور برسون کی گنتی اور حساب کو پاؤ۔ ہر شی کو ہمنے قرآن مین مفصل بیان کر دیا ہی۔ ہر انسان کی بھلائی برائی ہمنے اُس کے گلے مین باندھ دی ہی۔ قیامت کے دن ہم ہر ایک کے

نامۂ اعمال

نامۂ اعمال نکال کر ہر ایک کے سامنے پیش کردین گے جسے وہ کھلا ہوا دیکھ لے گا اور ہم کہین گے اپنا نامۂ اعمال پڑھ۔ آج تو آپ ہی اپنا حساب لینے کے لیے کافی ہی۔ جو سیدھی اپنے لیے سیدھی راہ چلتا ہی اور جو بھٹکتا ہی خود اپنے لیے بھٹکتا ہی۔ ایک دوسرے کا بوجھ نہین اُٹھاتا۔ ہم بغیر رسول بھیجکر سمجھائے ہوے سزا نہین دیتے۔ جب ہمین کسی بستی کا برباد کرنا منظور ہوتا ہی تو ہم اُس کے مالدارون کو حکم دیتے ہین۔ اور وہ نافرمانیان کرتے ہین اور وہ بستی حکم عذاب کی مستحق ہو جاتی ہی اور پھر ہم اُسے مار کر تباہ کر دیتے ہین۔ نوح کے بعد ہمنے کتنی امتین برباد کین۔ اے محمد! تیرا رب اپنے بندون کے گناہون کا کافی خبردار اور نگران ہے۔

سلہ نضر بن حرث کہتا تھا اللہ! یہ قرآن برحق ہے تو میری گردن مار۔ اور کفار کہتے تھے ہم جو ناحق ہون تو ہم پر عذاب نازل کر۔

سلہ یعنے ہر ایک کی تقدیر ہر ایک کے ساتھ ہی یا یون سمجھین کہ نامۂ اعمال ہر ایک کے ساتھ ساتھ رہتا ہے۔

سلہ گویا قوم اپنے مالدارون کے اعمال سے برباد ہوتی ہے۔ بادشاہ مغلیہ اور دیگر سلاطین و اہل دول کی شامل اور ادوسے قائم مقامان میں ماقبل کے نمونے ہندوستان مین موجود ہین۔

دنیا کے طالب کو جسے ہم چاہتے ہیں اور جتنا ہم چاہتے ہیں دنیا میں جلدی دیتے ہیں پھر اُسکے لیے دوزخ ہم نے ٹھہرا رکھا ہی جس میں وہ بُرے حالوں راندہ ہوکر داخل ہوگا ✚ جو شخص آخرت طلب کرے اور جیسا کہ چاہیے اُس کے لیے کوشش کرے اور ایمان رکھتا ہو تو ایسوں کی کوشش مقبول ہوگی ✚ اے محمدؐ! طالب دنیا اور طالب آخرت دونون کو تیرے پروردگار کی امداد پہونچتی ہی۔ تیرے پروردگار کی بخشش روکی ہوئی نہیں ہی ✚ اے محمدؐ! دیکھ ہم نے دنیا میں ایک کو دوسرے سے کیسا بڑھایا ہی ✚ ضرور آخرت میں اس سے کہیں بڑھکر درجے اور فضیلتیں ہیں ✚ اللہ کے ساتھ دوسرا معبود نہ قرار دینا ورنہ تو مذموم اور خوار ہوکر بیٹھا رہ جائے گا ✚

ع۳ اے محمدؐ! تیرے رب کا حکم قطعی ہی کہ لوگو! اللہ کے سوا کسی دوسرے کو معبود نہ ٹھہراؤ اور والدین کے ساتھ احسان کرو ✚ اے مخاطب! ان میں سے کوئی ایک یا دونون تیرے سامنے عالم ضعیفی کو پہونچیں تو اُف نہ کر اور نہ اُن سے ڈانٹ کر بات کر۔ اور ادب سے باتیں کر اور محبت سے خاکساری کا پہلو اُن کے سامنے جھکائے ہوئے رہ اور کہہ اے رب میرے! جیسے اُنھوں نے جس طرح چھٹپنے میں رحم کے ساتھ پالا ہی اسی طرح تو بھی اُن پر رحم کر ✚ لوگو! تمھارا رب تمھارے دلوں کے حال سے بخوبی واقف ہی اگر تم نیک ارادہ ہو اور غلطی سے تم نے کوئی زیادتی کی تو توبہ کرنے والون کے گناہ وہ بخش دیتا ہی ✚ اے مخاطب! قرابتداروں مسکینوں اور مسافروں کے حقوق ادا کرتا رہ۔ اور بیجا خرچ نہ کر اے مخاطب۔ بیجا خرچ کرنے والے شیاطین کے بھائی ہیں ✚ اور شیطان اپنے رب کا بڑا ہی ناشکرگزار ہی ✚ اگر تجھے انتظار رحمت پروردگار میں جس کا تو متوقع ہی اُن غریبوں سے روگردانی کرنا پڑے تو بسہولت اُنھیں سمجھا دے ✚ نہ تو اپنا ہاتھ کھینچکر گردن میں باندھ لے اور نہ بالکل پھیلا دے کہ تجھے ملامت زدہ اور تہی دست ہوکر بیٹھنا پڑے ✚ اے محمدؐ! تیرا رب جس کی روزی چاہتا ہے کشادہ کرتا ہی اور جس کی روزی چاہتا ہی تنگ کرتا ہی ✚ وہ اپنے بندوں سے باخبر ہی اور اُن کا نگران حال ہی ✚

ع۴ لوگو! افلاس کے ڈر سے اپنی اولاد کو قتل نہ کرو ✚ ہمیں اُن کو اور تم کو روزی دیتے ہیں۔ اولاد کا قتل کرنا بڑا بھاری گناہ ہی ✚ زنا کے پاس نہ جاؤ کہ وہ بے شک بے حیائی ہی اور بُری ہی راہ ہی ✚ کسی جان کو جس کا مارنا اللہ نے حرام کیا ہی ناحق قتل [illegible] کوئی شخص

سلہ خرچ کرنے میں نہ تو بخل کو راہ دے اور نہ اسراف کر اعتدال ملحوظ رکھ ✚

والدین

مساکین

زنا حرام

قصاص

ظلم سے مارا جائے تو اُس کے ولی (وارث) کو قصاص[۵۱] لینے کا ہم نے اختیار دیا ہے۔ اور وارث کو چاہیے کہ خون کا بدلہ لینے مین زیادتی نکرے کہ اسکی جیت تو واجبی بدلہ لینے مین بھی ہو۔ جب تک یتیم جوانی کو نہ پہونچے اوس کے مال کے پاس نہ جاؤ مگر اُس طریق سے کہ یتیم کے حق مین بہتر ہو۔ وعدہ پورا کرو کہ قیامت مین وعدہ کی بازپرس ہوگی۔ جب ناپو تو پورا ناپو اور ڈنڈی سیدھی رکھکر تولو یہی بہتر ہے اور اسکا انجام بھی اچھا ہے۔ اے مخاطب! اُس امر کی پیروی نہ کر جس کا تجھے علم نہین ہے کیونکہ کان۔ آنکھ اور دل اِن سب سے قیامت مین بازپرس ہوگی۔ زمین مین اکڑتا ہوا نہ چل۔ نہ تو زمین کو پھاڑ سکیگا نہ طول مین پہاڑون تک پہونچیگا پھر اکڑنا کس بات کا ہے؟ اے محمدؐ! یہ سب بُری باتین تیرے رب کو ناپسند ہین۔ جنکو تیرے ربنے حکمت سے تیری طرف وحی کیا ہے۔ اللہ کے ساتھ تو کوئی دوسرا معبود قرار نہ دینا ورنہ تو دوزخ مین ملزم اور مردود بناکر ڈالا جائیگا۔

ایفاے وعدہ
ناپ تول

اے مشرکین! کیا تمہارے رب نے تمہارے لیے بیٹے مخصوص کیے اور خود اپنے لیے فرشتون[۵۳] کو بیٹیان بنایا؟ یہ تو بڑی ہی سخت بات تم کہتے ہو۔

ع ۵ اس قرآن مین ہمنے طرح طرح سے ان لوگون کو سمجھایا کہ یہ نصیحت پکڑین مگر اس سے انکی نفرت[۵۴] ہی بڑھتی گئی۔ اے محمدؐ! تو ان سے کہہ "اللہ کے ساتھ اگر اور بھی معبود بقول ان کے ہوتے تو وہ اس صورت مین مالک عرش تک پہونچنے کا راستہ نکال لیتے۔ اللہ تو اُن باتون سے جو یہ لوگ اللہ کی نسبت کہتے ہین پاک ہے اور بالاتر ہے۔ ساتون آسمانون اور زمین اور جو اُن مین ہین سب اُس کی تسبیح کرتے ہین۔ کوئی شئے ایسی نہین ہے جو اُس کی حمد کی تسبیح نکرے لیکن تم اُن کی تسبیح نہین سمجھتے۔ وہ تحمل کرنے والا اور بڑا بخشنے والا ہے۔ اے محمدؐ! جب تو قرآن پڑھتا ہے تو تیرے اور آخرت پر ایمان نلانے والون کے درمیان مین ہم ایک چھپا ہوا پردہ ڈالدیتے ہین اور اُن کے دلون پر غلاف ڈالدیتے ہین تاکہ وہ قرآن سمجھ نہ سکین اور اون کے کانون مین گرانی پیدا کردیتے ہین تاکہ وہ سُن نہ سکین۔ جب تو قرآن مین تنہا اپنے رب کا ذکر کرتا ہے تو کافر پیٹھ پھیر کر بہ نفرت بھاگتے ہین۔ ہمین خوب معلوم ہے کہ جب تیری طرف یہ کان لگاتے ہین تو کس نیت سے یہ کان لگاتے ہین۔ ہمین خوب معلوم ہے کہ یہ ظالم سرگوشیان کرتے وقت آپسمین کہتے ہین "تم ایک مرد مسحور[۵۶] کی پیروی کرتے ہو"۔ اے محمدؐ دیکھ

مشرکین

سلہ ۵۱ وارثان مقتول خون بہا لیکر خون معاف کرسکتے ہین۔ خون بہا مین زیادہ طلب کرنا اچھا نہین سلہ ۵۲ تجارت مین راست بازی سے رونق ہوتی ہے سلہ ۵۳ مشرکین کہتے تھے کہ فرشتے اللہ کی بیٹیان ہین سلہ ۵۴ ماحصل یہ ہے کہ نااہل کو قرآن سے فائدہ نہین پہونچتا سلہ ۵۵ اور اُنکے بتون کا ذکر نہین کرتا سلہ ۵۶ کفار آنحضرت کو مجنون و مسحور کہتے تھے۔

تیری نسبت کیسی کیسی باتین یہ لوگ بناتے ہین۔ یہ گمراہ ہین اور راہ حق نہ پائین گے + یہ کہتے
ہین "کیا جب ہماری ہڈیان رہجائین گی۔ اور ہم ریزہ ریزہ ہو جائین گے تو نئے سر سے[1] پیدا
کیے جائین گے ؟" + تو کہہ "اگر تم پتھر لوہا یا اور کوئی شے بنجاؤ جسے تم بڑی سخت چیز سمجھتے ہو جب
بھی تم پیدا کیے جاؤگے" + اگر یہ پوچھین "ہمین کون زندہ کرے گا" تو کہنا "وہی اللہ جس نے
تمھین پہلی مرتبہ پیدا کیا تھا" + اس پر یہ لوگ تیرے سامنے سر مٹکا کر پوچھین گے "قیامت کب
آئے گی ؟" تو کہنا "عجب نہین کہ قریب ہی ہو" + جب اللہ تمھین[2] بلائے گا تو تم اُس کی حمد کرتے
ہوے تعمیل حکم کروگے یعنی قبرون سے نکلوگے اور خیال کروگے کہ تھوڑے[3] ہی دنون حالت مرگ
مین رہے +

قیامت

ع۶ اے محمدؐ! میرے مسلمان بندون سے کہہ کہ وہ مخالفین سے اسطرح باتین کرین کہ
باعتبار اخلاق اچھی معلوم ہون + شیطان سخت کلامی کرا کر لوگون مین فساد ڈلواتا ہے + وہ انسان
کا کھلا ہوا دشمن ہی + لوگو! تمھارا پروردگار تم سے بخوبی واقف ہی وہ چاہے تو تم پر رحم کرے یا
اگر چاہے تم پر عذاب کرے + اے محمدؐ! ہمنے تجھے ان لوگون کا ٹھیکہ[4] دار بنا کر نہین بھیجا ہی + تیرا
رب آسمانون اور زمین کی باتین بخوبی جانتا ہے + ہمنے ایک نبی کو دوسرے نبی پر فضیلت دی
ہی۔ ہم ہی نے داؤد کو زبور عطا کی تھی + تو ان لوگون سے کہہ "اللہ کے سوا جنکا تمھین
زعم ہی انھین بلاؤ وہ تمھاری تکلیف دور نہ کرسکین گے اور نہ اُسے بدل سکین گے + جن کو
مشرکین حاجت روائی کے لیے بلاتے ہین اُن مین سے جو زیادہ مقرب ہین وہ بھی اللہ ہی
کا ذریعہ تلاش کرتے ہین نادرسی کی رحمت کی امید رکھتے ہین اور اُسی کے عذاب سے ڈرتے
ہین + تیرے رب کا عذاب خوفناک ہی + کوئی بستی نافرمانون کی ایسی نہین ہی جسے ہم قیامت
کے پہلے برباد نہ کردین یا عذاب شدید اُسے نہ دین + کتاب (لوح محفوظ) مین یہ لکھ گیا ہی +
ہم کو معجزون[5] کے بھیجنے سے صرف یہ امر منع کرتا ہی کہ اس کے پہلے لوگون نے اُسے مانا نہ تھا + قوم
ثمود[6] کو ہمنے اونٹنی کا معجزہ دیا لیکن لوگون نے اُسے ستایا۔ ہم معجزے تو صرف ڈرانے کی غرض سے

با دشمنان مدارا

مشرکین

لوح محفوظ

[1] کفار کی سمجھ مین نہین آتا کہ ہر کر پھر روز قیامت زندہ ہونگے + [2] یعنی قبرون سے قیامت مین اللہ کہے گا "زندہ اُٹھ کھڑے ہو" تو وہ اُٹھ کھڑے ہونگے + [3] یعنی درمیان مرگ و قیامت زیادہ وقفہ نہین معلوم ہوگا + [4] پیغمبر کو فکر تھی کہ اسلام جلد پھیلے + اللہ کہتا ہی کہ مین نے تمھین محض سمجھانے کے لیے بھیجا ہی ٹھیکہ دار نہین بنایا ہے + [5] آنحضرت معجزہ دکھانے سے اجتناب کرتے تھے یا بہت کم دکھلاتے تھے لوگونکی فرمایش پر کرتے تھے۔ کہ اگلے پیغمبرون کے معجزات کا کب یقین کیا گیا؟ +
[6] دیکھو سورۂ اعراف ، رکوع ۱۰ +

بھیجتے ہین + اے محمدؐ! تجھے یاد ہو - جب ہم نے تجھ سے کہا تھا " تیرے رب نے لوگون کو تجھ پر حملہ کرنے سے روک رکھا ہو " مین نے جو تجھے خواب دکھایا یا شجر ملعونہ[۵۱] کا قرآن مین ذکر کیا تو اس سے لوگون مین صرف فتنہ پھیلا + ہم اُن کو ڈراتے ہین لیکن اس سے اُن کی سرکشی اور زیادہ ہوتی ہے +

ع ایک وقت وہ تھا جب ہم نے فرشتون کو سجدۂ[۵۲] آدم کا حکم دیا تو ابلیس کے سوا سبھی نے سجدہ کیا - ابلیس نے کہا " کیا مٹی کے مخلوق کو مین سجدہ کرون ؟ " + اور پھر آدم کی طرف اشارہ کرکے بولا " دیکھ تو - ایسے شخص کو تو مجھ پر بزرگی دیتا ہو ؟ اگر روز قیامت تک تو مجھے مہلت دے تو باستثناے چند - اس کی تمام نسل کی جڑ کاٹ کر رہون گا " اللہ نے کہا " جا - جو شخص اُن مین کا تیری پیروی[۵۳] کرے گا تو جہنم تم سب کے لیے پوری سزا ہو + اُن مین سے تو جسے چاہے اپنی باتون سے بہکا - اور اپنے سوار اور پیادے اُن پر لا اور اُن کے مال اور اولاد مین اپنا ساجھا لگا اور اولاد سے جھوٹے وعدے کر " + شیطان کے وعدے سب اُن سے فریب کے ہوتے ہین +

اے شیطان ! میرے خاص بندون پر تیرا قابو نہ ہوگا - اے محمدؐ ! تیرا رب کارسازی کو کافی ہو + لوگو ! تمھارا رب وہ ہے جو تمھارے لیے جہاز سمندر مین چلاتا ہو کہ تم اُس کا فضل[۵۴] (اپنی معاش) تلاش کرو - بیشک وہ تمھارے ساتھ مہربان ہو + جب سمندر مین تم کو تکلیف پہونچتی ہو تو بھول جاتے ہین تمھین سوا اللہ کے اور معبود - پھر وہ جب تمھین بچاکر خشکی پر اتارتا ہو تو پھر تم اللہ سے اعراض کرنے لگتے ہو - انسان بڑا ہی ناشکرگذار ہو + کیا تم ڈرتے نہین کہ وہ تمھین خشکی مین دھنسا دے یا کوئی آندھی تم پر بھیجے - پھر اُس وقت تم کسی کو اپنا مددگار نہ پاؤگے + یا تمھین یہ خوف نہین ہوتا کہ وہ پھر تمھین دوبارہ سمندر مین لے جائے اور تم پر ہوا کا ایک جھونکا بھیجکر بسزاے ناشکری مین تم کو غرق کر دے - پھر اُس وقت تو کوئی ایسا نہ پاؤگے جو تمھارے لیے پیچھا کرے + ہم نے بنی آدم کو عزت دی ہو اور خشکی اور تری مین اُنھین جانورون اور

[۵۱] شجرۂ ملعونہ سے مراد ہی تھوہڑ کا درخت سلسلۂ سخن یون ہے کہ معجزہ تو محض ڈرانے کے لئے ہوتا ہے پیغمبر خداؐ نے جب جنگ بدر مین کفار کا مقتول ہونا خواب مین دیکھکر پہلے ہی بیان کیا تو کچھ خوف کفار کے دل پر نہ ہوا اور نہ وہ جنگ سے باز آئے + اسیطرح جب قرآن مین ذکر آیا کہ کھانے کو تھوہڑ کا درخت دوزخ مین ملیگا تو کفار ہنسنے لگے کہ آگ مین بھلا درخت کیسے اگیگا + خدا کہتا ہی کہ معجزات سے وہ کیا ڈرین گے جب ان باتون سے نہ ڈرے [۵۲] دیکھو سورۂ بقر ۲ رکوع ۴ [۵۳] شیطان انسان پر طرح طرح سے لشکرکشی کرتا ہے اور مال اور اولاد کی پسند ڈالتا ہی یہ اللہ کے وعدون پر لوگ اعتماد نہین کرتے - مکر شیطانی سے اپنی کامیابی تصور کرتے ہین + [۵۴] یعنی جہاز رانی کی تجارت

کشتیون کی سواری دی ہے کہانے کو عمدہ چیزین دی ہین اور اکثر مخلوقات پر جو ہمنے پیدا کیے ہین انکو بڑی بزرگی دی ہے +

ع ایک دن ہم تمام آدمیون کو اُن کے پیشوا اون کے ساتھ بلا ئین گے جنکے نامۂ اعمال داہنے ہاتھ مین ہون گے وہ اپنے نامۂ اعمال پڑھین گے اور سُوت برابر بھی اُن پر ظلم نہو گا جو اس دنیا مین اندھا بنا رہا وہ آخرت مین بھی اندھا ہوگا اور دور از راہ ہوگا + اے محمد! وہ ہماری بھیجی ہوئی وحی سے تجھکو بہکا کر اس قرآن کے خلاف تجھ سے ہم پر افترا کرانا چاہتے تھے تو ایسا کرتا تو تجھے وہ دوست بنا لیتے اگر ہم تجھے ثابت قدم نہ رکھتے تو کچھ کچھ تو اُن کی طرف مائل ہو چلا تھا ۔ ایسا ہوتا تو ہم تجھے حیات مین اور ممات مین دوہری دوہری سزا کا مزہ چکھاتے اور تو بمقابلہ ہمارے کسی کو مددگار نہ پاتا + قریب ہے کہ کفار تجھے زمین (مکہ) سے دل برداشتہ کر کے نکالدین ۔ پھر تیرے بعد یہ بھی تھوڑے ہی دن اطمینان سے رہین گے + تیرے پہلے جو رسول اپنے ہمنے بھیجے تھے اُن کا بھی یہی دستور رہا ہے ۔ تو ہمارے دستور مین ردوبدل نہ پائے گا +

ع اے محمد! آفتاب کے ڈھلنے سے رات کے اندھیرے تک نماز پڑھا کر اور نماز صبح بھی پڑھ ۔ نماز صبح حضوری کا وقت ہے + رات مین تہجد کی نماز پڑھ کہ یہ تیرے لیے نفل ہے ۔ عجب نہین کہ تیرا رب تجھے مقام محمود مین پہونچائے + اور یہ دعا مانگا کر "اے میرے رب! تجھے مکہ سے نکالنا تو اچھی جگہ مجھے پہونچانا اور اچھی طرح مکہ سے نکالنا ۔ اور اپنے یہان سے فتحیابی کے ساتھ مجھے دشمنون پر غلبہ دینا" + اے محمد! تو لوگون سے کہدے کہ دین حق آگیا اور دین باطل مٹ گیا دین باطل تو مٹنے والا ہی تھا + ہم قرآن مین مومنین کے امراض روحانی کے لیے شفا اور رحمت اتارتے ہین ۔ اور نافرمانون کو تو اس سے خسارہ ہی ہوتا ہے + جب ہم انسان کو کوئی نعمت دیتے ہین تو وہ منہ پھیر لیتا ہے اور پہلو تہی کرتا ہے ۔ اور جب اُسے تکلیف پہونچتی ہے تو نا اُمید ہو جاتا ہے + اے محمد! تو ان لوگون سے کہ کہ ہر ایک اپنے طور پر کام کرتا ہے اور تمہارا رب خوب

نامۂ اعمال درست نامہ

بنو ثقیف

کفار مکہ کی غلبہ کی پیشینگوئی

نماز پنجگانہ

فتح مکہ کی پیشینگوئی

---

۵۱ یعنی حق اور باطل مین تمیز نہین کرتا ۵۲ بنو ثقیف نے آنحضرت سے کہا کہ ہمارے موافق کچھ وحی قرآن مین اتارے جسمین ہمارا فائدہ ہو تو ہم ابھی مسلمان ہوتے ہین ۔ آنحضرت نے سکوت کیا اُسوقت یہ وحی نازل ہوئی + ۵۳ اس سے یہ نکلی کہ اللہ کی حفاظت سے انبیا معصوم ہین ۵۴ ایسا ہی ہوا + ہجرت مکہ کے تھوڑے ہی دنون کے بعد حکومت مکہ کی کفار کے ہاتھ سے جاتی رہی اور مسلمانون کے ہاتھ آئی ۔ دیکھو تاریخ الاسلام طبع ثانی صفحہ ۱۵ ۵۵ مغلوب قوم کو سختیان اٹھانا لازم ہین ۵۶ ظہر ۔ عصر ۔ مغرب اور عشا کی نمازون کا وجوب اس سے نکلتا ہے ۔ اور نماز صبح کا وجوب اس کے بعد کی عبارت سے نکلتا ہے + غرض پنجگانہ نماز قرآن کی دیگر آیتون اور حدیث نبوی سے اس طرح فرض ہوئی ہے جس طرح اسوقت مسلمانون مین رائج ہے ۵۷ اسکے بعد ہی مکہ سے ہجرت مدینہ کا اتفاق ہوا جہان اسلام پھیلا اور سلطنت اسلامی کی بنیاد پڑی +

جانتا ہی کہ کون ٹھیک راستہ پر ہی +

ع ۱۰ اے محمدؐ! تجھ سے لوگ روح کے بارے مین دریافت کرتے ہین - تو کہدے "روح میرے رب کا حکم ہی - تم لوگون کو اسرار الٰہی کا علم تھوڑا ہی سا دیا گیا ہی" + ہم چاہین تو اپنی وحی (قرآن) تجھ سے اُٹھا لیجائین اور پھر تجھے ہمارے مقابلہ مین کوئی حمایتی نہ ملے۔ مگر یہ تیرے رب کی رحمت ہی کہ وہ ایسا نہین کرتا ہی + بے شک اُس کا بڑا فضل تجھ پر ہی + اے محمدؐ! تو لوگون سے کہہ "اگر کُل آدمی اور جن جمع ہو کر ایسا قرآن بنانا چاہین مگر باوجودیکہ وہ باہم ایک دوسرے کے مددگار ہون ایسا بنا نہ سکین گے" + اس قرآن مین ہم نے لوگون کے لیے طرح طرح کی مثالین بیان کی ہین۔ مگر اکثر[1] آدمی انکار کیے بغیر نہ رہے + اور تجھ سے کہنے لگے "ہم تجھ پر اُس وقت تک ایمان نہ لائین گے کہ تو ہمارے لیے زمین سے کوئی چشمہ نکالے۔ یا تیرے پاس کوئی باغ کھجورون اور انگورون کا ایسا ہو کہ اُس کے بیچ بیچ مین تو نہرین جاری کر دے + یا تو جیسا کہ کہتا ہو آسمان کے ٹکڑے ہی ہم پر گرائے یا اللہ کو اور فرشتون کو ہمارے سامنے لائے + یا تیرا گھر سونے کا ہو یا تو آسمان پر چڑھ[2] جائے + اور آسمان پر تیرا چڑھنا ہم باور نہ کرین گے جب تک تو کوئی ایسی کتاب ہم پر نازل نہ کرائے جسے ہم پڑھ سکین" + تو کہہ "سبحان اللہ - مین کیا ہون - ایک بشر[3] ہون۔ اللہ کا بھیجا ہوا" +

ع ۱۱ ہدایت آنے کے بعد لوگون کے لیے ایمان نہ لانے مین صرف یہ امر مانع ہی کہ وہ کہتے ہین "کیا اللہ نے انسان کو رسول بنا کر بھیجا ہی؟" + اے محمدؐ! تو کہہ "اگر فرشتے زمین مین باطمینان چلتے پھرتے ہوتے تو فرشتہ ہی رسول بنا کر بھیجا جاتا" + اے محمدؐ! تو ان لوگون سے کہہ "میرے اور تمھارے درمیان مین بس خدا ہی گواہ ہی - وہ اپنے بندون سے خوب واقف ہی اور اُن کا نگران حال ہی" + جسے اللہ ہدایت دے وہ راہ راست پائے - اور جسے وہ گمراہی مین چھوڑ دے تو اُن کے لیے تو اے محمدؐ! سوا اللہ کے کوئی دوسرے مددگار نہ پائیگا - قیامت کے دن ہم اُنہین منہ کے[4] بل اُٹھائینگے یا اندھے بہرے گونگے ہونگے + انکا ٹھکانا دوزخ ہی - جب دوزخ بجھنے لگی گی تو ہم اوسے اور بھڑکا دینگے + یہ سزا اُنکی ہی کہ وہ ہماری آیتون سے انکار کرتے تھے اور کہتے تھے "ہم جب ہڈیان اور ریزہ

[1] ابتداے اسلام کا حال بیان کیا ہی [2] غرضکہ جبتک کوئی امر خارق العادت نہ دکھاؤ گے نبی برحق نہ سمجھے جاؤ گے [3] تمھاری طرح مین بھی ایک خدا کا بندہ ہون - صرف خدا کے احکام تم تک پہونچاتا ہون - مانو یا نہ مانو - تم مختار ہو [4] بجاے پاؤن کے سر کے بل وہ چلین گے تو گویا کمال بے عزتی سے وہ چلائے جائین گے +

ریزہ ریزہ ہو جائین گے تو کیا از سر نو مخلوق ہو کر اٹھائے جائین گے ؟" کیا ان کی سمجھ مین یہ نہین آتا ہو کہ جس اللہ نے آسمانون اور زمین کو پیدا کیا وہ اس امر پر بھی قادر ہو کہ ان لوگون کا مثل دوبارہ پیدا کرے۔ اور اس دوبارہ پیدا کرنے کے لیے اُس نے ایک وقت مقرر کر رکھا ہو اس مین زرا شک نہین ہو + اس پر بھی یہ ظالم انکار کیے بغیر نہین رہتے + اے محمدؐ! تو کہہ "اگر میرے رب کی رحمت کے خزانے تمھارے پاس ہوتے تو تم خرچ ہو جانے کے ڈر سے انھین بند کر رکھتے + انسان بڑا ہی تنگدل ہو" +

بخل

ع ۱۲ ہمنے موسیٰ کو کھلی کھلی نو نشانیان[۵۱] (معجزے) دی تھین۔ اے محمدؐ! تو بنی اسرائیل سے پوچھہ دیکھہ کہ جب بنی اسرائیل کے پاس موسیٰ آیا تو فرعون نے کہا "موسیٰ! تمھین تو مین مسحور سمجھتا ہون" + موسیٰ نے جواب دیا "تجھکو ضرور معلوم ہو گیا ہو کہ آسمانون اور زمین کے پروردگار ہی نے یہ نشانیان لوگون کی بصیرت کے لیے بھیجی ہین۔ میرا خیال تو یہ ہو کہ اے فرعون! تیری شامت آ گئی ہو" + پھر فرعون نے بنی اسرائیل کو ملک سے نکال دینے کا ارادہ کیا۔ تو ہمنے فرعون کو مع اُس کے تمام ساتھیون کے ڈبو دیا + اور اس کے بعد بنی اسرائیل سے کہا "اس ملک مین تم بسو۔ جب وعدۂ آخرت (روز قیامت) آئے گا تو ہم تمھین سمیٹ کر اپنے سامنے لا کر کھڑا[۵۲] کرین گے" + اے محمدؐ! یہ قرآن ہمنے سچائی سے اُتارا ہو اور وہ سچائی سے اترا ہو + ہم نے تجھے صرف خوشخبری اور ڈر کی باتین سنانے کے لیے بھیجا ہو + قرآن ہم نے تھوڑا تھوڑا اور رفتہ رفتہ[۵۳] اتارا کہ مہلت کے ساتھہ تو لوگون کو پڑھکر سنائے + تو لوگون سے کہہ "تم قرآن کو مانو یا نہ مانو لیکن پہلے سے جن کے پاس علم[۵۴] ہو جب اُن کے سامنے قرآن پڑھا جاتا ہو تو وہ ٹھڈیون کے بل سجدہ مین گر پڑتے ہین + اور کہتے ہین "پاک ہو پروردگار ہمارا بے شک ہمارے رب کا وعدہ پورا ہوا" + وہ ٹھڈیون کے بل گر کر روتے ہین اور اُن کی عاجزی بڑھتی جاتی ہو + اے محمدؐ! تو ان لوگون سے کہہ "اللہ[۵۵] کو پکارو یا رحمٰن کو پکارو + جس طرح

معجزات حضرت موسیٰ

۵۱ (۱) عصا (۲) ید بیضا (۳) باوجود جھٹلانے کے فرعون سے مناظرہ کرنا (۴) طوفان (۵) ٹڈیان (۶) جوئین۔ (۷) مینڈک (۸) خون (۹) سمندر مین عصا مارنا + ۵۲ یعنی قیامت کے دن اٹھائین گے + ۵۳ یعنی قرآن ایک دفعہ پورا اکٹھا نازل نہین ہوا + ۵۴ یعنی اہل کتاب + ۵۵ اہل کتاب کی کتابون مین آنحضرتؐ کی بعثت کی پیشینگوئی موجود تھی۔ آنحضرتؐ ایک دن ذوق شوق مین بار بار یا اللہ یا رحمٰن کہتے تھے + ابو جہل کہنے لگا ہم کو تو منع کرتے ہین اور خود دو معبودون کو پکارتے ہین + اُس وقت یہ آیت نازل ہوئی + قرآن اور حدیثون سے اللہ کے ننانوے نام باعتبار اُس کی صفات کے ثابت ہوتے ہین +

بھا ہو پکارو اُس کے سب نام اچھے ہین ﴿ اے محمدؐ! نہ چلا کر اپنی نماز پڑھ اور نہ اُسے بالکل چپکے چپکے پڑھ درمیانی راہ اختیار کر ﴿ اور کہہ ” تعریف کا سزاوار اللہ ہی جو نہ اولاد رکھتا ہی۔ نہ سلطنت مین کوئی اُسکا شریک ہی اور نہ وہ کمزور ہی کہ کوئی اُسکا مددگار ہو۔ اور اُس کی بڑائیان بیان کرتا رہ

بہت چلا کر نماز نہ پڑھنا چاہیے

سورۂ کہف[۱]

(مکی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ع ہر طرح کی تعریف کا اللہ سزاوار ہی جس نے اپنے بندے محمدؐ پر قرآن اُتارا اور اُس کے لیے اسے موجب کجی[۲] نہ بنایا سیدھی بات ہی ﴿ اللہ کی طرف سے جو عذاب کا فرون پر ہونے والا ہی اُس سے یہ قرآن ڈراتا ہے اور مومنین کو جن کے عمل صالح ہین عمدہ ثواب (بہشت) کی بشارت دیتا ہی جس مین اونکو ہمیشہ رہنا ہے ﴿ اور اُن لوگون کو ڈراتا ہی جو اللہ کو صاحب اولاد کہتے ہین ﴿ نہ انھین اس کی تحقیق ہے اور نہ ان کے بڑون کو تھی ﴿ نہایت سخت بات ہی جو اُن کے مُنھ سے نکلتی ہی یہ بالکل جھوٹ بکتے ہین ﴿ اے محمدؐ! اگر یہ لوگ اس بات (قرآن) کو نہ مانین تو شاید تو اُنکے پیچھے غایت افسوس سے اپنی جان[۳] ہلاک کرنے والا ہی ﴿ جو کچھ زمین پر ہی اُسے زمین کی زینت کے لیے ہم نے بنایا ہی تاکہ ہم آزما سکین کہ کون اچھے عمل کرتا ہی ﴿ ایک دن تو اسے ہم چٹیل میدان بنا ہی دین گے ﴿ اے محمدؐ! کیا تو سمجھتا ہی کہ اصحاب کہف ورقیم[۴] ہماری اور نشانیون مین سے زائد تر تعجب خیز[۵] تھے؟ ﴿ ایک وقت تھا کہ چند جوان غار مین جا بیٹھے اور دعا کی ” اے ہمارے رب اپنے پاس سے ہم پر رحمت نازل فرما۔ اور ہمارے ارادے کی کامیابی کا سامان کر دے“ ﴿ اس کے بعد کئی برس کے لیے ہم نے انھین غار مین سُلا[۶] دیا ﴿ پھر ہم نے انھین اٹھایا تاکہ ہم دیکھین کہ ان کے دو گروہون[۷] مین سے کسے غار مین ٹھہرنے کی مدت خوب یاد رہی ﴿

اصحاب کہف

[۱] اس سورہ مین اصحاب کہف کا ذکر ہی دیکھو [illegible] ﴿ [۲] کتاب کے لیے قرآن موجب کجی ہی جیسا کہ اکثر جگہ مذکور ہوا ہی کہ مومنون کو یہ ہدایت کرتا اور گمراہون کی گمراہی بڑھا دیتا ہی ﴿ [۳] ان کے ایمان نہ لانے پر تو زیادہ افسوس نہ کیا کر [۴] دنیا کی زینت کو بقا نہیں ہی ﴿ [۵] بعضون نے لکھا ہی کہ رقیم سے وہ کتبہ مراد ہی جو اصحاب کہف کے غار پر بطور یادگار قائم کیا گیا تھا اور کہف کے معنی ہین درہ کوہ [۶] سب ہی نشانیان ہماری تعجب خیز ہین اگر غور کیا جائے ﴿ [۷] یعنی اُن کو بلا ہی جس و حرکت کر دیا ﴿ [۸] جاگنے پر وہ دو گروہ ہو گئے۔ ایک نے تو کہا کہ ہم لوگ ایک دن سوئے جیسا کہ قرآن مین آیندہ مذکور ہی۔ اور دوسرے نے مقدار وقت کچھ اور بتائی جس کا قرآن مین ذکر نہین ہی ﴿

ع اے محمدؐ! ہم اِن کا حال تجھ سے ٹھیک ٹھیک بیان کرتے ہین - وہ چند جوان تھے جو اپنے رب پر ایمان لائے تھے اور ہم نے انھین زیادہ ہدایت دی تھی ✦ اور ہم نے اُن کے دلون کو مضبوط کر دیا تھا کہ شاہِ وقت نے انھین بت پرستی پر مجبور کیا تو وہ اُٹھ کر کہنے لگے " ہمارا رب آسمانون اور زمین کا رب ہی - ہم اُس کے سوا دوسرے کو معبود نہ کہین گے ہم ایسا کہین تو یہ بڑی بیجا بات ہی ✦ ہماری قوم کے لوگون نے اللہ کے سوا دوسرا معبود اختیار کیا ہی وہ اپنے معبود کے لیے کوئی کھلی ہوئی سند یہ کیون نہین پیش کرتے ؟ ✦ اللہ پر جھوٹ بہتان باندھنے والے سے بڑھ کر اور کون ظالم ہی " انھون نے آپس مین کہا " جب تم نے اپنی قوم سے اور اللہ کے سوا جو ان کا معبود ہی اُس سے کنارہ کیا - تو درۂ کوہ مین چلو - ہمارا رب اپنی رحمت کا سایہ ہم پر پھیلائے گا اور ہمارے ارادہ مین سامان سہولت بہم پہونچائے گا " ✦

اصحاب کہف غار مین

اے مخاطب! وہ ایسی جگہ جا کر چھپے کہ جب آفتاب[ملہ] نکلتا تو ان کے غار سے داہنی جانب جھکا ہوا اگر تو دیکھتا تو تجھے نظر آتا - اور جب غروب ہوتا تو اُن سے بائین جانب کترا جاتا - اور وہ غار مین بڑے کشادہ مقام مین تھے - یہ بھی اللہ کی نشانیون مین سے ایک نشانی ہی ✦ جسے اللہ ہدایت دیتا ہی وہ سیدھی راہ پر رہتا ہی - اور جسے وہ گمراہی مین چھوڑ دیتا ہی اُس کے لیے تو اے محمدؐ! کوئی کارساز راہ دکھلانے والا نہ پائے گا ✦

ع اے مخاطب! وہ اُس غار مین اس طرح تھے کہ تو انھین اگر دیکھتا تو جاگتا ہوا سمجھتا - حالانکہ وہ سو رہے تھے - اور داہنی جانب اور بائین جانب ہم انھین کروٹین بدلواتے جاتے تھے ✦ اُن کا کُتا غار کے کنارہ پر اپنے دونون ہاتھ پھیلائے ہوئے بیٹھا تھا ✦ اگر تو انھین جھانک کر دیکھتا تو ضرور وہان سے اُلٹے پاؤن بھاگتا اور تجھ پر اُن کا رعب طاری ہو جاتا ✦ جس طرح ہم نے انھین سُلایا تھا اُسی[ملہ] طرح ہم نے انھین اُٹھایا کہ وہ آپس مین پوچھین ✦ اُن مین سے ایک نے کہا " بھلا تم یہان کتنی دیر ٹھہرے ہوگے " ✦ اُن لوگون نے کہا " ہم لوگ ایک دن یا اس سے بھی کم ٹھہرے ہون گے " ✦ اور پھر کہا " تمھارے پروردگار ہی کو خوب علم ہی کہ

سگ اصحاب کہف

اصحاب کہف بیدار ہوئے

ملہ تفسیر کبیر میں ہی کہ وہ غار شمال رویہ تھا - اس لیے دھوپ غار مین نہین پہونچتی تھی ملہ اصحاب کہف بت پرست بادشاہ کے خوف سے غار مین چھپے تھے ✦ تین سو نو برس کے بعد وہ جاگے تو چھپ کر شہر مین کھانے کے لیے جانا چاہا ✦ وضع بدل گئی لب و لہجہ بدل گیا سکہ بدل گیا - شہر کے لوگون نے انھین دیکھ کر حیرت کی اور پھر حالات سے واقف ہوئے ✦ وہان شہر کی یہ کیفیت تھی کہ بجائے بت پرست بادشاہ کے ایک عیسائی بادشاہ کی سلطنت تھی اور قوم کی قوم عیسائی ہو گئی تھی ✦

تم کتنی دیر تک ٹھہرے + اب تم مین سے کوئی یہ روپیہ لے کر شہر کی طرف جائے اور دیکھے
کہ کہان اچھا کھانا ہو۔ اور اُسے لے کر چپکے سے چلا آئے اور کسی کو تمھاری خبر نہونے دے
اگر تمھاری قوم کے لوگ تمھاری خبر پائین گے تو تمھین سنگسار کر دین گے یا اُلٹا اپنے دین
مین تمھین کر لین گے اور پھر اُسوقت تم کو کبھی فلاح نہوگی " + جس طرح ہم نے اُن کو سُلایا
اور جگایا اسی طرح ہم نے اُن کی قوم کے لوگون کو اُن کے حال پر مطلع بھی کر دیا تا کہ وہ اللہ
کے وعدہ کو سچ جانین اور سمجھین[۵۱] کہ قیامت مین شبہہ نہین ہو + جب خبر ہوئی تو لوگ اُن کے
بارے مین باہم جھگڑنے لگے اور کہنے لگے " خواب گاہ اصحاب کہف پر بطور یادگار ایک
عمارت قائم کرنا چاہیے ۔ اور زیادہ تفتیش حال نکرنا چاہیے + ان کے حال کو ان کا رب ہی
بہتر جانتا ہی " جن کی راے اس بارے مین غالب رہی وہ بولے " ہم یہان پر ایک مسجد بنائینگے
بعض کہتے ہین وہ تین تھے چوتھا اُن کا کُتا تھا ۔ اور بعض کہتے ہین کہ وہ پانچ تھے ۔ چھٹا اُن کا
کُتا تھا ۔ غیب کی باتون مین یہ اٹکل پچو باتین کرتے ہین + اور بعض کہتے ہین کہ وہ سات تھے
اور آٹھوان اُن کا کُتا تھا + اے محمدؐ! تو کہہ " میرا پروردگار اُن کی تعداد بہتر جانتا ہو اور
لوگ کم جانتے ہین " اے محمدؐ! تو اصحاب کہف کے بارے مین مباحثہ نہ کر ۔ ہان امور ظاہری مین
مباحثہ کر ۔ اور اصحاب کہف کے بارے مین تو ان مین سے کسی سے پوچھ[۵۲] کچھ بھی نہ کر +

ع ۱۴ اے محمدؐ! کسی شے کی نسبت بے انشاء[۵۳] اللہ کہے ہوے یہ نہ کہہ کہ مین اسے کل کرون گا ۔
اگر انشاء اللہ کہنا تو بھول جائے تو جب یاد آئے " انشاء اللہ " کہہ کر اپنے رب کو یاد کر اور کہہ " امید[۵۴]
ہو کہ میرا رب مجھے رہنمائی کی راہ اس سے قریب تر دکھائے " + اصحاب کہف اپنے غار مین نو اوپر
تین سو برس رہے + اے محمدؐ! لوگ اسے تسلیم نہ کرین گے ۔ تو کہہ " اللہ بہتر جانتا ہی کہ کب تک
وہ غار مین رہے + آسمانون اور زمین کا علم غیب اُسی کو ہی + وہ کیا ہی دیکھنے والا اور سننے والا

ذکر اصحاب کہف

انشاء اللہ کہو

---

۵۱ اس عجیب و غریب واقعہ سے اُن عیسائیون کے نور ایمان کو اور ترقی ہوئی اور گویا اللہ نے اس ذریعہ سے انھین خوب سمجھا دیا کہ اتنی مدت تک سُلا کر جگانا جس کے اختیار مین ہو وہ قیامت مین دوبارہ زندہ بھی کر سکے گا + ۵۲ اصحاب کہف کا قصہ مشہور تھا لوگون نے اس کے بارے مین استفسار کیا وحی کے ذریعہ سے مجملاً حال بیان ہوا اخیر مین یہ حکم پیغمبر کو ہوا کہ لوگ زیادہ پوچھین تو کہہ دو کہ سر دست جو وحی سے معلوم ہوا اس پر کفایت کرو + ۵۳ لوگون نے آن حضرت سے حالات اصحاب کہف دریافت کیے اور آپ نے کہا ۔ کل جواب دون گا ۔ انشاء اللہ نہین کہا + انشاء اللہ کے معنی ہین اگر اللہ چاہے " + اس غلطی پر کئی روز تک وحی نہین آئی + اس کے بعد یہ آیت اتری + ۵۴ یعنی لوگون سے کہدے اصحاب کہف کے بارے مین ابھی اسی قدر وحی آئی ہی اور امید ہو کہ آئندہ اس سے زیادہ باتین ہدایت کی معلوم ہون گی +

اُس کے سوا اور کوئی کارساز لوگون کا نہین ہی اور نہ وہ اپنے حکم مین کسی کو شریک کرتا ہی
اے محمدؐ! تیرے رب کی کتاب مین جو وحی تجھ پر اُتری ہی اُسے پڑھتا رہ + اُس کی باتین
کوئی بدل نہین سکتا۔ اور نہ اُس کے سوا تو کہین پناہ پائے گا + صبح و شام جو لوگ اپنے
رب کی یاد کرتے ہین اور اُس کی رضا مندی چاہتے ہین۔ اُن کے ساتھ رہنے پر اپنے
نفس کو مجبور کر اور اپنی آنکھین اُن سے پھیر کر دُنیا کی زندگی کی زینت کا پاس کر۔ اور جسکا
قلب اپنے ذکر سے ہم نے غافل کر دیا ہی اور وہ اپنی خواہش کا پیرو ہی اور اُس کا کام حد سے
بڑھ گیا ہی اُس کی پیروی ہرگز نہ کر + اور لوگون سے کہہ" یہ قرآن برحق تمھارے پروردگار
کی طرف سے ہی جو چاہے اسے مانے اور جو چاہے نہ مانے" منکرون کے لیے تو ہم نے ایسی آگ
مہیا کی جس کی قناتین اُنھین گھیر لین گی + وہ فریاد کرین گے تو ایسے پانی سے اُن کی فریادرسی
ہوگی جو پگھلے ہوے تانبے کی طرح ہوگا اور مُنھ کو بھون ڈالے گا۔ بُرا پانی ہی + اور آسائش
کے لحاظ سے دوزخ کیسی بُری جگہ ہی + جو لوگ ایمان لائین گے اور نیک کام کرین گے تو ہم
نیک کام کرنے والون کے اجر کو ضائع نہین کرین گے + انھین لوگون کے رہنے کے لیے
ہمیشگی کے باغ ہین جن کے نیچے نہرین ہین + سونے کے کنگن انھین وہان پہنائے
جائین گے۔ اور سبز باریک اور دبیز ریشمی کپڑے پہنے ہوے یہ تختون پر تکیے لگائے بیٹھے
ہون گے + کیسا اچھا ثواب ہی۔ اور آسائش کے لحاظ سے بہشت کیسی عمدہ جگہ ہی +

دوزخ

بہشت

ع ۵ اے محمدؐ! تو اِن لوگون سے مثل بیان کر کہ دو شخصون[۱] مین سے ایک کو انگور کے
دو باغ ہم نے دیے اور اُس کے گرد کھجور کے درخت ہم نے لگا دیے اور دونون کے
بیچ بیچ مین کھیتی کرا دی + دونون باغون مین پھل خوب آئے۔ کچھ کمی نہین ہوئی۔ دونون
کے بیچ مین ہم نے نہر بھی جاری کر دی۔ اور مالک باغ کے پاس ہر وقت پھل رہنے لگا +
ایک دن مالک باغ اپنے دوست سے جو اُس سے باتین کرتا تھا بولا" مین مال مین تجھسے
بڑھکر ہون اور آدمی میرے پاس زیادہ ہین" پھر یہ ظالم اپنے باغ مین گیا درحالیکہ وہ اپنے
غرور کی وجہ سے اپنے آپ پر ظلم کر رہا تھا۔ اور کہنے لگا مین نہین سمجھتا کہ یہ باغ کبھی برباد ہوگا
اور نہ مین یہ سمجھتا ہون کہ قیامت آئے گی اور اگر آئی بھی اور مین اپنے رب کے پاس گیا بھی

انسان اپنے آپکو فراموش نکرے

[۱] ایک فرضی بیان ذکر کیا گیا ہی اور اللہ کی قدرت کا بیان کیا گیا ہی اور نخوت کی برائیان دکھائی گئی ہین اور
بعض مفسرون نے لکھا ہی کہ فی الواقع دو شخص یا دو بھائی تھے جن کے یہ حالات ہین +

تو اس سے بہتر بازگشت ہوگی ؎ اثنائے کلام مین اُس کا دوست بولا جس نے تجھے مٹی سے پھر نطفے سے پیدا کیا پھر تجھے پورا آدمی بنایا کیا تو اُس سے انکار کرتا ہی ؟ لیکن میرا تو عقیدہ یہ ہی کہ وہ اللہ میرا رب ہی اور مین اپنے رب کا کسی کو شریک نہین سمجھتا اور جب تو اپنے باغ مین آیا تو تو نے یون کیون نہ کہا ؎ خدا کی یہ مشیت ہی اللہ کے سوا کسی مین قوت نہین ہی ؎ تو مجھے اپنے سے مال اور اولاد مین کم سمجھا تو عجب نہین تیرے باغ سے بہتر باغ مرا رب مجھے عطا کرے اور تیرے باغ پر بلائے آسمانی نازل کرے کہ وہ چٹیل میدان ہو جائے یا اُس کی نہر کا پانی خشک ہو جائے اور تو اُسے پا نہ سکے ؎ اس کے بعد پھر اُس باغ کی پیداوار بلائے آسمانی کے پھیر مین آگئی اور وہ اپنے دونون ہاتھ افسوس سے اُس مال پر جو اُس نے باغ مین لگایا تھا ملتا رہ گیا اور باغ کی یہ حالت ہوئی کہ وہ اپنے ٹٹیون پر گرا ہوا پڑا تھا اور مالک باغ کہنے لگا ؎ اے کاش مین کسی کو اپنے رب کا شریک نہ کرتا ؎ کوئی جماعت ایسی نہ تھی کہ اللہ کے خلاف اُس کی مدد کرتی اور نہ وہ خود اپنی مدد کرسکا ؎ اس سے ثابت ہی کہ حکومت خدا کی سچی ہی ؎ ثواب دینے مین اور عوض دینے مین وہی بہتر ہی ؎

ع اے محمدؐ! تو اِن لوگون سے دنیاوی زندگی کی مثال بیان کر کہ وہ مثل اُس پانی کے ہی جیسے ہم نے آسمان سے اُتارا اور اُس مین زمین کی روئیدگی ملی - وہ خوب پھولی پھلی اور پھر چورچور ہو گئی - اور اُسے ہوائین اُڑائے پھرتی ہین - ؎ اللہ ہر چیز پر قادر ہی ؎ مال اور اولاد سے حیات دنیا کی زینت ہی - اور بلحاظ ثواب اور امید کے تیرے رب کے نزدیک اعمال صالح بہتر ہین جو باقی رہنے والے ہین ؎ لوگو! وہ دن یاد کرو جب ہم پہاڑون کو ہلا دین گے اور اے محمدؐ! تو زمین کو کھلا میدان دیکھے گا اور لوگون کو ہم جمع کرین گے کسی کو بھی اُن مین سے نہ چھوڑین گے ؎ صف بصف وہ اپنے رب کے سامنے پیش کیے جائینگے ہم کہین گے بیشک - جیسا ہم نے تمھین اول مرتبہ پیدا کیا تھا ویسے ہی آخر تم ہمارے پاس آئے - لیکن تم کو یہ خیال تھا کہ ہم نے تمھارے لیے کوئی وعدہ گاہ نہین ٹھہرائی ہی ؎ اُس وقت لوگون کے اعمال کی کتاب رکھی جائے گی - اور تو اے محمدؐ! مجرمون کو دیکھے گا کہ جو کچھ اُس کتاب مین ہی اُس سے وہ ڈر رہے ہین اور کہہ رہے ہین ؎ ہائے یہ کتاب کیسی ہی کہ بے قلمبند کیے ہوے اُس نے نہ چھوٹے گناہ چھوڑے ہین اور نہ بڑے گناہ چھوڑے ہین ؎ جو کچھ لوگون نے دنیا مین کیا تھا اُسے وہ وہان لکھا ہوا پائین گے ؎ تیرا رب کسی پر ظلم نہ کرے گا ؎

مال اور اولاد

نامۂ اعمال

ع وہ بھی ایک وقت تھا جب ہم نے فرشتون کو سجدۂ آدم کا حکم دیا تو ابلیس کے سوا سب نے سجدہ کیا۔ یہ ابلیس قسم جن سے تھا۔ اپنے رب کے حکم سے منحرف ہو گیا + لوگو! کیا تم میرے سوا ابلیس کو اور اس کی ذریت کو دوست بناتے ہو؟ حالانکہ وہ تمھارے دشمن قدیم ہین + ظالمون نے جو اللہ کے بدلے شیطان کو اختیار کیا ہے تو یہ بُرا کیا ہے + مین نے تو آسمانون اور زمین پیدا کرنے کے وقت یا خود شیاطین کو پیدا کرنے کے وقت بھی شیاطین کو مدد کے لیے نہین بُلایا۔ مین گمراہ کرنے والون کو اپنا قوت[۵۱] بازو بنانے والا نہ تھا + لوگو! وہ دن یاد رکھو جب اللہ مشرکین سے کہے گا "بلاؤ اُنھین جنھین تم میرا شریک سمجھتے تھے" تب وہ اُنھین بلائین گے مگر وہ اُن کا جواب نہ دین گے اور ہم اُن کے درمیان موبق[۵۲] کو حائل کر دین گے + مجرم آگ دیکھین گے اور جانین گے کہ وہ اُس مین گرنے والے ہین اور وہ اُس سے کوئی راہ گریز نہ پائین گے +

ع ہم نے اس قرآن مین لوگون کے لیے ہر طرح کی مثالین بیان کر دی ہین۔ مگر انسان تمام مخلوقات سے زیادہ جھگڑالو ہے کہ پھر بھی وہ شبہہ مین رہتا ہے + جب لوگون کے پاس ہدایت (قرآن) آ گئی تو ایمان لانے اور اپنے رب سے مغفرت مانگنے مین اُن کے لیے سوا اس کے اور کون امر مانع ہے کہ اگلون کا سا برتاؤ اُن سے کیا جائے یا عذاب اُن کے سامنے آ کھڑا ہو + ہم پیغمبرون کو محض خوشخبری سُنانے اور ڈرانے کو بھیجتے ہین۔ کفار ناحق جھگڑتے ہین اور چاہتے ہین کہ اس سے حق کو مٹا دین اور میری آیتون کو اور ڈرانے کی باتون (میرے عذاب) کو مسخر قرار دیتے ہین۔ اور اُس سے بڑھ کر ظالم کون ہے جسے اُس کے رب کی آیتین بتائی جائین تو وہ اُن سے روگردانی کرے اور اپنے پہلے افعال کو بھول جائے؟ ہم نے اُن کے دلون پہ پردے ڈال دیے ہین کہ وہ نہ سمجھین اور اُن کے کانون مین گرانی پیدا کر دی ہے کہ سُن نہ سکین اے محمد! اگر تو انھین ہدایت کی طرف بلائے جب بھی یہ کبھی راہ پر آنے والے نہین ہین + تیرا رب بخشنے والا اور رحم والا ہے + اگر وہ پاداش عمل مین اُن کو پکڑنا چاہتا تو عذاب فوراً نازل کر دیتا۔ لیکن اُن کے لیے ایک میعاد روز قیامت کی مقرر ہے۔ سوائے اللہ کے دوسرے سے یہ پناہ[۵۳] نہ پائین گے + یہ بستیان[۵۴] عاد اور ثمود کی ہین جنھین سرکشی پر ہم نے تباہ کر دیا تھا اور اُن کی تباہی کی میعاد بھی ہم نے مقرر کر دی تھی +

۵۱ خلقت ارض و سما مین میرا کوئی مددگار نہ تھا + ۵۲ موبق جہنم کی ایک وادی یا آگ کی ایک نہر ہے + ۵۳ یہ بھی ترجمہ کیا گیا ہے کہ جس سے پہلے وہ کہین پناہ نہین پا سکتے + ۵۴ عاد اور ثمود کے کھنڈر کی طرف اشارہ ہے +

دشمن

نصیحت

حضرت موسیٰ اور حضرت خضر

ع ۹ وہ بھی ایک وقت تھا۔ جب موسیٰ نے اپنے خادم[1] سے کہا" جب تک مین مجمع البحرین تک نہ پہونچون گا اپنے ارادے سے باز نہ آؤن گا یا اسی طرح سالہا سال چلتا رہون گا" جب وہ دونون بحرین کے ملنے کی جگہ پر پہونچے تو اپنی مچھلی وہین بھول گئے۔ اور مچھلی نے سمندر مین سرنگ کی طرح کا اپنے لیے راستہ بنالیا۔ پھر جب دونون آگے بڑھ گئے تو موسیٰ نے اپنے خادم سے کہا" ہمارا ناشتہ دو اس سفر مین تو ہمین بڑی تکان ہوئی" خادم نے کہا" آپ نے دیکھا۔ جب ہم اُس پتھر کے پاس ٹھہرے تھے تو مچھلی مین وہین بھول گیا اور شیطان ہی نے مجھے بھلایا کہ مین نے اُس کا ذکر بھی آپ سے نہ کیا اور مچھلی نے عجیب طریقے سے اپنا راستہ دریا مین لیا" موسیٰ نے کہا" وہی جگہ تو ہم تلاش[2] کرتے ہین" پھر وہ دونون اپنے پاؤن کے نشانون کا کھوج لگاتے ہوے واپس ہوے اور ہمارے بندون مین سے ایک بندہ خضر کو پایا جس پر ہماری رحمت تھی اور جسے ہم نے اپنی طرف سے ایک خاص علم سکھایا تھا۔ موسیٰ نے خضر سے کہا" کیا اس امید پر مین آپ کے ساتھ رہون کہ جو علم آپ کو سکھایا گیا ہو اُس مین سے کچھ مجھے بھی تعلیم کر دیجیے" اُس نے کہا" میرے ساتھ تم ہرگز صبر نہ کر سکوگے اور تم کیونکر صبر کر سکتے ہو ایسی چیز پر جو تمھاری آگاہی کے احاطے سے باہر ہو" موسیٰ نے کہا۔ "آپ انشاء اللہ مجھے صابر پائین گے اور آپ کے کسی حکم کے خلاف مین نہ کرون گا" خضر نے کہا" اگر تمھین میرے ساتھ رہنا ہو تو جب تک مین تم سے کسی بات کا تذکرہ نہ کرون تم اُسکی بابت سوال نہ کرنا۔

حضرت خضر اور کشتی

ع ۱۰ پھر دونون چلے۔ یہان تک کہ دونون کشتی مین بیٹھے۔ خضر نے کشتی کو پھاڑ دیا۔ موسیٰ نے کہا" اہل کشتی کو ڈبونے کے لیے آپ نے کشتی توڑی۔ ضرور یہ ایک بڑی خطرناک بات آپ نے کی۔ خضر نے کہا" کیا مین نے تم سے نہین کہا تھا کہ تم میرے ساتھ صبر نہ کر سکوگے؟" موسیٰ نے کہا" میری بھول پر آپ مجھ سے مواخذہ نہ کرین اور نہ میرے معاملہ مین اتنی سختی کیجیے"

قتل طفل

پھر دونون آگے بڑھے۔ یہان تک کہ ایک لڑکے سے دونون ملے اور خضر نے اُسے مار ڈالا موسیٰ نے کہا" کیا ایک بے گناہ شخص کو بغیر کسی خون کے بدلے کے آپ نے ہلاک کیا۔ یہ بہت ہی

[1] حضرت یوشع نام اس خادم یا ساتھی کا تھا۔ اس رکوع مین اور آیندہ رکوع مین حضرت موسیٰ اور حضرت خضر کی ملاقات کا بیان ہو۔ حضرت خضر کا نام قرآن مین نہین ہو لیکن احادیث مین ہو۔ اس بیان مین نہایت خوبی سے یہ سمجھایا گیا ہو کہ اللہ کا کوئی فعل حکمت سے خالی نہین ہوتا مگر بندے اُسے سمجھ نہین سکتے۔ [2] حضرت موسیٰ کو بذریعۂ وحی معلوم ہوا تھا کہ سمندر کے قریب حضرت خضر سے ملاقات ہو سکتی ہو اور انھین سے ملنے کے لیے وہ چلے تھے اور یہ پتہ بتلایا گیا تھا کہ جہان ناشتہ کی مچھلی سمندر مین چلی جائے گی وہان حضرت خضر سے ملاقات ہوگی۔

بیجا حرکت آپ نے کی ۸۰

(سولھوان پارہ)

خضر نے کہا کیا مین نے تم سے کہا نہ تھا کہ میرے ساتھ تمھین طاقت صبر نہوگی ۸۱ موسیٰ نے کہا اگر اس کے بعد مین آپ سے کچھ پوچھون تو مجھے ساتھ نہ رکھیے گا اور آپ میری طرف سے معذور سمجھے جاینگے ۸۲ پھر دونون چلے یہانتک کہ ایک گاؤن کے باشندون کے پاس پہونچے اور وہان کے لوگون سے کھانا مانگا تو اُن لوگون نے ان دونون کی ضیافت سے انکار کیا۔ پھر ان دونون نے اُس گاؤن مین ایک دیوار دیکھی جو گرا چاہتی تھی۔ خضر نے اُسے سیدھا کر دیا ۸۳ موسیٰ نے کہا اگر آپ چاہتے تو دیوار سیدھی کرنے کی مزدوری لے سکتے تھے ۸۴ خضر نے کہا اب مجھ مین اور تم مین جدائی ہے۔ جن باتون پر تم صبر نہ کر سکے اُن کی حقیقت اب مین تمھین سُناتا ہون ۸۵ کشتی تو اُن مسکینون کی تھی جو دریا مین چلاتے تھے۔ مین نے اُسے عیب دار کرنا چاہا۔ کیونکہ اُن کے سامنے ایک بادشاہ تھا جو کشتیون کو زبردستی چھین لیتا تھا ۸۶ اور لڑکے کے ماں باپ مومن تھے ہم کو یہ اندیشہ ہوا کہ وہ سرکشی اور کفر سے انھین ایذا دے گا ۸۷ اس لیے ہم نے یہ ارادہ کیا کہ وہ مار ڈالا جائے اور اُن کا رب اس کے بدلے مین اُن کو ایسا لڑکا دے جو پاکیزگی اور صلۂ رحم ادا کرنے مین اُس سے بہتر ہو ۸۸ رہی دیوار سو وہ شہر کے دو یتیم لڑکون کی تھی اور اُس کے نیچے اُن کا خزانہ تھا اور اُن کا باپ ایک مرد صالح تھا۔ اے موسیٰ! تمھارے رب نے ارادہ کیا کہ وہ جوانی کو پہونچین تب اپنا خزانہ نکالین۔ اُن پر تیرے رب کی مہربانی تھی۔ مین نے اپنے اختیار سے ایسا نہین کیا ۸۹ یہ حقیقت ہے اُن واقعات کی جن پر تجھ سے صبر نہو سکا

ع اے محمدؐ! تجھ سے لوگ ذو القرنین[1] کا حال دریافت کرتے ہین ۹۰ تو کہہ کہ مین اُس کا تذکرہ تھوڑا سا عنقریب پڑھ کر سُناتا ہون ۹۱ اللہ کہتا ہے ہم نے اُسے روے زمین پر با اقتدار کیا اور ہر طرح کے سامان اُسے دیے۔ اُس نے ایک سامان سفر مغرب کا ارادہ کیا۔ یہان تک کہ مقام غروب آفتاب تک پہونچا اور دیکھا کہ وہ گویا کیچڑ کے کنڈ[2] مین ڈوب رہا ہے اور اُسی کے قریب ایک قوم دیکھی ۹۲ ہم نے کہا اے ذو القرنین! تو ان لوگون پر سختی کر یا ان کے ساتھ

دیو بنجاستہ

ذو القرنین

[1] مفسرون نے سکندر ذو القرنین رومی اُسے تصور کیا ہے اور بعضون کے نزدیک وہ کوئی بڑا بادشاہ دینداریا نبی مثل حضرت سلیمانؑ کے تھا دیکھو الاسلام ۲ [2] یعنی بحر اسود مین غروب ہوتا ہے

حسن سلوک کرے" ذوالقرنین نے کہا "ان میں سے جو کوئی سرکشی کرے گا اُسے تو ہم سزا دینگے اور پھر جب وہ قیامت کے دن اپنے رب کے پاس واپس بلایا جائے گا تو وہ اُسے اور بھی سخت عذاب دے گا۔ لیکن ایمان لانے والے اور نیک کام کرنے والے کو اچھا بدلہ ملے گا اور ہم بھی اُس سے اپنے آسان کام انجام دینے کو کہیں گے + پھر اُس نے ایک اور سامان سفر مشرقی کا ارادہ کیا۔ یہاں تک کہ وہ جانبِ طلوع آفتاب تک پہونچا تو اُسے معلوم ہوا کہ وہ ایسی[۵۱] قوم پر طلوع کرتا ہے جس کے لیے پہننے سوا آفتاب کے اور کوئی پردہ نہیں رکھا ہے۔ اور واقع میں بھی ایسا ہی تھا[۵۲] + اُس نے پورب والون کے ساتھ ویسا ہی[۵۳] سلوک کیا تھا جیسا کہ پچھم والون کے ساتھ کیا تھا اُس کے پاس جو کچھ لشکر تھا اُس سے ہم پوری آگاہی ہے + پھر اُس نے سامان سفر شمالی کا ارادہ کیا یہاں تک کہ جب وہ دو پہاڑون کے بیچ میں پہونچا تو دیکھا کہ اُن پہاڑون کے اُدھر ایک قوم ہے جو بات تک نہیں سمجھتی[۵۴] + اُن لوگون نے ذوالقرنین سے اپنے طور پر کہا "اے ذوالقرنین! یاجوج[۵۵] و ماجوج ہمارے ملک میں آکر فساد کرتے ہیں۔ ہم آپ کے لیے چندہ جمع کرین اس شرط پر کہ ہمارے اور اُن کے درمیان آپ ایک دیوار بنا دین" + ذوالقرنین نے کہا "میرے رب نے جو کچھ مال مجھے دے رکھا ہے وہ کافی ہے۔ تم میری مدد قوت بازو سے کرو تو میں تمھارے اور اُن کے درمیان میں ایک دیوار اُٹھا دون گا۔ لوہے کی سلین مجھے لا دو" یہانتک کہ جب ذوالقرنین نے دونون پہاڑون کا وسط بھر دیا تو لوگون سے کہا کہ "اسے دھونکو" حتی کہ جب اُس دیوار کو گرم مثل آگ کے کر دیا تو کہا "تانبہ لاؤ کہ ہم اُسے پگھلا کر اس دیوار پر ڈال دین" پھر یاجوج و ماجوج نہ اُس پر چڑھ سکے اور نہ اُس میں نقب لگا سکے + ذوالقرنین نے کہا "یہ میرے رب کی مہربانی سے کام ختم ہوا۔ لیکن جب میرے رب کا وعدہ قیامت آ ہونچیگا تو وہ اسے ریزہ ریزہ کر دے گا۔ میرے رب کا وعدہ سچا ہے" اے محمد! اُس دن ہم یہ حال کر دین گے کہ لوگ موج دریا کی طرح ایک دوسرے مین ملجائین گے۔ صور پھونکا جائے گا اور سب کو ہم جمع کرینگے۔ اُس دن جہنم کو ہم اُن کافرون کے سامنے پیش کرین گے جنکی

---

[۵۱] اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ذوالقرنین کی نیت تہذیب ایمان سکھانے کی تھی + [۵۲] وحشی قوم تھی جس کے پاس نہ گھر تھا نہ کپڑا جس سے وہ اپنے آپ کو آفتاب سے بچاتے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ان کے پچھم رخ پہاڑ نہ تھا کہ دوپہر کے بعد تو دھوپ سے اُنھیں بچاتا۔ اور اس تقدیر پر ترجمہ مین بجائے پردہ کے روک یا آڑ پڑھنا چاہیے + [۵۳] یعنی تہذیب سکھائی اور حق شناسی کی تعلیم دی + [۵۴] یعنی وہ لوگ وحشی تھے گھر بنانے کا سلیقہ نہین رکھتے تھے اور دھوپ سے بچنے کے لیے اُن کے پاس کوئی پناہ نہ تھی + [۵۵] قوم کا نام ہے +

یاجوج ماجوج

آنکھیں ہمارے ذکر (قرآن) سے پردۂ غفلت میں تھیں اور اُن کے کانوں میں گرانی تھی کہ وہ کچھ سماعت نہ کرتے تھے ٭

ع - کیا کفار یہ چاہتے ہیں کہ ہمارے سوا وہ ہمارے بندوں کو کارساز بنائیں، ہم نے کافروں کی مہمانی کے لیے جہنم مہیا کر رکھا ہے ٭ اے محمدؐ! تو کفار سے کہدے "کیا ہم تمھیں ایسے لوگ بتائیں جو باعتبار اعمال بڑے نقصان میں ہیں ٭" "یہ وہ لوگ ہیں جنکی کوشش حیات دنیا میں برباد گئی اور وہ سمجھ رہے ہیں کہ ہم اچھے کام کرتے ہیں ٭ یہی وہ لوگ ہیں جو اپنے رب کی آیتوں سے اور اُس کی ملاقات روز قیامت سے منکر تھے - اور اُن کے اعمال مٹ گئے پر روز قیامت ہم اُن کے اعمال کا کچھ بھی وزن قائم نہ رکھیں گے - یہ جہنم بدلہ ہوگا اُن کے کفر کرنے کا اور ہماری آیتوں اور ہمارے رسولوں سے تمسخر کرنے کا ٭ بے شک ایمان والوں اور نیک کام کرنے والوں کی مہمانی کے لیے فردوس کے باغ ہیں جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور وہاں سے ہٹنا نہ چاہیں گے ٭ اے محمدؐ! تو ان لوگوں سے کہہ "اگر میرے رب کی باتوں کے لیے سمندر بھی روشنائی بنجائے تو میرے رب کی باتوں کے ختم ہونے کے قبل سمندر ختم ہوجائیگا اگرچہ ہم لوگ مدد کے لیے ویسا ہی ایک اور سمندر لائیں" اے محمدؐ! تو ان لوگوں سے کہہ "میں بھی تو تمھاری طرح ایک بشر ہوں - مجھ پر وحی اُتری ہے کہ سوا ایک معبود کے اور کوئی معبود تم لوگوں کا نہیں ہے - پھر جس کسی کو اپنے رب کے ملنے کی تمنا ہو وہ نیک کام کرے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک کرے نہ"

سورۂ مریم[1]

(مکی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت زکریاؑ

ع کھیعص ٭ اے محمدؐ! یہ تیرے رب کی رحمت کا ذکر ہے جو اُس نے اپنے بندے زکریا پر کی تھی - جب اُس نے اپنے رب کو خفی آواز سے پکارا ٭ اُس نے دعا کی تھی "اے میرے رب! میری ہڈیاں کمزور ہوگئیں اور سر آتش پیری سے مشتعل ہوگیا - یعنی بال سفید ہوگئے اے میرے رب! میں تجھ سے دعا کر کے کبھی محروم نہیں رہا ٭ مجھے اپنے بھائی بندوں سے

[1] اس سورۃ میں حضرت عیسیٰؑ کی والدہ حضرت مریمؑ کا ذکر ہے اور دیگر پیغمبروں کے بھی حالات ہیں ٭

خوف ہی کہ میرے بعد دین مین رخنہ نہ ڈالین۔ میری بی بی بانجھ ہی مجھے اپنی طرف سے ایک جانشین پسر دے جو امور دینی مین میرا وارث ہو اور آل یعقوب کا بھی وارث ہو اور اُسے تو اے میرے پروردگار مقبول انام بنا؟ اللہ نے کہا "اے زکریا! ہم تجھے ایک لڑکے کی بشارت دیتے ہین جس کا نام یحییٰ ہوگا۔ اُس کے پہلے ہم نے اس نام کا کوئی شخص پیدا نہین کیا" زکریا نے کہا "اے میرے رب! میرے یہان لڑکا کہان سے ہوگا جبکہ میری بی بی بانجھ ہی اور مین غایت کبرسنی کو پہونچ چکا ہون" اللہ نے کہا "ایسا ہی ہوگا۔ تیرا رب کہتا ہی یعنی مین کہتا ہون کہ میرے لیے ایسا کرنا آسان ہی۔ پہلے جو مین نے تجھے پیدا کیا تو تو کچھ بھی نہ تھا" زکریا نے کہا "اے میرے رب! کوئی نشانی اس امر کی کہ میرے لڑکا ہوگا مجھے بتا" اللہ نے کہا "تیری نشانی یہ ہی کہ تو آدمیون سے برابر تین رات دن تک بات نہ کرے گا[۱۵]" پھر زکریا حجرے سے نکلکر اپنی قوم کے پاس آیا اور اُن کو اشارے سے بتایا کہ صبح اور شام عبادت کیا کرو۔ غرضکہ یحییٰ پیدا ہوا اور ہم نے اُسے حکم دیا "اے یحییٰ! کتاب (توریت) کو خوب مضبوطی سے لیے رہنا" ابھی وہ لڑکا ہی تھا کہ ہم نے اُسے نبوت دی اور اپنے پاس سے رحمدلی اور پاکیزگی عطا کی۔ وہ پرہیزگار تھا اور اپنے والدین کا خدمت گذار تھا۔ جبار اور نافرمان بردار نہ تھا۔ امان ہی اُس کے لیے خیالات شیطانی سے بوقت ولادت، عذاب قبر سے بوقت موت اور بازپرس سے بروز حشر۔

ع۲ اے محمد! کتاب (قرآن) مین مریم کا ذکر بیان کر۔ کہ جب وہ اپنے گھر والون سے الگ ہوکر مکان شرقی مین جا بیٹھی اور لوگون سے پردہ کرلیا۔ تو ہم نے اپنی روح جبریل کو اُس کی طرف بھیجا جو خاصہ آدمی کی صورت بنکر اُس کے سامنے آکھڑا ہوا۔ مریم نے اُس سے کہا "اگر تو پرہیزگار ہی تو مین تجھ سے خدا کی پناہ مانگتی ہون" اُس نے کہا "مین تیرے رب کا فرستادہ ہون تاکہ تجھے ایک پاک طینت لڑکا دون" مریم بولی "لڑکا میرے کہان سے ہوگا؟ حالانکہ مجھے تو کسی بشر نے نہ چھوا اور نہ مین کبھی بدکار رہی" وہ بولا "تیرے لڑکا پیدا ہوگا۔ تیرا رب

حضرت مریم

---

[۱۵] یعنی تین دن کے لیے زبان زکریا کی بند ہوگئی تھی اشارے سے وہ باتین کرتے تھے۔ یہی نشانی گویا اُن کو ملی تھی۔ حضرت یحییٰ کا بھی بڑا درجہ اللہ کے نزدیک ہی۔ دنیاوی تعلقات اُن کے پاس بہت کم تھے وہ موت اور واقعات مابعد موت یاد کرکے اکثر رویا کرتے تھے اور بدجواس ہوتے تھے کہ اُنکو باپ ڈانگ سامنے اس قسم کا ذکر کرنا بند کردیا تھا۔ ... وقت نے اُنھین قتل کیا اس تصویر پر کہ یہ خلاف مزاج شادی کے وعظ کہتے تھے یا اُس قسم کے قصور پر جس پر حضرت یوسف کو مصر مین قید ہونا نصیب ہوا تھا۔ روایتین اس بارے مین مختلف ہین۔ ان کے بعد اُن کے باپ حضرت زکریا آرے سے چیرے گئے۔ بعدازان خدا کا غضب نازل ہوا بخت نصر نے یورپ سے آکر بیت المقدس مین ایسی خونریزی کی کہ تاریخون مین یادگار ہی۔

کہتا ہو۔ میرے لیے بے باپ کے لڑکا پیدا کرنا آسان ہی۔ ہم چاہتے ہین کہ اوس لڑکے کو آدمیون کے لیے اپنی قدرت کی نشانی قرار دین اور لوگون کے لیے اُسے دنیا مین اپنی رحمت کا ذریعہ قرار دین۔ یہ امر ہمارے یہان طے ہو چکا ہی" اور پھر مریم حاملہ ہوئی اور حمل لیے ہوے کسی دور جگہ جا بیٹھی۔ پھر دردِ زہ اُسے ایک کھجور کے درخت کی جڑ کے پاس لے گیا اور وہ کہنے لگی "اے کاش مین پہلے ہی مر گئی ہوتی اور نسیا منسیا ہو گئی ہوتی" پھر جبرئیل نے اُسے نیچے سے آواز دی "رنج نہ کھا تیرے رب نے تیرے نیچے ایک چشمہ بہا دیا ہی۔ کھجور کی جڑ کو اپنی طرف ہلا۔ پکی اور تازہ کھجورین تجھ پر گر پڑین گی۔ پھر کھا پی اور دیدارِ فرزند سے آنکھین ٹھنڈی کر اور اگر تو کسی آدمی کو دیکھے تو اُس سے کہنا کہ مین نے اللہ کے روزے کی نیت کی ہی۔ آج مین کسی سے بات نہین کر سکتی" پھر مریم لڑکے کو گود مین لے کر اپنی قوم کے پاس آئی۔ وہ لوگ کہنے لگے "اے مریم! عجیب بات تو نے کی۔ اے ہارون کی بہن! تیرا باپ تو برا آدمی نہ تھا اور نہ تیری مان بدکار تھی" مریم نے لڑکے کی طرف اشارہ کیا۔ لوگون نے کہا "گود کے بچے سے ہم کیونکر باتین کرین؟" بچہ بولا "مین اللہ کا بندہ ہون۔ اُس نے مجھے کتاب انجیل دی ہی اور مجھے نبی بنایا ہی۔ مین کہین رہون مجھے اُس نے برکت دی ہی۔ اور مجھے حکم دیا ہی کہ جب تک زندہ رہون نماز پڑھون اور زکوٰۃ دون۔ مجھے اُس نے اپنی مان کا فرمانبردار بنایا ہی۔ مجھے جبّار اور شقی نہین پیدا کیا ہی۔ مجھے اللہ کی امان ہی بروزِ پیدائش۔ بروزِ موت اور اُس دن جب مین دوبارہ حشر مین زندہ کیا جاؤن گا" عیسیٰ ابن مریم کی یہ حقیقت ہی۔ یہی بات ہی جس مین لوگ جھگڑا کرتے ہین۔ اللہ کے شایان نہین ہی کہ وہ کسی کو بیٹا بنائے وہ ذات پاک ہی۔ جب وہ کوئی کام کرتا ہی تو اُس کام کی نسبت وہ صرف یہ کہتا ہی کہ "ہو جا" اور وہ کام ہو جاتا ہی۔ لوگو! بیشک اللہ میرا رب ہی اور تمھارا بھی رب ہی۔ اُس کی عبادت کرو۔ یہی سیدھی راہ ہی۔ پھر یہود اور نصاریٰ کے فرقون مین باہم اختلافات پیدا ہوا افسوس ہی اُن لوگون پر جو بڑے دن (قیامت) کی حاضری سے منکر ہین۔ جب یہ ہمارے پاس آئین گے تو خوب سُنین گے اور دیکھین گے۔ لیکن یہ ظالم آج تو کھلے گمراہ ہین + اے محمدؐ! ڈرا ان کو یوم حسرت قیامت سے جب فیصلہ کیا جائے گا۔ اس وقت تو یہ غفلت مین ہین اور ایمان نہین لاتے۔ ہم ہی زمین کے اور زمین والون کے وارث ہین اور ہمارے ہی طرف اِن سب کو واپس آنا ہو گا +

ولادت حضرت عیسیٰ

ع ۳ اے محمدؐ! کتاب قرآن مین ابراہیم کا ذکر لوگون سے بیان کر + وہ سچا نبی تھا۔ اپنے باپ سے اُس نے کہا:۔ ابا جان آپ ایسے بتون کی پرستش کیون کرتے ہین جو نہ سنتے ہین نہ دیکھتے ہین اور نہ آپ کی کچھ مدد کرتے ہین۔ ابا جان! مجھے وہ علم حاصل ہوا ہی جو آپ کو نہین ہی۔ آپ میرا اتباع کیجیے مین آپ کو سیدھا راستہ دکھاؤن گا۔ ابا جان! شیطان کی عبادت چھوڑ دیجیے۔ شیطان اللہ کا باغی ہی۔ ابا جان! مجھے ڈر ہی کہ کہین اللہ کا عذاب آپ پر آئے اور آپ جہنم مین شیطان کے ساتھی بن جائین۔ باپ نے جواب مین کہا:۔ اے ابراہیم! کیا تو میرے معبودون سے منحرف ہی؟۔ اپنے خیال سے اگر تو باز نہ آئیگا تو مین ضرور تجھے سنگسار کرون گا۔ میرے سامنے سے دور ہو۔ ابراہیم نے کہا:۔ سلام علیک۔ مین اپنے رب سے آپ کے لیے دعاے مغفرت کرون گا۔ وہ مجھ پر مہربان ہی۔ مین آپ لوگون کو اور ایسے بتون کو جنھین آپ لوگ اللہ کے سوا پکارتے ہین چھوڑتا ہون۔ اور اپنے رب کو پکارتا ہون۔ مین اپنے رب سے دعا مانگنے مین امید ہی کہ بدنصیب نہ رہون گا پھر جب ابراہیم نے اُن بت پرستون اور اُن کے معبودون کو جو اللہ کے سوا تھے چھوڑا تو اُس کو ہم نے اسحاق اور یعقوب عنایت کیا اور ان سب کو نبی بھی بنایا اور اپنی رحمت اُن کو دی۔ اور اُن کے لیے سچائی کی زبان[۵۱] ہم نے بلند کی +

اسحاق و یعقوب

ع ۴ اے محمدؐ! کتاب قرآن مین موسیٰ کا ذکر لوگون سے بیان کر۔ کہ وہ بندۂ خاص اور رسول اور نبی تھا۔ ہم نے اُسے طور کے داہنی طرف سے آواز دی اور رازداری کے لیے اُسے مقرب بنایا + اور اپنی مہربانی سے اُس کے بھائی ہارون کو نبی بنا کر اُس کے ساتھ کر دیا +

حضرت موسیٰ
کوہ طور

اے محمدؐ! اسمٰعیل کا ذکر بھی کتاب قرآن مین بیان کر۔ وہ وعدے کا سچا تھا اور رسول و نبی تھا اپنے گھر والون کو نماز اور زکوٰۃ کا وہ حکم دیتا تھا اور اپنے رب کے نزدیک مقبول تھا + کتاب قرآن مین ادریس کا بھی ذکر بیان کر۔ وہ بڑا سچا نبی تھا۔ ہم نے اُس کا[۵۲] درجہ بلند کیا تھا۔ یہ انبیا جن پر اللہ کا فضل تھا نسل آدم سے ہین + اور اُن لوگون کی نسل سے ہین۔ جنھین نوح کے ساتھ ہم نے کشتی مین سوار کر لیا تھا۔ اور ابراہیم اور اسرائیل (یعقوب) کی نسل سے ہین اور اُن لوگون مین سے ہین جنھین ہم نے ہدایت دی اور پسند کیا۔ جب ان کو اللہ کی آیتین پڑھ کر سنائی

حضرت ادریس

---

۵۱ یعنی جو بات وہ کہتے تھے سچ کہتے تھے اور جو دعا مانگتے تھے مقبول ہوتی تھی۔ بعضون نے یون بھی ترجمہ کیا ہی "اور ان کے لیے اعلیٰ درجہ کا ذکر خیر دنیا مین ہم نے باقی رکھا۔" ۵۲ حضرت ادریس کا نام اخنوخ بھی تھا یہ حضرت نوح کے اجداد مین تھے۔ دیکھو کتاب تاریخ الاسلام طبع ثانی صفحہ ۲۸۔ یہ فن کتابت کے موجد تھے۔ بعض کہتے ہین کہ وہ زندہ آسمان پر اٹھا لیے گئے اور اس تقدیر پر وہ ترجمہ یون کرتے ہین "وہ ہم نے اُسے زمین سے اٹھا کر بڑی اونچی جگہ بہشت مین پہونچا دیا ہے" +

سجدہ

جاتی تھین تو یہ سجدے مین گر پڑتے تھے اور روتے تھے۔ پھر ان کے بعد ایسے ناخلف ہوے جنھون نے نماز چھوڑ دی نفسانی خواہشون کی پیروی کی۔ یہ خسارہ مین رہین گے۔ مگر ہان جس نے توبہ کی ایمان لایا نیک کام کیے تو یہ لوگ جنت مین داخل ہون گے اور ذرا بھی انکی حق تلفی نہو گی۔

الجنت

جنت کیا ہی؟ ہمیشہ رہنے کے باغ ہین جن کا وعدہ اپنے بندون کے ساتھ اللہ نے غیب سے کر رکھا ہے۔ بیشک اُس کا وعدہ پورا ہوگا۔ اُس مین وہ لغویات نہ سنین گے سلام ہی سلام سنین گے۔ اُن کو اُن کا کھانا وہان صبح و شام جب چاہین گے ملے گا۔ یہی وہ جنت ہی جس کا وارث ہم اپنے پرہیزگار بندون کو بنائین گے۔

فرشتے دنیا مین

اے محمد! ہم (فرشتے) صرف آپ کے رب کے حکم سے دنیا مین آتے ہین۔ جو کچھ ہمارے آگے ہونے والا ہی یا پیچھے ہو چکا ہی یا ان دونون کے درمیان مین ہی سب اُسی کے حکم سے ہوتا ہی۔ آپ کا رب بھولنے والا نہین ہی آسمانون اور زمین کا اور جو ان دونون کی درمیان مین ہی اون سب کا وہ رب ہی اُسکی عبادت کر اور اُسکی عبادت مین تکالیف برداشت کیجیے۔ بھلا اُس کا سا اور بھی کوئی آپ کے علم مین ہے؟ ۞

قیامت

ع ۵ انسان (منکر قیامت) کہتا ہی جب کیا مین مرون گا تو زمین سے دوبارہ زندہ کر کے نکالا جاؤن گا؟ کیا یہ انسان نہین سوچتا۔ کہ ہم نے پہلے جو اُسے پیدا کیا تو وہ کچھ بھی نہ تھا اے محمد! قسم ہی تیرے رب کی کہ ہم تمام آدمیون کو اور شیطانون کو جمع کرین گے اور پھر جہنم کے گرد انھین دو زانو بٹھائین گے۔ اور پھر ہر گروہ سے ہم ان لوگون کو الگ کرین گے جو اللہ سے دنیا مین سرکشی کرتے تھے۔ پھر ہم تو اُن کو خوب جانتے ہین جو جہنم مین جانے کے زیادہ سزاوار ہین۔

جہنم

لوگو! تم مین سے کوئی ایسا نہین ہی جو جہنم سے ہو کر نہ گذرے یہ ایک وعدہ فیصل شدہ تیرے رب پر لازم ہی پھر پرہیزگارون کو ہم بچا لین گے اور ظالمون کو ہم اُس مین گھٹنون کے بل چھوڑ دین گے۔ جب ہمارے کھلے کھلے احکام لوگون کو پڑھکر سنائے جاتے ہین تو کفار بطور استہزا مسلمانون سے پوچھتے ہین کہ "ہم مین سے کس فریق کے مکانات اچھے ہین اور مجلسین عمدہ ہین" حالانکہ ان کے پہلے بہت سی جماعتین ہم برباد کر چکے ہین جو اسباب اور نمائش مین اچھی تھین۔ اے محمد! تو کہہ دو گمراہون کو اللہ بھی ڈھیل دیتا ہی یہان تک کہ جب وہ شی موعود کو یعنی عذاب یا قیامت کو دیکھین گے تب معلوم کرین

سلہ مدت تک وحی نہ آئی تھی تو آنحضرت تنگ دل ہوتے تھے ایک مرتبہ فرشتون کی جانب سے گفتگو کرنے کے پیرایہ مین یہ آیت اسی کے متعلق نازل ہوئی تھی سلہ یعنے مجھے خود اپنی قسم ہی ۱۲

مکان برا ہے اور کس کی جماعت کمزور ہے - اللہ ہدایت پانے والون کو زیادہ ہدایت دیتا رہتا ہے اے محمدؐ! نیکیان جو باقی رہنے والی ہین وہ تیرے رب کے نزدیک ثواب اور انجام کے اعتبار سے بہتر ہین ÷ اے محمدؐ! میری آیتون سے کفر کرنے والے کو تونے دیکھا؟ وہ کہتا ہے کہ مجھے قیامت مین ضرور مال ملے گا اور اولاد بھی ملے گی - کیا وہ غیب دان ہے یا اللہ سے اُس نے عہد کر لیا ہے؟ ہرگز نہین - جو کچھ یہ کہتا ہے ہم لکھ لیتے ہین اور عذاب اُس کے لیے بڑھاتے جائینگے اور یہ جو کچھ کہتا ہے اُس کے وارث ہم ہونگے اور یہ تنہا ہمارے پاس آئیگا ÷ مشرکون نے اللہ کے سوا معبود بنا رکھے ہین کہ وہ اُن کے لیے قیامت مین مددگار ہون - ہرگز نہین ÷ یہ معبود اُن کی عبادت کا انکار کرینگے اور اُن کے مخالف ہو جائینگے ۶ع اے محمدؐ! کیا تو نے دیکھا نہین؟ ہم نے شیاطین چھوڑ رکھے ہین جو کافرون کو تیز کرتے رہتے ہین - تو نزول عذاب کی ان پر جلدی نہ کر - ہم ان کے لیے قیامت کے دن گن رہے ہین - اُس دن ہم پرہیزگارون کو اللہ کے (یعنے اپنے) سامنے بطور مہمان جمع کرینگے اور مجرمون کو جہنم کی طرف پیاسا ہسم ہانکینگے - شفاعت کا اختیار کسی کو نہوگا - مگر ان جس نے اللہ سے وعدہ لے لیا ہے وہ وعدہ اُس کا شفیع ہوگا ÷ بعض کہتے ہین کہ اللہ بیٹا رکھتا ہے - اے محمدؐ! تو ان سے کہہ تم بڑی سخت بات کہتے ہو - عجب نہین کہ اس سے آسمان پھٹ پڑین اور زمین شق ہو جائے اور پہاڑ کانپ کر گر پڑین اس امر پر کہ لوگون نے اللہ کے لیے بیٹا قرار دیا - اللہ کے لیے کسی کو اپنا بیٹا بنانا سزاوار نہین ہے - آسمان اور زمین مین جتنے مخلوقات ہین سب ہی اللہ کے سامنے غلامون کی طرح حاضر ہونگے - اللہ سب کو گھیرے ہوئے ہے اور سب کو اُس نے گن رکھا ہے - یہ سب جُدا جُدا اُس کے پاس قیامت کے دن حاضر ہونگے ÷ ایمان لانے والون اور نیک کام کرنے والون کی محبت عنقریب اللہ لوگون کے دلون مین پیدا کر دیگا - اے محمدؐ! مین نے تیری زبان مین اس لیے یہ قرآن آسان کر دیا ہے کہ تو اُس کے ذریعے سے پرہیزگارون کو خوشخبری دے اور جھگڑالو قوم عرب کو ڈرائے

مشرک

شفاعت

الا ما وعد اللہ

[illegible] کافر سے مزدوری مانگی - بطور استہزا اُس کافر نے کہا " قیامت مین تو مقبول مسلمانون کے دولت مال اولاد [illegible] جل کر جہت سے لینا جلدی کیا ہے ÷ نیک عمل کا بدلہ جنت ہے جو جابجا قرآن مین [illegible] اعتبار سے مومن جنت مین جائینگے گویا یہ وعدہ اُن کی شفاعت کرینگے [illegible] والون سے لوگ خود بخود محبت کرنے لگتے ہین ÷

اُن کے پہلے ہمنے کتنی جماعتین ہلاک کی ہین۔ اُن مین سے اب تو کسی کو دیکھتا ہی یا اُن کی آہٹ سنتا ہی۔ ؏

سورۂ طٰہٰ[1]

(مکی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قرآن

ع طٰہٰ۔ اے محمدؐ! ہم نے تجھ پر قرآن اس لیے نہین اُتارا ہی کہ تو مشقت[2] اُٹھائے۔ یہان یہ قرآن اللہ سے ڈرنے والون کے لیے نصیحت ہی اور زمین اور آسمان ہائے بلند کے پیدا کرنے والے کا اُتارا ہوا ہی۔ نام اُس کا رحمان ہی اور وہ عرش پر مستوی ہی + آسمانون مین زمین مین اور اِن دونون کے درمیان مین اور خاک کے نیچے جو کچھ ہی اُسی کا ہی۔ اے مخاطب! تو زور سے بولے تو اُسے اس کی احتیاج نہین ہی وہ تو آہستہ اور زیادہ مخفی بات کو بھی جانتا ہی + وُہی اللہ ہی اُس کے سوا کوئی معبود نہین ہی + اُسی کے لیے اچھے نام ہین + اے محمدؐ! کیا تیرے پاس موسیٰ کی خبر پہونچی ؟۔ جب اُس نے آگ دیکھی تو اپنی بی بی سے اُس نے کہا " ٹھہرو مجھے آگ دکھائی دی ہی شاید اُس آگ سے مین ایک چنگاری تمھارے لیے لا سکون یا آگ پر کوئی رہبر پاؤن + جب موسیٰ وہان پہونچا تو آواز آئی " اے موسیٰ! مین تیرا رب ہون۔ اپنے جوتے اُتار ڈال۔ تو طوےٰ کے میدان پاک مین ہی اور ہم نے تجھے پیغمبری کے لیے پسند کیا ہی۔ اب جو ارشاد ہوتا ہی اُسے کان لگا کر سُن " مین ہی اللہ ہون۔ میرے سوا کوئی معبود نہین ہی۔ میری عبادت کر اور میری یاد مین نماز پڑھا کر۔ قیامت ضرور آنے والی ہی۔ ہم اُسے پوشیدہ رکھتے ہین تاکہ ہر ایک کو اُس کی کوشش کا بدلہ قیامت مین ملے + جو شخص کہ قیامت پر ایمان نہین رکھتا اور اپنی خواہش نفس کی پیروی کرتا ہی ایسا نہ ہو وہ تجھے فکر قیامت سے باز رکھے اور تو تباہ ہو جائے + اے موسیٰ! تیرے داہنے ہاتھ مین کیا ہی " + موسیٰ نے کہا " یہ میرا عصا ہی مین اس پر سہارا لگاتا ہون اور اسی سے اپنی بکریون کے لیے پتی جھاڑتا ہون اور میرے دیگر اغراض بھی اسی سے متعلق ہین " + اللہ نے کہا " اے موسیٰ! اسے گرا دے " جب اُس نے اُسے گرا دیا

آتش طور

عصائے موسیٰ

---

[1] یہ سورہ حروف مقطعات طٰہٰ سے شروع ہوتا ہی اسلیے اسکا نام سورہ طٰہٰ ہی [2] ابتدائے اسلام مین آنحضرتؐ رات بھر عبادت کیا کرتے تھے اور دن بھر اس فکر مین رہتے تھے کہ دین اسلام کیونکر پھیلے اُسوقت یہ آیت نازل ہوئی +

تو وہ سانپ ہوکر دوڑنے لگا ✤ اللہ نے کہا کہ اسے پکڑلے خوف نہ کر ہم اسے اسکی حالت سابق پر کیے دیتے ہین ✤ اور اپنا ہاتھ سکوڑ کر اپنی بغل مین رکھ تو وہ بے روگ سپید ہوکر نکلے گا اور یہ دوسری نشانی ہوگی۔ اور ہم تجھے ان نشانیون سے بڑی بڑی نشانیان دکھائین گے تو فرعون کے پاس جا وہ سرکش ہو رہا ہے ✤

ع ۲ موسیٰ نے کہا کہ اے میرے پروردگار! میرا دل کھول دے۔ اور میرے کام میرے لیے آسان کر دے۔ اور میری زبان کی گرہ (لکنت) بھی کھول دے۔ تاکہ لوگ میری بات سمجھین میرے گھر والون مین سے میرے بھائی ہارون کو میرا وزیر کر دے اور اُس سے میری قوت کو مستحکم کر۔ میرے کام مین اُسے شریک کر تاکہ ہم دونون بکثرت تیری تسبیح کرین اور بکثرت تجھے یاد کرین تو ہمارے حال کا نگران ہے ✤ اللہ نے کہا کہ اے موسیٰ! تیری درخواست منظور کی گئی ✤ ہم نے تجھ پر ایک[۱] مرتبہ اور احسان کیا تھا۔ جب ہم نے تیری ماں کی طرف اس امر کی وحی بھیجی تھی کہ موسیٰ کو صندوق مین رکھ اور صندوق کو دریا مین ڈال کہ دریا صندوق کو کنارے پر لگا دے۔ موسیٰ کو میرا دشمن اور نیز موسیٰ کا دشمن فرعون پائے گا ✤ اے موسیٰ! ہم نے تجھ پر اپنے فضل سے محبت کا ایسا پرتو ڈال دیا تھا کہ جو شخص تجھے دیکھتا تھا تجھ سے محبت کرتا تھا تاکہ تو ہماری نگرانی مین پالا جائے ✤ اُس وقت تیری بہن فرعون کے لوگون کے ساتھ ساتھ کہتی چلی کہ کیا مین تم کو ایسی دایہ بتا دون جو اس بچے کی کفیل ہو ✤ پھر ہم نے

[۱] یہان تک حضرت موسیٰ کے آخری حالات ہین۔ یہان سے ابتدائی حالات شروع ہوے دونون کو بالترتیب یون سمجھیے۔ فرعون مصر کے قبطیون کا بادشاہ تھا مصر مین بنی اسرائیل حالت غلامی مین آ گئے تھے۔ فرعون کو یہ خیال پیدا ہوا کہ بنی اسرائیل مین میرا دشمن پیدا ہوگا اس نے مردون کو شہربدر کرا دیا لیکن کسی طرح مریم اپنے شوہر سے ملی۔ حمل قرار پایا۔ حضرت موسیٰ پیدا ہوے۔ اس بچے کو اُسنے صندوق مین رکھ کر دریا مین بہا دیا نہر سے ہوتا ہوا فرعون کے باغ مین صندوق پہونچا۔ اُس کی بی بی سارہ نے بچہ نکالا حضرت موسیٰ کی بہن نے جاسوسی کی اور مان کو دودھ پلوانے کے لیے مقرر کروا دیا محل شاہی مین فرعون کے اس طرح رسائی ہوئی۔ جب یہ سن شعور کو پہونچے تو اتفاقیہ ایک قتل ان سے سرزد ہوا۔ ایک قبطی ایک بنی اسرائیل پر ظلم کر رہا تھا حضرت موسیٰ نے اُسے ایسا مارا کہ وہ اُٹھ نہ سکا۔ حضرت موسیٰ پھر ڈرے اور مصر سے بھاگ کر مدین پہونچے اور حضرت شعیب پیغمبر کی لڑکی سے بیاہ کیا ✤ ایک مدت کے بعد اپنی بی بی کو لے کر گھر چلے۔ اُن کے خسر نے ایک عصا جس سے بڑی کرامات ظاہر ہوئی انھین ٹیکنے کے لیے دیا تھا انھین راستہ مین پیغمبری ملی ✤ فرعون کو آکر انھون نے گمراہی سے بچانا چاہا۔ بعد رد و کد کے یہ تمام بنی اسرائیل مصر کو ساتھ لیے ہوئے مصر سے نکلے۔ فرعون نے ان کا پیچھا کیا اور مع لشکر ساتھیون کے رود نیل مین ڈوب کر مر گیا۔ اس کے بعد کے حالات اور سورتون مین پڑھو اور نیز دیکھو الاسلام صفحہ ۶۲۳

تجھے تیری ماں کے پاس پہونچایا کہ اُس کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور وہ رنج نہ کرے جاؤ بری بیابا!
قتل قبطی
تونے ایک شخص (قبطی) کو مار ڈالا تھا تو ہم نے تجھے اس غم سے بھی نجات دی تھی اور خوب تجھے
آزمایا تھا[۵۱] + پھر تو کئی برس اہل مدین کے ساتھ رہا پھر اے موسیٰ تو ایک حد (پختگی عمر) تک
پہونچا + اپنی پیغمبری کے لیے ہم نے تجھے برگزیدہ کیا + ہماری نشانیاں لیکر تو اپنے بھائی کے ساتھ
جا۔ ہماری یاد میں تم دونوں سُستی نہ کرنا۔ تم دونوں فرعون کے پاس جاؤ کہ وہ سرکش ہو گیا
ہی + نرمی سے اُس سے باتیں کرنا شاید وہ سمجھے یا ڈرے + دونوں نے کہا۔ اے ہمارے رب!
ہم ڈرتے ہیں وہ ہم پر زیادتی یا سرکشی نہ کرے + اللہ نے کہا " نہ ڈرو۔ میں تو تم دونوں کے
ساتھ ہوں۔ سنتا ہوں اور دیکھتا ہوں + اُس کے پاس تم دونوں جاؤ اور کہو۔ کہ ہم آپ کے
رب کے بھیجے ہوے ہیں۔ بنی اسرائیل کو ہمارے ساتھ جانے دیجیے انھیں ایذا نہ دیجیے + ہم
آپ کے رب کی نشانی لے کر آپ کے پاس آئے ہیں + سلامتی اُسی کی ہی جو راہ راست کا اتباع
کرے + ہم پر یہ وحی اُتری ہی کہ آیات الٰہی کے جھٹلانے والوں اور اُس کے احکام سے منھ
فرعون
موڑنے والوں پر عذاب الٰہی ہوگا" فرعون نے کہا " تمھارا رب کون ہی؟" موسیٰ نے کہا " ہمارا
رب، وہ ہی جس نے ہر شی کو اُس کی خلقت عطا کی ہی۔ اور پھر موافق اُس خلقت کے اُسے راہ
دکھائی ہی" فرعون نے پوچھا " بھلا اگلوں کا کیا حال ہوا ہی؟" موسیٰ نے جواب دیا " اس کا
علم میرے رب کے پاس کتاب[۵۲] (لوح محفوظ) میں ہی + میرا رب نہ بھٹکتا ہی اور نہ بھولتا ہی +
اُسی نے تمھارے لیے زمین کو فرش بنایا ہی اور تمھارے لیے اُس میں اُس نے رستے نکالے
ہیں۔ اُسی نے آسمان سے پانی برسا کر اُس سے روئیدگیوں کے مختلف جوڑے پیدا کیے ہیں
تاکہ تم کھاؤ اور اپنے چارپائے بھی چراؤ + عقل والوں کے لیے اسمیں بیشک نشانیاں ہیں +

ع۳ لوگو! اسی زمین سے ہم نے تمھیں پیدا کیا ہی اور اسی میں ہم تمھیں بعد موت واپس
فرعون
لیجائیں گے اور اسی سے تمھیں بروز قیامت دوبارہ نکال کر کھڑا کریں گے + ہم نے فرعون کو
اپنی سب نشانیاں دکھائیں لیکن وہ جھٹلاتا اور انکار کرتا رہا + اور اُس نے کہا "اے موسیٰ!
کیا تو اس لیے آیا ہی کہ ہمیں اپنے جادو کے زور سے مُلک بدر کردے؟ + ہم بھی تیرے
سامنے ایسا ہی جادو پیش کریں گے۔ ایک وقت ہمارے اور اپنے درمیان میں مقرر کردے +

[۵۱] یعنی مدین کے سفر اور غربت کی تکالیف میں تو مبتلا ہوا تھا + [۵۲] اس وقت تک توریت اُتری نہ تھی
اس لیے لوح محفوظ کا حوالہ دیا +

اُس سے نہ ہم خلاف کرین اور نہ تو خلاف کرے۔ کھلا ہوا میدان ہو۔ موسیٰ نے کہا ہمارا اور تمھارا وعدہ یوم زینت (عید) ہی۔ لوگ دن چڑھے جمع ہون۔ فرعون واپس گیا اور اپنا مکر (لوازم مکر) جمع کرکے آیا۔ موسیٰ نے فرعونیون سے کہا تمھاری شامت آئی ہی۔ اللہ پر جھوٹی تہمت نہ لگاؤ ورنہ وہ تمھین عذاب سے ہلاک کرے گا۔ اور مفتری بیشک برباد ہوتے ہین۔ پھر اُن مین اس امر پر تنازع اور چپکے چپکے سرگوشیان ہوئین۔ سب نے کہا یہ دونون بھائی جادوگر ہین۔ ملک سے ہمین یہ جادو کے زور سے نکالنا چاہتے ہین اور ہمارے عمدہ مذہب کو مٹانا چاہتے ہین۔ اے ملک کے جادوگرو تم بھی اپنی تدبیرین کرو اور صف بصف آبیٹھو۔ جو آج غالب ہوگا اُسی کی فلاح ہی۔ جادوگرون نے کہا اے موسیٰ یا تو تم ڈالو یا پہلے ہم ہی ڈالین۔ موسیٰ نے کہا نہین بلکہ پہلے تم ہی ڈالو۔ موسیٰ کو اُن کے جادو سے یکایک ایسا معلوم ہوا کہ اُن کی رسیان اور لاٹھیان دوڑ رہی ہین۔ موسیٰ کے دل مین ڈر معلوم ہوا۔ ہم نے موسیٰ سے کہا نہ ڈر۔ تو ہی غالب رہے گا۔ تیرے داہنے ہاتھ مین جو لاٹھی ہی اُسے میدان مین ڈالدے۔ یہ اُن کی صنعتون کو نگل جائے گی۔ جو کچھ اُنھون نے کیا ہی وہ جادوگرون کے کرتب ہین۔ جادوگر کہین جائے فلاح نہین پاتا۔ غرضکہ جادوگر سجدے مین گر پڑے اور بولے ہارون اور موسیٰ کے رب پر ہم ایمان لائے۔ فرعون نے کہا کہ قبل اس کے کہ ہم تمھین اذن دین تم اس پر ایمان لائے۔ یہ تمھارا اُستاد ہی اسی نے تم کو جادو سکھایا ہی۔ مین تمھارے ہاتھ اور تمھارے پانون اُلٹے سیدھے کاٹ[ف] کر تم کو کھجورون کے تنون پر سولی پر چڑھاؤن گا اور تم کو معلوم ہوگا کہ ہم مین سے کس کی مار سخت اور دیرپا ہی۔ جادوگر بولے ہم تجھے ترجیح نہین دے سکتے اُن معجزات پر جو پیش آئے اور اُس اللہ پر جس نے ہمین پیدا کیا ہی۔ تجھے جو کرنا ہی کر۔ اس حیات دنیا ہی مین تو حکم چلا سکتا ہی۔ ہم اپنے رب پر ایمان لا چکے تاکہ وہ ہمارے گناہ بخشے۔ اور سحر جو تو نے ہم سے مجبور[ف] کرایا اُسے بھی بخشے۔ اللہ کا دین بہتر ہی اور زیادہ دیرپا ہی۔ اس مین شک نہین کہ جو اپنے رب کے پاس مجرم کفر ہو کر آئے گا اُس کے لیے جہنم ہی۔ جس مین وہ نہ مرے گا اور نہ جیے گا اور جو ایمان اور عمل صالح لیکر اُس کے پاس جائے گا اُس کے لیے بڑے بڑے درجے ہین اور رہنے کے باغ ہین جن کے نیچے نہرین جاری ہین۔ ان مین

جادوگر

ف ۱ یعنی جشن یا عید کا دن۔ ف ۲ یعنی داہنا ہاتھ تو بایان پانوں۔ یہی مضمون سورۂ اعراف رکوع ۱۴ مین بھی ہی۔
ف ۳ یعنی جس عذاب سے موسیٰ ڈراتے ہین وہ سخت ہو یا عذاب سخت ہو جو مین کرتا ہون۔

ہمیشہ رہنا ہوگا * گناہ و کفر سے جو پاک ہو اُس کے لیے یہ صلہ ہے *

ع ہم نے موسیٰ کی طرف وحی بھیجی کہ "ہمارے بندوں کو بوقت شب مصر سے باہر لے جا
اور دریا میں ان کے لیے سوکھی سڑک بنا۔ نہ تجھے خوف تعاقب ہوگا اور نہ خوف غرق ہوگا *"
فرعون نے اپنا لشکر لے کر اُن کا تعاقب کیا پھر موجۂ دریا نے فرعونیوں کو لے لیا * فرعون نے
اپنی قوم کو گمراہ کیا تھا انھیں سیدھا راستہ نہیں دکھایا تھا * اے بنی اسرائیل! ہم نے تمکو
تمھارے دشمن (فرعون) سے بچایا اور طور کے داہنے جانب کا تم سے وعدہ کیا۔ ہم نے تم پر
من اور سلویٰ اُتارا * اور کہا "عمدہ روزی جو ہم نے تمھیں دی ہے اُسے کھاؤ اور سرکشی نہ کرو
ورنہ میرا غضب تم پر نازل ہوگا * اور جس پر میرا غضب نازل ہوا اُسے سمجھو کہ جہنم کے گڑھے میں
وہ گرا * جو شخص توبہ کرے ایمان لائے اور نیک کام کرے اور راہ راست پر رہے تو ہم اُسے
بخش دیتے ہیں" * جب موسیٰ توریت لینے کو آگے بڑھ آیا تو ہم نے کہا "اے موسیٰ! تو جلدی
کر کے اپنی قوم سے پہلے کیسے آیا؟ * موسیٰ نے کہا "وہ بھی میرے پیچھے آ رہی ہے۔ میں نے اے
پروردگار! جلدی اس لیے کی کہ تو مجھ سے راضی رہے" * اللہ نے کہا "تیرے پیچھے ہم نے تیری
قوم کی آزمائش کی۔ سامری نے اُن کو گمراہ کر دیا ہے" * پھر موسیٰ اپنی قوم کی طرف غصہ اور
افسوس کے ساتھ واپس آیا اور کہنے لگا "لوگو! کیا تمھارے رب نے تم سے اچھا وعدہ نہیں کیا
تھا؟ کیا یہ مدت تمھیں بہت طویل معلوم ہوئی؟ یا تم نے یہ چاہا کہ تمھارے رب کا غضب تم پر
نازل ہو؟ اور میرے عہد کے خلاف تم نے کیا" * وہ لوگ کہنے لگے "ہم نے اپنے اختیار سے
خلاف عہد نہیں کیا۔ بلکہ ہم پر ہماری قوم کے زیوروں کا بوجھ لدا ہوا تھا۔ ہم نے انھیں پھینکدیا
اور سامری نے بھی ایسا ہی کیا۔ پھر اُس نے ان زیوروں سے ایک بچھڑا جسم سب کے لیے
بنایا جس کی آواز گائے کی سی تھی۔ اور سامری اور سامری کے ساتھیوں نے ہم لوگوں سے
کہا کہ یہ تمھارا اور موسیٰ کا معبود ہے" * اور وہ سامری اللہ کو بھول گیا تھا۔ کیا وہ لوگ اتنا
بھی نہیں سمجھتے تھے کہ وہ بچھڑا اُن کی بات کا جواب تک تو دیتا نہ تھا اور نہ کوئی نفع یا نقصان
انھیں پہنچا سکتا تھا *

حضرت موسیٰ مصر سے چلے

نزول توریت

طلائی بچھڑا

ملہ موسیٰ سے کہا کہ اپنے ساتھ ستر آدمی لیکر کوہ طور پر آؤ تمھیں توریت دیجائے گی * ملہ دیکھو سورۂ بقرہ ع ۶ کو ع ۲ یہ ستر
ملاقات کے لیے کو حضرت موسیٰ چلے تو جلدی میں سب سے آگے بڑھ گئے اُسوقت یہ خطاب ہوا * ملہ دیکھو سورۂ بقرہ رکوع ۶ *
ملہ توریت دینے کا * ملہ بعضوں نے اس جملہ کا ان ترجمہ کیا ہے "پھر لوگوں سے کہا کہ تمھارا اور موسیٰ کا معبود یہی ہے
موسیٰ بھول گیا کہ اسے چھوڑ کر کوہ طور پر گیا * ملہ کہ کو ذخیرہ کرنے *

ع۵ ہارون نے اُنھین پہلے سمجھایا تھا کہ "بھائیو! اس بچھڑے سے تمھاری آزمائش کی جاتی ہی۔ تمھارا رب اللہ رحمٰن ہی۔ میرا اتباع کرو اور میرا حکم مانو" وہ کہنے لگے "ہم تو اسی بچھڑے پر برابر معتکف رہین گے اُسوقت تک کہ موسیٰ ہمارے پاس واپس آئین" + واپسی کے موسیٰ نے خفا ہوکر ہارون سے کہا "اے ہارون! جب تونے دیکھا تھا کہ یہ گمراہ ہوگئے تو میری ہدایت کی پیروی کرنے سے کیا امر تجھے مانع ہوا؟ کیا تونے بھی میرے حکم کی نافرمانی کی؟ + ہارون نے کہا "اے بھائی! میری ڈاڑھی اور سر نہ پکڑیے۔ مین ڈرا کہ آپ کہین یہ نہ کہین کہ تونے بنی اسرائیل مین تفرقہ ڈال دیا اور میرے قول کا انتظار نہ کیا" + موسیٰ نے سامری سے پوچھا "اے سامری! تیرا کیا حال ہی؟ + اُس نے جواب دیا "مین نے جو چیز دیکھی وہ اوروں نے نہین دیکھی۔ مین نے جبریئل کا گھوڑا دیکھا اور ایک مُٹھی خاک نقش قدم اسپ رسول (جبریئل) سے اُٹھالی اور اُسے گوسالۂ زرین کے پیٹ مین ڈالدی میرے نفس نے مجھے ایسا ہی بتایا" + موسیٰ نے کہا "نکل جا۔ زندگی مین تو تیرے لیے یہ سزا ہی کہ تو کہتا پھرے گا کہ "چھو نہ جانا"[۵۱] اور علاوہ برین تیرے لیے عذاب قیامت کا ایک وعدہ اور بھی ہی جو تجھ سے ٹل نہین سکتا + اپنے معبود کو دیکھ جس پر تو برابر معتکف تھا ہم اُسے جلاتے ہین اور پھر دریا مین اُس کی خاک اُڑا دیتے ہین + لوگو! تمھارا معبود بس اللہ ہی۔ اُس کے سوا کوئی دوسرا معبود نہین ہی۔ اُس کا علم ہر شی پر حاوی ہی" + اے محمدؐ! اسی طرح حالات ماسبق ہم تجھے سناتے ہین + ہم نے تجھے اپنے پاس سے قرآن عطا فرمایا ہی جو اس سے مُنھ پھیرین گے وہ قیامت کے دن اعمال بد کے بوجھ سے لدے ہوے ہون گے اور ہمیشہ اسی حال مین رہین گے + روز قیامت یہ بوجھ اُن کے لیے بُرا ہوگا۔ اُس دن صور پھونکا جائے گا اور ہم اُس دن مجرمون کو نیلی نیلی بے نور آنکھون کے ساتھ جمع کرین گے اور وہ آپس مین آہستہ آہستہ کہین گے کہ "دنیا مین ایک عشرہ[۵۲] سے زیادہ ہم نہ ٹھہرے ہون گے" + ہم بخوبی واقف ہین کہ وہ کیا کہین گے۔ جو ان مین زیادہ ہوشیار ہوگا وہ کہے گا "تم بھی ایک ہی دن ٹھہرے ہوگے" +

بھائیون مین جھگڑا

سامری

نفخ صور

ع۶ اے محمدؐ! تجھ سے پہاڑون کی نسبت لوگ سوال کرتے ہین کہ "روز قیامت مین یہ کیا ہونگے؟"

---

[۵۰] یعنی تونے میری نیابت کیون نہ کی اور لوگون کو پرستش گوسالہ سے باز کیون نہ رکھا + [۵۱] سامری جبتک زندہ رہا دور دور رہا + کسی سے اختلاط کرتا یا حضرت مس کرتا تو دونون مبتلائے آلام ہوتے + جب کوئی ناواقف قریب آتا تو وہ کتنا دور دور رہتا + [۵۲] نیلی نیلی بے نور آنکھون کے بجائے "بھری آنکھون" بعض ترجمہ کرتے ہین + [۵۳] انسان جب دنیا سے گذر جائے گا تو گذشتہ اور آئندہ زمانہ کے دنیا کا قیام اوسے بہت ہی کم معلوم ہوگا

قیامت

تو کہدے ”میرا پروردگار انھین اُڑا دے گا اور زمین کو میدان ہموار کردے گا کہ تو اُس مین نہ کہین کجی دیکھے گا اور نہ اونچا نیچا دیکھے گا“ + اُس دن بُلانے والے (صور پھونکنے والے) کی سب پیروی کرین گے ادھر اُدھر نہ مُڑین گے + رحمٰن (اللہ) کے سامنے آوازین بیٹھ جائین گی اور آوازپا کے سوا تو کچھ نہ سُنے گا + اُس دن کسی کی سفارش کام نہ آئے گی مگر جسے رحمٰن (اللہ) اجازت دے اور اُس کا بولنا پسند کرے + جو کچھ لوگون کے سامنے ہو رہا ہی اور جو کچھ اُن کے پہلے ہو چکا ہی وہ سب کچھ جانتا ہی۔ لیکن بندون کا علم اُس کو محیط نہین ہو سکتا + اللہ زندہ اور ہمیشہ رہنے والے کی طرف سب کے مُنھ بروز قیامت جُھکے ہوے ہونگے ظلم کا بوجھ جس پر ہوگا اُس کی تباہی ہوگی + اور جو شخص دنیا مین نیک عمل کرے گا اور ایمان رکھتا ہوگا اُسے بے انصافی اور حق تلفی کا ڈر نہ ہوگا + اسی طرح ہمنے قرآن بزبان عربی اُتارا ہی اور اس مین طرح طرح کے عذاب کے وعدے بیان کیے ہین تا کہ لوگ ڈرین یا غور و فکر اُن مین پیدا ہو + پس اللہ عالیشان بادشاہ حقیقی ہی + اے محمدؐ! وحی ختم[۵۲] ہونے کے پہلے قرآن مین جلدی نہ کیا کر اور کہا کر ”اے میرے رب! مجھے علم زیادہ دے“ + ہمنے آدم سے گیہون نہ کھانے کا پہلے عہد[۵۳] لیا تھا وہ بھول گیا اور ہمنے اُس مین استقلال نہین پایا +

سجدۂ آدم

ع ۷ ہمنے جب فرشتون کو سجدۂ آدم[۵۴] کا حکم دیا تو سب نے سجدہ کیا مگر ابلیس نے انکار کیا ہمنے کہا ”اے آدم! یہ تیرا اور تیری بی بی کا دشمن ہی۔ ایسا نہ ہو کہ یہ تم دونون کو جنت سے نکلوائے اور تو مصیبت مین پھنس جائے + یہان نہ تو بھوکا رہتا ہی اور نہ ننگا رہتا ہی یہان نہ تجھے پیاس لگتی ہی اور نہ دھوپ لگتی ہی“ + پھر شیطان نے آدم کو پھسلایا اور کہا ”اے آدم! مین تمھین ہمیشگی کا درخت دکھاؤن اور ایسا ملک دکھاؤن جو پُرانا نہ ہوگا“ دونون نے اُسمین سے کھایا تو انھین اُن کی شرمگاہین ظاہر ہو گئین اور انھون نے باغ کے پتون سے انھین چھپانا شروع کیا۔ آدم نے اپنے رب کی نافرمانی کی اور بہکا + پھر اُس کے رب نے اُسے مقبول کیا اور اُسکی توبہ قبول کی اور راستہ بتایا + اللہ نے کہا ”تم دونون بہشت سے نکل جاؤ

حضرت آدم بہشت سے نکلے

تم مین سے ایک کا دشمن ایک ہوگا + پھر اگر میری ہدایت تمھاری اولاد کے پاس آئے تو

[۵۱] یعنی کسی کو بروز قیامت مجال گفتگو نہ ہوگی + اتنا بڑا مجمع ہوگا لیکن گفتگو کی آواز کہین سے نہ آئیگی البتہ پاؤن کی آواز چلنے پھرنے سے سنائی دے گی + [۵۲] یعنی وحی اُترے تو یا اطمینان اُسے سُن اور بعضون نے کہا ہے کہ [illegible] واقعہ کی [illegible] اترنے سے پہلے [illegible] آپ نے [illegible] کیا تھا دیکھو سورۂ نساء [illegible] [۵۳] دیکھو سورۂ [illegible] رکوع ۲۲ [۵۴] دیکھو سورۂ [illegible] رکوع ۲۲

جو میری ہدایت کا اتباع کرے گا وہ نہ بھٹکے گا اور نہ بدنصیب ہوگا اور جو کوئی میرے ذکر سے روگردانی کرے گا اُس کی زندگی تنگی مین گذرے گی اور قیامت کے دن ہم اُسے اندھا اُٹھائین گے[۱] اور وہ کہے گا پروردگارا تونے مجھے اندھا کیون اُٹھایا مین تو دنیا مین آنکھ والا تھا جواب اللہ کہے گا۔کہ " ایسا ہی چاہیے۔ ہماری آیتین تیرے پاس دنیا مین آئی تھین مگر تونے اُن کا خیال نہ کیا تھا۔ آج اسی طرح تیرا بھی خیال نہ کیا جائے گا جو حد سے بڑھا اور اپنے رب کی آیتون پر ایمان نہ لایا اُس کا بدلہ ہم اسی طرح اُسے دیتے ہین عذاب آخرت سخت تر اور دائمی ہے ۞ کیا ان لوگون کو اس سے ہدایت نہین ہوتی کہ کتنی جماعتون کو ہم نے اس کے پہلے تباہ کیا اور اُن کے مسکنون[۲] مین یہ لوگ چلتے پھرتے ہین عقل والون کے لیے اس مین نشانیان ہین ۞

ع ۸ اے نبی! اگر تیرے رب نے پہلے سے نہ کہا ہوتا اور جزائے عمل کا وقت مقرر نہ کردیا ہوتا تو کفار کی ان گستاخیون پر عذاب کا آنا لازمی تھا ۞ تو اُن کی باتون پر صبر کر اور اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کر آفتاب کے نکلنے کے[۳] پہلے اور اُس کے غروب[۴] ہونے کے پہلے اور اوقات[۵] شب مین اور دوپہر دن[۶] کے کنارون مین بھی تسبیح کرتا کہ اس کا صلہ پاکر تو خوش ہوجائے ۞ مختلف لوگون کو حیات دنیا کی رونق ہم نے دے رکھی ہے اس پر تو نظر نہ کر ہمین ان کا آزمانا منظور ہے تیرے رب کی روزی (ثواب آخرت) اس سے کہین بہتر اور دائمی ہے ۞ اپنے گھر والون کو نماز کی تاکید کر اور خود بھی اُس کا پابند رہ۔ ہم تجھ سے روزی نہین[۷] مانگتے بلکہ ہم تجھے روزی دیتے ہین ۞ پرہیزگاری کا انجام بخیر ہے ۞ غیر مسلم کہتے ہین " یہ پیغمبر ہمارے پاس اپنے رب کی کوئی نشانی کیون نہین لاتا "؟ کیا اگلی کتابون کی پیشینگوئیون کی گواہی ان کے پاس نہین پہونچی ۞ ! قرآن اُترنے کے قبل اگر ہم ان کو عذاب سے ہلاک کرتے تو یہ کہتے " اے ہمارے پروردگار! تونے ہمارے پاس کوئی رسول کیون نہین بھیجا کہ ذلیل اور رسوا ہونے کے قبل تیرے احکام کی تبعیت ہم کرتے "[۸]

---

[۱] دیکھو سورۂ اعراف، رکوع ۱۰ [۲] نماز صبح [۳] نماز عصر [۴] نماز مغرب و نماز عشا [۵] نماز ظہر اور نماز جمعہ یا صرف نماز ظہر [۶] آنحضرت کے گھر کچھ مہمان آئے آپ نے کسی غیر مذہب والے کے پاس قرض کے لیے آدمی بھیجا اُسنے چاہا کہ کچھ رہن طلب کی اُسوقت یہ آیت تسلّی خاطر کے لیے اُتری [۷] اہل و عیال اور تابعین اسمین داخل ہین [۸] اللہ کہتا ہے کہ ہم تمہارے مالک ہین تمھین روزی دیتے ہین تو کچھ ہمارا بھی حق ادا کرو یعنی نماز پڑھو ۞

اے پیغمبر! تو ان سے کہہ "سب ہی انتظار کر رہے ہیں تم بھی انتظار کرو۔ عنقریب تم جان لوگے کہ کون لوگ راہِ
راست پر چلنے والے ہیں اور رہ دیراہ ہیں؟"

(سترھواں پارہ)

سورۂ انبیاء[1] ۲۱

(مکی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ع۱ لوگوں کا وقت حساب قریب آیا پھر بھی وہ غفلت میں روگرداں ہیں۔ ان کے رب کا
نیا حکم جو ان کے پاس آتا ہے تو اُسے ایسا سنتے ہیں گویا کھیل رہے ہیں۔ ان کے دل مطلق متوجہ نہیں ہوتے اور ظالم
چپکے چپکے مشورہ کرتے ہیں اور کہتے ہیں "یہ محمدؐ بھی تم سا ہی ایک آدمی ہے۔ تو کیا دیدہ و دانستہ تم سحر کی باتیں
سننے آتے ہو؟" پیغمبر نے یہ سرگوشیاں معلوم کر کے کہا "میرا رب آسمان اور زمین کی تمام باتیں جانتا ہے وہ
سننے والا اور جاننے والا ہے" ظالموں نے جادو کہنے پر بھی اکتفا نہ کی بلکہ کہنے لگے کہ "یہ تو خیالات پریشان[2] کا
مجموعہ ہے۔ بلکہ اس شخص نے اسے خود جھوٹ بنالیا ہے بلکہ یہ شاعر ہے۔ اگر یہ پیغمبر ہے تو جس طرح اگلے پیغمبروں کے ساتھ
معجزے آئے تھے یہ بھی ویسا ہی معجزہ دکھائے"۔ ہم نے اس کے پہلے جن بستیوں کو ہلاک کیا ان کے باشندے
معجزے دیکھکر بھی ایمان نہ لائے تھے۔ تو کیا یہ ایمان لائینگے؟ اے محمد! ہم نے تیرے قبل بھی آدمی رسول بنا کر
بھیجے تھے اور انکی طرف ہم وحی بھیجتے تھے۔ لوگو! اگر تمھیں معلوم نہیں ہے تو اہل کتاب سے پوچھو۔ ان رسولوں کے
جسم ایسے نہ تھے کہ وہ کھانا نہ کھائیں یا ہمیشہ زندہ رہیں۔ پھر ہم نے رسولوں سے اپنے وعدے سچے کئے۔ انکو
اور انکے ساتھ اور جسے چاہا بچایا اور ہم نے فضول کاروں کو ہلاک کیا۔ ہم نے تمھاری طرف یہ کتاب (قرآن) بھیجی
ہے اس میں تمھارے لئے نصیحت ہے۔ کیا تمھاری سمجھ میں اتنا بھی نہیں آتا؟

ع۲ ہم نے بہت سی بستیاں جن کے باشندے سرکش تھے برباد کیں اور ان کے بعد دوسرے لوگ پیدا کئے۔
ہلاک ہونیوالوں نے جب ہمارے عذاب کی آہٹ پائی تو بستی سے بھاگنے لگے[3]۔ ان سے کہا گیا "نہ بھاگو اور اپنے
عیش گاہوں اور اپنے گھروں کو واپس جاؤ وہاں تمھارے احوال پرسی کیجائیگی"۔ وہ بولے "ہائے ہماری

---

۱ اس میں سترہ انبیا کا ذکر ہے
۲ خیالات پریشان کی جگہ پر خواب پریشان بھی ترجمہ کیا جاسکتا ہے۔
۳ بعض مفسروں نے لکھا ہے کہ یمن کے متصل حضور ایک مقام ہے وہاں کے باشندے اللہ کو بھول گئے تھے اپنے پیغمبر کی نصیحتیں نہیں سنتے تھے۔ عذاب

کمبختی بیشک ہم ستمگار تھے ۔ وہ یہی کہہ رہے تھے کہ ہم نے انکو کٹی ہوئی گھاس کی طرح کردیا اور افسردہ کردیا ہم نے آسمان و زمین اور ان کی درمیانی چیز کو کھیل کے لئے نہین بنایا ہے۔ اگر ہمکو کھیل بنانا منظور ہوتا تو ہم اپنی تجویز سے کوئی کھیل[۵] ہی بناتے ۔ لیکن ہمین ایسا کرنا منظور نہ تھا ۔ بلکہ ہم حق کو باطل پر مارتے ہین۔ اور حق باطل کو کچل دیتا ہے اور باطل اُسی دم نابود ہو جاتا ہے۔ لوگو! افسوس ہے کہ تم ایسی باتین بناتے ہو ۔ آسمانون اور زمین مین جتنے فرشتے اور انسان ہین سب اسی اللہ کے بندے ہین اور جو اس کے پاس ہین اسکی عبادت سے نہ نالی کرتے ہین اور نہ تھکتے ہین۔ رات دن وہ اسکی تسبیح کرتے ہین۔ کاہلی نہین کرتے ۔ کیا یہ لوگ اپنے معبود خود اجزائے ارضی سے بناتے ہین ۔ اگر آسمان و زمین مین اللہ کے سوا اور معبود ہوتے تو آسمان اور زمین دونون برباد ہو جاتے۔ اللہ مالک عرش ان بیہودہ باتون سے پاک ہے جو لوگ بیان کرتے ہین ۔ اس سے اس کے افعال کی پرسش نہین ہو سکتی۔ اور لوگون سے اُن کے افعال کی پرسش ہوگی ۔ کیا لوگون نے اللہ کے سوا اور معبود بنا رکھے ہین۔ اے محمد! تو لوگون سے کہہ "تم اپنی دلیل تو پیش کرو جو لوگ میرے ساتھ ہین انکی کتاب تو یہ قرآن ہے اور جو میرے قبل گزرے ہین اُن کی کتابین توریت اور انجیل ہین"۔ بلکہ ان مین سے اکثر تو امر حق سمجھتے ہی نہین اور منہ پھیر لیتے ہین ۔ اے محمد! ہم نے تجھ سے پہلے جب کوئی رسول بھیجا تو اس پر یہی وحی نازل کی کہ میرے سوا دوسرا معبود نہین ہے لوگو! میری عبادت کرو ۔ کفار کہتے ہین کہ فرشتے رحمن (اللہ) کی بیٹیاں ہین۔ وہ اس سے پاک ہے ۔ فرشتے بیٹیاں نہین ہین بلکہ اس کے معزز بندے ہین ۔ اُس کے سامنے گفتگو مین سبقت نہین کر سکتے اور اسی کے حکم پر چلتے ہین۔ اُسے ان کا اگلا پچھلا سب معلوم ہے ۔ یہ شفاعت نہین کر سکتے مگر اُن کے حق مین جن کے لئے اللہ کی مرضی ہے ۔ وہ اللہ کے خوف سے ڈرتے رہتے ہین ۔ ان فرشتون مین سے کوئی کہے کہ "اللہ نہین مین معبود ہون"۔ تو اُسے ہم جہنم کی سزا دیتے ہین۔ ہم ظالمون کو ایسی ہی سزا دیتے ہین ۔

ع ۲ کیا منکرین نہین دیکھتے کہ آسمان و زمین ملے ہوے تھے۔ ہم نے انھین جدا جدا کر دیا اور پانی سے تمام جاندار چیزین بنائین۔ کیا اس پر بھی یہ ایمان نہین لاتے ۔ ہم نے زمین مین بھاری پہاڑ کھڑے کئے کہ زمین لوگون کو لیکر جھک نہ جائے۔ اور اس مین کشادہ راستے بنا دئے تا کہ لوگ راہ پائین ۔ آسمان کو ہم نے محفوظ چھت بنایا۔ اور لوگ آسمانی نشانیون کی پروا[۶] نہین کرتے ۔ اُسی اللہ نے رات دن۔ آفتاب اور ماہتاب

الہی کی صورت مین بخت نصر نے ان پر چڑھائی کی اور انکو برباد کیا ۔

---

[۵] دنیا کو کھیل بنانا ہوتا تو انتظام عالم ایسا مسلسل اور باقاعدہ نہ ہوتا جیسا کہ ہے ۔ [۶] دو بنانے والے ہوتے تو باہم اختلاف کرتے ہوتا اور کوئی کام درست نہ ہوتا ۔ دہ درویش در گلیمی بخسپند و دو بادشاہ در اقلیمی نگنجند ۔ [۶] یعنی عجائبات آسمانی پر غور نہین کرتے

بنایا ہے تمام اجرام فلکی اپنے اپنے فلک[1] پر پھر رہے ہیں ۞ اے محمد! ہم نے تیرے پہلے بھی کسی بشر کے لئے ہمیشہ رہنا نہیں معین کیا۔ تو مر جائیگا[2] تو کیا یہ لوگ ہمیشہ رہیں گے؟ ۞ ہر جاندار کو موت کا ذائقہ چکھنا ہے لوگو! ہم تمہیں بری اور بھلی حالتوں میں آزماتے ہیں۔ تم آخر کار ہمارے پاس واپس لوٹو گے ۞ اے محمد! جب منکرین تجھے دیکھتے ہیں تو تجھ سے استہزا کرکے باہم کہتے ہیں کہ "کیا یہی صاحب ہیں جو تمہارے معبودوں کا ذکر بد کرتے ہیں"؟ رحمن (اللہ) کے ذکر سے ان لوگوں کو نفرت ہے ۞ انسان گویا عجلت کا پتلا بنایا گیا ہے۔ لوگو! عنقریب ہم تمہیں اپنی نشانیاں دکھائینگے ہم سے عجلت نہ کرو ۞ کفار پوچھتے ہیں "وعدہ (قیامت) کب آئیگا اگر تم سچے ہو تو بتاؤ"؟ ۞ یہ کفار کاش اسوقت کا خیال کریں جب یہ آگ کو نہ سامنے سے روک سکیں گے اور کوئی بھی ان کا مددگار نہ ہوگا بلکہ قیامت ایک دم سے آئے گی اور انہیں مبہوت کر دے گی۔ نہ اسے یہ ہٹا سکیں گے اور نہ انہیں مہلت ملیگی ۞ اے محمد! تیرے پہلے بھی پیغمبروں سے لوگ ہنستے تھے۔ پھر ہنسی اڑانے والوں پر وہ عذاب آیا جسے وہ تمسخر سمجھتے تھے ۞

اے محمد! ان لوگوں سے پوچھ کہ رات اور دن میں (اللہ) کے عذاب سے کون تمہاری پاسبانی کر سکتا ہے؟ بلکہ ان کو تو اپنے رب کے ذکر سے بھی گریز ہے ۞ کیا ان کے کوئی معبود ہمارے سوا ہیں جو انہیں بچا لینگے؟ خود اپنی مدد تو یہ معبودان باطل کر سکتے ہی نہیں نہ ہماری طرف سے کوئی ان کا ساتھ دیگا بلکہ ہم نے ان کو اور ان کے بزرگوں کو دنیا میں نفع پہنچایا یہاں تک کہ ان کی عمریں دراز ہوئیں۔ ان کو سوجھتا نہیں کہ ہم ملک کو چاروں طرف سے کم کرتے آتے ہیں[3] کیا اب یہ غالب رہ سکتے ہیں؟ ۞ اے محمد! ان لوگوں سے کہہ دے میں تمہیں صرف مطابق وحی عذاب سے ڈراتا ہوں لیکن بہرے ڈرائے جائیں تو وہ پکار ہی سنتے نہیں ۞ اے محمد! ان کو تیرے رب کے عذاب کی ہوا بھی ذرا لگ جائے تو یہ کہیں گے "ہائے ہماری کمبختی ہمارا ہی قصور تھا"! ۞ قیامت کے دن ہم سچے ترازو اعمال تولنے کے لئے کھڑے کریں گے کسی پہ ذرا ظلم نہ ہوگا۔ اگر رائی کے دانے برابر بھی عمل ہوگا تو ہم اسے تولنے کے لئے موجود کریں گے۔ حساب لینے کے لئے ہم کافی ہیں ۞ موسی اور ہارون کو ہم نے فرقان (توریت) دی تھی اور روشنی اور نصیحت دی تھی پرہیزگاروں کو ۞ جو اپنے

موت

انسان عجلت باز ہے

نصیحت

میزان عدل

[1] فلک سے مراد ہے مدار دیکھو الاسلام فصل ۵

[2] کفار کہتے تھے کہ مسلمانوں کے نبی کو جلد موت آئے کہ ہم لوگ زحمت سے چھوٹیں اسی کے جواب میں وحی نازل ہوئی۔

[3] یہ آیت اسوقت اتری جب کفار پر مسلمان غالب ہو جاتے تھے اور توقع ہوتی کہ مسلمانوں کی فتوحات دیکھ کر کفار اسلام کی صداقت پر غور کریں گے ۞

رب سے بے دیکھے ہوئے ڈرتے ہیں اور قیامت سے بھی ڈرتے ہیں ✦ یہ قرآن ایک ذکر بابرکت ہے کہ ہم نے اسے اتارا ہے کیا تم اسے نہیں مانتے ؟ ✦

۵ ہم نے ابراہیم کو پہلے ہی سے سمجھ عطا کی تھی اور ہم اس سے واقف تھے ✦ جب اس نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے کہا کہ یہ مورتیں جن پر تم جمے ہوئے ہو کیا ہیں ؟ وہ بولے۔ "ہم نے اپنے بزرگوں کو ان کی عبادت کرتے ہوئے دیکھا ہے" ✦ ابراہیم نے کہا "تم اور تمھارے بزرگ صریح گمراہی میں تھے" وہ کہنے لگے "کیا تو ہمارے پاس سچی بات لیکر آیا ہے یا دل لگی کرتا ہے ؟" ابراہیم نے کہا۔ بلکہ آسمانوں اور زمین کا رب جس نے انھیں پیدا کیا ہے وہی تمھارا رب ہے اور میں اس پر گواہی دیتا ہوں" ✦ ابراہیم نے چپکے سے اپنے دل میں کہا "قسم ہے اللہ کی میں تمھارے بتوں سے تمھاری پیٹھ پھیرنے اور چلے جانے کے بعد ایک چال چلونگا" ✦ پھر ابراہیم نے بڑے بت کے سوا اور سب بتوں کو توڑ ڈالا تاکہ لوگ بڑے بت کے پاس آئیں ✦ وہ لوگ کہنے لگے کہ "وہ بڑا ہی ظالم ہے جس نے ہمارے معبودوں کے ساتھ یہ حرکت کی" ✦ وہ یہ بھی کہتے تھے "اس نوجوان کو جسے ابراہیم کے نام سے پکارتے ہیں ان بتوں کا ذکر کرتے ہوئے ہم نے سنا تھا" بالآخر لوگوں نے کہا "سب آدمیوں کے سامنے ابراہیم کو لاؤ کہ یہ لوگ اس کے بیان پر گواہ رہیں" لوگوں نے کہا۔ "کیا تو نے اے ابراہیم یہ حرکت ہمارے معبودوں سے کی ہے ؟" ابراہیم نے جواب دیا "نہیں بلکہ اس بڑے بت نے یہ حرکت کی ہوگی۔ ان بتوں سے پوچھو اگر یہ بول سکتے ہوں" وہ لوگ اپنے جی میں سوچنے لگے اور آپس میں کہنے لگے کہ بیشک تم ہی بر سر ناحق ہو کہ ایسے نکموں کو معبود بنا رکھا ہے اور پھر اپنے سر اوندھے کر کے بولے "اے ابراہیم! تو جانتا ہے کہ یہ بول نہیں سکتے"، ابراہیم نے کہا۔ "کیا اللہ کے سوا تم انھیں پوجتے ہو جو نہ تمھیں کچھ نفع دے سکتے ہیں اور نہ ضرر پہونچا سکتے ہیں ؟ لعنت ہے تم پر اور ان پر جنھیں تم اللہ کے سوا پوجتے ہو کیا تم اتنا بھی نہیں سمجھتے ؟" وہ باہم کہنے لگے۔ "تمھیں اگر کچھ کرنا ہے تو ابراہیم کو آگ میں جلا کر اپنے معبودوں کی مدد کرو" ہم نے کہا "اے آگ! تو ابراہیم کیلئے سرد اور سبب سلامتی ہو جا" لوگوں نے اسکے ساتھ برائی کرنا چاہی تو ہم نے انھیں ناکام کیا۔ ہم نے ابراہیم اور اس کے بھتیجے لوط کو ایسے ملک میں بچا کر پہونچا دیا جس میں ہم نے لوگوں کیلئے برکتیں رکھی ہیں پھر ہم نے ابراہیم کو اسحاق عطا کیا۔ پھر یعقوب کو مستزاد کیا۔ اور ان سب کو نیکوکار بنایا

(حاشیہ: حضرت ابراہیم کا واقعہ) (حاشیہ: حضرت لوط)

---

۱ یوں بھی ترجمہ کیا جا سکتا ہے۔ "پھر وہ اپنے سروں کے بل گمراہی میں ڈھکیل دئے گئے اور ابراہیم سے کہنے لگے ✦

۲ نمرود بادشاہ وقت تھا اس کے حکم سے حضرت ابراہیم جلتی آگ میں ڈالے گئے لیکن اللہ کی قدرت کہ وہ صحیح و سالم رہے۔

۳ ملک شام ۴ یعنی یعقوب پوتا عطا کیا

ہم نے انھیں پیشوا بنایا کہ ہمارے حکم سے وہ لوگون کی رہنمائی کرین۔ ان کی طرف ہم نے نیک کام کرنے
نماز پڑھنے اور زکوۃ دینے کا حکم بھیجا یہ سب ہماری عبادت کرنے والے تھے ﴿ لوط کو ہم نے اختیارات نبوت
اور علم دیا اور اس بستی سے اسے الگ کیا جہان کے لوگ گندے[1] کام کرتے تھے وہ برے اور بدکار لوگ تھے
ہمنے لوط کو اپنی رحمت مین داخل کیا۔ وہ ہمارے نیک بندون مین داخل تھا۔

قصہ نوح

ع بہت پرانی بات ہے کہ جب نوح نے ہمین پکارا اور ہم نے اسکی فریاد سنلی اور پھر ہم نے اسے اور اسکے
اہل کو طوفان کی بڑی مصیبت سے نجات دی اور مقابلہ اس قوم کے جو ہماری آیتون سے منکر تھی اسکی مدد کی بیشک
وہ بری قوم تھی ان سب کو ہم نے غرق کر دیا۔ داؤد اور سلیمان جب اس کھیت[3] کا فیصلہ کر رہے تھے جس
مین بکریان لوگون کی جا پڑی تھین تو ہم ان کے فیصلے دیکھ رہے تھے۔ ہم نے فیصلہ سلیمان کو [illegible] دیا
ہم نے دونو کو فیصلے کا سلیقہ اور علم دے رکھا تھا۔ اور ہم نے پہاڑون اور پرندون کو داؤد کا تابع
کر دیا تھا کہ اس کے ساتھ وہ اللہ کی تسبیح کرتے تھے۔ ہم نے ایسا ہی کیا تھا۔ ہم نے اسے ایک ملبوس (زرہ)
بنانا سکھایا تھا جو تمھین آپس کی زد سے بچائے کیا تم ہمارے شکرگزار نہین ہو؟ ہم نے ہوا[4] تند کو
سلیمان کا تابع کر دیا تھا اسکے حکم سے وہ اس ملک مین چلتی تھی جس مین ہم نے برکتین دی تھین۔ ہم سب
چیزون سے آگاہ تھے ﴿ بعض شیاطین[5] سلیمان کے لئے غوطے لگاتے تھے۔ اور دوسرے کام بھی کرتے تھے
ہم ان کو تھامے ہوئے تھے کہ وہ بھاگ نہ جائین ﴿ ایوب[6] نے جب اپنے رب کو پکارا اور کہا "مجھے بیماری لگ
گئی ہے تو سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے" ہم نے اسکی فریاد سنی اور اس کا دکھ دور کر دیا اور اسکو اسکے اہل
و عیال دے بلکہ اس کے ساتھ اتنے ہی اور اپنی رحمت سے اسے دئے عبادت کرنیوالونکے لئے یہ واقعہ یادگار رہے
گا ﴿ اسمعیل۔ ادریس۔ ذوالکفل[7] سب صبر کرنے والے تھے۔ ان سب کو ہم نے اپنی رحمت مین لیا۔ یہ نیک

حضرت داؤد

حضرت سلیمان

فیصلہ کا سلیقہ

---

[1] دیکھو سورہ ہود ۱۱ رکوع ۷ ﴿ [2] دیکھو سورہ ہود رکوع ۴ [3] قصہ یون ہے کہ ایک کھیت دوسرے کی بکریان چر گئین۔ حضرت داؤد
نے فیصلہ کیا کہ کھیت والے کو معاوضہ مین بکریان دیدی جائین حضرت سلیمان نے اس فیصلہ مین ترمیم پیش کی وہ یہ کہ بکریان صرف ایک
سال کے لئے دی جائین۔ اس اثنا مین جب تک دوسری کھیتی تیار نہ ہوگی وہ ان بکریون سے نفع اٹھاتا رہیگا [4] مفسرین نے لکھا ہے
کہ حضرت سلیمان کا تخت ہوا پر چلتا تھا ﴿ حضرت سلیمان کے وقت مین صنعت اور حرفت کی بڑی ترقی ہوئی تھی۔
[5] شیاطین سے یہان جن اور دیو مفسرین مراد لیتے ہین۔ آجکل بھی سمندر مین غوطہ لگا کر موتی نکالنے والے غیر معمولی انسان ہوتے ہین
ہر ایک سے یہ کام انجام نہین ہو سکتا۔ حضرت سلیمان جنون سے یہ کام لیتے تھے یا جنون سے اپنا تخت اٹھواتے تھے تو کیا محال ہے جب
انکی ایک جدا خلقت ہوا اور رنگ سے بیان کی جاتی ہے [6] حضرت ایوب پیغمبر پر مصیبت آئی مال و اسباب جل گیا اولاد مر گئی پھر بیماری بہت سخت لاحق ہوئی جھوی مرض
مین وہ مبتلا ہوا کئی برس تک وہ مبتلا رہے لیکن معبادت الہی اور صبر و شکر کرتے رہے۔ صبر ایوب اسی لئے ضرب المثل ہے جب اتنی مین کہ آئے تو بیماری نے نو ہوئی اور اولاد و جائداد
نصیب ہوئی [7] بعض نے انہین پیغمبر اور بعض نے بندہ صالح لکھا ہے۔

حضرت ادریس | حضرت ذوالکفل | حضرت ذوالنون | حضرت مریم

بندے تھے۔ اور ذوالنون[۱] جب خفا ہو کر چلا تو اس نے گمان کیا کہ ہم اس پر تنگی نہ کرینگے۔ پھر اندھیرے مین اس نے پکارا "اے اللہ تیرے سوا کوئی معبود نہین ہے تو پاک ہے مین نے ظلم کیا" ہمنے اسکی فریاد سن لی اور غم سے اسے نجات دی ہم اسی طرح مومنون کو نجات دیتے ہین۔ زکریا نے جب اپنے رب کو پکارا "ای میرے رب تو مجھے تنہا بے اولاد نہ چھوڑیو اور تو سب سے بہتر وارث ہے" ہم نے اسکی فریاد سُنی اور اسے یحییٰ عنایت کیا اور اس کے لئے اسکی بی بی کی اصلاح کر دی[۲]۔ یہ لوگ نیک کامون مین دوڑتے تھے۔ رجا اور خوف مین ہمین پکارتے تھے اور ہمارے آگے عاجزی کرتے تھے۔ وہ بی بی مریم جس نے اپنے ناموس کی حفاظت کی۔ ہم نے اپنی روح اسمین پھونکی اور اسکو اور اسکے بیٹے عیسیٰ کو جہان مین اپنی قدرت کی نشانی قرار دیا۔ مسلمانو! یہ سب لوگ باعتبار مذہب تمھارے ہی گروہ سے ہین۔ اور تم سب کا ایک ہی گروہ ہے۔ اور مین تمھارا رب ہون تم میری عبادت کرو۔ لوگون نے اختلاف کر کے اپنے دین کے ٹکڑے کر ڈالے ہین۔ لیکن سب کو ہمارے پاس واپس آنا ہوگا۔

ع جو کوئی نیک کام کرتا ہے اور ایمان رکھتا ہے اسکی کوشش بیکار نہ جائے گی۔ ہم اس کے اعمال نیک لکھ رہے ہین۔ جس[۳] بستی والون کو ہلاک ہونا مقدر ہے وہ اس وقت تک ہدایت کی طرف رجوع نہ ہونگے کہ یاجوج ماجوج[۴] کھولے جائین اور وہ ہر بلندی سے پھسلتے ہوے چلے آئین اور وعدہ قیامت قریب آ پہونچے۔ کافرون کی آنکھین یکایک کھلی کی کھلی رہجائین اور وہ کہنے لگین "افسوس کہ ہم اس سے غفلت مین تھے بلکہ ہمارا ہی قصور تھا"۔ اس دن کہا جائیگا "اب تم اور تمھارے معبود جو اللہ کے سوا تھے دوزخ کا ایندھن ہو۔ تمکو دوزخ مین جانا ہے۔ تمھارے معبود اگر سچے معبود ہوتے تو دوزخ مین نہ جاتے اب تم سب کو اسی مین ہمیشہ رہنا ہے"۔ دوزخ مین وہ گدھے[۵] کی آواز بولین گے

---

۱ حضرت ذوالنون پیغمبر تھے خدمت نبوت سے گھبرا کر بھاگے دریا مین ایک مچھلی نگل گئی۔ مچھلی کے پیٹ مین انہین اپنی غلطی کا تنبہ ہوا انھون نے کسی طرح نجات دی صحیح و سالم مچھلی کے پیٹ سے نکلے ان کا نام یونس تھا یونس مچھلی کے واقعہ سے یہ ذوالنون مشہور تھے جسکے معنی ہین مچھلی والا۔ ۲ حضرت زکریا کی بی بی مین جو بانجھ ہونے کا مرض تھا اسے اللہ نے زائل کر دیا اور ان کے بطن سے حضرت یحییٰ پیدا ہوے دیکھو سورہ مریم ۱۹ رکوع ۱

۳ یون بھی ترجمہ کیا گیا ہے "جس بستی کو ہم نے اسکی باشندونکی نافرمانی کی وجہ سے ہلاک کیا ممکن نہین کہ وہ باشندے ہمارے پاس واپس نہ آئین اتنا توقف ہوگا کہ یاجوج ماجوج الخ"

(بقیہ نوٹ صفحہ ۲۵۵ پر دیکھو)

اور کچھ سماعت نہ ہوگی۔ بیشک جن کے لئے بھلائی ہماری طرف سے پہلے مقدر ہو چکی وہ دوزخ
سے دور رکھے جائینگے اس کی آواز بھی وہ نہ سنین گے اور اس لطف مین جیسے
وہ خود چاہین گے ہمیشہ رہین گے۔ انھین قیامت کا بڑا خوف بھی پریشان نہین کریگا
فرشتے اُن سے ملین گے اور کہین گے۔ "یہی وہ دن ہے جس کا وعدہ تم سے دنیا مین
کیا جاتا تھا" اُس دن آسمان کو ہم اس طرح لپیٹین گے جیسے کہ مکتوبون کا کاغذ لپیٹا جاتا
ہے جس طرح پہلے ہم نے مخلوقات پیدا کئے تھے اسی طرح پھر دوبارہ انھین
پیدا کرینگے یہ وعدہ پورا کرنا ہمارے ذمے ہے۔ ہم ایسا ضرور کرینگے ٭ زبور مین بعد
نصیحت کے ہم نے لکھدیا ہے کہ ہمارے نیک بندے زمین کے وارث سلطنت
ہون گے ٭ اس مین بیشک پیغام رسانی ہے عبادت کرنے والون کے لئے ٭ اے
محمد! ہم نے تجھے تمام عالم کے حق مین رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ تو کہہ "لوگو! میرے
پاس تو یہی وحی آئی ہے کہ سوا اللہ واحد کے اور کوئی تمھارا معبود نہین ہے۔ تو کیا
تم اس پر ایمان لاتے ہو؟ اگر یہ لوگ نہ مانین تو ان سے کہہ "مین نے تم کو پورے
طور پر خبر دے دی۔ اور مجھے نہین معلوم کہ جس عذاب کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے
وہ قریب ہے یا بعید ہے۔ وہ اللہ کھلی ہوئی باتون اور تمھارے چھپے ہوے راز کو
جانتا ہے۔ مین نہین جانتا۔ شاید قیامت سے تمھاری لاعلمی اس لئے ہو
کہ اللہ کو تمھاری آزمائش منظور ہے اور ایک وقت تک وہ تمھین فائدہ پہونچانا

(بقیہ نوٹ صفحہ ۲۵۴)

۵۴ یہ آثار قیامت سے ہے کہ قوم یاجوج اور ماجوج کی روکنے والی دیوار ٹوٹ جائیگی اور وہ دیوار کے اس پار چلے آئین گے یعنی وہ لوگ جو شقی ازلی ہین اور ان کی تقدیر مین عذاب ہے قیامت تک اسلام اور توبہ کی طرف مائل نہ ہونگے۔ یاجوج اور ماجوج کے لئے دیکھو سورہ کہف ۱۸۔ رکوع ۶ ٭

۵۵ یون بھی ترجمہ ہوسکتا ہے "دوزخی وہان چلاتے رہین گے اور وہان دوسرے کی آواز بھی نہ سن سکین گے ٭

۵۱ دیکھو مسئلہ جبر و اختیار الاسلام فصل ۲ ۵

۵۲ زبور مین ہمنے ایسا اس لئے لکھا ہے تاکہ لوگ خدا کی عبادت کرین یعنی نیک کردار بنین اور سمجھین کہ نیک کردار ہونیسے سلطنت انکو نصیب ہوگی ٭

چاہتا ہے" پیغمبر نے کہا۔ "اے میرے رب! ہمارے اور کفار کے درمیان میں حق حق فیصلہ کردے لوگو! میرا رب رحمن ہے۔ جس سے ہم بمقابلہ اُن باتوں کی جو تم بیان کرتے ہو مدد مانگتے ہیں"

سورۂ حج

(مکی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ع۱ لوگو! اپنے رب سے ڈرو۔ زلزلہ قیامت بڑی سخت بات ہوگی اس دن اسے دیکھیں گی تو دودھ پلانے والیاں دودھ پینے والے بچوں کو بھول جائینگی اور حمل والیوں کے حمل گر جائینگے لوگ متوالے نظر آئیں گے۔ حالانکہ وہ متوالے نہ ہونگے۔ لیکن اللہ کا عذاب ہی ایسا سخت ہوگا + ایسے لوگ بھی ہیں جو بغیر جانے ہوئے اللہ کے بارے میں جھگڑتے ہیں اور ہر سرکش شیطان کے پیچھے ہو لیتے ہیں اسکی نسبت حکم لکھا جا چکا ہے کہ جو شیطان کا ساتھ دے گا اُسے وہ گمراہ کریگا اور عذاب دوزخ تک اُسی پونچا دیگا۔ لوگو اگر تمکو مر کر پھر جینے میں کچھ شک ہو تو سمجھو کہ ہم نے تمھیں مٹی سے نطفہ

سلہ اسمین احکام حج کے بھی بیانات ہیں +

سے پھر خون کے لوتھڑے سے پھر پوری اور ادھوری بوٹی سے پیدا کیا تاکہ ہم تم پر اپنی قدرت ظاہر کرین + ماؤن کے پیٹون مین ہم جس نطفے کو چاہتے ہین ایک وقت مقرر تک ٹھہراتے ہین اور پھر تمھین بچہ بنا کر نکالتے ہین تاکہ تم پھر جوانی کو پہونچو۔ تم مین سے کوئی مرجاتا ہی اور تم مین سے کوئی زیادہ نکمی عمر تک[۵۱] واپس لایا جاتا ہی تاکہ سب کچھ جان کر پھر کچھ نہ جانے + اے مخاطب! تو زمین کو دیکھتا ہی کہ بے حس و حرکت ہی پھر جب ہم اُس پر پانی برساتے ہین تو وہ لہلہانے اور اُبھرنے لگتی ہی اور ہر قسم کی خوشنما روئیدگی پیدا کرتی ہی + یہ دلیل ہی اللہ کے برحق ہونے کی اور اس بات کی کہ وہ مردون کو پھر جلائے گا اور وہ ہر شی پر قدرت ہی + قیامت کو آنا ہی۔ اس مین شک نہین اور جو قبرون مین ہین انھین اللہ اُٹھائے گا + جو کوئی شخص بے سمجھے ہوے بغیر کسی ہدایت اور کتاب منیر کے جانب حق سے اپنا شانہ پھیر کر اللہ کے بارے مین جھگڑتا ہی تاکہ لوگون کو اللہ کی راہ سے بہکائے دنیا مین اُسے رسوائی ہی اور قیامت کے دن ہم اُسے عذاب دوزخ چکھائین گے اے منکر! یہ بدلہ ہی اُن کا جو اعمال تیرے دونون ہاتھون نے پہلے سے کر رکھے تھے۔ بیشک اللہ اپنے بندون پر ظلم نہین کرتا +

ع ۲ آدمیون مین بعض ایسا بھی ہی جو اللہ کی عبادت بے اطمینانی[۵۲] سے کرتا ہی اگر اُسے فائدہ پہونچا تو مطمئن ہوگیا اور اگر مصیبت مین پڑا تو روگردان ہوگیا۔ دنیا کھوئی اور آخرت بھی کھوئی + یہی صریح نقصان کہا جاتا ہی۔ اللہ کے سوا وہ اُن چیزون کو بلاتا ہی جو نہ اُسے نقصان پہونچا سکتی ہین اور نہ نفع پہونچا سکتی ہین + یہی گمراہی بعید کہی جاتی ہی + اُن چیزون کو وہ بلاتا ہی جن کے نقصان نفع سے نزدیک تر ہین + ایسا کارساز ہی بُرا اور ایسا مصاحب بھی بُرا + اللہ مومنین نیکوکار کو ایسے باغون مین داخل کرے گا جن کے نیچے نہرین جاری ہین بیشک اللہ جو چاہتا ہی کرتا ہی + جو گمان[۵۳] رکھتا ہی کہ اللہ دنیا اور

۵۱ جب آدمی بہت بوڑھا ہوجاتا ہی تو مثل بچون کے اُس کے حواس خمسہ مین نقص آجاتا ہی + ۵۲ "علیٰ حرف" کا ترجمہ "بے اطمینانی سے" بعض نے "اُکھڑا اُکھڑا" بعض نے "ایک کنارہ پر" بعض نے "ڈانواڈول" غرض بہ کیا ہی + ۵۳ اللہ سے ہمیشہ امید رکھنی چاہیے وہ پوری ہوئی ہو۔ کسی کی خواہش کے خلاف کچھ ظہور مین آئے تو اُسے سمجھنا چاہیے کہ مصلحت اسی مین تھی۔ اور ایسا اعتقاد نہین رکھتا تو اُسے چاہیے کہ گلے مین پھانسی لگا کر مر رہے اور دیکھے کہ اُس کی شکایت رفع ہوئی اور اس طرح ہرگز شکایت رفع نہ ہوگی۔ شکایت تو جب ہی رفع ہوگی کہ وہ مرضی مولا از ہمہ اولیٰ سمجھے گا +

قدرت الٰہی

قیامت

آخرت مین اُسکا مددگار نہوگا تو اُسے چاہیے کہ اوپر کی طرف ایک رسّی تانے اور دنیا سے قطع تعلق کرے پھر دیکھے کہ آیا اس سے وہ شکایت اُس کی رفع ہوتی ہے جو موجب ناخوشی تھی۔ اسی طرح ہم نے قرآن مین کھلی کھلی دلیلین اتاری ہین۔ اللہ جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے ۔ مؤمنین ۔ یہودی صابئین[۵۲] ۔ نصاریٰ ۔ مجوس اور مشرکین ۔ ان سب کے درمیان بروز قیامت بیشک اللہ فیصلہ کر دے گا ۔ اللہ سب باتین دیکھتا ہے ۔ اے مخاطب تجھے نظر نہین آتا کہ آسمانون اور زمین کی تمام چیزین ۔ آفتاب ۔ ماہتاب ۔ ستارے ۔ پہاڑ ۔ درخت چوپائے اور بہت سے آدمی اللہ کو سجدہ کرتے ہین ۔ ایسے لوگ بھی بہت سے ہین جو سزاوار عذاب ہین ۔ جسے اللہ ذلیل کرتا ہے اُسے اور کوئی عزت نہین دے سکتا ۔ بیشک اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے ۔ یہ دو فریق مخالف باہم اپنے رب کے بارے مین لڑتے ہین ۔ ان مین سے کافرون کے لیے آگ کے کپڑے قطع کرائے گئے ہین ۔ ان کے سرون پر سے آب گرم ڈالا جائے گا جس سے اُن کی کھالین اعضائے اندرونی کے ساتھ جل جائین گی ۔ اُن کے مارنے کے لیے لوہے کے گرز ہین ۔ جب وہ گھبرا کر دوزخ سے نکلنا چاہین گے تو اُسی مین ڈھکیل دیے جائین گے اور کہا جائے گا "عذاب دوزخ کے مزے چکھو" ۔

دوزخ

ع ۳ اللہ مؤمنین نیکوکار کو ایسے باغون مین داخل کرے گا جن کے نیچے نہرین جاری ہین وہان انھین سونے کے کنگن اور موتی پہنائے جائین گے ۔ لباس اُن کا وہان ریشمی ہوگا ۔ دنیا مین انھین اچھی بات (کلمۂ طیبہ) کی ہدایت ہوئی تھی اور حمید (اللہ) کا راستہ دکھایا گیا تھا ۔ کافر لوگون کو اللہ کی راہ سے اور مسجد حرام مین کہ وہ وہان کے رہنے والون کے لیے اور باہر سے آنے والون کے لیے یکسان بنائی گئی ہے آنے سے روکتے ہین اور جو مسجد حرام مین شرارت سے کفر کرنا چاہتے ہین ان سب کو ہم آخرت مین دردناک عذاب کا مزہ چکھائین گے ۔

بہشت

کعبہ

ع ۴ اے محمدؐ وہ وقت یاد کر! جب ہم نے ابراہیم کے لیے خانۂ کعبہ کی جگہ مقرر کر دی اور اُسے حکم دیا کہ ہمارے ساتھ تو کسی کو شریک نہ کر اور میرے گھر کو طواف ۔ قیام ۔ رکوع اور

---

[۵۱] دیکھو سورۂ بقرہ ۲ رکوع ۸ ۔ [۵۲] شان نزول مین مختلف اقوال ہین ۔ ایک یہ بھی ہے کہ حضرت حمزہ حضرت علی اور حضرت ابو عبیدہ مسلمانون کی طرف سے تھے اور عتبہ ۔ شیبہ اور ولید کفار کی طرف سے تھے اور جنگ بدر مین یہ فریق لڑے تھے ۔ دیکھو تاریخ الاسلام طبع ثانی صفحہ ۱۰۱ ۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اہل کتاب اور اہل اسلام کی باہمی نزاعون کی طرف اشارہ ہے ۔

سجود کرنے والون کے لیے پاک رکھو ۔ اور لوگون مین حج کے لیے پکار دے کہ لوگ تیری طرف
پیادہ پا اور دبلی سواریون پر جو راہ دور سے آتی ہین آئینگے اور اپنے فائدون کو بھی
دیکھینگے اور مواشی چارپائے جو ہم نے انھین دے رکھے ہین اُن پر ایام معلومہ
مین اللہ کا نام لینگے ۔ لوگو! قربانی کو کھاؤ اور مصیبت زدہ محتاج کو کھلاؤ ۔ پھر لوگون کو
چاہیے کہ قربانی کے بعد اپنے بدن کا میل دور کرین ۔ اپنی منتین پوری کرین اور بیت عتیق
(خانۂ کعبہ) کا طواف کرین ۔ ایک بات یہ ہوئی ۔ اور جو کوئی اللہ کی قابل ادب چیزون کی
تعظیم کریگا تو وہ اُس کے رب کے پاس اُس کے لیے بہتری ہے ۔ تمام چارپائے باستثنا
اُن کے جو تمھین قرآن مین بتائے گئے ہین تمھارے لیے حلال ہین ۔ بتون کی گندگی سے
بچتے رہو اور جھوٹی بات بولنے سے ۔ یکایک اللہ کے ہو رہو کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ ۔ جو کوئی
اللہ سے شرک کریگا تو گویا وہ ایسا ہے کہ آسمان سے گر پڑا اور اُسے پرندے اُچک لے
گئے یا ہوا نے اُسے کسی دور جگہ جا گرایا ۔ ایک بات یہ ہوئی ۔ اللہ کے شعائر کا ادب کرنا
دلون کی پرہیزگاری ہے ۔ ان چارپایون مین ایک وقت خاص تک تمھارے لیے فائدے
ہین پھر ان کو بیت عتیق (خانۂ کعبہ) کے پاس لیجا کر قربانی کرنا چاہیے ۔

ع ۵ ہر امت کے لیے ہم نے قربانی قرار دی تھی کہ جو مواشی چارپائے اللہ نے انھین
دیے اُس پر وہ اللہ کا نام لین ۔ لوگو! تمھارا اللہ ایک ہے اُسی کی فرمانبرداری کرو ۔ اے محمد!
اُن عاجزی کرنے والون کو جن کے دل اللہ کا ذکر سنکر لرز جاتے ہین اور مصیبت پر صبر
کرنے والون اور نماز پڑھنے والون کو اور ہماری دی ہوئی چیز مین سے خرچ کرنے والون
کو جنت کی بشارت دے ۔ مسلمانو! قربانی کے اونٹ بھی اللہ کے شعائر (قابل ادب چیزون)
مین ہین ۔ تمھارے لیے اس مین بہت فائدے ہین ۔ اُن کو کھڑا رکھ کر اُن پر اللہ کا نام لو
اور جب وہ کسی پہلو گر پڑین تو اُن کو کھاؤ اور قناعت پیشون اور گدائی پیشون کو کھلاؤ ۔
ہم نے یون انھین تمھارے بس مین کر دیا ہے تاکہ تم شکر کرو ۔ اللہ تک ان کے گوشت اور
خون نہین پہونچتے لیکن تمھاری پرہیزگاری اُس تک پہونچتی ہے ۔ یون انھین اللہ نے

حلال و حرام

کذب

قربانی

۵۱ قربانی کھائینگے ۔ ۵۲ سورۂ مائدہ ۵۰ رکوع این ۔ ۵۳ یعنی بہت اوپر سے کوئی جاندار زمین پر گرے تو جسطرح
اُسے مرنا لازم ہے اُسی طرح شرک کرنے والون کو تباہ ہونا لازم ہے ۔ ۵۴ اللہ سے نامزد کی ہوئی چیزین جیسے حج اور قربانی ۔
۵۵ ذبح کرنے تک ان کے بال اور دودھ سے مستفید ہونا اور ان پر سواری کرنا جائز ہے ۔ ۵۶ لفظی معنی ہین پہلو گر پڑین [illegible]
سواری ۔ دودھ ۔ گوشت ۔ بال ۔ کھال وغیرہ سب ہی تو کام کی چیزین ہین ۔ ۵۷ اونٹ کھڑا کر کے ہی اسے ذبح کرو یہی سنت [illegible]

تمھارے بس مین کر دیا ہی تاکہ تم اللہ کی بڑائی کرو کہ اس نے تم کو جو دیعہ تعلیم احکام حج راہ دین دکھائی + اے محمدؐ! تو نیک کام کرنے والون کو جنت کی بشارت دے + بیشک اللہ ایمان والون کو اُن کے دشمنون سے بچاتا ہی۔ اللہ کسی دغاباز ناشکر گذار کو پسند نہین کرتا +

اجازت جہاد

ع کفار جو مسلمانون سے لڑتے ہین اُن کے ساتھ لڑنے کی مسلمانون کو اجازت دی گئی کیونکہ ان پر ظلم ہو رہا ہی + بیشک اللہ اُن لوگون کی مدد پر قادر ہی جو ناحق اپنے گھرون سے نکال دیے گئے محض اس لیے کہ یہ اللہ کو اپنا رب کہتے تھے۔ اگر اللہ ایک کو دوسرے سے باز نہ رکھتا تو کتنے صومعے۔ گرجے۔ عبادت خانے اور مسجدین جن مین اللہ کا نام بکثرت لیا جاتا ہی گرا دیے گئے ہوتے۔ اللہ اپنے مددگار کی مدد کرتا ہی + بیشک اللہ زبردست اور غالب ہی + ان مہاجرون کو اگر ہم ملک مین قائم کرین گے تو یہ نماز پڑھین گے۔ زکوٰۃ دین گے اچھے کام کے لیے حکم دین گے برُے کامون سے روکین گے۔ اور انجام کار تو اللہ کے اختیار مین ہی۔ اے محمدؐ! اگر تجھے یہ کفار جھٹلاتے ہین تو اس کے پہلے قوم نوح عاد۔ ثمود۔ قوم ابراہیم قوم لوط اور اصحاب مدین نے بھی اپنے پیغمبرون کو جھٹلایا تھا۔ اور موسیٰ بھی جھٹلایا گیا تھا۔ ہم نے کافرون کو مہلت دی تھی پھر ہم نے ان سے مواخذہ کیا تو ہماری خفگی کیسی تھی + کتنی نافرمان بستیان ہم نے برباد کین کہ اُن کی دیوارین اپنی چھتون پر گر پڑی ہین اور کتنے کنوین اور پکے محل بیکار پڑے ہین + کیا یہ لوگ ملک مین چلتے پھرتے نہین کہ ان کے دلون مین سمجھ آتی یا ان کے کان سنتے۔ آنکھین ہی اندھی نہین ہوتین بلکہ قلوب بھی سینہ کے اندر اندھے ہو جاتے ہین + اے محمدؐ! تجھ سے یہ لوگ عذاب کی جلدی کرتے ہین اور اللہ کبھی اپنا وعدہ خلاف نہین کرے گا + اللہ کا ایک دن تمھاری گنتی کے ہزار برس[۵۹] کے برابر ہوتا ہی + بہت سی بستیون کو جن مین ظلم ہوتا تھا ہم نے مہلت دی اور پھر ہم نے انھین پکڑا + سب ہی ہمارے پاس واپس آئین گے +

نصیحت

ع اے محمدؐ! تو لوگون سے کہہ دے اے لوگو! مین بظاہر تمھارا ڈرانے والا ہون + مومنین نیکوکار کے لیے بخشش ہی اور عزت کی روزی ہی۔ اور جو لوگ ہماری نشانیون کے ابطال کی کوشش اور ہمین عاجز کرنے کا خیال رکھتے ہین وہ دوزخی ہین + اے محمدؐ! تیرے پہلے جو رسول اور نبی ہم نے بھیجے تھے انھین بھی یہ معاملات

[۵۸] یہ پہلی آیت ہی جو باذن قتال مدینہ مین اتری دیکھو تاریخ الاسلام طبع ثانی صفحہ ۹۱ + [۵۹] سے ۵۲ جلدی کا ثبوت ہوتا

بھی آئے کہ اُن کی تمنا میں شیطان نے وسوسے ڈالے۔ لیکن اللہ نے شیطانی وسوسہ
مٹا دیے اور اپنی آیتیں مضبوط کیں + اللہ علیم اور حکیم ہے + ان معاملات میں اللہ کو یہ
منظور رہا کہ وسوسۂ شیطانی سے مریض القلوب اور سخت دلوں کو آزمائے۔ بیشک یہ
ظالم کفار مخالفت بعید میں ہیں + اور اے محمدؐ ان معاملات سے یہ بھی منظور الٰہی رہا
ہو کہ ذی علم لوگ وحی کو اپنے رب کی طرف سے برحق جان کر اُس پر ایمان لائیں اور
اُن کے قلوب اللہ کی طرف گرویدہ ہو جائیں۔ اللہ مومنوں کو سیدھی راہ دکھاتا ہے +
کفار اُس وقت تک وحی سے شک کریں گے یہاں تک کہ اُن پر یکایک قیامت آ جائے
یا منحوس دن کا عذاب اُن پر نازل ہو + اُس دن اللہ کی حکومت ہوگی + وہ لوگوں کے
اختلافات باہمی کا فیصلہ کرے گا + مومنین نیکوکار آسائش کے باغوں میں ہوں گے
اور کفار ہماری آیتوں کے جھٹلانے والے ذلت کے عذاب میں مبتلا ہوں گے +

مہاجرین و مجاہدین

ع ۸ اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والے جب مارے جائیں گے یا مریں گے تو اُن کو
ضرور عمدہ روزی دیجائے گی + بیشک اللہ سب سے بہتر روزی دینے والا ہے + وہ
انھیں ایسی جگہ پہونچائے گا کہ وہ خوش ہو جائیں گے۔ اللہ واقف اور بردبار ہے +

قدرت الٰہی

یہ تو ہو کر رہے گا + اور جس نے دشمن کو اُتنا ہی ستایا جتنا کہ وہ خود ستایا گیا تھا اور
اس کے بعد اُس پر پھر زیادتی ہوئی تو اس مظلوم کی اللہ ضرور مدد کرے گا + بیشک
اللہ معاف کرنے والا اور بخشنے والا ہے + یہ اس لیے ہے کہ اللہ میں سب قدرت ہے وہ دن
میں رات کو اور رات میں دن کو داخل کرتا رہتا ہے۔ اللہ بیشک سننے والا دیکھنے والا
ہے۔ یہ قدرت اللہ میں اس لیے ہے کہ وہی برحق ہے۔ اور اُس کے سوا جنھیں لوگ
پکارتے ہیں وہ سب باطل ہیں۔ اللہ ہی بڑا عالیشان ہے + اے مخاطب! کیا تو نے
دیکھا نہیں کہ اللہ آسمان سے پانی برساتا ہے اور زمین سرسبز ہو جاتی ہے۔ اللہ بیشک مہربان
اور آگاہ ہے + اُسی کے لیے سب وہ چیزیں ہیں جو آسمانوں اور زمین میں ہیں۔ بیشک
اللہ بے نیاز اور سزاوار حمد ہے +

ع ۹ اے مخاطب! کیا تو نے دیکھا نہیں کہ تم لوگوں کے لیے اللہ نے تمام چیزیں

سلہ وحی اور پیغمبروں کی ذاتی تمناؤں اور خیالات میں فرق ہے۔ ذاتی خیالات کے متعلق کبھی پیغمبروں سے بھی غلطی ہوتی
تھی۔ بعد وحی سے اُس کی اصلاح ہو جاتی تھی۔ عالم الغیب ہونا ذات باری کی صفت ہے پیغمبروں کی یہ شان نہیں ہوتی ہے

قدرت الٰہی

زمین کی مسخر کر رکھی ہین اور اُسی نے کشتی کو مسخر کیا ہی جو اُس کے حکم سے دریا مین رواں ہی وہی آسمان کو زمین پر گرنے نہین دیتا۔ مگر جب اُس کا حکم ہوگا وہ گر پڑے گا۔ بیشک اللہ آدمیون پر بڑا شفیق اور مہربان ہی+ اُسی نے تمھین جان دی پھر موت دے گا اور پھر تمھین جلائے گا۔ بیشک انسان بڑا ناشکرگذار ہی+ ہم نے ہر ایک امت کے لیے عبادت کے طریقے بنا رکھے ہین جس پر وہ چلتے ہین۔ اُنھین چاہیے کہ وہ اے محمدؐ! تجھسے اس طریقۂ اسلام مین جھگڑا نکرین اور تو اپنے رب کی طرف لوگون کو بلاتا رہ+ بیشک تو راہ مستقیم پر ہی+ اور اگر تجھ سے وہ لڑین تو کہدے "اللہ تمھارے اعمال کو خوب جانتا ہی+ تمھارے باہمی اختلاف کا فیصلہ اللہ قیامت کے دن کرے گا" اے محمدؐ! کیا تجھے معلوم نہین ہی کہ اللہ آسمان وزمین کی خبر رکھتا ہی؟ کتاب (لوح محفوظ) مین یہ سب باتین درج ہین۔ اللہ کے لیے یہ سب کچھ آسان ہی+ کفار اللہ کے سوا اُن چیزون کی عبادت کرتے ہین جن کے بارے مین نہ اللہ نے کوئی سند اتاری ہی اور نہ اُن کے پاس کوئی عقلی دلیل ہی۔ ظالمون کے لیے بروز قیامت کوئی مددگار نہوگا+ جس وقت ہماری کھلی ہوئی آیتین کافرون کو سُنائی جاتی ہین تو اُن کے چہرون پر تو ناخوشی پاتا ہی۔ اور قریب ہوتا ہی کہ ہماری آیتون کے سُنانے والون پر وہ حملہ کرین+ تو کہہ "اس سے بھی بدتر مین تمھین ایک شے سناؤن؟ وہ دوزخ ہی+ اُس کا وعدہ کفار کے لیے اللہ نے کیا ہی اور وہ بُرا ٹھکانا ہی+

نصیحت

ع ۱۰ لوگو! مثال کہا جاتا ہی۔ اسے کان لگا کر سنو جنھین تم بجائے اللہ کے پوجتے ہو وہ سب مل کر ایک مکھی بھی نہین پیدا کر سکتے+ اور اگر مکھی کوئی چیز اُن سے چھین لے تو اُس سے واپس نہین لے سکتے+ طالب[1] اور مطلوب دونون کا ضعف ظاہر ہی+ ان لوگون نے جیسا کہ چاہیے اللہ کی قدر نہین جانی+ بیشک اللہ بڑا زبردست اور غالب ہی+ اللہ فرشتون اور آدمیون مین سے اپنے پیغام پہونچانے والے منتخب کرتا ہی+ اللہ بیشک سنتا جانتا ہی+ وہ لوگون کے اگلے پچھلے حالات سے باخبر ہی۔ اللہ ہی پر سب کامون کا مدار ہی+ ایمان والو! رکوع کرو۔ سجدے کرو اور اپنے رب کی عبادت کرو اور نیکی کرو تاکہ تم فلاح پاؤ+ اللہ کی راہ مین جہاد (کوشش) کرو جو جہاد (کوشش) کرنے کا حق ہی+

[1] طالب سے مراد بت اور مطلوب سے مراد مکھی ہے۔ یعنی جب مکھی ایسی ضعیف مخلوق پر بھی بتون کا اختیار نہین چل سکتا تو بتون کا ضعف ظاہر ہے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ طالب سے بت پرست اور مطلوب سے بت مراد لیے جائین+

اُس نے تم کو انتخاب کیا ہے اور دین مین تم پر کوئی سختی نہین کی ہے وہی دین اُس نے تمھارے لیے تجویز کیا ہی جو تمھارے باپ ابراہیم کا تھا اُس[۵۲] نے تم کو اگلی کتابون مین مسلمان پہلے[۵۳] سے موسوم کیا اور اب اس قرآن مین بھی ایسا ہی موسوم کیا تاکہ رسول گواہ ہو تم پر اور تم گواہ ہو دوسرے لوگون پر۔ نماز پڑھو۔ زکوٰۃ دو اللہ کا سہارا ڈھونڈھو وہ تمھارا کارساز ہی۔ تو کیسا اچھا کارساز ہی۔ اور کیسا اچھا مددگار ہی

(اٹھارھوان پارہ)

سورۂ مومنون[۲۳]

(مکی[۵۵])

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نیکوکار

ع اُن مومنون کے لئے فلاح ہی۔ جو نماز مین عاجزی کرتے ہین۔ لغویات سے الگ رہتے ہین زکوٰۃ دیتے ہین اور اپنی شرمگاہون کی حفاظت کرتے ہین باستثنا اپنی بیبیون یا اپنی لونڈیون کے کہ اس صورت مین اُن پر کچھ الزام نہین ہی۔ لیکن جو ان کے علاوہ کے طلبگار ہون وہ حد سے بڑھنے والے ہین۔ اپنی امانتون اور اپنے عہد کا پاس کرنے والے اور اپنی نمازون کا خیال رکھنے والے وارث آدم ہین اور فردوس کی میراث پاوینگے اور اُس مین ہمیشہ رہینگے۔ ہم نے مٹی کے ست سے آدمی پیدا کیے۔ پھر اُسے نطفہ بناکر ایک محفوظ جگہ پر رکھا پھر نطفہ کو لوتھڑا کیا پھر اُس لوتھڑے کی بوٹی بنائی پھر بوٹی کو ہڈی بناکر ہڈی پر گوشت چڑھایا پھر اُسے ایک دوسری مخلوق بناکر کھڑا کیا۔ اللہ ہی بابرکت ہی جو سب سے بہتر خالق ہی۔ پھر لوگو! تمھین اس کے بعد مرنا ہی اور پھر قیامت

بچہ شکم مادر مین

---

۵۲ یعنی گذشتہ کتابون مین مسلمانون کا ذکر ہی اور قرآن مین اہل ایمان کو مسلم یعنی مسلمان کا لقب دیا گیا ہی۔ اور یہ بھی کہا گیا ہی کہ ابراہیم نے جو دعا کی تھی کہ اے رب مجھے مسلم بنا اور میری نسل کو بھی مسلم بنا۔ اسی کی طرف اشارہ ہوا اور اسی تقدیر مین ترجمہ یون ہوگا ابراہیم نے تمکو پہلے مسلمان موسوم کیا تھا اور اب اس قرآن مین بھی تم اسطرح موسوم ہوئے۔ ۵۳ مسلمانان زمانہ رسول کی طرف اشارہ ہی کہ اللہ نے رسول بھیجکر اتمام حجت کی اور رسول اللہ اس پر گواہ ہوئے اور زمانہ رسول کے مسلمانون کے ذریعہ سے آئندہ نسلون پر اتمام حجت ہوئی۔ ۵۵ اس مین مومنین پر جو عنایات الٰہی ہین ان کا ذکر ہی۔

کے دن تم اُٹھائے جاؤ گے ۔ ہم نے تمھارے اوپر سات آسمان بنائے ہین اور پیدا کرنے مین ہم ناآری نہ تھے ۔ ہمنے آسمان سے پانی ایک اندازے سے برسایا ۔ پھر اُسے زمین پر ٹھہرایا ۔ ہم اُسے نکال لیجانے پر بھی قادر ہین ۔ پھر اُس کے ذریعے تمھارے لئے ہم نے کھجورون اور انگورون کے باغ پیدا کیے ۔ اُس مین تمھارے لیے بہت سے میوے ہوتے ہین اور تم انھین کھاتے ہو ۔ ہمنے وہ درخت (زیتون) پیدا کیا ہی جو طورِسینا (پہاڑ) پہ ہوتا ہی اور کھانے والون کے لیے گویا روغن اور سالن لیے ہوے اوگتا ہی ۔ بے شک تمھارے لیے چارپایون مین بھی عبرت ہی ۔ اُن کے پیٹون مین جو کچھ ہی اُسی مین سے ہم تمھین دودھ پلاتے ہین اور اُن مین تمھارے لیے بہت سے فائدے ہین اُنھین تم کھاتے ہو اور اُن پر اور کشتیون پر چڑھے چڑھے پھرتے ہو ۔

دودھ

ع ۲ ہم نے نوح کو اُس کی قوم کی طرف بھیجا تو نوح نے کہا " لوگو! اللہ کی عبادت کرو اُس کے سوا کوئی دوسرا معبود تمھارا نہین ہی ۔ کیا تم اُس سے ڈرتے نہین ؟ اس پر سرداران قوم جو منکر تھے آپس مین بولے " تمھاری طرح یہ بھی ایک آدمی ہی ۔ تم پر یہ فوق لے جانا چاہتا ہی ۔ اور اگر اللہ چاہتا تو فرشتے بھیجتا ۔ ہم نے تو ایسی بات اپنے اگلے بزرگون سے نہین سُنی ۔ یہ ایک آدمی ہی کہ اس کو جنون ہو گیا ہی ۔ چندے اس کا انتظار کرو " نوح نے کہا " اے میرے رب! یہ لوگ مجھے جس امر مین جھٹلاتے ہین تو اُس مین میری مدد کر " ہم نے نوح کی طرف وحی بھیجی کہ " ہمارے زیر نظر ہمارے حکم کے مطابق کشتی بنا " جب ہمارا حکم عذاب آنے کو ہو اور تنور اُبلنے لگین تو دو دو جوڑے ہر ایک جانور کے کشتی مین رکھ لے اور اپنے گھر والون کو بھی بٹھالے باستثنا اُن کے جن کے لیے پہلے سے غرق ہونے کا حکم ہو چکا ہی ۔ اور جن لوگون نے نافرمانیان کی ہین اُن کے بارے مین ہم سے کچھ خطاب نہ کرنا کہ اُن کو ڈوبنا ہی ۔ پھر جب تو اپنے ہمراہیون کے ساتھ کشتی مین بیٹھا تو کہنا کہ " اُس اللہ کا شکر ہی جس نے ظالم لوگون سے ہمین نجات دی " اور کہنا " اے میرے رب! مجھے مبارک مقام پر اُتار تو سب سے بہتر اُتارنے والا ہی " ۔ بے شک ان واقعات مین قدرت الٰہی کی نشانیان ہین اور ہم کو اس طرح لوگون کا امتحان لینا تھا ۔ پھر اُن کے بعد ہمنے دوسری جماعت پیدا کی اور اُن مین ہم نے انھین مین کا ایک رسول بھیجا اور اُس نے

قصۂ نوح

کشتیٔ نوح

۱ یعنی پانی کو پھر خشک کر دین یا اُسکے فوائد زائل کر دین ۔ ۲ دیکھو سورۂ ہود ۱۱ رکوع ۳ و ۴ ۔ ۳ روز ازل مین ۔

لوگون کو سمجھایا اور کہا یہ اللہ کی عبادت کرو اُس کے سوا دوسرا تمھارا معبود نہین ہی + کیا تم اللہ سے ڈرتے نہین ؟ +

ع اُس قوم کے سردار جو منکر تھے اور آخرت کے آنے کو جھٹلاتے تھے اور حیات دنیا مین ہم نے اُنھین آسودہ بنا رکھا تھا - بولے یہ لوگو ! یہ (صالح) بھی تم سا ایک آدمی ہی جو تم کھاتے ہو وہی یہ بھی کھاتا ہی اور جو تم پیتے ہو وہی یہ بھی پیتا ہی - اگر تم نے اپنے ایسے آدمی کی پیروی کی تو ضرور تم اس صورت مین خسارے مین رہوگے + کیا یہ تم سے کہتا ہی کہ تم مرکر اور مٹی اور ہڈیان ہو کر پھر نکالے جاؤگے ؟ + یہ باتین جو تم سے کہی جاتی ہین بعید اور دور از وہم و گمان ہین + یہی ہماری حیات دنیا ہی کہ ہم مرتے ہین اور جیتے ہین اور پھر ہمین اٹھنا نہین ہی + یہ ایک ایسا شخص ہی کہ جس نے اللہ پر جھوٹ بہتان باندھا ہی - ہم اس کا یقین نہ کرین گے " صالح نے کہا " اے میرے رب ! میری مدد کر یہ مجھے جھٹلاتے ہین " اللہ نے کہا " قریب ہی کہ انھین ضرور ندامت اٹھانا پڑے گی " + پھر انھین ہمارے وعدۂ برحق کے مطابق آواز سخت کے عذاب نے آپکڑا اور ہم نے انھین خس و خاشاک کی طرح پامال کر دیا - ظالم لوگون پر لعنت ہی + پھر اُن کے بعد ہم نے دوسری اُمتین پیدا کین + کوئی امت اپنے وقت سے نہ آگے بڑھ سکتی ہی اور نہ پیچھے رہ سکتی ہی + پھر ہم پے در پے اپنے رسول بھیجتے رہے + جب کسی امت کے پاس اُسکا رسول آیا تو اُنھون نے اُسے جھٹلایا پھر ہم نے ایک کے پیچھے ایک کو تباہ کر کے اُن کے افسانے بنا دیے + تو لعنت ہی اُن لوگون پر جو ایمان نہین لاتے + پھر ہم نے اپنی نشانیون اور دلیل ظاہر کے ساتھ موسیٰ اور اُس کے بھائی ہارون کو فرعون اور اُس کے سردارون کے پاس بھیجا - وہ سرکش تھے شیخی مین آگئے اور کہنے لگے " کیا ان دو شخصون پر ایمان لائین جو ہمارے ہی سے ہین اور ان کی قوم ہماری خدمت گذار ہی ؟ " + غرضکہ انھون نے ان دونون کو جھٹلایا اور ہلاکت مین آگئے + ہم نے اس کے بعد موسیٰ کو کتاب (توریت) دی تاکہ اُس کے تابعین ہدایت پائین + ہم نے ابن مریم (عیسیٰ) اور اُس کی مان (مریم) کو اپنی قدرت کی نشانی بنایا اور اُن دونون کو ایک ٹھہرنے کے قابل تھا و آب ٹیلہ پر پناہ دی +

حضرت صالح

حضرت موسیٰ

حضرت عیسیٰ

۵ زندہ کیے جاؤگے + ۵ دیکھو سورۂ ہود ۱۱ رکوع ۶ + ۵ دیکھو سورۂ یونس ۱۰ رکوع ۸ و ۹ + ۵ دیکھو سورۂ مریم ۱۹ رکوع ۲

ع ہم اپنے رسولون سے کہتے رہے ہین کہ اے رسولو اچھی چیزین کھاؤ اور نیک کام کرو مین تمھارے اعمال سے واقف ہون + یہ تمھارا تمام گروہ ایک ہی گروہ ہی اور مین تم سب کا پروردگار ہون - تم مجھ سے ڈرتے رہو + پھر لوگون نے آپس مین پھوٹ کرکے اپنا اپنا دین جدا کرلینا + جو دین جس فرقہ کے پاس ہے وہ اُسی مین خوش ہی + اے محمدؐ! تو ان کو ایک وقت تک[۱] غفلت مین رہنے دے + کیا یہ لوگ خیال کرتے ہین کہ انھین مال اور اولاد سے ہماری امداد کرنا انھین جلد فائدہ پہونچانے کی غرض سے ہی؟ + نہین بلکہ یہ سمجھتے ہی نہین + بے شک اپنے رب کے خوف سے ڈرنے والے - اپنے رب کی آیتون پر ایمان لانے والے - اپنے رب کے ساتھ شرک نہ کرنے والے اور وہ لوگ جو جتنا دیتے بن پڑتا ہی اُتنا اللہ کی راہ مین دے کر بھی دل مین یہ کھٹکا رکھتے ہین کہ اُنھین اپنے رب کی طرف جانا ہی - یہ ہین نیک کامون مین جلدی کرنے والے اور یہ ہین نیک کامون مین سبقت کرنے والے ہم کسی شخص کو اُس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہین دیتے اور ہمارے یہان لوگون کے اعمال کی کتاب ہی جو ٹھیک سب کے حالات بتاتی ہی - کسی پر ظلم نہین ہوتا + لیکن[۲] ان لوگون کے قلوب ان باتون سے غفلت مین ہین اور غفلت کے علاوہ اور بھی اعمال بد ہین جن کے یہ مرتکب ہوتے رہتے ہین + یہان تک کہ جب ہم ان مین سے خوش حال لوگون کو عذاب مین مبتلا کرین گے تو یہ فوراً فریاد کرین گے + تو حکم ہوگا کہ اب فریاد نہ کرو تم کو ہماری مدد نہین مل سکتی ہماری آیتین جب تمھین پڑھ کر سنائی جاتی تھین تو تم اُلٹے ہوے اُن آیتون کا مشغلہ بناتے ہوے بیہودہ بکواس کرتے ہوے اُلٹے پاؤن بھاگتے تھے + کیا ان لوگون نے ہمارے قول (قرآن) پر غور نہین کیا! یا ان کے پاس کوئی ایسی بات آئی جو ان کے اگلے بزرگون کے پاس نہین آئی تھی اس لیے انھین تعجب ہوا + یا یہ اپنے رسول کی راستبازی کو جانتے نہ تھے اس لیے اُس سے انکار کرتے ہین + یا اپنے رسول کو مجنون کہتے ہین + حالانکہ وہ امر حق ان کے پاس لایا ہی اور ان مین سے اکثر امر حق سے کارہ ہین + اگر[۳] امر حق ان کی خواہشون کے

تکلیف بقدر طاقت

نسبت

---

[۱] موت تک یا حکم جہاد تک + [۲] یون بھی ترجمہ کیا گیا ہی کہ لیکن کفار کے قلوب اس کتاب سے بے خبر ہین اور اسکے سوا اور بھی اُن کے اعمال بد ہین جن کے وہ مرتکب ہوتے رہینگے جیسا کہ روز ازل مین مقدر ہو چکا ہو + [۳] اگر دین حق ان کی خواہشون کے مطابق ہوتا تو ظاہر ہو کہ تمام عالم درہم برہم ہو جاتے۔

مطابق ہوتا تو آسمان و زمین اور اُن کی درمیانی چیزین سب درہم برہم ہوجاتین + ہم نے[1] انھین کے حالات انھین سنائے ہین اور یہ اپنے ہی حالات سننے سے اعراض کرتے ہین + اے محمدؐ! کیا تو ان سے کچھ اجرت مانگتا ہو۔ تیرا رب ان سے بہتر اجرت دے گا وہ سب سے بہتر رازق ہو + تو انھین سیدھی راہ پر بلاتا ہو + اور آخرت پر ایمان نہ لانے والے راستے سے بھٹکے ہوے ہین + اگر ہم ان پر رحم کرین اور جو تکلیفین انھین پہونچتی ہین انھین دور کر دین جب بھی یہ اپنی سرکشی پر اصرار کرین گے اور بھٹکتے پھرین گے ہم نے انھین مبتلاے عذاب کیا پھر بھی یہ اپنے رب کی طرف مائل نہین ہوئے اور نہ عاجزی کی + یہان تک کہ جب ان پر عذاب[2] سخت کا دروازہ ہم نے کھول دیا اُس وقت دفعتہً ان کی آس ٹوٹ گئی +

ع ۵ اُسی اللہ نے تمھارے کان۔ آنکھین اور دل پیدا کیے ہین + تم لوگ بہت ہی کم شکر کرتے ہو۔ اُسی نے تمھین زمین مین پھیلایا ہو اور اُسی کی طرف تمھین حاضر ہونا ہوگا وہی پیدا کرتا ہو اور وہی مارتا ہو۔ رات اور دن کا پھیرنا اُسی کے اختیار مین ہو۔ کیا یہ تمھاری سمجھ مین نہین آتا؟ + بلکہ اگلے لوگون کی سی باتین یہ کہتے ہین + یعنی کہتے ہین کیا جب ہم مرجائین گے۔ مٹی ہو جائین گے اور ہڈیان رہ جائین گی تو کیا ہم پھر اٹھائے جائینگے؟ ہم سے اور ہمارے پہلے ہمارے بزرگون سے ایسا ہی وعدہ ہوتا آیا ہو۔ یہ اگلے لوگون کے صرف ڈھکوسلے ہین" + اے محمدؐ! تو پوچھ "اگر تم جانتے ہو تو کہو کہ زمین اور اُس کے اندر کی چیزین کس کی ہین؟" + وہ یہی کہین گے کہ اللہ کی ہین + تو کہہ کہ پھر تم سوچتے کیون نہین؟ اے محمدؐ! تو پوچھ "ساتون[3] آسمانون کا مالک کون ہو اور عرش عظیم کا مالک کون ہو؟" وہ یہی کہین گے کہ اللہ ہو + تو کہہ کہ پھر تم ڈرتے کیون نہین ہو؟ تو پوچھ "اگر تمھین علم ہو تو بتاؤ کہ ہر چیز پر اختیار کس کا ہو اور کون وہ ہو جو دوسرون کو پناہ دیتا ہو اور خود کسی کی پناہ مین نہین رہتا؟" + وہ یہی کہین گے کہ "اللہ" تو کہہ کہ پھر تمھاری عقل کیون ماری گئی ہو؟ + ہم نے امر حق ان کے پاس پہونچا دیا ہو اور یہ بے شک جھوٹے ہین + نہ تو اللہ نے کسی کو بیٹا بنایا ہو نہ اُس کے ساتھ کوئی اور معبود ہو اور نہ ہر ایک معبود اپنی مخلوق کو اپنے ساتھ لیے پھرتا

---

[1] یعنی بذریعہ قرآن اور بذریعہ رسول کافرون کو اُن کے اعمال بد کی برائیان بتائی گئین تو وہ منحرف ہوگئے [1a] قتل بدر +

[2] عذاب قیامت + [3] دیکھو آفرینش ارض و سما ۔ ۱۲ الاسلام فصل ۲۰ +

دلیل وحدت

اور ایک دوسرے پر غالب آجاتا + پاک ہو اللہ اُن خرافات باتون سے جو یہ بیان کرتے ہین
غائب اور حاضر کا وہ جاننے والا ہو اور شرک سے بالاتر ہو +

ع اے محمدؐ! تو دعا کر "اے میرے رب! اگر دکھائے تو مجھکو وہ عذاب جس کا وعدہ
کافرون سے کیا گیا ہو تو اے میرے پروردگار! تو ان ظالمون مین مجھے شامل نہ کرنا +" اے محمدؐ
ہم تو قادر ہین کہ اپنا عذاب تجھے دکھا دین + بدی کا دفعیہ تو بھلائی کے ساتھ کر۔ ہمین خوب
معلوم ہو جو کچھ وہ تیری نسبت کہتے ہین + اے محمدؐ! تو کہہ "اے میرے رب! مین شیطانی
وسوسون سے تیری پناہ ڈھونڈھتا ہون۔ اور اے میرے رب! اس سے بھی تیری پناہ
مانگتا ہون کہ شیاطین میرے پاس آئین" + یہ کفار نہ مانین گے یہان تک کہ جب ان مین سے
کسی کو موت آئے گی تو وہ کہے گا "اے میرے رب! پھر مجھے دنیا مین بھیجکہ مین اُس دنیا
مین جسے چھوڑ آیا ہون جاکر نیک کام کرون" + ہم فرشتون سے کہین گے "ہرگز نہین یہ ایک
بات ٹھہرائی ہوئی جو یہ کہتا ہو + لوگون کے مرنے کے بعد ایک عالم برزخ ہو جس مین انھین

عالم برزخ

روز قیامت تک رہنا ہوگا + جب صور پھونکا جاے گا تو نہ اُن کی باہم رشتہ داریان اُس دن
باقی رہین گی اور نہ ایک دوسرے کے حال پوچھین گے + پس جن کے اعمال کا وزن بھاری
ہوگا وہی فلاح پائین گے + اور جن کا وزن ہلکا ہوگا وہی خسارے مین ہون گے اور ہمیشہ کے
لیے جہنم مین رہین گے + آگ اُن کے مُنھ کو جھلسے گی اور وہ بُرے مُنھ بنائے ہوے ہون گے + ہم
اُن سے پوچھین گے "کیا ہماری آیتین تھین پڑھکر سُنائی جاتی تھین تو تم انھین جھٹلاتے
نہ تھے؟" وہ جواب دین گے "اے ہمارے رب! ہماری کم بختی ہم پر غالب تھی اور ہم
گمراہ تھے + اے ہمارے رب! ہمین اس سے نکال پھر ہم دوبارہ قصور کرین تو بیشک
ہم قصوروار ہین" + اللہ کہے گا "اس آگ مین بحالت خواری رہو اور مجھ سے بات نہ کرو +
میرے بندون مین ایک گروہ تھا جو کہتا تھا اے ہمارے رب! ہم ایمان لائے ہمارے
قصور معاف کر اور ہم پر رحم کر تو سب سے بہتر رحم کرنے والا ہو" تو تم تمسخر کرتے تھے۔ یہانتک
کہ اس تمسخر نے میری یاد تمھین بھلا دی تھی اور تم اُن سے مذاق کرتے تھے + آج ہم نے
انھین اُن کے صبر کا بدلہ دیا اور وہ اپنی مراد کو پہونچے [۵۱] + اللہ دوزخیون سے پوچھیگا
دنیا مین تم کتنے برس رہے" + وہ کہین گے "ہم ایک دن [۵۲] یا اس سے بھی کم رہے۔ جو گنتے

سلہ [۵۱] دشمنون کے ساتھ مدارا سلہ [۵۲] باعتبار آخرت کے دنیا کے قیام کا زمانہ بہت قلیل ہے +

رہے ہوں اُن سے پوچھ لے ÷ اللہ کہے گا ”تم تھوڑی ہی دیر رہے تھے۔ اے کاش تم ایسا ہی سمجھے ہوتے“۵۱ لوگو! کیا تم سمجھتے ہو کہ ہم نے تمھیں بیکار پیدا کیا ہی اور تمھیں ہمارے پاس واپس آنا نہیں ہی؟ ÷ اللہ بادشاہ برحق بالاتر ہی ÷ اُس کے سوا کوئی معبود نہیں ہی عرش بزرگ کا وہ مالک ہی ÷ اللہ کے ساتھ جو دوسروں کو معبود ٹھہراتے ہین وہ کوئی دلیل نہین رکھتے۔ اس کا حساب اُن کے رب ہی کے پاس ہوگا ÷ کافرون کو فلاح نہ ہوگی ÷ اے محمدؐ! تو کہہ ”اے میرے رب! معاف کر اور رحم کر تو سب سے بہتر رحم کرنے والا ہی“ ÷

سورۂ نور ۵۲

(مدنی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ع ۱ یہ ایک سورہ ہم نے نازل کیا ہی اور یہ ہمارا ہی باندھا ہوا دستور العمل ہی ÷ ہم نے اس مین کھلے کھلے احکام نازل کیے ہین تاکہ تم مسلمان ان کو یاد رکھو ÷ عورت اور مرد زنا کرین تو ہر ایک کو اُن مین سے سَو سَو درّے۵۳ مارو۔ اللہ کے دین مین تم اُن پر ترس نہ کھاؤ ÷ اگر تم اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہو۔ اور چاہیے کہ اُن کی سزا کے وقت مسلمانون کی ایک جماعت موجود رہے ÷ بدکار مرد۵۴ زنِ بدکار یا زنِ مشرکہ ہی سے نکاح کرے گا ÷ بدکار عورت سے نکاح نہ کرے گا مگر مرد بدکار یا مشرک۔ مومنین کے لیے ایسے تعلقات حرام۵۵ ہین ÷ جو لوگ پاک دامن عورتون پر تہمت زنا لگائین اور چار گواہ نہ لاسکین تو انھین اسّی درّے مارو۔ اور کبھی اُن کی شہادت قبول نہ کرو۔ اور یہ خود بدکار ہین ÷ مگر جو لوگ ایسا کرکے توبہ کرلین اور عادت درست کرلین تو اللہ بے شک بخشنے والا مہربان ہی ÷ جو لوگ

زنا کی سزا

نکاح بین المسلمین والمشرکات

تہمت زنا

۵۱ یعنی دنیا کے قیام کا زمانہ کم سمجھتے اور دنیا مین دل نہ لگاتے اور موت کو یاد رکھتے ÷ ۵۲ اس سورہ مین اللہ کے نور کی مثال بیان کی گئی ہی ÷ ۵۳ یعنی سَو سَو کوڑے مارو لیکن کوڑے اُسوقت ہین کہ مجرم غیر محصن ہو اور کسی محصنہ سے بنکاح وطی نہ کرچکا ہو اور اگر مجرم محصن ہو یعنی عاقل۔ بالغ۔ مسلم ہو اور محصنہ سے بنکاح صحیح وطی کرچکا ہو تو وہ سنگسار کیا جائے گا اگر چار گواہ مرد۔ عاقل۔ بالغ۔ مسلم عادل چشم دید گواہی دین یا مجرم خود چار مرتبہ اقرار کرلے۔ اور کوئی شبہہ عارض نہو ÷ سزا سخت ہی مگر ثبوت جرم نہایت مشکل اور حالت عیانی کی حالت مین ہو سکتا ہی۔ مفصل کی نسبت دیکھو الاسلام مفصل ۳۰ و ۲۲ ÷ ۵۴ مطلب ظاہر ہی روزمرہ کا یہی تجربہ ہی کہ زن زانیہ سے وہی نکاح کرتے ہین جو پہلے زنا سے تعلق شروع کرتے ہین ÷ ۵۵ مثلاً تکثیر زنا یہ ہی کہ عورت زانیہ یا مشرک سے توبہ کرلے تو پھر نکاح کے جواز مین کلام نہین ہی ÷

اپنی بیبیون پر تہمت زنا لگایئن اور سوا ے اُن کے دوسرے گواہ نہ ہون تو ہر ایک ایسے شخص کے لیے شہادت یہ ہی کہ وہ چار مرتبہ اللہ کی قسم کھا کر بیان کرے کہ" وہ سچا ہی" اور پانچوین دفعہ کہے" جھوٹ بولتا ہون تو مجھ پر اللہ کی لعنت ہی"+ عورت پر سے حکم سزا اس طرح ٹل جاسکتا ہی کہ وہ چار مرتبہ اللہ کی قسم کھا کر کہے کہ" یہ مرد جھوٹا ہی" اور پانچوین مرتبہ کہے کہ" وہ سچا ہو تو مجھپر خدا کا غضب پڑے"+ اگر تم پر اللہ کا فضل اور اُس کی رحمت نہ ہوتی اور یہ احکام تمھارے لیے نہ بیان کیے جاتے تو معلوم نہین تمھاری خانہ داریون مین کیا کیا فسادات ہوتے اللہ بڑا توبہ قبول کرنے والا اور واقف مصلحت ہی+

ع مسلمانو! جن لوگون نے یہ طوفان[۵۱] باندھا ہی وہ تمھین لوگون مین سے ہین+ اس طوفان باندھنے کو اپنے حق مین بُرا نہ سمجھو بلکہ یہ تمھارے حق مین بہتر ہوا کہ سچے مسلمان اور منافق پہچان لیے گئے+ ان طوفان اُٹھانے والون مین سے ہر ایک کو اُتنا بھگتنا ہوگا جتنا کہ اُس نے گناہ کیا ہی اور جس[۵۲] نے طوفان باندھنے مین بڑا حصہ لیا ہی اُسکی تو بڑی سزا ہوگی+ مسلمانو! جب تم نے ایسی بات سُنی تھی تو تم مومنین اور مومنات نے خود ہی نیک گمان قائم کرکے کیون صاف نہ کہدیا کہ یہ صریح بہتان ہی+ طوفان باندھنے والون نے اپنے بیان پر چار گواہ کیون نہ پیش کیے؟ اور جب وہ گواہ نہ لاسکے تو اللہ کے نزدیک وہ جھوٹے ہین+ مسلمانو! اگر تمپر دنیا اور آخرت مین اللہ کا فضل اور کرم نہوتا تو تمپر ایسے نامناسب تذکرہ کرنے پر عذاب سخت نازل ہو جاتا جبکہ تم ایسی بات اپنی زبانون سے نکالنے اور اپنے مُنھ سے بکنے لگے تھے جس کی خبر مطلق تمکو نہین تھی اور تم اسے ایک ہلکی بات سمجھے اور یہ اللہ کے نزدیک ایک بڑی بات ہی+ جب تم نے اسے سُنا تھا تو کیون نہ کہا کہ" ہمین ایسی بات مُنھ سے نکالنا زیبا نہین ہی۔ سبحان اللہ یہ تو بہتان عظیم ہی"+ مسلمانو! تمھین اللہ نصیحت کرتا ہی۔ تم اگر ایمان رکھتے ہو تو پھر ایسا افترا کبھی نہ کرنا+ اللہ اپنے احکام تم پر ظاہر کرتا ہی+ اللہ علیم و حکیم ہی+ جو لوگ مومنون مین بےحیائی شایع کرنا چاہتے ہین اُن کے لیے دنیا اور آخرت مین عذاب الیم ہی+ اللہ جانتا ہی اور تم نہین جانتے+ مسلمانو!

حاشیہ: تہمام لگانے سے بچو۔

---

[۵۱] حضرت عائشہ ایک مرتبہ سفر مین پیچھے رہگئین اُنکا کجاوہ اونٹ پر رکھا گیا۔ وہ الگ سوتی رہین+ اور اونٹ والے نے خیال نہین کیا+ وہ بیدار ہوئین تو اپنے آپ کو تنہا پایا پیچھے سے وہ اونٹ آیا جو سب کے پیچھے دیکھنے بھالنے کے لیے تعینات تھا تو وہ اُسین بیٹھکر آئین اس پر منافقون نے طرح طرح کے حاشیے باندھے۔ اس آیت مین حضرت عائشہ کی صفائی بیان کی گئی ہی اور یہ بتایا گیا ہی کہ جو دستور بعد ایام جاہلیت مین بات کا بتنگڑ ابنا کر اتہام لگانے کا تھا اُسے شرع محمدی نہایت مذموم جانتی ہی۔ دیکھو تاریخ الاسلام طبع ثانی صفحہ ۲۳۹+ [۵۲] ابن اُبی منافق+

اگر تم پر اللہ کا فضل اور کرم نہوتا اور اللہ شفیق اور رحیم نہ ہوتا تو تم مین بڑا فساد برپا ہوجاتا +

اتہام بیجا

۳ع اے ایمان والو شیاطین کے قدم بہ قدم نہ چلو۔ اور جو شخص شیطان کے قدم بہ قدم چلتا ہو تو وہ بیحیائی اور برائی کرنے کا حکم دیتا ہو + اگر تم پر اللہ کا فضل اور کرم نہ ہو تو تم مین سے کوئی کبھی پاک وصاف نہ رہے۔ لیکن جسے اللہ چاہتا ہو پاک اور صاف کرتا ہو + اللہ سننے والا اور جاننے والا ہو + جو لوگ تم مین صاحب فضل[1] اور صاحب مقدرت ہین وہ قرابت والون مسکینون اور راہ خدا مین ہجرت کرنے والون کی مدد نہ کرنے کی قسم نہ کھائین۔ اُنھین چاہیے کہ خطائین معاف کرین اور درگذر کرین۔ کیا تم لوگ نہین چاہتے کہ اللہ تمھین[2] معاف کرے؟ اللہ بخشنے والا مہربان ہو + پاک دامن بھولی بھالی مومن عورتون پر اتہام لگانے والون پر دنیا اور آخرت مین لعنت ہو + اُن پر بڑا سخت عذاب اُس دن ہوگا۔ جبکہ اُن کی زبانین اُن کے ہاتھ اور اُن کے پاؤن اُن کے خلاف اُن کے اعمال کی گواہی دین گے + اُس دن اللہ اُن کو پورا اور واجب بدلہ دے گا اور وہ جانین گے کہ اللہ سچا ہو اور سچ کر[3] دکھانے والا ہو + گندی[4] عورتین گندے مردون کے لیے ہین اور گندے مرد گندی عورتون کے لیے ہین + پاک عورتین پاک مردون کے لیے ہین اور پاک مرد پاک عورتون کے لیے ہین + یہ بری ہین اُن تہمتون سے جو بہتان باندھنے والے کہتے ہین۔ اُن کے لیے مغفرت اور رزق کریم ہو +

کسی کے گھر بے اذن نجا

۴ع اے مومنو![5] اپنے گھر کے سوا دوسرون کے گھرون مین بے پوچھے ہوے اور بے اہل خانہ کو سلام کیے ہوے نہ جاؤ + یہ تمھارے لیے اچھا ہو۔ تم اسکا خیال رکھو + اگر تمھین معلوم ہو کہ گھر مین کوئی نہین ہو تو جب تک تمھین اجازت نہ ہو اُس مین نہ جاؤ + پھر اگر تم سے واپس جانے کو کہا جائے تو واپس چلے جاؤ۔ تمھارے لیے اس مین زیادہ صفائی ہو + اور اللہ تمھارے اعمال جانتا ہو + اُس مکان مین جانا جس مین کوئی رہتا نہو اور اُس مین تمھارا مال ہو تمھارے لیے

---

[1] مسطح نامی ایک شخص حضرت ابوبکرؓ کے رشتہ دارون مین تھا جو خلاف حضرت عائشہؓ اتہام لگانے مین شریک تھا۔ آیۂ برأت نازل ہونے پر حضرت ابوبکر نے قسم کھائی کہ وہ مسطح کے ساتھ سلوک نکرین گے اس آیت مین حضرت ابوبکر کو بتایا گیا ہو کہ اچھون کو اپنی وضع مین فرق نہ ڈالنا چاہیے + [2] تم دوسرون کی خطائین معاف کرو اگر اللہ سے معافی کی توقع رکھتے ہو + [3] یا اصلیت کا ظاہر کرنے والا ہو + [4] یون بھی ترجمہ ہو سکتا ہو کہ برائیان بُرون کے لیے ہین اور بُرے لوگ برائیون کے لیے ہین + اچھی باتین اچھون کے لیے ہین اور اچھے لوگ اچھی باتون کے لیے ہین + لوگ جو اُن کے لیے کہتے ہین اُس سے یہ بری ہین + اُن کے لیے مغفرت اور رزق کریم ہو + [5] ایک عورت نے آنحضرتؐ سے شکایت کی کہ وہ ننگی کھلی اپنے گھر مین ہوتی ہے اور لوگ آجاتے ہین اُس وقت اسکے متعلق یہ آیتین نازل ہوئین +

ممنوع نہین ہی + جو کچھ تم علانیہ اور چھپا کر کرتے ہو اللہ کو معلوم ہوتا ہے + اے محمد مؤمنین سے کہہ دو کہ وہ اپنی نظرین نیچی رکھین اپنی شرمگاہون کی حفاظت رکھین + اس مین ان کی صفائی ہی + اللہ بے شبہ لوگون کے کام جانتا ہی + مسلمان عورتون سے بھی کہہ دو کہ وہ اپنی نظرین نیچی رکھین۔ اپنی شرمگاہین محفوظ رکھین اور اپنے مقامات زینت کو ظاہر نہ کرین باستثناء اُن اعضا کے جو کھلے رہتے ہین[۵۱] + اور چاہیے کہ وہ اپنے گریبانون پر اپنی اوڑھنیان ڈالے رہین اور اپنے مقامات زینت کو بجز اپنے شوہرون۔ اپنے باپون۔ اپنے شوہرون کے باپون۔ اپنے بیٹون اپنے شوہر کے بیٹون۔ اپنے بھائیون۔ بھتیجون۔ بھانجون۔ اپنی سہیلیون۔ اپنے لونڈی غلامون یا ایسے خادم مردون کے جو خواہش نہین رکھتے یا بچون کے جو عورتون کے پردے سے آگاہ نہین ہین اور کسی پر ظاہر نہ کرین اور اپنے پاؤن ایسے زور سے نہ رکھین کہ اُن کے اندرونی زیور کا پتہ لگے + مومنو! تم سب اللہ سے توبہ کرو کہ تمھاری فلاح ہو + اور اپنی رانڈون[۵۲] کا اور اپنے نیک بخت غلامون اور لونڈیون کا نکاح کر دو + اگر وہ محتاج ہونگے تو اپنے فضل سے اللہ اُنھین غنی کر دیگا + اللہ گنجائش والا ہی اور واقف ہی + جو لوگ نکاح کرنے کا مقدور نہین رکھتے اُن کو چاہیے کہ ضبط کرین یہان تک کہ اللہ اُنھین اپنے فضل سے غنی کر دے اور تمھارے لونڈی غلام تم سے مکاتبت[۵۳] چاہین تو تم مکاتبت کر لیا کرو۔ اگر تم جانو کہ اُن مین بہتری کے آثار ہین + اور اللہ نے جو مال تمھین دے رکھا ہی اُس مین سے اُنھین بھی دو + تمھاری لونڈیان پاکدامن رہنا چاہین تو حیات دنیا کے عارضی فائدہ کے لیے اُنھین حرامکاری پر مجبور نہ کرو + اور وہ مجبور کی جائین گی تو اللہ اُن کی مجبوریون کے بعد غفور و رحیم ہی + مسلمانو! ہم نے تمھاری طرف کھلے ہوے احکام بھیجے ہین اور تم سے پہلے جو گذرے ہین اُن کے حالات، اور پرہیزگارون کے لیے نصیحت بیان کی ہی +

عورتون کے مقامات پردہ

عقد نکاح بیوگان

مکاتبت

نور الٰہی

ع ۵ اللہ ہی آسمانون اور زمین کا نور ہی + اُس کے نور کی مثال ایسی ہی جیسے کہ ایک

---

۵۱ جیسے منھ اور کف دست و پا ۔ ۵۲ ایامیٰ کا ترجمہ بعض مترجمون کی پیروی کرکے "رانڈون" کیا گیا ہی۔ ہندوستان کے شرفا رانڈون کے عقد کو برا جانتے ہین اس لیے یہ ترجمہ قرین مصلحت بھی ہی ورنہ ایامیٰ جمع ہی ایم کی اس کے معنی ہین عورت بے شوہر۔ اور بعض نے لکھا ہے کہ اسکے معنی ہین بے جفت مرد ہو یا عورت ثیب ہو یا بکر ۵۳ غلام سے کسی مقدار زر کا تعین کرنا کہ اس قدر وہ کما لائیگا تو آزاد ہو جائیگا مکاتبت کہا جاتا ہے۔ مکاتبت کے لیے تاکید کی گئی ہے بشرطیکہ کوئی اخلاقی مانع نہ ہو ۵۴ رسم جہالت تھی کہ لونڈیون سے کسب کراتے تھے۔ اس رسم بد کی ممانعت کی گئی +

ایک طاق کی اندر طاق مین ایک چراغ ہو چراغ شیشہ کی قندیل مین قندیل گویا چمکتا ہوا ایک ستارہ ہو
وہ چراغ زیتون کے مبارک درخت کے تیل سے روشن کیا گیا ہو جو نہ شرقی ہو اور نہ غربی ہو
اُس کا تیل ایسا ہو کہ اُسے آگ نہ بھی چھوئے تب بھی معلوم ہو کہ جل رہا ہی غرضکہ نور پر نور ہے
خدا اپنے نور کی طرف جسے چاہتا ہی راہ دکھاتا ہی اللہ لوگون کے لیے مثالین بیان کرتا ہی
اور اللہ ہر چیز سے واقف ہی وہ چراغ ایسے گھرون[1] مین روشن ہوتا ہی جن کی عظمت کیے جانے
کے لیے اللہ نے حکم دیا ہی۔ اور جن مین اُسکا نام لیا جاتا ہی صبح و شام اُس مین اللہ کی تسبیح
وہ لوگ کرتے ہین جنھین ذکر الٰہی کرنے نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے سے تجارت اور خرید و فروخت
نہین روکتی۔ کیونکہ اُس دن سے وہ ڈرتے ہین جب دل اور آنکھین پھر جائینگی تاکہ
اللہ انھین اُن کے اعمال کا بہتر بدلہ دے اور اپنے فضل سے انھین بڑھائے اللہ جسے
چاہتا ہی بے حساب روزی دیتا ہی کافرون کے اعمال ایسے ہین جیسے میدان مین چمکتی ہوئی
ریت کہ پیاسا اُسے پانی سمجھے اور جب اُس کے پاس آئے تو وہان کچھ نہ پائے۔ اللہ کو اپنے
پاس پائے جو اُس کا حساب پورا پورا لے لیگا اللہ جلد حساب کرنے والا ہی یا اعمال[2] کفار کی
مثال مثل اُس گہرے دریا کی اندرونی ظلمتون کے ہی جسے موج نے ڈھانک رکھا ہی اور موج پر
موج ہی اور اُس کے اوپر بادل ہی اندھیرے ہی اندھیرے ایک کے اوپر ایک ہین کہ
کوئی اپنا ہاتھ نکالے تو اُسے دیکھ نہ سکے جسے اللہ نور ہدایت نہین دیتا اُس کے لیے نور نہین ع
اے مخاطب! کیا تو دیکھتا نہین کہ اللہ کے لیے آسمانون اور زمین کی تمام چیزین
تسبیح کر رہی ہین اور طیور بھی پر پھیلائے ہوے ثنا خوان ہین سب کو اپنی نماز اور تسبیح کا
طریقہ معلوم ہی[3] اور اللہ کو سب کے افعال کا علم ہی آسمانون اور زمین کی بادشاہت اللہ
کے لیے ہی اور اللہ ہی کی طرف واپس جانا ہی کیا تو دیکھتا نہین ہے۔ کہ اللہ بادل کو چلاتا ہی
پھر اُسے باہم جوڑ کر تہ بہ تہ رکھتا ہی۔ اس کے بعد تو دیکھتا ہو کہ اُس کے بیچ مین سے مینھ نکلا
اور آسمان مین جو اولون کے پہاڑ[4] ہین وہی اللہ اُن مین سے اولے برساتا ہی پھر جس پر
چاہتا ہی اولے گراتا ہی اور جس سے چاہتا ہی ہٹا لیتا ہی بادل کی بجلی کی چمک گویا آنکھو کی

قدرت الٰہی

[1] عبادت خانون مین [2] یعنی اعمال کفار مین زرا نور نہین ہی بلکہ ایسی تاریکی ہی کہ اُسے سمندر کی اُس تہ سے مشابہت دے سکتے
ہین جسکے اوپر طوفان کی وجہ سے موجین اچھل رہی ہون اور بادل گھرا ہوا ہو۔ اور کوئی چیز نظر نہ آسکتی ہو [3] یعنی ذرہ ذرہ
زبان حال سے کہہ رہا ہی کہ کسی صانع کی یہ سب صنعتین ہین [4] جمے ہوئے بادل

روشنی لے لیتی ہی + اللہ ہی رات اور دن کا ردو بدل کرتا ہی + اہلِ نظر کے لیے ان باتون مین
عبرت ہی + اللہ نے تمام جاندار پانی سے پیدا کیے ہین - ان مین سے کوئی پیٹ کے بل چلتا
ہی - کوئی دو پاؤن پر چلتا ہی اور کوئی چار پاؤن پر چلتا ہی + اللہ جو چاہتا ہی پیدا کرتا ہی +
بے شک اللہ ہر شی پر قادر ہی + ہم نے کھلی کھلی آیتین نازل کی ہین - اللہ جسے چاہتا ہی سیدھے
راستے پر چلاتا ہی + جو لوگ کہتے ہین[۱] " ہم اللہ اور رسول پر ایمان لائے اور اطاعت قبول کی "
اور پھر اس کے بعد ان مین سے ایک فریق مُنھ پھیر لیتا ہی - تو وہ مؤمن نہین ہی + اور جب
ایسون کو اللہ اور اُس کے رسول کی طرف بُلائے کہ اُن کی باہمی نزاع کا فیصلہ کر دیا جائے
تو ایک فریق اُن مین کا گریز کرتا ہی + اور جب وہ حق پر ہوتے ہین تو رسول کی طرف کان دبائے
ہوئے چلے آتے ہین + کیا ان کے دلون مین مرض کفر ہی یا یہ شک مین پڑے ہین یا یہ ڈرتے
ہین کہ اللہ اور اُس کا رسول ان کی حق تلفی نہ کرے - اللہ اور اللہ کا رسول ایسا کیون
کرنے لگا بلکہ یہ خود بے انصاف ہین +

ع جب مؤمنین اللہ اور اُس کے رسول کی طرف اس لیے بلائے جائین کہ اُن کے جھگڑے
چکائے جائین تو اُن کو کہنا چاہیے " ہم نے سُنا اور اطاعت قبول کی " + ایسے ہی لوگ فلاح
پائین گے + جو لوگ اللہ اور رسول کی اطاعت کرتے ہین اور اللہ سے ڈرتے ہین اور اتقا
کرتے ہین وہی مراد کو پہونچتے ہین + اے محمدؐ! یہ منافقین تجھ سے اللہ کی پکی قسمین کھا کر
کہتے ہین " آپ ہمکو بلائین گے تو ہم گھر بار چھوڑ کر آپ کے لیے ضرور نکل کھڑے ہون گے "
تو کہہ " قسمین نہ کھاؤ - تمھاری اطاعت ظاہر ہی + اللہ تمھارے اعمال سے واقف ہی "
تو یہ بھی کہدے " اللہ اور اُس کے رسول کی اطاعت کرتے رہو پھر اگر روگردانی کروگے
تو جو بار رسول کا ہی رسول پر رہے گا اور جو تمھارا ہے تم پر رہے گا + اگر رسول کی اطاعت
کروگے تو راہ پاؤگے + رسول کو صرف صاف صاف تبلیغ احکام کر دینا ہی " لوگو! تم مین جو
مؤمن نیک عمل ہین اُن سے اللہ نے وعدہ[۲] کر رکھا ہی کہ ملک کی خلافت وہ انھین اسی طرح

منافق

رسول ہی حکم ہے

منافق

[۱] بشر منافق سے اور ایک یہودی سے جھگڑا ہوا - یہودی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو حکم مقرر کیا - مگر بشر کو تامل ہوا - بشر کی
شان مین یہ آیت نازل ہوئی + [۲] آنحضرتؐ کی نبوت کی دلیلون مین سے ایک یہ بھی پیشگوئی قرآن کی ہی جو بالکل سچی ہوئی
سال ہجرت کی ابتدا مین نصف کنوان گویا مسلمانون کی ساری کائنات تھی اور پھر تینتیس برس کے اندر وہ تمام معمورہ اور
مہذب حصۂ دنیا پر حکمران ہو گئے - دیکھو تاریخ الاسلام طبع ثانی صفحہ ۲۶۹ +

عطا کرے گا جس طرح کہ اُن سے پہلے لوگون کو عطا کی تھی ۔ اور دین اسلام جو اللہ نے تمکے لیے پسند کیا ہو اُسے محکم کرے گا اور خوف جو اُنھین لاحق ہو اُسے امن سے بدل دے گا تاکہ میری عبادت باطمینان کرتے رہین اور کسی کو میرا شریک نہ ٹھہرائین خواس کے بعد جو لوگ ناشکری کرین گے وہ فاسق ہونگے ❊ مسلمانو! نماز پڑھو زکوٰۃ دو اطاعت رسول کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے ❊ اے محمدؐ! تو یہ خیال نہ کرنا کہ کفار ملک مین کہین بھاگ کر ہمین عاجز کرین گے اُن کا ٹھکانا دوزخ ہو اور وہ بُرا ٹھکانا ہو ❊

ع ۸ مؤمنو![1] تمھارے لونڈی غلام اور تم مین سے جو بلوغ کو نہین پہونچے ہین وہ جب تمھارے پاس آنا چاہین تو تین وقتون مین تم سے اجازت لیا کرین ایک صبح کی نماز کے پہلے دوسرے جب تم اپنے کپڑے دوپہر کو قیلولہ کے لیے اُتار چکے ہو اور تیسرے نماز عشا کے بعد یہ تین وقت تمھارے پردے کے ہین ❊ ان تینون وقتون کے علاوہ بے اذن آنے دینے کا گناہ نہ تم پر ہو اور نہ بے اذن آنے کا گناہ اُن پر ہو تمھارے پاس ان لونڈی غلامون کی آمد و رفت لگی رہتی ہو ۔ یون اللہ کھول کر تم سے احکام بیان کرتا ہو اللہ علیم اور حکیم ہو ❊ جب تمھارے لڑکے بلوغ کو پہونچین تو جس طرح اُن سے بڑے لڑکے اذن مانگتے تھے اُسی طرح یہ بھی اذن مانگا کرین ❊ اللہ اپنے احکام یون کھول کر تم سے بیان کرتا ہو اللہ علیم اور حکیم ہو ❊ خانہ نشین عورتین جو نکاح کی امید نہین رکھتین وہ اپنے کپڑے اُتار رکھین تو اُن پر گناہ نہین ہو اگر اس سے اُن کو مقامات زینت کا دکھانا مقصود نہو ❊ اور اگر عفت اختیار کرین تو اُن کے حق مین اور بہتر ہو اللہ سنتا جانتا ہو ❊ اندھے کے لیے کوئی مضائقہ نہین ہو اور نہ لنگڑے یا بیمار کے لیے مضائقہ ہو اور نہ خود تمھارے لیے مضائقہ ہو کہ اپنے گھرون یا اپنے باپ ۔ مان بھائیون ۔ بہنون ۔ چچاؤن ۔ پھوپھیون ۔ ماموؤن یا خالاؤن کے گھرون سے کھاؤ یا

نابالغ بعض اوقات اجازت لیکر آئین طلب کرین

رشتدارونکے احسانات

سلہ کوئی غلام کسی مرد یا عورت کے گھر مین ایسی حالت مین گیا کہ وہ قیلولہ کر رہا تھا یا کر رہی تھی اُس نے آنحضرت سے شکایتہً اسکا تذکرہ کیا ۔ اُسوقت یہ آیت نازل ہوئی ❊ جو غلام نہو اور بالغ ہو اُسکے لیے گذشتہ رکوع مین حکم ہو چکا ہو کہ کسی وقت اُسے بے اذن نہ آنا چاہیے اور آئندہ اس رکوع مین بھی مزید توضیح ہو ❊ سلہ ایک دوسرے کے گھر کھانے سے ارتباط مین ترقی ہوتی ہے ۔ اندھے لنگڑے اور مریض کے ساتھ کھانے سے نفرت کی جائے تو حسن معاشرت مین فرق آتا ہے کوئی شخص کہین جائے اور کسی دوست کو مکان کی حفاظت تعلق کر جائے تو اجنبیت نہ برتنا چاہیے غرض کہ اس مقام پر جتایا گیا ہے کہ جائز طور پر ایک دوسرے کا مال کھائے تو مضائقہ نہین ہے ۔ یہ مراسم باہمی کی ترقی کا باعث ہوگا ❊

اُن گھروں[1] سے کھاو جن کی کنجیاں تمھارے اختیار میں ہیں یا اپنے دوست کے گھر سے کھاؤ تمھارے لیے اس میں کچھ مضایقہ نہیں ہو کہ سب ملکر کھاو یا الگ الگ کھاؤ ۔ جب گھروں میں جاؤ تو اپنے لوگون کو سلام کرلیا کرو ۔ یہ ہی سلام ا دعائے خیر ہو اللہ کی طرف سے تعلیم کی گئی ہو بابرکت اور طیب ہی ۔ تمھارے سمجھانے کو اللہ اپنے احکام یون بیان کرتا ہی ۔

کسی سے ملو تو سلام کرو

ع مومن وہی ہین جو اللہ اور اُس کے رسول پر ایمان لائے ہین اور جب کسی کام کے لیے جس مین لوگون کے جمع ہونے کی ضرورت ہو اُس کے پاس ہوتے ہین تو بغیر اُس کی اجازت کے اُس کے پاس سے نہین جاتے ۔ جو تجھ سے اجازت مانگتے ہین وہی اللہ اور اُس کے رسول پر ایمان لانے والے ہین ۔ جب اپنے کسی کام کے لیے یہ تجھ سے اجازت مانگین تو ان مین سے جسے تو چاہے اجازت دے اور اللہ سے اُن کے لیے دعائے مغفرت کر ۔ بے شک اللہ غفور و رحیم ہی ۔ رسول کے بلانے کو تم لوگ آپس مین ایک دوسرے کا بلانا سمجھو ۔ اللہ خوب جانتا ہی انھین جو تم مین سے چھپ کر کھسک جاتے ہین ۔ جو لوگ اللہ کے حکم سے مخالفت کرتے ہین انھین ڈرنا چاہیے کہ اُن پر آفت نہ آئے یا عذاب الیم نازل نہ ہو ۔ آگاہ ہو کہ جو کچھ آسمانون اور زمین مین ہی اللہ ہی کے لیے ہی ۔ تم جس روش پر ہو اللہ اسے خوب جانتا ہی ۔ جب لوگ اُس کے پاس واپس بلائے جائین گے تو وہ انھین اُن کے اعمال سے آگاہ کر دے گا ۔ اللہ ہر چیز کا علم رکھتا ہی ۔

تنظیم سوسائٹی

سورۂ فرقان ۲۵[2]

(مکی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ع بابرکت ہی وہ ذات پاک جس نے اپنے بندے پر تمام جہان کے ڈرانے کے لیے

[1] کوئی دوست خزانہ اپنے گھر کی تمھارے متعلق کر دے تو بقدر ضرورت تم اُسکی چیزون پر متصرف ہو سکتے ہو اور بعضون نے لکھا ہی کہ نابالغون کے ولیون کے متعلق یہ آیت ہی کہ بقدر ضرورت نابالغ کے مال کا تصرف انھیں جائز ہو [2] یہ صرف مومنین کا ایک ساتھ ہی کھاؤ جیسا موقع ہو ویسا کرو [3] اس سورہ کے شروع مین قرآن یعنی فرقان کے اُترنے کا ذکر ہی اس لیے اس کا نام سورۂ فرقان ہوگیا [4] اس سے ظاہر ہے کہ ہر زبان مین قرآن کا ترجمہ شائع ہونا چاہیے

(فرقان) قرآن اُتارا ہی تا کہ سب جہان کو ڈرانے والا ہو آسمانون اور زمین کی سلطنت اُسی کی ہی جس نے نہ کسی کو اپنا لڑکا بنایا ہی اور نہ کوئی شریک سلطنت اُس کا ہی ہر چیز کو اُسی نے پیدا کر کے تقدیر مقرر کر دی ہی ہو کافرون نے اُس کے سوا ایسے معبود اختیار کیے جو کچھ پیدا نہین کرتے بلکہ وہ خود مخلوق ہین اور خود اپنے ضرر اور نفع پر بھی وہ اختیار نہین رکھتے اور نہ موت حیات اور نشر اُن کے اختیار مین ہو کفار کہتے ہین یہ قرآن محض جھوٹ ہی جسے محمد نے گڑھ لیا ہی اور دوسرے لوگون نے اُس کی مدد کی ہی۔ یہ لوگ ظالم اور جھوٹے ہین ہو کفار یہ بھی کہتے ہین کہ ”قرآن اگلون کے قصے ہین جسے اس نے لکھوا لیا ہی اور اب وہی صبح و شام اُسے پڑھکر سنایا جاتا ہی“ اے محمد! تو کہہ دے اسے اُسی نے بھیجا ہی جو آسمانون اور زمین کے اسرار سے واقف ہی۔ وہ غفور رحیم ہی ہو یہ کفار کہتے ہین ”یہ کیسا رسول ہی کہ کھانا کھاتا ہی اور بازارون مین چلتا ہی“ کوئی فرشتہ اس کی طرف کیون نہ اُترا کہ اُس کے ساتھ وہ بھی ڈراتا ہی یا کوئی خزینہ اسے کیون نہ مل گیا یا کوئی باغ اس کے پاس کیون نہ ہوا کہ یہ اُس سے گذران کرتا ہو یہ ظالم مسلمانون سے کہتے ہین کہ ”تم لوگ ایک مرد مسحور کی پیروی کرتے ہو“ اے محمد! تو دیکھ تیری نسبت یہ کیسی باتین بناتے ہین۔ یہ گمراہ ہین۔ یہ راہ پر نہ آسکین گے ہو

ع ۲ وہ ذات بابرکت ایسی ہی کہ وہ چاہے تو اس سے بہتر تیرے لیے ایسے باغ تیرے لیے بنا دے جن کے نیچے نہرین جاری ہون اور تیرے لیے محلات بھی بنا دے ہو یہ لوگ قیامت کے منکر ہین اور منکرین قیامت کے لیے ہم نے دوزخ تیار کر رکھا ہی ہو جب دوزخ انھین مقام دور سے دیکھے گا تو یہ اُس کا جوش و خروش سنین گے۔ اور جب یہ اُس مین کسی تنگ جگہ پر مشکین بندھی ہوئی ڈال دیے جائین گے تو وہان موت کو پکارین گے ہو فرشتے کہین گے ”آج ایک موت کو نہ پکارو بلکہ بہت سی موتون کو پکارو“ ہو اے محمد! تو ان لوگون سے پوچھ دو کیا یہ دوزخ اچھا ہی یا ہمیشہ رہنے کی جنت اچھی ہو جس کا وعدہ پرہیزگارون سے کیا گیا ہی؟ ہو

معبودان باطل انفر

دوزخ

سلہ یعنی ایک اندازہ اُس کا ٹھہرا دیا ہی ہو سلہ بروز قیامت پھر زندہ ہونا ہو سلہ جس پر جادو کیا گیا ہو یا جو سودائی ہو ہو سلہ جب شدت حرارت سے تمام بدن کی کھال گر پڑے گی تو پھر سے نئی کھال پیدا ہوگی اور ایسا ہی ہوتا رہے گا تو یہ گویا کتنی مرتبہ دوزخ مین مرنا اور جینا ہوا ہو جب وہ موت کی تمنا کرین گے کہ موت آتی تو اچھا ہوتا تو فرشتے بولین گے کہ موت نہیں کئی موتین تمھین ہونگی لیکن عذاب سے چھٹکارا نہوگا ہو

وہ اِن کے اعمال کا صلہ اور آخری ٹھکانا ہی - جو شروہ وہان چاہین گے ہمیشہ اُنھین ملے گی ۔ اے محمدؐ! یہ میرے رب کا وعدہ ہو جس کا ایفا چاہا جا سکتا ہی ♦ جس روز اللہ کفار کو اور اُن معبودون کو جنھین یہ لوگ اللہ کے سوا پوجتے ہین جمع کرے گا تو اللہ اُن معبودون سے پوچھے گا " کیا تم نے میرے اِن بندون کو گمراہ کیا تھا - یا یہ خود گمراہ ہو گئے تھے ؟ " وہ کہین گے " تو پاک ہی - ہمکو کسی طرح زیبا نہ تھا کہ تیرے سوا ہم کسی اور کو کارساز بناتے لیکن تو ہی نے اِن کو اور اِن کے بزرگون کو عیش مین ڈالا یہان تک کہ اُنھون نے تیری یاد بُھلا دی - یہ خود ہلاک ہونے والے تھے " اُسوقت ہم روز خیون سے کہین گے " اِن معبودون نے تو تمھاری باتون کو جھٹلا دیا - اب تم نہ ہمارے عذاب ٹال سکتے ہو اور نہ کسی سے مدد لے سکتے ہو! " لوگو! جو تم مین سے ظلم کرے گا اُس پر ہم بڑا عذاب کرین گے ♦ اے محمدؐ! تیرے قبل جو پیغمبر ہم نے بھیجے وہ بھی کھانا کھاتے تھے اور بازارون مین چلتے تھے - ہم نے تم مین سے ایک کو دوسرے کے لیے ذریعۂ امتحان قرار دیا ہی ♦ مسلمانو! کیا تم کفار کی اذیت پر صبر کرتے ہو؟ - اے محمدؐ! تیرا رب سب کے حالات کو دیکھتا ہی ♦

(اُنیسوان پارہ)

ع عاقبت مین ہم سے ملنے کی توقع نہ رکھنے والے کہتے ہین " ہم پر فرشتے کیون نہین اُترتے یا ہم اپنے رب کو کیون نہین دیکھتے ؟ " یہ لوگ اپنے آپ کو بہت بڑا سمجھتے ہین اور حد سے متجاوز ہو گئے ہین ♦ جس دن یہ گنہگار فرشتون کو دیکھین گے تو خوش نہون گے اور دُور دُور[1] کہین گے - ہم اِن کے اعمال کی طرف متوجہ ہون گے اور انھین پراگندہ خاک کی طرح کر دین گے ♦ جنت والے اُس روز عمدہ مقام اور بہتر خوابگاہ مین ہون گے ♦ جب آسمان بسبب ابر کے پھٹ جائے گا - اور فرشتے جوق جوق اُترین گے اُس دن حقیقی سلطنت رحمٰن (اللہ) کی ہوگی اور وہ دن کافرون پر سخت ہوگا ♦ اُس دن نافرمان آدمی اپنے دونون ہاتھ کاٹے گا اور کہے گا " کاش مین بھی رسول کی صحبت مین چلتا - ہائے میری خرابی کاش مین فلان شخص کو دوست نہ بناتا ♦ اُس نے مجھے آئی ہوئی نصیحت سے بہکا دیا تھا " اور شیطان تو آدمی کا رسوا کرنے والا ہی ♦ اُس وقت یہ رسول کہے گا " اے میرے رب

[1] حجراً محجوراً " کا ترجمہ محاورہ مین " دور دور " کیا گیا ہی

یہ قوم اس قرآن کو بکواس سمجھی تھی ✽ اے محمدؐ جس طرح یہ کفار تیرے دشمن ہین اسی طرح
ہم نے تمام گنہگارون کو ہر نبی کا دشمن بنایا تھا۔ تیرا رب ہدایت اور مدد کے لیے کافی ہے ✽
کفار کہتے ہین یہ پورا قرآن ایک بار محمدؐ پر کیون نہ نازل ہوا ✽ اے محمدؐ ایسا ہی ہونا چاہیے
تھا تاکہ اس ذریعہ سے ہم تمھارے دل کو تسکین دیتے رہین۔ یہی وجہ ہے کہ اُسے ٹھہر ٹھہر کر
ہم نے اُتارا ہے ✽ یہ لوگ تجھ سے کیسی ہی بات کرتے ہین ہم واقعی جواب اور عمدہ توجیہ تجھے
بتا دیتے ہین ✽ جو لوگ مُنھ کے بل جہنم کی طرف گھسیٹے جائین گے وہ بُری جگہ (دوزخ) مین
ہون گے اور زیادہ گمراہ ہون گے ✽

حضرت موسیٰ

حضرت ہارون

حضرت نوح

کفار مکہ

ع ۴ ہم نے موسیٰ کو کتاب[1] دی اور اُس کے بھائی ہارون کو اُس کا وزیر بنا کر ساتھ کیا ✽
پھر ہم نے کہا "تم دونون اُس قوم کے پاس جاؤ جو ہماری آیتون کی تکذیب کرتی ہے" ✽
پھر ہم نے اُس قوم کو خوب برباد کر دیا ✽ اور قوم نوح[2] کو بھی جب اُس نے ہمارے رسولون کو
جھٹلایا تو ہم نے اُنھین غرق کر دیا اور لوگون کے لیے اُنھین عبرت کی نشانی قرار دیا اور نافرمانون
کے لیے عذاب الیم ہم نے تیار کر رکھا ہے ✽ عاد[3] کو ثمود[4] کو اصحاب[5] رس کو اور بہت سی اُمتون کو جو
اُن کے درمیان مین گذرین سب کو ہم نے مثالین دے دے کر سمجھایا اور سب کو ہم نے
بالکل برباد کر دیا ✽ اہل مکہ ایسی بستی مین گذرے ہین جس پر عذاب کا مینھ برسا تھا ✽ کیا
اُنھون نے اُسے نہین دیکھا؟ ✽ لیکن یہ مر کر پھر جینے[6] کی توقع نہین رکھتے ✽ اے محمدؐ جب
تجھے یہ دیکھتے ہین تو تجھ سے تمسخر ہی کرتے ہین۔ اور کہتے ہین "کیا اسی شخص کو اللہ نے
رسول بنا کر بھیجا ہے ✽ قریب تھا کہ یہ ہمکو ہمارے معبودون سے بہکا دیتا اگر ہم اُن پر جمے
نہ رہتے" ✽ جب یہ لوگ عذاب دیکھین گے تو عنقریب سمجھ جائین گے کہ کون گمراہ تھا ✽ اے
محمدؐ کیا تو نے اُسے بھی دیکھا جس نے اپنی خواہش کو اپنا معبود بنا رکھا ہے؟ ✽ کیا تو اُس کا
محافظ ہو سکتا ہے؟ ✽ یا تو سمجھتا ہے کہ اِن مین سے اکثر لوگ سنتے یا سمجھتے ہین ✽ یہ مثل چارپایون
کے ہین بلکہ اُن سے بھی سوا راہ بھولے ہوئے ہین ✽

---

[1] دیکھو سورۂ یونس ۱۰ رکوع ۹ ✽ [2] دیکھو سورۂ ہود ۱۱ رکوع ۴ ✽ [3] دیکھو سورۂ ہود ۱۱ رکوع ۵ ✽ [4] دیکھو سورۂ ہود ۱۱ رکوع ۶ ✽ [5] اس کا ترجمہ "خندق والے" بھی کیا گیا ہے۔ اور بعضون نے لکھا ہے کہ "اصحاب رس" سے قوم شعیبؑ مراد ہے ✽ اور دیگر اقوال بھی اس سے متعلق ہین ✽ غرضکہ یہ ایک قوم تھی جو بوجہ نافرمانی کے مبتلائے عذاب ہوکر اور ہلاک ہوئی ✽ [6] یعنے حشر و نشر کے قائل نہین ہین ✽

قدرت الٰہی

ع۵ اے محمدؐ! کیا تو نے نہیں دیکھا کہ تیرا رب سایہ کو کس طرح بڑھاتا ہی؟ اگر وہ چاہتا تو اسے ٹھیرا ہوا کر دیتا + ہم نے آفتاب کو سایے کا رہنما بنایا ہی + پھر آسانی سے اپنے طرف ہم سمیٹ لیتے ہین + لوگو! اُسی نے تمھارے لیے رات کو پردہ کی طرح اور نیند کو آرام کے لیے اور دن کو چلنے پھرنے کے لیے بنایا ہے + وہی ہوا ہی جن کو اپنی رحمت (مینھ) کی خوشخبری دینے کو آگے آگے بھیجتا ہی + ہم آسمان سے پاک و صاف پانی برساتے ہین کہ اُس کے ذریعہ سے شہر کی زمین مردہ کو زندہ کرین اور اپنے مخلوقات کثیر جانور اور آدمی کو سیراب کرین + یہ پانی ہم اُن مین تقسیم کرتے ہین کہ وہ ہماری نعمتون کو یاد کرین۔ لیکن اکثر آدمیون نے انکار اور ناشکری کی + اگر ہم چاہتے تو ہر گانؤن مین ایک ڈرانے والا پیغمبر بھیجتے + اے محمدؐ! تو کافرون کی اطاعت نہ کر اور پوری کوشش بذریعہ قرآن ان کے ساتھ کر + اُسی اللہ نے دو دریا ملا کر بہائے ہین ایک میٹھا خوشگوار اور دوسرا نمکین کڑوا اور اُن دونون کے درمیان مین پردہ رکھدیا ہی جس کے سبب سے پانی رکا ہوا ہی + اُسی نے پانی سے آدمی پیدا کیا۔ پھر نسب اور سسرال کے رشتے قائم کیے + تیرا رب قادر مطلق ہی + کفار اللہ کے سوا ایسے معبود کو پوجتے ہین جو اُن کو نہ نفع دے سکتے ہین اور نہ ضرر پہونچا سکتے ہین + کفار اپنے رب کی طرف سے پیٹھ پھیرے ہوے ہین + اے محمدؐ! مین نے تجھے صرف جنت کی بشارت دینے اور عذاب دوزخ سے ڈرانے کے لیے بھیجا ہی + اے محمدؐ! تو کہہ دے لوگو! مین تم سے اپنے اس کام کی اجرت نہین چاہتا۔ جو چاہے اپنے رب کی راہ اختیار کرے + اے محمدؐ! اُس اللہ زندہ پر بھروسا کر جو مرنے والا نہین ہی اور اُسی کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتا رہ۔ وہ کافی ہی اپنے بندون کے گناہون سے بخوبی خبردار ہونے مین + آسمانون اور زمین کو اور اُن دونون مین جو کچھ ہی سب کو چھ دن مین اُس نے بنایا اور پھر عرش کی طرف متوجہ ہوا وہ رحمان ہی اُس کا حال اہل علم سے پوچھ + جب ان کفار سے کہا جاتا ہی کہ رحمان کا سجدہ کرو تو کہتے ہین کہ رحمان کیا شی ہی؟ کیا ہم تمھارے حکم سے رحمٰن کو سجدہ کرنے لگین؟ رحمٰن کا نام سنکر انکی نفرت

سلہ سایہ بین درمیانی کیفیت ہی نہ دھوپ کی سی تیزی ہی نہ رات کی سی تاریکی خدا اپنی نعمتون مین خدا اُس کا ذکر کر کے اپنی قدرت کا اظہار کرتا ہی + سلہ یہ کمال قدرت ہی کہ سمندر کے قریب دریا کے دہانہ پر ایک طرف پانی شیرین ہی اور دوسری طرف کھاری رہتا ہی یا زمین کے اندر ایک سوتہ شیرین ہی اور دوسرا نمکین + سلہ یونہی بی ترجمہ کیا گیا ہی کہ کافر اللہ کی مخالفت پر کمر بستہ ہین + سلہ کفار اسے کیا جانین گے اہل علم یعنی توریت اور انجیل پڑھنے والون سے پوچھ تو حضرت عالم سے متعلق اس بیان کی تصدیق کرین گے +

پڑھتی جاتی ہی +

ع بابرکت ہی وہ اللہ جس نے آسمان میں بروج بنائے اور اُس میں آفتاب کا چراغ اور ورانی چاند پیدا کیا ہی + اسی نے نصیحت ماننے والون اور ارادہ شکرگذاری رکھنے والون کے لیے رات اور دن بنائے ہین جو ایک دوسرے کے بعد آتے رہتے ہین + رحمان (اللہ) کے خاص بندے تو وہ ہین جو زمین پر عاجزی کے ساتھ چلتے ہین اور جب اُن سے جاہل خطاب کرتے ہین تو وہ سلام کرتے ہین۔ اور اپنے رب کے لیے سجدہ اور قیام مین رات بسر کرتے ہین اور کہتے ہین یہ اے رب ہمارے! عذاب دوزخ ہم سے دور رکھ۔ عذاب دوزخ سخت مصیبت ہی۔ بیشک دوزخ بری جگہ اور برا مقام ہی + وہ بھی بندگان خاص مین ہین جو اپنے خرچ مین زیادتی کرتے ہین نہ کمی کرتے ہین۔ اعتدال سے کام لیتے ہین + وہ بھی بندگان خاص مین ہین جو اللہ کے ساتھ دوسرا معبود نہین ٹھہراتے اور جس کا قتل کرنا حرام ہی اُسے ناحق قتل نہین کرتے اور نہ زنا کرتے ہین + جو کوئی ایسا کرے گا وہ گناہ کے وبال مین پڑیگا۔ قیامت کے دن اُس پر دوہرا عذاب کیا جائے گا اور وہ ہمیشہ اسی حال مین ذلیل رہے گا + مگر جو کوئی توبہ کرکے ایمان لایا اور نیک کام کرنے لگا تو اللہ اُس کی برائیان بھلائیون سے بدل دے گا + اللہ بخشنے والا مہربان ہی + جو شخص توبہ کرکے نیک کام کرنے لگتا ہی وہ اللہ کی طرف اچھی طرح رجوع کرتا ہی + وہ بھی بندگان خاص مین ہین جو جھوٹی گواہی نہین دیتے اور جب لغویات پر گذرتے ہین تو کریمانہ طور پر گذر جاتے ہین۔ اور اُن کے رب کی آیتون سے جب اُنھین نصیحت کی جاتی ہی تو وہ بہرے اور اندھے ہوکر اُنھین نہین سُنتے + یہ بھی بندگان خاص مین ہین جو کہتے ہین یہ اے ہمارے رب! ہماری ازواج اور ہماری اولاد کی طرف سے ہمین آنکھون کی ٹھنڈک عطا کر۔ اور ہمکو پرہیزگارون کا امام بنا + ایسے ہی لوگون کو اُن کے صبر کے عوض مین بالاخانے ملین گے اور اُن مین دعا اور سلام کے ساتھ وہ پہونچائے جائین گے + بہشت مین یہ لوگ ہمیشہ رہین گے۔ جو ٹھہرنے اور رہنے کے لیے اچھی جگہ ہی + اے محمد! تو ان لوگون سے کہدے "اگر تم لوگ اللہ کو

قدرت الٰہی

بندۂ نکوکار

خرچ مین اعتدال

بہشت

لمہ بجائے "مصیبت" کے "لازم" بھی ترجمہ کیا گیا ہی + لمہ یون بھی ترجمہ ہو سکتا ہی: ٹھہرنے بار ہنے کے لیے بُری جگہ ہی + لمہ یعنی ہمارے گھر کے لوگون کو بھی اپنا مطیع بنا کر اُن کے ذریعہ سے ہمین انتظام خانہ داری کی زحمتون کا سامنا نہو۔ بلکہ ہر طرح ہمین اُن کی طرف سے اطمینان رہے +

نہ پکارو تو میرا رب تمھاری پروا نہین کرتا - البتہ تم نے ہماری آیتون کو جھٹلایا ہی تو عذاب تم پر لازم ہوگا ⁂

سورۂ شعرا

(مکی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نصیحت

ع۱ طسم ⁂ یہ سورۃ بھی کتاب واضح (قرآن) کی آیتین ہین ⁂ اے محمدؐ! شاید[۱] تو اپنی جان اس لیے ہلاک کرے کہ یہ کفار ایمان نہین لاتے ⁂ اگر ہم چاہتے تو ان پر آسمان سے کوئی نشانی ایسی بھیجتے کہ اُس کی طرف ان کی گردنین جھک جاتین ⁂ لوگون کا دستور ہی کہ جب کوئی نیا ذکر رحمٰن (اللہ) کی طرف سے ان کے پاس آتا ہی تو یہ روگردان ہو جاتے ہین ⁂ انھون نے جھٹلایا ہی تو عنقریب انھین اُس عذاب کی حقیقت معلوم ہو جائے گی جس سے یہ تمسخر کرتے ہین ⁂ کیا یہ لوگ زمین کو نہین دیکھتے ہین جس مین ہر قسم کے عمدہ درخت ہم نے اگائے ہین ؟ - بیشک اس مین قدرت الٰہی کی نشانی ہی - مگر اکثر ان مین کے ایمان نہین لاتے - بیشک تیرا رب غالب اور مہربان ہی ⁂

حکایت موسیٰ

ع۲ اے محمدؐ! جب تیرے رب نے موسیٰ سے کہا کہ قوم ظالم یعنی قوم فرعون کے پاس جا ⁂ کیا یہ لوگ ہم سے ڈرتے نہین ؟ ⁂ موسیٰ نے کہا " اے میرے پروردگار! مجھے ڈر ہی کہ وہ لوگ مجھے جھٹلائینگے - میرا دم رکتا ہی - میری زبان نہین چلتی تو ہارون سے کہلا بھیج کہ وہ میرا ساتھ دے ⁂ میرے ذمہ فرعونیون کا ایک قصور[۲] ہی - مین ڈرتا ہون کہ وہ مجھے قتل کرینگے " ⁂ اللہ نے کہا " ہرگز نہین - تم دونون میری نشانیان لیکر جاؤ - ہم تمھارے ساتھ ہین اور تم لوگون کی گفتگو سنتے رہینگے ⁂ تم دونون فرعون کے پاس جاؤ اور کہو کہ " ہم پروردگار عالم کے بھیجے ہوے ہین - ہمارے ساتھ آپ بنی اسرائیل کو کر دیجیے " ⁂

فرعون

فرعون نے کہا " موسیٰ! کیا ہم نے اپنے گھر مین تجھے بچپنے مین نہین پالا پرورش نہین کی اور اپنی عمر کے کئی برس تو نے ہم مین بسر کیے

---

[۱] اس سورہ کے اخیر مین شعرا کا تذکرہ ہی ⁂ [۱] یعنی یہ کفار اگر ایمان نہین لاتے تو تیرے گھبرانے کی یہ بات نہین ہی - تو ایسا گھبرا رہا ہی کہ یہ ایمان نہ لائے تو گویا تو خودکشی کر لیگا ⁂ [۲] دیکھو سورۂ قصص ۲۸ رکوع ۲ ⁂

تو نے ایک حرکت بیجا بھی کی تھی اور تو بڑا ناشکر گذار ہے" موسیٰ نے کہا " مین نے وہ حرکت اُس وقت کی تھی جب مین گم کردہ [۵۱] راہ تھا ا بعد مین تم سے ڈر کر بھاگا - پھر میرے رب نے مجھے اختیارات (پیغمبری) عطا کیے اور مجھے رسول بنایا اور یہی نعمت ہے جس کا تو مجھپر احسان جتاتا ہے کہ بنی [۵۲] اسرائیل کو تو نے غلام بنا لیا ہے" فرعون نے پوچھا " وہ پروردگار عالم کون ہے جس کا تو رسول ہے" موسیٰ نے کہا " آسمانون اور زمین اور جو کچھ اُن کے درمیان مین ہے اُن سب کا وہ پروردگار ہے اگر تم یقین کرو" فرعون نے اپنے پاس والون سے کہا " کیا تم لوگ موسیٰ کی باتین سنتے ہو؟" موسیٰ نے کہا " وہ تمھارا اور تمھارے اگلے باپ دادا کا بھی پروردگار ہے" فرعون نے لوگون سے کہا " یہ تمھارا رسول جو تمھاری طرف بھیجا گیا ہے مجنون معلوم ہوتا ہے" موسیٰ نے کہا " پورب اور پچھم اور جو کچھ ان دونون مین ہے سب کا وہی پروردگار ہے اگر تم عقل رکھتے ہو" فرعون نے کہا " اگر تو میرے سوا کوئی دوسرا معبود بنائے گا تو مین تجھے قید کر دون گا" موسیٰ نے کہا " اگر مین کوئی ظاہر بات تجھے دکھاؤن تب بھی تو مجھے قید کریگا" فرعون نے کہا " اگر تو سچا ہے تو اُسے دکھا" موسیٰ نے اپنا عصا گرا دیا اور وہ یکایک لمبا ہرا اژدہا ہو گیا اور اپنا ہاتھ نکالا تو وہ دیکھنے والون کو چمکتا ہوا نظر آیا +

ع ۳ فرعون [۵۳] نے اپنے ساتھی سردارون سے کہا " بے شک یہ بڑا ہوشیار ساحر ہے - یہ چاہتا ہے کہ تمھین تمھارے ملک سے اپنے جادو کے زور سے نکال دے - تو اب کیا رائے دیتے ہو" وہ لوگ بولے " آپ اسے اور اسکے بھائی کو چھوڑیے اور ہرکارون کو شہرون مین دوڑائیے کے جمع کرنے کو بھیجیے کہ تمام بڑے بڑے ماہر جادوگرون کو وہ لائین" پھر یوم معلوم کے وقت معین پر جادوگر جمع ہوئے + لوگون سے فرعون نے کہا " تم لوگ جمع ہوگئے یا نہین! اگر یہ جادوگر غالب رہے تو شاید ہم انکی پیروی کرسکتے + جب اطراف ملک کے جادوگر آگئے تو وہ فرعون سے کہنے لگے " کیا ہم غالب رہے تو ہمین انعام ملے گا؟" فرعون نے اُن سے کہا " ہان! اور اُس وقت مین تم مقرب بارگاہ بھی ہو جاؤ گے" موسیٰ نے جادوگرون سے کہا " تمھین [۵۵] جو ڈالنا ہو ڈالو" اُنھون نے اپنی رسیان اور لاٹھیان ڈال دین اور بولے " فرعون کے اقبال سے

عصا سانپ

جادوگر

۵۱ یعنی میں پیغمبر نہین مقرر ہوا تھا اور یون بھی ترجمہ کیا گیا ہے " مین اُن دنون وہ حرکت کر بیٹھا تھا اور مین غلطی پر تھا" ۵۲ یعنی ہماری قوم کو ۵۳ دیکھو سورۂ اعراف، رکوع ۱۴ ۵۴ حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون کی طرف اشارہ ہے ۵۵ یعنی جو جادو کرنا ہو کرو

ہم ہی غالب رہین گے؛ پھر موسیٰ نے اپنا عصا چھوڑا تو یکایک وہ اُن کی ڈھٹ بندی کو نگلنے لگا؛ اس پر جادوگر سجدے مین گر پڑے اور بولے "ہم پروردگار عالمین یعنی موسیٰ اور ہارون کے رب پر ایمان لائے فرعون نے کہا "قبل میرے حکم کے تم موسیٰ پر ایمان لائے تو یہ تمھارا سرغنہ ہی جس نے تمھین جادو سکھایا ہی۔ اب تم سمجھ جاؤگے + مین تمھارے ہاتھ اور پانون اُلٹے سیدھے کاٹ کر تم سب کو سُولی دون گا؛ جادوگر بولے "کچھ ڈر نہین ہی ہم اپنے رب کی طرف جائین گے۔ ہمین اُمید ہی کہ ہمارا رب ہماری خطائین بخش دے گا۔ کہ ہم اس قوم مین پہلے ایمان لانے والے ہین؛

ع ۴ ہم نے موسیٰ کی طرف وحی بھیجی کہ راتون رات تو ہمارے بندون کو نکال لیجا۔ تم لوگون کا تعاقب کیا جائے گا؛ فرعون نے شہرون مین ہرکارے بھیجے اور کہلا بھیجا کہ "بنی اسرائیل کی جماعت قلیل ہی اور انھون نے ہمین ناراض کیا ہی۔ اور ہماری جماعت قوی ہی؛ پھر ہم نے فرعون کے لوگون کو باغون چشمون۔ خزانون اور بڑے بڑے محلون سے نکالا۔ ہم ایسا ہی کرتے ہین + اور بنی اسرائیل کو ہم نے ان سب چیزون کا وارث بنایا + پھر فرعونیون نے سورج نکلتے نکلتے بنی اسرائیل کا تعاقب کیا + پھر جب ایک جماعت نے دوسری کو دیکھا تو موسیٰ کے ساتھیون نے کہا "ہم پکڑ لیے گئے + موسیٰ نے کہا "ہرگز نہین بے شک میرا رب میرے ساتھ ہی وہ عنقریب مجھے راہ بتائے گا؛ ہم نے موسیٰ کی طرف وحی بھیجی کہ "اپنا عصا دریا پر مار + دریا پھٹ گیا اور پانی کا ہر حصہ گویا ایک بڑا سا پہاڑ تھا + پھر دوسرون فرعونیون کو وہان ہم نے پہونچا دیا + موسیٰ اور اُس کے سب ساتھیون کو تو ہم نے بچا لیا اور دوسرون کو ڈبو دیا + اس واقعہ مین قدرت الٰہی کی نشانی ہی۔ اُن لوگون مین اکثر مومن نہ تھے؛ اے محمدؐ! بے شک تیرا رب غالب[۹۳] اور مہربان ہی +

حضرت موسیٰ اور بنی اسرائیل کا سفر مصر

فرعونیون غرق ہوئے

ع ۵ اے محمدؐ! تو اِن لوگون کو ابراہیم کا حال سُنا + ابراہیم نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے پوچھا "تم کیا پوجتے ہو؟" وہ بولے ہم بتون کو پوجتے ہین۔ اور ہمیشہ اُن پر اعتکاف کرتے ہین؛ ابراہیم نے پوچھا "کیا وہ تمھارا پکارنا سنتے ہین؟ یا تمھین نفع یا نقصان پہونچا سکتے ہین؟" وہ بولے "نہین۔ بلکہ ہم نے اپنے آبا کو ایسا ہی کرتے ہوئے دیکھا ہی؛

حضرت ابراہیم

۹۱ دیکھو سورہ اعراف، رکوع ۱۳ + ۹۲ ہم ایک کو بگاڑتے ہین دوسرے کو بناتے ہین + ۹۳ غالب اس لیے کہ فرعونیون کو تباہ کیا اور مہربان اسلیے کہ بنی اسرائیل کو اُن کے پنجہ غضب سے چھڑایا + ۹۴ دیکھو سورہ [illegible] رکوع [illegible]

نصیحت

ابراہیم نے کہا "لوگو! کیا تم نے سمجھ لیا[۵۱] کہ تم اور تمھارے اگلے باپ دادا جن بتون کو پوجتے آئے وہ میرے دشمن ہین۔ میرا دوست تو پروردگار عالم ہو جس نے مجھے پیدا کیا ہو اور میری رہنمائی کرتا ہو۔ وہ مجھے کھلاتا اور پلاتا ہو۔ مین بیمار ہو جاؤن تو مجھے شفا دیتا ہو۔ وہی مجھے مارے گا اور وہی پھر مجھے زندہ کرے گا۔ اور اُسی سے مین امید رکھتا ہون کہ بروز قیامت وہ میری خطا بخشے گا + اے میرے رب! مجھے حکم (نبوت) عطا کر اور نیک بندون مین شامل کر۔ میرا ذکر خیر آنے والی نسلون مین جاری رکھ۔ مجھے بھی جنت نعیم کا وارث بنا۔ میرا باپ گمراہ ہو اُسے[۵۲] بخش دے اور بروز قیامت مجھے رسوا نہ کر۔ اُس دن نہ مال کام آئے گا اور نہ اولاد کام آئے گی۔ صرف وہ شخص نفع مین رہے گا جو قلب پاک لیکر اللہ کے پاس حاضر ہوگا" + جنت پرہیزگارون کے لیے آراستہ کی جائے گی اور گمراہون کے لیے دوزخ ظاہر کیا جائے گا۔ اور اُن سے پوچھا جائے گا کہ "اللہ کے سوا جنھین تم پوجتے تھے وہ کہان ہین؟ + کیا وہ تمھاری مدد کر سکتے ہین یا انتقام لے سکتے ہین؟" + پھر وہ معبود اور اُن کے پوجنے والے گمراہ لوگ اور لشکر شیطان سب کے سب دوزخ مین اوندھے منھ ڈھکیل دیے جائین گے + وہ دوزخ مین باہم لڑینگے اور گمراہ لوگ بتون سے کہین گے "قسم اللہ کی جب ہم نے اے بتو! تمھین پروردگار عالم کے برابر ٹھہرا رکھا تھا تو ہم صریح گمراہی مین تھے + گنہگارون ہی نے ہمین بہکایا تھا۔ آج نہ کوئی ہمارا شفاعت کرنے والا ہو۔ اور نہ کوئی دلسوز دوست ہو۔ کاش ہم پھر دنیا مین جاتے تو ضرور مومن ہو کر رہتے" + اس قصہ مین بھی عبرت ہو + امت ابراہیم مین اکثر ایمان والے نہ تھے اے محمدؐ! اس مین شک نہین کہ تیرا رب غالب اور مہربان ہو +

حضرت نوحؑ

ع قوم نوح نے پیغمبرون[۵۳] کو جھٹلایا تھا + جب اُن کے بھائی نوح نے اُن سے کہا "کیا تم ڈرتے نہین؟ + مین تمھارا رسول امین ہون۔ تو اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔ مین تم سے اس سمجھانے کی اجرت نہین مانگتا۔ میری اجرت پروردگار عالم کے ذمہ ہو۔ تو اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو" + وہ لوگ بولے "کمینے تیرے پیرو ہین۔ تو کیا ہم بھی تیری بات مان لین" + نوح نے جواب دیا "مجھے کیا مطلب ہو کہ ان کے عمل کیسے ہین؟ - یہ کمینے ہین

---

[۵۱] میرے سمجھانے سے۔ [۵۲] یعنی توفیق ایمان دے اور بخش دے + حضرت ابراہیم کو یہ علم نہ تھا کہ ان کا باپ ایمان لانے والا نہیں ہو ورنہ وہ ایسی دعا نہ کرتے + [۵۳] حضرت نوح کو جھٹلایا تو گویا تمام پیغمبرون کو جھٹلایا کیونکہ باعتبار اصول تمام پیغمبرون کا ایک ہی دین ہو +

یا شریف ہین اُن کا حساب لینا میرے رب کے ذمہ ہی۔ کاش تم اتنا سمجھو۔ مین تو مومنون کو دھکا دے کر نکالنے والا نہین ہون۔ مین تو بس ظاہر طور پر ڈرانے والا ہون۔ وہ لوگ بولے "اے نوح! اگر تو باز نہ آیا تو سنگسار کیا جائے گا" نوح نے دعا مانگی "اے میرے رب! میری قوم مجھے جھٹلاتی ہی۔ اب تو مجھ مین اور ان مین فیصلہ کر دے اور مجھے اور میرے مومن ساتھیون کو بچا لے" پھر ہم نے نوح کو اور اُس کے ساتھیون کو جو بھری ہوئی کشتی مین تھے بچا لیا اور بعد ازآن باقی لوگون کو ڈبو دیا۔ بے شک اس واقعہ مین بھی قدرت الٰہی کی ایک نشانی ہی اُن مین اکثر ایمان والے نہ تھے۔ اے محمد! بے شک تیرا رب غالب اور مہربان ہی۔

حضرت ہود

ع۷ قوم عاد نے پیغمبرون کو جھٹلایا جب اُن کے بھائی ہود (نبی) نے اُن سے کہا "کیا تم اللہ سے ڈرتے نہین؟ مین تمھارا رسول امین ہون۔ تم اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔ مین اس کام کی اجرت تم سے نہین مانگتا۔ میری اجرت پروردگار عالم کے ذمہ ہی۔ تم ٹیلون پر بے فائدہ کیا یادگارین بناتے ہو اور ایسے کارخانے بناتے ہو گویا ہمیشہ رہوگے۔ اور جہان کہین ہاتھ ڈالتے ہو تو ظالمانہ ہاتھ ڈالتے ہو۔ تو اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔ اُس ذات سے ڈرو جس نے تمھاری مدد اُن چیزون سے کی جنھین تم جانتے ہو۔ یعنی جانورون سے اولاد سے باغون سے اور چشمون سے تمھاری مدد کی۔ ایک بڑے دن یعنی قیامت کے عذاب سے مین تم پر ڈرتا ہون" وہ بولے "تمھارا نصیحت کرنا یا نہ کرنا ہمارے لیے برابر ہی۔ یہ ڈرانا اگلون کی عادت کے موافق ہی۔ ہم پر عذاب نہ ہوگا" اُنھون نے ہود کو جھٹلایا تو ہم نے اُنھین ہلاک کر دیا۔ بے شک اس واقعہ مین بھی عبرت ہی۔ قوم ہود مین بھی اکثر مومن نہ تھے۔ اے محمد! تیرا رب غالب اور مہربان ہی۔

حضرت صالح

ع۸ قوم ثمود نے بھی پیغمبرون کو جھٹلایا تھا۔ جب اُن کے بھائی صالح (نبی) نے اُن سے کہا "کیا تم ڈرتے نہین؟ مین تمھارا رسول امین ہون۔ تو اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔ مین اس کام کے لیے کسی اجرت کا خواستگار نہین ہون۔ میری اجرت تو پروردگار عالم کے ذمہ ہی۔ تم جو یا خون مین چشمون مین کھیتون مین اور نرم گودے والی کھجورون مین بسر کرتے ہو اور پہاڑ تراش تراش کر بے تکلف گھر بناتے ہو تو کیا اسی مین بے کھٹکے چھوڑ دیے جاؤگے؟ تم اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔ فضول کار جو دنیا مین فساد پھیلاتے ہین اور اصلاح نہین کرتے

سورۂ ۱۶ دیکھو سورۂ اعراف رکوع ۹ ۔ ع۸ دیکھو سورۂ اعراف رکوع ۱۰

تم اُن کے حکم کی پیروی نہ کرو"؛ وہ بولے "تو سحرزدہ ہو؛ ہماری طرح تو بھی ایک آدمی ہو۔ تو سچا ہو تو کوئی نشانی لا"؛ صالح نے کہا کہ "یہ ایک اونٹنی ہو ایک دن پانی اسکے لیے ہو اور ایک دن مقرر تمھارے لیے ہو۔ تم اسے گزند نہ پہونچانا ورنہ ایک سخت دن کے عذاب مین گرفتار ہوجاؤگے"؛ قوم ثمود نے اُس اونٹنی کی کونچین کاٹین اور ندامت اُٹھائی اور گرفتار عذاب ہوے۔ بے شک اس واقعہ مین بھی عبرت ہو۔ قوم ثمود مین اکثر مومن نہ تھے؛ اے محمدؐ تیرا رب بے شک غالب اور مہربان ہو؛

حضرت لوطؑ

ع قوم لوط نے بھی پیغمبرون کو جھٹلایا تھا جب اُن سے اُن کے بھائی لوط (نبی) نے کہا "کیا تم ڈرتے نہین ؟ + مین تمھارا رسول امین ہون۔ تو تم اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو + مین اس پر تم سے خواستگار اجرت نہین ہون۔ میری اجرت پروردگار عالم کے ذمہ ہو + کیا تم دنیا کے لوگون مین سے مردون پر گرتے ہو اور تمھارے رب نے جو بیبیان تمھارے لیے پیدا کی ہین اُنھین چھوڑتے ہو؟ + بلکہ تم حد سے تجاوز ہو"؛ تو وہ بولے "اے لوط! اگر تو اپنی نصیحتون سے باز نہ آئے گا تو نکال دیا جائے گا"؛ لوط نے کہا "مین تمھارے کامون سے بیزار ہون + اے میرے رب! مجھے اور میرے اہل کو ان کے افعال سے بچا لے"؛ ہم نے لوط کو اور اُس کے گھر والون کو سب کو نجات دی۔ صرف لوط کی ایک بوڑھی عورت پیچھے رہ گئی؛ اس کے بعد ہم نے دوسرون کو ہلاک کر دیا + اُن پر خوب پانی برسایا۔ اُس ڈرائی ہوئی قوم کے حق مین پانی برا برسا + بیشک اس واقعہ مین بھی عبرت ہو۔ قوم لوط مین اکثر مومن نہ تھے؛ اے محمدؐ تیرا رب غالب اور مہربان ہو؛

حضرت شعیبؑ

ع اہل ایکہ نے بھی پیغمبرون کو جھٹلایا تھا + جب شعیب (نبی) نے اہل ایکہ سے کہا[۱]۔ "کیا تم ڈرتے نہین ؟ مین تمھارا رسول امین ہون + تو اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو + مین اس پر تم سے خواستگار اجرت نہین ہون۔ میری اُجرت پروردگار عالم کے ذمہ ہو؛ پورا ناپو لوگون کو نقصان نہ پہونچاؤ سیدھی ترازو سے تولو۔ لوگون کی چیزین کم نہ کرو۔ اور نہ فساد کے ساتھ ملک مین سر اُٹھاؤ۔ اُس اللہ سے ڈرو جس نے تمھین اور مخلوق سابق کو پیدا کیا"؛ وہ کہنے لگے "تو تو سحرزدہ ہو۔ تو مثل میرے ایک آدمی ہو اور ہم تجھے جھوٹا جانتے ہین + اگر تو سچا ہو تو آسمان کا ایک ٹکڑا ہم پر گرا"؛ شعیب نے کہا "میرا رب تمھارے

---

[۱] دیکھو سورۂ اعراف، رکوع ۱۲ +

اعمال سے باخبر ہو"۔ پھر اُن لوگون نے شعیبؑ کو جھٹلایا پھر عذاب یوم ظلّہ[۵۱] اُن پر نازل ہوا + وہ بھی بڑے سخت عذاب کا دن تھا + بیشک اس واقعہ مین بھی عبرت ہو + اہل ایکہ اکثر مومن نہ تھے + اے محمدؐ! تیرا رب غالب اور مہربان ہو +

ع ۱۱ اے محمدؐ! اس مین شک نہین کہ اس قرآن کو پروردگار عالم نے اتارا ہو + روح الامین (جبریلؑ) نے اُسے تیرے دل پر زبان فصیح عربی مین اُتارا ہو تاکہ تو اُسکے ذریعہ سے لوگون کو ڈرائے + اس کی پیشین گوئی بے شک اگلے پیغمبرون کی کتابون مین ہو + کیا یہ دلیل اہل مکہ کے لیے کافی نہیں ہو کہ علماے بنی اسرائیل اس سے واقف ہین ؟ + اگر قرآن کو ہم کسی عجمی پر اُتارتے اور وہ انھین سُناتا کبھی یہ ایمان نہ لاتے[۵۲] + اسی طرح ہم نے گنہگارون کے دلون مین انکار ڈال دیا ہو کہ جب تک وہ عذاب الیم نہ دیکھین گے ایمان نہ لاینگے + اُن پر بے خبری مین دفعۃً عذاب آئے گا اور وہ کہین گے "کیا ہمین مہلت مل سکتی ہو"؟ اے محمدؐ! کیا یہ ہمارے عذاب کے لیے جلدی مچا رہے ہین ؟ + تو دیکھ تو سہی اگر ہم اِن کو برسون تک مزے مین رکھین اور پھر اِن پر عذاب موعود آئے تو یہ مزے مین رہنا ان کو عذاب سے نجات نہ دے گا + ہم نے کسی بستی کے رہنے والون کو بے اس کے ہلاک نہین کیا۔ کہ اُن کے پاس آگاہ کرنے کے لیے ڈر سُنانے والے (پیغمبر) آئے + ہم ظالم نہین ہین + اس قرآن کو شیاطین لے کر نہین اُترے ہین + یہ کام نہ اُن کے کرنے کا تھا اور نہ وہ اسے کر سکتے تھے + آسمانی وحی سننے سے وہ معزول ہین + اے محمدؐ! تو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہ پکارنا ورنہ تجھ پر عذاب ہوگا + اپنے قریب تر قبیلے کو عذاب سے ڈرا۔ اور مومنین جو تیرے تابع ہین اُن کے لیے اپنے بازو جھکا دے[۵۳] + پھر اگر وہ نافرمانی کرین تو کہہ "مین تمھارے اعمال سے بری ہون" + اے محمدؐ! تو اُس غالب اور مہربان اللہ پر بھروسا کر جو نماز مین تیرا قیام اور نمازیون مین تیرے حرکات دیکھتا ہو + وہ سنتا اور

قرآن کی پیشینگوئیان

نصیحت

سلہ ۵۱ ظلّہ یعنی سایہ یا سائبان + صورت عذاب یہ تھی کہ سخت گرمی پڑی وہ تہ خانون مین گھسے + وہان چین نہ آیا تو پھر نکلے + ابر گھر آیا اور سب اُسکے نیچے راحت سمجھکر جمع ہوے + ابر سے عذاب نازل ہوا سب وہین ڈھیر ہو کر رہ گئے۔ دیکھو سورۂ اعراف، رکوع ۱۱ + اُس مین عذاب بصورت زلزلہ مذکور ہو + ایسا معلوم ہوتا ہو کہ اہل ایکہ اور اہل مدین دو مختلف قومین تھین مختلف مواقع اور مختلف اوقات مین حضرت شعیبؑ کے زمانہ مین اُن پر مختلف صورتون سے عذاب نازل ہوا + سلہ ۵۲ یعنی اتنا بڑا معجزہ دیکھتے کہ زبان عربی سے ناواقف شخص قرآن عربی سُناتا جب بھی یہ ایمان نہ لاتے یون بھی ترجمہ کیا گیا ہو "اگر ہم قرآن کو کسی عجمی پر اُس کی زبان مین اُتارتے اور وہ اُنھین سناتا تو یہ اور بھی ایمان نہ لاتے +" اس صورت مین مطلب یہ ہو کہ اُنکی زبان مین قرآن ہو تو یہ مانتے نہین بھلا غیر زبان مین ہوتا تو کیا مانتے + سلہ ۵۳ یعنی اُن سے تواضع پیش آ +

جانتا ہی + اے محمد! تم لوگون سے کہو۔ کیا مین تمھین بتا ؤن کہ شیاطین کس[۵۱] پر اُترتے ہین ؟ + تمام مفتری گناہگارون پر وہ اُترتے ہین اور اُن پر سُنی سُنائی باتون کا القا کردیتے ہین اور اُن مین اکثر جھوٹے ہوتے ہین + شاعرون[۵۲] کی پیروی گمراہ کرتے ہین + اے مخاطب! کیا تو نہین دیکھتا کہ شعرا ہر میدان مین سرگردان رہتے ہین اور اُن کے اقوال اُن کے افعال کے مطابق نہین ہوتے + لیکن وہ مومن نیکوکار شعرا جو اللہ کو بہت یاد کرنے والے ہین اور کسی کی ہجو کرتے ہین تو اپنا عوض لینے کے لیے کرتے ہین اور وہ بھی بعد اس کے کہ اُن پر ظلم کیا گیا ہو اِن عیبون سے پاک ہین + ظلم کرنے والے یعنی مثلاً ناحق ہجو کرنے والے عنقریب مرنے پر معلوم کرین گے کہ وہ کس کروٹ پھیرے جاتے ہین +

سورۂ نمل[۵۳] ۲۷

(مکی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

طسٓ + یہ سورہ قرآن یعنی اُس کتاب روشن کی چند آیتین ہین۔ جو ہدایت اور خوشخبری ہی اُن مومنون کے لیے جو نماز پڑھتے ہین زکوٰۃ دیتے ہین اور آخرت پر یقین کرتے ہین + آخرت پر ایمان نہ لانے والون کو ہم اُن کے اعمال اچھے دکھاتے ہین اور وہ بہک جاتے ہین + انھین لوگون کے لیے بُرا عذاب ہی اور آخرت مین یہی بڑا نقصان پانے والے ہین + اے محمد! تجھے تو حکیم دانا (اللہ) کی طرف سے قرآن کا القا ہوتا ہی + تو لوگون کو وہ واقعہ یاد دلا جب موسیٰ[۵۴] نے اپنی بی بی سے کہا تھا کہ مجھے آگ دکھائی دیتی ہی مین جاکر وہان سے راہ کی خبر تمھارے لیے لاتا ہون یا سلگتا ہوا کوئی انگارا لاتا ہون تاکہ تم تاپو + جب موسیٰ آگ کے پاس آیا تو ندا آئی کہ جو ذات اس آگ مین ہی مبارک ہی اور جو اس آگ کے گرد ہی وہ بھی مبارک ہی

آتش طور

[۵۱] عرب مین کچھ لوگ کاہن ہوتے تھے جو غیب کی خبرین سنانے کے مدعی تھے + ہندوستان مین بھی ایسے لوگ ہین۔ انکی باتین زیادہ تر غلط اور کبھی کبھی کچھ سچ بھی ہو جاتی تھین۔ کفار کہتے تھے کہ آنحضرت محمد بھی کاہن ہین + ارشاد ہوا کہ شیطانی خبرین سنانے والے کاہن ہین اور آنحضرت سے کیا نسبت ہی + [۵۲] کفار کہتے تھے کہ محمد ایک شاعر ہی جو شعر کہا کرتا ہی + ارشاد ہوا کہ شاعرون کو آنحضرت سے کچھ نسبت نہین ہی + [۵۳] نمل یعنی چیونٹی + اس سورہ مین چیونٹی کا ذکر ہی + [۵۴] دیکھو سورۂ طٰہٰ پہلا رکوع +

اللہ پروردگار عالم پاک ہی تشبیہات سے + اے موسیٰ! بے شک مین ہون اللہ غالب حکمت والا + تو اپنا عصا ڈال دے + جب موسیٰ نے اپنا عصا ہلتا ہوا اژدہے کی طرح دیکھا تو پیٹھ دے کر پھرا اور پیچھے مُڑ کر نہ دیکھا + ارشاد ہوا "اے موسیٰ! نہ ڈر۔ مین ہون۔ میرے پاس پیغمبر ڈرتے نہین + لیکن جس سے کوئی قصور ہو جائے اور بعد قصور کے وہ اُسکے بدلے نیکی کرنے لگے تو مین بخشنے والا مہربان ہون + اپنا ہاتھ اپنی جیب مین ڈال پھر وہ بے روگ سفید نکلے گا۔ یہ دو نشانیان اُن نو نشانیون[51] مین سے ہین جن کے ساتھ تجھے فرعون اور اُس کی قوم کے پاس جانا ہی۔ وہ نافرمان بردار قوم ہین" + جب فرعون والون کے پاس آنکھون سے دکھائی دینے والی نشانیان آگئین تو وہ بولے "یہ تو صریح جادو ہی" اُن کے دلون نے یقین کر لیا تھا۔ لیکن ظلم اور سرکشی سے اُنھون نے انکار کیا + اے محمدؐ! تو دیکھ اُن مفسدون کا کیا انجام ہوا +

ع ۲ ہم نے داؤد[52] اور سلیمان کو علم عطا کیا تھا۔ دونون نے کہا "شکر ہی اللہ کا جس نے ہمین فضیلت دی اپنے بہت سے مؤمن بندون پر" + سلیمان جانشین ہوا داؤد کا۔ اور کہنے لگا "لوگو! ہمین جانورون[53] کی بولی سکھلائی گئی ہی اور ہر شی ہمین عنایت ہوئی ہی۔ یہ اللہ کا صریح فضل ہی" + سلیمان کے تمام لشکر جن[54] و انس اور پرند سلیمان کے ملاحظہ کے لیے جمع کیے گئے اور وہ درجہ بدرجہ کھڑے کیے گئے + یہان تک کہ جب وہ چیونٹیون کے میدان مین آئے ایک چیونٹی بولی "چیونٹیو! اپنے بلون مین گھس جاؤ۔ سلیمان اور اُس کا لشکر بیخبری کی حالت مین تمھین روند ڈالے" + چیونٹی کے اس کہنے پر سلیمان بحالت ضحک مسکرایا اور بولا "اے میرے پروردگار! مجھے توفیق دے کہ مین اُس نعمت کا شکر کرون جو مجھے اور میرے والد کو تو نے عطا کی ہی اور یہ بھی توفیق دے کہ مین نیک کام کرون کہ جسے تو پسند کرے۔ اور اپنی رحمت سے مجھے اپنے نیک بندون مین داخل کر" + سلیمان نے چڑیون کی تلاش لی تو کہنے لگا "یہ کیا بات

حضرت موسیٰ کی نو نشانیان

حضرت داؤد

حضرت سلیمان

چیونٹی

---

[51] دیکھو سورہ سبا ۳۴ رکوع ۲ + [52] حضرت داؤد بادشاہ بھی تھے پیغمبر بھی تھے۔ انکے بعد ان کے بیٹے حضرت سلیمان بڑے نامی بادشاہ ہوئے۔ زمین۔ پانی اور ہوا سب پر انکی حکومت تھی۔ حکومت کی نوعیت کہین بیان نہین کی گئی ہی۔ کیا آجکل بڑی بڑی سلطنتین بری اور بحری جہاز اور ریل کے ذریعہ سے زمین پانی اور ہوا پر حکمران نہین ہین؟ دیکھو الاسلام صفحہ ۲۲۶ علاوہ برین جب خدا قادر مطلق ہی تو اپنے بندوان کو غیر معمولی اختیارات دینے پر بھی قادر ہی + [53] حضرت سلیمان جانورون کی بولی سمجھتے تھے + [54] آج کل بھی باز اور کبوتر لڑائیون مین کام دیتے ہین۔ رہا لشکر جن۔ اس کے لیے دیکھو الاسلام فصل ۵۴۔ در خدا کو قادر مطلق جانتے ہو تو جس طرح قرآن مین ہے اُس پر ایمان لاؤ۔ اللہ کی قدرت پر انسان کا علم حاوی نہین ہو سکتا +

ہدہد

ہے؟ کہ مین ہدہد کو نہین دیکھتا غائب تو نہین ہوگیا ؟ اُسے سخت سزا دون گا یا مار ڈالون گا اگر کوئی عذر معقول وہ پیش نہ کرسکا ÷ زیادہ زمانہ نہ گذرا تھا کہ ہدہد نے آکر کہا " مین نے ایسی بات دریافت کی ہے جو آپ کو معلوم نہین یعنی مُلک سبا[۱] سے مین ایک سچی خبر لایا ہون ÷

بلقیس

مین نے ایک عورت (بلقیس) دیکھی ہے جو باشندگان مُلک سبا کی ملکہ ہے اور تمام شے اُسے میسّر ہے۔ اور تخت اُس کا بہت بڑا ہے ÷ مین نے دیکھا ہے کہ وہ عورت اور اُس کی قوم اللہ کے سوا سورج کو سجدہ کرتی ہے۔ اور شیطان اُنھین اُن کے کام اچھے دکھاتا ہے۔ راہ سے اُن کو روکتا ہے اور انھین اتنی بھی ہدایت نہین ہوتی کہ ایسے اللہ کا سجدہ کیون نہ کرین جو آسمانون اور زمین کی چھپی ہوئی چیزین ظاہر کرتا ہے اور چھپی اور کھلی ہوئی باتین جو تم لوگ کرتے ہو وہ جانتا ہے ÷ اللہ ہے سوا اُس کے کوئی معبود نہین ہے۔ وہ عرش عظیم کا مالک ہے ÷ سلیمان نے کہا "ہم دیکھین گے کہ تو سچ بولتا ہے یا جھوٹ بولتا ہے ÷ میرا یہ خط لیجا اور باشندگان سبا کے پاس گرا دے اور کنارے کھڑا ہو۔ اور دیکھ وہ کیا جواب دیتے ہین ÷ خط پاکر بلقیس نے کہا "اے سردارو! یہ خط محترم جو میرے پاس آیا ہے سلیمان کا ہے اور اس مین لکھا ہے "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم مجھ سے سرکشی نہ کرو اور میرے مطیع ہوکر حاضر ہو ÷

ع۳ بلقیس نے اپنے سردارون سے کہا "اے سردارو! تم مجھے کیا مشورہ دیتے ہو؟ جب تک تم موجود نہ ہو مین کوئی حکم قطعی نہین دیتی ÷ وہ لوگ بولے "ہم صاحب قوت اور سخت لڑنے والے ہین۔ اور حاکم آپ ہین آپ ہی غور کرکے حکم دیجیے ÷ بلقیس بولی۔ "سلاطین جب کسی شہر مین آتے ہین تو اُسے برباد کردیتے ہین اور وہان کے عزت دارون کو ذلیل کردیتے ہین۔ ایسا ہی کیا کرتے ہین ÷ مین اُن کی طرف کچھ تحفہ بھیجتی ہون اور دیکھتی ہون کہ ایلچی کیا جواب لاتے ہین ÷ جب ایلچی سلیمان کے پاس آیا تو سلیمان نے کہا "کیا تم مال سے میری مدد کرنا چاہتے ہو؟ ۔ اللہ نے جو مجھے دیا ہے وہ اُس سے بہتر ہے جو اُس نے تمھین دیا ہے۔ لیکن تم اپنے تحفے پر نازان ہو ÷ تو اپنی قوم کی طرف واپس جا ÷ ہم ایسا لشکر لے کر اُن کی طرف آتے ہین جس کا مقابلہ وہ لوگ نہ کرسکین گے۔ اور ہم اُنھین ذلت وخواری کے ساتھ وہان سے نکالین گے ÷ پھر سلیمان نے اپنے سردارون سے کہا "اے سردارو! تم مین سے کوئی بلقیس کا تخت قبل اس کے کہ وہ لوگ ہمارے پاس مطیع ہوکر آئین

[۱] اُس زمانہ مین ملک یمن کا پایۂ تخت تھا +

لا سکتا ہی؟ ❊ جنون مین سے ایک عفریت[۹۱] بولا " مین تخت آپ کے پاس لا دیتا ہون قبل
اس کے کہ آپ اپنے مقام سے اُٹھین - مین اس کام کی طاقت رکھتا ہون اور امانت دار بھی
ہون ❊ ایک اور شخص[۹۲] جو کتابی علم رکھتا تھا بولا " مین وہ تخت آپ کے پاس آپ کے پلک
مارنے کے پہلے لاتا ہون ❊ سلیمان نے وہ تخت اپنے پاس رکھا ہوا دیکھکر کہا " یہ میرے رب کا
فضل ہی کہ وہ مجھے آزماتا ہی کہ مین شکر گذار ہون یا ناشکر گذار رہون ❊ جو شکر کرتا ہی اپنے بھلے کے
لیے شکر کرتا ہی اور جو ناشکری کرے تو میرا رب اُس سے بے پروا اور کریم ہی ❊ سلیمان نے اپنے
آدمیون سے کہا " بلقیس کے تخت مین کچھ تبدیلی کرو و ہم دیکھین وہ پہچانتی ہی یا نہین ❊"
جب بلقیس دربار مین آئی تو اُس سے پوچھا گیا " کیا ایسا ہی آپ کا تخت تھا ❊ بلقیس بولی -
" گویا یہ وہی ہی " اور سلیمان کی طرف مخاطب ہوکر کہنے لگی " ہمین تو پہلے سے آپ کی نبوت کا علم
ہی اور ہم آپ کو مانے ہوے ہین ❊ اللہ کے سوا وہ آفتاب کی پرستش کرتی تھی تو یہ پرستش کرنا
اُسے سلیمان کے پاس آنے سے مانع تھا اور وہ کافرون مین تھی ❊ بلقیس سے کہا گیا کہ محل مین
چلیے - جب اُس نے شیشے کا فرش محل مین دیکھا تو اُسے پانی سمجھی اور اپنے پائینچے چڑھا کر پنڈلیان
کھول دین ❊ سلیمان نے کہا " اس محل مین شیشے بچھے ہوے ہین ❊ بلقیس بولی " اے میرے
پروردگار! مین آفتاب پرستی مین اپنا ہی نقصان کرتی رہی - اب مین سلیمان کے ساتھ اللہ
پر اسلام لائی ہون جو رب العالمین ہی ❊

حضرت صالح

ع ہم نے قوم ثمود کی طرف اُن کے بھائی صالح[۹۴] کو بھیجا اور اُس نے اُن سے کہا " لوگو! اللہ کی
عبادت کرو " تو وہ دو فریق (مومن اور منکر) ہوکر باہم جھگڑنے لگے ❊ صالح نے کہا " بھائیو
تم بھلائی کے پہلے بُرائی (عذاب) کے لیے کیون جلدی مچاتے[۹۵] ہو؟ - اللہ سے استغفار کیون

---

۹۱ مفسرون نے عفریت کا ترجمہ دیو لکھا ہے ❊ ۹۲ مفسرون نے لکھا ہی کہ حضرت سلیمان ؑ کا وزیر آصف بڑا ذی علم تھا اُسے
اسم اعظم معلوم تھا اُسی کی برکت سے اُس نے یہ کرامت دکھائی ❊ واللہ اعلم بالصواب ❊ ۹۳ بلقیس کی عقل کا امتحان حضرت سلیمان
کو منظور ہوا ❊ اور نیز پنڈلیون کا دیکھنا مقصود تھا جیسا کہ آگے ذکر آئیگا ❊ لوگون نے حضرت سلیمان سے غلط کہدیا
تھا کہ ملکہ بے عقل ہے اور اُسکی پنڈلیان خراب ہین ❊ چنانچہ حضرت سلیمان ؑ نے تخت کی ہیئت بدل کر اور شیشہ
کے فرش پر چلا کر بلقیس کی عقل کا اور پنڈلیون کا امتحان کر لیا کیونکہ اُس سے نکاح کرنا حضرت سلیمان چاہتے تھے
اور بالآخر نکاح کیا ❊ ۹۴ دیکھو سورہ ہود (۱۱ رکوع ۶) ۹۵ کفار نے حضرت صالح ؑ سے کہا ہم لوگ نافرمان ہین
تو ہم پر عذاب نازل کرائیے - جواباً ارشاد ہوا مجھے کلام کر کے بھلائی کے خواستگار کیون نہین ہوتے -
عذاب کے لیے کیا جلدی مچاتے ہو ❊

نہین کرتے کہ شاید تم پر رحم کیا جائے + قوم ثمود[۵۱] نے صالح سے کہا "ہم تجھے اور تیرے ساتھیون کو نحس جانتے ہین + صالح نے کہا "تمھاری نحوست اللہ کے نزدیک روز ازل سے ہی - بلکہ تم ایسے[۵۲] لوگ ہو جن کی آزمایش دولت اور نکبت سے کی جاتی ہی + شہر مین نو اشخاص ایسے تھے جو ملک مین فساد پھیلاتے تھے اصلاح نہونے دیتے تھے + وہ لوگ بولے "سب مل کر قسم کھائین اللہ کی کہ صالح پر اور اُسکے گھر والون پر شبخون مارین گے + اور پھر صالح کے وارث سے کہدین گے کہ اس کے مارے جانے کے وقت ہم موجود نہ تھے ہم سچ کہتے ہین" اُنھون[۵۳] نے ایک داؤن کیا تو ہم نے بھی ایک داؤن کیا جسے وہ نہ سمجھے + اے محمدؐ! دیکھو اُن کے داؤن کا کیا انجام ہوا کہ ہم نے اُنھین اور اُن کی سب قوم کو ہلاک کر دیا + یہ اُن کے گھر ہین کہ اُن کے ظلم کی وجہ سے خالی پڑے ہوے ہین + جاننے والون کے لیے اس واقعہ مین عبرت ہی + پرہیزگار مومنون کو ہم نے بچا لیا تھا + اے محمدؐ! لوط کا واقعہ بھی لوگون کو یاد دلا جب لوط نے اپنی قوم سے کہا "تم دیدہ و دانستہ بیحیائی کرتے ہو - کیا تم عورتون کو چھوڑ کر مردون کی طرف شہوت سے مائل ہوتے ہو + بلکہ تم نادان لوگ ہو + تو قوم لوط کا یہ جواب ہوا "لوگو! لوط کے خاندان والے بڑے پاکباز بنتے ہین تو اُنھین اپنی بستی سے نکال دو + پھر ہم نے لوط[۵۴] کو اور اُسکے گھر والون کو بچا لیا باستثنا اُس کی عورت کے جس کی تقدیر مین تھا کہ وہ پیچھے رہجائے گی + پھر ہم نے اُن پر مینھ برسایا - اور وہ مینھ اُس (عذاب الٰہی سے) ڈرائی ہوئی قوم پر بہت ہی بُرا برسا + اے محمدؐ! تو لوگون سے کہہ "نافرمانون کے ہلاک ہونے پر اللہ کا شکر ہی اور سلام اُس کے برگزیدہ بندون پر + لوگو! اللہ بہتر ہی یا وہ بہتر ہی جسے لوگ اُس کا شریک ٹھہراتے ہین؟ +

ع ۵

حضرت لوط

(بیسوان پارہ)

نصیحت

بھلا آسمانون اور زمین کو کس نے پیدا کیا اور آسمان سے تمھارے لیے کس نے پانی برسایا؟ - ہم ہی نے پانی سے خوشنما باغ اُگائے ہین - تم کو یہ قدرت نہ تھی کہ اُن مین درخت اُگاتے + کیا اللہ کے ساتھ کوئی دوسرا معبود ہی؟ - نہین - مگر یہ ایسے لوگ ہین کہ حق سے عدول کرتے ہین +

---

[۵۱] دیکھو سورۂ ہود ۱۱ رکوع ۶ + [۵۲] یون بھی ترجمہ کیا گیا ہے "بلکہ تم لوگ ایسے ہو کہ (ملل) یقین ہو کر پاس آنی شیطان کے بہکانے مین آجاتے ہو + [۵۳] اُنھون نے حضرت صالح پر شبخون مارا - حضرت صالح تو بچ گئے اور وہ لوگ ہلاک ہو گئے بطور استہزا اُنھون نے ایسا کہا تھا + [۵۴] دیکھو سورۂ اعراف ۷ رکوع ۱۰ +

بھلا کس نے زمین کو جائے قرار بنایا ہی اور اُس کے بیچ بیچ مین نہرین بنائین اور اُسکے لیئے پہاڑ بنائے اور دو سمندرون مین حدِّ فاصل رکھی ہی؟ کیا کوئی اور معبود اللہ کے ساتھ ہی؟ نہین۔ لیکن اکثر لوگ نہین سمجھتے۔ بھلا جب کوئی شخص بیقرار ہو کر اُسے پکارتا ہی تو اُسکی دعا کون سنتا ہی اور کون اُس کی تکلیف رفع کرتا ہی۔ اور کون تمھین زمین کا نائب بناتا ہی؟ کیا کوئی اور معبود اللہ کے ساتھ ہی؟ تم لوگ بہت کم غور کرتے ہو۔ خشکی اور تری کی تاریکیون مین تمھارا کون رہنما ہوتا ہی؟ اُس کے باران رحمت کے آگے آگے خوشخبری دینے کو کون ہواؤن کو بھیجتا ہی؟ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود ہی؟ لوگون کے شرک سے اللہ بالاتر ہی۔ کون ہی جو مخلوقات کو بارِ اول پیدا کرتا ہی اور پھر بار بار پیدا کرتا رہتا ہی؟ تمھین آسمان اور زمین سے کون رزق دیتا ہی؟ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود بھی ہی؟ اے محمدؐ! تو ان لوگون سے کہہ "اگر تم سچے ہو تو اپنی دلیل پیش کرو"۔ تو کہدے کہ آسمانون اور زمین مین اللہ کے سوا کوئی غیب دان نہین ہی اور نہ لوگون کو علم ہی کہ وہ کب دوبارہ اُٹھائے جائینگے۔ آخرت[۵۱] کے متعلق یا تو ان کے علم کا خاتمہ ہوگیا ہی یا یہ کہ اس بارے مین یہ شک کی حالت مین ہین۔ نہین تو جان بوجھ کر یہ اُس سے اندھے بنے ہوے ہین۔

نصیحت

ع ۵ کفار کہتے ہین "ہم اور ہمارے باپ دادا جب مٹی ہو جائینگے تو کیا پھر ہم زمین سے نکالے جائینگے؟ ہم سے کہا جاتا ہی کہ پھر نکالے جائینگے اور ہمارے آبا سے بھی یہی پہلے کہا جاتا تھا۔ یہ اگلی کہانیان ہین"۔ اے محمدؐ! تو کہہ "ملک کی سیر کرو تو نظر آئے کہ گنہگارون کا کیا انجام ہوا"۔ تو ان لوگون پر افسوس نہ کر اور نہ ان کی تدبیرون سے تو تنگدل ہو۔ مسلمانون سے یہ منکرین کہتے ہین "تم سچے ہو تو بتاؤ وعدۂ عذاب[۵۲] دینا کب آئے گا"۔ تو ان سے کہہ "جس وعدے کی تمھین جلدی ہی اُس مین سے کچھ تو ابھی آ رہا ہی"۔ اے محمدؐ! تیرا رب آدمیون پر فضل کرتا ہی کہ جلدی عذاب نہین بھیجتا لیکن اکثر لوگ شکر نہین کرتے۔ بے شک تیرا رب اِن کے دلون کی بات سے اور جو کچھ یہ بظاہر کرتے ہین اُس سے آگاہ ہی۔ آسمانون اور زمین مین کوئی

---

۵۱ یون بھی ترجمہ کیا گیا ہی "آخرت کے بارے مین ان کا علم مختلف ہی"۔ ۵۲ مسلمانان مکہ کفار سے کہتے تھے کہ مسلمانون کو تم لوگ ستاؤگے تو تباہ ہو جاؤگے ظالم فلاح نہ پائینگے۔ اس پر کفار تمسخر کرتے تھے اور پوچھتے تھے "ہماری تباہی کا زمانہ کب آئے گا؟" ارشاد ہوتا ہی کہ وہ عنقریب آگیا ہے چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ تمام کفار تباہ ہوے۔

بات ایسی چھپی ہوئی نہین ہی جس کا ذکر کتاب واضح (لوح محفوظ)[81] مین نہ ہو + یہ قرآن بنی اسرائیل کو اکثر ایسی باتین بتا دیتا ہی جن مین وہ اختلاف[82] کرتے تھے + بے شک یہ قرآن مؤمنون کے لیے ہدایت اور رحمت ہی + اے محمدؐ! تیرا رب بے شک اپنے حکم سے اُن کی باہمی جھگڑون کا فیصلہ کرتا ہی۔ وہ غالب اور دانا ہی + اے محمدؐ! توکل کر اللہ پر بیشک تو صریح حق پر ہی + تو اپنی آواز نہ مُردون کو سُنا سکتا ہی اور نہ بہرون[83] کو سُنا سکتا ہی۔ جب کہ وہ پیٹھ پھیر کر بھاگتے ہین + تو اندھون کو اُن کی گمراہی سے باز نہین رکھ سکتا + تو اُنھین کو سنا سکتا ہی جو ہماری آیتون پر ایمان لاتے ہین اور مطیع ہین + جب وعدۂ قیامت اُن پر پورا ہونے کو ہوگا تو ہم زمین سے ایک جانور[84] لوگون کے لیے نکالین گے جو اُن سے کہدے گا کہ کون آدمی ہماری آیتون پر یقین کرنے والے نہین ہین +

دابۃ الارض

ع ۷ اے محمدؐ! لوگون کو اُس دن سے ڈرا جب ہم ہر امت سے اُن لوگون کو فوج کی طرح اُٹھائین گے جو ہماری آیتون کو جھٹلاتے تھے اور پھر وہ گروہ گروہ کیے جائین گے + جب وہ آجائین گے تو اللہ اُن سے کہے گا "کیا بے سمجھے بوجھے ہماری آیتون کو تم جھٹلاتے تھے؟ - یہ نہین تو تم اور کیا کرتے تھے؟" اُن کی سرکشی کے بدلے اُن پر حکم عذاب واقع ہوگا اور وہ خاموش رہین گے + کیا یہ لوگ دیکھتے نہین کہ ہم نے آرام کے لیے رات بنائی ہی اور دیکھنے کے لیے دن بنایا ہی؟ - بے شک اس مین ایمان والون کے لیے قدرت الٰہی کی نشانیان ہین + جس دن صور پھونکا جائے گا تو آسمانون اور زمین کے سب لوگ ڈر نے لگین گے باستثنا اُسکے جسے اللہ چاہے کہ نہ ڈرے اور سب اُس کے پاس بحالت عجز حاضر ہون گے + اے مخاطب!

قیامت

[81] مسلمانون کا اعتقاد ہی کہ جو کچھ دنیا مین ہوتا ہی وہ پہلے سے مقدر ہوچکا ہی اور روز ازل یعنی خلقت سے پہلے وہ لکھ گیا ہے۔ لسان شرع مین اس کتاب کو جس مین تقدیر لکھی ہوئی ہی بطور لسان تمثیلی لوح محفوظ کہتے ہین + [82] مثلاً قرآن نے حضرت عُزیر اور حضرت عیسیٰ کو بندۂ خدا کہا۔ حضرت مریم کی عصمت ثابت کی۔ حضرت سلیمان سے اتہام سحر دفع کیا۔ حرمت بعض لحوم رفع کی + یہ امور ایسے تھے کہ ان مین بنی اسرائیل باہم اختلاف کرتے تھے + [83] کفار کو مُردون اور بہرون سے تشبیہہ دی گئی ہے کہ اُن پر گفتگو کا اثر نہین پڑھتا + [84] اس کا مطلب یون کہا گیا ہی کہ ایک بڑا جانور انسانی بولی بولنے والا قریب قیامت پیدا ہوکر تمام دنیا کا سفر کرے گا اور ہر ایک انسان کی پیشانی پر نشان کر دے گا جس سے معلوم ہوجائے گا کہ کون کافر اور کون غیر کافر ہے اصطلاح شرع مین دابۃ الارض اسکا نام ہے۔ اہل تشیع کے نزدیک دابۃ الارض سے مراد حضرت علی مرتضیٰ ہین + اور پھر اس تقدیر پر بجائے "جانور" کے "چلنے والا" ترجمہ ہوگا +

تو پہاڑون کو دیکھکر اُنھین تھما ہوا سمجھتا ہی حالانکہ وہ قیامت کے دن ابر کی طرح اُڑتے پھرین گے * یہ اُس اللہ کی کاریگری ہی جس نے ہر شی مستحکم بنائی ہی * بے شک وہ تمھارے افعال سے باخبر ہی * جو شخص نیک عمل ساتھ لائے گا اُسے اُس سے بہتر بدلہ ملے گا اور اُس دن (قیامت) کے خوف سے وہ امن مین رہے گا * اور جو شخص عمل بد ساتھ لائے گا وہ اوندھے مُنھ آگ مین ڈالا جائے گا اور ایسے لوگون سے کہا جائے گا "یہ اُنھین اعمال کی جزا ہی جو تم کرتے تھے"* اے محمدؐ تو ان لوگون سے کہہ "مجھے یہی حکم دیا گیا ہی کہ مین اس (شہر (مکہ) محترم کے رب کی بندگی کرون۔ اُسی کے لیے ہر شی ہی" اور یہ بھی مجھے حکم ہوا ہی کہ "مین اُس کا فرمانبردار رہون اور قرآن پڑھ کر لوگون کو سُناؤن * پھر جو راہ پائے گا خود اپنے لیے راہ پائے گا" اور جو گمراہ رہے اُس سے تو کہدے "میرا کام صرف ڈرانا ہی" اور یہ بھی کہہ "اللہ کا شکر ہی۔ عنقریب[۵۱] وہ اپنی نشانیان تمھین دکھلائے گا اور تم اُسے پہچان لوگے" اے محمدؐ! تیرا رب تم لوگون کے اعمال سے غافل نہین ہی *

سورہ قصص ۲۸

(مکی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت موسیٰ

ع طٰسٓمٓ۔ یہ سورۃ بھی کتاب واضح (قرآن) کی آیتین ہین * اے محمدؐ! ہم تجھے فرعون اور موسیٰ کے صحیح حالات مومنون کے فائدے کے لیے سُناتے ہین * بے شک فرعون ملک (مصر) مین سرکش تھا۔ اُس نے وہان کے لوگون کے الگ الگ گروہ قرار دیے تھے * اُن مین سے وہ ایک گروہ (بنی اسرائیل) کو کمزور جان کر اُن کے لڑکون کو قتل کرتا تھا اور اُن کی لڑکیون کو زندہ رہنے دیتا تھا وہ بڑا ہی مفسد تھا * ہم نے چاہا کہ ملک (مصر) کے اِن کمزور لوگون پر ہم احسان کرین۔ اُنھین کو پیشوا بنائین اور اُنھین کو وارث سلطنت

---

۵۱ کفار مکہ سے کہا جاتا ہی کہ عنقریب وہ ذلت اُٹھائین گے تب سمجھ جائین گے کہ اللہ کے حکم نہ ماننے کا کیا نتیجہ ہوا * چنانچہ فتح مکہ کے بعد تمام کفار مکہ مسلمان ہوئے مگر انھین وہ درجہ نصیب نہوا جو ان سے پہلے مسلمان ہونے والون کا تھا *

بنائین اور انھین ملک کی حکومت دین اور اُن کے ذریعہ سے فرعون، ہامان اور اُن کے لشکر کو وہ دن دکھائین جس سےف۵ وہ ڈر رہے تھے + ہم نے مادرِ موسیٰ کی طرف وحی بھیجی "تو موسیٰ کو دودھ پلا اور جب موسیٰ کے لیے تو ڈرے تو اُسے دریا مین ڈال دے اور پھر کچھ خوف اور رنج نہ کر۔ ہم پھر اُسے تیرے پاس پہونچا دین گے اور اُسے اپنا پیغمبر بنائین گے" + پھر فرعون کے لوگون نے موسیٰ کو اُٹھا لیا کہ وہ اُن کا دشمن اور اُن کی پریشانی کا باعث ہو۔ بے شک فرعون اور ہامان اور اُن کے لشکری سب خطا کار تھے + فرعون کی بی بی نے فرعون سے کہا کہ "اس لڑکے کو قتل نہ کر۔ یہ میری اور تیری دونون کی آنکھون کی ٹھنڈک ہی۔ شاید ہمین یہ نفع دے یا ہم اسے بیٹا بنا لین" اور وہ انجام سے بےخبر تھے + مادرِ موسیٰ کا دل بیقرار تھا + اگر ہم اُس کے دل کو مضبوط نہ کر دیتے کہ وہ ہمارے وعدہ پر یقین کیے ہوے بیٹھی رہے تو وہ راز فاش کر دیتی + موسیٰ کی مان نے موسیٰ کی بہن سے کہا "تو اُس کے پیچھے پیچھے جا" وہ دور سے دیکھتی رہی اور فرعون والے سمجھتے نہ تھے + ہم نے موسیٰ پر پہلے سے دودھ پلانے والیان حرام کر دی تھین کہ وہ کسی کا دودھ پیتا نہ تھا + موسیٰ کی بہن نے فرعون کے لوگون سے کہا "کیا مین تمھین ایسے گھر والے بتا دون جو تمھارے لیے اس لڑکے کی پرورش کرین اور اسکے خیرخواہ بھی رہین + غرض اس طرح ہم نے موسیٰ کو اُس کی مان کے پاس بھجوا دیا تاکہ اُس کی آنکھین ٹھنڈی ہون اور وہ رنج نہ کرے اور جان لے کہ بے شک اللہ کا وعدہ سچا ہوتا ہی۔ لیکن اس پر بھی اکثر لوگ نہین سمجھتے +

قتل قبطی

ع ۲ جب موسیٰ جوان اور قوی ہوا تو ہم نے اُسے حکم اور علم عطا کیا + نیکو کارون کو ہم ایسا ہی بدلہ دیتے ہین + موسیٰ ایک روز شہر مین ایسے وقت گیا کہ لوگ بےخبر تھے اور اُس نے دیکھا کہ دو آدمی لڑ رہے ہین۔ ایک اُس کی قوم کا تھا اور دوسرا اُس کے دشمن کی قوم کا تھا اُس کی قوم والے نے بمقابلہ اُس کے دشمن کی قوم والے کے اُس سے مدد مانگی + موسیٰ نے

ف۵ حضرت موسیٰ کا قصہ قرآن مین جابجا ہی + یہان پر اُن کی ولادت اور پرورش کا ذکر ہی + بنی اسرائیل جو حضرت یوسف کے وقت سے مصر مین بس گئے تھے وہ رفتہ رفتہ بڑھتے گئے اور بالآخر وہان دو فرقے ہوگئے ایک قبطی جسمین خاندان شاہی بھی شامل تھا اور دوسرا بنی اسرائیل + ہندوستان مین جس طرح برہمن چھتری اور ویش ہین اُسی طرح وہان قبطی تھے اور بنی اسرائیل بجائے شودر کے تھے خدمت کرنا اُن کا کام تھا + اللہ کو یہ تقسیم ناپسند آئی اور بنی اسرائیل مین حضرت موسیٰ کو اُس نے واسطے ہلاکت قبطیون کے پیدا کیا فرعون کو یہ اندیشہ تھا کہ اُس کا مارنے والا بنی اسرائیل مین پیدا ہوگا اور اس لیے وہ بنی اسرائیل کے لڑکون کو قتل کروا تا تھا۔ حضرت موسیٰ کی مان نے بخوف قتل حضرت موسیٰ کو صندوق مین رکھکر دریا مین بہا دیا۔ صندوق فرعون کے باغ مین بہتا ہوا پہونچا۔ فرعون کی بی بی نے حضرت موسیٰ کی پرورش کی اور حسن اتفاق سے حضرت موسیٰ کی مان ہی کو دودھ پلانے اور پرورش کرنے کے لیے مقرر کیا +

اُس دشمن کو ایک گھونسا مارا اور اُس کا کام تمام کردیا۔ موسیٰ نے اپنے دل میں کہا "یہ تو شیطانی کام ہوا۔ شیطان بیشک صریح گمراہ کرنے والا دشمن ہے"۔ موسیٰ نے اُس وقت دعا کی "اے میرے رب! میں نے اپنے اوپر ظلم کیا۔ تو مجھے بخشدے"۔ اللہ نے اُسے بخش دیا۔ بے شک وہ غفور و رحیم ہے۔ موسیٰ نے کہا "اے میرے پروردگار! جیسا کہ تو نے مجھ پر احسان کیا اب میں کسی شریر آدمی کا مددگار رہونگا"۔ صبح کو موسیٰ شہر میں ہراسان و خبر جویان گیا تو کیا دیکھتا ہے کہ وہی شخص پھر پکار رہا ہے جس کی حمایت اُس نے کل کی تھی۔ اور ایک دوسرے دشمن کے مقابل میں مدد چاہتا ہے۔ موسیٰ نے اُس سے کہا "بے شک تو صریح گمراہ ہے"۔ جب موسیٰ نے اُس شخص پر ہاتھ ڈالنا چاہا جو موسیٰ اور فریاد کرنے والے دونوں کا دشمن تھا تو فریاد کرنے والے نے بوجہ غلط فہمی کہا "اے موسیٰ! کیا مجھے تو قتل کرنا چاہتا ہے جیسا کہ کل تو نے ایک شخص کو قتل کیا تھا۔ تو ملک میں ظالم ہی رہنا چاہتا ہے اور یہ نہیں چاہتا کہ بھلا آدمی ہوکر رہے"۔ جب یہ خبر مشہور ہوئی تو شہر کے کنارے سے ایک آدمی دوڑتا ہوا آیا اور موسیٰ سے کہنے لگا "اے موسیٰ! سرداران قوم تیرے قتل کا مشورہ کرتے ہیں تو نکل بھاگ میں تیرا خیر خواہ ہوں"۔ موسیٰ شہر سے ہراسان اور خبر جویان باہر نکلا اور دعا کی "اے میرے پروردگار! قوم ظالم سے مجھے بچا"۔

ع جب موسیٰ مدین[۵۳] کی طرف متوجہ ہوا تو دل میں کہنے لگا "مجھے امید ہے کہ اللہ مجھے سیدھی راہ دکھائے گا"۔ اور جب وہ مدین کے کنوئیں پر پہونچا تو اُس نے کنوئیں پر کچھ لوگ دیکھے جو پانی اپنے جانوروں کو پلا رہے تھے اور یہ بھی دیکھا کہ اُن لوگوں سے دور دو عورتیں اپنی بکریاں روکے ہوے کھڑی ہیں۔ موسیٰ نے اُن سے پوچھا "تم کیا کہتی ہو"۔ وہ بولیں "ہم اپنی بکریوں کو پانی نہیں پلا سکتے جب تک یہ چرواہے اپنے جانور ہٹا نہ لیجائیں۔ ہمارے ابا جان بہت بڈھے ہیں"۔ پھر موسیٰ نے اُن دونوں کی بکریوں کو سیراب کیا اور پھر سایہ میں چلا گیا اور دعا کی "اے میرے رب! میں محتاج ہوں اُس خیر کا جو تو میرے لیے تجویز کرے"۔ پھر اُن دو میں سے ایک لڑکی شرماتی ہوئی موسیٰ تک آئی اور بولی "میرے والد آپ کو بلاتے ہیں کہ آپ کے پانی پلانے کا عوض آپ کو دیں"۔ جب موسیٰ اُن لڑکیوں کے باپ کے پاس آیا اور سرگذشت اپنی سنائی تو وہ بولا "خوف نہ کرو تم قوم ظالم سے نجات پائے"۔ اُن

دخترِ ان... (حاشیہ)

[۵۱] یعنی وہ مرگیا۔ [۵۲] فریاد کرنے والا سمجھا کہ حضرت موسیٰ اسی کو ماریں گے۔ [۵۳] مدین حضرت شعیب پیغمبر کا مسکن تھا اور حضرت شعیب ہی کی لڑکی سے حضرت موسیٰ کا عقد ہوا۔

لڑکیون مین سے ایک نے کہا "ابا جان انھین نوکر رکھ لیجیے۔ آپ کے نوکرون مین اچھا وہی ہو سکتا ہو جو قوی اور امانت دار ہو"۔ اُن کے باپ نے موسیٰ سے کہا "مین چاہتا ہون کہ اپنی ان دو لڑکیون مین سے ایک کا نکاح آپ کے ساتھ کر دون باین شرط کہ آپ آٹھ برس تک میری نوکری کیجیے۔ اور اگر دس پورے کر دیجیے تو آپ کا احسان ہو مین آپ پر مشقت ڈالنا نہین چاہتا۔ آپ مجھے انشاء اللہ بھلا آدمی پائین گے"۔ موسیٰ نے کہا "میرے اور آپ کے درمیان مین یہ بات پکی ہوئی دونون مین سے جون سی مدت مین چاہون پوری کرون پھر مجھ پر زیادتی نہو۔ اللہ ہمارے قول کا گواہ ہو"۔

آتش طور

ع جب مدت ملازمت پوری کر کے موسیٰ اپنی بی بی کو مدین سے لے چلا تو کوہ طور کی طرف سے اُسے آگ دکھائی دی۔ اُس نے اپنے گھر کے لوگون سے کہا "یہین ٹھہرو مجھے آگ[۵۱] نظر آئی ہو۔ وہان جا کر شاید مین راہ کی خبر لاؤن یا آگ کا کوئی انگارہ لاؤن تا کہ تم تاپو"۔ جب موسیٰ آگ کے پاس آیا تو اُس مقام مبارک پر میدان کے داہنے کنارے ایک درخت سے آواز آئی "اے موسیٰ! مین ہون اللہ پروردگار عالم۔ تو اپنا عصا گرا دے"۔ جب موسیٰ نے دیکھا کہ اُس کا عصا گویا ہلتا ہوا سانپ ہو تو وہ پیٹھ پھیر کر بھاگا اور پیچھے نہین دیکھا۔ آواز آئی "اے موسیٰ! آگے بڑھ اور خوف نہ کر۔ تو امن مین ہو۔ اپنا ہاتھ اپنی جیب (گریبان) مین ڈال اور بے عیب چمکتا ہوا اُسے نکال۔ اور رفع خوف کے لیے اپنے بازو اپنی طرف سکیڑ لے۔ تیرا عصا اور تیرا چمکتا ہوا ہاتھ یہ دونون تیرے رب کی طرف سے دلیلین ہین جن کو فرعون اور اُسکے سردارون کے سامنے تجھے لیجانا ہو۔ وہ نافرمان لوگ ہین"۔ موسیٰ نے کہا "اے میرے رب! مین نے اُن کا ایک آدمی مار ڈالا ہو مجھے ڈر ہو کہ وہ مجھے مار ڈالین گے۔ میرے بھائی ہارون کی زبان مجھ سے فصیح تر ہو اُنھین بھی میرا مددگار بنا کر میرے ساتھ کر دے تا کہ وہ تصدیق کرین۔ مجھے ڈر ہو کہ فرعون کے لوگ مجھے جھٹلائین گے"۔ اللہ نے کہا "مین تیرے بھائی کو تیرا قوت بازو بناؤن گا اور تم دونون کو غلبہ دون گا۔ فرعون والے تم دونون تک پہونچ نہ سکین گے۔ تو ہماری نشانیان لے کر جا۔ تم اور تمھارے تمام ساتھی غالب رہین گے"۔ جب موسیٰ فرعونیون کے پاس ہماری ظاہر نشانیان لیکر آیا تو وہ کہنے لگے "یہ تو بنایا ہوا جادو ہی۔ ہم نے اپنے اگلے باپ دادا سے ایسا نہین سُنا تھا"۔ موسیٰ نے کہا "میرا رب

۵۱ دیکھو سورۂ طٰہٰ ۲۰ رکوع ۱۔

اُس شخص (مجھ) سے خوب واقف ہی جو اُس کے پاس سے ہدایت لے کر آیا ہی اور جس کا انجام آخرکار بخیر ہونا ہی + اس مین شک نہین کہ ظالم رستگاری نہین پائین گے" فرعون نے اپنے سرداروں سے کہا "اے سردارو! تمھارے لیے تو مین اپنے سوا کوئی دوسرا معبود نہین جانتا" اور پھر اپنے وزیر سے مخاطب ہو کر بولا "اے ہامان[۵۱]! میرے لیے مٹی کی اینٹین پکا اور ایک محل بنا تاکہ مین موسیٰ کے معبود کی خبر لاؤن۔ مین تو موسیٰ کو جھوٹا سمجھتا ہون" فرعون اور اُس کے لشکر نے ناحق ملک مین سرکشی کی تھی اور گمان کیا تھا کہ ہمارے پاس اُنھین آنا نہوگا + بالآخر ہم نے اُسے اور اُس کے لشکر کو پکڑ لیا اور اُن سب کو دریا[۵۲] مین ڈال دیا اے محمد! تو دیکھ ان ظالمون کا کیسا انجام ہوا + ہم نے فرعونیون کو پیشوا بنایا تھا تو وہ لوگون کو دوزخ کی طرف بلاتے تھے۔ بروز قیامت اُن کی مدد نہ کی جائے گی + اس دنیا مین ہم نے اُن کے پیچھے لعنت لگا دی ہی قیامت کے دن اُن کا بُرا حال ہوگا +

ع ۵ ہم نے موسیٰ کو اگلے لوگون کی ہلاکت کے بعد[۵۳] کتاب (توریت) دی تھی کہ اُس سے لوگون کی آنکھین کھلین اور وہ لوگون کے حق مین ہدایت اور رحمت ہو تاکہ لوگ نصیحت قبول کرین اے محمد! تو طور کے مغرب کی جانب اُس وقت موجود نہ تھا جب ہم نے موسیٰ کو اختیارات رسالت دیے تھے اور نہ تو یہ سب دیکھتا تھا + تجھے محض تعلیم الٰہی سے یہ باتین معلوم ہوئی ہین مگر بنی اسرائیل جو اس مین اختلاف کرتے ہین اس کی وجہ یہ ہی کہ بہت سے آدمی ہر قرن مین ہم نے پیدا کیے اور اُن کی عمرین بڑھائین[۵۴]۔ تو مدین کے لوگون مین بھی ہماری آیتون کا سنانے والا نہ تھا کہ اُس وقت کے حالات سے واقف ہوتا تجھے تو پیغمبر بنا کر عرب کے لوگون کے پاس ہم بھیجنے والے تھے تو طور کے پاس بھی نہ تھا جب ہم نے موسیٰ کو پکارا تھا۔ غرضکہ تو ان تمام باتون سے پہلے سے محض ناواقف تھا لیکن یہ رحمت ہی تیرے رب کی کہ تو ڈرانے کے لیے بھیجا گیا ہی ایسی قوم کی طرف جس کے پاس کوئی ڈرانے والا تجھ سے پہلے نہین آیا تھا۔

ہامان

[۵۱] فرعون کو دعویٰ خدائی کا تھا + حضرت موسیٰ نے جو اپنا رب خالق ارض وسما کو بتایا تو فرعون نے لوگون سے کہا میرے لیے ایک نہایت بلند محل (گویا دہلی کے قطب صاحب کی لاٹ کا ایک نمونہ) بناؤ اُس پر چڑھ کر دیکھون کہ موسیٰ کا رب نظر آتا ہی + مفسرون نے لکھا ہی کہ ایک محل بنا مگر ایسا بودا بنا کہ گر پڑا اور بہت سے لوگ اُس سے بھی ہلاک ہوئے + [۵۲] محل دریاے نیل کے کنارے بنا تھا اور محل کا ایک حصہ دریاے نیل مین بھی گرا تھا مگر بیان "دریا مین ڈالنے" سے لشکر فرعون کے غرقاب ہونے کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہی دیکھو سورۂ یونس - ارکوع ۹ + [۵۳] بعد ہلاکت فرعون توریت نازل ہوئی۔ دیکھو سورۂ اعراف ۷، رکوع ۱۷ + [۵۴] استداد زمانہ کی وجہ سے امر واقعی مین لوگ اختلاف کرنے لگے +

تاکہ یہ لوگ نصیحت قبول کریں ۞ اگر تو نہ بھیجا جاتا اور اہل مکہ پر ان کے اعمال کی وجہ سے مصیبت آتی تو یہ کہتے "اے ہمارے پروردگار! تو نے ہمارے پاس کوئی رسول کیوں نہ بھیجا؟ اگر بھیجتا تو ہم تیرے حکموں کو ضرور مانتے اور مومن ہو جاتے ۞" پھر جب ہم نے اپنی طرف سے دین حق انکے پاس بھیجا تو اب یہ کہتے ہیں "موسیٰ کو جیسے معجزے ملے تھے ویسے ہی اس پیغمبر کو کیوں نہ ملے؟" کیا اس کے پہلے موسیٰ کو جو معجزے دیے گئے تھے تو اُن سے انکار نہیں کیا گیا تھا؟ اب ان کافروں کے قول تو یہ ہیں کہ "موسیٰ اور محمدؐ دونوں جادوگر ہیں اور ایک دوسرے کے مددگار ہیں" اور یہ کہتے ہیں کہ "ان میں سے ہم کسی کو نہ مانیں گے ۞" اے محمدؐ! تو ان لوگوں سے کہہ "توریت اور قرآن دونوں کتابیں جھوٹی ہیں تو تم کوئی کتاب ایسی اللہ کے پاس سے لاؤ جو ان دونوں سے زیادہ تر رہنما ہو تو ہم اُسی کی پیروی کریں۔ اگر تم سچے ہو تو ایسا کر دکھاؤ ۞" پھر اگر یہ تیرے کہنے کے مطابق نہ کریں تو جان لے کہ یہ محض اپنی خواہشوں کی پیروی کرتے ہیں۔ جو کوئی اپنی خواہشوں کا پیرو ہو اور اللہ کی ہدایت نہ مانے تو اُس سے بڑھ کر گمراہ کون ہو سکتا ہے؟ بیشک اللہ ظالموں کو راہ نہیں دکھاتا ۞

طلب معجزہ

رکوع ہم برابر لوگوں پر اپنے احکام بھیجتے رہے ہیں تاکہ لوگ نصیحت پکڑیں ۞ جنکے پاس قرآن[۵۱] پہلے سے کتاب الٰہی ہے وہ قرآن پر ایمان لاتے ہیں ۞ اور جب انکو قرآن سنایا جاتا ہے تو کہتے ہیں "ہم اس پر ایمان لائے۔ یہ ہمارے رب کی طرف سے برحق ہے اسکے آنے کے پہلے سے ہم اسے مانتے ہیں ۞" ان لوگوں کو ان کے صبر کا دوہرا اجر ملے گا۔ یہ لوگ نیکی سے بدی کو دفع کرتے ہیں۔ اور ہم نے جو کچھ دیا اُسے خرچ کرتے ہیں ۞ اور لغو باتیں جو سنتے ہیں تو اُن سے منہ پھیر لیتے ہیں اور کہتے ہیں "ہمارے اعمال ہمارے لیے ہیں اور تمھارے اعمال تمھارے لیے ہیں۔ تم پر سلام ہو۔ ہم جاہلوں کو نہیں چاہتے ۞" اے محمدؐ! تو جسے چاہے راہ راست نہیں دکھا سکتا بلکہ اللہ جسے چاہتا ہے راہ دکھاتا ہے۔ وہ راہ پر آنے والوں سے بخوبی آگاہ ہے ۞ اے محمدؐ! بعض کفار تجھ سے کہتے ہیں[۵۳] "اگر ہم تیری ہدایت پر چلیں گے تو ہم اپنے ملک سے نکال دیے جائیں گے ۞" کیا ہم نے انھیں حرم (مکہ) ایسی جائے امن میں جگہ نہیں دی جہاں ہر قسم کے میوے آجاتے ہیں۔ یہ روزی ہماری طرف سے ہے لیکن اکثر لوگ شکر نہیں کرتے

مومنین اہل کتاب

انکار مکہ

۵۱ بعضوں نے کہا ہے کہ حبشہ سے چند عیسائی آنحضرتؐ پر ایمان لانے کے لیے حضرت جعفرؓ کے ساتھ آئے تھے انھیں کی شان میں یہ آیت اُتری تھی اور اس تقدیر پر یہ آیت مدنی ہوگی دیکھو تاریخ الاسلام طبع ثانی ص ۹۵ ۞ ۵۲ یہ توریت یا انجیل پر بھی ایمان رکھتے تھے اور اب قرآن پر بھی ایمان ظاہر کرتے ہیں ۞ ۵۳ بعض کفار آنحضرتؐ کی بیعت سے اس لیے خائف تھے کہ وہ سمجھتے تھے کہ مسلمان تعداد میں قلیل ہیں اور کمزور ہیں یہ مکہ سے نکال دیے جائیں گے تو ان کے ساتھ ہمکو بھی نکلنا پڑے گا ۞

نہین جانتے + ہم نے بہت سی بستیان برباد کر دین جن کے رہنے والے اپنی معیشت پر اتراتے تھے - یہ اُنھین لوگون کے گھر ہین جو پھر نہ آباد رہے مگر شاذونادر - اور ہمین سب کے وارث ہوئے + اے محمدؐ! تیرا رب کسی بستی کو ویران نہین کرتا جب تک کہ اُس کی اصل آبادی مین کوئی رسول اپنی آیتین سنانے کو نہ بھیجے - ہم کوئی بستی برباد نہین کرتے مگر اُس حال مین کہ اُس کے رہنے والے ظالم ہون + لوگو! جو کچھ تم کو ملا ہو زندگی دنیا کا چند روزہ فائدہ ہی اور اُس کی زینت ہی - اور اللہ کے پاس جو کچھ ہی وہ بہتر ہی اور دیرپا ہی - کیا یہ تمھاری سمجھ مین نہین آتا ؟ +

ع۷ کیا وہ شخص جس کے لیے ہم نے جنت کا اچھا وعدہ کر رکھا ہی اور وہ اُسے ملنے والی ہی مثل اُن کے ہوگا جن کو فقط حیات دنیا کے منافع دے رکھے ہین اور پھر وہ ہمارے پاس قیامت کے دن محاسبہ کے لیے حاضر کیے جائین گے ؟ + اُس دن اللہ کافرون کو پکار کر اُن سے پوچھے گا " کہان ہین وہ لوگ جنھین تم میرا شریک گمان کرتے تھے ؟ " جو لوگ قول عذاب کے مستوجب ہون گے وہ بولین گے " اے ہمارے ربا! یہی وہ لوگ ہین جنھین ہمنے بہکایا تھا - ہم نے انھین اُسی طرح بہکایا تھا جس طرح ہم خود بہکے ہوے تھے - ہم ان سے بری ہوکر تیری طرف متوجہ ہوتے ہین یہ ہماری بندگی نہین کرتے تھے " پھر مشرکین سے کہا جائے گا " اپنے شریکون کو بلاؤ " تو وہ بلائین گے لیکن وہ اُن کو جواب نہ دین گے اور مشرکین عذاب دیکھین گے + اے کاش وہ راہ راست پر ہوتے تو روز بد نہ دیکھتے + بروز قیامت اللہ کفار کو پکارے گا اور اُن سے پوچھے گا " تم ہمارے پیغمبرون کو کیا جواب دیتے تھے ؟ " پھر اُن کو اُس دن کوئی بات نہ سوجھے گی اور آپس مین ایک دوسرے سے بھی وہ نہ پوچھ سکین گے + لیکن جس نے دنیا مین توبہ کی ہوگی ایمان لایا ہوگا اور نیکیان کی ہونگی تو امید ہو کہ وہ رستگاری پا جائے گا + اے محمدؐ! تیرا رب جسے چاہتا ہی پیدا کرتا ہی اور منتخب کرتا ہی + اس مین لوگون کو اختیار نہین ہی + اللہ شرک سے پاک ہی اور بہتر ہی + اے محمدؐ! تیرا رب سب کے دلون کی باتین اور ظاہری باتین جانتا ہو + وہ اللہ ہی جسوا اُس کے دوسرا معبود نہین ہی + دنیا اور آخرت مین اُسی کی تعریف ہی اور اُسی کا حکم ہی اور اُسی کی طرف تم سب کو واپس جانا ہی + اے محمدؐ! تو لوگون سے کہہ " بھلا دیکھو تو سہی اگر تمھارے لیے اللہ ہمیشہ تا روز قیامت رات ہی رکھے تو کون ایسا معبود اللہ کے سوا ہی

روز حساب

نسبت

جو تمھارے لیے روشنی لاسکتا ہی؟ بولو۔ کیا تم نہین سُنتے؟ ✚ اے محمدؐ! تو لوگون سے کہہ
بھلا دیکھو تو سہی اگر اللہ ہمیشہ روزِ قیامت تک تمھارے لیے دن ہی دن رکھے تو کون
ایسا معبود اللہ کے سوا ہی جو تمھارے آرام کے لیے رات بنائے؟ ✚ تم غور کیون نہین
کرتے؟ ✚ یہ اُس کی رحمت ہی کہ اُس نے رات اور دن بنائے ہین کہ تم رات مین آرام کرو
اور دن مین اُسکا فضل (اپنی روزی) ڈھونڈھو اور تاکہ تم شکر کرو ✚ بروزِ حشر اللہ مشرکون
کو پکارے گا اور کہے گا "کہان ہین وہ لوگ جنھین تم میرا شریک گمان کرتے تھے؟" ✚ ہم اس دن
ہر گروہ سے ایک گواہ (پیغمبر) جدا کر لین گے اور کافرون سے کہین گے "اپنی دلیل پیش کرو"
اُس وقت اُن لوگون کو معلوم ہوگا کہ "بیشک اللہ کے لیے حق ہی" اور وہ جو کچھ افترا دنیا مین
کرتے تھے اُس دن سب اُن سے دور ہو جائے گا ✚

قارون

۸ع بیشک قارون[۵۱] موسیٰ کی قوم بنی اسرائیل سے تھا۔ پھر وہ اُن پر ظلم کرنے لگا ہم نے
اُسے اس قدر خزانے دیے کہ اُن کی کنجیان ایک شہ زور جماعت پر بھی گران گذرتین۔ جب
اُس کی قوم نے اُس سے کہا "بہت نہ اترا اترانے والون کو بےشک اللہ پسند نہین کرتا ✚
اللہ نے جو کچھ تجھے دیا ہی اُس کے ذریعہ سے دارِ آخرت کی فکر کر اور اعمالِ صالح جو تیرے حصے
کے دنیا مین ہین اُنھین نہ بھول۔ اللہ نے تجھپر احسان کیا ہی تو تو بھی دوسرون پر احسان
کر۔ اور دنیا مین فساد نہ پھیلا۔ بیشک اللہ مفسدون کو پسند نہین کرتا" ✚ لوگون سے قارون
نے کہا "یہ دولت تو مجھے اپنے علم کے زور سے ملی ہی" کیا قارون یہ نہ سمجھا کہ اللہ نے اُسکے
پہلے کتنے اہل زمانہ کو جو قوت مین اُس سے بڑھ کر تھے اور جماعت مین اُس سے زیادہ تھے
ہلاک کر دیا۔ اور گناہگارون سے اُن کے گناہون کے متعلق قائل اور معقول کرنے کے
طور پر پوچھ گچھ بھی نہ ہوئی ✚ ایک دن قارون کمال زیب و زینت سے اپنی قوم کے سامنے
آیا ✚ اُسے دیکھکر حیاتِ دنیا کے چاہنے والے کہنے لگے "کاش قارون کی طرح ہم کو بھی دولت
ملتی۔ یہ تو بڑا صاحب نصیب ہی" ✚ ذی علم بولے "ہلاکی ہو تمھاری۔ مومنین نیکوکار کے لیے
اللہ کا ثواب بہتر ہی۔ جو صرف صبر کرنے والون کو ملے گا" ✚ پھر ہم نے قارون کو اور اُس کے
گھر کو زمین مین دھنسا دیا۔ اللہ کے سوا کوئی گروہ اُس کا مددگار نہ ہوا اور نہ وہ خود اپنی مدد کر سکا ✚

۵۱ حضرت موسیٰ کے زمانہ مین قوم بنی اسرائیل مین قارون نامی ایک متمول شخص تھا۔ اپنی دولت پر نازان [illegible] تھا [illegible]
آخر زمین مین شق پیدا ہوئی اور وہ اُسمین غائب ہوگیا اور اُسکا گھر اور خزانہ بھی زمین مین دھنس گیا ✚ حضرت موسیٰ کی [illegible] سے ایسا ہوا [illegible]

وہ لوگ جو کل قارون کی جگہ کے متمنی تھے آج صبح کو کہنے لگے "ارے غضب! جانے رہو کہ اللہ اپنے بندون مین سے جسے چاہتا ہو اُس پر اپنا رزق کشادہ اور تنگ کرتا ہو۔ اگر ہم پر اللہ کا احسان نہ ہوتا تو ہم کو بھی اللہ قارون کی طرح زمین مین دھنسا دیتا۔ ارے غضب کفار کی فلاح نہین ہوتی"

ع ۹ یہ دارِ آخرت ہم نے اُنھین کے لیے بنایا ہو جو زمین مین سرکشی اور فساد نہین کرتے انجام کار پرہیزگارون کا اچھا ہو۔ جو نیکی لے کر حاضر ہوگا اُسے اُس سے بہتر بدلہ ملے گا اور جو بُرے عمل لیکر حاضر ہوگا تو جن لوگون نے بُرے عمل کیے ہین اُن کو بس ویسا ہی بدلہ ملیگا جیسا وہ دنیا مین کرتے تھے۔ اے محمدؐ! جس اللہ نے احکام قرآن تجھپر فرض کیے ہین وہی تجھے ضرور معاد[۵۱] مین لیجائے گا۔ اے محمدؐ! تو لوگون سے کہہ "میرا رب خوب جانتا ہو کہ کون دینِ حق لیکر آیا ہو اور کون صریح گمراہی مین ہو"۔ اے محمدؐ! تجھے یہ امید نہ تھی کہ تجھ پر کتاب اُترے گی مگر یہ رحمت ہو تیرے رب کی کہ اُس نے تجھ پر قرآن اُتارا کافرون کا طرفدار نہو کہین تجھے لوگ اللہ کی آیتون کے احکام کی تعمیل سے جب وہ اُتر چکین نہ روکین۔ تو لوگون کو اپنے رب کی طرف بلاتا رہ اور مشرکون مین نہ ہوجا۔ اور نہ اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو پکارنا اُس کے سوا کوئی دوسرا معبود نہین ہو۔ اُس کی ذات کے سوا ہر شی ہلاک ہونے والی ہو اُسی کی حکومت ہو اور اُسی کی طرف تم سب کو واپس جانا ہو۔

سورۂ عنکبوت[۵۲] ۲۹

(مکی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ع ۱ الٓمٓ۔ کیا لوگ سمجھتے ہین کہ وہ یہ کہہ کر کہ "ہم مومن ہین" چھوٹ جائین گے اور اُن کی آزمائش نہوگی۔ ان سے پہلے جو گذرے مین اُنھین بھی ہم نے آزمایا تھا۔ اللہ

[۵۱] بعض نے معاد سے آخرت کا ٹھکانا مراد لیا ہو۔ بعض نے معاد سے مکہ مراد لیا ہو۔ پہلی صورت مین یہ کہا جاتا ہو کہ جب حضرت مکہ سے بھاگ کر مدینہ تشریف لیجاتے تو یہ آیت تسکین خاطر کے لیے نازل ہوئی کہ گھبرانے کا مقام نہین ہو بعد اللہ مکہ مین پہونچائے گا۔ دیکھو تاریخ الاسلام طبع ثانی ص ۱۰۱۔ [۵۲] عنکبوت مکڑی کو کہتے ہین اس سورہ مین مکڑی کے جالے کا ذکر ہو۔

ضرور جان لے گا کہ کون سچے ہین اور ضرور جان لے گا کہ کون جھوٹے ہین ✤ کیا بُرائی کرنے والے یہ سمجھتے ہین کہ وہ ہم سے نکل بھاگین گے ؟ ✤ ایسا سمجھتے ہین تو بُرا سمجھتے ہین ✤ جسے[۹۱] اللہ سے ملنے کی اُمید ہی اُسے تیار رہنا چاہیے ۔ اللہ کا ٹھہرایا ہوا وقت موت ضرور آئے گا ۔ وہ سنتا جانتا ہی ✤ جس نے اللہ کے لیے کوشش کی اُس نے اپنے ہی بھلے کے لیے کوشش کی ۔ ورنہ اللہ تو تمام عالم سے بے پروا ہی ✤ مومنین نیکوکار کی برائیان ہم دور کر دین گے اور اُن کے اعمال سے اچھا بدلہ ہم اُنھین دین گے ✤ ہم نے انسان کو حکم دیا ہی کہ اپنے والدین کے ساتھ وہ بھلائی کرے لیکن یہ بھی سمجھا دیا ہی کہ اگر وہ کوشش کرین کہ تو میرے ساتھ ایسے کو شریک ٹھہرائے جسے تو نہین جانتا تو اُن کا کہنا نہ مان ✤ میرے پاس تم سب کو پھر آنا ہی ۔ اُس وقت ہم تمھین بتا دین گے کہ تم کیا کرتے تھے ✤ مومنین نیکوکار کو ہم نیکون کے پاس پہونچائین گے ✤ اے محمدؐ بعض آدمی ایسے ہین جو کہتے ہین ”ہم اللہ پر ایمان لاتے ہین“ لیکن جب اللہ کی راہ مین اذیت پہونچتی ہی تو لوگون کی ایذا ہی کو اللہ کے عذاب کے برابر سمجھنے[۹۲] لگتے ہین اور تیرے رب کی مدد پہونچتی ہی تو کہنے لگتے ہین ”ہم تو تمھارے ساتھ ہین“ کیا اللہ ان لوگون کے دلون کی باتون سے آگاہ نہین ہی ✤ اللہ مومنون اور منافقون کو پہچانتا ہی ✤ کفار مومنون سے کہتے ہین ”تم ہماری راہ پر چلو ہم تمھاری خطائین بروز قیامت اُٹھا لین گے“ حالانکہ یہ ذرا بھی ان کی خطائین اُٹھا نہین سکتے ۔ بیشک یہ جھوٹے ہین ✤ البتہ کفار اپنے گناہون کے بار اور اپنے بار کے ساتھ ان لوگون کے بارِ گناہ بھی اُٹھائین گے جنھین وہ بہکاتے تھے ۔ اور ضرور اُن کی افترا پردازیون کی بازپرس قیامت مین کی جائے گی ✤

ع ۲ ہم نے نوحؑ کو اُس کی قوم کی طرف بھیجا تو وہ پچاس کم ہزار برس تک اُن مین رہا پھر اُنھین طوفان نے آلیا ۔ وہ ظالم تھے ✤ ہم نے نوح اور صاحبان کشتی کو بچا لیا اور اس واقعے کو تمام جہان کے لیے عبرت بنا دیا ✤ ہم نے ابراہیمؑ کو بھیجا تو اُس نے اپنی قوم سے کہا ”اللہ کی پرستش کرو اور اُس سے ڈرو ✤ اگر تم سمجھو تو یہ تمھارے حق مین بہتر ہی ✤ تم اللہ کے سوا بتون کو پوجتے ہو اور جھوٹ باتین بناتے ہو ✤ اللہ کے سوا تم جنھین پوجتے ہو وہ تمھین رزق نہین

والدین نصیحت

عمر نوحؑ

حضرت ابراہیمؑ

---

[۹۱] یون بھی ترجمہ ہو سکتا ہی ”اللہ سے ملنے کی امید رکھنے والے مطمئن رہین اللہ کا وعدہ ضرور پورا ہو گا“ ✤ [۹۲] یعنی صبر و استقلال سے مصیبت برداشت نہین کر سکتے ✤ [۹۳] دیکھو سورۂ ہود ۱۱ رکوع ۴ ✤ [۹۴] دیکھو سورۂ صافات ۳۷ رکوع ۳

دے سکتے۔ رزق تم اللہ ہی سے طلب کرو اور اُس کی پرستش کرو اور اُس کا شکر ادا
کرو + اُسی کی طرف تمھین پھر واپس جانا ہی + اور اگر تم مجھے جھٹلاتے ہو تو تم سے پہلی امتون
نے بھی پیغمبرون کو جھٹلایا تھا۔ پیغمبر پر تو صرف اللہ کے احکام کا صاف طور پر پہونچا دینا ہی + کیا
لوگ نہین دیکھتے کہ اللہ نے کیونکر مخلوق کی ابتدا کی اور پھر بار بار ویسی ہی مخلوق پیدا کرتا
رہتا ہی۔ بیشک اللہ پر یہ آسان ہی + ابراہیم سے کہا گیا کہ تو لوگون سے کہہ " تم ملک مین سیر
کرو اور دیکھو کہ اللہ نے کیونکر خلقت کی ابتدا کی ہی۔ پھر اللہ قیامت کے دن لوگون کو اُٹھائے گا
بیشک اللہ ہر شی پر قادر ہی + وہ جس پر چاہتا ہی عذاب کرتا ہی اور جس پر چاہتا ہی رحم کرتا ہی
اُسی کی طرف تم پھر پہونچائے جاؤ گے + تم اُسے نہ زمین مین مغیب کر عاجز کر سکتے ہو اور نہ
آسمان مین اُڑ کر عاجز کر سکتے ہو۔ اور نہ اُس کے سوا تمھارا کوئی دوسرا معین اور مددگار ہی "[۵۱] +

ع اللہ کی (یعنی میری) آیتون سے اور اُس کے (یعنی میرے) ملنے کے دن سے انکار کرنے
والے میری رحمت سے مایوس ہین۔ اُنھین کے لیے دردناک عذاب ہی + [۵۲] قوم ابراہیم کے پاس
کوئی جواب اِن باتون کا نہ تھا سوا اس کے کہ وہ باہم کہنے لگے " ابراہیم کو مار ڈالو یا جلا ڈالو "
پھر اُنھون نے ابراہیم کو آگ مین ڈال دیا لیکن اللہ نے اُسے آگ سے بچالیا + بیشک
مومنون کے لیے اس مین قدرت الٰہی کی نشانیان ہین + ابراہیم نے اپنی قوم سے یہ بھی کہا " لوگو
تم نے محض زندگانی دنیا کی باہمی دوستی اور مراسم کے لحاظ سے اللہ کو چھوڑ کر ان بتون کو اختیار
کیا ہی پھر قیامت کے دن تم مین سے ایک دوسرے کا منکر اور ایک دوسرے پر لعنت کرنے والا
ہوگا + تمھارا ٹھکانا آگ مین ہوگا اور کوئی تمھارا مددگار نہ ہوگا " اس پر صرف لوط ابراہیم
پر ایمان لایا اور ابراہیم نے کہا " مین اپنے رب کی طرف ہجرت کرون گا وہ غالب اور حکیم ہی
ہم نے ابراہیم کو اسحاق اور یعقوب عطا کیا اور اُس کی اولاد مین نبوت اور نزول کتاب
جاری رکھا۔ ہم نے دنیا مین ابراہیم کو اُس کا اجر دیا اور آخرت مین وہ صالحین مین ہوگا +
ہم نے لوط کو بھی پیغمبر بنا کر بھیجا + اُس نے اپنی قوم سے کہا " تم ایسی بیحیائی کرتے ہو جو دنیا مین
تم سے پہلے کسی نے نہ کی تھی۔ کیا تم عورتون کو چھوڑ کر مردون پر گرتے ہو اور رہزنی کرتے ہو اور اپنے
جلسون مین بُری باتین کرتے ہو " اُس کی قوم کا کوئی جواب نہ تھا سوا اس کے کہ وہ بولے " اگر
تو سچا ہی تو اللہ کا عذاب لا " لوط نے دعا کی " اے میرے رب! ان مفسدون کے مقابلے مین

آتش ابراہیم

حضرت لوط

[۵۱] یہ جملۂ معترضہ ہی۔ [۵۲] یہان سے گذشتہ رکوع کا سلسلہ شروع ہوا کہ حضرت ابراہیم کی باتون کا جواب اُن کی قوم نے کیا دیا +

میری مدد کر۔

فرشتے

ع ۴ جب ابراہیم کے پاس اولاد کی خوشخبری لیکر ہمارے ایلچی (فرشتے) پہونچے تو وہ کہنے لگے "ہم اس بستی کے لوگوں کو ہلاک کرین گے یہ لوگ ظالم ہین" ابراہیم نے کہا "اُسمین تو لوط بھی رہتے ہین" وہ ایلچی بولے "ہمین معلوم ہی اُسمین کون رہتے ہین۔ ہم لوط کو اور اُس کے گھر والون کو بچالینگے باستثنا اُس کی عورت کے جو پیچھے رہجانے والی ہی" جب ہمارے ایلچی لوط کے پاس پہونچے تو لوط اُن کے آنے سے ناخوش اور تنگ دل ہوا۔ ایلچی بولے "خوف نہ کیجیے اور غم نہ کھایئے۔ ہم عذاب کے فرشتے ہین لیکن ہم آپ کو اور آپ کے گھر والون کو بچالین گے سوا آپ کی عورت کے جو پیچھے رہجانے والی ہی۔ ہم اس بستی والون پر آسمان سے عذاب اُتارنے والے ہین بسبب اُن کے فسق کے" غرضکہ فرشتون نے اُس بستی کو اُلٹ[۵۰] دیا اور ہم نے اُس اُلٹی ہوئی بستی کو عقل رکھنے والون کے لیے صریح عبرت بنا دیا۔

حضرت شعیب

ہم نے اہل مدین کی طرف[۵۱] اُن کے بھائی شعیب کو پیغمبر بنا کر بھیجا۔ اُس نے کہا "لوگو! اللہ کی پرستش کرو روز آخرت کے اُمیدوار رہو اور ملک مین فساد پھیلاتے نہ پھرو" لوگون نے اُسے جھٹلایا۔ پھر زلزلے نے اُنھین آلیا اور اپنے گھرون مین بیٹھے کے بیٹھے رہ گئے۔ قوم[۵۲] عاد اور ثمود کو بھی ہم نے ہلاک کیا۔ اُن کے مکانات اُجڑے ہوئے ہین۔ اے اہل مکہ! اُنھین ملک شام کو آتے جاتے دکھائی دیتے ہین۔ شیطان نے اُن کے کام اُنھین اچھے دکھا رکھے تھے۔ وہ سمجھدار تھے لیکن شیطان نے اُنھین راہ سے بہکا دیا تھا۔ قارون[۵۳] فرعون اور ہامان کو بھی اللہ نے ہلاک کیا۔ اُن کے پاس موسیٰ کھلی ہوئی نشانیان لایا تھا۔ اُن لوگون نے ملک مین سرکشی کی لیکن ہم سے آگے نہ جاسکے۔ اُن سب کو اُن کے گناہ کے عوض مین ہم نے پکڑا تھا۔ کسی پر ہم نے ہوائے تند[۵۴] بھیجی اور آواز مہیب سے ہلاک ہوا۔ کسی کو ہم نے زمین مین دھنسا[۵۵] دیا اور کسی کو غرق کر[۵۶] دیا۔ اللہ ان پر ظلم کیون کرتا یہ خود نافرمانی کرکے اپنے آپ پر ظلم کرتے تھے۔ اللہ کے سوا[۵۹] جو لوگ دوسرے حامی اختیار کرتے ہین اُن کی مثال مکڑی کی ہی جو اپنے لیے گھر بناتی ہی۔ اور بیشک سب گھرون سے بودا مکڑی کا گھر ہوتا ہی۔

حضرت موسیٰ

کوٹھا

مکڑی کا گھر

[۵۰] دیکھو سورۂ حجر ۱۵ رکوع ۵۔ [۵۱] دیکھو سورہ ہود ۱۱ رکوع ۸۔ [۵۲] دیکھو سورۂ ہود ۱۱ رکوع ۵۔ [۵۳] دیکھو سورۂ قصص ۲۸ رکوع ۸۔ [۵۴] جیسے قوم عاد پر۔ [۵۵] جیسے قوم ثمود پر۔ [۵۶] جیسے قارون۔ [۵۷] جیسے قوم فرعون۔ [۵۹] اللہ کے سوا دوسرے کی پرستش کرنا ایسا ہی ہی جیسا کہ مکڑی نے اپنے لیے گھر بناتی ہے وہ مطمئن ہوتی ہی کہ میرے گھر ہے لیکن وہ گھر ایسا ہی کہ اُسکا عدم اور وجود برابر ہی۔

کاش یہ لوگ اتنا بھی سمجھتے + بیشک اللہ کے سوا جن دوسری چیزون کو لوگ پکارتے ہین اللہ اُن سب سے واقف ہر - وہ غالب حکمت والا ہر + لوگون کے سمجھانے کے لیے ہم یہ مثالین بیان کرتے ہین اور صرف سمجھدار ہی انھین سمجھتے ہین + اللہ نے آسمانون اور زمین کو مصلحت سے پیدا کیا ہر بیشک ایمان لانے والون کے لیے تو اسی مین قدرت الٰہی کی نشانی ہر +

اکیسوان پارہ

ع ۵ اے محمدؐ! تیری طرف جو کتاب وحی کی گئی ہر اُس کی تلاوت کر اور نماز پڑھ بیشک نماز بیحیائی اور گناہ سے بچاتی ہر + یادِ اللہ کی بڑی چیز ہر + اللہ تم لوگون کے کام سے آگاہ ہر + مسلمانو! اہل کتاب سے تم بحث نہ کرو مگر بطریق احسن - لیکن اُن مین سے جو ظلم کرین اُن سے لڑنے مین مضائقہ نہین ہر + اُن کو سمجھاؤ کہ ہم جو کتاب ہمپر نازل ہوئی اور جو کتابین تمپر نازل ہوئین ہم تو سب ہی کو مانتے ہین - ہمارا معبود اور تمھارا معبود ایک ہر - اور اُسی کے ہم فرمانبردار ہین + اے محمدؐ! جس طرح ہم نے تجھ سے پہلے کتابین اُتاری تھین اُسی طرح یہ کتاب (قرآن) ہم نے تجھپر اُتاری ہر + تو جنھین اہل کتاب اس پر ایمان لاتے ہین اور ان مشرکین عرب مین سے بھی بعض اس پر ایمان لاتے ہین + ہماری آیتون سے انکار نہین کرتے مگر کفار + اے محمدؐ! تو قرآن کے پہلے نہ کوئی کتاب پڑھ سکتا تھا اور نہ اپنے ہاتھ سے کچھ لکھ سکتا تھا - ایسا ہوتا تو جھٹلانے والون کو شک[1] کا موقع ہوتا + یہ قرآن خود کھُلی ہوئی نشانیان اُن لوگون کے خیال مین ہین جنھین عقل دی گئی ہر + ہماری آیتون سے صرف بے انصاف انکار کرتے ہین + اے محمدؐ! تیری نسبت کفار کہتے ہین کہ اس پر نشانیان (معجزے) اس کے پروردگار کی طرف سے کیون نہین آتین؟ + تو کہہ نشانیان (معجزے) تو اللہ ہی کے پاس ہین + مین محض نظاہر ڈرانے والا ہون + کیا ان کے لیے یہ نشانی (معجزہ) کافی نہین ہر کہ ہم نے تجھپر کتاب اُتاری ہر جو انھین پڑھکر سُنائی جاتی ہے - بیشک مومنون کے لیے اس کتاب مین رحمت اور نصیحت ہر +

نصیحت

آنحضرت اُمّی محض تھے

طلب معجزہ

[1] کہ آنحضرت بڑے عالم وفاضل ہین دل سے یہ قرآن اور آسمانی کتابون کو دیکھ بھال کر بنالیا ہوگا +

ع۱ اے محمدؐ! تو لوگون سے کہدے "میرے اور تمھارے درمیان مین اللہ گواہ کافی ہی۔ وہ آسمانون اور زمین کی چیزون سے واقف ہی۔ معبودان باطل پر ایمان لانے والے اور اللہ سے کفر کرنے والے نقصان مین ہین"۔ اے محمدؐ! تجھ سے یہ لوگ عذاب کے لیے جلدی کر رہے ہین۔ اگر وقت معین نہ ہوتا تو عذاب ان پر آجاتا۔ عذاب ان پر دفعتہً آئیگا کہ ان کو خبر بھی نہ ہوگی۔ یہ لوگ تجھ سے عذاب کے لیے جلدی کر رہے ہین۔ بیشک دوزخ کافرون کو اُس دن گھیرے گا جب کہ عذاب انھین اُن کے اوپر سے اور اُن کے پانون کے نیچے سے ڈھانک لے گا۔ اور اللہ اُن سے کہے گا "اپنے کیے کا مزہ چکھو"۔ اے میرے[۵۵] مومن بندو! بیشک میری زمین وسیع ہی۔ تم میری ہی بندگی کرو۔ سب کو ایک دن موت کا مزہ چکھنا ہی پھر تم کو ہمارے پاس آنا ہی۔ مومنین نیکوکار کو ہم جنت کے بالاخانون مین جگہ دین گے۔ جن کے نیچے نہرین جاری ہون گی اور اُن مین وہ ہمیشہ رہین گے۔ اُن نیک عمل کرنے والون کا جنھون نے صبر کیا اور اپنے رب پر بھروسا کیا اچھا اجر ہی۔ کتنے

اللہ رزاق ہی

جانور ہین کہ اپنا رزق ساتھ نہین لیے رہتے۔ اللہ ہی انھین اور تمھین رزق دیتا ہی۔ اور سنتا ہی تمھاری پکار کو اور جانتا ہی تمھارے احوال کو۔ اے محمدؐ! اگر تو ان لوگون سے پوچھے کہ "آسمانون اور زمین کو کس نے پیدا کیا۔ سورج اور چاند کس نے مسخر کیے؟" تو یہی کہین گے کہ "اللہ نے"۔ پھر کدھر یہ بہکے ہوے جا رہے ہین؟ اپنے بندون مین سے اللہ جس کا چاہتا ہی رزق کشادہ کرتا ہی اور جس کا چاہتا ہی تنگ کرتا ہی۔ اللہ بے شک ہر شی سے واقف ہی۔ اے محمدؐ! اگر تو ان لوگون سے پوچھے "آسمان سے پانی کس نے برسایا اور اُس سے مری ہوئی زمین کو کس نے زندہ کیا؟" تو ضرور یہی کہین گے "اللہ نے"۔ تو کہہ "سب تعریف ہی اللہ کے لیے"۔ لیکن اکثر ان مین سے نہین سمجھتے۔

اصل زندگی

ع۷ دنیاوی زندگی محض کھیل کود ہی اور دار آخرت کو اگر یہ لوگ سمجھین تو وہی اصل زندگی ہی۔ جب کشتی پر یہ لوگ سوار ہوتے ہین تو خالص اللہ کے دین کے ہو کر اسی کو پکارتے ہین۔ اور جب انھین اللہ اُتار کر خشکی پر لاتا ہی تو یکایک وہ شرک کرنے لگتے ہین

نصیحت

ہماری دی ہوئی نعمتون سے انکار کرتے ہین اور نفع دنیا بھی اُٹھاتے ہین۔ آگے چل کر

---

[۵۵] یہ آیت ترغیب ہجرت مین اُسوقت نازل ہوئی تھی جب کفار مکہ مسلمانان مکہ کو تنگ کرتے تھے اور وہ غریب مسلمان سوچتے تھے کہ باہر چلے جائین تو کھانے پینے کا کیا بندوبست ہوگا۔

بر وز حشر یہ انجام ناشکری معلوم کرین گے + کیا اہل مکہ نہین دیکھتے[۵۱] کہ ہمنے حرم (مکہ) کو امن
کی جگہ بنایا ہی اور اُن کے آس پاس لوگ لوٹے جاتے ہین ؟ + کیا معبودان باطل پر یہ ایمان
لاتے ہین اور اللہ کی نعمت سے ناشکری کرتے ہین ؟ + اُس سے بڑھکر ظالم کون ہی جس نے
اللہ پر جھوٹی تہمت باندھی یا امر حق (قرآن) سے جب وہ اُس کے پاس آیا منکر ہوگیا ؟ +
کیا جہنم مین ان کافرون کا آخری ٹھکانا نہین ہی ؟ + جن لوگون نے ہمارے دین کے لیے
کوششین کی ہین ہم انھین اپنی خوشنودی کی راہین ضرور دکھائین گے + بیشک اللہ
نیک عمل کرنے والون کے ساتھ ہی +

سورۂ روم[۵۲] ۳۰

(مکی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ع ا الٓمٓ + مغلوب ہوے ہین اہل روم قریب کے ملک[۵۳] (فارس) مین - لیکن اپنے مغلوب
ہونے کے چندسال کے بعد ہی پھر غالب ہو جائین گے + اللہ ہی کا اختیار پہلے بھی تھا اور
بعد کو بھی رہے گا + جب رومی غالب ہون گے اُسدن مسلمان اللہ کی مدد سے خوش
ہون گے + وہ جسکی چاہتا ہی مدد کرتا ہی - وہ غالب مہربان ہی + یہ وعدہ ہی اللہ کا - اور اللہ
اپنے وعدہ کے خلاف نہین کرتا - لیکن اکثر آدمی نہین سمجھتے + یہ لوگ حیات دنیا کی صورت
ظاہر دیکھتے ہین اور آخرت سے بیخبر ہین + کیا اپنے دل مین یہ لوگ غور نہین کرتے کہ اللہ نے
آسمانون اور زمین اور اُن کی درمیانی چیزون کو کسی مصلحت ہی سے ایک وقت مقرر کے لیے
پیدا کیا ہی ؟ + بہت سے آدمی ایسے ہین جو بروز قیامت اپنے رب کے ملنے کا یقین نہین رکھتے

اہل روم مغلوب ہوے

نصیحت

---

[۵۱] ایام جاہلیت مین تمام عرب مین مارپیٹ ڈاکہ اور رہزنی جاری تھی مگر مکہ مین ہمیشہ امن رہا - یہ لوگ لڑنا برا
سمجھتے تھے - اللہ یہ احسان کفار مکہ کو یاد دلاتا ہی + [۵۲] اس مین اہل روم کا ذکر ہی + روم سے مراد ہی عیسائیون
کی سلطنت واقع ملک شام - دیکھو تاریخ الاسلام طبع ثانی صفحہ ۲۱۶ + [۵۳] آنحضرت کے زمانہ مین رومیون اور
ایرانیون مین جنگ ہوئی + رومی اہل کتاب تھے اور ایرانی آتش پرست تھے - کفار عرب کو ایرانیون سے بوجہ اتحاد
[illegible] + اتفاق سے رومی مغلوب ہوے تو کفار بہت خوش ہوے اور مسلمانون کو رنج ہوا کیونکہ وہ رومیون
[illegible] اُن کے اہل کتاب ہونے کے دلچسپی رکھتے تھے + اُسوقت یہ آیت بطور پیشینگوئی نازل ہوئی کہ رومی پھر
غالب ہون گے دیکھو تاریخ الاسلام طبع ثانی صفحہ ۷۵ +

کیا ان لوگون نے روے زمین کی سیر نہین کی کہ اپنے اگلون کا انجام کار دیکھتے ؟ + وہ لوگ ان سے قوت مین زیادہ تھے - زمین بھی وہ جوتتے تھے اور جس قدر زمین ان لوگون نے آباد کی ہو اُس سے زیادہ اُن لوگون نے آباد کی تھی ۔ اُن کے پاس پیغمبر بھی کھلی ہوئی نشانیان لے کر آئے تھے - اللہ اُن پر ظلم نہ کرتا لیکن وہ خود اپنے اوپر ظلم کرتے تھے + بالآخر برائی کرنے والون کا انجام برا ہوا کیونکہ اُنھون نے اللہ کی آیتون کو جھٹلایا تھا اور اُن سے تمسخر کرتے تھے +

ع ۴ اللہ نے خلقت کی ابتدا کی ہو - پھر ویسی[۵۱] ہی مخلوقات کو وہ بار بار پیدا کرتا رہتا ہو - پھر تم سب اُس کی طرف واپس بلائے جاؤ گے + جس دن قیامت قائم ہوگی گنہگار ناامید ہو جائینگے

قیامت

ان کے شرکا ان کی سفارش نہ کر سکین گے اور اپنے شرکا سے یہ منکر ہو جائین گے + جس دن قیامت قائم ہوگی مومنین اور کفار جدا جدا ہو جائین گے + پھر مومنین نیکوکار باغ مین خوش ہون گے + اور ہماری آیتون اور ہماری ملاقات آخرت سے انکار کرنے والے کفار عذاب مین گرفتار ہون گے + لوگو! شام کو اور صبح کو اللہ کی تسبیح[۵۲] کرو + وہی اللہ آسمانون اور زمین مین سزاوار حمد ہو - تیسرے پہر اور دوپہر کو بھی تسبیح کرو + اللہ زندہ کو مُردے سے اور مُردے کو زندے سے نکالتا ہو اور مری ہوئی زمین کو زندہ کرتا ہو + اسی طرح تم بھی بروز قیامت زندہ کیے جاؤ گے +

پنجوقتہ نماز

ع ۵ یہ بھی اللہ کی نشانی ہو کہ اُس نے تمھین مٹی سے پیدا کیا پھر اب تم آدمی ہو کہ ہر طرف پھیلے ہوے ہو + یہ بھی اُس کی نشانی ہو کہ تمھاری ہی جنس سے اُس نے بیبیان پیدا کین کہ تمھین اُن سے آرام ملے اور تم دونون مین اُس نے محبت اور اخلاص پیدا کر دیا ہو + بیشک ان باتون مین غور کرنے والون کے لیے قدرت الٰہی کی نشانیان ہین + آسمانون اور زمین کی پیدائش اور تمھاری زبانون اور رنگون کے اختلافات بھی اللہ کی قدرت کی نشانیان ہین + سمجھنے والون کے لیے ان مین قدرت الٰہی کی نشانیان ضرور ہین ۔ تمھارا رات اور دن کا سونا اور اُس کے فضل (اپنی معاش) کا تلاش کرنا بھی اُس کی قدرت کی نشانیان ہین + سننے والون کے لیے ضرور یہ نشانیان ہین + یہ بھی اُس کی قدرت کی نشانی ہو کہ صاعقہ کا خوف اور پانی برسنے کی امید دلانے کے لیے وہ تمھین بجلی دکھاتا ہو اور آسمان سے پانی برسا کر

زن و شو

[۵۱] پیدائش کا سلسلہ بند نہین ہوتا + [۵۲] تسبیح سے یا تو مطلق ذکر الٰہی مقصود ہو یا پنجوقتہ نماز مراد ہو اس طرح کہ شام کو مغرب اور عشا کی نمازین ہین - صبح کو نماز صبح ہو تیسرے پہر کو نماز عصر کا وقت ہوتا ہو اور دوپہر کو ظہر کا وقت ہوتا ہو +

مری ہوئی زمین کو زندہ کرتا ہو۔ عاقلون کے لیے ضرور اس مین نشانیان ہین + یہ بھی اُسکی قدرت کی نشانی ہو کہ آسمان اور زمین اُس کے حکم سے قائم ہین۔ پھر جب وہ تمھین۔ بعد فنائے عالم (بروز قیامت) ایک آواز دے کر زمین مین سے بلائے گا تو ناگہان تم نکل آوگے + آسمانون اور زمین مین جو کچھ ہو اُسی کا ہو۔ سب اُسی کے تابع ہین + اُسی نے خلقت کی ابتدا کی ہو۔ پھر وہی مار کر بروز قیامت دوبارہ پیدا کرے گا۔ اُسکے لیے یہ بہت آسان ہو + آسمانون اور زمین مین اُس کی شان برتر ہو۔ وہ غالب حکمت والا ہو +

قیامت

ع لوگو! اللہ تمھارے سمجھانے کے لیے تمھاری ذات ہی کی ایک مثال بیان کرتا ہو۔ کیا تمھارے لونڈی اور غلام اُس روزی مین جو ہم نے تمھین دی ہو تمھارے شریک ہین؟ کیا تم اور وہ اُس روزی مین برابر کے حصہ دار ہو؟ کیا تم ان لوگون کی اتنی ہی پروا کرتے ہو جتنی کہ اپنے لوگون کی کرتے ہو؟ + اسی طرح ہم عاقلون کے لیے اپنی آیتین کھول کھول کر بیان کرتے ہین + لیکن ظالم بے سمجھے ہوے اپنی خواہشون کی پیروی کرتے ہین تو جسے اللہ گمراہی مین چھوڑ دے اُسے کون راہ راست دکھا سکتا ہو؟ + کوئی بھی ایسے لوگون کا مددگار نہین ہو سکتا + اے محمد! ایک کا ہو کر تو دین حق کی طرف اپنا رخ کرے + یہ اللہ کی اُس بنائی ہوئی فطرت کے موافق ہو جس پر اللہ نے آدمیون کو خلق کیا ہو[۲]۔ اللہ کی خلقت مین تبدیل اور تغیر نہین ہوتا + یہ دین مستحکم ہو۔ لیکن اکثر آدمی نہین سمجھتے + لوگو! اللہ کی طرف رجوع ہو کر دین اسلام پر قائم رہو۔ اللہ سے ڈرو۔ نماز پڑھو اور اُن مشرکون مین شامل نہو جاؤ۔ جنھون نے اپنے دین مین تفرقہ ڈالا اور فرقے فرقے ہوگئے + ہر فرقہ تفاخر کرتا ہو اُس دین پر جو اُس کے پاس ہو + جب لوگون پر سختی پڑتی ہو تو وہ اپنے رب کو پکارتے ہین اور اسکی طرف رجوع ہوتے ہین۔ پھر جب اللہ اُنھین اپنی رحمت کا مزہ چکھاتا ہو تو بعض اُن مین کے اپنے رب سے شرک کرتے ہین تاکہ جو نعمتین ہم نے اُنھین دی ہین اُن کی ناشکری کرین خیر مزے کر لو۔ عنقریب تم کو معلوم ہو جائے گا + کیا ہم نے مشرکون کو کوئی ایسی دلیل بتائی ہو جو اُنکے شرک کو ثابت کرتی ہو؟ + جب لوگون کو ہم رحمت کا مزہ چکھاتے ہین تو وہ اُس سے خوش ہو جاتے ہین اور جب خود اُن کے افعال کے عوض مین اُن پر کوئی مصیبت آتی ہو تو وہ ناامید

نصیحت

---

[۱] تمھارے لونڈی غلام تمھاری جنس کے ہین۔ پھر بھی تم اُنکی مساوات لینے۔ تم کسی بات مین پسند نہین کرتے۔ تو بھلا خدا کب پسند کرے گا کہ بندون مین سے کسی کو تم اُس کا شریک قرار دو؟ [۲] اسلام عین فطرت ہو۔

ہوجاتے ہین + کیا لوگ دیکھتے نہین کہ اللہ جسے چاہتا ہی اُس کا رزق کشادہ اور تنگ کرتا ہی؟ + مومنون کے لیے اس مین بھی قدرت الٰہی کی نشانیان ہین + اے محمدؐ! اقارب کو اُن کا حق[1] دے مسکین اور مسافر کو بھی اُن کے حق دے + اللہ کی رضامندی چاہنے والون کے حق مین یہ بہتر ہی۔ اور یہی لوگ آخرت مین فلاح پائینگے + تم لوگ جو سود دیتے ہو کہ لوگون کے مال مین افزائش ہو تو اللہ کے نزدیک افزائش نہوگی اور تم جو اللہ کی رضامندی کے لیے زکوٰۃ دیتے ہو تو گویا اس طرح سے دینے والے اللہ کے یہان اپنے دیے ہوے کو بڑھاتے ہین + اللہ ہی نے تمھین پیدا کیا ہی۔ وہی تمھین رزق دیتا ہی۔ پھر وہی تم کو مارے گا پھر تمکو زندہ کرے گا۔ کیا تمھارے شرکا مین کوئی ہی جو ذرا بھی ایسا کر سکے۔ ان کے شرک سے وہ (اللہ) پاک و برتر ہی +

ع ۵ خشکی اور تری[2] مین لوگون کے اعمال کے سبب سے خرابیان ظاہر ہوگئی ہین۔ اور اسلیے ضرور ہی کہ ان کے بعض اعمال کا مزہ ہم انھین چکھائین تاکہ یہ اپنی حرکات سے باز آئین + اے محمدؐ! تو ان لوگون سے کہہ دے زمین پر چل پھر کر دیکھو کہ اگلے لوگون کا کیا انجام ہوا + اکثر اُن مین مشرک تھے + اے محمدؐ! تو اپنا رخ دین درست کی طرف اللہ کی طرف سے اُس دن کے آنے سے پہلے کر لے جو ٹالے نہ ٹل سکے گا۔ اُس دن مومنین اور کافرین جُدا جُدا ہو جائینگے + جو لوگ کفر کرتے ہین اُن پر اُن کے کفر کا وبال پڑے گا۔ اور جو نیک کام کرتے ہین وہ اپنی ذات کے لیے سامان آخرت درست کر رہے ہین۔ تاکہ مومنین نیکوکار کو اللہ اپنے فضل سے بدلہ دے + وہ کافرون کو دوست نہین رکھتا + لوگو! اللہ کی نشانیون مین سے یہ بھی ہی کہ وہ ہواؤن کو بھیجتا ہی کہ وہ خوشخبری دین اور اللہ کی رحمت کی لذت تمھین چکھائین اور اللہ کے حکم سے کشتیان جاری ہون اور تم اُس کا فضل (معاش) بحری تجارت کے ذریعہ سے تلاش کرو اور تم اُس کے شکر گذار ہو + اے محمدؐ! ہم نے تیرے پہلے بھی بہت سے پیغمبر اُن کی قوم کی طرف بھیجے تھے۔ وہ پیغمبر اُن کے پاس نشانیان لائے تھے۔ مگر وہ پیغمبرون کو جھٹلاتے رہے اور ہم نے اُن مجرمون سے جھٹلانے کا بدلہ لیا + مومنون کی مدد کرنا ہم پر لازم تھا + اللہ وہی ہی جو ہوائین بھیجتا ہی اور وہ ہوائین ابر کو

اقارب
سود
نصیحت
بحری تجارت
قدرت الٰہی

[1] نفقات صلۂ رحم اور میراث + [2] تری سے ساحل بحر مراد ہی + ان آیات کے معنون مین اختلاف ہی بعضون نے لکھا ہی کہ بعثت آنحضرتؐ کے قبل جو خرابیان عرب مین موجود تھین انھین کی طرف اشارہ ہی +

اُبھارتی ہین پھر اللہ جس طرح چاہتا ہو ابر کو آسمان مین پھیلاتا ہو اور اُسے تہ بہ تہ جماتا ہی۔ پھر تو اُس کے درمیان سے قطرون کو نکلتے ہوے دیکھتا ہی۔ پھر جب اللہ ان قطرون کو جن بندون کے پاس چاہتا ہی پہونچا دیتا ہی تو وہ خوشیان کرتے ہین ٭ حالانکہ اس کے ماقبل پانی برسنے سے وہ شروع ہی سے مایوس تھے ٭ اے مخاطب! اللہ کی رحمت کے آثار دیکھ۔ کہ وہ کس طرح مری ہوئی زمین کو زندہ کرتا ہی ٭ بیشک یہی اللہ بروز قیامت مُردون کا بھی زندہ کرنیوالا ہی۔ وہ ہر شی پر قادر ہی ٭ اگر ہم ایسی ہوا بھیجین جس سے کھیتی زرد نظر آنے لگے تو کھیتیون کو زرد دیکھنے کے بعد لوگ ہماری گذشتہ نعمتون سے ناشکری کرتے ہین ٭ اے محمدؐ! تو اپنی آواز مُردون[۵۱] کو ہرگز نہ سُنا سکے گا اور نہ بہرون کو تو سُنا سکے گا جب وہ پیٹھ پھیر لین گے ٭ تو اندھون کو بھی اُلٹے راستہ سے سیدھے راستہ پر نہین لا سکتا۔ تو انھین لوگون کو سنا سکتا ہی جو ہماری آیتون پر ایمان لائے ہین اور فرمانبردار ہین ٭

ع اللہ وہی ہی جس نے تم کو کمزور پیدا کیا پھر بعد کمزوری کے قوت دی۔ پھر قوت کے بعد ضعیفی اور پیری دی ٭ جو چاہتا ہی وہ پیدا کرتا ہی۔ وہ دانا قدرت والا ہی ٭ جب قیامت قائم ہوگی تو گنہگار قسمین کھا کھا کر کہین گے ہم دنیا مین ہم ایک گھڑی سے زیادہ نہین ٹھہرے تھے ٭ دنیا مین بھی وہ اسی طرح بہکے ہوے تھے ٭ علم اور ایمان والے اُن سے کہین گے "کتاب اللہ (لوح محفوظ) کے اعتبار سے تم جی اُٹھنے کے دن تک دنیا ہی مین تھے اور یہی آج وہ جی اُٹھنے کا دن ہی۔ لیکن تمھاری سمجھ مین نہین آتا تھا۔ اُس دن ظالمون کی معذرت ظالمون کو نفع نہ پہونچائے گی اور نہ اُن کی توبہ قبول ہوگی ٭ اس قرآن مین ہم نے آدمیون کے سمجھنے کے لیے ہر طرح کی مثالین بیان کر دی ہین ٭ اے محمدؐ! اگر تو ان کے پاس کوئی نشانی لاتا تو یہ کفار کہتے "تم مسلمان محض دھینگو ہو" ٭ نادانون کے دلون پر ایسی ہی مُہر اللہ نے کر دی ہی ٭ تو صبر کر اللہ کا وعدہ سچا ہی اور ایسا نہ ہو کہ یقین نہ کرنے والے تجھے خفیف کر دین ٭

خلقت انسانی

قیامت

سورۂ لقمان ۳۱

(مکی)

۵۱ کفار گویا مُردے بہرے اور اندھے ہین۔ ذہن صلاحیت نہین ہی ۵۲ اسمین حضرت لقمان کا بیان ہی بعض انکو پیغمبر کہتے ہین اور بعض انکا درجہ صلحا مین قائم کرتے ہین اور بعض انھین باعتبار نسل کے حضرت ابراہیم کے باپ کی اولاد مین بتاتے ہین اور بعض حضرت ایوب کا رشتہ دار کہتے ہین ایک قول یہ بھی ہی یہ غلام سیہ فام بہت معزز تھے اور کسی نے کہا ہی کہ بنی اسرائیل کے قاضی تھے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ع ۱ الٓمّٓ ✣ اُسی باحکمت کتاب (قرآن) کی یہ آیتین ہین - جو ہدایت اور رحمت ہو اُن نیکو کارون کے لیے جو نماز پڑھتے ہین زکوٰۃ دیتے ہین اور آخرت پر ایمان لاتے ہین ✣ یہی لوگ اپنے رب کی راہ راست پر ہین اور یہی رستگاری پانے والے ہین ✣ جو شخص[۵۱] لغو باتون کا خریدار ہو تاکہ بے سمجھے بوجھے اللہ کی راہ سے لوگون کو بہکائے اور اللہ کی آیتون کو دل لگی بنائے - ایسے لوگون پر روز قیامت ذلت کا عذاب ہوگا ✣ جب ان مین سے کسی کو ہماری آیتین سُنائی جاتی ہین تو وہ تکبر سے مُنھ پھیر لیتا ہو گویا اُنھین سنا ہی نہین اور گویا اُس کے کانون مین گرانی ہو - اے محمدؐ! تو بشارت دے اُسے دردناک عذاب کی ✣ مومنین نیکوکار کے لیے نعمت والے باغ ہین جن مین وہ ہمیشہ رہین گے ✣ اللہ کا وعدہ برحق ہو ✣ وہ غالب حکمت والا ہو ✣

قدرت الٰہی

تم لوگ دیکھتے ہو کہ اللہ نے آسمانون کو بغیر ستون کے بنایا ہو اور زمین مین پہاڑ کھڑے کیے ہین کہ وہ تمھین لیکر کسی طرف جھک نہ پڑے اور زمین مین اُسی نے ہر قسم کے جانور پھیلائے ہین ✣ ہم نے آسمان سے پانی برسایا - اور اُس کے ذریعہ سے زمین مین ہر قسم کی عمدہ عمدہ چیزین پیدا کین ✣ یہ تو اللہ کی خلقت ہو - اللہ کے سوا جو تمھارے معبود ہین اُنھون نے بھی کچھ پیدا کیا ہو تو دکھاؤ ✣ نہین - بلکہ ظالم صریح گمراہی مین ہین ✣

لقمانؑ

ع ۲ ہم نے لقمان کو حکمت عطا کی تھی اور اُس سے کہا تھا "تو اللہ کا شکر کرتا رہ - جو شکر کرتا ہو اپنے ہی فائدہ کے لیے شکر کرتا ہو اور جو ناشکری کرتا ہو تو اللہ اُس سے بے پرواہ ہو اور ہر حالت مین قابل تعریف ہو" ✣

نصیحت لقمان

ایک وقت تھا کہ لقمان نے نصیحت کرتے ہوے اپنے بیٹے سے کہا "بیٹا! اللہ کے ساتھ شرک نہ کر - شرک بڑا ظلم ہو" ✣

اطاعت والدین

ہم نے انسان کو وصیت کی ہو کہ وہ ماں باپ کا مطیع رہے - کیونکہ ماں نے اُسے اپنے پیٹ مین ایسے حال مین رکھا کہ ضعف بالائے ضعف تھا - اور پھر کہین دو برس مین دودھ چھوٹا - اور یہ بھی حکم دیا ہو کہ وہ میرا اور اپنے ماں باپ کا شکر گذار رہے ✣ بالآخر میری ہی طرف سب کی بازگشت ہوگی ✣ اے مخاطب! اگر تیرے ماں باپ[۵۲] تجھ سے چاہین کہ تو میرے ساتھ کسی اور کو جس کا

---

۵۱ آنحضرت محمدؐ عاد و ثمود کے قصے سُناتے تو نضر بن حارث جو فارس مین رہ چکا تھا رستم و اسفندیار کی داستان بیان کرتا اور کفار مکہ سُنکر خوش ہوتے کہ آنحضرتؐ کی باتون کا پورا جواب ہو ✣ اُسی کی شان مین یہ آیت اُتری تھی ✣ ۵۲ حضرت سعد بن ابی وقاص جب مسلمان ہوے تو اُن کی ماں نے بہت اختلاف کیا اور بالآخر دانہ پانی چھوڑ دیا مگر حضرت سعد بن وقاص اسلام پر قائم رہے - اُسی وقت یہ آیت اُتری ✣

تجھے علم نہین ہو شریک کرے تو اُن کی اطاعت تو نہ کر۔ لیکن دنیا مین اچھی طرح اونکی رفاقت
کرتا رہ۔ اور پیروی کر اُن لوگون کے طریقے کی جو میری طرف رجوع ہین۔ بالآخر میری طرف
تم سب کو آنا ہوگا۔ اُس وقت ہم تمھین بتا دین گے کہ تم کیا کرتے تھے + لقمان نے بیٹے سے

نصیحت لقمان

کہا "بیٹا! اگر رائی کے دانے برابر بھی کوئی عمل صخرہ[1] مین یا آسمانون مین یا زمین مین ہوگا تو
اللہ اُسے بروز حساب حاضر کرے گا + اللہ بیشک باریک بین اور خبردار ہے + بیٹا! نماز پڑھا کر۔
اچھے کامون کا حکم دے اور بُرے کامون سے منع کر۔ کوئی مصیبت تجھ پر پڑے تو اُس پر صبر کر۔
بیشک یہ ہمت کے کام ہین + لوگون سے اپنا مُنھ بہ غرور نہ پھیر اور نہ زمین مین اترا کر چل + اللہ
کسی متکبر مغرور کو دوست نہین رکھتا + اپنی رفتار مین میانہ روی اختیار کر اور اپنی آواز نرم
رکھ کیونکہ گدھے کی آواز جو نہایت بلند ہے تمام آوازون مین ناگوار ترین ہے" +

آواز خر

ع ۳ کیا تم لوگون نے نہین دیکھا کہ اللہ نے آسمانون اور زمین کی چیزین تمھارے لیے

نصیحت

مسخر کر دی ہین۔ اور اپنی ظاہری اور باطنی نعمتین تم پر پوری کر دی ہین؟ + بعض آدمی
بے علم۔ بے ہدایت اور بے کتاب روشن اللہ کے بارے مین لڑتے ہین + جب ان سے
کہا جاتا ہے "اللہ کی اُتاری ہوئی آیتون کا اتباع کرو" تو یہ کہتے ہین "نہین۔ بلکہ ہم تو پیروی
کرین گے اُسی طریقے کی جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا" + اگر شیطان اُن کے باپ دادا کو
عذاب دوزخ کی طرف بلاتا رہا ہو جب بھی یہ انھین کی پیروی کرین گے؟ + جس شخص نے
اپنی ذات اللہ کے لیے مطیع بنا دی اور نیک کام کرتا رہا تو اُس نے گویا ایک مضبوط دست آویز
تھام لی + انجام کار اللہ ہی کی طرف ہے + اے محمدؐ! کوئی کفر کرے تو تو اُس کے کفر کا غم نہ کھا +
ہمارے پاس ان سب کو واپس آنا ہے۔ پھر ہم انھین ان کے اچھے بُرے اعمال بتا دین گے
بیشک اللہ دلون کے خیالات کا جاننے والا ہے + تھوڑے عرصے تک ہم انھین دنیاوی نفع دیتے
ہین پھر عذاب سخت کی طرف ہم انھین کھینچ بلائین گے + اگر تو ان لوگون سے پوچھے کہ
"آسمانون اور زمین کو کس نے پیدا کیا" تو کہین گے "اللہ نے" + پھر تو کہہ "الحمد للہ" لیکن
ان مین سے اکثر لوگ اس سوال و جواب کے نتیجے سے بیخبر ہین + آسمانون اور زمین مین
جو کچھ ہے اللہ کا ہے + بیشک اللہ بے نیاز اور سزاوار حمد ہے + اگر تمام زمین کے درخت قلم ہو جائین
اور سمندر روشنائی ہو جائے اور اُس کے ختم ہو جانے پر سات سمندر اور اُس کی مدد کو آئین

---

[1] زمین کے طبقۂ زیرین کو صخرہ کہتے ہین اور بعض نے اسکا ترجمہ پتھر کیا ہے +

اور اُن سے لکھنا شروع کیا جائے جب بھی اللہ کی باتین تمام نہون گی + اللہ بیشک غالب اور حکیم ہی + لوگو! تم سب کا پیدا کرنا اور بار کر پھر جلانا اللہ کے لیے گویا ایک شخص کا بارنا اور جلانا ہی + اللہ بیشک سنتا دیکھتا ہی + اے مخاطب! تو دیکھتا نہین کہ اللہ رات کو دن مین اور دن کو رات مین داخل کرتا ہی اور آفتاب اور مہتاب کو اُس نے مطیع کر رکھا ہی یہ سب مدت مقررہ تک جاری رہین گے - اللہ تمھارے اعمال سے بیشک خبردار ہی + یہ اس لیے مذکور ہوا کہ تم سمجھ جاؤ کہ اللہ برحق ہی اور اُس کے سوا جسے لوگ پکارتے ہین وہ باطل ہی اور اللہ بیشک برتر اور بڑا ہی +

ع اے مخاطب! کیا تو دیکھتا نہین کہ اللہ کے فضل سے کشتی دریا مین چلتی ہی تاکہ اللہ تمھین اپنی قدرت کی نشانیان دکھائے + ہر ایک صابر اور شاکر کے لیے کشتی کے چلنے مین بیشک نشانیان ہین + جب موج بحر سائبان کی طرح سواران کشتی کو ڈھانک لیتی ہی تو وہ اللہ کا دین خالص مان کر اُسی کو پکارتے ہین - پھر جب ہم اُن کو خشکی پر اُتارتے ہین تو اُن مین سے بعض اپنے اعتدال پر قائم رہتے ہین اور بعض قائم نہین رہتے + ہماری نشانیون سے وہی انکار کرتے ہین جو بدعہد اور ناشکر گذار ہین + لوگو! اپنے رب سے ڈرو اور اُس دن سے ڈرو جب نہ باپ اپنے بیٹے کے کام آئے گا اور نہ بیٹا اپنے باپ کے کام آئے گا - اللہ کا وعدہ بیشک برحق ہی - دُنیاوی زندگی تمھین فریب مین نہ ڈالے اور نہ کوئی فریب دینے والا (شیطان) تم سے اللہ کو بھلا دے + بیشک اللہ ہی کے پاس قیامت کا علم ہی + وہی مینھ برساتا ہی - اور ماؤن کے پیٹ مین نر یا مادہ جو کچھ ہوتا ہی اُسے بھی وہی جانتا ہی + کسی کو معلوم نہین ہی کہ کل وہ خود کیا کرے گا اور نہ کسی کو یہ معلوم ہی کہ وہ کس زمین پر مرے گا + اللہ ہی ان باتون کا جاننے والا اور خبر رکھنے والا ہی +

یاد خدا بحالت خوف

خاک گور

سورۂ سجدہ ۳۲

(مکی)

۵۱ کشتی کے سفر کی تکلیفین گوارا کر کے منزل مقصود تک جو شکر گذاری کے ساتھ پہونچے گا وہی تو قدرت الٰہی کا نظارہ کرے گا جو گھر پر رہے گا وہ کیا دیکھے گا + ۵۲ اس سورہ مین سجدہ کا ذکر ہی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ع الٓمٓ + اے محمدؐ اس مین کچھ شبہہ نہین ہو کہ کتاب (قرآن) کا اُترنا پروردگار عالم کی طرف سے ہو + کیا کفار کہتے ہین "محمدؐ نے اپنے دل سے اسے گڑھ لیا ہو" نہین - بلکہ یہ کتاب تیرے رب کی طرف سے برحق ہو - تاکہ جن لوگون کے پاس تیرے پہلے ڈرانے والے نہین آئے تھے انھین توڈرائے شاید یہ راہ پر آجائین + اللہ وہ ہو کہ آسمانون اور زمین کو اور اُن کی درمیانی چیزون کو اُس نے چھ دنون مین بنایا اور پھر عرش پر متوجہ ہوا + اسکے سوا تمھارا کوئی سرپرست اور سفارشی نہین ہو + کیا تم اتنا بھی نہین سوچتے ؟ + وہی آسمان سے زمین تک ہر امر کا انتظام کرتا ہو پھر تمام انتظامات کے نتیجے اُس کے پاس ایک ۵لہ دن جسکی مقدار تمھارے شمار سے ایک ہزار برس کی ہو پیش ہون گے + اللہ غائب اور حاضر کا جاننے والا اور غالب رحمت والا ہو + اُسی نے ہر چیز کی اچھی خلقت کی ہو - اُس نے انسان کی خلقت مٹی سے شروع کی اور پھر اُس کی نسل نکلے ہوے ذلیل پانی (منی) سے بنائی + پھر اُسے درست کیا اور اپنی طرف سے روح اُس مین پھونکی اور تمھارے کان - آنکھین اور دل بنائے + تم لوگ اُس کا شکر کم کرتے ہو + منکرین کہتے ہین جب ہم مٹی مین مل جائینگے تو کیا ازسرنو پیدا کیے جائین گے بھلا یہ ازسرنو پیدا ہونے ہی سے منکر نہین ہین بلکہ اپنے رب کے سامنے حاضر ہونے کو بھی نہین مانتے + اے محمدؐ! تو ان لوگون سے کہہ "ملک الموت (موت کا فرشتہ) جو تم پر تعینات ہو - تمھاری روح قبض کرے گا پھر تم اپنے رب کی طرف واپس لائے جاؤ گے +

قدرت الٰہی

ع اے محمدؐ! کاش تو مجرمون کو دیکھتا جب وہ بروز قیامت اپنے رب کے پاس سر

منظر قیامت

۵لہ حدیثون مین یون مذکور ہو کہ انتظام عالم کے لیے جو فرشتہ تعینات ہوتا ہو وہ پانسو برس مین دنیا مین آتا ہو اور پھر پانسو برس مین واپس جاتا ہو یعنے ایکہزار برس مین اسکی آمدرفت ہوتی ہو انقلابات انتظامی جو دنیا مین ہوتے ہین وہ ایک زمانۂ مدید کے بعد ہوتے ہین ایسا نہین ہو کہ روز روز انقلابات ہوتے رہین - مثلاً اس وقت جو انتظامات دنیا مین ہین وہ ہزار برس پہلے کے انتظامات سے مقابلہ کیے جائین تو زمین اور آسمان کا فرق معلوم ہوگا - واللہ اعلم بالصواب - اس آیت کا یون بھی ترجمہ کیا گیا ہو "اللہ انتظام کاروبار کرتا ہو وہ ایک فرشتہ آسمان سے زمین کی طرف بھیجتا ہو - وہ فرشتہ کاروبار کرکے آسمان کی طرف ایک دن مین جس کی مقدار تمھارے شمار سے ایک ہزار برس کی ہو چلا جاتا ہو +

جھکائے ہوے اِس طرح عرض کررہے ہون گے کہ "اے ہمارے رب! ہمنے دیکھ لیا اور سُن لیا ہم کو دُنیا مین پھر بھیج کہ ہم اچھے کام کرین۔ ہم کو عاقبت کا یقین ہوگیا" + ارشاد ہوگا "اگر ہم

وعدۂ ازل

چاہتے تو ہر ایک کو ہدایت کرتے لیکن ہمارا یہ قول روز ازل کا کہ ہم تمام جنون اور آدمیون سے دوزخ کو بھرین گے برحق تھا اور پورا ہوا + آج کے دن کا آنا جو تم بھولے ہوے تھے تو اُس کا مزہ چکھو۔ ہم نے بھی تمھین بھلا دیا ہی۔ اپنے اعمال کے بدلے عذاب دائمی کا مزہ چکھو" + ہماری آیتون پر ایمان لانے والے وہی لوگ ہین کہ جب ہماری آیتین انھین

سجدہ

یاد دلائی جاتی ہین تو سجدہ مین گرپڑتے ہین اور اپنے رب کی حمد مین تسبیح کرتے ہین۔ سرتابی نہین کرتے + ان کے پہلو خوابگاہ سے دور رہتے ہین۔ خوف اور امید مین یہ اپنے رب کو

نعمائے بہشت

پکارتے ہین اور ہم نے انھین جو دیا ہی اُسے خرچ کرتے ہین + کوئی شخص نہین جانتا کہ اُس کے لیے کیا کیا آنکھین ٹھنڈی کرنے والی نعمتین اُس کے اعمال کے عوض مین مخفی رکھی گئی ہین + کیا مومن فاسق کے برابر ہو جائے گا؟ یہ دونون برابر نہین ہوسکتے + مومنین نیکوکار کو رہنے کے لیے باغ ملین گے۔ یہ مہمانی اُن کے اچھے اعمال کے بدلے مین ہوگی + اور فاسقون کا

دوزخ

ٹھکانا دوزخ ہی + جب وہ اُس سے نکل بھاگنا چاہین گے تو اُسی مین واپس کیے جائین گے اور اُن سے کہا جاے گا "جس آگ کو تم دُنیا مین جھٹلاتے تھے اُس کا مزہ چکھو" + اِن کفار

پیشینگوئی

مکہ کو ہم قیامت کے بڑے عذاب سے پہلے عنقریب[51] عذاب دنیا کا مزہ چکھائین گے تاکہ یہ لوگ ہماری طرف رجوع ہون + اُس سے زیادہ کون ظالم ہی کہ جسے اللہ کی آیتین سُنا کر نصیحت کی جائے تو وہ مُنھ پھیر لے + ہم گناہگارون سے بیشک انتقام لین گے +

ع ۳ اے محمدؐ! ہم نے موسیٰ کو بھی کتاب (توریت) دی تھی۔ تو اللہ کی کتاب[52] قرآن کے ملنے سے شک مین نہ رہ۔ ہم نے توریت کو بنی اسرائیل کی ہدایت کے لیے بنایا تھا اور اُن مین ہم نے امام بھی بنائے تھے جو ہمارے حکم سے ہدایت کرتے تھے۔ یہ منصب امامت اُنھین جب ملا کہ وہ کفار کی ایذا دہی پر صبر کرتے تھے اور ہماری آیتون کا یقین رکھتے تھے + اے محمدؐ! تیرا رب بنی اسرائیل مین بروز قیامت اُن باتون کا فیصلہ کردے گا

---

[51] جنگ بدر مین جو ہزیمت کفار مکہ کو ہوئی اور آئندہ چل کر جن مجبوریون سے اُنھین آنحضرتؐ کی اطاعت قبول کرنا پڑی اسکی پیشینگوئی ہی + [52] "لقائہ" کا ترجمہ ہی "اللہ کی کتاب قرآن" + اور بعضون نے اسکا ترجمہ کیا ہی "اللہ کی ملاقات" یا "موسیٰ کی ملاقات" +

جن مین وہ اختلاف کرتے رہے ہین ✚ کیا اس سے بھی ان کو ہدایت نہین ہوتی کہ ہم نے ان سے پہلے کتنی اُمتین نیست و نابود کردین جن کے گھرون مین یہ چلتے پھرتے ہین اس انقلاب مین ان لوگون کے لیے عبرتین ہین ✚ کیا یہ لوگ نہین سُنتے ؟ ✚ کیا یہ دیکھتے نہین ہین کہ ہم زمین اُفتادہ کی طرف پانی لاکر اُس سے کھیتی اُگاتے ہین - جس سے یہ خود اور ان کے جانور بھی کھاتے ہین - کیا انھین نظر نہین آتا ✚ یہ کہتے ہین ”مسلمانو! تم سچے ہو تو بتاؤ قیامت کا یہ فیصلہ کب ہوگا“ تو کہہ ”فیصلے کے دن کافرون کو ایمان لانا نفع نہ دیگا اور نہ انھین مہلت ملے گی“ ✚ اے محمدؐ! ان سے چشم پوشی کر اور دیکھ کیا ہوتا ہی - یہ بھی تو انتظار کرتے ہین ✚

سورۂ احزاب[۵۱]

(مدنی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ع اے نبی! اللہ سے ڈر - کافرون اور منافقون کا پیرو نہ ہو[۵۲] ✚ بیشک اللہ دانا حکیم ہی ✚ تیرے رب کی طرف سے جو وحی تیری طرف آتی ہی ✚ اُسی کی پیروی کر - اللہ تمھارے اعمال سے خبردار ہی ✚ اللہ پر بھروسا کر - اللہ کی کارسازی کافی ہی ✚ اللہ نے کسی مرد کے سینہ مین دو دل نہین رکھے ہین - اور نہ اللہ تمھاری بیبیون کو جن سے تم ظہار کر لیتے ہو تمھاری مائین کر دیتا ہی اور نہ تمھارے منھ بولے لڑکون کو وہ تمھارے بیٹے بنا دیتا ہی[۵۳] ✚ یہ تمھارے مُنھ کی باتین ہین ✚ اللہ سچ بات کہتا ہی اور راہ راست دکھاتا ہی ✚ تم سمجھو

ظہار

تبنیت

---

[۵۱] اسمین جنگ احزاب یعنی جنگ خندق کا ذکر ہی دیکھو تاریخ الاسلام طبع ثانی صفحہ ۱۲۸ ✚ [۵۲] جنگ اُحد کے بعد ابوسفیان اور عکرمہ آنحضرتؐ کے پاس امن طلب کرکے مدینہ آئے اور منافقون کے پاس ٹھہرے اور شرط صلح یہ پیش کی کہ آنحضرت بتان مکہ کا شفیع ہونا تسلیم کرلین تو کفار مکہ بھی آنحضرتؐ کے اللہ سے معترض نہونگے - اُسوقت یہ آیت نازل ہوئی ✚ [۵۳] جاہلیت مین یہ دستور تھا کہ جس کے لڑکے نہین ہوتے تھے وہ غیر کے لڑکون کو متبنّیٰ کرلیتا تھا اور کبھی اپنی بیبیون کو لوگ کہتے تھے کہ تو میری مان کی جگہ ہی یا تیری پیٹھ مجھے اپنی مان کی پیٹھ کی جگہ ہی - اسے ظہار کہتے تھے اور اتنا کہنے سے مرد سے عورت چھوٹ جاتی تھی اور طلاق سمجھی جاتی تھی اسلام نے ان رسمون کو مٹایا ہی تبنیت کو ناجائز کیا ہی اور ظہار کو طلاق کے برابر نہین کیا ہی بلکہ کچھ کفارہ لازم کردیا ہی دیکھو سورۂ مجادلہ ۵۸ رکوع ۱ اللہ بتاتا ہی کسی کے سینے مین جس طرح دو دل نہین ہوتے اُسی طرح اصلی بیٹے اور متبنّیٰ بیٹے ایک نہین ہوسکتے اور نہ بی بی مان ہوسکتی ہے ✚

لے پالکون کو اُن کے اصلی باپون کے نام سے پکارو کہ یہ اللہ کے نزدیک قرین انصاف ہے +
اور اگر اُن کے باپ معلوم نہ ہون تو وہ تمھارے دینی بھائی اور دوست ہین + تم نے
بھول چوک سے جو کیا اُس مین کوئی گناہ نہین ہے۔ لیکن دلی ارادہ سے جو کرو گے تو گناہ
ہے + اللہ بخشنے والا مہربان ہے + مومنین پر اُن کی جانون سے زیادہ نبی کا حق ہے اور نبی
کی بیبیان مومنین کی مائین ہین + اور رشتہ[۵۵] دار آپس مین بہ نسبت عام مومنین اور
مہاجرین کے کتاب اللہ کی رو سے بڑھکر حقدار ہین۔ لیکن تم اپنے دوستون سے کچھ سلوک
یا وصیت کرو تو وہ احسان ہے + کتاب لوح محفوظ مین یہی لکھا ہوا ہے + اے محمدؐ! وہ وقت
یاد کر جب[۵۶] ہم نے تمام پیغمبرون سے تبلیغ رسالت کا عہد لیا تھا اور خصوصًا تجھ سے۔ نوح سے
ابراہیم سے۔ موسیٰ سے۔ اور عیسیٰ ابن مریم سے۔ اور پکا عہد ان سب سے ہم نے لیا تھا۔
تاکہ اللہ سچون (پیغمبرون) سے اُن کی سچائی (تبلیغ رسالت) بروز قیامت دریافت کرے
اور کافرون کے لیے اُس نے دردناک عذاب مہیا کر رکھا ہے +

ع مومنو! تم پر جو احسان اللہ کے ہین اُنھین یاد کرو۔ جب تم پر لشکر چڑھ آیا تو ہم نے
اُن کفار پر ہوا[۵۷] بھیجی اور ایسا لشکر بھیجا جو تمھین نظر نہین آتا تھا۔ تمھاری تدبیرون کو جو تم
کر رہے تھے اللہ دیکھ رہا تھا + جب دشمن اوپر کی طرف سے اور نیچے کی طرف سے تم پر آ پڑے
تھے آنکھین خیرہ ہو گئی تھین اور کلیجے منھون کو آ گئے تھے اور اللہ کی نسبت تم قسم قسم کے
گمان کرنے لگے تھے اُس وقت مومنین کے استقلال آزمائے گئے تھے اور ان مین خوب ہلچل
ڈالدی گئی تھی + اسوقت منافقین اور وہ لوگ جن کے دل مین شک کی بیماری تھی
بول اُٹھے تھے "اللہ اور اُس کے رسول کا وعدہ فریب ہی فریب نکلا +" اُس وقت اُنھین
سے ایک گروہ بولا تھا "اے اہل[۵۸] یثرب! یہ تمھارے ٹھہرنے کی جگہ نہین ہے۔ واپس چلو"+
اور اُن مین سے کچھ لوگ نبی سے یہ کہکر اذن مانگنے لگے کہ ہمارے گھر خالی پڑے ہین حالانکہ
اُن کے گھر خالی نہ تھے بلکہ وہ لوگ صرف بھاگنا چاہتے تھے + اگر یہ لشکر اُن پر اطراف مدینہ سے
داخل[۵۹] ہو جاتا اور اُن سے فساد پھیلانے کی درخواست کی جاتی تو وہ اُسے قبول کر لیتے اور

احکام مومنین

جنگ خندق یا احزاب

[۵۴] آنحضرتؐ نے حضرت زید کی پرورش کی تھی لوگ اُسے ابن محمدؐ کہتے تھے حکم ہوتا ہے کہ بھول چوک سے ابن محمدؐ کہا تو خیر آئندہ ایسی غلطی نہ ہونا چاہیے + [۵۵] مکہ مین امن قائم ہونے کے بعد یہ آیت اتری ورنہ اسکے قبل جو قاعدہ وراثت زیر عمل تھا اُسکا ذکر سورۂ انفال رکوع ۱۰ مین ہے + [۵۶] رو نازل ہین + [۵۷] دیکھو تاریخ الاسلام طبع ثانی صفحہ ۲۰۱ + [۵۸] مدینے کے باشندو + [۵۹] یعنی جو لوگ اپنے گھرون کے خالی رہنے کا بہانہ پیش کرتے ہین اگر اُن کو لشکر دشمن کے ساتھ ہو کر مدینہ کے اُمرا کے گھر لوٹنے کا موقع ملجائے تو پھر اپنے گھر کے خالی رکھنے کا خیال نہ کرین گے +

اپنے گھرون مین کچھ یون ہی سا توقف کرتے + حالانکہ پہلے وہ اللہ سے عہد کر چکے تھے کہ
دشمن کو پیٹھ نہ دکھائین گے + اللہ سے جو عہد اُنھون نے کیا تھا اُسکی بازپرس اُن سے ہوگی
اے محمدؐ! تو اِن سے کہدے کہ "موت یا قتل سے اگر تم بھاگے تو کچھ فائدہ نہوگا - اور اگر بچے
بھی تو تھوڑے ہی دن زندگی کا فائدہ اُٹھاؤگے" + اے محمدؐ! تو اِن سے کہہ "کون ہے وہ جو
تمھین اللہ سے بچائے اگر اللہ تمھارے ساتھ بُرائی کرنا چاہے - یا تمھارے ساتھ وہ رحمت
کرنا چاہے تو کون اُسے روک سکتا ہے" + یہ لوگ اللہ کے سوا کوئی دوسرا دوست اور مددگار
اپنا نہین پا سکتے + مسلمانو! اِن منافقون کو اللہ جانتا ہے جو تم مین سے دوسرون کو لڑنے سے
روکتے ہین اور اُن کو بھی جانتا ہے جو اپنے بھائیون سے کہتے ہین "لڑائی سے بچکر ہمارے
پاس چلے آؤ" منافقین لڑائی مین کم آتے ہین تمھاری اعانت مین وہ بخل کرتے ہین +
اے محمدؐ! جب ڈر کا موقع آجاتا ہے تو انھین تو دیکھتا ہے کہ آنکھین پھیر پھیر کر تیری طرف
دیکھتے ہین گویا موت کی غشی ان پر چھائی ہوئی ہے - اور جب خوف جاتا رہتا ہے تو تیز زبانی
سے تجھے رنج دیتے ہین اور مال غنیمت پر گرے پڑتے ہین + حقیقت مین یہ لوگ ایمان والے
نہین ہین - اللہ نے ان کے اعمال مٹا دیے ہین + اور اللہ پر ایسا کرنا آسان ہے + یہ منافق
سمجھتے ہین کہ گویا لشکر دشمن ابھی واپس نہین گیا - اگر وہ لشکر پھر آجائے تو یہ لوگ پسند
کرین گے کہ کاش دیہات مین نکلجاتین اور وہین سے تمھاری خبرین پوچھا کرین - اور اگر
ان کو تم مین رہنا پڑے تو یہ کم لڑین گے +

ع اے مسلمانو! اُن لوگون کے لیے جو اللہ اور روز آخرت کی امید رکھتے ہین اور
اللہ کو بہت یاد کرتے ہین اور تمھارے لیے رسول اللہ کا ایک عمدہ نمونہ موجود تھا -
غزوۂ خندق
مومنون نے دشمن کا لشکر دیکھا تو کہنے لگے "یہ تو وہی موقع ہے جس کا وعدہ ہم سے اللہ
نے اور اُس کے رسولؐ نے کیا تھا اللہ اور اُس کا رسولؐ سچا ہے" اور اِس سے اُن کے
ایمان اور فرمانبرداری مین اور زیادتی ہوئی + مومنون مین ایسے مرد بھی ہین جنھون نے
اللہ سے جو عہد کیا تھا اُسے سچا کر دکھایا اور انھین سچون مین وہ ہین جو اپنا وعدہ[51] پورا
کر چکے اور بعض اُن مین سے وہ ہین کہ منتظر[52] ہین اور اُن کے ارادے مین کچھ تبدیلی نہین
آئی ہے + یہ اِس لیے ہوا کہ اللہ سچون کو اُن کی سچائی کی جزا دے - اور وہ منافقون پر اگر چاہے گا

۵۱ یعنی درجۂ شہادت حاصل کر چکے + ۵۲ منتظر شہادت ہین + دیکھو تاریخ الاسلام طبع ثانی حصہ ۳ [illegible]

عذاب کرے گا یا اُن کی توبہ قبول کرے گا + اللہ بیشک بخشنے والا مہربان ہے + اللہ نے کفار کو جب وہ غصّہ میں تھے مدینہ سے ہٹا دیا اور اُن کو اس چڑھائی سے کچھ فائدہ نہ پہنچا اور اللہ نے مؤمنوں کو لڑنے کی نوبت بھی نہ آنے دی + اللہ زبردست غالب ہے + اُن اہل کتاب کو جو کفار کے مددگار رہے تھے اللہ نے اُن کے قلعوں سے نکال دیا اور اُن کے دلوں میں ایسا رعب ڈال دیا۔ کہ مسلمانو! ان میں سے تم کسی کو قتل کرتے ہو اور کسی کو قید کرتے ہو۔ اور اُن کی زمین کا اُن کے گھروں کا اور اُن کے اموال کا اور نیز اُن کی زمین (خیبر) کا جس میں تم نے پاؤں تک نہیں رکھا اللہ نے تمھیں وارث بنا دیا + اللہ ہر چیز پر قادر ہے +

اے نبی! اپنی بیبیوں سے کہہ کہ اگر تم دنیا کی زندگی اور اُس کی زینت چاہتی ہو تو آؤ میں تمھیں فائدہ پہونچا کر اچھی طرح سے رخصت کر دوں + اور اگر تم اللہ اور اللہ کے رسول اور روز آخرت کو چاہتی ہو تو بیشک اللہ نے جو تم میں سے نیکوکار ہیں۔ ان کے لیے بڑے بڑے ثواب تیار کر رکھے ہیں" + اے نبی کی بیبیو! تم میں سے جو کوئی کھلی ہوئی بیحیائی کرے گی اُسے دوہری سزا دیجائے گی + اللہ کے لیے یہ آسان ہے +

(بائیسواں پارہ)

اور جو تم میں سے اللہ اور اللہ کے رسول کی اطاعت کرے گی اور نیک عمل کرے گی اُسے ہم دونا ثواب دیں گے اور اُس کے لیے ہم نے عاقبت میں رزق کریم مہیا کر رکھا ہے + اے نبی کی بیبیو! تم اور عورتوں کی طرح تو ہو نہیں۔ اگر تم متقی ہو تو کسی سے نرم باتیں نہ کرو کہ دل میں کھوٹ رکھنے والے اُمید قائم کر سکیں۔ اور باتیں سیدھی کیا کرو + اپنے گھروں میں رہو اور زمانۂ جاہلیت سابقہ کی زینت نہ دکھاتی پھرو۔ نماز پڑھو۔ زکوٰۃ دو۔ اللہ اور اُس کے رسول کی اطاعت کرو + اے پیغمبر کے گھر والو! اللہ یہ چاہتا ہے کہ تم سے نجاست دور رکھے اور تم کو خوب پاک صاف رکھے۔ اے نبی کی بیبیو! تمھارے گھروں میں جو آیتیں اللہ

---

[۵۱] یعنی جنگ احزاب سے + [۵۲] دیکھو تاریخ الاسلام طبع ثانی صہ۳۱۲ + [۵۳] دیکھو تاریخ الاسلام طبع ثانی صہ ۴۱۲ وغیرہ [۵۴] آنحضرت کی بیبیوں کو مخاطب کر کے اس رکوع میں احکام متعلق نسا بیان کیے گئے ہیں ورنہ آنحضرت کی بیبیوں کے ساتھ باعتبار شان نزول کوئی تخصیص نہیں ہے + [۵۵] یوں بھی ترجمہ ہوا ہے "تم سی نیک بیبیوں کے لیے بڑے بڑے ثواب تیار کر رکھے ہیں"

کی اور باتین حکمت کی سُنائی جاتی ہین اُنھین یاد کرو۔ اللہ دانا خبردار ہو ✽

ع ۵ مسلمان مرد اور مسلمان عورتین - مؤمن مرد اور مؤمن عورتین - اطاعت کرنے والے
اور اطاعت کرنے والیان - سچے مرد اور سچی عورتین - صبر کرنے والے اور صبر کرنے والیان
ڈرنے والے اور ڈرنے والیان - صدقہ دینے والے اور صدقہ دینے والیان - روزہ
رکھنے والے اور روزہ رکھنے والیان - اپنی شرمگاہون کی حفاظت کرنے والے اور کرنے والیان
اللہ کو بہت یاد کرنے والے اور کرنے والیان - ان سب کے لیے اللہ نے بخشش اور
بڑا ثواب مہیا کر رکھا ہے ✽ کسی مرد[۵۱] مؤمن یا زن مؤمنہ کو روا نہین ہے کہ جب اللہ اور اللہ
کا رسول کوئی فیصلہ کر دے تو پھر وہ اپنے کامون مین اپنا اختیار باقی رکھین ✽ جس نے
اللہ اور اللہ کے رسول کی نافرمانی کی وہ صریح گمراہی مین پڑا ✽ اے محمدؐ وہ وقت یاد
کر کہ جب تو زید سے جس[۵۲] پر اللہ نے احسان کیا تھا اور تو نے بھی اُس پر احسان کیا تھا یہ
کہہ رہا تھا "اپنی بی بی (زینب) کو اپنی زوجیت مین رہنے دے - اللہ سے ڈر" اور وہ
بات جسے اللہ ظاہر کرنے والا تھا تو اپنے دل مین اُسے چھپائے[۵۳] ہوئے تھا اور لوگون سے اِس
معاملہ مین تو ڈرتا تھا - حالانکہ اللہ زیادہ تر مستحق اِس کا ہے کہ تو اُس سے ڈرے ✽ جب زید نے
اُس (زینب) سے بےتعلقی کر لی تو تیرا نکاح ہم نے اُس (زینب) کے ساتھ کر دیا تاکہ مؤمنون
کے لیے اپنے پالکون کی بیبیون کے ساتھ نکاح کرنے مین جب وہ اُن بیبیون سے بےتعلق
ہو جائین کوئی مضائقہ نہ رہے ✽ اللہ کا حکم ہو کر رہتا ہے ✽ نبی کے لیے اُن اُمور مین کچھ مضائقہ
نہین ہے جو اللہ نے اُس کے لیے ٹھہرا دیے ہین ✽ یہی طریقہ اللہ کا اُن پیغمبرون کے ساتھ بھی
تھا جو پہلے گذر چکے ہین ✽ اللہ کے جتنے کام ہین تقدیری ہین اور روز ازل سے معین ہین -
وہ اگلے پیغمبر اللہ کے پیغام پہونچاتے تھے اور اللہ سے ڈرتے تھے - اللہ کے سوا کسی سے

نکوکاری

اطاعت رسول

حضرت زید

حضرت زینب

قدر امر قضا ازل

۵۱ آنحضرتؐ نے اپنی پھوپھی زاد بہن زینب کو اپنے غلام آزاد زید بن حارث کو بیاہنا چاہا تو حضرت زینب کو تامل ہوا۔ اُس وقت یہ آیت نازل ہوئی - دیکھو تاریخ الاسلام صفحہ ۱۵ ✽ ۵۲ حضرت زید حارثہ کا ذکر ہے اللہ کا احسان یہ تھا کہ اللہ نے توفیق اسلام اُنھین دی تھی اور آنحضرت محمدؐ کا احسان یہ تھا کہ آنحضرتؐ نے اُنھین بالا جبر آزاد کر دیا اور اپنی پھوپھی زاد بہن حضرت زینب سے اُن کا عقد کر دیا - دیکھو تاریخ الاسلام طبع ثانی صفحہ ۱۰۳ ✽ ۵۳ آنحضرتؐ نے دیکھا کہ حضرت زید اور حضرت زینب مین اُن بن رہتی ہے تو یہ ارادہ کیا کہ حضرت زید حضرت زینب کو طلاق دیدین تو خود اپنی زوجیت مین حضرت زینب کو اُن کے رفع ملال کی غرض سے داخل کرین لیکن اس کے ساتھ ہی یہ بھی خیال تھا کہ جہلاء عرب طعن کرین گے کہ اپنے لےپالک کی مطلقہ بی بی سے آنحضرتؐ نے عقد کیا ✽

نہین ڈرتے تھے + حساب اعمال کے لیے اللہ کافی ہی + لوگو! محمدؐ تم مین سے کسی مرد کا باپ
نہین ہو - لیکن اللہ کا رسول ہی اور سب نبیون کے اخیر مین ہی + اللہ ہر شی سے واقف ہی +
ع اے ایمان والو! اللہ کو بکثرت یاد کرو اور صبح و شام اُسکی تسبیح کرتے رہو + وہی تم پر
درود بھیجتا ہی اور اُس کے ملائکہ تمھارے لیے استغفار کرتے ہین تاکہ اللہ تمھین کفر کی تاریکی
سے ایمان کی روشنی کی طرف لائے + اللہ مومنون پر مہربان ہی + دعا ان مومنین کی جس
روز یہ اللہ سے ملین گے سلام ہوگی - اللہ نے ان کے لیے بڑا ثواب مہیا کر رکھا ہی + اے نبی!
ہمنے تجھے گواہی دینے والا خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا - اور اللہ کے حکم سے
اللہ کی طرف لوگون کا بلانے والا اور ہدایت کا چراغ روشن بناکر بھیجا ہی + ایمان والون کو
تو بشارت دے کہ اُن پر اللہ کا بڑا فضل ہی + کافرون کی اور منافقون کی اطاعت نہ کر اور
نہ اُن کی ایذا رسانی کا خیال کر - اللہ پر توکل کر + اللہ کارسازی کے لیے کافی ہی + اے مومنو!
جب تم مومن عورتون سے نکاح کرو اور انھین چھونے سے پہلے طلاق دیدو تو تمھین عدت کا
کوئی حق نہین ہی کہ انھین عدت مین بٹھاؤ + تمھین چاہیے کہ انھین کچھ سرمایہ دو اور اچھی
طرح انھین رخصت کردو + اے نبی! ہمنے حلال کردی ہین تجھ پر تیری بیبیان جن کا مہر تو دے
چکا ہی اور لونڈیان جو اللہ نے تجھے عطا کی ہین اور تیرے چچا پھوپھی - اور ماموں اور
خالہ کی بیٹیان جو تیرے ساتھ ہجرت کرکے آئی ہین اور ایسی ہر مومنہ عورت جس نے اپنی
ذات نبی پر ہبہ کردی ہی - بشرطیکہ نبی اُس سے نکاح کرنا چاہے - یہ بات تیرے لیے خاص ہی
عام مومنون کے لیے نہین ہی - ہمین معلوم ہی کہ عام مومنون پر اُن کے ازواج اور لونڈیون
کے بارے مین ہم نے کیا فرض کیا ہی + تیرے ساتھ یہ رعایت اس لیے ہی کہ تجھپر تنگی نہ رہے
اللہ غفور و رحیم ہی + ان بیبیون مین سے تو جسے چاہے کنارے کردے اور جسے چاہے طلب
کرے + اور علیحدہ کرکے پھر بلالے تو بھی تجھپر گناہ نہین ہی + یہ اختیار جو تجھے دیا گیا ہی تو غالباً
تیری بیبیون کی آنکھین ٹھنڈی رہین گی اور وہ مغموم نہون گی - اور جو کچھ تو انھین دے گا

سلہ اسی کے ہم مضمون آیت سورۂ نسا ۴ رکوع ۴ مین ہی + سلہ آنحضرت کے خاندان کی لڑکیان جنھون نے ہجرت نہین کی تھی
آنحضرت پر حرام تھین + سلہ بغیر مہر کے آنحضرت کے لیے نکاح درست تھا مگر کہا جاتا ہی کہ آنحضرت اُس پر عمل نہین کرتے تھے + سلہ
آنحضرت کے ساتھ مذہبی اور ملکی مصالح کی وجہ سے نکاح مین خاص رعایت تھی دیکھو الاسلام ۱۵ سلہ آنحضرت
ایک مرتبہ ایک مہینے تک اپنی بیبیون سے ناخوش ہوکر علحدہ رہے تھے اسی کا یہ ذکر ہی - دیکھو تاریخ الاسلام طبع ثانی صفحہ ۲۶ تا ۲۷

وہ سب اُس پر راضی رہین گی + لوگو! اللہ تمھارے دلون کی باتین جانتا ہی اور جاننے والا اور تحمل والا ہی + اے محمدؐ! اِسکے بعد تجھے دوسری عورتین حلال نہین ہین اور نہ حلال ہی کہ اِن کے بدلے تو دوسری بیبیان کرے اگرچہ حسن اُن کا تجھے پسند آئے لیکن لونڈیون کا مضائقہ نہین ہی۔ اللہ ہر شی پر نگہبان ہی +

ع ۷ مومنو! جب تک تم کھانے کے لیے بلائے نہ جاؤ نبی کے گھرون مین نہ جاؤ اور بلانے پر جاؤ تو ایسے وقت جاؤ کہ کھانے کے پکنے کا تمھین انتظار نہ کرنا پڑے لیکن جب تم مدعو ہو تو جاؤ اور کھا کر چلے جایا کرو باتون مین مشغول[1] نہ ہو جایا کرو [2] اس سے نبی کو اذیت پہونچتی ہی اور وہ تمھارا لحاظ کرتا ہی۔ اللہ کو حق بات کہنے مین کچھ لحاظ نہین ہی + جب نبی کی بیبیون سے کوئی چیز مانگو تو پردے کی اوٹ سے مانگو + یہ اوٹ تمھارے دلون کے لیے پاکیزہ ہی اور عورتون کے دلون کے لیے بھی + تم کو جائز نہین کہ رسول اللہ کو اذیت دو اور نہ یہ جائز ہی کہ اُس کی بیبیون سے اُس کے بعد تم کبھی نکاح کرو۔ اللہ کے نزدیک یہ بڑی بیجا بات ہی + تم کوئی بات ظاہر کرو یا چھپاؤ اللہ تو ہر شی سے واقف ہی + نبی کی بیبیون پر گناہ نہین ہی اگر وہ اپنے آبا۔ اپنے بیٹون۔ اپنے بھائیون۔ اپنے بھتیجون۔ اپنے بھانجون اور اپنی سی عورتون اور اپنے غلامون کے سامنے بیحجاب رہین + اے نبی کی بیبیو! اللہ سے ڈرتی رہو + اللہ ہر چیز کا شاہد حال ہی + اللہ اور اللہ کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہین + مومنو تم بھی اُس پر درود اور سلام بھیجتے رہو + جو لوگ اللہ اور اللہ کے رسول کو ایذا پہونچاتے ہین اللہ اُن پر دنیا اور آخرت مین لعنت کرتا ہی۔ اور اللہ نے اُن کے لیے عذاب ذلت تیار کر رکھا ہی + جو لوگ مومن مردون اور مومنہ عورتون کو بے اس کے کہ اُنھون نے خطا کی ہو ایذا پہونچاتے ہین وہ بہتان اور صریح گناہ کا بار اپنے سر پر لیتے ہین +

ع ۸ اے نبی! اپنی بیبیون بیٹیون اور مومنون کی عورتون سے کہدے کہ اپنے اوپر وہ اپنی

(حاشیہ: دعوت مین قبل از وقت نہ جاؤ — ستانے کی ممانعت — حجاب پردہ)

[1] اس آیت کے اترنے کے بعد آنحضرتؐ نے پھر کوئی نکاح نہین کیا + [2] آنحضرتؐ کے گھر دعوت تھی تو بعض مسلمان آنحضرتؐ کے گھر سے دعوت سے پہلے دیکھنے کو جاتے تھے قبل از وقت وہان پہونچ جاتے اور بعد کھانے کے عرصہ تک بیٹھے رہ جاتے اس آیت مین یہ طریقہ مذموم بتایا گیا ہی۔ [illegible] رسم پردہ جو مسلمانون مین ہی اسکے متعلق دو حکم ہین ایک تو یہ کہ عورتون کی جماعت مردون سے الگ کر دیگئی دونون گروہ کا ایک ساتھ ملکر اُٹھنا بیٹھنا چلنا پھرنا باقی نہین رہا۔ دیکھو سورہ احزاب ۳۳ رکوع ۷ اور دوسرے یہ کہ عورتین اپنا منھ غیر مردون سے چھپائین۔ اسکے متعلق قرآن مین صرف یہ آیت ہی جسکی شان نزول یہ ہی کہ جب شریف عورتین مدینہ کی گھر سے نکلی تھین تو اُنھین بدچلن لوگ انھین چھیڑتے تھے اور مانع ہوتی تو کہتے تھے "ہم سمجھے وہ لونڈیان تھین شریف زادیان نہ تھین" اسلیے بیبیون اور لونڈیون مین فرق کرنے کے لیے حکم ہوا

عورتون کا پردہ

چادرین ڈال لیا کرین۔ اس سے غالبًا وہ پہچانی جائین گی اور اُنھین ایذا نہ پہونچے گی۔ اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ اگر منافقین اور وہ لوگ جنکی نیتین بد ہین اور جو مدینہ مین غپ اُڑاتے ہین اپنے حرکات سے اگر باز نہ آئین گے۔ تو اے محمدؐ! ہم تجھے اُن پر مسلط کردین گے۔ پھر اُن پر پھٹکار ہوگی اور عرصے تک وہ مدینہ مین تیرے ہمسایہ ہوکر نہ رہ سکین گے جہان پائے جائین گے پکڑے جائین گے اور خوب قتل کیے جائین گے۔ اللہ کا یہی دستور پہلے لوگون مین بھی تھا۔ اے محمدؐ! اللہ کے دستور مین تو تبدیلی نہ پائے گا۔ اے محمدؐ! تجھ سے لوگ قیامت کا سوال کرتے ہین۔ تو کہہ "اُس کا علم اللہ ہی کو ہے" اور تجھے کیا خبر شاید قیامت قریب ہی ہو۔ اللہ نے کفار پر لعنت کی ہے اور آتشِ سوزان اُن کے لیے تیار کی ہے جس مین وہ ہمیشہ رہینگے کوئی ولی اور مددگار نہ پائین گے۔ جب کفار کے مُنھ آگ مین اُلٹے پلٹے جائین گے تو وہ کہینگے "کاش ہم نے اللہ اور رسول کی اطاعت کی ہوتی" اور یہ بھی کہین گے "ہم نے اپنے سردارون اور بڑون کی اطاعت کی۔ اُنھون نے ہمین راہ سے بہکا دیا۔ اے رب اُنھین دوچند عذاب دے اور اُن پر بڑی لعنت کر"۔

عورتون سے چھیڑ چھاڑ

ع ۹ مومنو! تم ایسا نہ کرو جیسا کہ موسیٰ کو اذیت دینے والون نے کیا تھا۔ پھر اللہ نے موسیٰ کو اُن کے اتہام سے بری کیا۔ وہ اللہ کے نزدیک رُتبہ والا پیغمبر تھا۔ مومنو! اللہ سے ڈرتے رہو اور ٹھیک ٹھیک باتین کہا کرو۔ وہ تمھارے اعمال درست کردے گا اور تمھارے گناہ بخش دے گا۔ جس نے اللہ اور اللہ کے رسول کی اطاعت کی اُس نے گویا بڑی کامیابی حاصل کی۔ ہم نے آسمانون پر زمین پر اور پہاڑون پر وہ ذمہ داری جو انسان پر ہے پیش کی تو سب نے اُس کے لینے سے انکار کیا اور اُس سے ڈر گئے اور انسان نے اُسے اُٹھا لیا

حضرت موسیٰؑ پر اتہام

انسانی ذمہ داریان

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۳۴۶) کہ بیبیان علاوہ اپنے معمولی لباس کے ایک چادر بھی اوپر سے اوڑھ لیا کرین جس سے انکی شناخت ہوگی اور چادر سے مقامات زینت بھی اچھی طرح چھپے رہین گے۔ لیکن بعض لوگ یہ کہتے ہین کہ اس آیت مین مُنھ چھپا کر گھر سے نکلنے کا حکم ہے اور وہ ترجمہ یون کرتے ہین کہ وہ اپنی چادرون کے گھونگٹ نکال لیا کرین۔ سلہ موسیٰ کو انکی قوم نے اتہام لگایا تھا اسکے متعلق قول مختلف ہین۔ ایک یہ بھی ہے کہ قارون نے حضرت موسیٰ کو قوم مین بے عزت کرنے کی غرض سے ایک بدچلن عورت سے یہ کہلایا کہ اُس سے حضرت موسیٰ تعلق ناجائز رکھتے ہین۔ لیکن جب وہ سامنے آئی تو جھوٹ بولنے کی جرأت نہ کرسکی اور سازشون کا تمام حال بیان کر دیا۔ قارون کا ذکر سورہ قصص ۲۸ رکوع ۸ مین ہے۔ سلہ غالبًا عقل انسانی ہی یہ بار اُٹھا سکتی تھی۔ اور جب عقل ہے تو نیک اور بد دونون قسم کے اعمال سرزد ہون گے اور پھر جزا اور سزا بھی اُٹھانا پڑے گی۔ انسان کا اپنی عقل پر نازان ہونا جہالت ہے۔

کہ وہ اپنے حق مین بڑا ہی ظالم تھا اور بڑا ہی نادان بھی تھا - کیونکہ نتیجہ اِس ذمہ داری کے لینے کا یہ ہی کہ اللہ منافق مردون اور منافق عورتون - مشرک مردون اور مشرک عورتون پر عذاب کرے گا اور مومن مردون اور مومن عورتون پر مہر کرے گا + اللہ بخشنے والا مہربان ہی +

سورۂ سبا ۳۴

(مکی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ع دنیا مین بھی تمام تعریف اُسی اللہ کے لیے ہی جو آسمانون اور زمین کی چیزون کا مالک ہی اور آخرت مین بھی اُسی کی تعریف ہی - وہ حکمت والا خبردار ہی + زمین مین جو جاتا ہی یا زمین سے جو کچھ نکلتا ہی - جو کچھ آسمان سے گرتا ہی اور جو کچھ آسمان پر چڑھتا ہی - ان سب کی اللہ کو خبر ہی + وہی مہربان بخشنے والا ہی + کفار کہتے ہین ”ہم کو قیامت نہ آئے گی“ اے محمد! تو کہہ ”ہان! قسم ہی میرے رب کی وہ ضرور آئے گی + وہ غیب کا جاننے والا ہی - ذرہ برابر بھی کوئی شی آسمانون اور زمین مین اُس سے پوشیدہ نہین ہی + ذرّے سے چھوٹی اور ذرّے سے بڑی جتنی چیزین ہین سب کتاب واضح (لوح محفوظ) مین لکھی ہوئی ہین + قیامت ضرور آئے گی تاکہ مومنین نیکوکار کو اللہ اُن کے اعمال کا بدلہ دے + انھین لوگون کے لیے بخشش ہی اور بڑا رزق ہی + جو لوگ ہماری آیتون کے ابطال مین مخاصمانہ کوششین کرتے ہین انکے لیے عذاب دردناک کی سزا ہی + اے محمد! جو لوگ صاحب علم اور منصف مزاج ہین وہ جانتے ہین کہ جو کتاب (قرآن) تیرے رب کی طرف سے تجھ پر اُتری ہی وہ برحق ہی اور اللہ کا راستہ بتاتی ہی جو غالب اور سزاوار حمد ہی + کفار بطور استہزا باہم کہتے ہین ”کہو تو ہم تمھین ایسے آدمی کے پاس لے چلین جو تمھین یہ بتلائے گا کہ تم مرنے کے بعد جب بالکل ریزے ریزے ہو جاؤ گے تو پھر از سر نو پیدا کیے جاؤ گے - اللہ پر یا تو وہ جھوٹ باندھتا ہی یا وہ مجنون ہی“ + ایسا نہین ہی - بلکہ آخرت پر ایمان نہ لانے والے خود عذاب اور گمراہی بعید مین مبتلا ہین + یہ دیکھتے نہین کہ ان کے آگے اور ان کے پیچھے آسمان ہی اور زمین ہی ہم چاہین تو انھین زمین مین

قیامت

لوح محفوظ

کفار

---

۵۱ ملک سبا کا اس مین ذکر ہی +

دھنسا دین یا کوئی ٹکڑا آسمان کا ان پر گرا دین - ہر ایک بندے کے لیے جو اللہ کی طرف رجوع ہو اس مین عبرت ہی +

حضرت داؤدؑ

ع ہم نے داؤد کو اپنی طرف سے کئی قسم کے فضل دیے تھے + ہم نے پہاڑون کو حکم دیا تھا "اے پہاڑو! داؤد کے ساتھ تسبیح کرو" اور چڑیون کو اُنکا مسخر کر دیا اور لوہے کو اُسکے لیے نرم کر دیا اور داؤد سے کہا " زرہین بنا - اور اُن کے حلقون کے بنانے مین اندازہ کر" اور اُسکے خاندان والون سے کہا " تم لوگ ان عطیات کے شکر مین اعمال نیک کیا کرو مین تمھارے اعمال دیکھتا ہون

حضرت سلیمانؑ

اور ہوا کو سلیمان کا ہم نے مطیع کر دیا تھا کہ اُس کی صبح کی منزل ایک مہینے کی راہ ہوتی تھی اور اُس کی شام کی منزل ایک مہینے کی راہ ہوتی تھی + ہم نے اُس کے لیے تانبے کا ایک چشمہ بھی جاری کر دیا تھا اور اُس کے سامنے اُس کے رب کے حکم سے جن کام کرتے تھے + اور ہم نے کہدیا تھا کہ ان مین سے جو کوئی ہمارے حکم سے سرتابی کرے گا اُسے سوزندہ عذاب کا ہم مزہ چکھائین گے + سلیمان کے لیے جیسا وہ چاہتا تھا جن محرابین اور مورتین بناتے تھے اور حوض کی سی لگن بناتے تھے - اور ایسی دیگین بناتے تھے جو جگہ سے ہل نہ سکتین "اے آل داؤد! شکر کرو" میرے بندون مین شکر کرنے والے کم ہین + جب ہم نے سلیمان پر موت کا حکم بھیجا تو

وفات حضرت سلیمانؑ

جنون کو اُس کی موت کا پتہ دیمک نے بتایا جو اُس کا عصا کھاتی تھی + جب سلیمان گر پڑا تو جن سمجھے[۵۱] کہ اگر ہم غیب جانتے ہوتے تو ذلت کی مصیبت مین نہ رہتے + سبا[۵۲] کے لوگون کے لیے اُنکے

ملک سبا

گھرون مین قدرت الٰہی کی نشانی تھی - دو باغ تھے ایک داہنی جانب اور ایک بائین جانب + ان لوگون کو ہمارا حکم تھا کہ " اپنے رب کی روزی کھاؤ اور اُس کا (ہمارا) شکر کرو - دنیا مین تمھارے لیے ایسا عمدہ شہر ہی اور آخرت مین بخشنے والا رب ہی" انھون نے ہمارے حکم کی پروا نہ کی تو ہم نے اُن پر سیلاب سخت بھیجا اور اُن کے دونون باغون کے بدلے مین دو باغ ایسے دیے

[۵۱] مفسرون نے لکھا ہی کہ حضرت سلیمانؑ نے جنات سے مسجد بیت المقدس تیار کرائی تھی + تھوڑا سا کام باقی تھا کہ حضرت سلیمانؑ کی موت کا وقت آگیا + حضرت سلیمانؑ ایک شیشہ کے مکان مین عصا ٹیک کر کھڑے ہوگئے - جنات سمجھے کہ آپ مشغول یاد الٰہی ہین کیونکہ آپ اسی طرح یاد الٰہی کیا کرتے تھے - عرصہ تک یہی حالت رہی اور تعمیر کا کام بھی جاری رہا + دیمک نے عصا سے حضرت سلیمان کو کمزور کر دیا وہ ٹوٹا اور حضرت سلیمانؑ گر پڑے اُسوقت جنات کو آپ کے مرنے کی خبر معلوم ہوئی اور بیگار سے مہلت پائی + واللہ اعلم بالصواب اس سے یہ نتیجہ نکالا کہ جنات بھی غیب دان نہین ہوتے + [۵۲] ملکہ سبا بلقیس کا ذکر سورۂ نمل ۲۷ رکوع ۲ و ۳ مین ہی + ملک سبا بہت آباد تھا ملک شام تک سلسلۂ آبادی چلا گیا تھا - آخر جب اُن کا تعیش بڑھ گیا اور اپنے پیغمبرون کا کہنا اُنھون نے نہ مانا تو ملک مین سیلاب آیا اور تمام ملک برباد ہو گیا +

کہ اُن کے پھل بدمزہ تھے اور اُن مین جھاؤ ہوتا تھا اور کچھ تھوڑے بیر ہوتے تھے؛ یہ اُن کے کفر کا
بدلہ تھا اور ہم ناشکرون ہی کو ایسا بدلہ دیتے ہین + ہم نے اہل سبا کی بستیون اور ملک شام کے
اُن دیہات کے درمیان جن کی پیداوار مین ہم نے برکت دے رکھی تھی بہت سے گانون جو قریب
قریب نظر آتے تھے آباد کر رکھے تھے اور اُن مین منزلین مقرر کر دی تھین* اور کہدیا تھا کہ اُن مین
رات دن بیخوف چلتے پھرتے رہو + وہ کہنے لگے کہ ہمارے پروردگار ہماری منزلین دور دور
کر دے۔ اُنھون نے ہماری نعمتون کی ناقدری کرکے اپنے آپ پر ظلم کیا تو ہم نے بھی اُن کو مٹا کر اُن کا
فسانہ بنا دیا اور اُنھین ریزہ ریزہ کر دیا + صبر اور شکر کرنے والون کے لیے اس واقعہ مین بڑی
عبرتین ہین + ابلیس نے جو یہ گمان کیا تھا کہ اہل سبا اُس کا ساتھ دین گے تو اُس نے اُسے
سچ کر دکھایا اور اہل سبا اُس کے تابع ہو گئے۔ مگر ایک گروہ مومنین کا اُس کا تابع نہوا + اہل سبا پر
شیطان کو غلبہ صرف اس لیے ہوا کہ اس ذریعہ سے ہمین معلوم ہو جائے کہ آخرت پر کون ایمان رکھتا
ہے اور کون اُس پر شک رکھتا ہے + اے محمد! تیرا رب ہر شے پر نگہبان ہے +

ع ۳ اے محمد! تو اِن لوگون سے کہہ "اللہ کے سوا تم جن فرشتون کا زعم ہے اُنھین بلاؤ۔ کفار
اُن کا اختیار ذرا بھی آسمانون اور زمین مین نہین ہے اور نہ آسمانون اور زمین کے بنانے مین
اُن کی شرکت ہے اور نہ کوئی اُن مین سے اللہ کا مددگار ہے + کسی کی سفارش کسی کو اللہ کے پاس
بے حکم اللہ کے نفع نہ دے گی یہان تک کہ فرشتے بھی نزول حکم الٰہی کے وقت گھبرا جاتے ہین اور
جب اُن کے دلون کا خوف دور ہوتا ہے تو وہ باہم پوچھتے ہین کہ "تمھارے رب نے کیا کہا ہے؟"
اس پر مقرب فرشتے کہتے ہین "اللہ نے وہی کہا جو حق تھا۔ وہ برتر اور بزرگ ہے" + اے محمد! تو
اِن لوگون سے پوچھ "کون تمھین آسمانون اور زمین مین روزی دیتا ہے؟" تو ہی جواب بھی دیدے
"اللہ ہی روزی دیتا ہے" اور کہہ "ہم مین اور تم مین سے ایک فریق راہ راست پر ہے یا صریح
گمراہی مین ہے" + اے محمد! تو اِن لوگون سے یہ بھی کہہ "ہمارے جرم کی پرسش تم سے نہ ہوگی اور
نہ تمھارے اعمال کی پرسش ہم سے ہوگی" + اور اِن سے تو یہ بھی کہہ "ہمارا رب ہم کو قیامت
کے دن جمع کرے گا اور پھر ہم مین اور تم مین ٹھیک ٹھیک فیصلہ کر دے گا + وہ بڑا ٹھیک فیصلہ

سلہ مذاہب شرکیہ کی چار صورتین ہین (۱) آسمانون کی حکومت زمینیون پر ہے (۲) زمین والون کی خلقت عالم علوی کے واسطہ
سے ہے (۳) ملائکہ دنیا مین متصرف اور مؤثر ہین (۴) ملائکہ بتون کی صورتون مین ہین اور شفاعت یا سفارش گنہگارون کی
کرین گے + اس آیت مین ان تمام مذاہب کی تکذیب کی گئی ہے +

کرنے والا اور جاننے والا ہی"+ اے محمدؐ! تو ان سے کہہ "مجھے انھین دکھاؤ جنھین تم اللہ کا شریک ٹھہراکر اللہ کے ساتھ ملاتے ہو؟ - کچھ نہین - بلکہ اللہ غالب حکمت والا ہی"+ اے محمدؐ! ہم نے تجھے صرف تمام آدمیون کو خوشی اور ڈر سنانے کو بھیجا ہی - لیکن اکثر آدمی نہین سمجھتے+ مسلمانون سے کفار پوچھتے ہین "تم سچے ہو تو بتاؤ وعدۂ قیامت کب پورا ہوگا؟" اے محمدؐ! تو ان سے کہدے "تمھارے وعدے کا وہ دن ہی جس سے تم ایک ساعت کے لیے بھی نہ پیچھے رہ سکتے ہو اور نہ آگے بڑھ سکتے ہو+

ع ۴ کفار کہتے ہین "ہم نہ اس قرآن پر ایمان لائین گے اور نہ اُس کتاب پر ایمان لائین گے جو اس کے پہلے سے ہی+ اے محمدؐ! کاش تو دیکھتا کہ قیامت کے دن یہ ظالم اپنے رب کے سامنے کھڑے ہین - اور ایک دوسرے پر اعتراض کر رہا ہی - کمزور زبردستون سے کہہ رہے ہین "اگر تم دنیا مین نہ ہوتے تو ہم ضرور ایمان لائے ہوتے" زبردست کمزور سے کہہ رہا ہی "کیا ہم نے تمھین اس ہدایت سے جو تمھارے پاس آئی تھی روک دیا تھا؟ - ہرگز نہین - بلکہ تم خود گنہگار تھے" کمزور زبردستون سے کہہ رہے ہین "تمھاری رات دن کی حیلہ گری نے ہمین روک رکھا تھا جب کہ تم ہم سے کہتے تھے کہ ہم کفر کرین اللہ سے اور اُس کے لیے شرک ٹھہرائین+ عذاب دیکھکر وہ سب اظہار ندامت کرین گے+ اور کفار کی گردنون مین ہم زنجیر ڈلوا دین گے+ انھین عوض نہ ملے گا مگر اپنے اعمال کا+ ہم نے جس بستی مین پیغمبر ڈرانے کے لیے بھیجے وہان کے امرا نے ان سے یہی کہا کہ ہم تمہارے احکام رسالت نہین مانتے+ اسی طرح یہ کفار بھی مسلمانون سے کہتے ہین "مال اور اولاد ہمارے پاس زیادہ ہی - ہم پر عذاب نہ ہوگا"+ اے محمدؐ! تو کہہ "میرا پروردگار جس پر چاہتا ہی رزق کو کشادہ اور کم کرتا ہی مگر اکثر آدمی مصالح تقسیم رزق سے واقف نہین ہین+

قیامت

مصالح تقسیم رزق

نصیحت

ع ۵ لوگو! تمھارے اموال اور اولاد ایسے نہین ہین کہ ہمارے پاس تمھین مقرب کردین مگر مؤمنین نیکوکار کے اعمال کا دوہرا عوض آخرت مین ہی اور وہ بہشت کے بالاخانون مین چین کرین گے+ اور جو لوگ ہماری آیتون کی مخالفت مین کوشان ہین وہ عذاب مین رکھے جائینگے اے محمدؐ! تو ان لوگون سے کہہ "میرا رب اپنے بندون مین سے جس پر چاہتا ہی رزق کشادہ اور تنگ کرتا ہی+ اور تم جو شی خرچ کروگے اُس کا عوض وہ تمھین دے گا - وہ بہتر رزق دینے والا ہی"+ لوگو! اُس دن کا خیال رکھو جب اللہ سب کو جمع کرے گا اور پھر ملائکہ سے پوچھے گا - "کیا یہی لوگ تمھاری پرستش کرتے تھے؟"+ فرشتے کہین گے "تو پاک ہی ہمین تجھ سے سروکار ہی

نہ کہ ان سے۔ ہمین نہین بلکہ جنون کو یہ لوگ پوجتے تھے اور اُنھین پر ان مین سے اکثر لوگ ایمان لائے ہوے تھے" + ارشاد الٰہی ہوگا "آج تم مین سے کوئی کسی کو نفع یا نقصان نہین پہونچا سکتا" + اور ظالمون سے ہم کہین گے کہ "جس آگ کو تم جھٹلاتے تھے اُس کے عذاب کا مزہ چکھو" + ان کفار کو جب ہماری کھلی ہوئی آیتین سُنائی جاتی ہین تو یہ باہم کہتے ہین "یہی پیغمبری کا مدعی ایک ایسا شخص ہے کہ تم کو تمھارے باپ دادا کے معبودون سے روکتا ہے" اور قرآن کی نسبت یہ کہتے ہین "یہ قرآن محض افترا پردازی ہے" + یہ کفار یکا امر حق کی نسبت جب وہ ان کے سامنے پیش کیا جاتا ہے کہتے ہین "یہ صریح جادو ہے" + اے محمدؐ! ہم نے تیرے قبل نہ کوئی کتاب[۱۵] ان کفار کے پاس پڑھنے کو بھیجی تھی اور نہ کوئی ڈرانے والا پیغمبر بھیجا تھا۔ پھر بھی یہ تیرے منکر ہین + ان کے پہلے جو پیغمبرون کے جھٹلانے والے گزرے ہین اُن کا دسوان حصہ بھی تو نعمت ان کے پاس نہین ہے۔ انھون نے باوجود نعمتون کے جھٹلایا تھا تو پھر میری ناخوشی بھی اُن کے حق مین کیسی ہوئی +

نصیحت

۴ع اے محمدؐ! تو ان لوگون سے کہہ "مین تمھین صرف ایک نصیحت کرتا ہون وہ یہ کہ اللہ کے لیے تم لوگ دو دو یا ایک ایک الگ الگ کھڑے ہو کر سوچو۔ تمھارے رفیق (یعنی مجھ) کو جنون نہین ہے۔ وہ عذاب سخت سے جو تمھارے سامنے ہے تمھین صرف ڈراتا ہے" + اے محمدؐ! تو ان لوگون سے کہہ "مین نے تم سے کوئی اُجرت تبلیغ رسالت کی مانگی ہو تو وہ تم ہی لے لو + میری اُجرت تو اللہ کے ذمے ہے۔ وہ ہر شی کا شاہد حال ہے + تو یہ بھی کہہ "میرا رب امر حق ظاہر کرتا ہے۔ غیب کا وہ جاننے والا ہے" + تو کہہ "دین حق آگیا۔ دین باطل سے نہ اب کام چلتا ہے اور نہ آگے چلے گا" + تو کہہ "اگر مین گمراہ ہون تو اپنے لیے گمراہ ہون۔ اور اگر راہ راست پر ہون تو اس قرآن کی وجہ سے ہون جو میرا رب مجھ پر وحی کرتا ہے + بیشک وہ بندون کی فریاد سنتا ہے اور فریاد کرنے والون کے قریب ہے" + اے محمدؐ! کاش تو وہ حالت دیکھے جب قیامت مین یہ لوگ گھبرائے ہوے پھرین گے اور بھاگ نہ سکین گے اور قریب ہی پکڑ لیے جائین گے۔ اور کہنے لگین گے "ہم پیغمبر پر ایمان لاتے ہین" + لیکن اتنی دور سے وہ کہان ایمان لانے کے لیے

---

[۱۵] یعنی اہل کتاب اگر تجھے نہ مانین تو وہ یہ کہہ سکتے ہین کہ ہمارے پاس جو کتاب آسمانی ہے اور جس پیغمبر کے ذریعے سے آئی ہے ہم اُسے چھوڑ کر دوسری کتاب اور دوسرا پیغمبر کیون مانین؟ لیکن کفار کے لیے کیا وجہ ہے جو تجھ سے ضد رکھتے ہین؟ +

آنے پائینگے۔ پہلے تو یہ اُس سے کفر کرتے تھے اور بے دیکھے بھالے دور ہی سے اٹکل کی باتین کرتے تھے۔ اب اِن مین اور ان کے توقعات مین روک قائم ہو جائے گی + ایسا ہی سلوک اِن کے ہمجنسون کے ساتھ بھی کیا گیا جو ان کے پہلے کفر کر چکے تھے + وہ بھی مثل انکے شک در شک مین تھے +

سورۂ ملائکہ (فاطر) ۳۵

(مکی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قدرت الٰہی

ع ۱ سب تعریف اللہ کی ہو جس نے تمام آسمان اور زمین بنائے اور فرشتون کو اپنا ایلچی بنایا جن کے بازو دُو دُو تین تین چار چار ہین۔ وہ جو چاہتا ہی خلقت مین اضافہ کرتا ہی + بیشک اللہ ہر چیز پر قادر ہی + اللہ آدمیون کے لیے اپنی رحمت کھولتا ہی تو کوئی اُسے روک نہین سکتا اور اپنی رحمت روک لیتا ہی تو پھر اُس کے بعد کوئی اُسے جاری نہین کر سکتا اور وہ غالب حکمت والا ہی + لوگو! جو تم پر اللہ کے احسان ہین اُنھین یاد کرو + اللہ کے سوا بھلا کوئی اور خالق ہی جو تم کو آسمان و زمین سے روزی دے؟ اُس کے سوا کوئی معبود نہین ہی۔ پھر کدھر بہکے ہوے چلے جاتے ہو؟ اے محمدؐ! اگر لوگ تجھے جھٹلاتے ہین تو تجھ سے پہلے بھی

نصیحت

پیغمبر جھٹلائے گئے تھے + بالآخر اللہ کے سامنے سب باتین پیش کی جائینگی + لوگو! اگر اللہ کا وعدۂ قیامت سچا ہی۔ تو ایسا نہو کہ تمھین دنیاوی زندگی فریب مین ڈالے رہے! اور ایسا نہو کہ فریب دینے والا (شیطان) تمھین اللہ کے بارے مین دھوکا دے + شیطان بیشک تمھارا دشمن ہی۔ تم اسے دشمن سمجھو + وہ اپنے گروہ کو دوزخیون مین شامل ہونے کے لیے بلاتا ہی + کفار پر سخت عذاب ہوگا + اور مومنین نیکوکار کے گناہون کی بخشش ہوگی اور نیک اعمال کی بڑی مزدوری ملے گی +

نصیحت

ع ۲ کیا وہ شخص جسے اپنے بُرے کام اچھے نظر آئین اور وہ اُسے اچھا سمجھے برابر ہو سکتا ہی

۱؎ اس سورۃ مین ملائکہ (فرشتون) کا ذکر ہی۔ اسکا نام سورۂ فاطر بھی ہی اسلیے کہ اللہ کے فاطر (خالق) ہونے کی عمدہ دلیلین اسمین مذکور ہین۔

اُس کے جو ایسا نہو + اللہ جسے چاہتا ہی گمراہی مین چھوڑ دیتا ہی اور جسے چاہتا ہو راہ راست دکھاتا ہو + اے محمد! اِن لوگون کے حال پر حسرت کرنے سے کہین تیری جان جاتی نہ رہے - اللہ اِن کے اعمال سے ضرور واقف ہی + اللہ وہی ہی جو ہوائین بھیجتا ہی پھر ہوائین ابر کو اٹھاتی ہین اور بدلی کو ہم مُردہ شہر کی طرف ہانکتے ہین اور زمین مُردہ کو اُس سے جلاتے ہین + اسی طرح لوگون کو قیامت مین جی اُٹھنا ہوگا + کوئی عزت چاہے تو اللہ والا بنے کیونکہ اللہ ہی کے لیے ہر قسم کی عزت ہی + اُسی کی طرف کلمات طیبہ (اچھی باتین) صعود کرتے ہین اور وہی نیک عمل کو بلند کرتا ہی + اور اے محمد! جو تیری ایذا دہی کے لیے بُری تدبیرین کرتے ہین اُن پر عذاب سخت ہوگا اور اُن کی تدبیرین باطل ہوجائین گی + لوگو! اللہ نے تمھین مٹی سے اور پھر نطفے سے پیدا کیا پھر تمھین جوڑے جوڑے بنایا۔ اور کوئی مادہ بے اُس کے علم اور اذن کے نہ حمل قبول کرتی ہی اور نہ بچہ جنتی ہی + نہ کسی شخص کی عمر زیادہ کی جاتی ہو اور نہ کسی کی عمر کم کی جاتی ہی - مگر کتاب (لوح محفوظ) مین یہ درج ہی + یہ سب اللہ پر آسان ہی - دو سمندر ایک قسم کے برابر نہین ہوتے ایک میٹھا ہی پیاس بجھانے والا - پینا اُس کا آسان ہی - اور ایک شور اور تلخ ہی + لیکن دونون سے مچھلیان شکار کرکے تازہ گوشت تم کھاتے ہو اور پہننے کے لیے زیور (موتی) نکالتے ہو + اے مخاطب! تو دیکھتا ہی کہ کشتی اُس مین پانی کو پھاڑتی ہوئی چلی جاتی ہی تاکہ تم اُس کا فضل (تجارت کے فائدے) ڈھونڈھو اور تاکہ تم اُس کا شکر کرو + وہ رات کو دن مین اور دن کو رات مین داخل کرتا ہی - سورج اور چاند اُس نے مسخر کر رکھے ہین - یہ دونون اوقات معینہ پر چلتے ہین - یہی اللہ تمھارا رب ہی - اُسی کی بادشاہت ہی اور اُس کے سوا جنھین تم پکارتے ہو وہ ادنی چیز کے بھی مالک نہین ہین + انھین تم بلاؤ تو وہ تمھاری پکار سُن نہین سکتے اور سُنین بھی تو تمھاری فریادرسی نہین کرسکتے + بروز قیامت وہ تمھارے شرک کا انکار کرینگے + اے مخاطب! اللہ کے سے واقف حال کی طرح کوئی دوسرا تجھے حقیقت اشیا بتا نہین سکتا +

ع لوگو! تم اللہ کے محتاج ہو - اور اللہ بے پروا ہی اور تعریف کیا گیا ہی + اللہ چاہے تو تم سب کو معدوم کردے اور نئی مخلوق پیدا کرے - اللہ کے لیے یہ دشوار نہین ہی + کوئی کسی کا بار گناہ قیامت مین نہ اُٹھائیگا اور اگر کوئی بوجھل کسی دوسرے کو گو وہ رشتہ دار ہی کیون نہ ہو اپنا بوجھ اُٹھانے کے لیے بلائے گا جب بھی اُس کا بوجھ کوئی ذرا بھی نہ اُٹھائے گا + اے محمد!

حاشیہ: کلمۂ طیبہ — بحری تجارت — قیامت

۵ مثلا سبحان اللہ ولا الہ الا اللہ و اللہ اکبر کہنا یا اچھے کام کرنے +

تو اُنہین لوگون کو ڈرا سکتا ہی جو بے دیکھے اپنے رب سے ڈرتے ہین اور نماز پڑھتے ہین ۱۸ اور اعمال حسنہ سے جو طہارت حاصل کرتا ہی اپنی ذات کے لیے حاصل کرتا ہی + اللہ کی طرف سب کی بازگشت ہی + اندھے اور آنکھون والے برابر نہین ہو سکتے۔ نہ تاریکی اور روشنی برابر ہو سکتی ہی۔ اور نہ سایہ اور دھوپ برابر ہو سکتی ہی + زندے اور مُردے بھی برابر نہین ہو سکتے ۱۸ اللہ جسے چاہتا ہی سننے کی توفیق دیتا ہی + اے محمدؐ! تو اہل قبور کو تو نہین سُنا سکتا ۱۵ + تو محض عذاب الٰہی سے ڈرانے والا ہی + اے محمدؐ! ہم نے تجھے خوشخبری سُنانے اور ڈرانے کے لیے برحق بھیجا ہی کوئی امت ایسی نہین ہوئی جس مین ڈرانے والا نہ گذرا ہو + اے محمدؐ! اگر لوگ تجھے جھٹلاتے ہین تو کیا مضائقہ ہی؟ ان سے پہلے بھی جو لوگ گذرے ہین اُنھون نے بھی اپنے پیغمبرون کو جھٹلایا تھا + اُن کے پاس اُن کے پیغمبر دلائل (معجزے) صحائف اور کتاب روشن لیکر آئے تھے + پھر ہم نے کافرون کو گرفتار عذاب کیا۔ پھر ہماری ناخوشی اُن کے حق مین کیسی زبون ہوئی +

ع ۴ اے مخاطب! تو نہین دیکھتا کہ اللہ نے آسمان سے پانی برسایا۔ پھر ہم نے اُس سے رنگ رنگ کے پھل پیدا کیے ہین + پہاڑون مین بھی مختلف رنگون کے طبقات ہین۔ سفید سُرخ اور نہایت سیاہ + اسی طرح آدمی۔ جانور اور چارپایے بھی مختلف رنگون کے ہوتے ہین + اللہ سے تو اُس کے وہی بندے ڈرتے ہین جو علم رکھتے ہین۔ بیشک اللہ غالب اور بخشنے والا ہی + جو لوگ اللہ کی کتاب پڑھتے ہین۔ نماز پڑھتے ہین اور جو کچھ ہم نے اُنھین دیا ہی اُسے وہ چھپاکر یا دکھاکر خرچ کرتے ہین۔ وہ امیدوار ہین ایسی تجارت کے جس مین کبھی نقصان نہوگا۔ کیونکہ اللہ اُن کی اُجرت پوری دے گا۔ بلکہ اپنے فضل سے کچھ زیادہ دے گا + وہ بخشنے والا قدردان ہی + اے محمدؐ! یہ کتاب (قرآن) جو تیری طرف ہم نے وحی کے ذریعہ سے بھیجی ہی برحق ہی اور جو کتابین اس کے پہلے کی ہین اُن کی بھی یہ تصدیق کرتی ہی + اللہ اپنے بندون سے خبردار اور اُن کا دیکھنے والا ہی + پھر اپنے برگزیدہ بندون (مسلمانون) کو ہم نے اس کتاب کا وارث ٹھہرایا ہی اور ان مین سے بعض تو عمل نہ کرکے اپنی جانون پر ظلم کر رہے ہین اور بعض میانہ رو ہین اور ان مین بعض ایسے بھی ہین جو اللہ کے حکم سے نیکیون مین دوسرون پر سبقت لے جانے والے ہین + یہ تو بڑا فضل ہی + ان کے لیے ہمیشہ رہنے کے

نصیحت
امم سابقہ
قدرت الٰہی
سخاوت
بندگان صالح
بہشت

۱۵ کفار مُردون کے حکم مین ہین تیری نصیحت وہ نہین سنتے +

باغ ہین جن مین یہ داخل ہون گے۔ سونے کے کنگن اور موتی کے زیور وہان انکو پہنائے جائین گے۔ اور اُن کی پوشاک وہان ریشمی ہوگی ✦ یہ کہین گے " شکر ہو اللہ کا جس نے ہمارا ملال رفع کر دیا ✦ ہمارا رب بیشک غفور اور قدر دان ہی ✦ اُس نے ہم کو دار المقام (جنت) مین اپنے فضل سے داخل کیا۔ نہ ہم کو یہان کوئی تکلیف ہی اور نہ تکان ہی" ✦ کافرون کے لیے دوزخ کی آگ تیار ہی۔ نہ اُن کو یہ حکم ہوگا کہ مرین اور نہ عذاب دوزخ اُن پر سے کم کیا جائیگا

دوزخ

ناشکرون کو ہم ایسی ہی سزا دیتے ہین ✦ وہ اُس مین فریاد کرین گے " اے رب ہمکو نکال۔ ہم اچھے کام کرین گے نہ ایسا جیسا ہم کرتے رہے تھے" ✦ اُن سے کہا جائے گا "کیا ہم نے تم کو عمرین نہ دی تھین کہ اُس مین سوچنے والا سوچ سکتا ✦ اور ڈرانے والا رسول بھی تو تمھارے پاس گیا تھا۔ اب تم اپنے اعمال کے مزے چکھو۔ ظالمون کا کوئی مددگار نہین ہوتا" ✦

نصیحت

ع ۵ بیشک اللہ آسمانون اور زمین کے چھپے ہوے اسرار جانتا ہی اور وہ دلون کی باتین بھی جانتا ہی ✦ اُسی نے تم کو زمین مین خلیفہ بنا لیا ✦ جو کفر کرے گا اُسی پر اُس کے کفر کا وبال پڑے گا ✦ کافرون کے کفر سے اللہ کی ناخوشی ہی بڑھتی ہی۔ کافرون کو اُن کے کفر نے محض خسارہ مین رکھا ہی ✦ اے محمدؐ! تو ان مشرکین سے کہہ "ورتم نے دیکھا اپنے شرکاء کو جنھین تم اللہ کے سوا پکارتے ہو؟۔ مجھے دکھاؤ کہ انھون نے کونسی زمین پیدا کی ہی یا آسمانون کے بنانے مین اُن کی کیا شرکت رہی ہی؟" ✦ کیا ہم نے انھین کوئی کتاب دی ہے جس کی سند یہ رکھتے ہین ✦ نہین بلکہ یہ ظالم آپس مین ایک دوسرے کو محض فریب کا وعدہ[۵۱] دیتے ہین ✦ اللہ آسمانون اور زمین کو روکے ہوے ہی کہ کہین یہ ٹل نہ جائین۔ اگر یہ ٹل جائین تو کوئی اُسکے سوا نہین ہی جو انھین روک سکے ✦ اللہ بیشک بردبار بخشنے والا ہی ✦ یہ کے والے تو سخت قسمین اللہ کی کھاتے تھے کہ اگر کوئی ڈرانے والا (پیغمبر) اُن کے پاس آیا تو یہ تمام اُمتون سے زیادہ رو براہ ہو جائین گے ✦ پھر جب ڈرانے والا (محمدؐ) ان کے پاس آیا تو ان کی نفرت ہی مین ترقی ہوئی کہ یہ ملک مین سرکشی اور بُری تدبیرین کرنے لگے ✦ بُری تدبیر بُری تدبیر کرنیوالون ہی پر[۵۲] پڑتی ہی ✦ یہ لوگ اُسی قاعدہ کے منتظر ہین جو اگلون کے ساتھ برتا گیا تھا ✦ اے محمدؐ! اللہ کے قاعدے مین تو تبدل نہ پائے گا ✦ اور نہ اللہ کے قاعدے کو تو کبھی ٹلتا ہوا پائے گا ✦

۵۱ وعدہ سے مراد ہین وہ اُمیدین شفاعت۔ نجات۔ تقرب۔ اور دنیاوی کامیابیون کی جو ایک دوسرے کو بت پرستی پر قائم رکھنے کے لیے دلاتا تھا ✦ ۵۲ چاہ کندہ را چاہ در پیش ✦

کیا ان لوگون نے مُلک کی سیر نہین کی اور نہین دیکھا کہ ان سے پہلے جو لوگ گذرے ہین اُن کا کیسا انجام ہوا - حالانکہ وہ ان سے طاقت مین زیادہ تھے + کوئی چیز آسمانون اور زمین مین ایسی نہین ہی جو اللہ کو عاجز کرسکے - وہ واقف کار اور بڑی قدرت والا ہی + اگر اللہ آدمیون سے اُن کی بداعمالیون کا مواخذہ کرتا تو روے زمین پر وہ کوئی جاندار نہ چھوڑتا - لیکن وہ وقت مقرر (قیامت) تک لوگون کو مہلت دیتا ہی - پھر جب انکا وقت آجائے گا تو ہر ایک اپنے عمل کے مطابق بدلہ پائے گا - اللہ بیشک اپنے بندون پر نگران ہی +

سورۂ یٰسٓ ۳۶

(مکی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ع یٰسٓ - قسم ہی قرآن محکم کی کہ اے محمدؐ! بیشک تو منجملہ اور پیغمبرون کے ہی - اور راہ راست پر ہی + یہ قرآن اللہ غالب اور مہربان کا اُتارا ہوا ہی تاکہ اس کے ذریعہ سے تو ایسے لوگون کو ڈرائے جن کے باپ دادا پہلے کسی پیغمبر کے ذریعہ سے نہین ڈرائے گئے تھے - اور جو دین سے غافل ہین + ان مین سے اکثر پر اللہ کا قول (عذاب) واجب ہو چکا ہی - یہ تو ایمان نہ لائین گے + ہم نے ان کی گردنون مین طوق ڈالدیے ہین جو ان کی ٹھڈیون تک ہین اور ان کے سر اونچے ہو گئے ہین اور انھین راہ نہین سوجھتی + ہم نے ان کے آگے ایک دیوار کھڑی کردی ہی اور ایک دیوار ان کے پیچھے کھڑی کردی ہی اور اوپر سے انھین ڈھانک دیا ہی - کہ یہ دیکھ نہین سکتے + اے محمدؐ! تیرا انھین ڈرانا یا نہ ڈرانا ان کے لیے برابر ہی - یہ ایمان نہین لانے کے + تو اُسی شخص کو ڈرا سکتا ہی جو نصیحت سُنے اور رحمٰن (اللہ) سے بے دیکھے

آنحضرت صلعم برحق ہین

لہ کہ انھین ان کے اعمال کی سزا ملتی + اس سورہ کے شروع مین حروف مقطعات یاسین ہین اور اسی نام سے یہ موسوم ہو + اللہ کو ان کے جہنمی ہونے کا علم ہی + اگر کسی کی گردن مین طوق پھنس جائے اور اُس کا سر اونچا ہو جائے تو راستہ نہین دیکھ سکتا یا کسی مکان مین کوئی بند کردیا جائے جب بھی راستہ اسے نظر نہین آئے گا - اللہ کہتا ہی کہ کفار جو دین محمدی اختیار نہین کرتے اسکی وجہ یہ ہو کہ انکے مقدر مین ایسا نہین ہو اللہ نے انھین ایسا کردیا ہو کہ وہ راہ راست نہین دیکھ سکتے + (الاسلام ۵۲) +

ڈرے + جو ایسا کرے اُسے تو گناہون کی بخشش اور بڑے اجر کی بشارت دے + ہم ہی مُردون کو جلائین گے + ہم ہی لکھ لیتے ہین اُن کے اعمال سابقہ کو اور اُن کے آثار[۵۱] کو + اور ہر شی کو کتاب واضح (لوح محفوظ) مین ہم نے قلمبند کر رکھا ہی +

ع ۲ اے محمدؐ! تو اِن[۵۲] لوگون سے ایک گاؤن والون کا حال مثال کے طور پر بیان کر جب اُنکے پاس پیغمبر آئے تھے + جب اُن کی طرف ہم نے دو پیغمبر بھیجے تو لوگون نے اُنھین جھٹلایا پھر ہم نے اُن کی مدد کے لیے ایک تیسرا پیغمبر بھیجا + اُنھون نے کہا "ہم تمھاری طرف بھیجے گئے ہین" + وہ لوگ کہنے لگے "تم بھی ہماری طرح آدمی ہو اور رحمٰن (اللہ) نے کوئی چیز از قسم کتاب نہین اُتاری ہی۔ تم بالکل جھوٹ بولتے ہو" + وہ لوگ بولے "ہمارا رب جانتا ہی۔ ہم تمھاری طرف بیشک بھیجے گئے ہین اور ہمارا کام تو محض صریح پیغام رسانی ہی" + وہ لوگ کہنے لگے "ہم تم کو بدشگونی سمجھتے ہین۔ اگر تم باز نہ آؤگے تو ہم تمھین سنگسار کرین گے اور سخت عذاب مین تمھین گرفتار کرین گے" + اُن پیغمبرون نے کہا "تمھاری بدشگونی تمھارے ہی ساتھ ہی + کیا یہ بُرا لگا کہ ہم نے تمھاری نصیحت کی؟ نہین۔ بلکہ تم حد عبودیت سے بڑھنے والے لوگ ہو" + ایک شخص شہر کے کنارے سے دوڑتا ہوا آیا اور بولا "لوگو! ان رسولون کی پیروی کرو ان کا اتباع کرو۔ کہ یہ تم سے کوئی اُجرت نہین چاہتے یہ راہ راست پر ہین +

تیئسوان[۲۳] پارہ

مجھے کیا جنون ہو گیا ہی کہ مین اُس کی بندگی نہ کرون جس نے مجھے پیدا کیا ہی اور جس کی طرف تم سب کو واپس جانا ہی؟ + کیا اُس اللہ کے سوا مین ایسے دوسرون کو معبود بناؤن کہ رحمٰن (اللہ) نقصان پہونچانا چاہے تو اُن کی سفارش ذرا بھی میرے کام نہ آئے اور نہ وہ مجھے مصیبت سے چھڑا سکین + مین ایسا کرون، تو صریح گمراہ ہو جاؤن + مین تمھارے رب پر ایمان

---

[۵۱] آثار سے وہ افعال انسانی مراد ہین جو انسان کے مرنے پر قائم رہین مثلاً اجرائے علم صدقۂ جاریہ۔ ایذا ایجاد خیر یا ظلم و شر کی ایجاد + [۵۲] یہ سارا رکوع ایک گاؤن والون کے حال مین ہے۔ پہلے اُن کے پاس دو پیغمبر اللہ نے سمجھانے کے لیے بھیجے۔ پھر ایک تیسرا پیغمبر مدد کے لیے آیا + سب نے ان پیغمبرون کی تکذیب کی صرف ایک شخص ایمان لایا تھا جسے سب نے ملکر قتل کر ڈالا۔ بعد ازان اللہ کا غضب نازل ہوا اور سب ہلاک ہو گئے + پیغمبر بمعنی رسول کے معنی ہین ایلچی یا فرستادہ۔ بعض مفسرون نے لکھا ہے کہ یہ تینون شخص حضرت عیسیٰ کے حواریون مین تھے اور دیگر شہر کی طرف حضرت عیسیٰ نے اُنھین بھیجا تھا۔ صرف ایک شخص حبیب نامی ایمان لایا اور پھر عذاب الٰہی نازل ہوا + مفسرون نے شہر اور حاکم شہر کا نام اور اُن حواریون کے نام بھی لکھے ہین مگر قرآن کا مطلب ان سب کے نام نہ معلوم ہونے جب بھی سمجھ مین آجاتا ہی +

لایا ہون۔ میری بات سنو" ❊ لوگون نے اُسنے قتل کیا۔ اور جب وہ مرگیا اور اُس سے کہا گیا۔ "تو جنت مین داخل ہو" تو اُس نے کہا "کاش میری قوم یہ حال جانتی کہ میرے رب نے مجھے بخش دیا اور مجھے بزرگی دی" ❊ اُس کی قوم پر اُس کے بعد ہم نے آسمان سے کوئی لشکر نہین اُتارا نہ ہمکو لشکر اُتارنے کی ضرورت تھی ❊ بس ایک آواز سخت آئی اور وہ سب اُسی دم مرکر رہ گئے ❊ افسوس ہی بندون کے حال پر کہ جب کوئی رسول اُن کے پاس آتا ہی تو وہ اُس سے تمسخر کرتے ہین ❊ کیا یہ اہل مکہ نہین دیکھتے کہ اس سے پہلے ہم نے کتنی اُمتون کو ہلاک کیا ہی اور وہ ان کے پاس واپس نہین آئے ❊ وہ سب ہمارے پاس حاضر ہین ❊

خلاف تناسخ

قدرت الٰہی

ع ۳ زمین مُردہ ان کے سمجھنے کے لیے ہماری ایک نشانی ہی کہ اسے ہم زندہ کرتے ہین اور اس سے دانے پیدا کرتے ہین جسے یہ لوگ کھاتے ہین ❊ زمین مین ہم نے کھجورون اور انگورون کے باغ پیدا کیے ہین اور اُن مین چشمے جاری کیے ہین کہ یہ لوگ باغ کے پھل کھائین ❊ اور یہ پھل ان کے ہاتھون کے بنائے ہوے نہین ہین ❊ کیا یہ شکر نہ کرین گے ؟ ❊ پاک ہی وہ (اللہ) جس نے زمین کی روئیدگی کی قسم سے اور خود ان کی (انسان کی) قسم سے اور اُن مخلوقات کی قسم سے جن [۵۱] کا ان کو علم نہین ہی ہر طرح کی چیزین پیدا کین ❊ ان کے سمجھنے کے لیے رات بھی ایک نشانی ہماری قدرت کی ہی ❊ اس سے ہم دن نکال لیتے ہین تو یہ لوگ اندھیرے مین رہ جاتے ہین ❊ سورج اپنے قرارگاہ پر جاری ہی۔ یہ اللہ کا ٹھہرایا ہوا اندازہ ہی جو غالب اور جاننے والا ہی ❊ چاند کے لیے ہم نے منزلین مقرر کر رکھی ہین۔ یہان تک کہ کھجور کی سوکھی ہوئی ٹہنی کی طرح آخر منازل مین وہ پھر عود کرتا ہی ❊ نہ سورج چاند کو پا سکتا ہی اور نہ رات دن سے پہلے آسکتی ہی ❊ چاند سورج سب اپنے اپنے مدار مین پیرتے ہین ❊ ان کے لیے یہ بھی ایک نشانی ہی کہ ان کی ذریات (آدمیون کی نسل) کو ہم بھری ہوئی کشتیون مین سوار کراتے ہین اور مثل کشتی کے اور بھی چیزین [۵۲] ہم نے ان کے لیے بنائی ہین جن پر یہ سوار ہوتے ہین ❊ اگر ہم چاہین تو انھین ڈبو دین اور کوئی ان کا فریادرس نہو اور نہ یہ بچ سکین

نصیحت

مگر یہ ہماری مہربانی ہی اور ایک وقت تک انھین نفع پہونچانا ہی ❊ جب ان سے کہا جاتا ہی کہ جو آفتین تمھارے آگے آخرت مین اور تمھارے پیچھے دنیا مین ہین اُن سے ڈرتے رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے تو یہ پروا نہین کرتے ❊ کوئی نشانی ان کے رب کی ان کے پاس ایسی نہین

[۵۱] بہت سے مخلوقات ایسے ہین [جن کا] علم انسان کو نہین ہی [۵۲] چھوٹی چھوٹی ڈونگیان ۱۲

آتی کہ جس سے یہ منھ نہ پھیر لیتے ہون ؀ اور جب اِن کفار سے کہا جاتا ہی کہ اللہ نے جو رزق تمھین دیا ہی اُسمین سے خرچ کرو تو کفار مومنون سے کہتے ہین ؏ کیا ہم ایسے لوگون کو کھلائین جنھین تمھارے عقیدے کے مطابق اگر اللہ چاہتا تو خود کھلاتا ۔ تم مرضی الٰہی کے خلاف سفارشی ہو تو تم خود صریح گمراہی مین ہو ؀ کفار مسلمانون سے کہتے ہین ؏ تم سچے ہو تو بتاؤ کہ یہ وعدہ (قیامت) کب آئے گا ؟ ؀ یہ لوگ اسی امر کے منتظر ہین کہ یہ باہم لڑتے جھگڑتے ہون اور صور کی ایک آواز سخت انھین آپکڑے اور پھر یہ نہ وصیت کر سکین گے اور نہ اپنے گھر والون کے پاس جا سکین گے ۔

ع۴ دوبارہ صور پھونکا جائے گا تو لوگ قبرون سے نکل کر اپنے رب کی طرف دوڑین گے اور کہین گے "ہماری خرابی ہو۔ کس نے ہمین ہماری خوابگاہ سے اُٹھایا" ؀ فرشتے کہین گے "یہ وہی قیامت ہی جس کا وعدہ رحمٰن (اللہ) نے کیا تھا اور رسولون نے اُسکی تصدیق کی تھی" ؀ قیامت بس ایک للکار ہوگی اور ایک دم سے سب لوگ ہمارے پاس حاضر کیے جائین گے ؀ اُس دن کسی پر کچھ ظلم نہوگا اور جو کچھ تم دنیا مین کروگے اُسی کا بدلہ دیا جائے گا ؀ اصحاب جنت اُس دن مشاغل عیش مین خوش ہون گے ۔ اور اپنی بیبیون کے ساتھ سایون مین تختون پر تکیہ لگائے ہوئے بیٹھین گے ؀ اُن کے لیے جنت مین میوے ہون گے اور وہ جو کچھ چاہین گے انھین ملے گا ۔ اور پروردگار مہربان کی طرف سے اُن پر سلام کہا جائے گا ؀ ہم گنہگارون سے کہین گے "گنہگارو! آج تم جنتیون سے علحدہ رہو ؀ اے اولاد آدم! کیا مین نے تم پر تاکید نہین کی تھی کہ شیطان کی بندگی نہ کرنا ۔ وہ تمھارا صریح دشمن ہی اور میری بندگی کرنا کہ یہی راہ راست ہی ؀ شیطان نے تم مین سے بہتون کو بہکایا ؀ کیا تمھارے عقل نہ تھی ؟ ؀ یہی وہ جہنم ہی جس کا وعدہ تم سے کیا جاتا تھا ؀ اپنے کفر کے سبب سے آج اس مین داخل ہو" ؀ اُس دن اُن کے مونھون پر ہم مہر کر دین گے ۔ اور اُن کے ہاتھ ہمین بتا دین گے اور اُن کے پاؤن گواہی دین گے کہ وہ دنیا مین کیا کرتے تھے ؀ اگر ہم چاہین تو انھین اندھا بنا دین ۔ پھر یہ راہ چلین گے تو کیونکر دیکھین گے ؟ ؀ اور اگر ہم چاہین تو یہ جہان ہین وہین ہم انھین مسخ کر دین اور پھر یہ چل پھر نہ سکین ؀

ع۵ ہم جس کی عمر بڑھاتے ہین اُسے بناوٹ ۵۱ مین اُلٹا گھٹاتے چلے جاتے ہین ؀ کیا یہ لوگ

قیامت

جنت

دوزخ

دانائی عمر

۵۱ جسطرح بچپن سے جوانی تک تمام انسانی قوتین مضبوط ہوتی جاتی ہین اسی طرح جوانی کے بعد بڑھاپے تک وہ کمزور ہوتی جاتی ہین ؀

شاعری

اتنا بھی نہین سمجھتے؟ ہم نے محمدؐ کو شاعر نہین بنایا ہی اور نہ اُسے شاعری شایان ہی کلام جو یہ سناتا ہی نصیحت ہی - اور قرآن عام فہم ہی کہ اس کے ذریعہ سے یہ زندہ دل لوگون کو ڈرائے اور کافرون پر حجت الٰہی قائم ہو جائے ✦ کیا ان لوگون نے دیکھا نہین کہ ہم نے اپنے ید قدرت سے اِن کے لیے چارپائے بنائے ہین جن کے یہ مالک ہین؟ اور انھین ان کا مطیع بنا دیا ہی بعض پر یہ چڑھتے ہین اور بعض کو کھاتے ہین - اُن سے یہ اور بھی فائدے اُٹھاتے ہین اور پینے کو دودھ پاتے ہین ✦ کیا ان نعمتون کا یہ لوگ شکر نہین کرتے؟ ✦ ان لوگون نے اللہ کے سوا دوسرے معبود اختیار کیے ہین اس خیال سے کہ وہ مدد کرین گے ✦ وہ ان کی مدد نہین کر سکتے ✦ بلکہ وہ بت پرستون کے لشکر قرار پا کر قیامت کے دن جوابدہی کے لیے حاضر کیے جائین گے ✦ اے محمدؐ! تجھے اِن کی باتون سے رنجیدہ نہ ہونا چاہیے - ہم اِن کے افعال مخفی و ظاہر کا علم رکھتے ہین ✦ کیا انسان دیکھتا نہین کہ ہم نے اُسے نطفہ سے پیدا کیا پھر بھی وہ کھلم کھلا جھگڑا کرتا ہی؟ اور ہماری نسبت باتین بناتا ہی اور اپنی خلقت بھول گیا ہی ✦ اور کہتا ہی ”جب آدمی کی ہڈیان گل جائین گی تو انھین کون جلائے گا؟“ ✦ اے محمدؐ! تو کہدے ”جس نے انھین پہلی بار پیدا کیا تھا وہی انھین پھر جلائے گا“ ✦ وہ ہر طرح کا پیدا کرنا جانتا ہی ✦ وہی تمھارے لیے درختان سبز کی رگڑ سے آگ پیدا کرتا ہی جس سے تم اور آگ سُلگاتے ہو ✦ کیا آسمانون اور زمین کا پیدا کرنے والا ان کے سے آدمیون کو دوبارہ پیدا کرنے کی قدرت نہین رکھتا؟ ✦ ہان وہ خلاق دانا ہی ✦ جب وہ کسی شی کا ارادہ کرتا ہی تو اُس کا حکم یہی ہی کہ وہ کہتا ہی ”ہو جا“ اور وہ شی ہو جاتی ہی ✦ پاک ہی وہ ذات جس کے ہاتھ مین ہر شی کی بادشاہت ہی اور اُسی کی طرف تم سب رجوع کروگے ✦

قدرت الٰہی

سورۂ صافات ۳۷ [۵۱]

(مکی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ع قسم ہی غازیون کے اُن لشکرون کی جو دشمنون کے مقابلہ مین صف [۵۲] بصف کھڑے

---

[۵۱] اس سورہ کے شروع مین لفظ والصافات ہی اسلیے صافات نام ہوا [۵۲] بعضون نے ترجمہ مین زائد الفاظ شامل نہین کیے ہین اور وہ کہتے ہین کہ ملائکہ کا یا انسان کا عبادت کے لیے صف بصف کھڑا ہونا ایک امر مہتم بالشان ہی جسکی قسم اللہ کھاتا ہی ✦

ہوتے ہین - پھر گھوڑون کو ڈانٹ کر للکارتے ہین - پھر لڑائی کے بعد ذکر (قرآن) کی تلاوت کرتے ہین "کہ تمھارا معبود ایک ہی + وہی آسمانون اور زمین دونون کی درمیانی چیزون کا پروردگار ہی اور مشارق کا بھی پروردگار ہی" + ہم نے آسمان دنیا کو تارون کے ساتھ زینت دی ہی اور ہر سرکش شیطان سے محفوظ رکھا ہی + ملا اعلی کی باتین شیاطین سن نہین سکتے اور ہر طرف سے اُن پر مار پڑتی ہی وہ مردود ہین اور عذاب دائم اُن کے لیے ہی + مگر ہان اتفاقاً کوئی کچھ اُچک لے بھاگتا ہی تو چمکتا ہوا شعلہ اُس کا پیچھا کرتا ہی + اے محمد! تو ان لوگون سے پوچھ "کیا ان کا پیدا کرنا مشکل ہی یا مذکورۂ بالا چیزون کا جنھین ہم نے بنایا ہی؟" + ہم نے ان بنی آدم کو تو لسدار مٹی سے پیدا کیا ہی + اے محمد! تجھے ان منکرون کے کلام پر حیرت ہی اور یہ تجھ سے تمسخر کرتے ہین + اور جب انھین نصیحت سنائی جاتی ہی تو یہ اُسے قبول نہین کرتے + کوئی نشانی دیکھتے ہین تو اُس سے تمسخر کرتے ہین اور کہتے ہین "یہ صریح جادو ہی + ہم جب مرین گے اور صرف خاک اور ہڈی ہو کر رہ جائین گے - تو کیا ہم پھر اُٹھائے جائین گے اور کیا ہمارے اگلے آبا بھی اُٹھائے جائین گے؟" + اے محمد! تو کہدے "ہان! تم اُٹھائے جاؤ گے اور تم ذلیل ہوگے + قیامت تو ایک للکار ہوگی اور یکایک مُردے زندہ ہو کر دیکھنے لگین گے" منکرین قیامت کہین گے "ہاے ہماری کمبختی - یہی تو دن بدلے کا ہی" + فرشتے کہین گے "یہی وہ فیصلہ کا دن ہی جسے تم دنیا مین جھٹلاتے تھے" +

ملا اعلی

قیامت

ع ہم فرشتون کو حکم دین گے کہ ظالمون کو - اُن کے ساتھیون کو اور اُن کے معبودون کو جو اللہ کے سوا تھے جمع کرو اور دوزخ کی راہ کی طرف انھین لے چلو - ہان ذرا انھین ٹھہراؤ ان سے پوچھنا ہی کہ "تمھین کیا ہوگیا ہی کہ تم ایک دوسرے کی مدد نہین کرتے؟" + وہ کچھ جواب نہ دین گے بلکہ اُس دن فرمانبردار بنے کھڑے رہین گے + اور ایک دوسرے کی طرف پوچھنے کے لیے رُخ کرے گا + کفار اپنے پیشواؤن سے پوچھین گے "کیا تم قسمین کھا کھا کر ہمین بہکاتے نہ تھے؟" + وہ کہین گے "نہین - بلکہ تم خود ہی ایمان نہین لائے تھے + ہمارا تم پر کچھ زور نہ تھا + بلکہ تم خود سرکش لوگ تھے + ہمارے رب کا قول عذاب ہمارے حق مین سچا ہوا اور ہم کو عذاب چکھنا ہی - ہم نے تم کو بہکایا مگر جبر نہین کیا - ہم خود بہکے ہوئے تھے" +

دوزخ

سلہ وہ مقامات جہان سے سورج مختلف وقتون مین نکلتا ہی ۱۲ سلہ دیکھو سورۂ حجر ع ۲ رکوع سلہ [illegible] یا یہ بھی ترجمہ کیا گیا ہی "تم ہمین مجبور کرتے تھے" ۱۲

الغرض وہ سب اُس دن عذاب میں شریک ہونگے ✦ ہم گنہگاروں کے ساتھ ایسا ہی کرتے ہیں ✦ جب ان سے لا الٰہ الا اللہ کہا جاتا تھا تو یہ غرور کرتے تھے اور کہتے تھے کہ کیا ہم ایک دیوانے شاعر کے کہنے سے اپنے معبود چھوڑ دیں ✦ ہمارا یہ رسول ایسا نہیں ہی بلکہ یہ ٹھیک بات لایا ہی۔ اور اگلے پیغمبروں کی تصدیق کرتا ہی ✦ لوگو! تم بیشک دردناک عذاب کے مزے چکھوگے اور تمھارے اعمال ہی کا تمھیں بدلہ دیا جائے گا ✦ ہاں اللہ کے خاص بندے رزق معلوم پائینگے۔ میوے کھائینگے اور عزت سے آرام کے باغوں میں رہینگے۔ آمنے سامنے تختوں پر بیٹھینگے۔ شراب کے پیالے ان میں گردش کرینگے جو دیکھنے میں سفید پینے میں بامزہ نہ اُس میں خمار ہوگا نہ اُس سے اُن کی عقلیں زائل ہونگی ✦ اُن کے پاس نیچی نظر اور بڑی آنکھ والی حوریں بیٹھی ہونگی گویا وہ بیضۂ مکنون[۵۱] ہیں ✦ جنتیوں میں سے ایک دوسرے کی طرف منھ کرکے پوچھے گا۔ اُن میں سے ایک کہنے والا کہے گا کہ ایک ساتھی میرا دنیا میں تھا جو مجھ سے کہتا تھا "کیا تو تصدیق کرتا ہی کہ جب ہم مرجائینگے اور ہڈی اور مٹی ہوجائینگے تو پھر ہم کو جزا اور سزا دیجائے گی"؟ ✦ پھر وہ دوسرے ساتھیوں سے کہے گا میں تو اُس ساتھی کو دیکھنا چاہتا ہوں کیا تم بھی جھانک کر دیکھنا چاہتے ہو؟ پھر وہ جھانکے گا تو جہنم کے بیچ میں اپنے اُس ساتھی کو دیکھے گا اور کہے گا "قسم ہی اللہ کی۔ تو قریب تھا کہ مجھے ہلاک کردیتا۔ اور اگر میرے رب کا فضل نہ ہوتا تو میں بھی دوزخ میں ڈالا جاتا ✦ کیا ہم جنتیوں کا یہ حال نہیں ہی کہ اب ہمیں مرنا نہیں ہی۔ پہلی بار جو ہمکو مرنا تھا مرچکے۔ اور نہ ہم مبتلائے عذاب ہیں ✦ بیشک یہ بڑی کامیابی ہی" لوگوں کو چاہیے کہ ایسی ہی کامیابی حاصل کرنے کے لیے عمل کریں ✦ بھلا یہ ضیافت بہتر ہی یا درخت زقوم (تھوہر)؟ ✦ ہم نے درخت زقوم کو ظالموں کے ایمان کی آزمائش[۵۲] قرار دیا ہی ✦ یہ ایک درخت ہی جو دوزخ کی جڑ میں اُگتا ہی۔ اس کے خوشے گویا شیطان کے سر[۵۳] ہیں ✦ دوزخی اسے کھائینگے اور اس سے پیٹ بھرینگے ✦ پھر اس کے اوپر سے اُنھیں کھولتا ہوا پانی پیپ وغیرہ ملا ہوا پلایا جائے گا۔ پھر دوزخ کی طرف وہ پھیرے جائینگے ✦ اے محمد! بیشک ان کفار کے

جنت

عذاب دوزخ

---

[۵۱] بیضۂ مکنون کے معنی ہیں "چھپا ہوا انڈا"۔ حوروں کے چہروں کی رنگت سرخی اور زردی مائل بیان کی گئی ہی۔ ہندوستان میں بھی سنہرا رنگ عورتوں کے لیے بہترین رنگ سمجھا جاتا ہی ✦ [۵۲] یعنی مسلمانوں نے تو مان لیا کہ دوزخیوں کی خوراک کے لیے دوزخ میں زقوم یعنی تھوہر کا درخت ہوگا۔ لیکن کفار نے اس سے انکار کیا اور کہا کہ دوزخ میں درخت کیونکر جمے گا ✦ [۵۳] بعضوں نے بجاے "شیطان کے سر" کے "سانپ کے پھن" ترجمہ کیا ہی ✦

نصیحت

نے اپنے باپ دادا کو گمراہ پایا تھا اور انھین کے قدم بقدم یہ چلے جا رہے ہین ✦ اکثر اگلے لوگ ان کے پہلے بھی گمراہ ہو چکے ہین۔ اور ہم نے اُن مین بھی ڈرانے والے پیغمبر بھیجے تھے ✦ اے محمدؐ! تو دیکھ کہ جو لوگ ڈرائے گئے تھے اور راہ پہ نہین آئے تھے اُن کا انجام کیسا خراب ہوا۔ صرف ہمارے خالص بندے عذاب سے محفوظ رہے ✦

حضرت نوحؑ

ع ۳ ہمین نوحؑ[۵۱] نے مدد کے لیے پکارا تو ہم نے اُسکی مدد کی ✦ ہم کیسے اچھے فریاد رس ہین کہ ہمنے اُسے اور اُس کے اہل کو سخت مصیبت سے نجات دی اور اُس کی نسل مین برکت دی کہ وہ قیامت تک باقی رہے گی ✦ آنے والی امتون مین ہم نے اُس کا ذکر قائم رکھا کہ سارے جہان کا نوح پر سلام[۵۲] ہی ✦ ہم نیکو کارون کو ایسی ہی جزا دیتے ہین ✦ بیشک وہ ہمارے مومن بندون مین تھا ✦ پھر اورون کو ہمنے غرق کر دیا ✦ اُسی کے گروہ سے ابراہیم[۵۳] بھی تھا ✦ وہ اپنے رب کی

حضرت ابراہیم

طرف صاف دل سے متوجہ ہوا ✦ اپنے باپ سے اور اپنی قوم سے اُس نے پوچھا "تم کن چیزون کی پرستش کرتے ہو کیا اللہ کے سوا کسی دوسرے کو تم بافترا معبود بنانا چاہتے ہو؟ ✦ پروردگار عالمین کی نسبت تمھارا کیا گمان ہی؟" ✦ پھر ابراہیمؑ نے تارون کی طرف ایک نظر دیکھا اور کہا مین بیمار ہون" ✦ وہ لوگ ابراہیمؑ کو چھوڑ کر چلے گئے ✦ پھر ابراہیم اُن کے بتون کی طرف گیا اور اُن سے کہنے لگا کیا تم کھاتے نہین؟ تمھین کیا ہو گیا ہی کہ تم بولتے نہین" ✦ پھر اُن کی طرف داہنے ہاتھ سے مارتا ہوا چلا ✦ یہ حال دیکھکر لوگ دوڑتے ہوے ابراہیم کے پاس آئے ✦ اُن سے ابراہیم نے کہا "کیا جسے تم خود تراش کر بناتے ہو اُسی کو پوجتے ہو؟ حالانکہ اللہ نے تمھین پیدا کیا ہی اور جنھین تم بناتے ہو انھین بھی اُسی نے پیدا کیا ہی"۔ وہ کہنے لگے کہ اس کے لیے ایک آتش خانہ

آتش ابراہیمؑ

بناؤ اور اس کو آگ مین ڈالو ✦ اُنھون نے ابراہیم کے حق مین یہ مکر کرنا چاہا لیکن ہمنے انھین نیچا[۵۴] دکھایا ✦ ابراہیم نے کہا "مین اپنے رب کے لیے ہجرت کرتا ہون وہ مجھے راہ بتائے گا ✦

ہجرت ابراہیمؑ

ابراہیم نے کہا اے میرے رب! مجھے اولاد صالح دے" ✦ ہم نے اُسے ایک بردبار لڑکے (اسمٰعیل) کے پیدا ہونے کی بشارت دی ✦ جب وہ لڑکا اُس کے ساتھ چلنے پھرنے لگا تو اُس نے کہا "اے میرے بیٹے! مین نے خواب دیکھا ہی کہ مین تجھ کو ذبح کرتا ہون۔ دیکھ۔ تیری کیا رائے ہی"؟ ✦ اُس نے کہا "ابا جان! جو حکم آپ کو ملا ہی اُس کی تعمیل کیجیے۔ انشاء اللہ آپ

ارادۂ قربانی اسمٰعیلؑ

---

۵۱ و ۵۲ دیکھو سورۂ ہود ۱۱ رکوع ۴ ✦ ۵۲ یعنی لوگ حضرت نوحؑ کا نام لیتے ہین تو علیہ السلام بھی اُسکے ساتھ کہتے ہین ✦ ۵۳ دیکھو سورۂ ہود ۱۱ رکوع ۷ ✦ ۵۴ اور حضرت ابراہیم کو آگ سے بچایا ✦

مجھے صابر پائیں گے" + جب دونوں تعمیل حکم پر آمادہ ہوے اور ابراہیم نے ذبح کرنے کی غرض سے اُس لڑکے کو پیشانی کے بھل لٹایا تو ہم نے آواز دی کہ" اے ابراہیم! تو اپنا خواب سچا کر چکا۔ ہم اسی طرح نیکو کاروں کو بدلہ دیتے ہیں + یہ صریح آزمائش تھی" + اور ایک بڑی قربانی اُس لڑکے کے بدلے میں ہم نے بھیجی [۵۱] اور اُس کا ذکر آئندہ اُمتوں میں قائم رکھا + برابر لوگ ابراہیم پر سلام بھیجتے ہیں + نیکو کاروں کو ہم ایسی ہی جزا دیتے ہیں + وہ ہمارے مومن بندوں میں ہے + ہم نے اُسے یہ خوشخبری بھی سُنائی کہ ایک دوسرا فرزند تیرا اسحاق ہوگا اور وہ نبی صالح ہوگا + اور ابراہیم اور اسحاق پر ہم نے اپنی برکتیں نازل کیں + اُن کی اولاد میں نیکو کار بھی ہیں اور اپنی جانوں پر صریح ظلم کرنے والے بھی ہیں +

حضرت موسیٰ

ع ہم نے موسیٰ اور ہارون پر احسان کیا اور اُن کو اور اُن کی قوم کو بڑی مصیبت سے بچایا + ہم نے اُن کی مدد کی اور وہ فرعونیوں کے مقابلہ میں غالب رہے + ہم نے اُن کے پاس ایسی کتاب (توریت) بھیجی جو حکمت اور ہدایت بیان کرتی ہے اور انھیں ہم نے راہ راست دکھائی + اور آئندہ اُمتوں میں اُن کا ذکر باقی رکھا + سلام ہو موسیٰ اور ہارون پر + ہم نیکو کاروں کو ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں + وہ دونوں ہمارے مومن بندوں میں ہیں + الیاس بھی رسول تھا + اُس نے جب اپنی قوم سے کہا کہ" تم لوگ ڈرتے نہیں ؟۔ کیا بعل (بت) کو پوجتے ہو اور سب سے بہتر پیدا کرنے والے اللہ کو چھوڑتے ہو جو تمھارا اور تمھارے اگلے باپ دادا کا رب ہے + تو لوگوں نے اُسے جھٹلایا اور وہ لوگ قیامت میں ضرور گرفتار عذاب ہونگے مگر خالص بندے اللہ کے اُس سے محفوظ رہیں گے + ہم نے الیاس کا ذکر آئندہ اُمتوں میں باقی رکھا۔ سلام ہو الیاسین [۵۲] پر + ہم نیکو کاروں کو ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں + وہ ہمارے مومن بندوں میں ہے + لوط [۵۳] بھی پیغمبروں میں تھا + ہم نے اُسے اور اُس کے تمام خاندان کو نجات دی صرف اُس کی بڑھیا بی بی پیچھے رہجانے والوں میں تھی + پھر ہم نے اوروں پر ہلاکت

حضرت ہارون

حضرت الیاس

حضرت لوط

[۵۱] مفسروں نے لکھا ہے کہ بجاے حضرت اسمٰعیل کے ایک دنبہ جنت سے ذبح کرنے کے لیے آیا اور اسی کو حضرت ابراہیم نے ذبح کیا۔ اور یہی بڑی قربانی ہے + اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ بعد اس واقعہ کے ہر سال مواشی کی قربانی کا دستور قائم ہوا اور یہی بڑی قربانی ہے اہل تشیع کے نزدیک شہادت حضرت امام حسین کی یہ پیشین گوئی ہے + [۵۲] دیکھو سورۂ یونس۔ ارکوع ۱۰ و ۱۱ + [۵۳] قرآن میں بجائے (الیاس) کے آل یاسین ہے" مفسروں نے لکھا ہے یہ دونوں نام ایک ہی پیغمبر کے ہیں اہل تشیع آل یاسین سے آل رسول اللہ مراد لیتے ہیں + [۵۴] دیکھو سورۂ ہود ۱۱ رکوع ۷ +

نازل کی ✤ اے اہل مکہ! تم اُن کے شہرون پر صبح اور شام گذرتے ہو ✤ کیا تم سوچتے نہین؟ ✤
ع ۵ یونس بھی پیغمبرون مین ہی ✤ جب وہ بھاگ کر بھری[۵۱] ہوئی کشتی مین گیا اور کشتی ڈوبنے
لگی تو کشتی والون کے ساتھ اُس نے قرعہ ڈالا - قرعہ اُس کے خلاف نکلا اور وہ دریا مین پھینک
دیا گیا ✤ پھر اُسے مچھلی نگل گئی اور وہ اُس وقت بہت نادم تھا ✤ اگر وہ تسبیح خوان نہوتا تو اُسی کے
پیٹ مین وہ روز قیامت تک رہتا ✤ پھر ہم نے اُسے کھلے میدان مین ڈالدیا اور وہ بیمار تھا
اور پھر ہم نے کدو کا ایک درخت اُس پر اُگایا ✤ جب وہ اچھا ہوا تو ہم نے اُسے ایک لاکھ یا
اس سے کچھ زیادہ آدمیون کی طرف بھیجا ✤ وہ لوگ ایمان لائے اور ایک وقت (موت)
تک ہم نے اُنھین حیات دنیاوی سے متمتع کیا ✤ اے محمدؐ! کفار مکہ سے پوچھو "کیا بیٹیان اللہ
کے لیے ہین اور تمھارے لیے بیٹے ہین - کیا تم دیکھتے تھے کہ ہم نے فرشتون کو مؤنث پیدا کیا ہی ✤
آگاہ رہو کہ یہ مشرک افترا سے کہتے ہین کہ اللہ صاحب اولاد ہی - بیشک یہ جھوٹے ہین ✤ کیا اللہ
نے بیٹون پر بیٹیون کو ترجیح دی ہی؟ ✤ تمھین کیا ہو گیا ہی؟ ✤ کیسی باتین کرتے ہو؟ سوچتے نہین؟ ✤
کیا تمھارے پاس کوئی کتابی ظاہری حجت ہی؟ - سچے ہو تو اپنی کتاب لاؤ ✤ ان لوگون نے اللہ
اور جنون کے درمیان مین نسب قائم کیا ہی - حالانکہ جنون کو معلوم ہی کہ اُن مین جو بدکردار ہین وہ
عذاب مین حاضر کیے جائین گے - اللہ ان کی باتون سے پاک ہی ✤ اللہ کے خاص بندے عذاب
سے محفوظ ہین ✤ اے کفار! تم اور تمھارے معبود بہکا نہین سکتے مگر اُسی شخص کو جو ازل مین
جہنم مین جانے والا ٹھہر چکا ہی ✤ ملائکہ کہتے ہین "ہم مین کوئی ایسا نہین ہی جسکا درجہ معلوم نہو -
ہم سب اللہ کے سامنے صف بستہ حاضر ہین اور تسبیح گو ہین" ✤ مکے والے کہتے تھے کہ اگر ہمارے
پاس اگلون کی کوئی کتاب ہوتی تو ہم بھی اللہ کے خالص بندون مین ہو جاتے - اور جب یہ
قرآن اُترا تو اسے نہین مانتے - آگے چل کر جان لین گے کہ اس کی کیا سزا ملتی ہی ✤ ہمارا ارشاد
بندگان مرسل (پیغمبرون) کے حق مین پہلے ہی سے ہو چکا ہی کہ وہ منصور رہین گے اور ہمارا
لشکر اسلام غالب رہیگا ✤ اے محمدؐ! ایک وقت تک ان منکرون سے تعرض نہ کر اور انھین
دیکھ کہ اب یہ اپنا انجام کار دیکھ لیتے ہین ✤ کیا یہ لوگ ہمارے عذاب کے لیے جلدی کرتے ہین؟ ✤
جب وہ ان کے صحن خانہ مین آئے گا تو ڈرائی ہوئی قوم کی (یعنی جن پر عذاب آئے گا اُن کی)
صبح بری ہو جائے گی ✤ اے محمدؐ! ایک وقت تک ان منکرون سے تعرض نہ کر اور دیکھ کہ اب یہ اپنا

حضرت یونسؑ

دختران الٰہی کا ہونا غلط

تقدیر

[۵۱] دیکھو سورۂ یونس ارکوع ۱۰ ✤ ۲۵ تا کہ حضرت یونس پر مکھیان نہ بیٹھین کہا جاتا ہے کہ کدو کے پتون کے قریب مکھیان نہین آتین ✤

انجام کار دیکھ لیتے ہین + اے محمدؐ! تیرا پروردگار غالب ان کی باتین بنانے سے پاک ہی! رسولون پر سلام ہی + اور سب تعریفین اللہ کے لیے ہین جو پروردگار عالمین ہی +

سورۂ صؔ ۳۸

(مکی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ع ص۔ قسم ہی نصیحت کرنے والے قرآن کی کہ ہم ہی نے یہ قرآن نازل کیا ہی۔ لیکن منکرین بےوجہ تکبر اور مخالفت کرتے ہین + کفار مکہ کے پہلے ہم نے کتنی امتین ہلاک کین۔ نزول عذاب کے وقت وہ چلاتے رہے لیکن وہ خلاصی کا وقت نہ تھا + کفار مکہ کو تعجب ہی کہ ان مین سے یہ ڈرانے والا (پیغمبر) آیا ہی اور کفار محمدؐ کی نسبت باہم کہتے ہین ''یہ جھوٹا جادوگر ہی + کیا تمام معبودون کا ایک ہی معبود اس نے کر دیا ہی؟ + یہ تو بڑے تعجب کی بات ہی؟'' + ان کے سردار یہ کہکر مجلس وعظ سے چلے گئے ''چلو اور اپنے معبودون پر قائم رہو۔ اس توحید مین ذاتی غرض ہی + ہم نے کسی دوسرے مذہب مین یہ نہین سنا۔ یہ محض بناوٹ ہی + کیا ہم مین سے اسی شخص پر ذکر (قرآن) اُترنے کو تھا؟'' + کچھ نہین۔ بلکہ انھین میرے ذکر (قرآن) ہی مین شک ہی۔ اصل بات یہ ہی کہ میرا عذاب اُنھون نے نہین چکھا ہی + اے محمدؐ! کیا ان کے پاس تیرے بخشنے والے غالب پروردگار کی رحمت کے خزانے ہین یا آسمانون و زمین اور ان دونون کی درمیانی چیزین ان کے اختیار مین ہین اگر ایسا ہی تو چاہیے کہ یہ کسی ذریعہ سے آسمان پر چڑھین اور اللہ سے لڑین + اے محمدؐ! یہ جو گروہ ہی وہان لشکرون ۵۱ سے شکست کھائے گا۔ ان کے پہلے قوم نوح عاد۔ فرعون ذی الاوتاد ۵۲۔ ثمود قوم لوط اور اصحاب ایکہ (قوم شعیب) یہ سب بڑے بڑے گروہ تھے۔ ان سب نے پیغمبرون کی تکذیب کی تھی اور یہ سب میرے عذاب کے مستحق ہوے +

کفار کی ہزیمت کی پیشین گوئی

ع ان کفار مکہ کو صرف ایک آواز سخت (نفخ صور قیامت) کا انتظار ہی جو فنا کر دینے مین وقفہ نہ کرے گی + یہ بطور تمسخر کہتے ہین ''اے ہمارے رب! یوم حساب کے پہلے جلدی سے

۵۰ حرف ص سے یہ سورہ شروع ہوتا ہی ۵۱ کفار کو ہزیمت جنگ بدر یا فتح مکہ مین ہوئی اُسکی یہ پیشین گوئی تھی + ۵۲ ذی الاوتاد کا ترجمہ ہی میخون والا۔ فرعون کا یہ لقب اس لیے ہوا کہ خیمہ اور خرگاہ کی میخین سفر مین اُسکے ساتھ بہت ہوتی تھین +

ہماری قسمت کا لکھا ہمین دیدے" + اے محمدؐ! تو اِن کی باتون پر صبر کر اور میرے بندے داوٗد صاحب قوت کو یاد کر کہ وہ باوجود تمام اختیارات کے اللہ کی طرف رجوع رہتا تھا + ہم نے پہاڑون کو گویا اُس کا مسخر کر دیا تھا کہ وہ شام اور صبح اُس کے ساتھ تسبیح الٰہی کرتے تھے اور چڑیان جھنڈ کی جھنڈ ہم نے مسخر کر دی تھین + یہ سب اُس کے مطیع تھے + ہم نے اُسکی سلطنت مستحکم کر دی تھی اور حکمت اور باتون کا فیصلہ کرنا اُسے سکھا دیا تھا + اے محمدؐ! کیا تجھے اُن جھگڑے والون کی خبر ہی جب وہ اُچک کر محراب داوٗد مین آئے اور داوٗد کے پاس پہونچ گئے تو داوٗد اُن کے اس طرح آنے سے ڈرا + وہ بولے "آپ ڈرین نہین - ہم دونون مین نزاع ہی - ایک نے ہم مین سے دوسرے پر زیادتی کی ہی - ہم مین ٹھیک فیصلہ کر دیجیے زیادتی نہ کیجیے گا - ہمین سیدھی راہ بتا دیجیے + یہ میرا بھائی ہی اس کے پاس ننانوے بکریان ہین اور میرے پاس ایک بکری ہی + مجھ سے یہ میری بکری مانگتا ہی اور باتون مین مجھے دبا لیتا ہی" + داوٗد نے کہا "یہ اپنی بکریون مین تیری بکری شامل کرنا چاہتا ہی تو یہ تجھ پر ظلم کرتا ہی - اور اکثر شرکا ایک دوسرے پر ظلم کرتے رہتے ہین باستثنا اُن کے جو مومن نیکوکار رہین + لیکن ایسے لوگ بہت تھوڑے ہین" اس کے بعد داوٗد کو جب یہ خیال گذرا کہ ہم نے اُسے آزمایا ہی تو وہ اپنے رب سے بخشش مانگنے لگا اور رکوع مین جھک گیا اور ہماری طرف رجوع ہوا + ہم نے اُس کا وہ قصور معاف کر دیا + ہمارے نزدیک اُس کا تقرب ہی اور اچھی منزلت ہی + پھر ہم نے داوٗد سے کہا "اے داوٗد! ہم نے تجھے مُلک مین بادشاہ بنایا ہی - لوگون مین تو ٹھیک ٹھیک فیصلہ کیا کر - اور خواہش نفس کی پیروی نکرنا ورنہ وہ اللہ کی راہ سے تجھے بہکا دے گی + اللہ کی راہ سے جو بہکتے ہین اُن پر یوم حساب (قیامت) کے بُھلا دینے کے سبب سے عذاب سخت ہوگا +

ع آسمان - زمین اور اُن کی درمیانی چیزین ہم نے بیکار نہین پیدا کی ہین + لیکن کفار ایسا ہی گمان کرتے ہین + کفار کے حال پر بمقابلہ دوزخ افسوس ہی + کیا ہم مومنین نیکوکار کو انھین لوگون کا سا کر دین گے جو زمین مین فساد پھیلاتے ہین ؟ + کیا ہم پرہیزگارون کو بدکارون کی طرح کر دین گے ؟ + اے محمدؐ! یہ کتاب (قرآن) متبرک تجھ پر اس لیے اتاری گئی ہی کہ لوگ

حضرت داوٗد

حضرت داوٗد کی لغزش

سلہ دیکھو سورۂ انبیا ۱۱ رکوع ۶ + سلہ حضرت داوٗد کے پاس ۹۹ بیبیان تھین باوجود اس کے ایک روز ایک حسین عورت پر اُن کی جو نظر پڑی تو یہ خیال گذرا کہ اپنے شوہر سے یہ طلاق پاتی تو مین نکاح کر لیتا + اللہ نے دو فرشتون یا مردان صلاح کے ذریعہ سے حضرت کی تنبیہ کی اور اُن لوگون نے بکریون کی نزاع کے پیرائے مین نصیحت کا پہلو اختیار کیا +

اُسکی آیتون کو سوچین اور ذی عقل اُس سے نصیحت قبول کرین ÷ ہم نے داؤد کو سلیمان (بیٹا) دیا ÷
سلیمان کیسا اچھا بندہ تھا ÷ وہ اللہ کی طرف رجوع رہتا تھا ÷ ایک بار شام کے وقت عمدہ گھوڑے
اُس کے سامنے پیش ہوے تو اُس کی نماز عصر قضا ہو گئی وہ کہنے لگا "مین نے مال کی محبت کو
اپنے رب کے ذکر سے زیادہ دوست رکھا یہان تک کہ آفتاب مغرب کے پردے مین چھپ گیا" ÷
اُس نے پھر لوگون سے کہا "وہ گھوڑے میرے پاس واپس لاؤ" جب وہ آگئے تو سلیمان نے تلوار
سے اُن کی پنڈلیون اور گردنون کو کاٹنا شروع کیا ÷ ہم نے ایک مرتبہ اور بھی سلیمان کو آزمایا اور
اُس کے تخت پر ایک دھڑ[۵۱] ڈالدیا۔ سلیمان نے پھر ہماری طرف رجوع ہو کر دعا کی "اے میرے
رب! مجھے بخش دے اور ایسی سلطنت مجھے عطا کر جو بعد میرے کسی کو سزاوار نہو۔ بیشک تو
بڑا فیاض ہی" ÷ اس پر ہم نے ہوا کو اُس کے تابع کر دیا ÷ جہان وہ پہونچانا چاہتا تھا اُسی طرف
مطابق اُس کے حکم کے وہ نرمی سے چلتی تھی ÷ اور تمام عمارت بنانے والے اور غوطہ لگانے والے
شیاطین کو اُس کا تابع ہم نے کر دیا تھا ÷ اور ان کے علاوہ اور شیاطین بھی تھے جو زنجیرون مین
بندھے رہتے تھے ÷ ہم نے اُس سے کہا "یہ بیحساب عطا ہماری ہی۔ اب تو دوسرون پر بھی احسان
کر یا اپنے ہی پاس یہ سب ساز و سامان رکھے رہ" ÷ ہمارے پاس سلیمان کو تقرب ہی اور اچھی
منزلت ہی ÷

حضرت سلیمانؑ کی نماز قضا ہوئی

حضرت سلیمانؑ کے اختیارات

ع اے محمدؐ! ہمارے بندے ایوب کو یاد کر۔ جب اُس نے اپنے رب سے فریاد کی کہ مجھے
ایذا اور تکلیف شیطان نے پہونچائی ہی ÷ ارشاد ہوا "اپنا پاؤن یہان رگڑ"۔ پاؤن رگڑنے
سے ایک چشمہ جاری ہوا پھر ارشاد ہوا "تیرے نہانے اور پینے کو یہ ٹھنڈا پانی ہی" ÷ پھر ہم نے اُسے
اُس کے اہل و عیال اور ان کے ساتھ اتنے ہی اور عنایت کیے۔ یہ ہماری رحمت تھی اور صاحبان
دانش کے لیے یہ واقعہ یادگار رہی ÷ ہم نے کہا "اے ایوب! اپنے ہاتھ مین جھاڑو[۵۲] لے اور اپنی
بی بی کو اُس سے مار تا کہ تیری قسم جھوٹی نہ ہو" ÷ ہم نے ایوب کو صابر پایا تھا ÷ وہ کیسا اچھا بندہ

حضرت ایوبؑ

۵۱ جسد کا ترجمہ دھڑ کیا گیا ہی ÷ اس آیت کے معنی بہت سے کیے گئے ہین۔ ایک یہ بھی ہین کہ حضرت سلیمانؑ کو خواہش اولاد تھی آپ نے کہا کہ سو بیبیون سے سو لڑکے ہونگے تو بہت ہین لیکن آپ انشاء اللہ کہنا بھول گئے اُسکے بعد صرف ایک بی بی سے اولاد ہوئی وہ بھی ناقص الخلقت۔ وہ لڑکا تخت پر لاکر رکھا گیا تو آپ کو اپنی غلطی پر تنبہ ہوا اور آپ نے استغفار کیا ÷

۵۲ سلسلہ کے لیے دیکھو سورۂ انبیا ۲۱ رکوع ۶ ÷ بیماری کی حالت مین حضرت ایوبؑ کی بی بی نے حضرت ایوبؑ سے کہا "صحت کے لیے نذر غیر اللہ کیجیے" حضرت ایوبؑ نے کہا "مین اچھا ہونگا تو سو کوڑے تجھے لگاؤن گا" ÷ وہ فرمانبردار بی بی برابر حاضر خدمت رہی صحت ہونے پر قسم اُتارنے کی یہ صورت اللہ نے بتائی کہ سو سینک کی ایک جھاڑو لے اور اُسی سے اپنی بی بی کو مارے ÷

تھا وہ بیشک ہر امر مین ہماری طرف رجوع کرنے والا تھا + اے محمدؐ! ہمارے بندے ابراہیم اسحاق اور یعقوب کو یاد کرجو صاحب قدرت و بصارت تھے + ہم نے اُنھین ایک خاص بات یعنی ذکر دارِ آخرت کے لیے منتخب کرلیا تھا اور وہ ہمارے نزدیک برگزیدہ اور نیک بندونمین ہین + اسماعیل الیسع اور ذوالکفل کو بھی یاد کرکہ یہ سب نیک بندون مین ہین + یہ حالات لوگون کے لیے نصیحت ہین + اور پرہیزگارون کے لیے آخرت مین اچھا ٹھکانا ہی - یعنی ہمیشہ رہنے والے باغون مین جن کے دروازے اُن کے لیے کھلے ہوے ہون گے وہ تکیے لگائے ہوے بہت سے میوے اور شربت طلب کرین گے + اور اُن کے پاس ہمسن اور نیچی نگاہ والی حورین بیٹھی ہون گی + مسلمانو! یہی وہ چیزین ہین جن کا وعدہ تم سے روزحساب (قیامت) کے لیے کیا جاتا ہی + یہ وہ ہمارا رزق ہی جس کے لیے فنا نہین ہی + پرہیزگارون کا تو یہ ٹھکانا ہی - اور سرکشون کا بُرا ٹھکانا دوزخ ہی - جس مین وہ داخل ہون گے اور یہ کیسی بُری جگہ ہی + اس مین آب گرم اور پیپ اور اسی طرح انواع و اقسام کی چیزین ہین جن کے مزے وہ چکھین گے + پیشوایان دوزخ سے کہا جائے گا " یہ تمھارے تابعین کی جماعت بھی تمھارے ساتھ چلتی ہی - ان کو خوشی نہ ہو یہ بھی آگ مین داخل ہونے والے ہین " + تابعین اپنے پیشواؤن سے کہین گے کہ " بلکہ تم کو خوشی نہ ہو + تمھین یہ بلا ہمارے لیے لائے - یہ جہنم کیا بُری جگہ ہی + پھر وہ تابعین کہین گے " اے ہمارے پروردگار! جو یہ بلا ہمارے آگے لایا ہی اُس پر عذاب دوزخ دونا کردے " + دوزخی باہم کہین گے - " ہم کو کیا ہو گیا ہی کہ یہان اُن لوگون کو نہین دیکھتے جنھین ہم اشرار[۱] مین شمار کرتے تھے + ہم کیا دنیا مین اُن سے بیجا تمسخر کرتے تھے یا یہ کہ وہ دوزخ مین ہین اور ہماری آنکھین اُنھین نہین دیکھتین " اہل دوزخ کا باہم اس طرح جھگڑنا ٹھیک بات ہی - ایسا ہی ہوگا +

ع ۵ اے محمدؐ! تو لوگون سے کہہ " مین محض ڈرانے کے لیے ہون اور اللہ واحد و قہار کے سوا کوئی دوسرا معبود نہین ہی + وہ آسمانون اور زمین اور اُن کی درمیانی چیزون کا پروردگار ہی اور غالب اور بخشنے والا ہی " + اے محمدؐ! تو ان کفار سے کہہ " نزول قرآن ایک بڑا واقعہ ہی مگر تم اُس سے روگردان ہو + ملاء اعلیٰ (عالم بالا) پر جب فرشتے جھگڑتے تھے تو مجھے اس کا کچھ علم نہ تھا - مجھے وحی کے ذریعہ سے البتہ معلوم ہوا + اور وحی جو میرے پاس آتی ہے تو محض اسلیے آتی ہی کہ مین تمھین صاف طور پر ڈراؤن " + اے محمدؐ! فرشتون کے باہمی جھگڑے یہ تھے کہ جب

الیسع ذوالکفل

جنت

دوزخ

[۱] یعنی مسلمان +

آدم و شیطان

تیرے رب نے فرشتون سے کہا "مین مٹی سے آدمی پیدا کرون گا + مین جب اُسی پورا کرون اور اپنی روح[۵۱] اُس مین ڈالون تو اُس کے سامنے سجدہ مین تم گر پڑنا" + ابلیس کے سوا تمام ملائکہ نے سجدہ کیا - اُس نے تکبر کیا اور نافرمانی کی + اللہ نے کہا "اے ابلیس تجھے کس نے منع کیا اُس شے کو سجدہ کرنے سے جسے مین نے اپنے ہاتھون سے بنایا ہے یہ تیرا تکبر ہے - یا فی الواقع تو بلند مرتبہ ہے؟ + شیطان نے کہا "مین ابن آدم سے بہتر ہون - تو نے مجھے آگ سے بنایا ہے اور اسے مٹی سے بنایا ہے" + اللہ نے کہا تو یہان سے نکل جا تو مردود ہے اور تجھ پر میری لعنت روز جزا تک رہے گی" + شیطان نے کہا "اے پروردگار! مجھے یوم قیامت تک کی مہلت دے" + اللہ نے کہا "تجھے وقت معلوم کے دن تک مہلت دی گئی" + شیطان نے کہا "قسم ہے تیری عزت کی - مین تمام بنی آدم کو بہکاؤن گا باستثنا اُن کے جو تیرے بندگان خالص ہین" + اللہ نے کہا "تو یہ بھی ٹھیک ہے اور ٹھیک ہی مین کہتا ہون کہ تجھ سے اور اُن سب لوگون سے جو تیری پیروی کرین گے مین جہنم کو بھر دون گا" + اے محمد! تو ان لوگون سے کہہ "مین تم سے تبلیغ رسالت پر اجرت نہین چاہتا اور نہ مین تم سے بناوٹ کی باتین کہتا ہون + یہ قرآن تمام عالم[۵۲] کے لیے نصیحت ہے اور کچھ دنون کے بعد تمھین اس کی حقیقت[۵۳] معلوم ہو جائے گی" +

سورۂ زُمر[۳۹]

(مکی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نصیحت

[۱] اے محمد! اس کتاب (قرآن) کا اُترنا غالب حکمت والے اللہ کی طرف سے ہے بے شک ہم نے

---

[۵۱] اپنی روح سے مراد ہے اپنی پیدا کی ہوئی روح + سورہ بقرہ ۲ رکوع ۴ مین مفصل بیان آ چکا ہے + الاسلام فصل ۳ ۵ وہ لوگ نہین جو خلقت آدم و ابلیس پر فلسفیانہ نظر ڈالنا چاہتے ہین + مگر یاد رکھنا چاہیے کہ کارخانۂ قدرت کے متعلق فلسفیانہ خیالات کا دماغ مین رکھنا مناسب نہین ہے [illegible] کے ساتھ کوئی [illegible] ظاہر نہین کرتا اور نہ کر سکتا ہے [۵۲] اس سے غیر زبانون مین قرآن کی اشاعت ضروری ٹھہرتی ہے [۵۳] قرآن کی حقیقت تو بہت جلد معلوم ہوئی یعنی اس آیت کے نزول [illegible] ابلیس رحمن کے مانند تمام دنیا مین اسلام اور [illegible] کے ساتھ قرآن کا ڈنکا بج گیا دیکھو تاریخ الاسلام طبع ثانی [illegible] قرآن کا بڑا دشمن جو ابو سفیان تھا اُس کی نسل [illegible] ایک صدی کے اندر اسی قرآن کی بدولت ایسی سلطنت قائم ہوئی [illegible] دنیا مین اُس کی نظیر نہین ہوئی - ولید بن عبد الملک کی سلطنت جو ہندوستان سے سرحد فرانس تک تھی اور کوئی دوسرا بادشاہ اُس کے مقابل نہ تھا دیکھو تاریخ مذکور [illegible] [۵۴] سورۂ زمر اس لیے اس کا نام ہوا کہ اس مین زمرۂ اہل جنت اور زمرۂ اہل نار کا جدا جدا ذکر ہے +

تیرے پاس برحق بھیجی ہی، تو اللہ کے لیے دین کو خالص کر کے اُسی کی عبادت کر + سنو، خالص دین اللہ ہی کا ہی + اللہ کے سوا دوسرے حمایتی جو لوگ اختیار کرتے ہین وہ بھی کہتے ہین کہ ہم ان بتون کو اس لیے پوجتے ہین کہ ہمین یہ اللہ کے نزدیک کر دین گے + بروز قیامت اللہ ان کے اختلافی امور کا فیصلہ کرے گا + اللہ کاذب منکر کو راہ راست نہین دکھاتا + اگر اللہ چاہتا کہ کسی کو اپنا لڑکا بنالے تو وہ جسے چاہتا اپنے مخلوق مین سے پسند کرلیتا - لیکن وہ ان جھگڑون سے پاک ہی + وہ اللہ اکیلا ہی اور غالب ہی + اُس نے آسمان اور زمین کو برحق بنایا ہی + دن پر رات کو اور رات پر دن کو لپیٹتا ہی اور آفتاب اور ماہتاب کو اُس نے مطیع بنایا ہی + اور وہ سب ایک وقت مقرر تک چلتے رہین گے + آگاہ ہو کہ وہ غالب بخشنے والا ہی + لوگو! ایک نفس واحد آدم سے اُس نے تمھاری خلقت کی اور پھر اُسی سے اُس کا جوڑا پیدا کیا اور تمھارے لیے آٹھ قسم کے چار پائے پیدا[۵۱] کیے + وہ تم کو تمھاری ماؤن کے بطن مین ایک طرح[۵۲] کے بعد دوسری طرح تین تاریکیون[۵۳] مین پیدا کرتا ہی + یہی اللہ تمھارا پروردگار ہی - اسی کی بادشاہت ہی + کوئی معبود اس کے سوا نہین ہی - پھر تم لوگ کدھر پھرے جاتے ہو؟ + اگر تم کفر کرتے ہو تو اللہ تم سے بے پروا ہی اور وہ اپنے بندون کا کفر پسند نہین کرتا + اگر تم شکر کروگے تو تمھارے لیے اللہ اُسے پسند کرے گا + قیامت کے دن کوئی شخص دوسرے کا بار عصیان نہ اٹھائے گا + ایک دن پھر تمھین اپنے رب کی طرف واپس جانا ہی - اُس وقت وہ تمھین آگاہ کر دے گا کہ تمھارے اعمال کیسے تھے + وہ دلون کے خیالات سے واقف ہی + جب انسان پر کوئی مصیبت پڑتی ہی تو وہ اللہ کی طرف رجوع ہو کر اللہ کو پکارتا ہی - اور پھر جب اللہ اُسے اپنی نعمت عطا کرتا ہی تو وہ اپنا پہلا پکارنا بھول جاتا ہی اور اللہ کے لیے شریک قرار دیتا ہی تاکہ دوسرون کو بھی وہ اللہ کی راہ سے بہکائے + اے محمدؐ! تو ایسے شخص سے کہدے "اپنے کفر کا نفع قلیل تو دنیا مین اٹھالے بیشک تجھے جہنمی ہونا ہی + بھلا تو اچھا ہی یا وہ اچھا ہی جو سجود اور قیام مین رات کے وقت اللہ کی بندگی کرتا ہی اور آخرت سے ڈرتا ہی اور اپنے رب کی رحمت کا امیدوار ہی؟" + اے محمدؐ! تو ان لوگون سے پوچھ "کیا جاننے والے اور نہ جاننے والے برابر ہو سکتے ہین؟ + ان باتون سے وہی نصیحت پکڑتے ہین جو ذی عقل ہین +

ع اے محمدؐ! تو مسلمانون سے میری جانب سے کہدے "اے میرے ایمان دار اور اپنے

قدرت الٰہی

نصیحت

---

[۵۱] اونٹ. گائے. بھیڑ اور بکری نر و مادہ آٹھ ہوے + [۵۲] نطفے سے لوتھڑا لوتھڑے سے بوٹی بنتی ہی پھر ہڈیان کھال و بال پیدا ہوتے ہین + [۵۳] شکم کے اندر رحم اور رحم کے اندر وہ جھلی جسمین لڑکا لپٹا ہوا ہوتا ہی یہی تین تاریکیان ہین +

رب سے ڈرتے رہو! اس دنیا مین نیکی کرنے والون کے لیے آخرت مین بھلائی ہی +
اور اللہ کی زمین کشادہ ہی[۱] + صابرون کو اُن کے صبر کا اجر قیامت مین بے حساب دیا جائیگا +
اے محمدؐ! ان لوگون سے تو کہہ "مجھے حکم دیا گیا ہی کہ مین اللہ کے لیے دین کو خالص کرکے اُسی
کی بندگی کرون - اور مجھے یہ بھی حکم دیا گیا ہی کہ مین پہلا مسلمان ہون" + یہ بھی کہہ "مین اپنے
پروردگار کی نافرمانی کرنے مین بڑے دن (روز قیامت) کے عذاب سے ڈرتا ہون"! یہ بھی
کہدے "مین تو اللہ کے لیے اپنا دین خالص کرکے اُسی کی بندگی کرتا ہون - تم اُس کے سوا
جس کی چاہو بندگی کرو" + یہ بھی کہدے "نقصان مین وہی لوگ ہین جو اپنے آپ کو اور اپنے
گھر والون[۲] کو روز قیامت نقصان مین ڈالین گے + آگاہ رہو کہ یہ صریح نقصان ہی + اُن کے لیے
اُن کے اوپر آگ کے سائبان اور اُن کے نیچے آگ کے فرش ہون گے" + یہی وہ عذاب ہی جس سے

بت پرستی

اللہ اپنے بندون کو ڈراتا ہی + اے میرے بندو! مجھ سے ڈرو + جو لوگ بت پرستی سے بچتے اور
اللہ کی طرف رجوع کرتے ہین اُن کے لیے جنت کی خوشخبری ہی + اے محمدؐ! میرے اُن بندون کو جو
میرا کلام دل سے سنتے ہین اور اُس کی اچھی باتون کی پیروی کرتے ہین جنت کی خوشخبری سُنا +
اللہ نے ان کی رہنمائی کی ہی اور یہ صاحب عقل ہین + اے محمدؐ! کیا جس پر کلمۂ عذاب ثابت ہو گیا

بہشت

اُسے تو آگ سے نکال لے گا؟ + نہین - لیکن جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے ہین اُن کے لیے بہشت
مین بالاخانے اور بالاخانون کے اوپر اور بالاخانے بنے ہوے ہین اور نیچے اُن کے نہرین
جاری ہین - یہ اللہ کا وعدہ ہی + اللہ وعدہ خلافی نہین کرتا + اے مخاطب! تو نہین دیکھتا کہ اللہ

قدرت الٰہی

نے آسمان سے پانی برسایا پھر اُس سے زمین مین چشمے بہائے - پھر اُس سے مختلف رنگ کی کھیتی
اُگائی جو پھر زوروں پر آکر سوکھ جاتی ہی اور زرد نظر آتی ہی - پھر اللہ اُسے ریزہ ریزہ کر دیتا ہی +
بیشک اس مین بھی عقل والون کے لیے عبرت ہی +

نعمت

ع جس کسی کا سینۂ اسلام کے لیے اللہ نے کھول دیا ہو وہ اپنے رب سے نور ہدایت پاتا ہی -
ہلاکی ہی اُن کے لیے جن کے دل اللہ کے ذکر کی طرف سے سخت ہین + ایسے لوگ صریح گمراہی مین
ہین + اللہ نے نہایت اچھا کلام (قرآن) اُتارا ہی - یہ ایک کتاب ہی جس کی باتین باہم ملتی جلتی
ہین اور ایک ہی بات جس مین بار بار[۳] کہی گئی ہی - جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے ہین اُن کے رونگٹے

---

[۱] مسلمانون کو وہان نہ رہنا چاہیے جہان آزادی سے وہ ارکان مذہب نہ ادا کر سکین + [۲] جو برے دین ہر رہ
اپنے گھر والون کو بھی خراب کرتا ہی کیونکہ وہ اُس کی تقلید کرتے ہین + [۳] یعنی قرآن مین ایک ہی ذکر کئی مرتبہ آیا ہی
اور ایک آیت دوسری آیت سے مشابہ ہی - دیکھو دیباچہ کی دفعہ ۲۶ +

اسے سنکر کھڑے ہو جاتے ہین اور پھر اُن کے جسم اور اُن کے دل اللہ کے ذکر کی طرف نرم ہوکر راغب ہوتے ہین + یہ قرآن اللہ کی ہدایت ہی جسے چاہتا ہی وہ اس کے ذریعہ سے ہدایت دیتا ہی + اور اللہ جسے گمراہی مین چھوڑ دیتا ہی پھر کوئی اُس کا راہ بتانے والا نہین ہوتا + کیا وہ شخص جو بروز قیامت اپنے مُنھ کو بدترین عذاب کی سپر بنائے گا برابر ہوسکتا ہی اُس کے جو اللہ کی امان مین رہے گا؟ + دوزخ مین ان ظالمون سے کہا جائے گا کہ جو کچھ تم دنیا مین کرتے رہے تھے اُس کے مزے چکھو + جو لوگ ان کے پہلے تھے اُنھون نے بھی پیغمبرون کو جھٹلایا تھا اور اُن پر عذاب ایسی طرف سے آیا کہ وہ سمجھتے بھی نہ تھے + پھر اللہ نے اُنھین رسوائی کا مزہ تو اسی زندگی مین چکھا دیا اور آخرت کا عذاب ان کے لیے اگر یہ سمجھین تو کہین بڑھکر ہی + ہمنے آدمیون کے سمجھانے کے لیے ہر قسم کی مثالین اس قرآن مین بیان کر دی ہین - تاکہ وہ نصیحت قبول کرین + یہ قرآن زبان عربی مین ہی اس مین کوئی پیچیدگی نہین ہی - تاکہ یہ لوگ اسے سمجھکر اللہ سے ڈرین + اللہ ایک مثل کہتا ہی - کہ[۱] ایک شخص غلام ہی اور اُس کے مالک کئی شرکا ہین اور وہ باہم جھگڑتے ہین - اور ایک آدمی ایسا ہی جو مُسلم ایک ہی شخص کا غلام ہی - کیا ان دونون کی حالت یکسان ہوسکتی ہی؟ + یہ لوگ اسے سُنکر کہین گے وہ نہین ہوسکتی " تو اے محمدؐ! کہہ - الحمد للہ + لیکن افسوس اکثر آدمی اتنا بھی نہین سمجھتے + اے محمدؐ! تجھے بھی مرنا ہی اور انھین بھی مرنا ہی - پھر بروز قیامت تم لوگ اپنے رب کے سامنے اپنے جھگڑے پیش کروگے - اُس وقت حق اور باطل مین فرق معلوم ہو جائے گا +

چوبیسوان پارہ ۲۴

ع جو شخص اللہ پر جھوٹ بولے اور جب سچی بات اُس کے پاس آئے تو اُسے جھٹلائے تو بھلا اُس سے بڑھکر ظالم کون ہوگا؟ + کیا کافرون کی جگہ جہنم مین نہین ہی؟ + محمدؐ جو سچ بات لیکر آیا ہی اور مسلمان جنھون نے اُس کی تصدیق کی - یہی لوگ پرہیزگار ہین + یہ جو کچھ چاہین گے ان کے پروردگار کے پاس وہ موجود ہی + نیکو کارون کا یہی بدلہ ہی کہ اللہ اُن کے بُرے اعمال کا بار اُن سے دور کردے اور اُن کے نیک کامون کے عوض مین اُنھین اجر عطا فرمائے + کیا اللہ اپنے بندے محمدؐ کی حفاظت کے لیے کافی نہین ہی؟ اے محمدؐ

نصیحت

[۱] مشرکین اور موحدین کا فرق بیان کیا گیا ہے +

یہ لوگ تجھے اللہ کے سوا دوسرے معبودون سے ڈراتے ہین + اللہ جسے گمراہی مین چھوڑ دے اُس کا رہنا کوئی نہین ہوتا + اور جسے اللہ راہ دکھاے اُس کا بہکانے والا کوئی نہین ہوتا + کیا اللہ غالب بدلہ لینے والا نہین ہی ؟ + اے محمد! اگر تو ان لوگون سے پوچھے کہ "آسمانون اور زمین کا خالق کون ہی" ؟ تو یہ کہین گے کہ "اللہ ہی" + تو ان سے پوچھ کہ "کیا تم لوگ یہ سمجھتے ہو کہ اللہ مجھے تکلیف دینا چاہے تو اللہ کے سوا تم جن معبودون کو پکارتے ہو وہ اُس تکلیف کو دور کر سکتے ہین یا اللہ مجھپر فضل کرنا چاہے تو وہ اُس کے فضل کو روک سکتے ہین ؟ + اے محمد! تو کہہ کہ "مجھے تو اللہ کافی ہے اور اُسی پر بھروسا کرنے والے بھروسا کرتے ہین" + اے محمد! تو ان لوگون سے یہ بھی کہہ کہ "لوگو! تم اپنی جگہ کام کیے جاؤ۔ مین اپنی جگہ کام کر رہا ہون۔ عنقریب تم جان لوگے کہ کون ہی وہ جس پر دنیا مین رسوا کرنے والی آفت آئی اور آخرت مین وہ عذاب دائمی مین مبتلا ہوگا + اے محمد! آدمیون کے فائدے کے لیے مین نے تجھپر کتاب برحق اُتاری ہی جو راہ راست پر آئے اپنے فائدے کے لیے آئے گا اور جو گمراہ ہوگا اپنے لیے گمراہ ہوگا۔ تو اُن کا ذمہ دار نہین ہی +

هزیمت کفار کی پیشینگوئی

ع ۵ اللہ وقت مرگ روحون کو اپنے پاس بُلا لیتا ہی اور زندون کی روحون کو بھی نیند کی حالت مین بُلا لیتا ہے + پھر حکم موت جن پر صادر کر چکا ہی اُنھین تو روک رکھتا ہی۔ اور باقی سونے والون کی روحین وہ ایک وقت مقرر موت تک کے لیے پھر دنیا مین بھیج دیتا ہی فکر کرنے والون کے لیے اس مین قدرت الٰہی کی نشانیان ہین + کیا اللہ کے سوا ان لوگون نے دوسرے شفاعت کرنے والے (سفارشی) ٹھہرا رکھے ہین ؟ + اے محمد! ان سے پوچھ "کیا وہ کچھ اختیار نہ رکھین اور نہ عقل رکھین جب بھی تم لوگ اُنھین شفاعت کرنے والا (سفارشی) مانتے رہوگے" ؟ اور کہہ کہ "شفاعت (سفارش) تو ساری اللہ کے اختیار[1] مین ہی + آسمانون اور زمین مین حکومت اُسی کی ہی + پھر اُسی کی طرف تم کو رجوع کرنا ہی" + جب تنہا اللہ کا ذکر کیا جاتا ہی تو آخرت پر نہ ایمان لانے والون کے دل نفرت کرتے ہین اور جب اُس کے سوا دوسرے معبودون کا بھی ذکر کیا جاتا ہی تو پھر وہ بشاش ہو جاتے ہین + اے محمد! تو کہہ کہ "اے آسمان و زمین کے پیدا کرنے والے باطن و ظاہر کے جاننے والے اللہ! تو ہی فیصلہ کرے گا اپنے بندون مین اُن باتون کا جن مین یہ اختلاف کر رہے ہین" +

خلاف تناسخ

شفاعت

[1] جسے چاہے شفاعت کرنے کا حکم دے +

اگر ظالموں کے پاس دنیا کی تمام چیزیں ہوں اور اُن کے ساتھ اتنی ہی اور بھی ہوں تو یہ روز قیامت وہ عذاب سخت کے عوض میں دیدینے کو آمادہ ہو جائیں گے + اُس وقت اللہ کی طرف سے اُن پر ایسی باتیں ظاہر ہوں گی جن کا وہ خیال بھی نہیں کرتے تھے + اور اُن کی بدکرداریاں اُن پر کھل جائیں گی اور جس عذاب سے وہ مسخر کرتے تھے وہ انھیں آگھیرے گا + جب انسان کو کوئی تکلیف پہونچتی ہے تو وہ ہمیں پکارتا ہے۔ اور جب اپنی نعمت ہم اُسے دیدیتے ہیں تو وہ کہنے لگتا ہے "یہ میری لیاقت کی وجہ سے ملی ہے" + نہیں بلکہ یہ اللہ کی طرف سے آزمائش ہے۔ لیکن اکثر لوگ واقف نہیں ہیں + ان کے پہلے جو لوگ گذرے ہیں وہ بھی ایسی ہی باتیں کرتے تھے۔ اُن کی کمائی اُن کے کام نہ آئی۔ اور اُن کی بُری کمائی کے بُرے نتیجے انھیں ملے + ان کفار مکہ میں سے جو نافرمانیاں کرتے ہیں عنقریب ان کی کمائی کی بُرائیاں ان کے سامنے آئیں گی + یہ لوگ اللہ کو عاجز نہ کرسکینگے کیا یہ نہیں جانتے کہ اللہ جس کے لیے چاہتا ہے رزق کشادہ اور تنگ کرتا ہے + مومنوں کے لیے اس میں قدرت الٰہی کی نشانیاں ہیں +

ع اے محمدؐ! تو میری طرف سے ان لوگوں سے کہہ دو "اے میرے بندو! گناہ کر کے اپنے آپ پر زیادتیاں کرنے والو! اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہونا + اللہ سب گناہ بخش دے گا + وہ بخشنے والا مہربان ہے + تم اپنے رب کی طرف رجوع کرو اور عذاب آنے کے قبل اُس کے فرمانبردار ہو جاؤ ورنہ پھر تمھاری مدد نہ کی جائے گی + اور قبل اس کے کہ تم کو خبر نہو اور یکایک تم پر عذاب آجائے تم اُن اچھی باتوں کو جو تمھارے رب کی طرف سے تم پر اُتاری گئی ہیں پیروی کرلو + کہیں ایسا نہ ہو تم میں سے کوئی کہنے لگے "افسوس۔ اللہ کے حق میں میں نے کمی کی اور دین سے مسخر کرتا رہا" یا یہ کہے "اگر اللہ میری ہدایت کرتا تو میں بھی پرہیزگار ہوتا" یا عذاب دیکھ کر کہے "کاش میں دنیا میں پھر جاتا تو نیکی کرتا" + اُس وقت اللہ کہے گا۔ "ہاں میرے احکام تو تیرے پاس آئے تھے لیکن تو نے انھیں جھٹلایا۔ تکبر کیا اور انکار کیا" + اے محمدؐ! قیامت کے دن تو اللہ پر جھوٹ بولنے والوں کے مُنہ کالے دیکھے گا + کیا متکبروں کی جگہ جہنم میں نہیں ہے؟ + پرہیزگاروں کو اللہ کامیابی کے ساتھ نجات دے گا۔ انھیں

بخشش الٰہی

نصیحت

لہ لیکن جو ان دنیا میں بخل سے کمال اُنس رکھتے ہیں + کہ اللہ کسی کو زیادہ مال دیتا ہے تو اُسے آئندہ ہر گز مال بڑا کر دے وہ بھلا تو نہیں +

بُرائی نہ پہونچے گی اور نہ وہ رنج اٹھائین گے + اللہ ہر شے کا خالق اور ہر شے کا خبر گیران ہے +
اُسی کے پاس آسمانون اور زمین کی کنجیان ہین + اللہ کی آیتون سے کفر کرنے والے آخر کار
نقصان مین رہین گے +

ع اے محمدؐ تو کہہ "اے جاہلو! کیا تم یہ مجھ سے کہتے ہو کہ مین اللہ کے سوا دوسرے کی بندگی
کرون ؟" + اے محمدؐ! تیری طرف اور تیرے پہلے جو پیغمبر گذرے ہین اُن کی طرف وحی بھیجی گئی ہے
کہ "اگر تو شرک کرے گا تو تیرے اعمال مٹا دیے جائین گے اور تو خسارہ مین رہے گا + تو
اللہ کی بندگی کر اور اُس کا شکر کر" + یہ لوگ جیسا چاہیے اللہ کی قدر نہین کرتے حالانکہ بروز قیامت
کل زمین اُس کے قبضہ مین اور آسمان اُس کے داہنے ہاتھ مین لپیٹے ہوے ہون گے + وہ پاک
ہے اور ان کے شرک سے برتر ہے + صور جب بار اول پھونکا جائے گا تو آسمانون اور زمین مین جتنے
مخلوق ہین سب بیہوش ہو جائین گے باستثنا اُس کے جسے اللہ چاہے + پھر دوسرا صور پھونکا
جائے گا تو سب کھڑے ہو جائین گے اور دیکھنے لگین گے اور زمین اپنے رب کے نور سے چمکنے لگے گی
اور کتاب (نامۂ اعمال) رکھی جائے گی اور پیغمبر اور گواہ بلائے جائین گے اور لوگون کا حق حق فیصلہ
کیا جائے گا اور اُن پر ظلم نہ کیا جائے گا + اُس روز ہر ایک اپنا کیا ہوا پورا پائے گا۔ اللہ لوگون کے
اعمال سے واقف ہے +

نفخ صور

ع ۸ کفار دوزخ کی طرف گروہ گروہ ہانکے جائین گے + جب وہ دوزخ کے نزدیک پہونچین گے
تو دوزخ کے دروازے کھل جائین گے اور اُس کے محافظ اُن سے پوچھین گے "کیا تمھارے
پاس تمھاری قوم مین رسول تمھین سمجھانے کے لیے نہین آئے تھے کہ تمھین تمھارے رب
کی آیتین سُناتے اور اس دن کے آنے سے تمھین ڈراتے ؟" + وہ جواب دین گے "ہان
آئے تھے لیکن ہم کافرون پر وعدۂ عذاب پورا ہو کر رہا" + پھر اُن سے کہا جائے گا "دوزخ کے
دروازون مین داخل ہو اور ہمیشہ اس مین رہو" + متکبرون کا بھی کیا ہی بُرا ٹھکانا ہے + اور
اپنے رب سے ڈرنے والے لوگ جنت کی طرف گروہ گروہ بھیجے جائین گے + یہان تک کہ جب
اُس کے پاس آئین گے اور اُس کے دروازے کھل جائین گے تو اُن کی خاطر داریان ہونگی اور
اُس کے محافظ کہین گے "سلام علیکم تم مزے مین رہے اب ہمیشہ کے لیے اس مین داخل ہو"
وہ لوگ کہین گے "اللہ کا شکر ہے جس نے ہمین اپنا وعدہ سچ کر دکھایا اور زمین جنت کا ہمین
مالک بنایا۔ کہ جنت مین ہم جہان چاہین رہین" + نیک کام کرنے والون کا کیا ہی اچھا بدلہ ہے +

دوزخ

اے محمدؐ! اُس دن تو فرشتون کو عرش کے گرداگرد گھیرے ہوے اور اپنے رب کی تسبیح اور حمد کرتے دیکھے گا۔ اور لوگون مین ٹھیک ٹھیک فیصلہ کر دیا جائے گا اور اُن سے کہا جائیگا "تعریف ہی اللہ کی جو پروردگار عالمین ہی" ⁂

سورۂ مومن ١

(مکی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نصیحت

ع حٰمٓ ⁂ یہ کتاب (قرآن) اللہ کی طرف سے اُتری ہی جو غالب ہی اور دانا ہی گناہ کا بخشنے والا اور توبہ کا قبول کرنے والا ہی - عذاب سخت کرنے والا ہی - اور فضل کرنے والا ہی ⁂ اُس کے سوا کوئی معبود نہین ہی ⁂ اُسی کی طرف سب کو پھر جانا ہی ⁂ کفار ہی اللہ کی آیتون مین جھگڑتے ہین ⁂ اے محمدؐ! ملکون مین ان کا چلنا پھرنا تجھے دھوکے مین نہ ڈالے ان کے پہلے قوم نوح اور دیگر امتون نے اوسکے بعد پیغمبرون کو جھٹلایا تھا ⁂ ہر ایک امت نے اپنے رسول کے گرفتار کرنے کا قصد کیا اور اُن سے ناحق جھگڑتے رہے کہ اس طرح حق کو مٹا دین۔ پھر ہم نے اُنھین پکڑ لیا۔ دیکھا؟ ہم نے کیسی سزا دی ⁂ ایسا ہی تیرے رب کا وعدۂ عذاب ان کفار کے حق مین بھی صادق آچکا ہی کہ یہ بیشک جہنمی ہین ⁂ عرش کے اُٹھانے والے اور اُس کے گرد رہنے والے فرشتے اپنے پروردگار کی حمد کی تسبیح کرتے ہین اور اُس پر ایمان رکھتے ہین۔ اور مومنون کے لیے یون بخشش مانگتے ہین "اے میرے پروردگار! تیری رحمت اور تیرا علم ہر شی کو گھیرے ہوے ہی ⁂ توبہ کرنے والون کو اور اُن لوگون کو جو تیری راہ کی پیروی کرتے ہین بخش دے اور عذاب دوزخ سے اُنھین بچا ⁂ اے ہمارے رب! ہمیشہ رہنے کے باغون مین جن کا تو نے اُن سے وعدہ کیا ہی اُنھین داخل کر اور اُن کے ماں باپ اور بیبیون اور اولاد کو بھی جن مین صلاحیت ہو داخل کر ⁂ تو غالب حکمت والا ہی ⁂ قیامت کے دن اُنھین برائیون سے بچائے ⁂ اُس دن جسے تو نے برائیون سے بچایا اُس پر تو نے بڑا فضل کیا اور یہی بڑی کامیابی ہی ⁂

فرشتون کی دعا

١ اس مین مومن آل فرعون کا ذکر ہی ⁂ ۵۲ کہ ان کا توکچھ نہین بگڑا ⁂

ع بروز قیامت کفار سے پکار کر کہا جائے گا "تم جس طرح عذاب دیکھکر آج اپنے آپ پر غصہ کرتے ہو اس سے کہین زیادہ غصہ تم پر اُسوقت اللہ کرتا تھا جب تم ایمان کی طرف بلائے جاتے تھے اور تم نہین مانتے تھے" وہ لوگ کہین گے "اے ہمارے رب! تونے ہمین دو بار مارا اور دوبار جلایا اب ہم اپنے گناہ کا اقرار کرتے ہین - کیا یہان سے نکلنے کی کوئی راہ ہی؟" ارشاد ہوگا "یہ عذاب اس لیے ہی کہ جس وقت دنیا مین اللہ اکیلا پکارا جاتا تھا تو تم نہین مانتے تھے اور جب اُس کے ساتھ شرک کیا جاتا تھا تو تم مانتے تھے + آج اللہ برتر و بزرگ کی حکومت ہی" + لوگو! وہی تم کو اپنی قدرت کی نشانیان دکھاتا ہی اور تمھارے لیے آسمان سے رزق اُتارتا ہی + نصیحت وہی شخص قبول کرتا ہی جو اللہ کی طرف رجوع کرتا ہی + مسلمانو! تم اللہ کے لیے دین کو خالص کرکے اُسی کو پکارو اگرچہ کفار بُرا مانین + اللہ عالی مرتبہ ہی اور عرش کا مالک ہی - اپنے بندون مین سے جس پر چاہتا ہی اپنے حکم سے وحی بھیجتا ہی تاکہ وہ لوگون کو روز قیامت کی مصیبتون سے ڈرائے + اُس دن سب لوگ اللہ کے سامنے آئین گے - اللہ پر اُن کی کوئی بات چھپی نرہیگی + اُس روز ندا ہوگی "آج کس کی حکومت ہی؟" پھر جواب مین کہا جائے گا "اکیلے اللہ کی حکومت ہی جو بڑا زبردست ہی + آج ہر ایک کو اُس کی کمائی کا بدلہ ملے گا - آج کسی پر ظلم نہوگا بیشک اللہ جلد حساب کرنے والا ہی" + اے محمد! تو لوگون کو اُس روز قیامت سے ڈرا جو آرہا ہی اُس دن اندوہ مین کلیجے مُنھ کو آجائین گے + اُس روز نافرمانون کا نہ کوئی حمایتی ہوگا اور نہ سفارشی ہوگا کہ اُس کی کچھ سُنی جائے + اللہ آنکھون کی چوری[۵۲] کو جانتا ہی اور اُن رازون کو بھی جانتا ہی جو لوگون کے دلون مین پوشیدہ ہین + اللہ تو ٹھیک حکم دیتا ہی اور وہ معبود جنھین لوگ اللہ کے سوا پکارتے ہین کچھ بھی حکم نہین دے سکتے + بیشک اللہ ہی سُنتا اور دیکھتا ہی +

آنکھونکی چوری

ع کیا ان لوگون نے ملک کی سیر کرکے نہین دیکھا کہ ان سے پہلے جو لوگ تھے اُن کا کیسا انجام ہوا؟ + وہ لوگ باعتبار قوت اور نیز باعتبار اُن نشانون کے جو وہ مُلک مین چھوڑ گئے ان سے بڑھ کر تھے + پھر اللہ نے اُن کو اُن کے گناہون پر پکڑ لیا اور کوئی اُن کو اللہ سے بچانہ سکا + یہ اس لیے ہوا کہ اُن کے رسول معجزے لیکر اُن کے پاس آئے اور انھون نے نہ مانا - پھر اللہ نے

امم سابقہ

---

۵۱ روح کا تعلق عالم ارواح سے منقطع ہوا تو گویا اُسے موت آئی پھر وہ قالب انسانی مین آئی تو گویا زندہ ہوئی اسکے بعد انسان اور آخرت مین پھر زندہ کیا گیا یہی دو مرتبہ مرنا اور پھر دو مرتبہ جینا ہوا + ۵۲ آنکھونکی چوری سے مراد ہو نگاہ بچکر کسی پر ڈالنا یا آنکھ سے اشارہ کرنا +

حضرت موسیٰ

اُن کو پکڑ لیا + وہ قوی ہی اور سخت عذاب کرنے والا ہی + ہم نے موسیٰ کو فرعون - ہامان اور قارون کی طرف اپنی آیات اور حجتِ ظاہر کے ساتھ بھیجا تھا + اُنھون نے موسیٰ کو جادوگر اور جھوٹا بنایا + جب وہ امرِ حق ہمارے پاس سے لیکر اُن کے پاس گیا تو اُنھون نے اپنے ماتحتون کو حکم دیا " جو لوگ موسیٰ کے ساتھ اللہ پر ایمان لائے ہین اُن کے بیٹون کو مار ڈالو صرف عورتون کو زندہ رہنے دو" + کافرون کی تدبیرین آخرکار غلط ہو جاتی ہین + فرعون نے اپنے ساتھیون سے کہا " مجھے موسیٰ کو مار ڈالنے دو وہ اپنے رب کو مدد کے لیے پکارے + مجھے ڈر ہی یہ تمھارا دین بدل دے گا یا ملک مین فساد پھیلائے گا" + موسیٰ نے لوگون سے کہا " مین ہر متکبر سے جو یوم حساب کو نہین مانتا اپنے اور تمھارے رب کی پناہ لے چکا ہون" +

مومن آل فرعون

ع ۴ فرعونیون مین سے ایک مرد مومن نے جو اپنا ایمان چھپائے ہوے تھا کہا " کیا تم لوگ ایک شخص کو اس لیے ہلاک کرو گے کہ وہ اللہ کو اپنا رب بتاتا ہی اور تمھارے رب کی طرف سے نشانیان لیکر تمھارے پاس آیا ہی ؟ + اگر یہ جھوٹا ہی تو اس کا جھوٹ اس پر ہی اور اگر سچا ہی تو جس عذاب کا یہ تم سے وعدہ کرتا ہی اُس مین سے کچھ ضرور تم پر نازل ہوگا - اللہ فضول کار دروغگو کو ہدایت نہین کرتا + لوگو ! آج تمھاری بادشاہت ہی - زمین پر تم غالب ہو - لیکن اگر اللہ کا عذاب آئے گا تو ہمین کون بچائے گا ؟" + فرعون نے کہا " جتنا مین سمجھتا ہون اُتنا ہی تمھین سمجھاتا ہون + اور کامیابی کی راہ تمھین بتاتا ہون + اُس مومن نے لوگون سے کہا " بھائیو ! اور اُمتون کے سے روزِ بد کا اندیشہ مجھے تمھارے لیے ہی + قوم نوح - عاد - ثمود اور اُن کے مابعد لوگون کا سا حال کہین تمھارا نہو + اللہ تو اپنے بندون پر ظلم کرنا نہین چاہتا + لوگو ! مین تمھارے لیے قیامت کے دن سے ڈرتا ہون - جس دن تم لوگ موقف حساب سے پھرو گے پیٹھ دے کر دوزخ کی طرف تو تمھین کوئی اللہ سے بچا نہ سکے گا + اللہ جسے گمراہی مین چھوڑتا ہی کوئی اُسکا رہنما نہین ہوتا + تمھارے پاس پہلے یوسف ۱۲ کھلے کھلے احکام لے کر آیا تھا تم اُسکے لائے ہوے احکام مین ہمیشہ شک کرتے رہے + یہان تک کہ جب اُس کا انتقال ہو گیا تو تم کہنے لگے کہ کہ اس کے بعد بھی اللہ کوئی رسول نہ بھیجے گا + اسی طرح اللہ اُن فضول کار شکیون کو گمراہی مین چھوڑ دیتا ہی - جو بغیر کسی دلیل آئے ہوے اللہ کی نشانیون مین جھگڑتے ہین + یہ حرکت اُن کی اللہ اور ایمان والون کے نزدیک بہت ہی ناپسندیدہ ہی + ہر متکبر سرکش کے دل پر اسی طرح اللہ

۱۲ دیکھو سورۂ یوسف ۱۲ +

محل فرعون

مُہر کر دیتا ہی" + فرعون بولا " اے ہامان! میرے لیے ایک محل بنوا تاکہ مین آسمان پر جانے کے راستون پر پہونچون۔ اور موسیٰ کے معبود کو جھانک کر دیکھون اور مین تو موسیٰ کو جھوٹا سمجھتا ہون + فرعون کو اسی طرح اپنے بُرے کام اچھے دکھائی دیتے تھے اور راہ راست سے وہ روک دیا گیا تھا + فرعون کی تدبیرین برباد ہی ہونے والی تھین +

مومن آل فرعون

ع ۵ اُس مومن نے کہا " بھائیو! میری پیروی کرو مین تمھین کامیابی کی راہ دکھاؤن۔ لوگو یہ دنیاوی زندگی محض متاع قلیل ہی۔ رہنے کا گھر آخرت ہی + جو کوئی بُرائی کرے گا اُسے ویسا ہی بدلہ ملے گا۔ اور جو نیکی کرے گا مرد ہو یا عورت اور ایمان رکھتا ہو گا وہ جنت مین داخل ہوگا اور وہان اُسے بے حساب روزی ملے گی + لوگو کیا ہی مجھے کہ مین تمھین نجات کی طرف بُلاتا ہون اور تم مجھے آگ کی طرف بُلاتے ہو + تم مجھے اس لیے بُلاتے ہو کہ مین اللہ کے ساتھ کفر کرون اور جس کا مجھے علم نہین ہو اُسے اللہ کا شریک ٹھہراؤن۔ اور مین تمھین ایسے اللہ کی طرف بلاتا ہون جو زبردست بخشنے والا ہی + اس مین شبہہ نہین کہ تم مجھے ایسی چیز کی طرف بُلاتے ہو جو نہ دنیا اور نہ آخرت مین پکارے جانے کے لائق ہی + ہماری بازگشت بیشک اللہ کی طرف ہوگی۔ اور فضول کار دوزخ مین جائین گے + عنقریب تم سوچوگے کہ مین تم سے کیا کہتا تھا + اور مین تو اپنا کام اللہ کے سپرد کرتا ہون + بیشک اللہ بندون کا دیکھنے والا ہی " +

دوزخ

اُس مومن کو تو اللہ نے فرعونیون کے مکر سے بچا لیا + اور فرعونیون کو بُری سزا ملی + صبح اور شام یہ آگ کے سامنے لائے جاتے ہین۔ اور بروز قیامت ہم حکم دین گے " فرعونیون کو سخت ترین عذاب مین داخل کرو " + ایک وقت ہوگا جب دوزخی آگ مین جھگڑین گے اور کمزور لوگ متکبرون سے کہین گے " ہم دنیا مین تمھارے تابع تھے اب تم ہم پر سے تھوڑی سی آگ بھی ہٹا سکتے ہو؟ + متکبرین کہین گے " اب تو ہم سب اسی مین رہین۔ اللہ اپنے بندون کے بارے مین حکم دے چکا ہی " + پھر وہ سب دوزخی محافظان جہنم سے کہین گے " اپنے رب سے کہیے کسی دن تو وہ ہم پر عذاب مین کمی کر دیا کرے " + وہ جواب دین گے " کیا تمھارے رسول تمھارے پاس نشانیان نہین لائے تھے؟ + وہ کہین گے " ہان لائے تو تھے " + محافظ کہین گے " تمھین اللہ کو پکارو " + لیکن اُس دن کافرون کا پکارنا محض رائگان ہوگا +

ع ۶ ہم اپنے رسولون اور ایمان لانے والون کی مدد دنیاوی زندگی مین بھی کرتے ہین۔

ف ۱ دیکھو سورہ قصص ۲۸ رکوع ۴ +

اور اُس دن بھی مدد کرین گے جب گواہ کھڑے ہون گے + اُس دن ظالمون کو اپنی معذرت سے کچھ نفع نہ پہونچے گا + ظالمون پر لعنت ہی اور اُن کو بُرا گھر رہنے کیلئے گا + ہم نے موسیٰ کو ہدایت نامہ (توریت) دیا اور بنی اسرائیل کو اس کتاب کا وارث بنایا جس مین عاقلون کے لیے ہدایت اور نصیحت ہی + اے محمدؐ! صبر کر اللہ کا وعدہ بیشک سچا ہی - اور اپنے گناہون کی معافی مانگ اور شام و صبح اپنے رب کی حمد مین تسبیح کر + اللہ کی آیتون مین جو لوگ بغیر اس کے کہ اُن کے پاس کوئی دلیل ہو جھگڑتے ہین اُن کے دلون مین تکبر ہی - وہ اپنی مراد کو پہونچنے والے نہین ہین + اے محمدؐ! تو اِن لوگون کی شرارتون سے اللہ کی پناہ مانگ - وہ سب کی سُنتا اور سب کچھ دیکھتا ہی + آسمانون اور زمین کا بنانا آدمی کے دوبارہ پیدا کرنے سے زیادہ بڑا کام ہی - لیکن اکثر آدمی اسے نہین سمجھتے + اندھا اور آنکھون والا برابر نہین ہی + اسی طرح مومنین نیکوکار اور بدکار برابر نہین ہین + لوگو! تم بہت کم سوچتے ہو + قیامت ضرور آئے گی اس مین شک نہین ہی + لیکن اکثر آدمی اسکا یقین نہین کرتے + لوگو! تمھارا رب فرماتا ہی "تم مجھے پکارو مین تمھاری دعا قبول کرون گا + ہماری بندگی سے سرتابی کرنے والے عنقریب ذلیل ہو کر دوزخ مین جائینگے"

توریت نصیحت

ع ۷ لوگو! اللہ وہ ہی جس نے تمھارے لیے آرام کرنے کو رات اور روشنی دکھانے کو دن پیدا کیا + اللہ لوگون پر اپنا فضل رکھتا ہی - لیکن اکثر لوگ اُس کا شکر نہین کرتے + یہی اللہ تمھارا رب ہر شی کا پیدا کرنے والا ہی + اُس کے سوا کوئی معبود نہین ہی + پھر تم کدھر بہکے جاتے ہو؟ + اسی طرح اللہ کی آیتون سے انکار کرنے والے بہکتے رہتے ہین + اللہ ہی نے تمھارے لیے زمین کو جاے قرار اور آسمان کو چھت بنایا - اور اُسی نے تمھاری صورتین بنائین - اور اچھی صورتین تمھاری بنائین - اور عمدہ عمدہ چیزین تمھین کھانے کو دین + یہی اللہ تمھارا پروردگار ہی - بابرکت ہی - اللہ جو تمام عالمون کا پالنے والا ہی + وہی زندہ ہی - اُس کے سوا کوئی معبود نہین ہی - اُسی کے لیے تم لوگ دین خالص سمجھ کر اُسی کو پکارو + تمام تعریفین اللہ کے لیے ہین جو تمام عالمون کا پروردگار ہی + اے محمدؐ! تو اِن لوگون سے کہدے "جب میرے پاس میرے رب کی طرف سے دلیلین آگئین تو اللہ کے سوا تم جن کی پرستش کرتے ہو مجھے اُن کی بندگی کرنے سے ممانعت کی گئی ہی اور مجھے حکم دیا گیا ہی کہ پروردگار عالمین کا فرمانبردار رہون + اُسی نے تمھین مٹی سے پھر نطفے سے پھر خون بستہ سے بنایا - پھر تمھین بچہ شکم مادر سے نکالا پھر تمھین زندہ رکھتا ہی تاکہ تم

قدرت الٰہی

ط ۵ روز قیامت +

تجربۂ پیری | جوان ہو پھر بڈھے ہو جاؤ۔ اور کوئی تم مین اس کے پہلے ہی مرجاتا ہی + زائد دنون تک تم لوگ اس لیے زندہ رکھے جاتے ہو کہ وقت مقررہ موت تک تم پہونچو اور شاید قدرت الٰہی کو سمجھو + وہی جلاتا اور مارتا ہی۔ جب وہ کوئی امر کرنا چاہتا ہی تو صرف 'ہو' کہتا ہی اور وہ ہوجاتا ہی +

نصیحت | ع۸ اے محمدؐ! تو دیکھتا نہین کہ اللہ کی نشانیون مین جھگڑنے والے کدھر بہکے جارہے ہین + یہ کتاب الٰہی کو جھٹلاتے ہین اور اُن باتون کو بھی جھٹلاتے ہین جن کے لیے ہم نے اپنے پیغمبر بھیجے تھے یہ لوگ اُسوقت جان لین گے جب ان کی گردنون مین طوق اور زنجیرین پڑین گی اور آب گرم مین گھسیٹے جائین گے اور پھر آگ مین جھونکے جائین گے۔ پھر ان سے پوچھا جائے گا "کہان ہین وہ جنھین تم اللہ کے ساتھ شریک کرتے تھے؟" + یہ کہین گے "وہ ہم سے کھو گئے۔ بلکہ ہم پہلے اللہ کے سوا اور کسی کی پرستش کرتے ہی نہ تھے" + اسی طرح اللہ کافرون کو بدحواس کردے گا + اُن سے کہا جائے گا "یہ سزا ہی اُس کی کہ تم روے زمین پر ناحق خوشیان کرتے تھے اور اتراتے تھے۔ اب جہنم کے دروازون مین ہمیشہ کے لیے داخل ہو" + متکبرون کا بُرا ٹھکانا ہی + اے محمدؐ! تو صبر کر اللہ کا وعدہ بیشک برحق ہی + عذاب کے وعدے جو ہم کفار سے کرتے ہین ان مین سے بعض ہم تجھے دکھا دین یا دکھانے کے قبل ہم تجھے دنیا سے اُٹھا لین۔ بہرحال یہ لوگ تو ہماری طرف لائے جائین گے + اے محمدؐ! ہم نے تیرے پہلے بہت سے رسول بھیجے تھے۔ بعض کا حال ہم نے تجھکو

رسول کا نامعلوم اللہ | سُنایا اور بعض کا نہین سُنایا + کوئی رسول بے اذن اللہ کے کوئی نشانی (معجزہ) نہین لاسکتا تھا جب[1] اللہ کا حکم (قیامت) آئے گا تو حق پر فیصلہ کیا جائے گا اور اُسوقت جھوٹے خسارے مین ہین گے +

چارپائے | ع۹ لوگو! اللہ نے تمھارے لیے چارپائے بنائے کہ تم ان مین سے بعض پر سوار ہو اور بعض کو تم کھاتے بھی ہو + ان چارپایون مین تمھارے لیے اور بھی فائدے ہین۔ ان کے ذریعہ سے تم اپنی دلی حاجتون کو حاصل کرتے ہو اور ان پر اور کشتیون پر تم لدے ہوے پھرتے ہو + اللہ تمھین اپنی قدرت کی نشانیان دکھاتا ہی۔ اللہ کی کن کن نشانیون سے تم انکار کروگے؟ + کیا ان لوگون

امم سابقہ | نے زمین کی سیر نہین کی اور نظر نہین کی کہ ان سے پہلے جو لوگ گذرے ہین اُن کا کیا انجام ہوا وہ ان سے تعداد مین زیادہ تھے اور قوت اور اُن آثار مین جو وہ زمین پر چھوڑ گئے ان سے بڑھ کر تھے۔ لیکن اُن کی کمائی اُن کے کام نہ آئی + جب اُن کے رسول کھلی ہوئی دلیلین لیکر

[1] یون بھی ترجمہ ہوسکتا ہی یعنی جب حکم خدا (عذاب) آموجود ہوا تو اُمتون اور پیغمبرون مین انصاف کے ساتھ فیصلہ کردیا گیا اور جو لوگ برسر غلط تھے وہ خسارے مین رہے گے

اُن کے پاس آئے تو جو علم اُن کے پاس تھا اُس پر وہ نازان رہے اور اُنھین اُسی عذاب نے گھیر لیا جس سے وہ تمسخر کرتے تھے + جب اُنھون نے ہمارا عذاب دیکھا تو وہ کہنے لگے "اللہ واحد پر ہم ایمان لائے اور اپنے شرک سے انکار کرتے ہین" مگر ہمارا عذاب دیکھ کر اُن کا ایمان لانا اُن کے کام نہ آیا + یہی اللہ کا دستور ہی جو اُس کے بندون مین جاری ہی - اور نزول عذاب کے وقت وہی خسارے مین رہے جو منکر تھے +

سورۂ سجدہ

(مکّی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تصیحت

ع ۱ حٰم + مہربان اور رحم والے اللہ نے یہ قرآن اُتارا ہی - یہ ایک کتاب ہی جسکی آیتین تفصیل وار بیان کی گئی ہین - عربی زبان مین یہ قرآن سمجھدار لوگون کے لیے ہی + یہ بشارت اور ڈر کا سُنانے والا ہی - اکثرون نے ان مین سے منھ پھیر لیا ہو اور وہ نہین سنتے + اے محمد یہ لوگ تجھ سے کہتے ہین "جس طرف تو ہمین بلاتا ہی اُس طرف سے ہمارے دل پردہ مین ہین اور ہمارے کانون مین گرانی ہی اور ہم مین اور تجھ مین حجاب حائل ہی - تو اپنا کام کر اور ہم اپنا کام کر رہے ہین" + تو کہہ "مین بھی مثل تمھارے ایک آدمی ہون - میرے پاس وحی آئی ہی کہ معبود واحد کے سوا کوئی دوسرا معبود تمھارا نہین ہی - اُس کی طرف تم متوجہ ہو اور اُس سے بخشش مانگو" + مشرکون کے لیے جو زکوٰۃ نہین دیتے اور آخرت سے انکار کرتے ہین خرابی ہی + مومنین نیکوکار کے لیے دائمی ثواب ہی +

زکوٰۃ

قدرت الٰہی

ع ۲ اے محمد! تو ان لوگون سے پوچھ "کیا تم اُس اللہ سے انکار کرتے ہو جس نے دو دن مین زمین پیدا کی اور دوسرون کو اُس کا ہمسر بناتے ہو؟ + وہ پروردگار عالمین ہی + اُس نے زمین مین اوپر سے پہاڑ قائم کیے - اُس مین برکت دی - اور اُس مین روزی کا اندازہ

۵۱ اسمین فرشتون کی تسبیح اور سجدہ کا ذکر ہی + ۵۲ غیر ممنون کا ترجمہ دائمی یا غیر مقطوع کیا گیا ہی اور بے منت بھی اسکا ترجمہ ہو سکتا ہی اور اُس وقت جملہ یون ہوگا "مومنین نیکوکار کے لیے ثواب بے منت ہی"

کر دیا + اور یہ سب کچھ چار دن میں کیا + یہ سب مانگنے والون کے لیے[۵۱] برابر ہے + پھر اُس نے آسمان کی طرف توجہ کی جو اُس وقت دُھوین کی شکل مین تھا اور آسمان و زمین سے اُس نے کہا "خوشی یا نا خوشی سے مطیع ہو کر آؤ" + دونون بولے "ہم خوشی سے حاضر ہین" + پھر اللہ نے اُن دُھوؤن کے طبقات کے سات آسمان دو دن مین کر دیے اور ہر ایک آسمان مین اُس کا کام کارکنان قضا و قدر کو بتا دیا + ہم نے آسمان دنیا کو تارون سے آراستہ کیا اور محفوظ کیا + زبردست اور دانا اللہ کے باندھے ہوے یہ اندازے ہین + اے محمدؐ! یہ کفار مکہ انحراف کرین تو ان سے کہہ "عاد اور ثمود کے سے عذاب صاعقہ (کڑک) سے مین تمھین ڈراتا ہون" جب اُن کے آگے اور پیچھے بہت سے رسول آئے اور اُنھین سمجھانے لگے کہ "اللہ کے سوا تم کسی کو نہ پوجو" تو وہ کہنے لگے "ہمارا رب چاہتا تو فرشتے بھیجتا تم جو پیغام لائے ہو ہم تو اُسے نہین مانتے" + قوم عاد نے زمین مین ناحق تکبر کیا اور کہا "ہم سے قوت مین بڑھ کر اور کون ہے؟" کیا اُنھون نے خیال نہ کیا کہ جس اللہ نے اُنھین پیدا کیا وہ اُن سے قوت مین بڑھ کر ہے + وہ ہماری نشانیون سے انکار کرتے رہے + پھر اُن کی نحوست کے دنون مین ہم نے اُن پر تیز ہوا بھیجی کہ اس ذریعہ سے ہم رسوا کرنے والے عذاب کا مزہ اُنھین دنیاوی زندگی مین چکھائین اور آخرت کا عذاب تو اس سے بھی زیادہ تر رسوا کرنے والا ہوگا۔ اور اُسوقت اُنھین کچھ مدد نہ پہونچے گی + ثمود کو ہم نے راہ راست دکھائی تو اُنھون نے جہالت کو ہدایت پر ترجیح دی۔ پھر اُن کی بدکرداریون کے سبب سے ذلیل کرنے والے عذاب کی کڑک نے اُنھین مار ڈالا اور مؤمنون اور متقیون کو ہم نے بچا لیا +

ع دوزخ کی طرف جس دن اللہ کے دشمن ہانکے جائین گے اُس دن وہ لوگ[۵۲] علحدہ علحدہ کھڑے کیے جائین گے + یہان تک کہ جب وہ دوزخ کے پاس آئین گے تو اُن کے کان اور اُن کی آنکھین اور اُن کے چمڑے اُن کے خلاف اُن کے اعمال کی گواہیان دین گے + وہ اپنے چمڑون سے پوچھین گے "تم نے ہمارے برخلاف کیون گواہی دی؟" وہ کہین گے "جس اللہ نے ہر شی کو گویا کیا اُسی نے ہمین بھی گویا کیا + اُسی نے تم کو پہلی مرتبہ پیدا کیا تھا اور اب اُسی کی طرف تم پھر واپس لائے جاتے ہو + تم وقت ارتکاب گناہ پردہ داری کرتے تھے تو اس خیال سے نہین

کارکنان قضا و قدر

قوم عاد

قوم ثمود

گواہی اعضا

---

[۵۱] ع - اديم زمین سفرۂ عام اوست + مانگنے والون سے یا تو یہ مطلب ہے کہ دنیا سب کے لیے ہے لیکن جو خواہش اور کوشش جس چیز کی کرتا ہے اُسے پاتا ہے یا یہ کہ ہر ایک کی صورت سوال ہے اور موقع موقع سے ہر ایک اپنی ضروریات کو حاصل کرتا ہے +
[۵۲] یون بھی ترجمہ کیا گیا ہے "تو وہ جمع ہونے کے انتظار مین روکے جائینگے" +

کہ تمھارے کان اور آنکھین اور چمڑے تم پر گواہی دین گے بلکہ تمھارا گمان تو یہ تھا کہ اللہ تمھارے بہت سے اعمال کو نہ جانے گا + تم نے جو اپنے رب کی طرف سے یہ بدگمانی کی تھی اُسی نے تمکو ہلاک کیا اور تم خسارے مین آگئے ۵۰ پھر اگر وہ صبر کر کے خوش رہین گے تو بھی آگ اُن کا ٹھکانا ہوگا اور اگر وہ معافی چاہین گے جب بھی انھین معافی نہ دی جائے گی + ہم نے ان کفار کے ساتھ ہمنشین مقرر کیے ہین جو ان کے اگلے اور پچھلے حالات انھین اچھا ہی اچھا دکھاتے ہین اور ان کے پہلے بھی جنون اور آدمیون کی نافرمان اُمتین گذری ہین اُن کے شمول مین وعدۂ عذاب اِن کے حق مین بھی پورا ہو کر رہے گا۔ یہ لوگ بیشک نقصان پانے والے ہین

ع ۴ یہ کفار لوگون سے کہتے ہین "تم یہ قرآن نہ سُنا کرو اور جب وہ پڑھا جائے تو تم غل مچا دیا کرو۔ شاید تم اس تدبیر سے غالب رہو گے" ہم کفار کو ضرور عذاب شدید کا مزہ چکھائین گے اور انھین ان کے بُرے اعمال کی سزا دین گے + اللہ کے دشمنون کا بدلہ یہی دوزخ ہے۔ یہ اس مین ہمیشہ رہین گے + ہماری آیتون سے انکار کرنے کا یہی بدلہ ہے + کفار قیامت مین کہین گے "اے ہمارے رب! جنون اور آدمیون کو جنھون نے ہمین بہکایا تھا ہمین دکھا کہ ہم انھین اپنے پاؤن کے تلے روندین تاکہ وہ بہت ہی ذلیل ہون + جو لوگ اللہ کو اپنا رب کہتے ہین اور اس خیال پر ثابت قدم ہین اُن پر بوقت موت فرشتے اُترین گے اور کہین گے "خوف اور رنج نہ کرو۔ اور جنت کی خوشی مناؤ جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا + دنیاوی زندگی مین بھی ہم تمھارے مددگار تھے اور آخرت مین بھی مددگار رہون گے۔ وہان تم کو وہ شے جسے تمھارا دل چاہے گا موجود ہے گی۔ اور وہان جو تم مانگو گے پاؤ گے + بخشنے والے مہربان کی طرف سے یہ تمھاری ضیافت ہوگی" +

کفار مکہ

مومنین

ع ۵ اُس سے بہتر کس کی بات ہے جو اللہ کی طرف لوگون کو بلائے[۵۱]۔ نیک کام کرے اور کہے کہ مین اللہ کا بندۂ فرمانبردار ہون؟ + اے محمدؐ! بھلائی اور بُرائی برابر نہین ہو سکتی بُرائی[۵۲] کو بھلائی سے بدل ڈال تو اُسوقت تیرا دشمن بھی ایک دم سے تیرا دل سوز دوست ہو جائیگا یہ عقل صبر کرنے والون ہی کو عطا کی جاتی ہے اور جو بڑے خوش نصیب ہین وہی اسے پاتے ہین + اگر تجھے کوئی شیطانی چھیڑ چھاڑ پہونچے تو اللہ سے پناہ مانگ وہ سُنتا جانتا ہے + رات۔ دن۔ سورج اور چاند اللہ کی نشانیون مین سے ہین + لوگو! نہ تم سورج کو سجدہ کرو اور نہ چاند کو سجدہ

با دشمنان مدارا

---

[۵۱] اذان دینے والون کی شان مین یہ آیت اُتری ہے + [۵۲] با دوستان تلطف با دشمنان مدارا کی تعلیم ہے +

کرو۔ اور اُس اللہ کو سجدہ کرو جس نے ان کو پیدا کیا ہو۔ اگر تم اللہ کی خاص بندگی کرنا چاہو ۔ اے محمدؐ!
اگر یہ لوگ سرکشی کرین گے تو اللہ کے پاس عبادت کرنے والون کی کمی نہین ہے۔ تیرے رب
کے پاس جتنے فرشتے ہین وہ سب رات دن اُس کی تسبیح کرتے ہین اور تھکتے نہین + اے محمدؐ!
یہ بھی اُس کی نشانی ہو کہ تو زمین کو پژمردہ دیکھتا ہو اور جب ہم اُس پر مینھ برساتے ہین تو اُسے
جنبش ہوتی ہو اور وہ اُبھر چلتی ہو + جس اللہ نے یہ زمین زندہ کی ہو وہ قیامت مین مُردے کو بھی
جلائے گا۔ ہر شے پر اُسے قدرت ہو + جو لوگ ہماری آیتون مین کجی پیدا کرتے ہین وہ ہم سے مخفی
نہین رہ سکتے + قیامت کے دن جو آگ مین ڈالا جائے گا وہ اچھا یا وہ اچھا جو قیامت کے دن
بیخوف آئے؟ + لوگو! جو چاہو کرو۔ بیشک اللہ تمھارے اعمال دیکھتا ہو + جن لوگون نے نصیحت
(قرآن) پا کر اُس سے کفر کیا وہ ناری ہین + یہ قرآن بڑے پایہ کی کتاب ہو۔ باطل نہ اس کے
آگے سے اس کے پاس آتا اور نہ اس کے پیچھے سے آتا + حکیم محمود کی بھیجی ہوئی یہ کتاب ہو۔ اے
محمدؐ! تجھ سے وہی کہا جاتا ہو جو تجھ سے پہلے اور پیغمبرون سے کہا گیا تھا + تیرا رب بیشک بخشنے والا
اور دردناک عذاب بھی کرنے والا ہو + اگر ہم قرآن کو غیر عربی زبان مین اُتارتے تو یہ کفار کہتے
کہ اس کی آیتین کیون نہ مفصل ہماری ہی زبان مین بیان کی گئین + زبان قرآن عجمی ہو
اور ہماری زبان عربی ہو؟ + اے محمدؐ! تو ان لوگون سے کہہ دو مومنون کے لیے یہ قرآن
رہنما ہو اور شفا ہو۔ اور جو ایمان نہین رکھتے اُن کے کانون کے حق مین گرانی ہو۔ اور اُن کی
آنکھون کے حق مین نابینائی ہو۔ گویا دور سے انھین کوئی پکارتا ہو اور یہ کچھ نہین سُنتے +

ع ہم نے موسیٰ کو کتاب دی تھی تو اُس مین بھی اختلاف کیا گیا تھا + اے محمدؐ! اگر تیرے رب
کی طرف سے قیامت مین فیصلہ کرنے کا حکم پہلے صادر نہ ہوتا۔ تو ان کے اختلافِ باہمی کا فیصلہ
کبھی کا کر دیا گیا ہوتا + اس قرآن مین بھی ان لوگون کو بیشک شبہہ ہو جو انھین شک مین
ڈالتا ہو + اے محمدؐ! جس نے کوئی نیکی کی تو اپنے لیے کی اور برائی کی تو اپنے لیے کی۔ تیرا رب
بندون پر ظلم نہین کرتا +

قیامت
نصیحت

(پچیسوان پارہ)

اللہ ہی جانتا ہو کہ قیامت کب ہوگی۔ بے علم و ارادہ اللہ کے نہ خوشون مین پھل آتے اور نہ
کوئی مادہ حمل قبول کرتی اور نہ بچہ جنتی ہو + جس دن اللہ کفار سے پکار کر پوچھے گا کہ میرے شرکا

نصیحت

کہان ہین۔ تو وہ کہین گے "ہم نے تو عرض کر دیا کہ ہم مین سے کوئی واقف نہین ہی" اور
پہلے دنیا مین جنھین وہ لوگ اللہ کے سوا پوجتے تھے وہ ان سے گم ہو جائین گے اور وہ سمجھ
جائین گے کہ ان کو کہین جائے گریز نہین ہی + آدمی طلب خیر سے کبھی نہین تھکتا اور اُسے
اگر کوئی تکلیف پہونچتی ہی تو وہ نہایت مایوس اور نا امید ہو جاتا ہی اور اگر بعد سختی پہونچانے کے
اُسے ہم اپنی رحمت کا مزہ چکھلاتے ہین تو وہ کہتا ہی "مین تو اُسکا مستحق تھا۔ مجھے یہ گمان نہین
ہی کہ قیامت برپا ہوگی۔ اور اگر مجھے اپنے رب کی طرف جانا بھی ہوا تو اُس کے یہان بھی میرے
لیے اچھا ہی اچھا ہی" + جب قیامت آئے گی اُسوقت ہم اِن کافرون کو بتا دین گے کہ انھون نے
کیسے اعمال کیے تھے اور عذاب سخت کا مزہ انھین چکھائین گے + ہم جب انسان پر اپنا فضل
کرتے ہین تو وہ ہم سے مُنھ پھیر لیتا ہی اور کنارہ کش ہو جاتا ہی اور جب اُسے تکلیف پہونچتی ہی
تو وہ لمبی چوڑی دُعائین کرتا ہی + اے محمدؐ! تو ان لوگون سے کہہ "بھلا دیکھو تو اگر یہ قرآن
اللہ کے پاس سے آیا ہو اور تم اس سے کفر کرتے ہو تو اس مخالفت بعید مین رہنے والے سے
بڑھ کر گمراہ اور کون ہوگا؟" + عنقریب ہم ان لوگون کو اپنی نشانیان اطراف عالم مین اور
خود ان کی ذات مین دکھائین گے۔ یہان تک کہ انھین معلوم ہو جائے گا کہ یہ قرآن برحق
ہی + اے محمدؐ! کیا یہ تیرے لیے کافی نہین ہی کہ تیرا رب ہر شی پر خود گواہ ہی + جان لو کہ منکرین
اپنے رب کی ملاقات کو مشتبہ جانتے ہین + جان لو کہ اللہ کا علم ہر شی کو گھیرے ہوے ہی +

سورۂ شوریٰ [۴۲] [۱]

مکی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ع ۱ حٰمٓ ۚ عٓسٓقٓ + اے محمدؐ! اللہ زبردست حکمت والا تجھ پر اور تجھ سے پہلے جو پیغمبر گذرے ہین
اُن پر اسی طرح وحی نازل کرتا رہا ہی جس طرح یہ سورۃ اُس نے تجھ پر اُتاری ہی + آسمانون اور
زمین مین جو کچھ ہی اللہ ہی کا ہی + وہ بڑا عالی شان ہی + کچھ بعید نہین ہی کہ آسمان مارے ہیبت
کے اپنے اوپر کی طرف سے پھٹ جائین + فرشتے اپنے رب کی حمد مین تسبیح کرتے ہین اور زمین والون

وحی

---

[۱] اس سورہ مین شوریٰ کرنا شعار مومنین بتایا گیا ہی +

کے لیے بخشش مانگتے ہین + آگاہ رہو کہ اللہ بخشنے والا مہربان ہی + جنھون نے اللہ کے سوا دوسرے کو اپنا کارساز بنایا ہی اللہ اُن کا نگران ہی + اے محمدؐ! تو ان پر داروغہ نہین ہی + جس طرح ہم نے اور کتابین اتاری تھین اُسی طرح ہم نے تجھ پر قرآن عربی اتارا ہی کہ تو مکہ اور اُس کے گرد و نواح کے باشندون کو ڈرائے اور قیامت کے دن سے جس مین شبہہ نہین ہی خوف دلائے + اُس دن ایک گروہ جنت مین ہوگا اور ایک گروہ دوزخ مین ہوگا + اللہ چاہتا تو تمام لوگون کو ایک ہی گروہ بنا دیتا لیکن اللہ جسے چاہتا ہی اُسی کو اپنی رحمت مین داخل کرتا ہی + نافرمانون کا اُس دن کوئی دوست اور مددگار نہوگا + کیا ان لوگون نے اللہ کے سوا دوسرے کارساز بنا رکھے ہین ؟ ۔ اللہ ہی کارساز ہی ۔ وہی مُردون کو زندہ کرے گا ۔ اور وہی ہر شی پر قادر ہی +

ع ۲ لوگو! تم لوگ جس امر مین اختلاف کرتے ہو اُسکا فیصلہ اللہ کرے گا + وہی اللہ میرا رب ہی اور اُسی پر مین بھروسا کرتا ہون اور اُسی کی طرف مین رجوع کرتا ہون + اُس نے تمام آسمان اور زمین پیدا کیے + اُس نے تمھاری جنس سے تم لوگون کے جوڑے بنائے اور چارپایون کے بھی جوڑے بنائے ۔ اِس طرح وہ تمکو روے زمین پر پھیلاتا رہتا ہی + کوئی اُسی کا مثل نہین ہی ۔ وہ سنتا اور دیکھتا ہی + آسمانون اور زمین کی کنجیان اُس کے پاس ہین + وہ جس کے لیے چاہتا ہی رزق کو کشادہ اور تنگ کرتا ہی ۔ وہ ہر شی کو جانتا ہی + لوگو! تمھارے لیے اُس نے وہی دین مشروع کیا جسپر چلنے کا اُس نے نوح کو حکم دیا تھا ۔ اور جسکی نسبت اُس نے اے محمدؐ! تجھ پر بھی وحی بھیجی ہی اور جسے اُس نے ابراہیم ۔ موسیٰؑ اور عیسیٰ کو بتایا تھا کہ اسی دین کو قائم رکھنا اور اس مین تفرقہ نہ ڈالنا + اے محمدؐ! مشرکون پر یہ گران گذرتا ہی کہ تو انھین اس دین کی طرف بُلاتا ہی + اللہ جسے چاہتا ہی مقبول کر لیتا ہی ۔ اور جو اُس کی طرف رجوع کرتا ہی اُسے وہ اپنا راستہ دکھاتا ہی + اہل کتاب علم آنے کے بعد باہمی ضد کی وجہ سے جُدا جُدا فرقے ہو گئے + اے محمدؐ! تیرے رب کی طرف سے ایک وقت مقرر تک کا وعدہ پہلے سے نہوا ہوتا تو اُن مین فیصلہ کر دیا گیا ہوتا + اور جو لوگ اُن کے بعد کتاب الٰہی کے وارث ہوے وہ ایسے شک مین ہین جو انھین تردد مین ڈالے ہوے ہی + اے محمدؐ! تو لوگون کو اسی دین کی طرف بُلا اور تو خود بھی جیسا کہ تجھے حکم دیا گیا ہی اس پر قائم رہ + ان کی خواہشون کی پیروی نہ کر اور ان سے کہہ دے جو کتابین اللہ نے اتاری ہین میرا اُن پر ایمان ہی اور مجھے

حکم ملا ہی کہ مین تم مین عدل کرون - اللہ ہمارا اور تمھارا رب ہی ✤ ہمارے اعمال ہمارے
لیے ہین اور تمھارے اعمال تمھارے لیے ہین - ہم مین اور تم مین کوئی جھگڑا نہین ہی ✤ اللہ
ہم سب کو بروز قیامت جمع کرے گا اور اُسی کی طرف بازگشت ہوگی" ✤ جو لوگ اللہ کے بارے مین
بعد اس کے کہ لوگ اللہ کو مان چکے - جھگڑتے ہین اُن کی حجت اُن کے رب کے نزدیک باطل ہی
اُن پر اللہ کا غضب اور عذاب سخت ہوگا ✤ اللہ ہی نے کتابین برحق اُتارین اور شرع[۹۲] قائم
کی - اے محمدؐ! تجھے کیا معلوم ہی - شاید قیامت قریب ہی ہو ✤ قیامت پر یقین نہ کرنے والے
قیامت کے لیے جلدی مچا رہے ہین اور مومن اُس سے ڈرتے ہین اور اُسے برحق جانتے ہین ✤
آگاہ ہو کہ قیامت کے بارے مین جو لوگ جھگڑتے ہین وہ بڑی گمراہی مین ہین ✤ اللہ اپنے
بندون پر مہربان ہی جسے چاہتا ہی روزی دیتا ہی - وہ زبردست اور غالب ہی ✤

قیامت

ع جو آخرت کی کھیتی چاہتا ہی ہم اُس کی کھیتی بڑھاتے ہین ✤ اور جو دنیا کی کھیتی چاہتا ہی ہم
اُسے دنیا عطا کرتے ہین - اور آخرت مین اُس کا کچھ حصہ نہین ہوتا ✤ کیا اِن لوگون کے شرکا[۹۳]
نے اِن کے لیے دین مین ایسی شریعت قائم کی ہی جس کا حکم اللہ نے نہین دیا ✤ اگر قیامت کا
قطعی وعدہ نہ ہوا ہوتا تو ابھی اِن مین فیصلہ کر دیا جاتا ✤ ظالمون کے لیے بیشک آخرت مین
عذاب دردناک ہوگا ✤ اے محمدؐ! اُس روز تو دیکھے گا کہ ظالم اپنے اعمال کے وبال سے
ڈر رہے ہین اور وہ اُن پر واقع ہو کر رہے گا ✤ مومنین نیکوکار جنتون کے باغون مین
رہین گے اور جو کچھ وہ چاہین گے اُن کے لیے اُن کے رب کے پاس موجود ہوگا - یہ بڑا فضل
اللہ کا ہی ✤ اسی کی بشارت اللہ اپنے مومن نیکوکار بندون کو دیتا ہی ✤ اے محمدؐ! تو ان
لوگون سے کہہ دے "مین اس تبلیغ رسالت پر - قرابت دارون کی محبت کے سوا کوئی اور
اُجرت تو تم سے نہین مانگتا ہ" ✤ جو کوئی نیکی کرے گا ہم اُس مین خوبی اور زیادہ کر دین گے
اللہ بخشنے والا اور قدردان ہی ✤ اے محمدؐ! کیا لوگ تیری نسبت کہتے ہین کہ "یہ اس نے قرآن
کے بارے مین اللہ پر افترا باندھا ہی" ✤ اگر اللہ چاہتا تو تیرے دل پر مہر کر دیتا ✤ لیکن اللہ
تو اپنے کلام سے جھوٹ کو مٹاتا اور حق کو ثابت کرتا ہی ✤ بیشک اللہ دلون کی بات جانتا ہی ✤
وہی اپنے بندون کی توبہ قبول کرتا ہی - خطائین معاف کرتا ہی - اور تمھارے افعال کو

نصیحت

۹۱ یہ آیت اُن اہل کتاب کی شان مین ہی جو اہل عرب کو اُن کے مسلمان ہونے کے بعد دین محمدی سے بہکاتے تھے ✤ ۹۲ میزان کا ترجمہ ترازو ہی یہان مجازاً شرع ترجمہ کیا گیا ✤ ۹۳ شرکا سے مراد وہ معبودان باطل ہین جنھین کفار اللہ کا شریک ٹھہراتے تھے ✤

جانتا ہی - اور مومنین نیکوکار کی دعائین قبول کرتا ہی اور اپنا فضل اُن پر بڑھاتا ہی + اور کافرون کے لیے عذاب سخت ہی + اگر اللہ اپنے بندون کے لیے رزق کشادہ کردیتا تو وہ مُلک مین ضرور بغاوت کرتے - لیکن اللہ جتنا چاہتا ہی اتنا ہی رزق اُتارتا ہی + وہ اپنے بندون سے خبردار اور اُن کا نگران ہی + لوگون کے نا اُمید ہو جانے کے بعد وہی مینھ برساتا ہی اور اپنی رحمت پھیلاتا ہی - وہی کارساز اور محمود ہی + آسمانون اور زمین کا پیدا کرنا اور ان مین جتنے جانور اُس نے پھیلا رکھے ہین اُن کا پیدا کرنا اللہ کی قدرت کی نشانیون مین سے ہی + اور (بروز قیامت) جب وہ چاہے گا تو ان کے جمع کر لینے پر وہ قادر ہی +

ع ۴ لوگو! جو مصیبت تمھین پہونچتی ہی وہ تمھارے ہی افعال کی سزا ہی - اور بہت سی خطائین تمھاری اللہ معاف بھی کردیتا ہی + تم مُلک مین کہین بھاگ کر اللہ کو عاجز نہین کرسکتے اور نہ اللہ کے سوا کوئی دوسرا تمھارا کارساز اور مددگار ہی + اللہ کی قدرت کی نشانی یہ بھی ہی کہ دریا مین مثل پہاڑون کے جہاز دکھائی دیتے ہین + اللہ چاہے تو ہوا روک دے اور جہاز سمندر کی سطح پر کھڑے کے کھڑے رہجائین + تمام صبر اور شکر کرنے والون کے لیے اس مین قدرت الٰہی کی نشانیان ہین + یا وہ چاہے تو اہل جہاز کی بدکرداریون کی وجہ سے جہاز کو برباد کردے اور بہتیرون کے قصور سے درگذرے - اور بوقت تباہی جہاز ہماری آیتون مین جھگڑا کرنے والے جان لین کہ اُن کو کہین مفر نہین ہی + لوگو! جو کچھ تمھین دیا گیا ہی وہ حیات دنیا کا چند روزہ نفع ہی اور اللہ کے نزدیک جو اجر ہی وہ اس سے کہین بہتر ہی اور باقی رہنے والا ہی مگر یہ انھین لوگون کے لیے ہی جو مومن ہین اور اپنے رب پر بھروسا رکھتے ہین - کبائر گناہ اور بیحیائیون سے بچتے ہین اور غصہ آجاتا ہی تو معاف کرتے ہین - اپنے رب کا حکم قبول کرتے ہین - نماز پڑھتے ہین آپس مین مشورہ کرکے کام کرتے ہین اور ہم نے جو کچھ انھین روزی دی ہی اُسے خرچ کرتے ہین - اور جب اُن پر بیجا زیادتی کی جاتی ہی تو وہ بدلہ لیتے ہین + بُرائی کا بدلہ ویسی ہی بُرائی ہی - لیکن جس نے معاف کیا اور صلح کرلی تو اُس کا ثواب اللہ کے ذمے ہی - بیشک اللہ ظالمون کو دوست نہین رکھتا + مظلوم ہوکر جس نے بدلہ لے لیا اُس پر کوئی الزام نہین ہی + الزام اُن پر ہی جو لوگون پر ظلم کرتے ہین اور مُلک مین ناحق سرکشی کرتے ہین + ایسے لوگون کے لیے دردناک عذاب ہی + اگر کوئی صبر کر جائے اور دوسرون کی خطا بخشدے تو یہ ہمت کے کام ہین +

رزق
مینھ
سزائے اعمال
عفو خطا

ع۵ جسے اللہ گمراہی مین چھوڑ دے تو پھر اس کے بعد کوئی اُس کا مددگار نہین ہو سکتا + اے محمدؐ! تو بروز قیامت دیکھے گا کہ یہ ظالم جب عذاب دیکھین گے تو کہین گے "کیا دنیا مین پھر جانے کی کوئی راہ ہی؟" + تو انھین دیکھے گا کہ یہ عذاب پر پیش کیے جاتے ہین تو ذلت سے جھکے ہوے ہین اور کنکھیون سے دیکھ رہے ہین + اُس وقت ایمان والے کہین گے "بدنصیب وہ ہین جنھون نے اپنے آپ کو اور اپنے گھر والون کو اپنا بُرا نمونہ دکھا کر بروز قیامت تباہ کیا" + آگاہ ہو کہ ظالم عذاب دائمی مین رہین گے + کوئی حمایتی اُن کا اللہ کے سوا نہو گا کہ اُن کی مدد کرے + اللہ جسے گمراہی مین چھوڑ دے اُس کے لیے نجات کی کوئی راہ نہین ہی + لوگو! اُس دن کے آنے سے پہلے جو اللہ کی طرف سے ٹل نہین سکتا اپنے رب کا کہا مانو۔ اُس دن نہ تمھارے لیے کوئی پناہ کی جگہ ہو گی نہ تم سے انکار ہی کرتے بن پڑے گا + اے محمدؐ! اگر لوگ روگرانی کرتے ہین تو کیا ہم نے تجھے اُن کا محافظ بنا کر نہین بھیجا ہی ۔ تجھے صرف پیغام پہونچا دینا ہی + ہم جب انسان کو اپنی رحمت کی لذت چکھاتے ہین تو وہ اُس سے خوش ہو جاتا ہی۔ اور جب انھین کوئی مصیبت اُنکے اعمال کے سبب سے پہونچتی ہی تو وہ شکایت کرنے لگتا ہی۔ انسان بڑا ہی ناشکر گذار ہی + آسمانون اور زمین کی بادشاہت اللہ کے لیے ہی + جو چاہتا ہی وہ پیدا کرتا ہی + جسے چاہتا ہی وہ بیٹیان دیتا ہی اور جسے چاہتا ہی وہ بیٹے دیتا ہی۔ یا بیٹے اور بیٹیان دونون قسم کی اولاد انھین دیتا ہی اور جسے چاہتا ہی وہ بانجھ کر دیتا ہی۔ وہ دانا اور قادر ہی + کسی بشر کا یہ رتبہ نہین کہ اُس سے اللہ باتین کرے بجز اس کے کہ بذریعۂ وحی یا پردے کی آڑ سے باتین کرے یا کوئی رسول بھیجے جو اُسکے حکم سے اُس کی مشیت کے مطابق باتین کرے + وہ بیشک برتر اور حکمت والا ہی + اسی طرح اے محمدؐ! ہم نے تیری طرف اپنے حکم سے دین کی روح (قرآن) کی وحی بھیجی تجھے اس کے قبل خبر نہ تھی کہ کتاب کیا ہی اور ایمان کیا ہی۔ لیکن ہم نے اس قرآن کو ایک نور بنا دیا ہی کہ اس کے ذریعہ سے ہم اپنے جس بندے کو چاہتے ہین راہ راست دکھاتے ہین + اور بیشک تو لوگون کو سیدھی راہ دکھاتا ہی ۔ ایسے اللہ کی راہ جس کے لیے آسمانون اور زمین کی تمام چیزین ہین + آگاہ ہو کہ تمام کامون کا مرجع[۵] اللہ کی طرف ہی +

قیامت

انسان ناشکرگذار ہی

---

۵ اس لیے کہ تمام اسباب اُس تک منتہی ہوتے ہین یا اس لیے کہ بعد مرنے کے سب کو اُسی کے پاس جانا ہی +

سورۂ زخرف[۱]

(مکّی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نصیحت

ع۱ حٰمٓ ٭ قسم ہی اس کتاب (قرآن) واضح کی کہ ہم نے یہ قرآن بزبان عربی بنایا ہی تاکہ تم اہل عرب اسے سمجھو ٭ یہ قرآن اصل کتاب (لوح محفوظ) مین ہمارے یہان ہی ٭ یہ برتر ہی اور حکمت سے بھرا ہوا ہی ٭ کیا ہم اس خیال سے کہ تم قوم فضول کار ہو قرآن کو تم سے کنارے ہٹا لین گے ٭ حالانکہ اگلے لوگ بھی تمھاری ہی طرح کے تھے جن مین بہت سے پیغمبر ہم نے بھیجے تھے ٭ کوئی پیغمبر اُن کے پاس ایسا نہین آیا جس سے انھون نے مسخراپن نہ کیا ہو بہتیرے تھین جو کہ وہ کفار مکہ سے بڑھ کر زبردست تھے ہمنے پکڑ کر ہلاک کیا اور ان اگلون کے قصے گذر چکے ہین ٭ اے محمدؐ! اگر تو ان لوگون سے پوچھے کہ آسمانون اور زمین کا خالق کون ہی تو یہ اُسی غالب اور دانا اللہ کی طرف پیدا کرنا منسوب کرین گے جس نے زمین کو تمھارے لیے فرش بنایا اور تمھارے لیے اُس مین راہین بنائین کہ تم راہ پاؤ اور پانی آسمان سے ایک اندازہ کے ساتھ اتارا پھر شہر مُردہ کو اُس سے زندہ کیا ٭ اسی طرح تم قبرون سے بروز قیامت پھر نکالے جاؤ گے ٭ اُسی نے ہر قسم کی چیزین بنائی ہین تمھاری سواری کے لیے کشتیان بنائین اور جانور ایسے بنائے کہ تم اُن کی پیٹھ پر اچھی طرح سے بیٹھو ٭ اور پھر اُس پر بیٹھ کر اپنے رب کی نعمت یاد کرو اور کہو وہ پاک ہی وہ ذات جس نے اسے ہمارے بس مین کیا ورنہ ہم تو اسے اپنے قابو مین نہین رکھ سکتے تھے ٭ بیشک ہمین اپنے رب کی طرف پھر واپس جانا ہی" ٭ لوگون نے اللہ کے بندون مین سے فرشتون کو اللہ کا لخت جگر (اولاد) قرار دے رکھا ہی ٭ انسان بیشک صریح ناشکر گذار ہی ٭

کافرون سے سوال وجواب

ع۲ کافرو! کیا اللہ نے اپنی مخلوق مین سے اپنے لیے بیٹیان پسند کین اور تمھارے لیے لڑکے پسند کیے ؟ ٭ حالانکہ اگر ان مین سے کسی کو لڑکی پیدا ہونے کی جس کی تہمت وہ رحمان پر رکھتا ہی مبارکباد دیجائے تو منھ اُس کا مارے غم کے تاریک ہو جائے گا ٭ کیا اللہ لڑکی اختیار کرے گا جو زیور مین پلے اور جھگڑے مین اظہار مدعا نہ کر سکے ٭ یہ کفار فرشتون کو جو رحمٰن (اللہ) کے

---

[۱] اس مین دلائل توحید اور رد مشرکین کا مفصل بیان ہی ٭

بندے ہین مونث کہتے ہین + توکیا یہ اُن کی پیدائش کے وقت موجود تھے ؟ + ان کا یہ مقول قلمبند کیا جاتا ہے - اور قیامت مین ان سے بازپرس ہوگی + یہ کہتے ہین "اگر رحمٰن (اللہ) چاہتا تو ہم غیر کی پرستش نہ کرتے" + ان کو معاملات تقدیر کا کوئی علم نہین ہے یہ محض اٹکل سے بات کرتے ہین + کیا ہم نے کوئی کتاب اس کے پہلے انھین دی ہے جس سے یہ دلیل پکڑتے ہین ؟ نہین - بلکہ یہ کہتے ہین "ہم نے اپنے باپ اور دادا کو اسی طریقے پر پایا اور ہم اُن کے قدم بقدم راہ راست پر جا رہے ہین" + اے محمدؐ! جب کبھی تجھ سے پہلے کسی گاؤن مین ہم نے کوئی ڈرانے والا رسول بھیجا تو اُس سے بھی وہان کے دولتمندون نے یہی کہا تھا کہ ہم نے اسی طریقہ پر اپنے باپ دادا کو پایا اور ہم قدم بقدم اُن کی پیروی کر رہے ہین + اس پر وہ پیغمبر کہتے تھے "تم نے جس طریقے پر اپنے باپ دادا کو پایا اُس سے زیادہ سیدھا طریقہ مین تمھین بتاؤن کیا جب بھی تم اُسی پرانے طریقے پر چلوگے؟" + تو وہ جواب دیتے تھے "جو دین تم لائے ہو اُسے ہم نہ مانین گے" + بالآخر ہم نے اُن سے انتقام لیا۔ اے محمدؐ! تو دیکھ جھٹلانے والون کا کیسا انجام ہوا +

نصیحت

ع ۲ ایک وقت تھا کہ ابراہیم نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے کہا "مین تمھارے معبود سے بیزار ہون مگر جس ذات نے مجھے پیدا کیا وہی مجھے راہ دکھائے گا" + اس بات (عقیدہ) کو ابراہیم نے اپنے بعد بھی بذریعۂ وصیت باقی رکھا۔ تاکہ لوگ اللہ کی طرف رجوع رہین[۵۱] + ہم نے اہل عرب کو اور ان کے باپ دادا کو دنیا مین فائدہ پہونچایا یہان تک کہ ان کے پاس یہ قرآن اور رسول ظاہر آیا + جب ان کے پاس قرآن آیا تو یہ کہتے ہین "یہ جادو ہے۔ ہم اسے نہ مانین گے" + اور یہ بھی کہتے ہین "ان دو بستیون[۵۲] کے کسی اور بزرگ آدمی پر یہ قرآن کیون نہ اُترا ؟ + اے محمدؐ! کیا یہ لوگ تیرے رب کی رحمت کے تقسیم کرنے والے ہین ؟ + ہم نے ان کی روزی حیات دنیا مین ان پر تقسیم کر دی اور ایک سے بڑھکر دوسرے کا درجہ بلند کیا کہ ان مین سے ایک دوسرے کو مطیع بنالے + تیرے رب کی رحمت (نبوت) بہتر ہے اُن تمام چیزون سے جو یہ لوگ جمع کرتے ہین + اور اگر یہ نہ ہوتا کہ تمام آدمی ایک ہی طریقے کے ہو جائین گے تو منکرین رحمٰن (اللہ) کی چھتین اور اُس پر چڑھنے کے زینے اور اُن کے گھرون کے دروازے اور اُن کے بیٹھنے کے تخت ہم نقرئی بلکہ طلائی کر دیتے + یہ سب

دنیا کے مزے

[۵۱] اہل تشیع نے اس مقام پر باپ سے چچا مراد لی ہے + [۵۲] یعنے مکہ اور طائف +

محض چند روزہ زندگی کے فائدے ہین۔ اور آخرت کے مزے اے محمدؐ! تیرے رب کے پاس
پرہیزگارون کے لیے ہین +

شیاطین انسان

ع ۴ جو کوئی رحمٰن (اللہ) کے ذکر سے غفلت کرتا ہی اُس پر ہم ایک شیطان مسلط کردیتے
ہین وہی اُس کا ہمنشین رہتا ہی + یہ شیاطین ان غافلون کو راہ راست سے روکتے ہین
اور غافلین سمجھتے ہین کہ ہم راہ راست پر ہین + یہان تک کہ جب وہ ہمارے پاس قیامت
مین آئین گے تو وہ اُن شیاطین سے کہین گے "کاش میرے اور تیرے درمیان مین
پورب اور پچھم کا فاصلہ رہتا۔ شیطان کیا ہی بُرا ہمنشین ہی + اُسوقت گنہگارون سے
کہا جائے گا۔ جب تم نے دنیا مین نافرمانیان کین تو آج تمھارا اور تمھارے ساتھی شیطان کا
ایک ساتھ مبتلائے عذاب ہونا تمھین کچھ نفع نہ دے گا + اے محمدؐ! کیا تو بہرون کو سُنا سکتا ہی
اور اندھون کو اور اُن لوگون کو جو صریح گمراہی مین ہین راہ راست دکھا سکتا ہی + خواہ ہم
تجھے دنیا سے اُٹھا لین اور ان سے انتقام لین یا ہم تجھے وہ عذاب دکھائین جسکا ہم نے

نبیؐ کی تسلی و تشفی

ان کے لیے وعدہ کیا ہی۔ ہمکو ان پر قدرت ہی + اے محمدؐ! جو قرآن تیری طرف وحی کیا جاتا ہی
اُسے تو مستحکم پکڑ۔ تو راہِ راست پر ہی + یہ قرآن تیرے اور تیری قوم کے لیے نصیحت ہی +
عنقریب قیامت مین اس کی بابت تم سب سے بازپرس کی جائے گی + اے محمدؐ! تجھ سے
پہلے جو پیغمبر اپنے ہم نے بھیجے تھے اُن سے [۱] پوچھ کہ "رحمٰن (اللہ) کے سوا کوئی اور معبود ہی
جسے پرستش کے لیے ہم نے بنایا ہی؟" +

حضرت موسیٰؑ اور فرعون

ع ۵ ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیون کے ساتھ فرعون اور اُس کے سردارون کی طرف
بھیجا تو موسیٰ نے کہا "مین پروردگار عالمین کا بھیجا ہوا ہون" + اور جب اُس نے میری
نشانیان اُنھین لا دکھائین تو وہ ہنسنے لگے۔ ہم نے انھین ایک سے ایک بڑھکر نشانیان
دکھائین۔ اور پھر ہم نے اُن پر عذاب نازل کیا کہ شاید وہ باز آئین + ان لوگون نے عذاب
دیکھ کر موسیٰ سے کہا "اے جادوگر! اپنے رب سے ہمارے لیے دعا کر کہ اُس نے قبول دعا کا
تجھ سے وعدہ کر رکھا ہی۔ ہم راہ پر آجائین گے" + جب ہم نے اُن سے عذاب ہٹا لیا تو وہ عہد
توڑنے لگے + فرعون نے اپنی قوم سے کہا "لوگو! کیا مُلکِ مصر میرا نہین ہی؟ + یہ نہرین میرے
محل کے نیچے بہتی ہین۔ کیا تم دیکھتے نہین؟ + اس مرد ذلیل سے مین بہتر نہین ہون

[۱] یعنی اُن کے معتقدات جو کتابون مین لکھے ہوئے ہین دیکھ +

جو صاف بات بھی نہیں کر سکتا؟[1] اس پر آسمان سے سونے کے کنگن کیون نہین اُترے یا فرشتے جمع ہو کر اس کے ساتھ کیون نہین آئے ؟" غرضکہ فرعون نے اپنی قوم کو بہکا دیا اور وہ اُس کے کہنے مین آگئی وہ قوم نافرمان تھی ہی ۔ جب اُن لوگون نے ہمین غصہ دلایا تو ہم نے اُن سے انتقام لیا اور سب کو پانی مین ڈبو دیا ۔ اور پھر انھین ہم نے گیا گذرا کر دیا اور آنے والی نسلون کے لیے ضرب المثل بنا دیا ۔

حضرت عیسیٰ

ع اے محمدؐ! جب ابن مریم (عیسیٰ) کی مثال بیان کی گئی تو تیری قوم اُسے سنکر یکایک کھلکھلا اٹھی اور کہنے لگی "ہمارے بت اچھے یا عیسیٰ؟" یہ تیرے لیے عیسیٰ کی مثال نہین بیان کرتے صرف جھگڑا کرتے ہین ۔ بلکہ یہ لوگ جھگڑالو ہین ۔ عیسیٰ بھی ہمارا ایک بندہ تھا ہم نے اُس پر احسان کیا اور بنی اسرائیل کے لیے اُسے اپنی قدرت کا نمونہ بنایا ۔ اگر ہم چاہتے تو تمھین لوگون مین سے فرشتے بناتے جو زمین مین خلیفہ بنتے ۔ بیشک وہ (عیسیٰ) ایک دلیل[2] ہے قیامت کی ۔ اے محمدؐ! تو لوگون سے کہدے "تم لوگ قیامت کے آنے مین شک نہ کرو میری پیروی کرو یہی راہِ راست ہے ۔ شیطان تمھین اس سے نہ روکے ۔ وہ تمھارا صریح دشمن ہے ۔ عیسیٰ جب نشانیان لیکر آیا تو کہنے لگا "مین تمھارے پاس حکمت لایا ہون تاکہ بعض امر جس مین تمھین اختلاف ہے مین تمھین سمجھا دون ۔ اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو ۔ وہ اللہ میرا اور تمھارا رب ہے ۔ اُس کی بندگی کرو ۔ یہی سیدھی راہ ہے" پھر اُن مین سے بہت سے لوگون نے باہم اختلاف کیا ۔ جو لوگ سرتابی کرتے ہین اُن کے حال پر روزِ قیامت کے دردناک عذاب کے اعتبار سے افسوس ہے ۔ کیا انھین قیامت ہی کا انتظار ہے کہ وہ ناگاہ ان پر آجائے اور انھین خبر نہ ہو ۔ پرہیزگارون کے سوا اور جتنے آپس مین دوستی رکھنے والے ہون گے اُس دن ایک دوسرے کا دشمن ہو جائے گا ۔

اہل جنت

ع ہم پرہیزگارون سے کہین گے "اے میرے بندو! میری آیتون پر ایمان لانے والو! اور فرمانبرداری کرنے والو! آج تم کو کوئی خوف نہین ہے اور نہ تم آزردہ خاطر ہوگے تم اور تمھاری بیبیان خوشی خوشی جنت مین داخل ہون ۔ سونے کی رکابیان اور پیالے اُن کے سامنے آئین گے اور اُس مین وہی شے ہوگی جسے اُن کے دل چاہتے ہون گے اور

[1] حضرت موسیٰ کی زبان مین لکنت تھی ۔ [2] یعنی جس طرح بے باپ کے حضرت عیسیٰؑ پیدا ہوئے اسی طرح قیامت مین ہم مردے زندہ ہونگے یا یہ کہ قرب قیامت مین حضرت عیسیٰؑ پھر دُنیا مین آئین گے جیسا کہ احادیث مین مذکور ہے ۔

جو اُن کی آنکھون کو بھلی معلوم ہوگی + اُن سے کہا جائے گا "تم ہمیشہ یہان رہوگے + یہ وہی جنت ہی جس کے وارث تم اپنے اچھے اعمال کی وجہ سے ہوے ہو + تمھارے لیے یہان بہت سے میوے ہین جن مین سے تم کھا رہے ہو" + گنہگار البتہ عذاب جہنم مین ہمیشہ رہین گے جو اُن پر سے کم نہوگا۔ اور وہ اُس مین مایوس رہین گے + ہم نے اُن پر ظلم نہین کیا بلکہ وہ خود ظالم تھے + دوزخی پکارین گے "اے مالک جہنم! ایسی تدبیر کرو کہ تمھارا رب ہمین موت دے" + تو مالک جواب دے گا "تمھین اسی حال مین رہنا ہی" + اے کفار مکہ! ہم نے تمھارے پاس دین حق بھیجا ہی لیکن تم مین سے اکثر لوگ حق بات سے ناخوش ہوتے ہین + کیا کفار نے کوئی بات ٹھہرا رکھی ہی؟ یہ سمجھے رہین کہ ہم نے بھی کچھ ٹھہرا رکھا ہی + کیا یہ لوگ سمجھتے ہین کہ ہم ان کے بھید اور مشورے کو نہین سنتے؟ + ہم ضرور سنتے ہین اور سنتے ہی نہین بلکہ ہمارے رسول (ملائکہ) ان کے پاس رہتے ہین اور لکھ لیا کرتے ہین + اے محمدؐ! تو ان لوگون سے کہہ "اگر رحمن (اللہ) کے کوئی لڑکا[۵۱] ہوتا تو مین سب کے پہلے اُس کی بندگی کرتا + آسمانون اور زمین کا مالک جو عرش کا بھی مالک ہی تمھاری باتین بنانے سے پاک ہی + اے محمدؐ! تو ان لوگون کو بکنے اور کھیلنے دے۔ یہان تک کہ یوم موعود قیامت ان کے سامنے آئے + وہی آسمان مین بھی معبود ہی اور وہی زمین مین بھی معبود ہی۔ وہ حکیم دانا ہی + پاک ہی وہ ذات جس کی بادشاہت آسمانون اور زمین اور اُن کی درمیانی چیزون پر ہی۔ اُسی کو قیامت کا علم ہی۔ اور اُسی کی طرف تم سب رجوع کروگے + جنھین مشرک اللہ کے سوا پکارتے ہین وہ سفارش نہین کرسکتے۔ ہان[۵۲] جنھون نے حق پر گواہی دی اور اللہ کی وحدانیت اور اپنی عبودیت سے وہ واقفیت رکھتے ہین وہ شفاعت کرسکتے ہین + اے محمدؐ! اگر تو ان کفار سے پوچھے کہ انھین کس نے پیدا کیا ہی تو یہی کہین گے "اللہ نے" + پھر کہان بہکے جا رہے ہین؟ + قسم ہی پیغمبر[۵۳] کے "یا رب" کہنے کی کہ یہ لوگ ایمان نہین لائین گے + اے محمدؐ! ان کی طرف سے مُنھ پھیرلے اور کہہ "سلامتی رہے" یہ منکرین آگے چل کر قیامت مین جان لین گے +

اہل دوزخ

کراماً کاتبین

شفاعت

---

۵۱ یعنی اللہ صاحب اولاد نہین ہی۔ اگر وہ صاحب اولاد ہوتا تو مجھے لوگ دیکھتے کہ مین اُسکی اولاد کی بندگی کرتا ہون + ۵۲ یون بھی ترجمہ کیا گیا ہی "ہان جو لوگ صدق دل سے امر حق (کلمۂ توحید) کے قائل ہین اُنکی شفاعت (سفارش) فرشتے کرین گے" + ۵۳ یون بھی ترجمہ ہوا ہے "محمدؐ کا قول ہے۔ یہ لوگ ایمان نہین لائین گے"

سورۂ دخان[۴۴]

(مکی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شب نزول قرآن

ع حٰمٓ + قسم ہی اس کتاب (قرآن) واضح کی کہ ہم نے اسے شب[۹۱] مبارک مین آتارا ہی ہمین اس سے لوگون کو ڈرانا ہی + اس مبارک رات مین تمام امر محکم تصفیہ پاتے ہین + حکم ہمارے پاس سے صادر ہوتا ہی + ہمین رسول بھیجنا تھا + اے محمدؐ! یہ رحمت تھی تیرے رب کی جو اس نے اپنے بندون پر کی + وہ سُنتا جانتا ہی + وہ آسمانون اور زمین اور اُن کی درمیانی چیزون کا مالک ہی۔ اگر تم یقین کرو + اُس کے سوا کوئی معبود نہین ہی۔ وہی جلاتا اور مارتا ہی + وہ تمھارا اور تمھارے اگلے باپ دادا کا رب ہی + لیکن یہ لوگ شک مین پڑے کھیل رہے ہین + ای محمدؐ! تو انتظار کر اُس دن کا کہ آسمان ایک دھوان[۹۲] سا ظاہر ہوا اور سب لوگون کو ڈھانک لے + یہ دردناک عذاب ہی + اسے دیکھ کر منکرین بھی دعائین کرین گے "اے ہمارے رب! ہم سے عذاب ہٹا دے ہم تجھ پر ایمان لائے ہین + لیکن اس سے انھین کیا نصیحت ہوگی؟ ان کے پاس سمجھانے والا رسول آیا تو اُس سے انھون نے منھ پھیر لیا اور کہا یہ سکھایا ہوا۔ دیوانہ ہی! لوگو! ہم یہ عذاب چند روز کے لیے ہٹا دین گے مگر تم پھر وہی کفر کروگے + پورا بدلہ ہم اس دن لین گے جب ہم بڑی سخت گیری کرین گے۔ ہم انتقام بھی لیتے ہین + ان کے پہلے ہم نے قوم فرعون کو آزمایا تھا۔ اُن کے پاس رسول بزرگ (موسیٰ) آیا تھا + اُس نے فرعونیون سے کہا

موسیٰ و فرعون

تمھارے اللہ کے بندون (بنی اسرائیل) کو میرے حوالے کردو + مین تمھارے لیے امانت دار رسول ہون + اللہ سے سرکشی نہ کرو + مین تمھارے پاس ایک دلیل ظاہر لایا ہون + مین اپنے اور تمھارے رب سے پناہ مانگتا ہون اس سے کہ تم مجھے سنگسار کرو + تم مجھ پر ایمان نہین لاتے

---

۹۱ اس مین دخان کا ذکر ہی۔ دخان کے معنی دھوان دود + ۹۲ بعضون نے اسے شب قدر خیال کیا ہے اور بعضون نے پندرھوین شعبان تصور کیا ہے۔ دیکھو دیباچہ دفعہ ۱۱ + ۹۳ بعضون کے نزدیک یہ پیشینگوئی تھی قحط کی جو آن حضرت کے زمانہ مین واقع ہوچکی تھی۔ سات برس تک بارش نہین ہوئی اور دھوپ اور گرمی ایسی پڑتی تھی کہ گویا دھوان نکلتا تھا + تیز دھوپ ہو تو دوپہر کو دور سے دھوان نکلتا نظر آتا ہی + اور بعضون کے نزدیک آثار قیامت کا یہ بیان ہے +

تو مجھ سے تعرض نہ کرو" + پھر موسیٰ نے اپنے رب سے دعا کی "یہ مجھے بچا یہ شریر لوگ ہین" + حکم ہوا "راتون رات ہمارے بندون (بنی اسرائیل) کو نکال لے جا - فرعونیون کی طرف سے تم لوگون کا تعاقب کیا جائے گا + دریا کو ٹھہرا ہوا چھوڑکر پار ہوجانا - یہ لوگ ڈبو دیے جائین گے" + فرعونیون نے کیسے کیسے باغ - نہرین - کھیت - بڑے بڑے مکانات اور نعمتین چھوڑین جن مین وہ عیش کرتے تھے + ہم ایسا ہی کیا کرتے ہین + پھر ہم نے اُن سب کا وارث دوسرے لوگون کو بنایا + پھر فرعونیون پر آسمان اور زمین کو کبھی رقت نہ آئی + اور نہ اُن کو توبہ یا انفعال کی مہلت ملی +

ع۲ بنی اسرائیل کو اُس ذلت کے عذاب سے جو فرعون کی طرف سے اُن پر ہوتا تھا ہم نے نجات دی - فرعون سرکش اور فضول کار تھا + ہم نے بنی اسرائیل کو بوجہ اُن کے علم[۵۱] کے تمام عالم پر برگزیدہ کیا اور اُن کو نشانیان[۵۲] عطا کین - جن مین اُن کے ایمان کی کھلی کھلی آزمائش تھی + یہ کفار مکہ تو مسلمانون سے کہتے ہین "ایک ہی مرتبہ ہمکو ہمیشہ کے لیے پہلا مرنا ہی ہم پھر اُٹھائے نہ جائین گے + تم اگر سچے ہو تو ہمارے باپ دادا کو جلاکر ہمارے سامنے لاؤ" کیا یہ لوگ بڑھکر ہین یا تُبّع کی قوم - اور وہ لوگ جو ان سے پہلے گذرے ہین ؟ + ہم نے انھین برباد کیا - وہ گنہگار تھے + ہم نے آسمانون اور زمین اور اُن کی درمیانی چیزون کو بطور کھیل کے پیدا نہین کیا ہی + ہم نے انھین بمصلحت پیدا کیا ہی لیکن اکثر لوگ نہین سمجھتے + بیشک فیصلہ کا دن (قیامت) ان سب کے دوبارہ زندہ ہونے کا وقت مقرر ہی + اُس دن کوئی دوست کسی دوست کے کچھ کام نہ آئے گا اور نہ لوگون کو مدد پہونچے گی مگر جس پر اللہ رحم کرے وہ منصور ہو سکتا ہی + بیشک وہ غالب رحم والا ہی +

ع۳ بیشک زقوم کا درخت دوزخ مین گنہگارون کی خوراک ہوگی - گویا وہ پگھلا ہوا تانبا ہوگا + کہ گرم پانی کی طرح شکم مین اُبلے گا + فرشتون کو حکم دیا جائے گا "پکڑو اسے اور پھر گھسیٹ کر لیجاؤ اسے وسط جہنم مین اور پھر اس کے سر پر کھولتا ہوا پانی ڈال کر سزا دو" + اور دوزخی سے کہا جائے گا "اس عذاب کے مزے چکھ + ہمارے یہان تو بڑی قدر اور منزلت والا ہی + یہی وہ دوزخ ہی جس مین تم لوگ شک کرتے تھے" + بیشک پرہیزگار امن والے

قوم تُبّع

قیامت

درخت زقوم

دوزخیون

[۵۱] بجائے "بوجہ اُن کے علم" کے "سمجھ کر" بھی ترجمہ ہو سکتا ہے + [۵۲] من و سلوےٰ وغیرہ + [۵۳] تقویٰ +

جنت | مقام باغون اور چشمون مین - سندس اور استبرق (ریشم کے مہین اور دبیز لباس) پہنے ہوے رہین گے اور ایک دوسرے کے آمنے سامنے بیٹھے رہین گے + ایسا ہی ہوگا + سیاہ چشم حورون سے ہم اُن کے نکاح کر دین گے + اطمینان سے ہر قسم کے میوے وہ اُس مین طلب کرین گے + موت جو پہلے انھین دنیا مین آئی تھی اُس کے سوا پھر وہان وہ تلخی موت نہ چکھین گے اللہ عذاب دوزخ سے انھین محفوظ رکھے گا + اے محمدؐ! تیرے رب کا یہ فضل ہوگا + یہ بڑی کامیابی ہوگی + اے محمدؐ! ہم نے یہ قرآن تیری زبان مین آسان کر دیا ہی تاکہ یہ اہل عرب سمجھ کر

قرآن بزبان اہل عرب | نصیحت پکڑین تو بھی نتیجہ کا انتظار کر یہ بھی انتظار کر رہے ہین +

سورۂ جاثیہ[1]

(مکی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قدرت الٰہی | حٰمٓ + یہ کتاب (قرآن) غالب حکمت والے اللہ کی طرف سے اتری ہی + آسمانون اور زمین مین مومنین کے لیے قدرت الٰہی کی نشانیان ہین + لوگو! تمھارے پیدا کرنے مین اور روے زمین پر جانورون کے پھیلانے مین یقین کرنے والون کے لیے قدرت الٰہی کی نشانیان ہین + رات اور دن کے ردوبدل مین اور آسمان سے روزی (مینھ) اترنے مین کہ اللہ زمین مردہ کو اُس سے زندہ کرتا ہی اور ہواؤن کے پھیرنے مین سمجھدارون کے لیے

قدرت الٰہی | قدرت الٰہی کی نشانیان ہین + اے محمدؐ! یہ اللہ کی آیتین ہین جنھین ہم ٹھیک ٹھیک تجھے پڑھ کر سُناتے ہین + اب اللہ اور اللہ کی آیتون کے بعد یہ لوگ کس بات پر ایمان لائین گے؟ + ہر ایک مفتری گنہگار پر افسوس ہی کہ اللہ کی آیتین اُسے سُنائی جاتی ہین تو وہ انھین سُنکر بحالت تکبر کفر پر اڑا رہتا ہی - گویا اُس نے انھین سُنا ہی نہین + اے محمدؐ! تو اُسے عذاب الیم کی بشارت دے + کفر پر اڑنے کے علاوہ جب وہ ہماری آیتون کی خبر پاتا ہی تو اُن سے تمسخر کرتا ہی - ایسے ہی لوگون کے لیے ذلیل کرنے والا عذاب ہی + ان کے پیچھے جہنم ہی - ان کی کمائی دنیا کی ذرا بھی ان کے کام نہ آئے گی - اور نہ وہ معبود کام آئین گے جنھین اللہ کے سوا

[1] اس سورہ مین لفظ جاثیہ آیا ہے جس کے معنی ہین "زانو کے بھل گری ہوئی" +

انھون نے کارساز ٹھہرا رکھا تھا - ان پر بڑا عذاب ہوگا + یہ قرآن رہنمائی ہی - جو لوگ اپنے رب کی آیتون سے کفر کرتے ہین اُن کو عذاب کی دردناک سزا ہونے والی ہی +

قدرت الٰہی

ع۲ اللہ وہ ہی جس نے سمندر کو تمھارا مسخر کر دیا ہی تاکہ اللہ کے حکم سے اُس مین جہاز چلین اور تاکہ تم اللہ کا فضل (معاش) ڈھونڈھو اور تاکہ تم شکر کرو + جو کچھ آسمانون اور زمین مین ہی وہ سب اُس نے اپنے فضل سے تمھارے لیے مسخر کر دیا ہی + فکر کرنے والون کے لیے اِس مین قدرت الٰہی کی نشانیان ہین + اے محمدؐ! تو مومنون سے کہدے[1] کہ وہ اللہ کے ایام عذاب کی امید نہ رکھنے والون سے درگذر کرین تاکہ اللہ اُن کے افعال کا انھین بدلہ دے - جس نے بھلائی کی اپنے لیے کی اور جس نے بُرائی کی اُس کے اوپر وہ بُرائی ہی - اور تم سب کو اپنے رب کی طرف واپس جانا ہی +

بنی اسرائیل

ہم نے بنی اسرائیل کو کتاب (توریت) حکومت اور نبوت دی تھی اور اچھی روزی انھین عطا کی تھی اور تمام عالم پر انھین فضیلت دی تھی + ہم نے انھین کھلے ہوے احکام دین بتا دیے تھے - انھون نے باہم اختلاف کیا تو آگہی حاصل ہونے کے بعد اور باہمی ضد سے کیا + تیرا رب روز قیامت فیصلہ کر دے گا اُن باتون کا جن مین وہ اختلاف کرتے تھے + اے محمدؐ! پھر ہم نے دین کی ایک شریعت (اسلام) پر تجھے مامور کیا ہی تو اُس کی پیروی کر اور اُن لوگون کی خواہشون کی پیروی نہ کر جنھین ان باتون کا علم نہین ہی - یہ لوگ تجھے اللہ سے ذرا بھی بے پروا نہین کر سکتے + نافرمان لوگ ایک دوسرے کے دوست ہین اور اللہ پرہیزگارون کا دوست ہی + یہ قرآن لوگون کے لیے بینائی ہی - اور یقین کرنے والون کے لیے ہدایت اور رحمت ہی + کیا بُرائی کرنے والے خیال کرتے ہین کہ ہم انھین مومنین نیکوکار کے برابر کر دین گے - ان سب کا جینا اور مرنا ایک ہی طرح کا ہوگا ؟ - یہ لوگ کیا ہی بُرے حکم لگاتے ہین +

ع۳ اللہ نے آسمانون اور زمین کو مصلحت سے بنایا ہی کہ ہر ایک کو اُس کی کمائی کا بدلہ دیا جائے قیامت مین لوگون پر ظلم نہ کیا جائے گا + اے محمدؐ! کیا تو نے اُسے دیکھا جس نے اپنی خواہش کو معبود بنا رکھا ہی - اور علم ہوتے ہوے[2] اُسے اللہ نے گمراہی مین چھوڑ دیا ہی اور اُس کے کان اور دل پر مُہر کر دی ہی اور اُس کی آنکھون پر پردہ ڈال دیا ہی + اللہ کے بعد اُسے کون راہ راست دکھائے گا ؟ - کیا اتنا بھی تم لوگ نہین سوچتے ؟ + کفار کہتے ہین "یہی دنیاوی زندگی

[1] مکہ مین جو مسلمانون پر کفار عرب زیادتیان کرتے تھے اُن کی تسکین خاطر کے لیے یہ آیت اتری تھی + [2] یعنی جانتا ہی اور نہین مانتا - اور یون بھی ترجمہ کیا گیا ہی "اور یہ سمجھکر کہ وہ رو براہ نہو گا اللہ نے اُسے چھوڑ رکھا ہی"

زمانہ

ہماری ہی یہین ہم مرتے اور جیتے ہین - ہمین زمانہ ہی ہلاک کرتا ہی" انھین زمانہ کا بھی علم نہین ہی - یہ صرف ظنیات سے کام لیتے ہین + جب انھین ہماری کھلی کھلی آیتین سُنائی جاتی ہین تو یہ اپنی حجت مین صرف یہ کہتے ہین " تم دعویٔ قیامت مین سچے ہو تو ہمارے باپ دادا کو زندہ کرلاؤ" اے محمدؐ! تو ان لوگون سے کہہ " تمھین اللہ ہی زندہ رکھتا ہی پھر وہی مارتا ہی روز قیامت جس کے آنے مین شبہہ نہین ہی تمھین جمع کرے گا - لیکن اکثر آدمی نہین سمجھتے +

ع اللہ ہی کے لیے آسمانون اور زمین کی بادشاہت ہی - جس دن قیامت قائم ہوگی اُسدن قیامت کے جھٹلانے والے خسارے مین رہین گے - اور اے محمدؐ! تو اُس دن دیکھے گا کہ ہر ایک امت دوزانو بیٹھی ہوئی ہی اور ہر ایک اُمت اپنے نامۂ اعمال کی طرف بُلائی جاتی ہی" اُسوقت

نامۂ اعمال

ان سب سے کہا جائے گا " آج تمھارے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا یہ ہماری کتاب (تمھارے نامۂ اعمال) تمھارے مقابلہ مین ٹھیک بول رہی ہی + ہم تمھارے اعمال لکھواتے جاتے تھے" پھر مومنین نیکوکار کو اُن کا رب اپنی رحمت مین داخل کرے گا + یہ صریح کامیابی ہوگی + اور ان کافرون سے کہا جائے گا " کیا میری آیتین تمھین سُنائی نہین گئی تھین ؟ - سُنائی گئی تھین لیکن تم نے سرکشی کی اور تم نافرمان لوگ تھے - جب تم سے کہا جاتا تھا کہ اللہ کا وعدہ سچا ہی اور قیامت مین شبہہ نہین ہی تو تم کہتے تھے " ہم نہین جانتے قیامت کیا ہی - کچھ واہمہ سا ہوتا ہی مگر ہم اُسکا یقین نہین کرتے " اُس وقت ان پر ان کے اعمال کی بُرائیان ظاہر ہوجائین گی اور جس عذاب سے یہ تمسخر کرتے تھے وہ ان پر نازل ہوگا - اور ان سے کہا جائے گا " جس طرح تم اپنے اُسدن کے آنے کو بھولے ہوے تھے اُسی طرح آج ہم بھی تمھین بھول جاتے ہین - آگ تمھارا ٹھکانا ہی اور تمھارا کوئی مددگار نہین ہی" + یہ بدلہ ہی اُس کا کہ تم نے اللہ کی آیتون کو دل لگی ٹھہرایا تھا اور دنیا کی زندگی نے تمھین دھوکے مین ڈال دیا تھا - بس آج نہ گنہگار دوزخ سے نکلین گے نہ اُن کے عذر مقبول ہون گے" تعریف ہی اللہ کی جو آسمانون اور زمین اور تمام عالم کا رب ہی" آسمانون اور زمین مین اُس کی بڑائی ہی + وہی غالب حکمت والا ہی +

(چھبیسوان پارہ)

سلہ یعنی جس طرح تمھین اللہ دنیا مین زندہ رکھتا ہی اور مارتا ہی اُسی طرح وہ قیامت مین زندہ کر کے جمع کرنے پر بھی قادر ہی +

سورۂ احقاف[۵۱]

(مکی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ع۱ حٰمٓ - غالب حکمت والے اللہ کی طرف سے یہ کتاب (قرآن) اُتاری گئی ہے + ہمنے آسمانوں اور زمین اور اُن کے درمیان کی چیزین مصلحت ہی سے اور ایک وقت معین تک کے لیے پیدا کی ہین + کفار اُن باتون کی پروا نہین کرتے جن سے وہ ڈرائے جاتے ہین + اے محمدؐ! تو ان لوگون سے کہدے "بھلا دیکھو اللہ کے سوا جنھین تم پکارتے ہو مجھے تو دکھاؤ کہ زمین سے اُنھون نے کیا پیدا کیا ہے یا آسمانون مین اُن کی شرکت ہے + اگر تم سچے ہو تو اس سے پہلے کی کوئی کتاب یا کسی ذی علم کی کوئی روایت مجھے دکھاؤ[۵۲] - کون زیادہ گمراہ ہے اُس شخص سے جو اللہ کے سوا ایسے معبودون کو پکارتا ہے جو روز قیامت تک اُسکا جواب نہ دے سکین ؟ - اور اُن کو تو ان لوگون کے پکارنے کی خبر بھی نہین ہوتی + جب قیامت کے دن لوگ جمع کیے جائین گے تو ان[۵۳] کے معبود ان کے دشمن اور ان کی عبادت سے منکر ہو جائین گے + جب ہماری کُھلی کُھلی آیتین ان لوگون کے سامنے پڑھی جاتی ہین تو یہ منکرین حق (قرآن) کی نسبت "جب وہ ان کے پاس آچکا" کہتے ہین کہ "یہ کُھلا ہوا جادو ہے" اے محمدؐ! کیا یہ تیری نسبت کہتے ہین "اس نے قرآن دل سے بنالیا ہے ؟" تو ان سے کہہ "اگر مین نے اسے اپنے دل سے بنالیا ہے تو تم اللہ کے مقابلہ مین میرے کچھ بھی کام نہین آسکتے + اللہ خوب جانتا ہے اُن باتون کو جن مین تم لگے رہتے ہو + ہمارے اور تمھارے درمیان مین اللہ کی شہادت کافی ہے + وہ بخشنے والا مہربان ہے + اے محمدؐ! تو ان لوگون سے کہہ " مین کوئی پہلا پیغمبر نہین ہون اور نہ مجھے یہ معلوم ہے کہ میرے ساتھ آئندہ کیا کیا جائیگا اور تمھارے ساتھ کیا کیا جائیگا مجھ پر جو وحی آتی ہے مین اُس کی پیروی کرتا ہون مین صرف کھلا ہوا ڈرانیوالا ہون " اے محمدؐ! تو ان لوگون سے کہہ " تم نے کبھی یہ بھی سوچا ہے کہ اگر قرآن اللہ کی

[۵۱] جسمین احقاف والون کا ذکر ہے + [۵۲] اپنے بیان کی تائید مین + [۵۳] یون بھی ترجمہ ہو سکتا ہے " یہ عابد اپنے معبودون کے دشمن اور اُن کی عبادت سے منکر ہو جائین گے "

نصیحت

طرف سے ہی اور تم اُس سے انکار کرتے ہو اور بنی اسرائیل مین سے ایک گواہ[۵۱] نے اُسی طرح
کی ایک کتاب نازل ہونے پر گواہی بھی دی اور ایمان بھی لایا اور تم سرکشی کر رہے ہو تو تمھارا
کیا انجام ہوگا؟ بیشک اللہ ظالمون کو راہ نہین دکھاتا +

ع۲ کفار مسلمانون سے کہتے ہین " اگر یہ دین اسلام اچھا ہوتا تو یہ عوام الناس اسکے قبول
کرنے مین ہم پر سبقت نہ کرتے " + جب قرآن سے انھین ہدایت نہین ہوئی تو اب یہ کہتے
ہین " یہ ایک افترا پرانا ہی " + اس قرآن سے پہلے موسیٰ کی کتاب (توریت) آئی تھی جو امام
اور رحمت تھی + یہ کتاب (قرآن) اُس کی تصدیق کرتی ہی زبان عربی مین ۔ تاکہ ظالمون کو
عذاب الٰہی سے ڈرائے اور نیکوکارون کو اللہ کی خوشنودی کی بشارت دے + جن لوگون نے
کہا " ہمارا رب اللہ ہی " اور پھر وہ اس پر ثابت قدم بھی رہے تو اُن کے لیے آخرت مین نہ
خوف ہی اور نہ غم ہی ۔ وہ جنت والے ہین ۔ جنت مین ہمیشہ رہین گے اُن کے اعمال کی یہ جزا ہی
ہم نے انسان کو والدین کے ساتھ احسان کرنے کی وصیت کی ہی ۔ اُس کی مان نے اُسے تکلیف
سے پیٹ مین رکھا اور تکلیف سے اُسے جنا ۔ اُس کا پیٹ مین رہنا اور دودھ چھوڑنا یہ کل
زمانہ تیس[۵۲] مہینے کا ہی + یہان تک کہ جب آدمی اپنی قوت کو پہونچتا ہی اور چالیس[۵۳] برس کا ہوتا
ہی تو کہتا ہی " اے میرے رب! مجھے توفیق دے کہ مین تیرے اُن احسانات کا شکر کرون جو
تو نے مجھپر اور میرے والدین پر کیے ہین ۔ اور توفیق دے کہ مین تیری مرضی کے مطابق کار نیک
کرون اور میری اولاد کو صالح بنا + مین تیری طرف رجوع کرتا ہون اور تیری اطاعت کرتا ہون
یہی وہ لوگ[۵۴] ہین کہ جنتیون کے شمول مین ہم ان کے اچھے کام قبول کرین گے اور ان کی خطاؤن
سے درگذر کرین گے یہ سچا وعدہ ہی جو ان سے دنیا مین کیا جاتا ہی + وہ[۵۵] اپنے والدین سے کہتا ہی
" تف ہی تمپر کہ تم مجھ سے کہتے ہو کہ مین قبر سے نکالا جاؤن گا حالانکہ مجھ سے پہلے کتنی اُمتین

والدین

ایام حمل

ایام رضاعت

فرزند شقی

---

۵۱ کہا جاتا ہی کہ عبد اللہ بن سلام کی طرف اشارہ ہی دیکھو تاریخ الاسلام طبع ثانی صفحہ ۸۶ مگر مشکل یہ ہی کہ یہ سورہ مکی ہی اور عبد اللہ بن سلام مدینہ مین ایمان لائے تھے ۔ ممکن ہی کہ یہ آیت مدنی ہو یا علماے یہود مین سے کوئی اور شخص مشار الیہ ہو ۔ ۵۲ اقل مدت حمل ۶ ماہ اور اقل مدت رضاعت ۲ سال ۔ ۵۳ چالیس برس مین عقل کی پختگی ہوتی ہی ۔ بعضون نے لکھا ہی کہ یہ آیت حضرت ابوبکر کی شان مین ہی جنکے والدین مسلمان ہوگئے تھے مگر بظاہر تخصیص کی کوئی وجہ نہین ہی اسلیے ترجمہ مین بجائے صیغہ ماضی کے صیغہ حال استعمال کیا گیا ہی ۔ ۵۴ ابن کثیر نے محمد بن حاطب سے روایت کی ہی کہ حضرت علیؓ سے کسی نے حضرت عثمان کے بارے مین سوال کیا تو آپ نے فرمایا یہ آیت حضرت عثمان اور اُن کے ساتھیون کی شان مین ہی ۔ لیکن آیت کے معنی عام ہین کہ اچھے کام زائد ہون تو بُرے کام نظر انداز ہو سکتے ہین + ۵۵ ہر اولاد شقی کے حق مین یہ آیت ہی +

گذر گئین اور کوئی مر کر زندہ نہوا" والدین اللہ سے فریاد کرتے ہین اور بیٹے سے کہتے ہین "خرابی ہو تیری ۔ ایمان لا ۔ اللہ کا وعدۂ قیامت بیشک سچا ہی" تو وہ کہتا ہی "یہ محض اگلون کے قصّے ہین" یہی وہ لوگ ہین جو بشمول جن اور انس کی اُمتون کے جو ان سے پہلے گذری ہین وعدۂ عذاب کے مستحق ٹھہرے ہین اور یہ لوگ برباد ہونے والے ہین + ہر ایک کے اعمال کے درجے ہین اور ہر ایک کو اللہ اُن کے اعمال کا عوض دے گا ۔ کسی پر ظلم نہ ہوگا + جس دن کفار آگ کے سامنے لائے جائین گے اُن سے کہا جائے گا "تم اپنی نعمتین اپنی دنیاوی زندگی مین پا چکے ہو اور اُن سے متمتع ہو چکے ہو ۔ آج تمھین رسوائی کا عذاب اسلیے دیا جائے گا کہ تم زمین مین ناحق برائیان اور نافرمانیان کرتے تھے" +

دوزخ

حضرت ہودؑ

سےع اے محمدؐ! تو لوگون کو قوم عاد کے بھائی ہود (پیغمبر) کی یاد دلا + جب اُس نے سرزمین احقاف (ریگستان) مین اپنی اُس قوم کو عذابِ الٰہی سے ڈرایا جن کے آگے اور پیچھے بکثرت ڈرانے والے آئے تھے ۔ اور کہا "بندگی نہ کرو مگر اللہ کی + مین تمھارے لیے ایک بڑے سخت دن کے عذاب سے ڈرتا ہون" ۔ تو وہ لوگ بولے "کیا تو ہمارے پاس اس لیے آیا ہی کہ تو ہمین ہمارے معبودون سے برگشتہ کر دے ۔ اگر تو سچا ہی تو وہ عذاب دکھا جس کا وعدہ تو کر رہا ہی + ہود نے کہا "اس کا علم تو اللہ ہی کو ہی ۔ مین تمھارے پاس وہ پیغام پہونچاتا ہون جسے مین لایا ہون ۔ لیکن مین تو تمھین قوم جاہل پاتا ہون" + جب اُنھون نے وہ عذاب[۵۱] دیکھا کہ بشکل ابر اُن کے وادیون کے سامنے آرہا ہی تو وہ بولے "یہ بادل ہم پر برسے گا" ارشاد ہوا "نہین بلکہ یہ وہ عذاب ہی جس کے لیے تم جلدی مچا رہے تھے + یہ ہوا ہی اور اس مین دردناک عذاب ہی ۔ یہ ہر شی کو اپنے رب کے حکم سے ہلاک کر دے گی ۔ پھر یہ حالت ہوئی کہ سوا اُن کے گھرون کے اور کوئی شی نظر نہین آتی تھی + ہم گنہگارون کو اسی طرح سزا دیتے ہین + ہم[۵۲] نے جیسی قدرت انھین دی تھی تمھین نہین دی ہی ۔ کان ۔ آنکھین اور دل سب انھین عطا کیے تھے ۔ لیکن جب اللہ کی آیتون سے انھون نے انکار کیا تو اُن کے کان ۔ آنکھین اور دل کچھ بھی اُن کے کام نہ آئے اور جس عذاب سے وہ مسخراپن کرتے تھے اُس نے انھین آگھیرا +

۴ع اے اہلِ مکہ! تمھارے گرد جو گاؤن[۵۳] تھے انھین ہم نے برباد کیا اور بدل بدل کر اپنی

۵۱ دیکھو سورۂ ہود ۱۱ رکوع ۵ + ۵۲ یون بھی ترجمہ کیا گیا ہی "ہم نے جیسی قدرت تمھین دی ہی انھین بھی دی تھی" + ۵۳ ثمود اور قوم لوط +

قدرت کی نشانیان دکھائین تاکہ وہ[۵۱] رجوع کرین ٭ اللہ کے سوا جنھین انھون نے تقرب
الٰہی حاصل کرنے کے لیے معبود بنایا تھا اُنھون نے اُن کی مدد کیون نہ کی؟ بلکہ وہ اُن سے
غائب ہوگئے۔ ان کے جھوٹ اور بہتان کی یہ حقیقت تھی ٭ اے محمدؐ! ان لوگون سے ذکر کر
کہ ہم نے چند جن[۵۲] تیرے پاس قرآن سننے کے لیے بھیجے۔ جب وہ اُس موقع پر آگئے تو ایک نے
دوسرے سے کہا "چپ رہو" جب قرآن کا پڑھنا تمام ہوا تو وہ اپنی قوم کی طرف ڈرانے
کے لیے گئے اور جاکر بولے "بھائیو! ہم نے ایک کتاب سُنی ہے جو موسیٰ کے بعد اُتری ہے اور
تمام اگلی کتابون کی تصدیق کرتی ہے۔ راہِ حق اور راہِ راست دکھاتی ہے ٭ بھائیو! اس اللہ
کی طرف بُلانے والے پیغمبر (محمدؐ) کو مانو اور اس پر ایمان لاؤ۔ اللہ تمھارے گناہ بخشے گا اور
دردناک عذاب سے تمھین بچائے گا ٭ جو کوئی اس اللہ کی طرف پکارنے والے پیغمبر کی نہ سُنے گا
وہ زمین پر کہین بھاگ کر اللہ کو عاجز نہین کرسکتا اور نہ اللہ کے سوا کوئی اُس کا حمایتی ہوسکتا
ہے" یہ لوگ کھُلی ہوئی گمراہی مین ہین ٭ کیا یہ نہین سمجھتے کہ جس اللہ نے آسمانون اور زمین
کو پیدا کیا اور اُن کے پیدا کرنے سے نہ تھکا۔ وہ مُردے کے جلانے پر بھی قادر ہے۔ بلکہ وہ ہر شَی
پر قادر ہے ٭ جس دن کافر آگ کے سامنے لائے جائین گے اُن سے پوچھا جائے گا "کیا یہ دوزخ
برحق نہین ہے؟" وہ کہین گے "ہان قسم ہے اپنے رب کی یہ برحق ہے" اُن سے اللہ کہے گا۔
"اپنے کفر کے عوض مین اس عذاب کا مزہ چکھو" ٭ اے محمدؐ! تو بھی کافرون کی ایذادہی پر صبر کر
جیسا کہ اولوالعزم پیغمبرون نے صبر کیا تھا اور اُن کے لیے عذاب کی جلدی نہ کر ٭ منکرین
بروز قیامت جب وہ عذاب دیکھین گے جس کا وعدہ اُن سے دنیا مین کیا جاتا ہے تو سمجھینگے
کہ گویا دنیا مین وہ بہت ٹھہرے تھے تو دن مین گھڑی بھر۔ یہ قرآن[۵۳] ایک پیغام ہے۔ اسکے بعد
وہی لوگ ہلاک ہونگے جو نافرمانبردار ہین ٭

جن ایمان لائے

۵۱ یون بھی ترجمہ ہوا ہے "تاکہ وہ اپنی حرکات سے باز آئین" ٭ ۵۲ آنحضرتؐ پر جب آپ ابتداے اسلام مین طائف سے مکہ واپس آرہے تھے چند جن ایمان لائے تھے انھین کا یہ ذکر ہے دیکھو تاریخ الاسلام طبع ثانی صفحہ ۸۰۔ لیکن جو یہ کہتے ہون کہ جن کی کیا تعریف ہے وہ اپنی تسکین خاطر کے لیے الاسلام فصل ۸۵ دیکھ سکتے ہین۔ مگر اس قسم کے شکوک ناقصین کے دل مین پیدا ہون گے۔ کاملین کے دل مین پیدا نہ ہون گے۔ جو جتنا ہی جانتا ہے اتنا ہی سمجھتا ہے کہ کارخانۂ قدرت کا راز احاطۂ عقل انسانی سے باہر ہے ٭ ۵۳ یون بھی ترجمہ کیا جاسکتا ہے "حکم الٰہی جو لوگون کو پہونچانا تھا پہونچا دیا گیا" ٭

سورۂ محمد ۴۷

(مدنی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ع ۱ کفر کرنے والون کے اور لوگون کو اللہ کی راہ سے روکنے والون کے اعمال اکارت گئے اور مومنین نیکوکار۔ یعنی یہ کتاب برحق (قرآن) محمد پر اُس کے رب سے اُتاری ہی اُس پر یقین کرنے والون کے گناہ اللہ نے دور کردیے اور اُن کی حالت دینی اور دنیوی درست کردی + یہ اختلاف حالت اس لیے ہی کہ کافرون نے باطل کی پیروی کی اور مومن اپنے رب کے ٹھیک راستہ پر چلے + اسی طرح اللہ آدمیون کے سمجھانے کے لیے اُن کے حالات بیان کرتا ہی + مسلمانو! جب تم لڑائی مین کافرون سے ملو تو اُن کی گردنین مارو + یہانتک کہ جب خونریزی کر چکو تو اُنھین مضبوط باندھو پھر اس کے بعد احسان رکھکر چھوڑ دو یا فدیہ لے لو۔ یہانتک کہ لڑائی ختم ہوجائے + یہی حکم ہی + اگر اللہ چاہتا تو بے لڑے اُن سے بدلہ لے لیتا۔ لیکن اللہ کو یہ منظور ہی کہ باہم لڑا کر تمھین آزمائے + اللہ کی راہ مین جو لوگ مارے گئے اُن کے اعمال اللہ اکارت نہ کرے گا + اللہ اُنھین راہ راست دکھائے گا اور اُنھین خوشحال کرے گا اور ایسی جنت مین داخل کرے گا جس کی تعریف وہ اُن سے کرچکا ہی + ایمان والو! اگر تم اللہ کے دین کی مدد کروگے تو اللہ تمھاری مدد کرے گا اور تمھین دشمنون کے مقابلے مین ثابت قدم رکھے گا + کافرون کے لیے خواری ہی اور اللہ اُن کے اعمال ضائع کردے گا + یہ اس لیے کہ کفار نے اللہ کے اُتارے ہوے دین کو بُرا جانا تو اللہ نے اُن کے اعمال اکارت کردیے + کیا اِن لوگون نے ملک کی سیر نہین کی کہ اُنھین نظر آتا کہ کیا ہوا انجام اُن لوگون کا جو ان سے پہلے تھے + اللہ نے اُن کا ستیاناس کردیا۔

مومن و کافر

قتال

جنگ کے قیدی

---

۵۱ اس مین آنحضرتؐ محمدؐ کے فتوحات کا کچھ ذکر ہی + ۵۲ یعنی معاوضہ نقدی یا جنسی لے کر چھوڑ دو + ۵۳ یہان سے یہ امر ثابت ہوتا ہے کہ جنگ کے قیدیون کو لونڈی یا غلام بنانے کا قاعدہ اس آیت نے مٹایا ہی اور اسی کی تقلید اب تمام مہذب ملکون مین کی جاتی ہے۔ دیکھو الاسلام فصل ۷۰ + لیکن واضح رہے کہ علماء کی کثرت رائے اس کے خلاف ہی +

ان کافرون کا بھی یہی حال ہوگا + یہ اس لیے ہوگا کہ مومنون کا حامی اللہ ہی اور کافرونکا کوئی حامی نہین ہی +

مومن و کافر

ع ۲ اللہ مومنین نیکوکار کو ایسے باغون مین داخل کرے گا جن کے نیچے نہرین جاری ہین + کفار دنیا مین فائدے اٹھاتے ہین اور چارپایون کی طرح کھاتے ہین ۔ آخری ٹھکانا انکا دوزخ ہی + اے محمدؐ! بہت سی بستیان ایسی تھین جو تیری بستی (مکہ) سے جس کے باشندون نے تجھے نکالا ہی قوی تر تھین ۔ ہم نے اُن کے رہنے والون کو ہلاک کر دیا اور کوئی اُن کا مددگار نہوا + کیا وہ لوگ جو اپنے رب کے کھلے راستہ پر ہین مثل اُن کے ہوسکتے ہین جنھین اپنے بُرے کام اچھے نظر آتے ہین اور جو اپنی خواہشون کی پیروی کرتے ہین ؟ + جنت جس کا وعدہ پرہیزگارون سے کیا گیا ہی اُس مین نہرین ہین ایسے پانی کی جو سڑتا نہین اور ایسے دودھ کی جو کبھی بدمزہ نہین ہوتا اور ایسی شراب کی جو پینے والون کے لیے خوش گوار ہوا اور ایسے شہد کی جو صاف ہو ۔ اور ہر قسم کے میوے اُن کے لیے اُس مین موجود ہون گے اور اُن کے رب کی بخشش اُن کے ساتھ ہوگی + کیا ایسی جنت کے رہنے والے برابر ہون گے اُن کے جو ہمیشہ آگ مین رہین گے

جنت

اور جنھین ایسا کھولتا ہوا پانی پلایا جائے گا جو اُن کی انتڑیان کاٹ دے گا + اے محمدؐ! انھین لوگون مین سے وہ بھی ہین کہ تیری باتین کان لگا کر سُن لیتے ہین اور تیرے پاس سے اُٹھ کر علم والون سے پوچھتے ہین "اس وقت اس شخص نے کیا کہا ؟" + یہی وہ لوگ ہین جن کے دلون پر اللہ نے مُہر کردی ہی اور اپنی خواہشون کے یہ پیرو ہین + جنھون نے اللہ کی راہ پائی ہی اللہ انھین زیادہ ہدایت دیتا ہی اور توفیق پرہیزگاری دیتا ہی + یہ منکرین محض قیامت کے منتظر ہین کہ وہ دفعتہً آجائے ۔ نشانیان قیامت کی تو آگئین + جب قیامت ہی آجائے گی تو اُن کا سوچنا انھین کیا مفید ہوگا ؟ + اے محمدؐ! تو جان لے کہ نہین ہی کوئی معبود سوا اللہ کے ۔ اور ہم سے بخشش مانگ اپنے گناہون کے لیے اور نیز مومنین اور مومنات کے لیے + اللہ تمھارے چلنے پھرنے اور ٹھہرنے کی جگہ سے باخبر ہی +

منکرین

ع ۳ مومنین کہتے تھے [۱] کوئی سورۃ جہاد کے بارے مین کیون نہین اُتری ؟ جب سورہ محکم

---

[۱] منجملہ اُن کے نبی آخرالزمان محمد صلعم کا مبعوث ہونا تھا + [۲] مومنین پر ظلم ہوتا تھا مگر انھین لڑنے کا حکم نہ تھا اور وہ لڑنے کو بے چین تھے ۔ جب حکم ہوا تو صرف منافق مسلمانون پر گران گذرا ۔ دیکھو تاریخ الاسلام طبع ثانی صفحہ ۹۱ +

حکم جہاد

منافقین

اُتری اور اُس مین لڑائی کا ذکر کیا گیا - تو اے محمدؐ! تونے دیکھا اُن لوگون کو جن کے دلون مین نفاق کی بیماری ہے کہ تیری طرف اس طرح دیکھتے ہین گویا موت کی بیہوشی اُن پر طاری ہے - ہلاکی ہے ان کے لیے + انھین فرمانبرداری رسول چاہیے اور سیدھی بات کہنا چاہیے + پھر جب لڑائی ٹھن جائے تو یہ لوگ اگر اللہ سے سچے ہین تو یہ ان کے لیے اچھا ہے + منافقو! پھر کیا تمھارا یہ ارادہ ہے کہ جہاد سے مُنھ پھیر کر زمین مین فساد پھیلاؤ اور قطع ارحام کرو[۵۱] + یہ وہی لوگ ہین جن پر اللہ نے لعنت کی ہے اور ان کو امرِ حق سُننے سے بہرا اور راہ راست دیکھنے سے اندھا کر دیا + کیا یہ لوگ قرآن پر غور نہین کرتے یا ان کے دلون پر قفل لگے ہوے ہین + بیشک جو لوگ بعد اس کے کہ اُنھین راہ راست ظاہر ہوئی اُلٹے پاؤن پھر جاتے ہین - انھین شیطان بہکاتا ہے - اور اُمیدین دلاتا ہے[۵۲] منافقون کا پھرنا اس لیے کہ اللہ کے اُتارے ہوے احکام کو بُرا جاننے والون (یہود) سے ان منافقون نے کہا ہے کہ بعض اُمور مین ہم تمھاری پیروی کرین گے - اللہ ان کی سرگوشیون کو خوب جانتا ہے + ان کا کیا حال ہوگا اُس وقت جب فرشتے ان کی روحین قبض کرین گے اور ان کے مونھون اور پیٹھون پر مارین گے + یہ اس لیے ہوگا کہ انھون نے پیروی کی اُس امر کی جو اللہ کو غضب مین لاتا ہے اور بُرا جانا اللہ کی رضا جوئی کو اور پھر اللہ نے انکے اعمال اکارت کر دیے +

منافقین

ع ۳ کیا یہ لوگ جن کے دلون مین نفاق کی بیماری ہے یہ سمجھتے ہین کہ اللہ اُن کی بدنیتی ظاہر نہ کرے گا ؟ - اے محمدؐ! اگر ہم چاہتے تو تجھے ان لوگون کو دکھلادیتے اور تو ان کی صورتون سے انھین پہچان لیتا + ان کے طرز کلام سے تو انھین تو پہچان ہی لے گا + اللہ تمھارے اعمال جانتا ہے + مسلمانو! ہم تمھین آزمائین گے یہان تک کہ معلوم کرین کہ تم مین مجاہد اور صابر کون کون ہین اور تمھارے حالات کی جانچ کرین + جو لوگ ہدایت آنے پر بھی کفر کرتے ہین - اللہ کی راہ سے لوگون کو روکتے ہین اور رسول کی مخالفت کرتے ہین وہ اللہ کا کچھ بگاڑ نہین سکتے + عنقریب اللہ اُن کے اعمال مٹا دے گا + مومنو! اللہ اور رسول کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال باطل نہ کرو + جن لوگون نے کفر کیا اور اللہ کی راہ سے لوگون کو روکا اور پھر

[۵۱] بعض منافق کہتے تھے کہ جنگ وجدل مین کیا فائدہ ہے اس پر کہا جاتا ہے کہ امرِ حق پھیلانے اور امن قائم کرنے کے لیے تو لڑنا اچھا نہین ہے تو کیا یہ اچھا ہے جو لوگ روز باہم لڑتے ہین اور لڑائی مین رحم یعنی ناتہ اور رشتہ کا بھی پاس نہین کرتے ہین ؟ + [۵۲] کہ جہاد نہ کروگے تو عرصہ تک زندہ رہوگے +

بحالت کفر مر گئے اللہ انھین نہ بخشے گا ✤ مسلمانو! تم سُست نہ بنو اور صلح کا پیغام دو - تم ہی بالا رہو گے - اللہ تمھارے ساتھ ہی - وہ تمھارے اعمال ناقص نہ کرے گا ✤ دنیاوی زندگی محض کھیل کود ہی ✤ تم ایمان رکھو گے اور ڈرو گے تو اللہ تمھین تمھارے اجر دے گا ✤ اور وہ تم سے [۵۱] تمھارے سب مال نہین مانگتا ہی ✤ اگر اللہ تم سے [۵۲] سب مال مانگتا اور تمھین تنگ کرتا تو تم بخل کرتے اور اللہ تمھاری کدورتین ظاہر کرتا ✤ آگاہ ہو کہ تم لوگ اللہ کی راہ مین فائدۂ قومی کے لیے تھوڑا سا خرچ کرنے کو بلائے جاتے ہو اور لوگ تم مین سے بخل کرتے ہین - جو بخل کرے گا وہ اپنے ہی لیے بخل کرے گا - اللہ غنی ہی اور تم محتاج ہو - اگر تم لوگ اطاعت سے گریز کرو گے تو اللہ تمھاری جگہ پر دوسرے لوگون کو لائے گا اور وہ تمھاری طرح تنگ دل نہون گے ✤

سُورۂ فتح [۴۸] [۵۳]

(مدنی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ع اے محمد! یہ حدیبیہ کی صلح [۵۴] گویا ہم نے تجھے کھلی ہوئی فتح عطا کی ہی تاکہ تو اور زیادہ کوشش کرے اور اس کوشش کے صلے مین اللہ تیرے اگلے اور پچھلے گناہ بخش دے اور اپنی نعمتین تجھ پر تمام کرے - راہ راست پر تجھے لے چلے اور تیری زبردست مدد کرے ✤ اُسی نے مؤمنین کے دلون مین تحمل ڈالا تاکہ وہ اپنے ایمان کے ساتھ اور ایمان مین بڑھ جائین ✤ آسمانون اور زمین کی مخلوق کے لشکر اللہ ہی کے ہین اور اللہ دانا حکیم ہی ✤ وہ چاہتا ہی کہ مؤمن مردون اور مؤمن عورتون کو ایسی جنتون مین داخل کرے جن کے نیچے نہرین جاری ہین اور جہان وہ ہمیشہ رہین گے اور اُن کی برائیان دور کر دے - اللہ کے پاس یہ بڑی کامیابی ہی ✤ وہ

صلح حدیبیہ

---

[۵۱] اللہ تمھین اچھے اجر دے گا اور اسی اجر دینے کے لیے وہ تم سے کچھ بہت خرچ کرنے کی فرمائش نہین کرتا - ایسا نہین ہی کہ وہ تم سے تمھارا مال سب کا سب طلب کرتا ہی وہ اپنی راہ مین دسوان بیسوان چالیسوان حصہ تمھارے مال کا صرف طلب کرتا ہے ✤ [۵۲] اگر اللہ تم سے سب کا سب تمھارا مال مانگتا اور تمھین تنگ کرتا اُس وقت یہ ہوتا کہ تم بخل کرتے اور بخل کی وجہ سے تمھاری کدورت بمقابلۂ سائل یا بمقابلۂ جمیع مسلمانان ظاہر ہوتی لیکن اللہ تو ایسا کرتا ہی نہین صرف خفیف رقم براہ خیر خرچ کرنے کا حکم دیتا ہے ✤ [۵۳] اس مین فتح مکہ کی پیشینگوئی بھی مذکور ہی ✤ [۵۴] دیکھو تاریخ الاسلام طبع ثانی صفحہ ۱۴۷ ✤

چاہتا ہی کہ منافق مردون اور منافق عورتون ۔ مشرک مردون اور مشرک عورتون کو جو اللہ سے بدگمانیان رکھتے ہین عذاب مین ڈالے ۔ یہ مصیبت کے دائرہ مین آگئے ہین ۔ اللہ کا اپر غضب ہوگا اور لعنت ہوگی ۔ اللہ نے دوزخ ان کے لیے تیار کر رکھا ہی ۔ وہ بہت بُرا ٹھکانا ہی ۔ آسمانون اور زمین کے مخلوقات کے لشکر اللہ ہی کے ہین ۔ اللہ غالب حکیم ہی ۔ اے محمدؐ! ہم نے تجھے اپنا گواہ اور خوشخبری اور ڈر سنانے والا بناکر بھیجا ہی ۔ مسلمانو! تمھین چاہیے کہ تم اللہ اور اُس کے رسول پر ایمان لاؤ ۔ اللہ کی تعظیم اور توقیر کرو اور صبح اور شام اُس کی تسبیح کرو ۔ اے محمدؐ! جو لوگ صلح حدیبیہ کے وقت تجھ سے بیعت[۵۱] کرتے ہین وہ اللہ ہی سے بیعت کرتے ہین ۔ اللہ کا ہاتھ اُن کے ہاتھون پر ہی ۔ جو شخص اس عہد بیعت کو توڑے گا وہ اپنے آپ ہی پر وبال لانے کے لیے توڑے گا اور جو اُس وعدے کو پورا کرے گا جو وہ اللہ سے کرتا ہی تو عنقریب اللہ اُسے بڑا اجر دے گا ۔

عہد بیعت

۲ ع اے محمدؐ! حدیبیہ کے سفر مین تجھ سے پیچھے رہجانے والے دہقانی کہین گے " ہم مال اور اہل و عیال مین مشغول رہ گئے ہمارے لیے اللہ سے دعاے مغفرت کر " اپنی زبانون سے یہ ایسی بات کہتے ہین جو ان کے دلون مین نہین ہی ۔ تو ان سے کہہ " اگر اللہ تمھین ضرر یا نفع پہونچانا چاہے تو بمقابلہ اللہ کے کون تمھین ضرر یا نفع پہونچا سکتا ہی ؟ مال اور اولاد کا حیلہ ہی حیلہ ہی ۔ بلکہ اللہ تمھارے اعمال سے واقف ہی ۔ بلکہ تم نے تو یہ خیال کیا تھا کہ رسول اور مؤمنین کبھی اپنے گھرون کو واپس نہ آئین گے اور یہی خیال تمھارے دلون کو بھلا معلوم ہوا تھا اور گمان بد تم نے قائم کیا تھا ۔ ان خیالات سے تم خود برباد ہوے ۔ اللہ اور اُس کے رسول پر ایمان نہ لانے والے کفار کے لیے دہکتی ہوئی آگ ہم نے تیار کر رکھی ہی ۔ آسمانون اور زمین کی بادشاہت اللہ کے لیے ہی ۔ جسے چاہے وہ بخشے اور جس پر چاہے وہ عذاب کرے ۔ اللہ بخشنے والا مہربان ہی ۔ مسلمانو! جب تم خیبر[۵۲] کی غنیمتون کو لینے چلوگے تو سفر حدیبیہ سے پیچھے رہ جانے والے اب کہین گے " ہمین بھی اپنے ساتھ چلنے دو " یہ چاہتے ہین کہ اللہ کا فرمودہ بدل دین ۔ اے محمدؐ! تو ان سے کہہ " ہمارے ساتھ نہ چلنے پاؤگے ۔ اللہ نے پہلے سے یہی کہہ رکھا ہی "

سفر حدیبیہ

غزوۂ خیبر

---

۵۱ بیعت تحت الشجرہ یا بیعۃ الرضوان ۔ دیکھو تاریخ الاسلام طبع ثانی صفحہ ۱۴۸ ۔ ۵۲ بعد سفر حدیبیہ خیبر کی فتح ہوئی ۔ دیکھو تاریخ الاسلام طبع ثانی صفحہ ۱۴۸ ۔ اس مین بہت کم مسلمان مارے گئے اور نہایت آسانی سے یہ فتح حاصل ہوئی ۔

یہ سُنکر یہ کہین گے ۔" اللہ نے تو کیا کہا ہی ۔ تم لوگ البتہ ہم سے حسد کرتے ہو + ان سے حسد کوئی کیون کرے گا ؟ بلکہ ان کے پاس سمجھ ہی کم ہی + اے محمدؐ! پیچھے رہجانے والے دیہاتیون سے تو کہہ ۔" تم عنقریب ایک سخت لڑائی لڑنے والی قوم (اہل فارس اور اہل روم) کے مقابلے مین بُلائے جاؤ گے ۔ تم اُن سے لڑو گے یا وہ اطاعت کرلین گے ۔ پس اگر اُس وقت تم اللہ کا حکم مانو گے تو اللہ تمھین اچھا اجر دے گا اور جیسا تم نے پہلے سفر حُدیبیہ مین مُنھ پھیر لیا تھا اگر ویسا ہی اب بھی مُنھ پھیر لوگے تو تم پر دردناک عذاب کرے گا + کسی اندھے پر سختی نہین ہی کہ وہ شریک جہاد ہو اور نہ لنگڑے پر سختی ہی اور نہ بیمار پر سختی ہی + جو کوئی اللہ اور اُس کے رسول کی اطاعت کرے گا اُسے اللہ ایسے باغون مین داخل کرے گا جن کے نیچے نہرین جاری ہین اور جو روگردانی کرے گا اُس پر وہ دردناک عذاب کرے گا +

جنگ فارس و روم کی پیشینگوئی

معذورین جہاد

ع ۳ اے محمدؐ! اللہ راضی ہوا مُومنین سے جب وہ درخت کے نیچے تیرے ہاتھ پر لڑنے مرنے کی بیعت کر رہے تھے ۔ اللہ نے اُن کے دلون کا حال جان لیا ۔ پھر اُسی نے انھین تسکین دی اور اُس کے بدلے مین سردست خیبر کی فتح دی اور بہت سامال غنیمت دیا جسے اُنھون نے لیا ۔ اللہ غالب حکمت والا ہی + اللہ نے تم سے بہت سی غنیمتون کا وعدہ کیا تھا کہ تم انھین لوگے ۔ اسی لیے تمھین اللہ نے یہ (خیبر کی غنیمت) سردست دلوا دی اور لوگون کے ہاتھ تم پر اُٹھنے نہ[۵۲] دیے ۔ یہ واقعات تم مُومنون کے لیے صداقت رسول کی ایک نشانی ہون گے اور اللہ تم کو راہِ راست دکھائے گا + اور ایک دوسری فتح اور بھی ہونے والی ہی ۔ جس پر تم اب تک قادر نہ تھے اور وہ اللہ کے احاطۂ قدرت مین ہی اللہ ہر شی پر قادر ہی + اگر کفار تم سے اُسوقت لڑتے تو ضرور پیٹھ پھیر دیتے ۔ کوئی حامی اور مددگار وہ نہ پاتے + یہ اللہ کا دستور رہی جو پہلے سے چلا آتا ہی ۔ اے محمدؐ! اللہ کے دستور مین تو تغیر نہ پائے گا + اُسی نے تم کو اُن [۵۳] پر بطن مکہ مین غلبہ دینے کے بعد اُن کے ہاتھ تم سے اور تمھارے ہاتھ اُن سے روک دیے تھے ۔ اللہ تمھارے اعمال کو دیکھتا تھا + یہ مکہ والے وہی ہین ۔

بیعت تحت شجر

غنیمت خیبر

---

۵۱ بلاد اسلام مین جہان بادشاہ عادل حکمران ہو تمام مسلمان اپنے کو فوج کا سپاہی سمجھین صرف مستثنیٰ صورتین یہی ہین جو یہان کہی گئین ۔ اس لیے مسلمان جزیہ دینے سے بری تھے ۔ دیکھو تاریخ الاسلام طبع ثانی صفحہ ۹۶
۵۲ یعنی حدیبیہ کی صلح کی وجہ سے کفار کو کے دست تعدی کو تم سے روکا + ۵۳ سفر حدیبیہ مین لڑائی تو نہین ہوئی لیکن معاملہ صلح پیش تھا کہ ستر کفار جبل تنعیم سے حملہ آور ہوے اور گرفتار کیے گئے لیکن پھر چھوڑ دیے گئے اس واقعہ کا بیان ہی +

جنھون نے کفر کیا اور تم کو مسجد حرام مین جانے سے روکا اور تمھاری قربانی کے جانورون کو اُن کی جگہ (مذبح) تک جانے نہین دیا۔ وہ رُکے رہے + اگر مکہ مین مومن مرد اور مومن عورتین نہوتین جنھین تم لاعلمی مین روند ڈالتے اور پھر تمھین نادانستگی کا عار لاحق ہوتا تو تمھین مکہ مین جانے کا اذن دیدیا جاتا + اور اس لیے بھی اذن نہین دیا گیا کہ اس عرصہ مین اللہ جسے چاہے اپنی رحمت مین داخل کرے + اگر مومنین مکہ کفار سے جُدا ہو جاتے تو ہم کفار مکہ پر عذاب الیم کرتے + جب کفار نے اپنے دلون مین ضد اور وہ بھی زمانۂ جاہلیت کی ضد قائم رکھی تو اللہ نے اپنے رسول اور مومنین پر تسکین نازل کی ۔ اور اُن سب کو پرہیز گاری کی بات پر قائم رکھا۔ وہ اسی کے سزاوار اور اہل بھی تھے + اللہ ہر شے سے واقف ہے +

ع اللہ نے اپنے رسول کو واقعی سچا ہی خواب دکھایا تھا۔ کہ اللہ نے چاہا تو تم مسلمان مسجد حرام مین با امن اور باطمینان داخل ہوگے ۔ اپنے سر منڈواؤگے اور بال کتر واؤگے + اللہ وہ بات جانتا تھا جو تم نہین جانتے تھے۔ پھر اللہ نے تمھین فتح مکہ کے علاوہ ایک اور فتح (خیبر کی) سردست عطا کی + اسی اللہ نے اپنے پیغمبر (محمد) کو ہدایت اور دین حق لے کر بھیجا ہے کہ اُسے تمام دینون پر غالب رکھے + دین اسلام کی صداقت کے لیے اللہ گواہ کافی ہے + محمد اللہ کا رسول ہے اور جو اُس کے ساتھی ہین کافرون پر سخت ہین اور آپس مین حمدل ہین + اے مخاطب ! تو انھین رکوع کرتے سجدہ کرتے اور اللہ کا فضل اور رضا مندی ڈھونڈھتے ہوے دیکھے گا۔ ان کی شناخت یہ ہے کہ ان کی پیشانیون پر سجدون کے اثر ہین + اور یہ اوصاف ان کے توریت مین ہین اور یہی اوصاف اِن کے انجیل مین بھی ہین + یہ یون بڑھتے ہین جیسے کھیتی ۔ کہ اُس نے پہلے اپنا انکھوا نکالا پھر اُسے مضبوط کیا پھر وہ انکھوا موٹا ہوا پھر اپنی پیڑی پر کھڑا ہو گیا اور کسانون کو خوش کرنے لگا۔ اللہ نے مسلمانون کو اسلیے ترقی دی ہے تاکہ کفار کو اُن سے جلائے + مومنین نیکو کار جو ان مین ہین اُن سے اللہ نے بخشش اور اجر عظیم کا وعدہ کر رکھا ہے +

صلح حدیبیہ

خواب نبی

فتح خیبر

نشان سجود

سورۂ حجرات

۵۱ یا یہ کہ تمھین ان کی دیت دینا پڑتی اور اس حالت مین ترجمہ یون ہوگا " اور نادانستہ اُن کی طرف سے تمھین نقصان پہونچ جاتا " ۵۲ لڑائی ہوتی تو بہت سے لوگ ایسے مارے جاتے جو بعد کو مسلمان ہوئے + ۵۳ دیکھو تاریخ الاسلام طبع ثانی صفحہ ۱۳۷ + ۵۴ اس مین آنحضرت رسول اللہ کے حجرون (حجرات) کا ذکر آیا ہے +

(مدنی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ع ۱ مومنو! اللہ اور اُس کے رسول کے سامنے کلام مین سبقت نہ کرو اور اللہ سے ڈرا کرو۔ وہ سنتا جانتا ہے + مومنو! تم اپنی آوازون کو نبی کی آواز سے بلند نکرو۔ اور اُس کے ساتھ اس طرح زور سے باتین نہ کرو جس طرح آپس مین ایک دوسرے سے زور زور سے باتین کرتے ہو۔ میادا تمھارے اعمال ضائع ہوجائین اور تم کو خبر بھی نہو + جو لوگ رسول اللہ کے سامنے اپنی آوازین پست رکھتے ہین اُن کے دل اللہ نے تقویٰ کے لیے جانچ لیے ہین اُن کے لیے آخرت مین مغفرت اور اجر عظیم ہے + اے محمدؐ! جو لوگ تجھے حجرون کے باہر سے پکارتے ہین اُن مین سے اکثر ناسمجھ ہین + اگر یہ صبر کرتے اُسوقت تک کہ تو حجرے سے نکل کر ان تک آتا تو ان کے لیے اچھا ہوتا۔ اللہ غفور رحیم ہے + مومنو! کوئی فاسق تمھارے پاس کوئی خبر لائے تو جانچ لیا کرو۔ میادا تم کسی قوم پر نادانستگی مین دوڑ پڑو اور اپنے کیے پر پشیمان ہو + جانے رہو کہ تم مین اللہ کا رسول موجود ہے + اگر وہ تمھارا کہنا اکثر مان لیا کرے تو تمھین بڑی مشکل آ پڑے۔ لیکن اللہ نے تمھارے لیے ایمان محبوب کیا ہے اور اُسی کو وہ تمھارے دلون سے پسند کراتا ہے۔ اور کفر اور فسق اور گناہ سے تمھین نفرت دلاتا ہے۔ ایسے ہی لوگ اللہ کے فضل اور کرم سے نیک چلن ہین + اللہ دانا حکمت والا ہے + اگر تم مومنون کے دو گروہ آپس مین جھگڑین تو اُن مین صلح کرا دو اور اگر اُن مین سے ایک دوسرے پر زیادتی کرے تو زیادتی کرنے والے سے لڑو یہان تک کہ اللہ کے حکم کی طرف وہ رجوع کرے اور جب وہ رجوع کرے تو عدل کے ساتھ دونون مین مصالحت کرا دو اور انصاف

تعظیم رسولؐ

ادب سے گفتگو کرنا

مجرہ رسولؐ

خبر و مین احتمال کذب

مسلمانو مین جنگ

---

۹۱ قبیلۂ بنی تمیم کے کچھ لوگ پیغمبر خدا سے ملنے آئے اور آپ کے مکان کے باہر سے آواز بلند نام لیکر پکارنے لگے اُسوقت یہ ادب بتایا گیا + ۹۲ بنو مصطلق کے پاس ولید بن عقبہ کو جو منافق تھا آنحضرتؐ نے زکوٰۃ تحصیل کرنے کو بھیجا۔ منافقون سے آنحضرتؐ واقف تھے لیکن مدارات کرتے تھے کہ آئندہ یون کرو وہ درست ہوجائین گے + ولید کی پیشوائی کو بنو مصطلق گاؤن سے نکلے تو یہ بھاگ کر آنحضرتؐ کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ وہ لوگ حملہ کرنے آرہے تھے + پیچھے سے بنو مصطلق کے سردار آنحضرتؐ کے پاس آئے اور کہا "ولید سے اور ہم سے پرانی عداوت ہے اُسی کا یہ بدلہ لینا چاہتا ہے"

۹۳ اس آیت کا شان نزول مختلف بیان کیا گیا ہے +

کرو + بیشک اللہ منصفون کو دوست رکھتا ہے + مومن تو باہم بھائی بھائی ہین اپنے دو بھائیون مسلمانون مین مصالحت
مین صلح کراؤ اور اللہ سے ڈرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے +

ع ۲ مومنو! کوئی مرد کسی مرد پر نہ ہنسے ۔ شاید وہ اس سے اللہ کے نزدیک بہتر ہو اور نہ
کوئی عورت کسی عورت پر ہنسے شاید وہ اس سے بہتر ہو ۔ باہم ایک دوسرے کو تم طعنے نہ دو کسی پر ہنسنا
اور نہ ایک دوسرے کو بُرے نامون سے پکارو + ایمان کے بعد بدتہذیبی کا نام ہی بُرا ہے ۔ طعنہ
اور جو اس سے باز نہ آئین گے وہ ظالم ہین + مومنو! لوگون کی نسبت بہت شک کرنے سے غیبت
پرہیز کرو ۔ بعض حالت مین شک کرنا گناہ مین داخل ہو جاتا ہے + ایک دوسرے کی عیب جوئی شک کرنا
اور غیبت نہ کرے + کیا کوئی تم مین پسند کرے گا کہ وہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے ؟ اسے عیب جوئی
تو تم پسند نہ کرو گے + اللہ سے ڈرو + اللہ توبہ قبول کرنے والا رحیم ہے + لوگو! ہم نے تمھین
ایک مرد (آدم) اور ایک عورت (حوّا) سے پیدا کیا اور تمھاری قوم اور قبیلے بنائے تاکہ باہم
شناخت کر سکو ۔ تم مین سب سے بزرگ اللہ کے نزدیک وہ ہے ۔ جو تم مین سب سے زیادہ متقی ہے +
اللہ جانتا ہے اور باخبر ہے + عرب کے دیہاتی[۱] کہتے ہین " ہم ایمان لائے ہین " اے محمدؐ! تو انسے
کہہ " تم ایمان نہین لائے ہو " ہان یون کہو " ہم مسلم (مطیع) ہوے ۔ ایمان ابھی تمھارے مسلم اور مومن کا فرق
دلون مین داخل نہین ہوا ہے + اگر تم اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو گے تو وہ تمھاری
نیکیون مین سے کچھ کم نہ کرے گا ۔ اللہ غفور و رحیم ہے + مومن وہ ہین جو اللہ پر اور اسکے رسول
پر ایمان لائے اور پھر شک نہ کیا ۔ اور اللہ کی راہ مین اپنے مالون اور جانون سے جہاد
(کوشش) کیا + یہی سچے مسلمان ہین + اے محمدؐ! تو ان لوگون سے کہدے " کیا تم لوگ اللہ
پر اپنی دینداری جتاتے ہو ۔ حالانکہ اللہ جو کچھ آسمانون اور زمین مین ہے اُسے جانتا ہے + اور اللہ
ہر شے سے واقف ہے + اے محمدؐ! تجھ پر یہ لوگ اپنے اسلام کا احسان جتاتے ہین + تو ان سے کہہ کوئی مسلمان ہوتا ہے تو غیر پر کیا احسان کرتا ہے
"اپنے اسلام کا احسان مجھ پر نہ جتاؤ ۔ بلکہ اللہ تم پر احسان رکھتا ہے کہ تم کو ایمان کی طرف
اُس نے ہدایت کی ۔ بشرطیکہ تم دعویٰ اسلام مین سچے ہو + اللہ آسمانون اور زمین کی پوشیدہ
چیزون کو جانتا ہے اور جو کچھ تم کر رہے ہو اُسے اللہ دیکھتا ہے +

---

[۱] مختلف شان نزول بیان کیا گیا ہے ۔ بنی اسد قحط سالی کی تکلیف سے گھبرا کر مدینہ مین مع اہل و عیال آئے ۔ شہر کی گلیون کو یہ لوگ گندا کرتے تھے اور نرخ بازار ان کی وجہ سے گران ہو گیا تھا آنحضرتؐ پر یہ لوگ احسان رکھتے تھے اور کہتے تھے کہ ہم بے لڑے بھڑے ہم ایمان لائے ہین ۔ حالانکہ وہ قحط کی وجہ سے ایمان لائے تھے دل سے ایمان نہین لائے تھے +

سورۂ قٓ[۱]

(مکی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ع ق ✦ اے محمدؐ! قسم ہی قرآن مجید کی کہ تو میرا پیغمبر ہی۔ مگر جب ان کافرون کے پاس انھین مین کا ایک ڈرانے والا پیغمبر آیا تو انھین تعجب ہوا اور ان کافرون نے کہا "یہ عجیب بات ہی کہ جب ہم مر کر مٹی ہو جائین گے تو پھر زندہ ہونگے یہ زندہ ہونا تو بعید از عقل ہی"[۲] ✦ ہم کو تو معلوم ہوتا رہتا ہی کہ زمین نے مردون کو کس قدر کھایا۔ اور ہمارے پاس تو کتاب (لوح) محفوظ ہی ہی ✦ انھون نے امر حق کو جب ان کے پاس آیا جھٹلایا۔ یہ امر مشکوک مین پڑے ہین ✦ کیا ان لوگون نے اپنے اوپر آسمان نہین دیکھا کہ ہم نے اُسے کس طرح بنایا ہی۔ اور اُسے کیسی زینت دی ہی؟ اُس مین کوئی شگاف نہین ہی۔ ہم نے زمین پھیلائی۔ اُس مین پہاڑ قائم کیے اور ہر قسم کے خوشنما درخت اُس مین اُگائے۔ تاکہ رجوع کرنے والے بندے یہ باتین دیکھین اور نصیحت پکڑین ✦ ہم نے آسمان سے برکت کا پانی اُتارا اور اُس سے باغ اور کھیتی کے اناج اور لانبی کھجورین جن مین تہ بہ تہ گچھے ہوتے ہین اپنے بندون کے رزق کے لیے پیدا کین اور شہر مردہ کو ہم نے پانی سے زندہ کیا ✦ اسی طرح قبرون سے قیامت مین نکلنا بھی سمجھو ✦ ان لوگون سے پہلے قوم نوح نے۔ اصحاب رس (خندق یا کنوئین والون) نے۔ ثمود نے۔ عاد نے فرعون نے۔ قوم لوط نے۔ اصحاب ایکہ نے اور قوم تبّع نے ان سب نے اپنے اپنے پیغمبرون کو جھٹلایا اور وعدہ عذاب اُن پر پورا ہوا ✦ کیا ہم خلق اول سے تھک گئے ہین کہ پھر پیدا نہ کرسکین گے؟ نہین بلکہ روز قیامت کی نئی پیدائش مین بوجہ یہ شک کرتے ہین ✦

ع ہم نے انسان کو بنایا ہی اور ہم اُس کے دل کے وسوسون سے واقف ہین ✦ ہم اُسکے رشتۂ رگ جان سے بھی قریب تر ہین ✦ دو ضبط کرنے والے[۳] (کراماً کاتبین فرشتے) اُسکے داہنے

[۱] اس سورہ کی ابتدا حرف قاف سے ہی لہذا اسی نام سے موسوم ہوا ✦ [۲] یعنی پیغمبرؐ کو کبھی شاعر کہتے ہین کبھی مجنون کہتے ہین کبھی جادوگر کہتے ہین کسی امر پر قائم نہین رہتے ✦ [۳] حدیث مین وارد ہے کہ ہر انسان کے ساتھ دو فرشتے رہتے ہین۔ ایک نیکیان لکھا کرتا ہی اور دوسرا برائیان لکھا کرتا ہی۔ پہلا تو نیکیون کو فوراً لکھ لیتا ہی اور دوسرا جب برائی لکھتا ہی تو پہلا کہتا ہی ذرا ٹھہرو جلدی نکرو شاید یہ توبہ کرلے ✦

اور بائین بیٹھ کر اُس کے اعمال ضبط تحریر مین لاتے ہین ۔ وہ کوئی ایسی بات نہین بولتا جسکے
لیے کوئی نگہبان لکھنے کو حاضر نہو + بیہوشی موت کا آنا ضروری ہی ! ہم اُس وقت آدمی کو جتا دینگے
کہ یہی وہ حالت ہی جس سے تو گریز کرتا تھا + قیامت کے دن صور پھونکا جائے گا + یہی وہ دن
ہی جس سے لوگ ڈرائے جاتے ہین + پھر ہر ایک اعمال کی جوابدہی کے لیے اسطرح آئے گا کہ اُسکے
ساتھ ایک فرشتہ ہانکنے والا ہوگا اور ایک فرشتہ گواہ ہوگا + ہم اُس سے کہین گے لے شخص! تو
اس دن سے غافل تھا تو ہم نے تیری آنکھون سے پردے اُٹھا دیے آج تیری بینائی خوب تیز ہی +
ساتھی اُس کا گواہی دینے والا کہے گا "اس کا نامۂ اعمال میرے پاس یہ موجود ہی" + ہم فرشتون کو
حکم دین گے "تمام سرکش کافرون کو دوزخ مین ڈالدو ۔ یہ خیر کے روکنے والے ۔ اور حد سے
بڑھنے والے اور دلون مین شک کھنے والے تھے + انھون نے اللہ کے ساتھ دوسرا معبود قرار
دیا تھا + اور اس مجرم کو بھی عذاب سخت مین لیجا کر داخل کرو" + اُس کا ساتھی شیطان کہے گا "اے
رب! مین نے اسے نہین بہکایا تھا بلکہ یہ خود دور بہکا ہوا تھا" اللہ کہے گا "تم لوگ ہمارے
سامنے جھگڑا نہ کرو ۔ عذاب کا ڈر ہم تمھین پہلے ہی سُنا چکے تھے + ہمارے یہان بات بدلی نہین
جاتی اور نہ بندون پر ہم ذرا ظلم کرتے ہین +

ع ۳ اُسدن ہم دوزخ سے پوچھین گے "کیا تو دوزخیون سے بھر گئی؟" وہ کہے گی "کچھ اور
بھی ہی؟" + جنت [۵۱] پرہیزگارون کے لیے آراستہ رہے گی اور قریب ہی رہے گی + یہی وہ جنت
ہی جس کا وعدہ تم مین سے ہر ایک اللہ کی طرف رجوع کرنے والے محافظ حقوق سے کیا جاتا ہی
جو رحمٰن (اللہ) سے بے دیکھے دنیا مین ڈرتا تھا اور دل گرویدہ لے کر قیامت مین حاضر ہوگا
ہم اُس سے کہین گے "اس جنت مین سلامتی سے داخل ہو + یہی ہمیشگی کا دن ہی" +
جو وہ چاہین گے اُن کے لیے وہان موجود ہوگا ۔ ہمارے یہان بہت کچھ ہی + ہم نے بہت سی
اُمتین ان سے پہلے ہلاک کر دین جو ان سے قوت مین سخت تر تھین ۔ اُنھون نے نزول عذاب
کے وقت تمام شہرون کو چھان مارا کہ کہین بھاگنے کا ٹھکانا بھی ہی + جو شخص دل رکھتا ہی یا
کان لگا کر توجہ سے سنتا ہی اُس کے لیے بیشک ان باتون مین نصیحت ہی + ہم نے آسمانون
اور زمین کو اور اُن کی درمیانی چیزون کو چھ دنون مین پیدا کیا اور ہم ذرا نہ تھکے + اے محمد! اِن
کافرون کی باتون پر صبر کرو اور طلوع آفتاب [۵۲] کے قبل اور غروب آفتاب کے قبل اپنے رب کی

سکرات موت
نفخ صور
دوزخی
جنت
امم سابقہ
زمانۂ تخلیق کائنات

[۵۱] یون بھی ترجمہ کیا گیا ہی "جنت پرہیزگارون کے قریب لائی جائے گی دور نہ رہے گی" + [۵۲] یعنی فجر ظہر اور عصر کی نمازین پڑھ +

حمد مین تسبیح کر - اور رات کو بھی اُسکی تسبیح کر اور نمازون کے بعد بھی تسبیح کر + اے محمد! تو سن رکھ کہ جس دن پکارنے والا (فرشتہ اسرافیل) قریب سے پکارے گا - اور جس دن لوگ اُس کی آواز سخت بخوبی سُنین گے وہی دن قبرون سے نکلنے کا ہوگا + ہم ہی جلاتے ہین اور ہم ہی مارتے ہین اور ہماری طرف بازگشت لوگون کی اُس دن ہوگی جب کہ زمین پھٹے گی اور مُردے بعجلت نکل آئینگے + یہی روز حشر ہوگا جو ہمارے لیے آسان ہی + اے محمد! ان لوگون کی باتین ہم بخوبی جانتے ہین + تو ان پر جبر کرنے والا نہین ہی - جو شخص ہمارے عذاب سے ڈرتا ہی تو اُسے قرآن کی نصیحت سُنا +

قیامت

سُورۂ ذاریات [۵۱] [۵۲]

(مکی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اے لوگو! قسم ہی بادلون کو پراگندہ کرنے والی ہواؤن کی جو مینھ کا بوجھ اُٹھاتی ہین پھر آہستہ آہستہ چلتی ہین پھر بارش ایسی ضروری چیز کو تقسیم کرتی ہین - تم سے قیامت کا سچا وعدہ کیا گیا ہی اور اسوقت بدلہ اعمال کا ضرور ملے گا + قسم ہی آسمان ذی جمال [۵۳] کی کہ تم منکرون کی مختلف قیل و قال ہی + جو گمراہ ازلی ہی وہی اس سے گمراہ ہوتا ہی + ہلاک ہون اٹکل پچو باتین بنانے والے جو غفلت مین بھولے ہوئے ہین اور پوچھتے ہین - "بدلے کا دن کب ہوگا" + ان سے کہنا چاہیے "اُسدن ہوگا جب یہ آگ پر مبتلائے عذاب ہونگے اور ان سے کہا جائے گا "اپنے عذاب کے مزے چکھو + یہ وہی عذاب ہی جس کی تم جلدی کرتے تھے" + پرہیزگار لوگ جنتون مین اور نہرون کی فضا مین ہون گے - ان کا رب جو کچھ عطا کرے گا یہ لیتے رہین گے + یہ لوگ اس کے پہلے نیک کام کر چکے ہین + رات کو بوجہ شغل عبادت تھوڑا سوتے تھے اور صبح کو بخشش مانگتے تھے + ان کے مالون مین سائل اور محتاج غیر سائل کے

وعدۂ قیامت

دوزخ

جنت

پرہیزگار

[۵۱] یعنی مغرب اور عشا کی نماز مین پڑھو + [۵۲] یہ سورۃ عربی مین "والذاریات" سے شروع ہوتی ہی جسکے معنی ہین "قسم ہی پراگندہ کرنے والی ہواؤن کی" [۵۳] بجاے "ذی جمال کی" کے یون بھی ترجمہ ہوسکتا ہی "جس مین ستارون کی گردش کے راستے ہین" +

حصہ تھے + یقین کرنے والون کے لیے زمین مین اور نیز لوگو! خود تمھاری ذات مین قدرت الٰہی کی نشانیان موجود ہین + کیا تم دیکھتے نہین ہو؟ لوگو! تمھارا رزق اور دیگر امور جو تمھارے لیے موعود ہین آسمان مین ہین + آسمان اور زمین کے پروردگار کی قسم ہی کہ یہ روزی اسی طرح برحق ہی جس طرح کہ تم بولتے ہو +

حضرت ابراہیم کے مہمان فرشتے

ع ۲ اے محمدؐ! کیا تو نے ابراہیم کے بزرگ مہمان فرشتون کی حکایت سُنی ہی؟ + جب وہ ابراہیم کے پاس آئے تو سلام کیا + ابراہیم نے جواب سلام دیا۔ اور دل مین کہا یہ کون اجنبی لوگ ہین؟ + پھر ابراہیم اپنی بی بی کے پاس گیا۔ اور ایک فربہ گوسالے کا بُھنا ہوا گوشت لایا اور مہمانون کے پاس اسے رکھدیا اور بولا "آپ لوگ کھاتے کیون نہین؟" + پھر ابراہیم اُن سے جی ہی جی مین ڈرا + مہمانون نے اُس سے کہا "آپ اندیشہ نہ کیجیے" اور ایک لائق فرزند (اسحاق) کے پیدا ہونے کی اُسے خوشخبری بھی سُنائی + ابراہیم کی بی بی (سارہ) یہ سُنکر بولتی ہوئی آگے بڑھی اور مُنھ پر ہاتھ مارکر بولی "مین بانجھ بڑھیا ہون" + اُنھون نے کہا "اللہ نے ایسا ہی حکم دیا ہی + وہ حکیم دانا ہی +

ستائیسوانؔ پارہ

قوم لوطؑ کی تباہی

ابراہیم نے کہا "اے ایلچیو! تمھارا کیا کام ہی؟" + اُنھون نے کہا "قوم مجرم (قوم لوط) کی طرف ہم بھیجے گئے ہین کہ مٹی کے پتھر اُن پر برسائین + یہ پتھر فضول کارون کے لیے تیرے رب کی طرف سے نامزد ہو چکے ہین" + وہان جتنے مومن تھے انھین ہم نے نکالدیا۔ وہان مسلمانون کا گھر صرف ایک ہی (لوط کا گھر) ہم نے پایا + اُس شہر مین ہم نے پتھر برسائے اور اُس بستی مین اُن لوگون کے لیے جو دردناک عذاب سے ڈرتے ہین عبرت کی نشانی باقی رکھی + حالات موسیٰ مین بھی عبرت کی نشانیان ہین۔ جب ہم نے اُسے صریح دلیل (معجزون) کے ساتھ فرعون کی طرف بھیجا + فرعون نے اپنی قوت کے گھمنڈ پر سرتابی کی اور موسیٰ کی نسبت اُس نے کہا "یہ ساحر یا مجنون ہی" + پھر ہم نے فرعون کو اور اُس کے لشکرون کو عذاب مین گرفتار کیا اور دریا مین انھین ڈالدیا فرعون ملامت زدہ تھا + قوم عاد کی ہلاکت مین بھی قدرت الٰہی کی نشانیان تھین۔ جب ہم نے اُس پر منحوس آندھی بھیجی تو جس چیز پر وہ گذرتی تھی اُسے بوسیدہ ہڈی کی طرح کر دیتی تھی + قوم ثمود کی ہلاکت مین بھی نشانیان ہین۔ جب اُن لوگون سے کہا گیا کہ "ایک وقت تک دنیا کے

حضرت موسیٰ

فرعون غرقاب ہوا

قوم عاد

قوم ثمود

فائدے اُٹھالو"۔ تو اپنے رب کے حکم سے اُنھون نے سرکشی کی اور ایک سخت آواز نے انھین آلیا اور وہ دیکھتے کے دیکھتے رہ گئے ۔ نہ وہ عذاب کے مقابلہ مین کھڑے رہ سکے اور نہ ہم سے بدلہ ہی لے سکے ۔

قوم نوح — قوم نوح کو ہم نے اُن کے پہلے ہلاک کیا تھا ۔ بیشک وہ نافرمان لوگ تھے ۔

خلقت کائنات — ۳ع آسمان کو ہم نے اپنے ہاتھون سے بنایا ہے اور ہمین نے اُسے وسعت دی ہے[۵۱] اور زمین کو ہم نے بچھایا ہے اور کیسا اچھا بچھایا ہے ۔ ہر شے سے ہم نے دو جوڑے پیدا کیے تاکہ تم سوچو ۔ اے محمدؐ! تو اِن لوگون سے کہہ "اللہ کی طرف تم لوگ دوڑو۔ مین تھین کھلے طور پر اُس کے عذاب سے ڈراتا ہون اللہ کے ساتھ کوئی دوسرا معبود نہ ٹھہراؤ ۔ مین تھین اُس کے عذاب سے کھلے طور پر ڈراتا ہون"۔ اسیطرح

امم سابقہ — اِن سے پہلے جو گذرے ہین اُن کے پاس بھی کوئی رسول ایسا نہ آیا جس کو اُنھون نے جادوگر یا دیوانہ نہین کہا ۔ آپس مین یہ ایک دوسرے کو ایسی ہی وصیت کرتے چلے آئے ہین۔ بلکہ اصل یہ ہے کہ یہ لوگ سرکش ہین ۔ اے محمدؐ! تو ان سے منہ پھیر لے۔ تجھ پر ملامت نہوگی ۔ ہان نصیحت کرتا رہ نصیحت مومنون کو نفع دے گی ۔ مین نے جن اور آدمی اسی لیے پیدا کیے ہین کہ وہ میری بندگی کرین ۔ مین اُن سے کچھ رزق نہین چاہتا اور نہ مین چاہتا ہون کہ وہ مجھے کچھ کھلائین ۔ اللہ خود روزی دینے والا اور زبردست قوت والا ہے ۔ جن لوگون نے اپنے ساتھیون (کفار سابق) کے سے گناہ کیے ہین وہ عذاب کے لیے جلدی نہ کرین ۔ ان کفار کے حال پر باعتبار اُس روز بد کے بڑا افسوس ہے جس کا وعدہ ان سے کیا جاتا ہے ۔

سورۂ طور[۵۲]

(مکی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱ع اے محمدؐ! قسم ہے کوہ طور کی[۵۲]۔ قسم ہے کھلے ہوے اوراق مین لکھی ہوئی کتاب (لوح محفوظ) کی ۔ قسم ہے بیت معمور[۵۳] کی ۔ قسم ہے آسمان کی بلند چھت کی ۔ قسم ہے دریاے جوشیدہ کی کہ تیرے رب کا

قیامت — عذاب کافرون پر بروز قیامت نازل ہوگا ۔ کوئی اُس کا دفع کرنے والا نہ ہوگا ۔ اُس دن آسمان

۵۱ یون بھی ترجمہ کیا گیا ہے "ہم وسیع قدرت رکھتے ہین"۔ ۵۲ کوہ طور کی قسم سے یہ سورہ شروع ہوتی ہے۔ ۵۳ کہا گیا ہے کہ خانہ کعبہ کے اوپر آسمان مین ایک مکان فرشتون کے طواف کرنے کا ہے۔ اُس کا نام بیت معمور ہے ۔

خوب چکر مین آئے گا اور پہاڑ چلنے لگین گے ÷ بڑی خرابی ہی اُسدن اُن جھُٹلانے والون کی جو بیہودہ باتون مین کھیل رہے ہین ÷ اُسدن دوزخ کی آگ کی طرف یہ کفار دھکّے دے کر پہونچائے جائین گے اور اُن سے کہا جائے گا "یہی وہ آگ ہی جسے تم جھٹلاتے تھے ÷ کیا یہ بھی جادو ہی؟ یا تمھین اب بھی نظر نہین آتا ÷ اس آگ مین داخل ہو۔ اب تم صبر کرو یا نکرو تمھارے لیے برابر ہی تمھین اُسی کام کا عوض ملے گا جو تم دنیا مین کرتے تھے" ÷ پرہیزگار باغون اور نعمتون مین رہین گے۔ اُن کا رب جو انھین دے گا اُس کے مزے لین گے اور عذاب جہنم سے اُن کا رب انھین بچائے گا ÷ انسے کہا جائے گا "اپنے اعمال کے صلہ مین تم مزے سے کھاؤ اور پیو اور تختون پر صف بصف تکیے لگائے ہوئے بیٹھو۔ خوش چشم حورون سے ہم انھین بیاہ دین گے ÷ جو ایمان لائین گے اور اُن کی اولاد بھی ایمان مین اُن کی پیروی کرے گی تو ہم وہان اُن کی اولاد کو اُن سے ملا دین گے اور ہم اُن کے اعمال مین کچھ کمی نکرین گے ہر شخص اپنے عمل کے بدلے مین گرو ہوگا ÷ جو میوے اور گوشت چاہین گے ہم انھین دین گے ÷ وہان شراب کے پیالون پر وہ جھگڑین گے بھی لیکن اُس مین لغو اور گناہ کا جھگڑا نہ ہوگا ÷ اُن کی خدمت کے لیے اُن کے گرد ایسے خوبصورت لڑکے آمد و شد کرین گے گویا وہ چھپائے ہوئے موتی ہین ÷ ایک دوسرے کی طرف مُنھ کرکے باہم باتین کرین گے اور کہین گے "ہم پہلے اپنے گھر مین انجام کار سے ڈرتے تھے۔ اللہ نے ہمپر احسان کیا اور دوزخ کے لُو کے عذاب سے ہمین بچا لیا ÷ ہم اُس سے پہلے دعائین مانگتے تھے ÷ بیشک وہ احسان کرنے والا مہربان ہی" ÷

نصیحت کی باتیں

ع ۲ اے محمد! تو ان لوگون کو نصیحت کرتا رہ۔ اپنے رب کے فضل سے نہ تو کاہن[1] ہی۔ اور نہ دیوانہ ہی تو کیا یہ کفار تیری نسبت کہتے ہین "یہ شاعر ہی۔ ہم اُس کے حادثۂ موت کا[2] انتظار کر رہے ہین" ÷ اے محمد! تو ان سے کہہ۔ اچھا تم انتظار کرو مین بھی تمھارے ساتھ انتظار کرتا ہون ÷ کیا ان کی عقلین ان کو ایسا ہی بتاتی ہین؟ یا بالذات یہ سرکش ہین؟ ÷ کیا یہ کہتے ہین "اس شخص نے قرآن کو دل سے بنا لیا ہی؟" ÷ بلکہ اصل یون ہی کہ یہ ایمان لانا نہین چاہتے ÷ اگر یہ سچے ہین تو ایسا ہی کلام (قرآن) یہ بھی لائین ÷ کیا یہ لوگ خود بخود پیدا ہو گئے ہین یا یہ خود پیدا کرنے والے ہین ÷ کیا آسمانون اور زمین کو انھین نے

قرآن خود معجزہ ہی

---

[1] جس طرح ہندوستان مین نجومی ہوتے ہین جو غیب کی خبرین بتانے والے سمجھے جاتے ہین اسی طرح لوگ زمانۂ جاہلیت مین بھی جاہل فریب باتین کرتے تھے اور کاہن کہلاتے تھے ÷ [2] یون بھی ترجمہ ہوا ہے "ہم اس کے بارے مین حادثۂ روزگار کا انتظار کر رہے ہین" ÷

بنایا ہی؟ + یہ کچھ نہین - بلکہ انھین اللہ کا یقین نہین آتا + اے محمدؐ! کیا ان کے پاس تیرے پروردگار کے خزانے ہین یا یہ کہین کے حاکم ہین؟ + کیا ان کے پاس کوئی زینہ ہی کہ اُس پر چڑھکر یہ آسمان کی باتین سُن آیا کرتے ہین؟ + ان مین کا جو سُن کر آتا ہو وہ کوئی دلیل ظاہر پیش کرے + کیا اللہ کے لیے بیٹیان ہین اور تمھارے لیے بیٹے ہین؟ + اے محمدؐ! کیا تو ان سے تبلیغ رسالت کی کچھ اجرت مانگتا ہی اور انھین تاوان مین ڈالتا ہی اور اس تاوان کی وجہ سے یہ زیربار ہین + کیا اِن کے پاس علم غیب ہی اور یہ لکھ لیتے ہین + یا دھوکا دینے کا ارادہ رکھتے ہین؟ + یہ کفار تو خود ہی دھوکے مین ہین - کیا ان کے لیے اللہ کے سوا کوئی دوسرا معبود ہی؟ + اللہ ان کے شرک سے پاک ہی + یہ کوئی ٹکڑا آسمان سے گرتا ہوا دیکھین گے جب بھی نہ ڈرین گے اور کہین گے یہ تہ بتہ جما ہوا بادل ہی + اے محمدؐ! تو انھین چھوڑ دے یہان تک کہ یہ اپنا وہ دن دیکھین جس مین یہ ہلاک کیے جائین گے + اُسدن ان کا مکر ذرا ان کے کام نہ آئے گا اور نہ انھین مدد ملے گی + ان ظالمون کے لیے اس عذاب قیامت کے علاوہ دنیا مین بھی عذاب ہی - لیکن ان مین اکثر ناسمجھ ہین + اے محمدؐ! اپنے رب کے حکم کے انتظار مین صبر کیے ہوے بیٹھا رہ - تو ہماری نگرانی (حفاظت) مین ہی - اور جب تو سوکر[۱] اُٹھا کرتو اپنے رب کی حمد مین تسبیح کر - رات[۲] کے وقت بھی اُس کی تسبیح کر - اور تارون کے غروب[۳] کے وقت بھی اُس کی تسبیح کر +

نماز تہجد
نماز مغرب
عشا صبح

سورۂ[۴] نجم[۵]

(مکی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نصیحت کی باتین

ع ۱ لوگو! قسم ہی ستارے کی جب وہ جھکتا ہی کہ تمھارا ساتھی محمدؐ نہ راہ راست سے بھٹکا ہی اور نہ بہکا ہی + اور نہ اپنی خواہش نفسانی سے وہ باتین بناتا ہی + یہ قرآن وحی ہی جو اُس پر نازل ہوتی ہی + قوی[۶] اور دانا جبرئیل نے اُسے قرآن سکھایا ہی + وہ جبرئیل آسمان کے ایک طرف اونچی جگہ مین تھا کہ سامنے محمدؐ کے

حضرت جبرئیلؑ

---

[۱] نماز تہجد + [۲] نماز مغرب نماز عشا + [۳] نماز صبح + [۴] یہ سورۃ "نجم" سے شروع ہوتی ہے جو بمعنی ستارہ ہی + [۵] نجم کے معنی بہت سے بیان کیے گئے ہین منجملہ اُن کے ایک روایت مین ستارہ بھی مذکور ہے اور ستارے جب وسط آسمان سے کسی طرف جھکتے ہوے ہوتے ہین تو اونٹ و جہاز کی سواری مین رہنمائی کرتے ہین اس لیے وہ اہم سمجھے گئے + [۶] یعنی قرآن بذریعہ جبرئیل آنحضرت کے پاس آیا۔ آسمان سے حضرت جبرئیل آنحضرت محمدؐ کے قریب تک آگئے اور اُس کے علاوہ حضرت جبرئیل کو اُن کی اصلی صورت مین آنحضرت نے شب معراج مین بھی سدرۃ المنتہیٰ کے پاس دیکھا تھا - سدرہ بیر کو کہتے ہین - ساتوین آسمان پر ایک بیر کا درخت ہی جہانتک حضرت جبرئیل کے جانے کی منتہی ہے اس کے بعد وہ بھی جا نہین سکتے یہ باتین اسرار الٰہی سے متعلق ہین اس کے سمجھنے کے لیے علم باطنی درکار ہے +

بصورت اصلی آکھڑا ہوا پھر نزدیک ہوا اور اتنا جھکا کہ بقدر دو کمان کے یا اس سے بھی کم فاصلہ رہگیا
پھر اللہ نے اُس وقت اپنے بندے (محمد) کی طرف بذریعہ جبرئیل جو وحی کرنا تھی وہ وحی کی ◆ اُسنے
جو دیکھا اُس کے دل نے اُسے نہین جھٹلایا ◆ لوگو! کیا تم اُس کے دیکھنے مین اختلاف کرتے ہو؟ ◆ حالانکہ
اُس نے جبرئیل کو دوسری مرتبہ معراج مین سدرۃ المنتہیٰ کے پاس بھی دیکھا جہان جنۃ الماویٰ[۵۱] ہی ◆ اُسوقت
سدرہ پر نور جیسا چھا رہا تھا ◆ محمد کی نظر اُسوقت نہ کج ہوئی اور نہ متجاوز ہوئی ◆ محمد نے اُس وقت
اپنے پروردگار کی قدرت کے بڑے بڑے عجائبات دیکھے ◆ مشرکو! تم لوگون نے لات[۵۲] اور عزیٰ اور تیسری
ایک اور جو منات ہی اُس کی حالت دیکھ لی؟ ◆ کیا لڑکے تمھارے لیے ہین اور لڑکیان اللہ کے لیے ہین؟ ◆
ایسا ہو تو یہ بڑی نامنصفانہ تقسیم ہی ◆ ان بتون کے نام ہی نام ہین جو تم نے اور تمھارے باپ دادا
نے رکھ لیے ہین۔ اللہ نے ان کے لیے کوئی سند نہین اُتاری ہی۔ یہ لوگ محض گمان اور اپنی خواہش
نفس پر چلتے ہین۔ اب ان کے پاس ان کے رب کی رہنمائی آگئی ہی مگر یہ نہین مانتے ◆ انسان ہر تمنا
پر قابو نہین پا سکتا۔ اللہ ہی کے اختیار مین انتہا اور ابتدا ہی ◆

ع آسمانون مین بہت سے فرشتے ہین۔ اُن کی شفاعت کچھ بھی کام نہین آتی مگر اُس وقت کہ اللہ
جسے چاہے اور جس سے راضی ہو اُس کے حق مین سفارش کا حکم دے ◆ آخرت پر ایمان نہ لانے والے
فرشتون کو مونث بتاتے ہین۔ انھین اس کی کوئی تحقیق نہین ہی۔ یہ محض گمان کے پیرو ہین اور
حق کے سامنے گمان بیکار ہی ◆ اے محمدؐ! جو شخص ہمارے ذکر سے منھ پھیرے اور صرف دنیاوی
زندگی چاہے تو اُس سے مُنھ پھیر لے ◆ اتنی ہی اُس کی عقل کی رسائی ہی ◆ بیشک تیرے رب کو معلوم ہی
کہ اُس کی راہ سے کون بھٹکا ہوا ہی اور اُسے یہ بھی خوب معلوم ہی کہ کون راہ پر ہی ◆ آسمانون اور
زمین مین جو کچھ ہی اللہ ہی کا ہی۔ اُس نے انسان پیدا کیے ہین اس لیے کہ وہ بدکارون کو اُن کے
اعمال کا بدلہ دے اور نیکی کرنے والون کو اچھی جزا دے ◆ نیکی کرنے والے وہ ہین جو گناہ کبیرہ اور
بیحیائیون سے باستثنائے گناہ صغیرہ کے بچتے رہتے ہین۔ اے محمدؐ! تیرے رب کی مغفرت وسیع ہی ◆
لوگو! وہ تمھین اُسوقت سے خوب جانتا ہی۔ جب مٹی سے اُس نے تمھین پیدا کیا اور جب تم اپنی ماؤن کے
شکم مین بچے تھے۔ تم اپنی پاکیزگی نہ جتایا کرو۔ وہ پرہیزگارون کو خوب جانتا ہی ◆

ع اے محمدؐ! تو نے دیکھا اُس شخص[۵۳] کو جس نے تیری نصیحت سے مُنھ پھیرا اور تھوڑا سا مال دیا اور

لات عزیٰ منات

انسان مجبور ہی

نصیحت کی باتین

ولید بن عقبہ کی شان مین

۵۱ نیک بندون کے رہنے کی جگہ بہشت ◆ ۵۲ لات عزیٰ اور مناۃ کو مشرکین عرب دیوتا اور دیبی سمجھ کر پوجتے تھے ◆ ۵۳ کہا گیا ہو کہ ولید بن عقبہ کی شان مین یہ آیت ہی۔ یہ آنحضرتؐ کے پاس آتا تھا مسلمان ہو چلا تھا کہ لوگون نے اسے بہکایا۔ اس نے کہا "عذاب دوزخ سے ڈرتا ہون"۔ لوگون نے کہا اگر کچھ مال خرچ کرے تو دوزخ سے بچ جائے گا۔ آنحضرتؐ کی اطاعت مین کیا رکھا ہی" ◆ یہ غیر مومنون کی جماعت مین گیا مگر وہان بھی وعدہ کے مطابق خرچ نہ کر سکا ◆

وعدہ سے کم دیا؛ کیا اُس کے پاس علم غیب ہے کہ اُسے انجام کار دکھائی دیتا ہے؛ کیا اُسے خبر
نہین ہے کہ موسیٰ اور ابراہیم صادق الوعدہ کے صحیفون مین یہ لکھا ہوا ہے کہ "کوئی شخص دوسرے
کا بوجھ نہ اُٹھائے گا اور انسان کو اُتنا ہی ملے گا جتنے کی اُس نے کوشش کی ہے + اور اسکی کوشش
عنقریب قیامت مین دیکھی جائے گی؛ اور پھر اُسے پورا بدلہ دیا جائے گا؛ بیشک تیرے رب کی طرف
سب کو پہونچنا ہے وہی ہنساتا ہے اور وہی رُلاتا ہے + وہی مارتا ہے وہی جلاتا ہے + وہی نطفے سے
جب وہ ماں کے پیٹ مین پہونچایا جاتا ہے - دو قسم کے جاندار نر اور مادہ پیدا کرتا ہے + اُسی نے انسان
کا دوبارہ اٹھانا اپنے اوپر لازم کرلیا ہے + لوگون کو وہی غنی کرتا ہے اور مالدار کرتا ہے + وہی شعریٰ[۵۱]
(ستارہ) کا مالک ہے + اُسی نے عاد اولیٰ اور ثمود کو ہلاک کیا۔ انھین باقی نہ چھوڑا۔ اور اُن کے
پہلے قوم نوح کو ہلاک کیا تھا؛ یہ لوگ بڑے ظالم اور سرکش تھے + اُسی نے قوم لوط کی اُلٹی ہوئی
بستیون کو نیچے پٹک دیا تھا پھر اُن پر جو چھا ہی آئی وہ آئی " اے مخاطب! تو اللہ کی کن کن نعمتون مین
شک کرے گا؛ یہ بہت سے اگلے ڈرانے والے پیغمبرون مین ایک ڈرانے والا یہ (محمد) بھی
ہے + نزدیک آنے والی (قیامت) نزدیک آگئی اُس کا ٹالنے والا اللہ کے سوا کوئی دوسرا نہین ہے +
کیا تم لوگ اِس بات پر تعجب اور ذکر قیامت پر ہنستے ہو؟ تمھین رونا نہین آتا؟ تم اتنے غافل ہو؟ +
اللہ کو سجدہ کرو اور اُسی کی عبادت کرو +

اگلی کتابون کی نصیحتین

سجدہ

سورہ قمر[۵۲]

(مکی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ع۱ قیامت قریب آئی اور چاند شق ہوگیا + یہ کفار کوئی بھی نشانی دیکھین گے تو مُنھ پھیر لین گے
اور کہین گے "یہ بھی ایک جادو ہے جو ہمیشہ سے چلا آیا ہے + انھون نے محمدؐ کو جھٹلایا اور اپنی
خواہشون کی پیروی کی؛ ہر کام کا ایک وقت مقرر ہے + ان کے پاس اگلی امتون کے اتنے حالات

۵۱ کفار عرب اس ستارہ کی پرستش کرتے تھے + ۵۲ قمر بمعنی چاند + پیغمبر کے زمانہ مین چاند شق ہوگیا تھا
اور یہ آنحضرت کا معجزہ تھا اُس کا ذکر اس سورہ مین ہے اور بعضون نے یہ لکھا ہے کہ قرب قیامت مین چاند شق ہوگا
وہی بیان ذکر کیا گیا ہے

پہونچ چکے ہین کہ جن مین ان کے لیے تنبیہ اور سراسر حکمت کی باتین ہین لیکن ڈرانا ان کے لیے کچھ مفید نہین ہوتا + اے محمدؐ! تو ان سے منھ پھیر لے + جس دن امر اجنبی (میدان حشر) کی طرف پکارنے والا فرشتہ (اسرافیل) انھین پکارے گا تو ان کی آنکھین نیچی ہون گی اور قبرون سے یہ اس طرح نکلین گے گویا کہ ٹیڑیان پھیلی ہوئی ہین اور یہ پکارنے والے کی طرف دوڑتے ہوئے چلے جائین گے + کفار کہین گے "یہ دن سخت ہے" ان سے پہلے قوم نوح نے رسالت سے انکار کر کے تمام پیغمبرون کو جھٹلایا تھا اور ہمارے بندے نوح کو بھی جھٹلایا تھا اور اُسے مجنون کہا تھا اور اُسے جھڑکیان دی گئی تھین + اُس نے اپنے رب کو پکارا کہ مین عاجز ہو گیا تو ان سے بدلہ لے + اس پر ہم نے آسمان کے دروازے برسنے والے پانی کے لیے کھول دیے اور زمین کے چشمے جاری کر دیے۔ پھر آسمان اور زمین کا پانی اندازۂ مقرر پر مل کر ایک ہو گیا + نوح کو ہم نے تختون اور کیلون سے جڑی ہوئی کشتی پر چڑھایا جو ہماری نگرانی مین چلتی رہی + یہ بدلہ تھا نوح کا جس کی بے قدری کی گئی تھی + اس واقعہ کو ہم نے عبرت کی نشانی قرار دیا۔ کوئی ہے جو اس سے نصیحت پکڑے؟ + میرا عذاب اور میرا ڈرانا کیسا تھا؟ + ہم نے قرآن کو سمجھنے کے لیے آسان کر دیا ہے کیا کوئی سمجھنے والا ہے؟ + عاد نے بھی پیغمبرون کو جھٹلایا تھا تو پھر میرا عذاب اور میرا ڈرانا کیسا ہوا؟ + ہم نے اُن پر ایک منحوس دن مین جو ٹلنے والا نہ تھا ہوائے تند بھیجی اور وہ آدمیون کو اس طرح اکھاڑ پھینکتی تھی گویا وہ اکھڑے ہوئے کھجورون کے تنے تھے + میرا عذاب اور میرا ڈرانا کیسا تھا + ہم نے سمجھنے کیلئے قرآن کو آسان کر دیا ہے۔ کیا کوئی سمجھنے والا ہے؟ +

ع ثمود نے بھی ڈرانے والے پیغمبرون کو جھٹلایا اور کہا تھا "کیا ہم لوگ اپنے ہی مین سے ایک آدمی صالح کی پیروی کرین؟ ہم ایسا کرین گے تو اُس وقت ہم گمراہی اور عذاب مین ہون گے + کیا ہمارے درمیان مین اسی (صالح) پر وحی اُترتی ہے؟ + نہین بلکہ یہ جھوٹا اور شریر ہے[۱۵۱]" + ہم نے صالح سے کہا "عنقریب انھین کل، پرسون معلوم ہو جائے گا کہ کون جھوٹا اور شریر ہے + ہم ایک اونٹنی بھیجتے ہین جو ان کے لیے باعث آزمائش ہوگی + تو ان کے عذاب کا انتظار کر اور صبر کر اور انھین آگاہ کر دے کہ پانی ان مین اور اونٹنی مین تقسیم کر دیا گیا ہے۔ ہر ایک اپنی باری پر حاضر ہو" + انھون نے اپنے ساتھی (قدار) کو پکارا اور پھر اُس نے اونٹنی پر ہاتھ ڈالا اور اُس کی کونچین کاٹ ڈالین + پھر میرا عذاب اور ڈرانا کیسا ہوا؟ + ہم نے ایک آواز سخت اُن پر بھیجی جس سے وہ سوکھے ہوئے بھوسے کی طرح ہو کر رہ گئے + ہم نے قرآن سمجھنے مین آسان کر دیا ہے۔ کوئی سمجھنے والا ہے؟ + قوم لوط نے بھی ڈرانیو

میدان حشر — قوم نوح — کشتی نوح — قوم عاد — قوم ثمود — حضرت صالح اور اونٹنی — قوم لوط

[۱۵۱] اشر مختصر کا ترجمہ ہے۔ بہت سے معنے اس کے بیان کیے گئے ہین سب مین یہی زیادہ قریب الفہم سمجھا گیا +

پیغمبرون کو جھٹلایا تھا + ہم نے اُن پر پاستھراؤ بھیجا۔ اہل خاندان لوط پتھر کی بارش کی۔ اور اہل خاندان لوط کو ہم اپنے فضل سے صبح ہوتے ہوتے جائے عذاب سے نکال لے گئے + شکر کرنے والے کو ہم ایسی ہی جزا دیتے ہین + لوط نے ہماری گرفت سے اُنھین ڈرایا تھا لیکن وہ اُسی ڈرانے والے لوط سے جھگڑنے لگے اور لوط سے اُس کے مہمانون (فرشتون) کو اُنھون نے طلب کیا + ہمنے اُنکی آنکھین بے نور کردین اور اُن سے کہا "میرے عذاب اور میرے ڈرانے کا مزہ چکھو" + صبح کو میرا نہ ٹلنے والا عذاب اُن تک پہونچ ہی گیا اور اُن سے کہا گیا "میرے عذاب اور میرے ڈرانے کا مزہ چکھو" + ہم نے سمجھنے والے کے لیے قرآن کو آسان کر دیا ہی۔ کیا کوئی سمجھنے والا ہی؟ +

قوم فرعون

ع۳ قوم فرعون کے پاس ڈرانے والے (موسیٰ اور ہارون) آئے تھے + اُس قوم نے ہماری تمام آیتین جھٹلائین تو ہم نے اُنھین ایسا پکڑا جیسا کہ ایک زبردست صاحب قدرت پکڑتا ہی + اے اہل مکہ! کیا تم مین جو منکر ہین وہ اُن لوگون سے بہتر ہین یا کتابون مین تمھارے لیے برات اُتری ہی + یا یہ لوگ کہتے ہین کہ ہم ایک جماعت باہم ایک دوسرے کے مددگار ہین؟ + عنقریب ان کی جماعت شکست کھائے گی اور یہ مسلمانون کے مقابلہ مین پیٹھ دکھائین گے + لیکن اصل وعدۂ عذاب

ہزیمت کفار کی کی پیشین گوئی

تو ان کے ساتھ قیامت کا ہی + قیامت بڑی سخت اور بڑی تلخ چیز ہی + گنہگار لوگ گمراہی مین ہین اور دوزخ مین جائین گے + جس دن وہ آگ مین مُنھ کے بل ڈالے جائین گے اُسدن اُن سے کہا جائے گا "دوزخ کی لپٹ کا مزہ دیکھو" + ہم نے ہر شئی کو ایک اندازے سے پیدا کیا ہی + ہمارا حکم تو ایک بات ہی جو چشم زدن مین ہو کر رہتا ہی + اے کفار مکہ! تمھارے کتنے ہم مشرب ہمنے ہلاک کر ڈالے ہین + کیا کوئی سمجھنے والا ہی؟ + جو کچھ انھون نے کیا ہی ان کے اعمال نامون مین لکھا ہوا ہی۔ چھوٹی بڑی سب ہی باتین درج ہین + پرہیزگار لوگ باغون اور نہرون مین جو سچائی کی جگہ ہی۔ قدرت والے بادشاہ کے قریب رہین گے +

نامۂ اعمال

سورۂ رحمٰن[۱]

(مکی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قدرت الٰہی

ع۱ رحمٰن (اللہ) ہی نے قرآن سکھایا۔ انسان بنایا اور اُسی نے اس کو بولنا بتایا + شمس اور قمر

[۱] یہ سورہ لفظ رحمٰن سے شروع ہوتا ہی +

حساب سے چلتے ہین ✦ بیلدار بوٹیان اور درخت سربسجود ہین ✦ اُسی نے آسمان بلند کیا ہے اور ترازو بنا دی ہی تاکہ تم تول مین تجاوز نہ کرو اور وزن درست رکھو۔ کم نہ تولو ✦ اُسی نے خلوق کے لیے زمین بچھائی ہی جس مین میوے ہین۔ خوشے والے کھجور کے درخت ہین بھوسی کے اندر دانے ہین اور خوشبودار پھول ہین ✦ اپنے رب کی کن کن نعمتون کو تم جھٹلاؤ گے ؟ ✦ اُس نے کھنکھناتی مٹی سے جو مثل ٹھیکری کے تھی انسان کے جدامجد آدم کو بنایا اور آگ کی آنچ سے جنون کو بنایا ✦ تم اپنے رب کی کن کن نعمتون کو جھٹلاؤ گے ؟ ✦ وہ مشرقین اور مغربین کا مالک ہی۔ تم اپنے رب کی کن کن نعمتون کو جھٹلاؤ گے ؟ ✦ اُس نے کھاری اور میٹھے دو سمندر اس طرح بنائے ہین کہ وہ آپس مین ملتے ہین اور پھر بھی اُن مین پردے[۵۱] ہین تاکہ ایک دوسرے سے مل نہ جائے ✦ تم اپنے رب کی کن کن نعمتون کو جھٹلاؤ گے ؟ ✦ ان دونون سمندرون سے موتی اور مونگے نکلتے ہین ✦ اپنے رب کی کن کن نعمتون کو تم جھٹلاؤ گے ؟ ✦ اُسی کے جہاز پہاڑون کی طرح سمندر مین کھڑے ہین ✦ اپنے رب کی کن کن نعمتون کو تم جھٹلاؤ گے ؟ ✦

ع اے محمدؐ! ہر چیز جو زمین پر ہی فنا ہو جانے والی ہی اور باقی رہنے والی صرف تیرے پروردگار کی ذات ہی جو جلال اور اکرام والی ہی ✦ تم اپنے رب کی کن کن نعمتون کو جھٹلاؤ گے ✦ آسمانون اور زمین کے رہنے والے اُسی سے مانگتے ہین۔ ہر روز وہ کارسازی مین رہتا ہی ✦ تم اپنے رب کی کن کن نعمتون کو جھٹلاؤ گے ؟ ✦ اے دو گروہ جن اور انس کے! عنقریب ہم تمھاری طرف بروز قیامت حساب اعمال کے لیے متوجہ ہون گے ✦ تم اپنے رب کی کن کن نعمتون کو جھٹلاؤ گے ؟ ✦ اے جن وانس کے گروہ! آسمان و زمین کے کنارون سے اگر تم نکل سکتے ہو تو نکل بھاگو لیکن بغیر قوت کے تم نکل نہین سکتے۔ اور ایسی قوت تم مین نہین ہی ✦ اپنے رب کی کن کن نعمتون کو تم جھٹلاؤ گے ✦ تم مین جو گنہگار ہین اُن پر آگ کے شعلے اور دھوئین بھیجے جائین گے اور تم انھین دفع نہ کر سکو گے ✦ اپنے رب کی کن کن نعمتون کو تم جھٹلاؤ گے ؟ ✦ جب آسمان بروز قیامت پھٹ جائے گا اور روغن زیت کا سا سرخ ہو جائے گا تو تم اپنے رب کی کن کن نعمتون کو جھٹلاؤ گے ؟ ✦ پھر اُس دن آدمیون اور جنون سے اُن کے گناہون کی بابت سوال کرنے کی ضرورت نہو گی۔ تمام باتین خود ظاہر ہون گی ✦ تم اپنے رب کی کن کن نعمتون کو جھٹلاؤ گے ؟ ✦ گنہگار اپنی صورتون سے پہچانے جائین گے اور موئے پیشانی اور پاؤن اُن کے پکڑ کر انھین دوزخ مین ڈالین گے ✦ تم اپنے رب کی کن کن نعمتون کو جھٹلاؤ گے ؟ ✦ یہ وہی جہنم ہی جسے گنہگار جھٹلاتے ہین ✦ گنہگار دوزخ مین اور آب گرم مین رہین گے ✦ اپنے رب کی

دوزخ کا بیان

[۵۱] سمندر کے قریب جو دریا ہین ان مین کچھ حصہ آب شیرین کا ہی اور کچھ حصہ آب شور کا ہی ✦

کِن کِن نعمتون کو تم جھٹلاؤ گے؟ +

ع۳ جو شخص اپنے رب کے سامنے جوابدہی اعمال مین کھڑے ہونے کا ڈر رکھتا ہو اُس کے لیے بہشت مین دو باغ ہون گے + تم اپنے رب کی کِن کِن نعمتون کو جھٹلاؤ گے؟ + وہ دونون باغ بابرگ و ساز ہون گے + تم اپنے رب کی کِن کِن نعمتون کو جھٹلاؤ گے؟ + اُن دو باغون مین دو چشمے جاری ہون گے + تم اپنے رب کی کِن کِن نعمتون کو جھٹلاؤ گے؟ + اُن مین کُل میوے دو دو قسم کے ہون گے تم اپنے رب کی کِن کِن نعمتون کو جھٹلاؤ گے؟ + جنتی وہان ایسے فرشون پر تکیے لگائے بیٹھین گے جنکے استر دیبا کے ہون گے + اور باغون کے پھل جھکے ہوے ہون گے + اپنے رب کی کِن کِن نعمتون کو تم جھٹلاؤ گے؟ + اُن مین نیچی نگاہ والی حورین ہون گی جنھین کسی آدمی یا جن نے پہلے چھوا بھی نہوگا + تم اپنے رب کی کِن کِن نعمتون کو جھٹلاؤ گے؟ + وہ ایسی ہون گی گویا یاقوت اور مونگے کی بنی ہوئی ہین + اپنے رب کی کِن کِن نعمتون کو تم جھٹلاؤ گے؟ + بھلائی کا بدلہ سوا نیکی کے کچھ اور ہی؟ + تم اپنے رب کی کِن کِن نعمتون کو جھٹلاؤ گے؟ جنتیون کے لیے ان دو باغون کے علاوہ اور بھی دو دو باغ ہون گے + تم اپنے رب کی کِن کِن نعمتون کو جھٹلاؤ گے؟ + وہ بھی خوب سرسبز ہون گے + اپنے رب کی کِن کِن نعمتون کو تم جھٹلاؤ گے؟ + اُن مین دو چشمے اُبل رہے ہون گے + تم اپنے رب کی کِن کِن نعمتون کو جھٹلاؤ گے؟ + اُن باغون مین میوے - کھجورین اور انار ہون گے + اپنے رب کی کِن کِن نعمتون کو تم جھٹلاؤ گے؟ + اُن مین نیک خوبصورت عورتین ہون گی + تم اپنے رب کی کِن کِن نعمتون کو جھٹلاؤ گے؟ + وہ عورتین حورین ہون گی جو اپنے خیمون مین بند بیٹھی ہون گی + تم اپنے رب کی کِن کِن نعمتون کو جھٹلاؤ گے؟ + اُنھین پہلے نہ کسی آدمی نے چھوا ہوگا نہ کسی جن نے + تم اپنے رب کی کِن کِن نعمتون کو جھٹلاؤ گے؟ + جنتی وہان سبز قالینون اور عمدہ فرشون پر تکیہ لگائے ہوے بیٹھے ہون گے + اپنے رب کی کِن کِن نعمتون کو تم جھٹلاؤ گے؟ + اے محمدؐ! تیرے رب کا نام بابرکت ہی - وہ عظمت والا اور احسان کرنے والا ہی +

جنت کی صفت

سورۂ واقعہ[۵۱]

(مکّی)

[۵۱] واقعہ سے مراد قیامت ہو - اس مین قیامت کا ذکر ہی +

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قیامت — داہنے ہاتھ والے — بائین ہاتھ والے — آگے رہنے والے

ع ۱ جب قیامت آجائے گی جس کا آنا یقینی ہی۔ تو وہ بعضون کو نیچا دکھائے گی اور بعضون کے رتبے بلند کرے گی۔ اُس وقت زمین زور سے ہلائی جائے گی اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہو کر ذرہ ہا پراگندہ کی طرح ہو جائین گے ؛ اسوقت تم لوگون کی تین قسمین ہون گی ؛ ایک تو داہنے ہاتھ والے ہون گے تو اِن داہنے ہاتھ والون کا کیا کہنا ؛ دوسرے بائین ہاتھ والے ہون گے۔ یہ بائین ہاتھ والے جیسے شوم اور بدبین ظاہر ہی اور تیسرے جو آگے رہنے والے ہین وہ تو آگے ہی رہین گے کہ یہ مقرب الٰہی ہون گے ؛ انھین نعمت کے باغون مین جگہ دیجائے گی ؛ اس گروہ مین بہت تو اگلے لوگون مین سے اور تھوڑے پچھلے لوگون مین سے ہون گے۔ جڑاو تختون پر تکیے لگائے ہوے آمنے سامنے بیٹھے ہون گے ؛ اور اُن کے گرد ہمیشہ رہنے والے لڑکے کوزے۔ ابریق اور شراب صاف کے جام جسکے پینے سے نہ خمار ہوگا اور نہ فضول بکنا پڑے گا اور میوے جو وہ پسند کرین گے اور گوشت چڑیون کے جو وہ خواہش کرین گے لیے ہوے گھومتے رہین گے ؛ وہان ایسی خوش چشم حورین ہون گی گویا چھپے ہوے موتی کے ہمرنگ ہون گی ؛ یہ سب اُن کے اعمال نیک کی جزا ہوگی ؛ جنت مین وہ لغو اور خلاف تہذیب باتین نہ سنین گے ؛ سلام ہی سلام کی آوازین آئین گی ؛ داہنے ہاتھ والے۔ داہنے ہاتھ والون کا کیا کہنا ؛ وہ درخت بیر بے خار۔ لدے ہوے کیلون پھیلے ہوے سائے بہتے ہوے پانی اور میوون کے ڈھیر جو ختم نہ ہون گے اور نہ کم ہون گے اور اونچی اونچی بیٹھنے کی جگہون مین ہون گے۔ ہم نے وہان حورین بنا رکھی ہین جو بکر ہین اور داہنے ہاتھ والے جنتیون کی چاہنے والیان اور اُن کی ہمجولیان ہین ؛

جنتی — دوزخی — کفار

ع ۲ اس گروہ مین اگلے لوگ بھی زیادہ ہون گے اور پچھلے لوگ بھی زیادہ ہون گے ؛ بائین ہاتھ والے۔ یہ بائین ہاتھ والے جیسے شوم اور بدبین ظاہر ہین یہ دوزخ کی لپٹ اور کھولتے ہوے پانی مین ہونگے ؛ ان کے لیے سایہ دھوئین کا ہوگا جس مین نہ خنکی ہوگی اور نہ عزت کی جگہ ہوگی ؛ یہ لوگ دنیا مین اس کے

ف ۵۱ بروز حشر تین گروہ مین انسان تقسیم کیے جائین گے۔ ایک وہ جو سب کے آگے ہون گے اور اُن کے درجے سب سے بلند ہون گے پھر داہنے ہاتھ کی جانب جو کھڑے ہون گے وہ بھی جنتی ہون گے اور بائین جانب جو ہون گے وہ مستوجب عذاب ہون گے ؛ آگے اور داہنے سے کیا مراد ہی اس مین بہت سی تاویلین ہین ؛ ف ۵۲ یعنی آگے رہنے والون مین زیادہ تر نبیون کی صحبت دیکھے ہوے لوگ ہون گے اور اس لیے ظاہر ہی کہ آنحضرت کے اصحاب کی تعداد بمقابلہ جمیع پیغمبران کے اصحاب کی تعداد کے ضرور تھوڑی ہی۔ لیکن ایک شبہہ ضرور پیدا ہوتا تھا کہ گروہ ناجی مین آنحضرت محمدؐ کی اُمت کی تعداد تو کم نہوگی۔ یہ شبہہ آئندہ رکوع مین رفع کیا گیا ہی ف ۵۳ دیکھو حاشیہ زیر رکوع مین ماقبل ؛

پہلے آسودہ تھے اور بڑے گناہون (شرک) پر اڑے رہتے تھے اور کہا کرتے تھے ''کیا یہ بھی ہو سکتا ہی کہ ہم یا ہمارے اگلے باپ دادا جب مرگئے اور مٹی اور ہڈی ہوگئے تو پھر اُٹھائے جائین گے؟'' اے محمدؐ! تو کہہ ''اگلے پچھلے سب کے سب روز مقرر کے وقت پر ضرور جمع کیے جائین گے + پھر اے گمراہو اور اسے جھٹلانے والو! تمھین دوزخ مین درخت زقوم کھانا پڑے گا اور اُسی سے پیٹ بھرنا ہوگا۔ پھر اُس پر کھولتا ہوا پانی پینا ہوگا اور پیاسے اونٹ کی طرح تم اُسے پی جاؤگے''+ اس طرح ان کی مہمانی جزا کے دن کی جائے گی + لوگو! ہم ہی نے تمھین پیدا کیا ہی تو تم یہ سچ کیون نہین سمجھتے کہ قیامت مین ہم پھر تمھین پیدا کرین گے؟ + بھلا دیکھو تو منی جو تم رحم مین پہونچاتے ہو اُس منی کا آدمی تم بناتے ہو یا ہم بناتے ہین + ہم ہی نے تمھارے لیے موت مقدر کی ہی اور ہم اس سے عاجز نہین ہین کہ تمھاری صورتین بدل دین اور ایک اور ہستی مین جسے تم نہین جانتے تمھین پیدا کرین + تم ہمارا پہلا بنانا تو جان چکے تو پھر سوچتے کیون نہین ہو + بھلا دیکھو تو تم جو بوتے ہو اُسے تم اُگاتے ہو یا ہم اُگاتے ہین + اگر ہم چاہین تو اُسے ریزہ ریزہ کر دین اور تم باتین بناتے رہ جاؤ کہ ہمین تاوان ہوا بلکہ ہم محروم رہے + بھلا دیکھو تو جو پانی تم پیتے ہو اُسے بدلی سے ہم برساتے ہین یا تم برساتے ہو؟ + اگر ہم چاہتے تو اُسے کھاری کر دیتے۔ تم شکر کیون نہین کرتے؟ + بھلا دیکھو تو آگ جسے تم سُلگاتے ہو اُس مین جلانے کے درخت تم پیدا کرتے ہو یا ہم پیدا کرتے ہین؟ + ہم نے آگ کو دوزخ کی یاد دلانے اور مسافرون کو فائدہ پہونچانے کے لیے بنایا ہی + اے محمدؐ! تو اپنے عالی شان رب کے نام کی تسبیح کر +

خلقت انسان — *آب باران* — *آگ*

ع۳ مین قسم کھاتا ہون تارون کے مواقع کی اور تم سمجھو تو یہ بڑی قسم ہی۔ کہ یہ قرآن بڑی قدر و منزلت کا قرآن ہی اور کتاب مکنون (لوح محفوظ) مین موجود ہی اور پاک فرشتون کے سوا کوئی اُسے نہین چھوتا + پروردگار عالم کی طرف سے اُس کی نقل یہ قرآن اُتارا گیا ہی + منکرو! کیا تم اس قرآن سے منکر ہو اور اُس کا جھٹلانا تم نے اپنا راتب مقرر کر لیا ہی؟ + کیون نہین۔ جب روح بوقت مرگ حلق مین اٹکتی ہو اور تم اُس وقت میت کو دیکھتے ہو تو ہم تم سے زیادہ میت کے قریب ہوتے ہین۔ مگر تمھین نظر نہین آتا اگر تم خود مختار ہو تو روح کو اگر تم سچے ہو بدن مین واپس کیون نہین لاتے؟ + پھر مرنے والا اگر آگے رہنے والون مین ہوگا تو اُس کے لیے راحت ہوگی۔ رزق ہوگا۔ اور نعمت والی جنت ہوگی + اور اگر وہ داہنے ہاتھ والون مین ہوگا تو اُس سے کہا جائے گا۔ سلام ہی تجھ پر کہ تو داہنے ہاتھ والون مین ہی + اور اگر وہ جھٹلانے والے گمراہون مین ہوگا تو آب گرم سے اُس کی مہمانی ہوگی اور وہ دوزخ مین ڈھکیل دیا جائے گا + بیشک یہ حال آخرت سچ اور یقینی ہی + اے محمدؐ! تو اپنے عالی شان رب کے نام کی تسبیح کیا کر +

قرآن لوح محفوظ مین۔ — *حالت نزع روح*

سُورۂ حدید[۵۱]

(مدنی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ع۱ آسمانون اور زمین مین جتنے مخلوقات ہین اللہ کی تسبیح کرتے ہین وہ غالب حکمت والا ہی ✤
آسمانون اور زمین پر اُسی کی بادشاہت ہی۔ وہ جلاتا اور مارتا ہی۔ وہ ہر شی پر قادر ہی ✤ وہی اول ہی
وہی آخر ہی۔ وہی ظاہر ہی وہی باطن ہی۔ وہ ہر شی کا جاننے والا ہی ✤ اُسی نے آسمانون اور زمین کو
چھ دنون مین پیدا کیا پھر اُس نے تدبیر عرش پر توجہ کی ✤ اُسے معلوم ہی کہ زمین مین کیا گھستا ہی اور کیا
اُس سے نکلتا ہی اور آسمان سے کیا گرتا ہی اور کیا اُس پر چڑھتا ہی۔ تم کہین رہو وہ تمھارے ساتھ ہی
تم جو کچھ کرتے ہو اللہ اُسے دیکھتا ہی ✤ آسمانون اور زمین مین اُسی کی بادشاہت ہی ✤ تمام امور اللہ
ہی کی طرف رجوع ہوتے ہین ✤ وہ دن مین رات کو داخل کرتا ہی۔ اور رات مین دن کو داخل
کرتا ہی۔ لوگون کے دلون کی باتین اُسے معلوم ہین ✤ لوگو! اللہ اور اُس کے رسول پر ایمان لاؤ۔
اُن چیزون کو جن کا اللہ نے تمھین اگلون کا جانشین بنا کر مالک کر دیا ہی خرچ کرو ✤ تم مین سے خرچ
کرنے والے مومنین کو آخرت مین بڑا ثواب ملے گا ✤ تمھین کیا ہو گیا ہی کہ تم اللہ پر ایمان نہین لاتے
اور رسول تمھین پکارتا ہی کہ اپنے رب پر ایمان لاؤ۔ تم یقین کرو تو اللہ تم سے ایمان[۵۲] کا عہد لے چکا ہی ✤
وہی اللہ اپنے بندون پر کھلی کھلی آیتین بھیجتا ہی تاکہ تمھین کفر کی تاریکی سے نور اسلام کی طرف لائے ✤
اللہ تمھارے ساتھ مہربان اور رحیم ہی ✤ تمھین کیا ہو گیا ہی کہ تم اللہ کی راہ مین خرچ نہین کرتے؟
حالانکہ آسمانون اور زمین کی میراث اللہ ہی کے لیے ہی۔ دوسرے مسلمان تم مین اُن لوگون کی برابری
نہین کر سکتے جنھون نے فتح مکہ کے پہلے اپنے مال اللہ کی راہ مین خرچ کیے اور کفار سے لڑائی لڑے۔
ان کے درجے اُن لوگون سے بڑے ہین جنھون نے فتح مکہ کے بعد خرچ کیے اور لڑائی لڑے ✤ اور
یون تو اللہ نے سب ہی مسلمانون سے وعدہ حُسن سلوک کر رکھا ہی ✤ اللہ تمھارے اعمال سے واقف ہی
ع۲ کون ہی جو اللہ کو اچھا قرض[۵۳] دے اور اللہ اُسے بروز قیامت دونا کر دے اور بڑا عمدہ اجر

(حاشیہ: اولیت — خرچ کرنا — مہاجرین — قرض حسنہ)

[۵۱] حدید یعنی لوہا ✤ اس سورہ مین لوہے اور اُس کے فائدون کا ذکر ہے ✤ [۵۲] یعنی اللہ نے انسان کا دل ایسا بنایا ہے کہ وہ از خود اللہ کا قائل ہے ✤ [۵۳] یعنی خوشدلی سے اللہ کی راہ مین خرچ کرنے کے لیے روپیہ دے ✤

نورِ ایمان

بھی اُسے دے ✤ اے محمدؐ! اُس دن تو مومن مردوں اور مومن عورتوں کو دیکھے گا کہ نورِ ایمان اُن کا
اُن کے آگے اور اُن کے داہنی جانب چل رہا ہوگا اور اُن سے کہا جائے گا "بشارت ہو تمھیں
آج ایسی جنتوں کی کہ جن کے نیچے نہریں جاری ہیں اور تمھیں یہاں ہمیشہ رہنا ہے یہ بڑی کامیابی

منافقین کا حشر

ہوگی" ✤ اُس روز منافق مرد اور منافق عورتیں مومنوں سے کہیں گے "ذرا ٹھہرو تمھارے نورِ ایمان کی
روشنی سے ہم بھی مستفیض ہولیں" اُن سے کہا جائے گا "پیچھے ہٹ کر روشنی ڈھونڈھو" پھر اُن کے
درمیان میں ایک دیوار حائل کردی جائے گی جس میں ایک دروازہ ہوگا - اور اُس کے اندرونی طرف
اللہ کی رحمت اور اُس کے بیرونی جانب عذابِ الٰہی ہوگا ✤ منافقین مومنوں سے پکار کر پوچھیں گے:
"کیا ہم دنیا میں تمھارے ساتھی نہ تھے؟" ✤ مومن کہیں گے "ہاں تھے - مگر تم نے اپنے آپ کو فتنہ
میں ڈالا تھا - تم نے توبہ میں تاخیر کی اور موت میں تم شک کرتے تھے اور امیدوں نے تمھیں دھوکے
میں رکھا تھا - یہاں تک کہ اللہ کا حکم (موت) آگیا اور فریب دینے والا (شیطان) تمھیں اللہ سے
بہکاتا رہا ✤ آج تم سے یا کفار سے کچھ معاوضہ نہیں لیا جا سکتا ✤ آگ تمھارا ٹھکانا ہے ✤ یہی آگ تمھارے
لیے اولیٰ ہے اور بُری جگہ ہے" ✤ کیا مومنوں کے لیے وہ وقت نہیں آیا کہ اللہ کے ذکر اور قرآن کی تلاوت
سے جو برحق اترا ہے ان کے دل ڈریں اور اُن لوگوں (یہود اور نصاریٰ) کی طرح نہ ہو جائیں جن پر
پہلے کتاب اُتری پھر مدت گذرنے کے بعد اُن کے دل سخت ہوگئے اور اُن میں اکثر نافرمان ہوگئے ✤
سمجھے[۵۱] رہو کہ اللہ زمین کو اُس کے مر جانے کے بعد زندہ کرتا ہے ✤ ہم نے تمھارے لیے اپنی قدرت کی

صدقہ

نشانیاں کھول کھول کر بیان کردی ہیں تاکہ تم سمجھو ✤ صدقہ دینے والوں اور صدقہ دینے والیوں اور

قرضِ حسنہ

اللہ کے لیے قرضِ حسنہ دینے والوں کو قیامت کے دن ان کے قرضہ کا دونا دیا جائے گا اور بڑا ثواب
ملے گا ✤ اللہ پر اور اُس کے رسول پر ایمان لانے والے ہی اپنے رب کے یہاں صدیقوں اور شہیدوں
کے درجہ میں ہوں گے ✤ اُن کا اجر اور اُن کا نورِ ایمان اُن کے ساتھ ہوگا ✤ اور ہماری آیتوں سے انکار رکھنے والے
اور اُن کے جھٹلانے والے اصحابِ دوزخ ہوں گے ✤

دنیا چند روزہ ہے

ع ۳ لوگو! جان لو کہ دنیا کی زندگی کھیل - تماشا زینت - باہمی تفاخر اور مال و اولاد کی کثرت چاہنا -
بس یہی ہے ✤ مثال اس کی ایسی ہے جیسے کہ مینھ کی حالت - اس کی وجہ سے کھیتی کاشتکاروں کو اچھی
معلوم ہوتی ہے - پھر جب وہ سوکھ جاتی ہے تو اے مخاطب! وہ تجھے زرد نظر آتی ہے اور پھر بھوسے کی صورت
میں آجاتی ہے ✤ اسی طرح زندگی دنیا میں بھی چند روزہ رونق ہے اور پھر آخرت میں عذاب سخت ہوتا ہے

[۵۱] یعنی ملکِ عرب جو کفر اور بت پرستی کی وجہ سے نہایت پستی کی حالت میں آگیا ہے دین اسلام کی برکت سے پھر زندہ ہوگا ✤

یا اللہ کی بخشش اور خوشنودی کا ملنا ہی - دنیا کی زندگی تو محض سرمایۂ فریب ہی + لوگو! سبقت کرو اپنے
رب کی بخشش کی طرف اور ایسی جنت کی طرف جس کی چوڑائی آسمان و زمین کے برابر ہی اور جو اللہ
اور اُس کے رسول پر ایمان لانے والون کے لیے تیار کی گئی ہی + یہ اللہ کا فضل ہی جسے چاہے وہ دے
اللہ بڑا فضل والا ہی + لوگو! کوئی مصیبت زمین پر اور تم پر ایسی نہین پہونچتی جس کا ذکر کتاب (لوح
محفوظ) مین اُس کے پیدا کرنے کے پہلے سے ہم نے لکھ نہ رکھا ہو + اللہ پر ایسا کرنا آسان ہی + ہم تمھین اس لیے
جتا دیتے ہین کہ کوئی چیز تم سے جاتی رہے تو تم اُس پر افسوس[1] نہ کرو اور اللہ جو چیز تمھین دے اُس پر اترایا
نہ کرو + اللہ متکبر اترانے والون کو دوست نہین رکھتا جو بخل کرتے ہین اور لوگون کو بخل کرنے کا حکم دیتے
ہین + ان نصیحتون سے جو شخص سرکشی کرے تو اللہ اُس سے بے نیاز اور سزاوار حمد ہی + ہم نے اپنے پیغمبرون
کو دلائل (معجزے) کے ساتھ بھیجا اور اُن کی معرفت کتابین اُتارین اور ترازو کا رواج دیا - تاکہ لوگ
انصاف پر قائم رہین + ہم ہی نے لوہا اُتارا جس کے ذریعہ سے سخت لڑائیان لڑی جاتی ہین اور آدمیونکو
نفع بھی پہونچتا ہی - اور اُس کے پیدا کرنے کی یہ بھی ایک غرض ہی کہ اللہ کو معلوم ہو جائے کہ بدیکھے ہوئے
کون اللہ کی اور اُس کے پیغمبرون کی مدد کرتا ہی - بیشک اللہ قوی اور غالب ہی +
ع ہم نے نوحؑ اور ابراہیمؑ کو رسول بنایا اور اُن کی اولاد مین نبوت اور کتاب جاری رکھی - اُنمین
سے چند لوگون نے راہ پائی اور اکثر اُنمین نافرمان رہے + پھر اُن کے قدم بقدم ہم نے اور رسول بھیجے اور
اُن کے پیچھے ہم نے عیسیٰ ابن مریم کو بھیجا اور اُسے انجیل دی - اور اُسکے تابعین کے دلون مین ترس اور
مہربانی پیدا کی - رہبانیت اُنھون نے خود اختیار کی - ہم نے اُن پر فرض نہین کیا تھا مگر اللہ کی رضا کا
طلب کرنا - لیکن اُنھون نے پورے طور پر اُسے نہین نباہا + اُن مین جو مومن تھے اُن کو ہم نے ثواب دیا اور
اُن مین اکثر نافرمان ہوے + مومنو! اللہ سے ڈرو - اُس کے رسول پر ایمان لاؤ - اپنی رحمت سے وہ
تم کو دوہرا حصہ دے گا - اور تمھین ایسا نور ایمان دے گا جس مین تم چلو اور تمھین بخشے گا + اللہ غفور و رحیم
ہی + یہ تم سے اس لیے کہا جاتا ہی کہ اہل کتاب یہ نہ سمجھین کہ مسلمانون کو اللہ کے فضل پر ذرا بھی دسترس
نہین ہی + اللہ کا فضل اللہ ہی کے ہاتھ مین ہی - جسے چاہتا ہی وہ دیتا ہی + اللہ بڑا فضل والا ہی +

دنیا سرمایۂ فریب ہی
جنت
لوح محفوظ
رنج کرو نہ خوشی کرو مسئلہ رضا و تسلیم
معجزات
آہن
رہبانیت

(اٹھائیسوان[28] پارہ)

سورۂ[58] مجادلہ[52]

[1] مسئلۂ رضا و تسلیم و [52] اس سورہ مین زن و شوہر کے باہمی مجادلہ (جھگڑے) کا ذکر ہے +

(مدنی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ع ۱ اے محمدؐ! اللہ نے سُن لی اُس[۵۱] عورت کی گفتگو جو اپنے شوہر کے بارے مین تجھ سے جھگڑتی تھی اور
اللہ سے شکایت کرتی تھی۔ اللہ تم دونون کی باتین سُن رہا تھا۔ بیشک اللہ سُنتا اور دیکھتا ہی۔ مسلمانو
تم مین سے جو لوگ اپنی عورتون سے ظہار کرین تو وہ عورتین اُن کی مائین نہو جائین گی۔ اُن کی مائین تو
وہی عورتین ہین جنھون نے اُن کو جنا ہی۔ ایسا کہنے والے بُری بات اور جھوٹ کہتے ہین بیشک اللہ بخشنے والا
مہربان ہی۔ جو لوگ اپنی عورتون سے ظہار کرین اور پھر وہی کرنا چاہین جسے کہہ چکے ہین کہ نہ کرین گے۔ تو
انھین چاہیے کہ ایک بردہ قبل اس کے کہ وہ ایک دوسرے کو مساس کرین آزاد کرین۔ مسلمانو تمھین
یہ نصیحت کیجاتی ہی۔ اللہ تمھارے اعمال سے باخبر ہی۔ پھر جسے بردہ آزاد کرنے کی استطاعت نہو وہ لگاتار
دو مہینے مساس کے قبل روزہ رکھے۔ اور جو روزے نہ رکھ سکے وہ ساٹھ مسکینون کو کھانا کھلائے۔ یہ حکم
اس لیے دیا جاتا ہی کہ تم لوگ اللہ اور اُس کے رسول پر ایمان لاؤ۔ یہ اللہ کے حدود ہین۔ منکرین کے
لیے عذاب دردناک ہی۔ جو لوگ اللہ اور اُس کے رسول کی مخالفت کرتے ہین وہ اُسی طرح ذلیل
کیے جائین گے جس طرح اُن کے پہلے لوگ ذلیل کیے گئے۔ ہم نے تو کھُلے کھُلے احکام اُتارے ہین۔
منکرون کے لیے ذلیل کرنے والا عذاب اُس دن ہوگا جب اللہ سب کو جلا اُٹھائے گا اور اُن کے
اعمال جنھین اللہ نے گن رکھا ہی اور جنھین وہ خود بھول گئے ہین اُنھین بتائے گا اللہ ہر شے کا نگران ہی۔
ع ۲ اے محمدؐ! تو دیکھتا نہین کہ اللہ آسمانون اور زمین کی تمام چیزین جانتا ہی۔ تین آدمیون کا

ظہار

۵۱ رسم جاہلیت یہ تھی کہ اگر کوئی اپنی بی بی سے کہتا کہ تو ایسی ہی جیسے میری مان کی پشت تو اس کہنے سے طلاق بائن سمجھا جاتا تھا اور اصطلاح مین اسے ظہار کہتے تھے۔ اوس بن صامت اپنی بی بی خولہ بنت ثعلبہ سے لڑے اور غصہ مین ظہار کر بیٹھے بعد کو غصہ فرو ہوا تو نادم ہوے چھوٹے چھوٹے بچون کی حالت پر ترس آیا لیکن مجبوری تھی۔ خولہ آنحضرت کے پاس زنانے مکان مین گئی اور مسئلہ پوچھا کہ آیا اسلام نے بھی ایسی طلاق روا رکھی ہے جواب ملا "اس کے خلاف تو کوئی حکم نہین آیا" خولہ نے کہا یہ بڑی سختی ہے چھوٹے چھوٹے بچے میرے پاس رہے تو بھوکون مرین گے اور باپ کے پاس رہے تو میرے بغیر بیچین رہین گے۔ آنحضرتؐ نے پھر بھی موافق جواب نہ دیا۔ خولہ نے کہا آپ خدا سے عرض کیجیے۔ پھر آنحضرتؐ کے چہرے پر نزول وحی کے آثار نمایان ہوے حضرت عائشہ نے خولہ سے کہا خاموش رہو دیکھو کیا حکم آتا ہے۔ اُسوقت یہ آیتین نازل ہوئین جن کے مضامین خود صاف ہین یہ آیتین منجملہ اُن احکام کے ہین جو اسلام کی تائید مین مخالفین کے سامنے برکات اسلام کے شمار مین پیش کی جاتی ہین۔ ایک مرتبہ حضرت عمرؓ کو اُنھی بڑھیا نے راستہ مین روکا اور دیر تک کچھ باتین کرتی رہی لوگون نے حضرت عمرؓ سے دریافت کیا یہ کون تھا۔ حضرت عمرؓ نے کہا یہ وہ عورت ہے جس کی فریاد خدا نے سُنی ہے۔

اللہ حاضر و ناظر ہے

کوئی مشورہ ایسا نہیں ہوتا جس میں اللہ چوتھا نہو۔ اور نہ پانچ آدمیوں کا کوئی مشورہ ایسا ہوتا ہو جس میں اللہ چھٹا نہو۔ اور نہ اس سے کم یا زیادہ آدمیوں کا کوئی ایسا مشورہ ہوتا ہو جس میں وہ اُن کے ساتھ جہاں کہیں وہ ہوں نہو۔ پھر اللہ انھیں بروز قیامت بتادے گا کہ وہ دنیا میں کیا کرتے تھے۔ اللہ ہر شے سے واقف ہو۔ اے محمد! کیا تو نے دیکھا نہیں کہ جو لوگ سرگوشی[۵۱] سے منع کیے گئے تھے وہ پھر وہی فعل ممنوع کرتے ہیں۔ اور بُرے مشورے کرتے ہیں اور حد سے بڑھتے ہیں اور رسول کی عدول حکمی کرتے ہیں اور جب وہ تیرے پاس آتے ہیں تو ایسی لفظوں میں تجھے سلام کرتے ہیں جن لفظوں میں اللہ نے تجھ پر سلام نہیں بھیجا ہو اور اپنے دلوں میں کہتے ہیں ؎ "اللہ ہمارے اس قول پر عذاب کیوں نہیں بھیجتا"۔ جہنم اُن کی سزا کے لیے کافی ہو۔ وہ اُس میں داخل ہوں گے۔ وہ بُرا ٹھکانا ہو۔

آنحضرتؐ کے خلاف سرگوشیاں

مومنو! تم باہم سرگوشیاں کرو تو معصیت کرنے۔ حد سے بڑھنے اور رسول کی نافرمانی کرنے کے لیے سرگوشیاں نہ کرو۔ نیکی اور پرہیزگاری کے لیے سرگوشیاں کرو۔ اللہ سے ڈرو جس کے پاس تمھیں جانا ہو۔ سرگوشی شیطان کی حرکت ہے کہ اس سے ایمان والے غمناک ہوں۔ لیکن کسی کی سرگوشی انھیں بے اجازت اللہ کے کوئی ضرر نہیں پہونچا سکتی۔ اللہ ہی پر ایمان والے بھروسا کرتے ہیں۔ مومنو! جب تم سے کہا جائے کہ مجلسوں میں دوسروں کو جگہ[۵۲] دو تو جگہ دیدیا کرو۔ اللہ تمھارے لیے بہشت میں کشادگی کریگا۔ اور جب کہا جائے کہ کھڑے ہو جاؤ تو کھڑے ہو جایا کرو۔ تم میں جو مومن اور ذی علم ہیں اُن کے درجے اللہ بڑھاتا ہو۔ اللہ تمھارے اعمال سے باخبر ہو۔ مومنو! جب تمھیں رسول کے کان[۵۳] میں کوئی بات کہنا ہو تو کان میں اپنی بات کہنے سے پہلے کچھ خیرات لاکر رکھدیا کرو۔ یہ تمھارے لیے اچھا ہو اور پاکیزہ[۵۴] تر ہو۔ ہاں اگر تم کو خیرات کا مقدور نہو تو اللہ غفور و رحیم ہو۔ مومنو! کیا تم اس حکم سے ڈر گئے کہ کان میں بات کہنے سے پہلے کچھ خیرات پیش کیا کرو۔ جب تم نے ایسا نہ کیا اور اللہ نے تمھارا قصور معاف کر دیا تو

تہذیب مجلس

نذر رسولؐ

[۵۱] سورۂ نساء رکوع ۱۷ کا حاشیہ زیریں دیکھو۔ اس آیت سے مجمع ناجائز کے منتشر کرنے کا اختیار حاکم وقت کو دیا گیا ہو۔
[۵۲] السلام علیک کی جگہ السام علیک کہتے تھے جو بددعا ہو۔ [۵۳] کہا جاتا ہے کہ آنحضرتؐ کے پاس بہت سے لوگ بیٹھے ہوئے تھے کہ چند اصحاب بدر آئے۔ لوگوں سے آنحضرتؐ نے کہا کہ ان کو جگہ دو۔ لوگوں پر یہ شاق گذرا اُسوقت یہ آیت نازل ہوئی [۵۴] کان میں بات کرنا معیوب ہے۔ لوگ پیغمبر سے بے ضرورت بھی کان میں باتیں کرتے تھے۔ اس کے انسداد کے لیے یہ شرط لگائی گئی کہ کچھ پیغمبر کے سامنے سرگوشیاں کرنے والے پیش کیا کریں جب یہ حکم ہوا تو سرگوشیاں کرنا لوگوں نے ترک کر دیا اور جب ترک کر دیا تو اس آیت کے احکام کی تعمیل کی ضرورت ہو۔ باقی نہ رہی یہ بھی کہا گیا ہے کہ بیت المال کے لیے یہ احکام پہلے صادر ہوئے تھے پھر جب زکوٰۃ کا حکم ہوا تو اس کی ضرورت باقی نہ رہی [۵۵] یعنی سرگوشیاں کم ہو گئیں تو دلوں میں صفائی پیدا ہو گئی سرگوشیوں سے خواہ مخواہ بدظنی پیدا ہوتی تھی۔

ضروری احکام اسلام کی تعمیل کرو یعنی نماز پڑھو۔ زکوٰۃ دو اور اللہ اور اُس کے رسول کی اطاعت کرو۔ اللہ تمھارے اعمال سے باخبر ہی +

منافقین

ع ۳ اے محمد! کیا تو نے اُن منافقون کو نہین دیکھا جو ایسے لوگون سے دوستی رکھتے ہین جن پر اللہ کا غضب ہو۔ یہ لوگ نہ تم مین ہین اور نہ اُن مین ہین + یہ جان بوجھ کر جھوٹی قسمین کھاتے ہین + اللہ نے اُن کے لیے عذاب سخت تیار کیا ہو + بیشک ان کے اعمال بُرے ہین + اِن لوگون نے اپنی قسمون کو سپر بنا رکھا ہو اور یہ اللہ کی راہ سے لوگون کو روکتے ہین۔ ان پر ذلت کا عذاب ہوگا + اُن کے مال یا اُن کی اولاد اللہ کے یہان کچھ بھی اِن کے کام نہ آئے گی + یہ دوزخی ہین اور دوزخ مین ہمیشہ رہین گے + جس دن اللہ ان سب کو اُٹھائے گا تو اللہ کے سامنے بھی یہ ویسی ہی قسم کھائین گے جیسی کہ تم مسلمانون کے سامنے کھاتے ہین۔ اور یہ سمجھتے ہین کہ یہ بھی کسی شی پر ہین + آگاہ ہو کہ یہ جھوٹے ہین + شیطان ان پر غالب ہو اور اُس نے اللہ کی یاد ان کو بھلا دی ہو۔ یہ شیطانی گروہ ہو۔ آگاہ رہو کہ شیطانی گروہ خسارے مین رہے گا + اللہ اور اُس کے رسول کی مخالفت کرنے والے آخر کار ذلیل ترین لوگون مین ہون گے + اللہ نے لکھ رکھا ہو کہ ہم اور ہمارے رسول ضرور کافرون پر غالب رہین گے + اللہ بیشک قوی اور غالب ہو + اے محمد! تو اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھنے والون کو نہ دیکھے گا کہ وہ اللہ اور اُس کے رسول کی مخالفت کرنے والون کو دوست رکھین۔ گو یہ مخالف اُنکے باپ۔ بیٹے۔ بھائی یا رشتہ دار ہی کیون نہ ہون + یہی وہ لوگ ہین جن کے دلون مین اللہ نے ایمان کا نقش کر دیا ہو اور اپنی رحمت سے اُن کی تائید کی ہو + وہ انھین ایسے باغون مین داخل کرے گا جنکے نیچے نہرین جاری ہون گی اور یہ اُس مین ہمیشہ رہین گے۔ اللہ اُن سے راضی رہے گا اور یہ اللہ سے راضی رہین گے ایسے ہی لوگ اللہ والے ہین۔ آگاہ ہو کہ اللہ والے کامیاب رہین گے +

ہزیمت کفار کی پیشین گوئی

خوبی اسلام

سورہ حشر[۱]

(مدنی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ع ۱ آسمانون اور زمین مین جتنی مخلوقات ہین سب اللہ کی تسبیح کرتی ہین۔ وہ زبردست حکمت والا ہو

[۱] اس سورہ مین بنو نضیر (یہود) کی جلا وطنی مذکور ہو اور جلا وطنی کے لیے لفظ حشر قرآن مین استعمال کیا گیا ہے +

بنو نضیر کی جلاوطنی

اُسی نے کفار اہل کتاب[۱] کو اُن کے گھرون سے نکال دیا اور یہ اُن کی بقدیہ کا پہلا حشر تھا ۔ مسلمانو!
تمھین یہ گمان نہ تھا کہ وہ نکل جائین گے اور وہ بھی سمجھتے تھے کہ اُن کے قلعے اُنکو اللہ سے بچالین گے
پھر اللہ آمادہ ہوا اس طرح کہ وہ سمجھ نہ سکے ۔ اور اُن کے دلون مین اللہ نے ایسا رعب ڈالا کہ وہ خود
اپنے ہاتھون سے اور مومنین کے ہاتھون سے اپنے گھر اُجاڑنے لگے ۔ آنکھون والو! اس واقعہ سے
عبرت پکڑو ۔ اگر اُن پر اللہ نے غریب الوطنی نہ لکھی ہوتی تو دنیا ہی مین دوسری طرح سے اُن کی سزا کرتا
آخرت مین تو اُن پر دوزخ کا عذاب ہو ہی گا کیونکہ اُنھون نے اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کی
ہے ۔ اللہ اپنے مخالفون پر سخت عذاب کرتا ہے ۔ مسلمانو! تم نے جو اُن کے کھجورون کے درخت کاٹے یا
جن درختون کو تم نے بدستور اپنی جڑون پر قائم رہنے دیا تو یہ سب اللہ کے حکم سے تھا اور اللہ کو منظور تھا
کہ وہ اپنے نافرمانون کو رسوا کرے ۔ جو مال اُن کا اللہ نے اپنے رسول کو دیا اُس پر تم مسلمانون نے
نہ گھوڑے دوڑائے اور نہ اونٹ دوڑائے ۔ اللہ جس پر چاہتا ہے اپنے رسولون کو غلبہ دیتا ہے ۔ اللہ
ہر شے پر قادر ہے ۔ ان بستیون والون کا جو مال اللہ نے اپنے رسول کو دیا وہ اللہ ۔ اس کے رسول
رسول کے قرابت والون یتیمون مسکینون اور مسافرون کے لیے ہے ۔ ایسا نہو کہ تم مین جو دولتمند
ہین انھین مین یہ مال دائر رہے ۔ مسلمانو! رسول جو تمھین دے اُسے لے لو اور جس سے وہ تمھین منع
کرے اُس سے دست بردار رہو ۔ اللہ سے ڈرو وہ سخت عذاب دینے والا ہے ۔ یہ مال اُن ہجرت
کرنے والے فقرا کے لیے ہے جو اپنے گھرون اور مالون سے نکالے گئے ہین اللہ ... اور اُس کی رضا
ڈھونڈھتے ہین اور اللہ اور اُس کے رسول کی مدد کرتے ہین ۔ یہی سچے مسلمان ہین ۔ جو لوگ ان مہاجرون
کے پہلے سے مدینے مین رہتے ہین اور اسلام مین داخل ہو چکے ہین وہ مہاجرون کو دوست رکھتے
ہین اور مہاجرین کو کچھ دیا جائے تو اُس پر اپنے دلون مین حسد نہین کرتے اور اپنے آپ پر مہاجرون کو
ترجیح دیتے ہین ۔ اگرچہ خود وہ فقر و فاقہ ہی مین ہون ۔ اپنے نفس کی حرص سے جو بچے وہی کامیاب
ہوئے ۔ مہاجرین اولین کے بعد جو ہجرت کرکے آئے ہین وہ کہتے ہین "اے ہمارے رب! ہمکو
اور ہمارے اُن بھائیون کو جنھون نے ایمان مین ہم پر سبقت کی ہے بخشدے اور مومنون کی طرف
سے ہمارے دل مین کینہ نہ ڈال ۔ اے ہمارے پروردگار! تو مہربان اور رحیم ہے" ۔

منافقین

ع اے محمدؐ! کیا تو اُن منافقون کو نہین دیکھتا جو اپنے بھائی کفار اہل کتاب سے کہتے
ہین "اگر تم نکالے جاؤگے تو ہم بھی تمھارے ساتھ نکل جائین گے اور تمھارے بارے مین ہم کبھی کسی کی

[۱] یہود بنو نضیر جو دین محمدی سے کفر کرتے تھے ان کی جلاوطنی کا ذکر ہے ۔ دیکھو تاریخ الاسلام طبع ثانی صفحہ ۱۲۲ ۔

بات نہ مانین گے ۔ اگر تم سے کوئی لڑے گا تو ہم تمھاری مدد کرین گے" + اللہ گواہ ہی کہ یہ جھوٹے ہین ۔ اگر وہ نکالے جائین تو یہ منافق اُن کے ساتھ نہ جائین گے اگر اُن سے لڑائی کیجائے گی تو یہ اُن کی مدد نہ کرین گے ۔ اور اگر اُن کی مدد کو جائین گے بھی تو پیٹھ دکھائین گے پھر کوئی اُن کی مدد نہ کرے گا + مسلمانو اِن کے دلون مین تمھاری ہیبت اللہ سے بھی بڑھکر ہی ۔ اس لیے کہ یہ ناسمجھ لوگ ہین + یہ سب ملکر بھی تم سے لڑ نہین سکتے ۔ قلعہ بند ہو کر لڑین گے یا دیوار کی اوٹ سے لڑین گے + آپس ہی مین ان کی لڑائی سخت ہی + تم انھین ایک جگہ دیکھتے ہو لیکن ان کے دل جُدا جُدا ہین کیونکہ یہ لوگ نادان ہین + یہ انھین لوگون کے مثل ہین جو ابھی ان کے پہلے جنگ بدر مین اپنے کامون کا مزہ چکھ چکے ہین ۔ ان کے لیے آخرت مین عذاب دردناک ہی + یہ منافقین شیطان کے مثل ہین جو انسان سے کہتا ہی "کفر کر" اور جب انسان کفر کر لیتا ہی تو وہ کہتا ہی "مین تجھ سے سروکار نہین رکھتا مین اللہ پروردگار عالمین سے ڈرتا ہون" + پھر انجام دونون کا یہ ہو گا کہ دونون ہمیشہ آگ مین رہین گے + اور ظالمون کی یہی سزا ہی +

ع ایمان والو اللہ سے ڈرو ۔ اور ہر شخص کو سوچنا چاہیے کہ کل قیامت کے لیے اُسنے کیا کر رکھا ہی اللہ سے ڈرو کہ اللہ تمھارے اعمال سے بیشک باخبر ہی + نہ ہو جاؤ تم مثل اُن کے جنھون نے اللہ کو بھلا دیا تو اللہ نے بھی اُن کو اُن کے نفس سے بیخبر کر دیا + یہی نافرمان لوگ ہین + دوزخی اور جنتی برابر نہین ہو سکتے + جنت والے کامیاب ہین + اے محمدؐ ! اگر ہم یہ قرآن کسی پہاڑ پر اُتارتے تو اُسے اللہ کے ڈر سے تو لرزان اور شگافتہ دیکھتا + آدمیون کے لیے ہم یہ لوگون سے مثالاً بیان کرتے ہین تاکہ وہ فکر کرین + وہ اللہ ایسا ہی کہ سوا اُسکے کوئی معبود نہین ہی ۔ باطن اور ظاہر کا وہ جاننے والا ہی ۔ وہ رحمان اور رحیم ہی + وہ اللہ ایسا ہی کہ اُس کے سوا کوئی معبود نہین ہی ۔ وہ پادشاہ ہی ۔ پاک ہی ۔ سلامتی والا ہی ۔ پناہ دینے والا ہی ۔ محافظ ہی ۔ غالب ہی ۔ زبردست ہی ۔ اور بڑی عظمت رکھتا ہے ان لوگون کے شرک سے وہ پاک ہی + وہی اللہ پیدا کرنے والا بنانے والا اور صورتگر ہی ۔ اُسی کے لیے اچھے اچھے نام ہین + آسمانون اور زمین مین جو مخلوق ہی اُسکی تسبیح کرتی ہی ۔ وہ غالب اور حکیم ہی +

عظمتِ قرآن

الوہیت ۔

سورۂ ممتحنہ [1]

[1] اسے سورۂ امتحان بھی کہتے ہین + اس مین اُن مسلمانون کے امتحانات کے حالات ہین جو اپنے عزیز و اقارب کو آنحضرتؐ کی محبت مین چھوڑ کر ہجرت کر گئے تھے +

(مدنی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ع ایمان والو! میرے اور اپنے دشمن کو اپنا دوست نہ بناؤ اور نہ اُن سے نامہ و پیام کی دوستی بڑھاؤ۔ اُنھون نے اُس دین سے جو تمھارے پاس ٹھیک ٹھیک آیا ہی انکار کیا۔ اُنھون نے رسول کو اور تمھین مکہ سے صرف اس لیے نکالدیا کہ تم اپنے پروردگار اللہ۔ ایمان لائے ہو + اگر تم میری راہ مین جہاد کرنے اور میری رضا کی طلب مین نکلے ہو تو کیون در پردہ اُن سے دوستی رکھتے ہو؟ تم جو چھپاتے ہو اور جو ظاہر کرتے ہو مین سب کو جانتا ہون۔ تم مین سے جو ایسا کرے تو سمجھو وہ سیدھی راہ سے بھٹک گیا + اگر یہ کفار تمھین پا جائین گے تو تم سے دشمنی کرین گے اور تمھاری طرف بُرائی کے ساتھ اپنے ہاتھ اور اپنی زبان نکالین گے اور چاہین گے کہ تم کافر ہو جاؤ + قیامت کے دن تمھاری رشتہ داریان کام نہ آئین گی اور نہ تمھاری اولاد تمھارے کام آئے گی۔ اللہ ہی اُس دن تم مین فیصلہ کرے گا اللہ تمھارے اعمال دیکھتا ہی + مومنو! تمھارے لیے ابراہیم اور اُس کے ساتھیون کا ایک اچھا نمونہ موجود ہی۔ اُنھون نے اپنی قوم سے کہا تھا "ہم بیزار ہین تم سے اور اُس شے سے جسے تم اللہ کے سوا پوجتے ہو۔ ہم تمھارے اعتقادات نہین مانتے اور ہم مین اور تم مین دائمی عداوت اور دشمنی اُسوقت تک رہے گی جب تک تم اللہ واحد پر ایمان نہ لاؤ گے" + ابراہیم نے صرف اپنے باپ سے یہ کہا تھا "مین آپ کے لیے اللہ سے بخشش مانگون گا۔ لیکن اللہ کے آگے آپ کے لیے مجھے ذرا بھی اختیار نہین ہی" + اور یہ دعا کی تھی۔ "اے ہمارے پروردگار! ہم تجھی پر بھروسا رکھتے ہین اور تیری ہی طرف رجوع کرتے ہین اور تیری ہی طرف ہماری بازگشت ہی + اے ہمارے پروردگار! ہمین کافرون کے لیے فتنہ[۴] نہ بنا + اے ہمارے رب! ہمین بخش دے تو غالب حکمت والا ہی" + مومنو! تمھارے لیے یعنی[۵] اللہ اور یوم آخرت کے امیدوارون کے لیے پیروی کرنے کو ایک اچھا نمونہ اُن لوگون کا ہی۔ اور جو اُن کی پیروی سے روگردانی کرے گا تو اللہ بے نیاز اور سزاوار حمد ہی +

ع قریب ہی کہ کافر مسلمان ہو جائین اور اس طرح تم مین اور تمھارے دشمنون مین اللہ دوستی کرا دے

مہاجرین اپنے رشتہ دارون سے قطع تعلق کرین

لیکن اپنے عزیزون کو نہ بھولین

[۱] آنحضرت نے خفیہ طور پر مکہ پر چڑھائی کا سامان کیا تھا اسکی خبر حاطب بن بلتعہ نے مکہ بھیجنا چاہی تھی + آنحضرت پر الہام ہوا راز افشا ہوگیا + تم ملامت کا اس لیے کہ وہ مہاجرین سے تھے جانتا تھا ... تمھین آزار پہنچائین + [۴] یعنی کافرون کی ... کا محل نہ بنا جس کا نتیجہ یہ ہو کہ کافرون کے زور و ظلم کا ... [۵] یون بھی ترجمہ ہو سکتا ہے کہ جو اللہ اور یوم آخرت سے ڈرنے والون کے لیے ہی

اللہ قادر ہی اور اللہ بخشنے والا مہربان ہی + اللہ یہ نہین کہتا کہ جو لوگ تم سے تمھارے دین کے
بارے مین نہین لڑے اور تمھین تمھارے گھرون سے نہین نکالا تم اُن کے ساتھ احسان نہ کرو اور
اُن کے مقابلے مین انصاف نہ کرو + اللہ انصاف کرنے والون کو دوست رکھتا ہی + اللہ انھین
لوگون کی دوستی سے روکتا ہی جو تم سے دین کے بارے مین لڑے اور تمھارے گھرون سے تمھین نکالدیا
اور تمھارے نکالنے مین تمھارے دشمنون کی مدد کی + ایسے لوگون سے جو دوستی کرین گے وہ ظالم ہین +

مہاجر عورتین

مومنو! تمھارے پاس مومن عورتین جب ہجرت کرکے آئین تو تم اُن کو جانچو - گو اللہ ہی اُن کے ایمانون کو
خوب جانتا ہی + پھر اگر تم اُن کو مومنہ جانو تو اُنھین کفار کے حوالہ نہ کرو + نہ وہ عورتین کافرون کو حلال
ہین اور نہ کفار اُن عورتون کو حلال ہین + اُن کافرون کو اُتنا دیدو جتنا اُنھون نے اُن عورتون پر خرچ

کفار اور مومنین مین مناکحت ممنوع

کیا ہی + اور تم پر کوئی گناہ نہین ہی کہ اُن کا مہر دے کر تم اُن سے نکاح کرلو + کافر عورتون کو تم[51] عقد نکاح مین
نہ رکھو اور تم نے اُن پر جو خرچ کیا ہی اُسے کافرون سے مانگو اور کفار تم سے وہ خرچ[52] مانگین جو اپنی عورتون
پر اُنھون نے کیا ہی - اللہ کا یہ حکم ہی جسے وہ تم لوگون مین صادر کرتا ہی - اللہ جاننے والا اور حکمت
والا ہی + اگر تمھاری بیبیون[53] مین سے کوئی عورت تم سے چھوٹ کر کافرون مین چلی جائے اور کفار
تمھارا خرچہ ادا نہ کرین اور پھر تمھاری نوبت آئے کہ تم کافرون کو دو تو اُن مسلمانون کو جن کی بیبیان
کافرون مین چلی گئین جتنا خرچہ اُن کا ہوا ہو اُس رقم سے دیدو جو تمھین کافرون کو دینا ہو اور تم اُس
اللہ سے ڈرو جس پر تم ایمان لائے ہو + اے نبی[54]! جب تیرے پاس مومن عورتین آکر اس قول سے بیعت
کرین کہ اللہ کے ساتھ وہ کوئی شریک نہ ٹھہرائین گی چوری نہ کرین گی - زنا نہ کرین گی اپنی اولاد کو
قتل نہ کرین گی - کوئی بہتان دل سے گڑھ کر نہ باندھین گی اور امور شرعی مین تیری نافرمانی نہ کرین گی تو
اُن سے بیعت لے لیا کر اور اللہ سے اُن کے لیے مغفرت چاہ + بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہی + مومنو!

یہود سے دوستی ممنوع

اُس قوم (یہود) سے دوستی نہ کرو جس پر اللہ کا غضب ہی - یہ لوگ ثواب آخرت سے اسی طرح مایوس

---

۵۱ یعنی تمھاری بیبیان جو کافرہ ہون انھین طلاق دیدو + ۵۲ خرچہ سے مراد وہ دین مہر ہی جو مردون نے عورتون کو دیا ہو + ۵۳ اس جملہ کا ترجمہ یون بھی ہو سکتا ہے "اگر تمھاری بیبیون مین سے کوئی عورت تم سے چھوٹ کر کافرون مین چلی جائے اور کفار تمھارا زر خرچہ ادا نہ کرین اور تم نے کافرون سے لڑ کر مال غنیمت پایا تو غنیمت سے اُن مسلمانون کو جنکی بیبیان کافرون مین چلی گئین اتنا دیدو جتنا اُن کا خرچہ ہوا ہو" یہ احکام ابتدائے اسلام سے متعلق ہین جب کہ کفار مکہ مین تھے بعض مرد عورتون کو چھوڑ کر مسلمان ہو جاتے تھے یا بعض عورتین اپنے مردون کی مرضی کے خلاف مسلمان ہو جاتی تھین اور اسوقت سوا اسکے کوئی منصفانہ حکم نہین ہو سکتا تھا کہ دونون مین جدائی ہو جائے اور جو مہر حق نے دیا ہو وہ واپس پائے + ۵۴ فتح مکہ کے بعد مکہ والون نے آنحضرت کے ہاتھ پر بیعت کی + اُسوقت عورتون نے بھی بیعت کی تھی - اسی طرف اشارہ ہی دیکھو تاریخ الاسلام طبع ثانی [illegible] لیکن بعض مفسرون نے یہ لکھا ہی کہ عورتون کی بیعت کے لیے آنحضرت نے حضرت عمر کو تعینات کیا تھا (تاریخ الاسلام)

ہین۔ جس طرح کفار اہل قبور (مُردون) سے مایوس ہین۔ کہ وہ مرکر پھر زندہ نہ ہون گے ◆

سورۂ صف ۶۱

(مدنی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ع ۱ آسمانون اور زمین مین جو مخلوقات ہین وہ سب اللہ کی تسبیح کرتی ہین۔ وہ غالب حکمت والا ہ مومنو! تم وہ بات کیون کہتے ہو جسے کرتے نہین ؟ ◆ اللہ کے نزدیک یہ بڑا گناہ ہو کہ تم جو کہو اُسے نہ کرو۔ اللہ اُن لوگون کو پسند کرتا ہو جو اُس کی راہ مین صفین باندہ کر اس طرح لڑتے ہین گویا وہ ایک سیسا پلائی ہوئی دیوار ہین ◆ اے محمدؐ! تو ان لوگون کو یاد دلا جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا "لوگو! تم جانتے ہو کہ مین تمھاری طرف اللہ کا بھیجا ہوا ہون پھر مجھے کیون ایذا دیتے ہو؟"۔ اُنھون نے کجی اختیار کی تو اللہ نے اُن کے دل کج کر دیے ◆ قوم نافرمان کو اللہ راہ نہین دکھاتا ◆ اے محمدؐ! لوگون کو یہ بھی یاد دلا کہ عیسیٰ ابن مریم نے بنی اسرائیل سے کہا تھا "مجھے اللہ نے تمھاری طرف بھیجا ہو۔ مجھ سے پہلے جو توریت ہو مین اُس کی تصدیق کرتا ہون اور ایک رسول کی بشارت دیتا ہون جو میرے بعد آئے گا اور اس کا نام احمد ہو گا"◆ پھر وہ رسول جب دلائل (معجزات) لیکر آیا تو بنی اسرائیل کہتے ہین "یہ کھلا ہوا جادو ہو" ◆ اُس شخص سے بڑا ظالم کون ہو گا کہ جب وہ اسلام کی طرف بلایا جائے تو اللہ پر افترا باندھے ہ ◆ قوم ظالم کو اللہ راہ نہین دکھاتا ◆ یہ لوگ چاہتے ہین کہ اپنے مُنھ سے اللہ کا نور بجھا دین اللہ اپنا نور پورا کرکے رہے گا۔ اگرچہ کفار بُرا مانین ◆ اسی اللہ نے اپنے رسول محمدؐ کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا ہو تا کہ اس دین کو تمام ادیان پر وہ غالب کرے اگرچہ مشرکین بُرا مانین ◆

ع ۲ مومنو! مین تمھین ایسی تجارت بتاؤن جو تمھین دردناک عذاب سے بچالے ؟ ◆ تم اللہ اور اُسکے رسول پر ایمان لاؤ اور اللہ کی راہ مین اپنے مال اور جان سے جہاد کرو۔ تم سمجھو تو یہ تمھارے لیے بہتر ہو ◆ تم ایسا کرو گے تو اللہ تمھارے گناہ بخش دے گا اور ایسے باغون مین داخل کرے گا جن کے نیچے نہرین جاری ہین اور سدا بہار باغون مین اچھے اچھے گھر رہنے کو دے گا ◆ یہ بڑی کامیابی ہو گی ◆ ان نعمتون کے سوا ایک اور چیز بھی ہو جسے تم دنیا مین چاہتے ہو وہ یہ کہ تمھین اللہ کی نصرت ملے گی اور عنقریب تم

ایفائے وعدہ

مجاہدین لڑائی کی صفین

بشارت احمدؐ انجیل مین

فتح ملک بشارت بہشت

۱۵ اس سورۃ مین صف باندھ کر لڑائی مین کھڑے ہونے کا بھی ذکر ہے ◆

ملک فتح کروگے تب اے محمدؐ! تو مومنون کو اس کی خوشخبری سُنا دے ❁ مومنو! اللہ کے مددگار بنے رہو جیسا کہ عیسی ابن مریم نے اپنے حواریون (اصحاب) سے پوچھا تھا "کون ہی جو اللہ کی طرف ہو کر میری مدد کرے؟" ❁ حواریون نے کہا "ہم اللہ کے رسول کے مددگار رہین" ❁ بنی اسرائیل مین سے کچھ ایمان لائے اور کچھ کافر رہے - پھر ہم نے ایمان لانے والون کو بمقابلہ اُن کے دشمنون کے مدد دی اور وہ غالب رہے ❁

حواریان حضرت عیسیٰ

سورہ جمعہ

(مدنی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ع آسمانون اور زمین مین جو مخلوقات ہین وہ اللہ کی تسبیح کرتے ہین - وہ بادشاہ ہی پاک ہی - غالب ہی اور حکیم ہی ❁ اُسی نے اِن اَن پڑھون مین انھین مین سے ایک کو رسول بنا کر بھیجا ہی جو انکے سامنے اُسکی آیتین پڑھتا ہی - انھین شرک کی نجاست سے پاک کرتا ہی اور ان کو کتاب الٰہی اور حکمت سکھاتا ہی ورنہ اس کے پہلے تو یہ کھُلی ہوئی گمراہی مین تھے ❁ اللہ نے اس رسول کو اور لوگون کیطرف بھی بھیجا ہی جو ابھی تک اِن مسلمانان عرب مین شامل نہین ہوے ہین - وہ زبردست حکمت والا ہی ❁ یہ رسالت اللہ کا فضل ہی وہ جسے چاہتا ہی دیتا ہی اور اللہ بڑا فضل والا ہی ❁ بار احکام تورات جن پر لادا گیا اور وہ اُسے اُٹھا نہ سکے اُن کی مثال گدھے کی ہی جس پر کتابین لدی ہون ❁ اللہ کی آیتون کی جھُٹلانے والی قوم کی مثال کیا بُری ہی ❁ قوم ظالم کو اللہ راہ نہین دکھاتا ❁ اے محمدؐ! تو یہودیون سے کہہ "اے یہود! اگر تم سچے ہو اور سمجھتے ہو کہ اور آدمیون کو چھوڑ کر اللہ کے تمھین دوست ہو تو مرنے کی تمنا کرو" ❁ بوجہ اپنے اُن اعمال کے جس کے یہ مرتکب ہو چکے ہین کبھی یہ موت کی تمنا نہ کرین گے ❁ اللہ ظالمون کو جانتا ہی ❁ اے محمدؐ! تو ان سے کہہ "موت جس سے تم بھاگتے ہو تمھین ضرور آئے گی - اور پھر تم باطن اور ظاہر جاننے والے اللہ کے پاس پہونچائے جاؤگے - پھر وہ تمھین تمھارے اعمال سے آگاہ کریگا" ❁

ع مومنو! جب جمعہ کے دن نماز جمعہ کے لیے اذان دی جاے تو یاد الٰہی (نماز) کے لیے لپکو اور بیع (خرید و فروخت) چھوڑ دو ❁ اگر تم جانو تو یہ تمھارے لیے بہتر ہی ❁ جب نماز ہو چکے تو اپنی اپنی راہ لو

رسالت آنحضرتؐ تمام عالم کیطرف

علم بےعمل

اذان جمعہ

۱ نماز جمعہ کا مضمون ذکر ہی ❁ ۵ یہودیون مدینہ کا ذکر ہی کہ ان کے پاس تورات تھی مگر زیر عمل نہ تھی ❁

اور اللہ کا فضل (معاش) ڈھونڈھو اور اللہ کو بکثرت یاد کیا کرو تاکہ تمھارا چھٹکارا ہو۔ یہ لوگ[۵۱] جب کوئی تجارت یا کھیل دیکھتے ہین تو اُدھر متوجہ ہو جاتے ہین اور اے محمدؐ! تجھے کھڑا چھوڑ دیتے ہین۔ تو کہہ دے اللہ کے پاس جو ثواب عبادت ہی وہ کھیل اور تجارت سے بہتر ہی۔ اللہ بہتر رزق دینے والا ہی +

سورہ منافقون[۶۳][۵۲]

(مدنی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ع اے محمدؐ! تیرے پاس منافقین جب آتے ہین تو کہتے ہین "ہم گواہی دیتے ہین کہ آپ اللہ کے رسول ہین"۔ اللہ بیشک جانتا ہی کہ تو اُسکا رسول ہی۔ مگر اللہ یہ بھی گواہی دیتا ہی کہ یہ منافق جھوٹے ہین + منافقین نے اپنی قسمون کو سپر بنا رکھا ہی۔ یہ اللہ کی راہ سے لوگون کو روکتے ہین + کیا ہی بُرے کام یہ کرتے ہین + یہ اس لیے ہی کہ یہ ایمان لا کر پھر کافر ہو گئے تو ان کے دلون پر مُہر کر دی گئی۔ اب یہ نہین سمجھتے + اے محمدؐ! تجھے دیکھنے مین[۵۳] ان کے ڈیل ڈول بھلے معلوم ہوتے ہین اور جب یہ بولتے ہین تو توجہ سے ان کی بات کو تو سنتا ہی۔ حالانکہ بے عقلی اور بے تدبیری مین یہ گویا چوب خشک ہین دیوارون سے لگے ہوے۔ ان پر خوف ایسا غالب رہتا ہی کہ جب کوئی آواز سخت یہ سنتے ہین تو سمجھتے ہین کہ یہ للکار[۵۴] انھین پر ہی + اے محمدؐ! یہ لوگ تیرے دشمن ہین تو ان سے بچا رہ + اللہ انھین ہلاک کرے۔ یہ کدھر بہکے جاتے ہین + جب ان سے کہا جاتا ہی کہ "آؤ۔ اللہ کا رسول تمھارے لیے بخشش مانگے" تو یہ اپنے سر پھیر لیتے ہین اور اے محمدؐ! تو انھین دیکھتا ہی کہ رُکے ہوے ہین اور متکبر ہین + تو ان کے لیے بخشش مانگے یا نہ مانگے دونون حالتین برابر ہین + اللہ ان کو ہرگز نہ بخشے گا + نافرمان لوگون کو اللہ راہ نہین دکھاتا + یہی لوگون سے کہتے ہین "رسول اللہ کے ساتھیون کو خرچ نہ دو۔ تاکہ وہ منتشر ہو جائین"۔ حالانکہ اللہ کے پاس آسمانون اور زمین کے خزانے ہین لیکن منافق نہین سمجھتے + یہ کہتے ہین[۵۵] "اگر ہم مدینہ مین واپس پہونچے تو عزت والے ذلیلون کو مدینہ سے نکال باہر کر دین گے" + لیکن منافقین یہ نہین جانتے کہ اصلی عزت اللہ۔ اُس کے رسول اور مومنین کی ہی +

[منافقین]

۵۱۔ ایک بار آنحضرتؐ جمعہ کو خطبہ پڑھ رہے تھے کہ کوئی قافلہ تجارت بازار مین آیا اور لوگ وہان چلے گئے صرف تھوڑے سے لوگ شریک خطبہ رہے۔ اس آیت سے اُن مسلمانون کی تنبیہہ کی گئی + ۵۲ اس سورہ مین منافقان مدینہ کا ذکر ہی + ۵۳ اسمین اشارہ ہی اس امر کی طرف کہ انسان کی ظاہری صورت سے دھوکا نہ کھانا چاہیے + ۵۴ یعنی منافقین بہت چوکنے رہتے ہین + ۵۵ — دیکھو زیر ۱۴۲۴

ع موٗمنو! تمھارے مال اور تمھاری اولاد اللہ کے ذکر سے تمھین غافل نہ کرین۔ جو ایسا کرے گا نقصان مین رہے گا + ہم نے تمھین جو رزق دیا اُسے قبل اس کے خرچ کر ڈالو کہ تم مین سے کسی کو موت آئے اور وہ کہنے لگے "اے میرے رب! کاش تو تھوڑی دیر کے لیے مجھے اور مہلت دیتا تو مین صدقہ دے لیتا اور نیک بندون مین داخل ہو جاتا" + جب کسی کی موت آجاتی ہو تو اللہ کبھی اُسے مہلت نہین دیتا + اللہ تمھارے اعمال سے واقف ہو +

اللہ کو یاد کرو

سخاوت اپنا شعار کرو

سورۂ تغابن[۱]

(مکی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ع آسمانون اور زمین مین جتنے مخلوقات ہین اللہ کی تسبیح کرتے ہین۔ اُسی کی بادشاہت ہو اور اُسی کی حمد ہو۔ وہ ہر شی پر قادر ہو + اُسی نے تم کو پیدا کیا۔ پھر تم مین سے کوئی کافر ہوا کوئی موٗمن ہوا۔ اللہ تمھارے اعمال کو دیکھتا ہو + اللہ نے آسمانون اور زمین کو ٹھیک بنایا ہو اور اُس نے تمھاری صورتین بنائی ہین اور حسین صورتین بنائی ہین۔ اُسی کی طرف سب کو پھر جانا ہو + جو کچھ آسمانون اور زمین مین ہو وہ جانتا ہو اور تمھارے افعال ظاہری اور باطنی سے بھی وہ باخبر ہو۔ وہ اللہ دل کے خیالات کا جاننے والا ہو + کیا تم سے پہلے جو کفار گذرے ہین اُن کی خبر تمھین نہین ہو کہ اُنھون نے دنیا مین اپنے کامون کی سزا کا مزہ چکھا اور اُن کے لیے آخرت مین دردناک عذاب ہونا ہو + یہ اس لیے تھا کہ جب اُن کے رسول اُن کے سامنے دلیلین (معجزات) لاتے تھے تو وہ کہتے تھے "کیا ہمارا ہی سا کوئی آدمی ہمین راستہ بتائے گا؟" + اُنھون نے رسولون کو نہ مانا اور اُن سے منھ پھیرا تو اللہ نے بھی اُن سے بے پروائی کی۔ اللہ بے پروا ہو اور سزاوار حمد ہو + کفار سمجھتے ہین کہ وہ دوبارہ کھڑے نہ کیے جائینگے + اے محمد! تو کہہ "ہان قسم ہو میرے رب کی۔ تم ضرور اُٹھائے جاؤ گے اور اُسوقت تم کو بتایا جائے گا کہ دنیا مین تم نے کیا کیا + اللہ کے لیے یہ آسان ہو" + لوگو! تم اللہ پر اُسکے رسول پر اور اُس نور ہدایت (قرآن) پر جو ہم نے اُتارا ہو ایمان لاؤ۔ اللہ تمھارے اعمال سے واقف ہو +

الوہیت

امم سابقہ

روز قیامت

روز حشر

[illegible] مسلمانون مین بعض مسلمانون سے منافقون کے سردار ابن ابی نے کسی بات پر کہا تھا "ہم مدینہ مین پہونچکر ان ذلیل مسلمانون کو مدینہ سے نکال دینگے"۔ ۱ھ اس سورہ مین لفظ "تغابن" آیا ہو جسکے معنی ہین نقصان، اور اسکے معنی بعض نے ہار جیت بھی کیے ہین۔

اللہ جب تم کو بروز حشر جمع کرے گا تو معلوم ہوگا کہ وہ دن نقصان[۵۱] کا ہے۔ جو شخص اللہ پر دنیا میں ایمان لاتا ہے اور نیک کام کرتا ہے اُس کے گناہ اللہ دور کرے گا اور اُسے ایسے باغون مین داخل کرے گا جن کے نیچے نہرین جاری ہونگی اور اُن مین وہ لوگ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے رہین گے۔ یہ بڑی کامیابی ہوگی۔ ہماری آیتون کے جھٹلانے والے کفار دوزخی ہین اور ہمیشہ دوزخ مین رہین گے۔ وہ بری جگہ ہے۔

نصیحت کی باتین

ع کوئی مصیبت بے اجازت اللہ کے نہین آتی۔ مصیبت مین جو شخص اللہ پر یقین رکھتا ہے اللہ اُس کے دل کو ہدایت دیتا ہے۔ اللہ ہر شے کا جاننے والا ہے۔ لوگو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور اگر روگردانی کروگے تو ہمارے رسول کو صرف صاف طور پر احکام کا پہونچا دینا ہے۔ اللہ اُسکے سوا کوئی معبود نہین ہے اللہ ہی پر مؤمنین بھروسا کرتے ہین۔ مؤمنو! تمھاری ازواج اور اولاد مین سے بعض تمھارے دین کے دشمن ہین۔ اُن سے بچتے رہو۔ اور اگر اُن کے قصور تم معاف کرو۔ درگذر کرو اور بخشدو تو بیشک اللہ بھی بخشنے والا مہربان ہے۔ تمھارے مال اور اولاد فتنے ہین۔ اللہ کے یہان اِن جھگڑون[۵۲] مین رہکر دین پر قائم رہنے والون کے لیے بڑا ثواب ہے۔ مؤمنو! جہان تک ہوسکے اللہ سے ڈرو اسکے احکام سُنو اور مانو اور اُس کی راہ مین خرچ کرو۔ یہ تمھارے حق مین بہتر ہے۔ جو شخص اپنے نفس کے بخل سے محفوظ رہا اُس نے فلاح پائی۔ اگر تم اللہ کو قرض حسنہ[۵۳] دوگے تو آخرت مین وہ اُسے تمھارے لیے دوچند[۵۴] کردے گا اور تمھارے گناہ بخشے گا۔ اللہ بڑا قدردان اور بردبار ہے۔ وہ باطن اور ظاہر کا جاننے والا ہے اور غالب حکمت والا ہے۔

سورہ طلاق ۶۵

(مدنی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

طلاق عدت

ع اے نبی! جب تم مسلمان اپنی عورتون کو طلاق دو تو اُن کی عدت کے

---

[۵۱] بجائے "نقصان" کے "ہار جیت" بھی ترجمہ کیا گیا ہے۔ [۵۲] دنیاداری کے ساتھ دینداری کرنا بڑے ثواب کا باعث ہے۔
[۵۳] بجائے "حسنہ" کے "خوش دلی سے" بھی ترجمہ کیا گیا ہے۔ [۵۴] بجائے "دوچند کردے گا" کے "بڑھادے گا" بھی ترجمہ ہوسکتا ہے۔
[۵۵] اس مین مسائل طلاق مذکور ہین۔

شروع[۱] مین طلاق دو اور طلاق کے بعد ہی عدت گننے لگو- اور اللہ سے ڈرو جو تمھارا رب ہی + ایام عدت مین عورتون کو اُن کے رہنے کے گھرون سے نہ نکالو اور نہ وہ خود نکلین مگر اُسوقت کہ وہ کھلی ہوئی کوئی بیحیائی کرین تو نکالدینے کا مضائقہ نہین ہی + یہ اللہ کی حدین ہین جو اللہ کی حدون سے تجاوز

رجعت

کرتا ہی وہ اپنے آپ پر ظلم کرتا ہی + اے طلاق دینے والے! تو نہین جانتا شاید اللہ بعد طلاق کے کوئی صورت ملاپ کی پیدا کردے - جب عورتین اپنی عدت پوری کرنے کے قریب ہون تو اُن کو شرعی طور پر اپنی زوجیت مین رکھے رہو یا شرعی طور پر اُنھین رخصت کردو اور ہر حالت مین اپنے لوگون مین سے دو عادلون کو گواہ کرلو- اور گواہو! تم اللہ کے واسطے ٹھیک گواہی دینا- اللہ اور روز آخرت پر ایمان لانے والون کو یہ نصیحت کی باتین سمجھائی جاتی ہین- جو شخص اللہ سے ڈرتا ہی اللہ اُس کے لیے نجات کا راستہ نکال دے گا- اور بے شان گمان اُسے روزی دے گا- جو شخص اللہ پر بھروسا کرتا ہی اللہ اُسکے لیئے کافی ہی- اللہ اپنے کام کا خود چلانے والا ہی- اللہ نے ہر شی کے لیے ایک اندازہ مقرر کر رکھا ہی + مومنو! تمھاری طلاقی عورتین جو حیض سے مایوس ہین اُن کی عدت مین تم کو تردد ہی تو اُن کی عدت تین مہینے ہین

ایام عدت

اور یہی مدت اُن عورتون کی ہی جو حائضہ نہین ہوئی ہین- اور حمل والیون کی عدت وضع حمل تک ہی- جو شخص اللہ سے ڈرتا ہی اللہ اُس کا کام آسان کرتا ہی + مومنو! یہ اللہ کا حکم ہی- اللہ نے تمھاری طرف اسے بھیجا ہی- جو اللہ سے ڈرے گا اُس کی بُرائیان اللہ دور کردے گا اور اُسے بڑے درجے دے گا + طلاقی عورتون کو ایام عدت مین اُسی طرح رکھو جس طرح کہ تم کو خود رہنے کی مقدرت ہی اور اُن پر سختی کرنے کے لیے اُن کو ایذا نہ دو اور اگر وہ حاملہ ہون تو وضع حمل تک اُن کا خرچ برداشت کرو- پھر اگر

رضاعت

وہ تمھارے لیے دودھ پلائین تو اُنھین اُن کی مزدوریان دو اور مناسب طور پر آپس مین مشورہ کرلو پھر اگر تم باہم کشمکش کروگے تو کوئی دوسری عورت اُس کے لیے دودھ پلا دے گی + ذی وسعت کو چاہیے کہ بقدر اپنی وسعت کے خرچ کرے اور جس کا رزق تنگ ہی اُسے اُسی مقدار سے خرچ کرنا چاہیے جو اُسے اللہ نے دیا ہی- اللہ جسے جتنا دیتا ہی اُس سے بڑھکر اُسے خرچ کرنے کی تکلیف نہین دیتا + اللہ تنگی کے بعد جلد وسعت بھی دے گا +

اصہابة

ع بہت سی ایسی بستیان گذری ہین جن کے رہنے والون نے اپنے رب اور اُس کے رسول کے

---

[۱] یعنی عورتون کو ایام حیض مین طلاق نہ دو طلاق کے مصالح الاسلام باب ۴۰ مین مذکور ہین اور مسائل اس کے فقہ کی کتابون مین ملین گے یہان جس قدر مذکور ہی اُسکا مطلب یہ ہی کہ ایام حیض مین طلاق نہ دو کہ وہ ایام جُدائی ہوتے ہین- طہر مین طلاق دو تاکہ زمانہ وصال مین طلاق کی طرف جلد رغبت نہ ہو + اور بعد طلاق اپنے گھرون مین عورتون کو تین طہر یا تین مہینے تک رکھو کہ شاید ایام میان مین اُنکی طرف پھر تمھین رجعت رغبت کا موقع ملے یا وہ حاملہ ہو تو تمھارا حمل ہو جائے کہ ایسی حالت مین تا وضع حمل زمانہ عدت ہوگا +

حکم سے تجاوز کیا تو ہم نے اُن کے اعمال کا حساب سختی سے لیا اور انھیں بُری سزا دی پس انھوں نے اپنے کیے کا مزہ چکھا اور اُن کے کام کا انجام خسارہ ہوا۔ اللہ نے قیامت کا عذاب سخت بھی اُنکے لیے تیار کر رکھا ہی لئے ذی عقل مؤمنو! اللہ سے ڈرو ✦ اللہ نے تمھیں آگاہ کرنے کے لیے تمھاری طرف ایک رسول بھیجا ہی جو تم کو اللہ کی کھلی کھلی آیتین پڑھ کر سناتا ہی تاکہ وہ مؤمنین نیکوکار کو کفر کی تاریکی سے ایمان کی روشنی کی طرف لائے۔ جو شخص اللہ پر ایمان لائے گا اور نیک کام کرے گا اُسے اللہ ایسے باغون مین داخل کرے گا جن کے نیچے نہرین جاری ہون گی اور جن مین اُسکے ہمیشہ رہنا ہوگا۔ اللہ نے اُس کے لیے اچھا رزق مقرر کیا ہی ✦ اللہ وہ ہی جس نے سات آسمان بنائے اور انھیں کے مثل زمین بنائی۔ اُن کے درمیان مین انتظامی احکام نازل ہوتے رہتے ہین۔ تاکہ تم جانو کہ اللہ ہر شی پر قادر ہی اور اللہ کا علم ہر شی کو گھیرے ہوے ہی ✦

باغ جنت

آسمان و زمین

سورۂ تحریم[۶۶]

(مدنی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ع اے نبی! اللہ نے جسے تجھ پر حلال کیا ہی تو اُسے اپنی ازواج کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے اپنے اوپر کیون حرام کرتا ہی؟ ۔ اللہ بخشنے والا مہربان ہی ✦ اللہ نے تم مسلمانون کو تمھاری قسمون کے توڑنے کے طریقے بادلے کفارہ بتا دیے ہین ۔ اللہ تمھارا حمایتی ہی ۔ وہ جاننے والا حکمت والا ہی ✦ مؤمنو! تم یاد کرو کہ جب نبی نے اپنی ایک بی بی سے ایک بات چپکے سے کہی۔ اور اُسنے دوسری بی بی سے کہہ دیا اور اللہ نے اپنے نبی کو اُس سے مطلع کر دیا۔ تو نبی نے کچھ تو اُس بی بی کو جتایا اور کچھ

کفارۂ قسم

[illegible]

سلہ تحریم کے معنی ہین حرام ٹھہرانا یعنی ایک مرتبہ آنحضرت نے اپنی ایک بی بی کے گھر شہد کھایا تو حضرت حفصہؓ نے کہا کہ اُسکی بو پسندیدہ نہین ہی۔ اسپر آنحضرتؐ نے شہد اپنے اوپر حرام کر لیا۔ اور حضرت حفصہؓ نے اس سے حضرت عائشہؓ کو مطلع کر دیا۔ اور یون بھی ہو سکتا ہی جیسا کہ اکثر مفسرون نے لکھا ہی کہ کوئی دوسری شی تھی جو آپ نے اپنی بی بی کے پاس خاطر سے اپنے اوپر حرام کر لی تھی بعض نے تصریح کر دی ہی کہ جاریہ ماریہ قبطیہ کو آنحضرت نے حضرت حفصہؓ کے پاس خاطر سے اپنے آپ پر حرام کیا تھا اور حضرت حفصہ نے حضرت عائشہ سے اسکا ذکر کیا۔ یہ بھی ایک قول ہے کہ آنحضرت نے اپنے بعد حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کی خلافت کی پیشین گوئی بھی حضرت حفصہؓ سے کی تھی اور اخفا کی تاکید کی تھی مگر اُن سے یہ راز چھپایا نہ گیا۔ ازواج نبی کے لیے دیکھیے تاریخ الاسلام طبع ثانی صفحہ ۱۴۹ سلہ حضرت حفصہؓ سلہ تحریم ماریہ یا تحریم عسل یا ذکر خلافت شیخین سلہ حضرت عائشہ ✦

نہین جتایا۔ جب نبی نے اپنی بی بی کو وہ جتلایا تو وہ پوچھنے لگی کہ آپ سے یہ کس نے کہا؟ نبی نے کہا
مجھے اللہ نے بتایا ہو جو خبردار دانا ہو۔ تم دونون ۵۱ اللہ کی جناب مین توبہ کرو تو بہتر ہے تم دونون
کے دلون مین کجی آگئی ہو۔ اور اگر خلاف نبی سازش کروگی تو اللہ نبی کا حامی ہو اور اُس کے بعد
جبرئیل مومنین صالح ۵۲ اور دوسرے فرشتے بھی اُس کے مددگار ہین ۔ اگر نبی تمھین طلاق دیدے
تو امید ہو کہ اُس کا رب تم سے بہتر بیبیان اُسے بدلے مین دے گا۔ جو اطاعت شعار۔ مومنہ نمازی
توبہ کرنے والیان عبادت گذار اور روزہ دار ہون گی اور اُن مین ثیبہ ۵۳ بھی ہون گی اور ابکار بھی
ہون گی ۔ مومنو! تم اپنے آپ کو اور اپنے اہل کو اُس آگ سے بچاؤ جس کے ایندھن آدمی اور
پتھر ہین اور درشت زبان اور درشت مزاج فرشتے اُس پر تعینات ہین۔ اللہ جو اُن کو حکم دیتا ہو
اُس سے وہ نافرمانی نہین کرتے اور وہی کرتے ہین جو اُنھین حکم دیا جاتا ہو ۔ اُس دن کافرون سے
کہا جائے گا۔ کافرو! آج معذرت نہ کرو۔ دنیا مین جو تم نے کیا ہو اُسی کا بدلہ تمھین دیا جائے گا۔

ع ۲ مومنو! اللہ سے توبۂ خالص کرو۔ شاید تمھارا رب تمھاری برائیان تم سے دور کردے
اور تمھین ایسے باغون مین داخل کرے جن کے نیچے نہرین جاری ہین۔ یہ وہ دن ہوگا جب اللہ
نبی کو اور اُس کے ساتھی مومنون کو رسوا نہ کرے گا۔ ان کے ایمان کا نور ان کے آگے اور ان کے
داہنی طرف چلے گا اور یہ کہین گے۔ اے ہمارے رب! ہمارا نور آخیر تک قائم رکھ اور ہمین بخشدے تو
ہر شی پر قادر ہو ۔ اے نبی! کفار اور منافقین سے جہاد کر اور اُن پر تشدد کر۔ اُن کا ٹھکانا دوزخ ہو جو
بُری جگہ ہو ۔ کافرون کے لیے اللہ مثال کے طور پر نوح اور لوط کی بیبیون کا ذکر کرتا ہو یہ دونون عورتین
ہمارے دو نیک بندون کے تحت نکاح مین تھین۔ جب اُن پیغمبرون کو اُن دونون عورتون نے دغا
دی تو وہ پیغمبر اُن عورتون کو عذاب الٰہی سے ذرا بچا نہ سکے اور اُن دونون سے کہا گیا کہ تم بھی چلنے والون
کے ساتھ آگ مین چلو ۔ ایمان والون کی تسکین کے لیے اللہ فرعون کی بی بی کی تمثیل دیتا ہو کہ اُس نے
دعا کی تھی۔ اے میرے رب! میرے لیے اپنے پاس جنت مین ایک گھر بنا۔ اور فرعون اور اُسکے کردار
سے مجھے بچا اور ان ظالمون ۵۴ سے مجھے نجات دے ۔ اللہ عمران کی بیٹی مریم ۵۵ کی بھی مثال بیان کرتا ہو
جس نے اپنی عصمت محفوظ رکھی تو ہم نے اُس مین اپنی روح پھونکی اور وہ اپنے رب کے کلمات اور
اُس کی کتابون کی تصدیق کرتی رہی اور فرمانبردار رہی ۔

نمایان

مثال نوح و لوط

مثال زن فرعون

۵۱ حضرت حفصہ اور حضرت عائشہ ۔ ۵۲ صالح المومنین کا ترجمہ ہو اور اکثر اہل سنن کے نزدیک حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کی طرف اشارہ ہو۔ اور اہل تشیع اس سے صرف حضرت علی کرم اللہ وجہہ مراد لیتے ہین ۔ ۵۳ عورتین جو کنواری نہ ہون تو ثیبہ کہی جاتی ہین ۔
۵۴ فرعون اور اُسکے ساتھیون سے ۔ ۵۵ مادر حضرت عیسیٰ ۔

انتیسوان پارہ

سورۂ ملک[1]

(مکی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الوہیت

ع ۱ مبارک ہی اللہ جس کے ہاتھ مین بادشاہت ہی اور ہر شے پر وہ قادر ہی + اُسی نے موت اور حیات کو پیدا کیا ہی تاکہ تمھین وہ آزمائے کہ تم مین کس کا کام اچھا ہی + وہ غالب بخشنے والا ہی + اُسی نے تہ بہ تہ سات آسمان بنائے ہین + دیکھنے والے! کیا تو اللہ کی صنعت مین کوئی تفاوت دیکھتا ہی ؟- پھر دیکھ کوئی شگاف نظر آتا ہی ؟ + پھر دوبارہ دیکھ - تیری نظر تیری طرف چوندھیا کر اور تھک کر تجھ تک واپس آجائے گی + ہم نے آسمان دنیا کو ستارون کے چراغون سے مزین کیا ہی اور ان چراغون کو شیاطین کی سنگساری[2] کے لیے بنایا ہی اور شیاطین کے لیے آگ کا عذاب تیار کیا ہی + جو لوگ اپنے رب

عذاب دوزخ

سے کفر کرتے ہین اُن کے لیے عذاب دوزخ ہی اور وہ بُری جگہ ہی + اُس مین جب وہ ڈالے جائین گے تو اُس مین انھین شور سنائی دے گا اور وہ ایسا جوش مارتی ہو گی گویا غیظ سے پھٹا چاہتی ہی + جب اُس مین کافرون کا کوئی گروہ ڈالا جائے گا تو محافظان دوزخ اُن سے پوچھین گے "کیا کوئی ڈرانے والا پیغمبر تمھارے پاس نہین آیا تھا؟" وہ کہین گے "ڈرانے والا تو آیا تھا لیکن ہم نے اُسے جھٹلایا اور اُس سے کہا 'اللہ نے تو کوئی کتاب نہین اُتاری ہی - تم خود بڑی غلطی مین ہو'" + اور وہ یہ بھی کہین گے "اگر ہم سنتے یا سمجھتے تو دوزخی نہ ہوتے" + غرضکہ وہ دوزخی اپنے گناہ کا اقرار کرینگے دوزخی رحمت سے دور ہون + بیشک جو اپنے رب سے بے دیکھے ڈرتے ہین اُن کے لیے بخشش اور اجر عظیم ہی + لوگو! تم بات چھپاؤ یا ظاہر کرو اللہ دل کے خیالات جانتا ہی - کیا جس نے پیدا کیا وہ نہ جانے؟ وہ لطیف ہی اور باخبر ہی +

نصیحت کی باتین

ع ۲ لوگو! اُسی نے تمھارے لیے زمین کو نرم بنایا ہی کہ تم اُس کے اطراف مین چلو اور اللہ کا دیا

[1] شروع سورہ مین لفظ مُلک ہے جس کے معنی ہین بادشاہت + [2] "شیاطین کا بھگانے والا" یا "شیاطین کے لیے زد" بھی ترجمہ کیا گیا ہی +

رزق کھاؤ، اُسی کی طرف تم کو پھر جانا ہی ؛ کیا تم اللہ سے جو آسمان مین ہی ڈرتے نہین کہ وہ تمھین
زمین مین اس طرح دھنسا دے کہ یکایک زمین ہلنے لگے ؟ کیا تم اُس اللہ سے جو آسمان مین ہی ڈرتے
نہین کہ وہ تم پر پتھر برسائے ؟ ؛ عنقریب تم جان لوگے کہ ہمارا ڈرانا کیسا تھا ؛ ان سے پہلے جو لوگون نے
ہمارے پیغمبرون کو جھٹلایا تھا اُن کے حق مین ہماری ناخوشی کیسی ہوئی ؟ ؛ کیا یہ لوگ اپنے اوپر پرندون کو پر
کھولے ہوے اور پر سمیٹے ہوے نہین دیکھتے ؟ ۔ رحمٰن (اللہ) کے سوا کون اُنھین ہوا مین یون قائم
رکھ سکتا ہی ؟ ؛ وہ ہر شی کا نگران ہی ؛ لوگو ! ایسا کونسا لشکر تمھارے پاس ہی جو اللہ کے مقابلہ مین تمھاری مدد کریگا
کفار محض دھوکے مین ہین ؛ اگر اللہ رزق پہونچانا بند کر دے تو پھر کون ایسا ہی جو تمھین رزق پہونچائیگا
کفار محض سرکشی اور گریز پر اڑے ہوے ہین ؛ بھلا ایسا شخص جو اپنے مُنھ کے بھل چلتا ہی راہ پائے گا یا وہ
راہ پائے گا جو راہ راست پر سیدھا چلا جا رہا ہی ؟ ؛ اے محمدؐ ! تو لوگون سے کہہ " اللہ وہی ہی جس نے
تمھین پیدا کیا اور کان ۔ آنکھین اور دل تمھین عطا کیے ۔ لیکن تم لوگ شکر کم کرتے ہو" ؛ تو یہ بھی کہہ " اللہ
وہی ہی جس نے تم کو زمین مین پھیلایا ہی اور اُسی کے پاس تمھین پھر جمع ہونا ہی " ؛ کفار مسلمانون سے
پوچھتے ہین " تم سچے ہو تو بتاؤ وعدۂ قیامت کب پورا ہوگا ؟" ؛ اے محمدؐ ! تو کہہ " اسکا علم اللہ کو ہی
مین تو صاف طور پر ڈرانے والا ہون " ؛ پھر جب کفار قیامت کو نزدیک دیکھین گے تو اُن کے منھ
فق ہو جائین گے اور اُن سے کہا جائے گا " یہی وہ دن ہی جس کا تم تقاضا کرتے تھے " ؛ اے محمدؐ ! تو
اِن لوگون سے کہہ " بھلا دیکھو تو اللہ مجھے اور میرے ساتھیون کو ہلاک کرے خواہ اُن پر رحم کرے
یہ تو بتاؤ کہ کافرون کو عذاب دردناک سے کون بچائے گا ؟ ؛ اے محمدؐ ! تو کہہ " وہی اللہ جو رحم کرنیوالا ہی
ہم اُسی پر ایمان لائے ہین اور اُسی پر بھروسا رکھتے ہین ۔ عنقریب تم جان لوگے کہ صریح گمراہ کون ہی " ؛
اے محمدؐ ! تو اِن لوگون سے پوچھ " بھلا دیکھو تو اگر تمھارا پانی زمین کے اندر چلا جائے تو آب
جاری تمھین کون دے گا ؟ " ؛

سورۂ قلم ٦٨ [1]
(مکی) ١

تمامع

[1] اسے سورۂ ن بھی کہتے ہین : اس کے ابتدا مین " ن " اور " قلم " ہی ؛

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ع ن ۔ اے محمد! قسم ہی قلم کی اور لوگون کی تحریر کی کہ تو اپنے رب کے فضل سے دیوانہ نہین ہی۔ اور تیرے تبلیغ رسالت کا اجر کم ہونے والا نہین ہی۔ تو صاحب اخلاق عظیم ہی۔ بس اے محمد! عنقریب تو دیکھے گا اور وہ (تیرے دشمن) بھی دیکھین گے کہ کون تم مین دیوانہ ہی۔ تیرا رب خوب جانتا ہی کہ اُس کی راہ سے کون بھٹکا ہوا ہی اور کون راہ پر ہی۔ جھٹلانے والے مشرکین کا کہنا نہ ماننا۔ وہ چاہتے ہین کہ تو نرمی کرے تو وہ بھی نرمی کرین۔ تو کسی ایسے شخص کا کہنا کبھی نہ ماننا جو قسمین کھاتا ہی۔ ذلیل ہی۔ طعنہ زن ہی۔ چغلخور ہی۔ نیکی سے روکنے والا ہی۔ حد سے بڑھا ہوا ہی۔ گنہگار ہی۔ بدخو ہی اسکے علاوہ حرامزادہ ہی۔ اس لیے کہ وہ صاحب مال اور صاحب اولاد ہی جب اُس کو ہماری آیتین پڑھکر سنائی جاتی ہین تو وہ کہتا ہی "یہ اگلون کی کہانیان ہین"۔ ہم عنقریب اُس کے ناک پر داغ لگائین گے۔ ہم نے ان کافرون کو ویسا ہی آزمایا ہی جیسا کہ صاحبان باغ کو آزمایا تھا۔ اُنھون نے یہ قسم کھائی تھی کہ "ہم کل صبح کو اس کا پھل توڑین گے" اور ان شاء اللہ نہ کہا تھا۔ تیرے رب کی طرف سے ایک بلا اُس باغ پر پھر گئی۔ وہ سوتے ہی رہے اور باغ ڈھیر ہو کر رہگیا۔ صبح ہوتے ہوتے ایکنے دوسرے کو پکارا کہ پھل توڑنے ہین تو باغ پر علی الصباح پہونچو۔ وہ چھپتے ہوے یہ کہتے چلے کہ کوئی مسکین آج تمھارے باغ مین داخل نہونے پائے۔ اور وہان سویرے وہ اس طرح پہونچے گویا اپنے ارادہ پر اُنھین قدرت حاصل ہی۔ پھر جب باغ کو دیکھا تو کہنے لگے "ہم راہ بھول گئے ہین۔ بلکہ راہ نہین بھولے ہین ہم بدنصیب ہین"۔ اُن مین جو بہتر آدمی تھا اُس نے کہا "کیا مین نے تم سے کہا نہ تھا اللہ کی تسبیح کیون نہین کرتے؟" پھر سب نے کہا "ہمارا رب پاک ہی اور ہم قصوروار ہین"۔ اور ایکنے دوسرے کی ملامت شروع کی اور پھر سب نے کہا "ہلاکی ہو ہماری کہ ہم ہی حد سے

ف ۱ ولید بن مغیرہ کی شان مین یہ آیتین ہین۔ جنگ بدر مین یہ کافر قتل کیا گیا اور ناک مین اسکی زخم لگا اور پیشین گوئی اس طرح پوری ہوئی۔ ف ۲ یمن مین ایک متمول شخص کا بہت عمدہ باغ تھا۔ مساکین کو اس کے میوے کھانے کو ملتے تھے۔ اُس کے مرنے پر اُس کے تین لڑکے جو بڑے بخیل تھے اُس کے وارث ہوئے۔ اُنھون نے میوہ جات کے موسم مین صبح کا ذبے وقت باغ مین جانے کا ارادہ کیا تاکہ مساکین جمع نہون اور ان شاء اللہ کے ساتھ ارادہ ظاہر نہین کیا قدرت الٰہی کا ظہور ہوا۔ باغ کے سب پھل رات کو ضائع ہوگئے۔ اور صبح کو اُن بخیلون نے ندامت اُٹھائی۔ آن حضرت کی ابتدائے رسالت مین مکہ مین قحط پڑا تھا۔ اللہ اصحاب باغ کا قصہ بیان کرکے فرماتا ہے کہ قحط سالی سے اہل مکہ کی آزمایش اس طرح کی جاتی ہے جس طرح اصحاب باغ مذکور کی آزمائش کی گئی تھی۔

بڑھ گئے تھے۔ عجب نہین کہ ہمارا رب ہم کو اس سے بہتر باغ دے۔ اب ہم اپنے رب کی طرف رجوع کرتے ہین۔ اے محمدؐ! ناشکرون پر اسی طرح دنیا مین عذاب ہوتا ہی اور وہ کھین تو عذاب آخرت اس سے کہین بڑھ کر ہی ٭

ع ۲ پرہیزگارون کے لیے اُن کے رب کے پاس نعمت والے باغ ہین ٭ کیا ہم فرمانبردارون کو گنہگارون کی طرح کردین گے؟ ٭ لوگو! تمھین کیا ہوگیا ہی؟ ۔ تم کیسی باتین کرتے ہو؟ ٭ کیا تمھارے پاس کوئی آسمانی کتاب ہی جس مین تم پڑھتے ہو، کہ جو تم پسند کروگے وہی پاؤگے؟ ۔ کیا تم نے ہم سے قسمین لے رکھی ہین جو قیامت تک قائم رہین گی کہ جو تم چاہوگے وہی تمھین قیامت مین ملے گا؟ ٭ اے محمدؐ! تو ان مشرکین سے پوچھ ۔ کہ کوئی ان مین سے اسکا ذمہ لیتا ہی۔ یا جو شریک اللہ کے انھون نے ٹھہرا رکھے ہین وہ ذمہ دار ہین؟ ۔ اگر یہ سچے ہین تو اپنے اُن شریکون کو پیش کرین جس[۵۱] دن پردہ اُٹھے گا اور لوگ سجدہ کے لیے طلب کیے جائین گے تو سجدے نہ کرسکین گے۔ اُن کی آنکھین ندامت سے نیچی ہون گی اور رسوائی اُنھین گھیرے ہوے ہوگی ۔ وہ لوگ دنیا مین سجدے کے لیے بُلائے جاتے تھے تو تندرست تھے اور معذرت کرتے تھے ٭ بس اے محمدؐ! تو مجھے اور ان لوگون کو جو میرے اس کلام (قرآن) کو جھٹلاتے ہین ہمارے حال پہ چھوڑ دے۔ ہم انھین اسطرح کہ انھین خبر بھی نہین ہی بتدریج دوزخ مین گھسیٹتے اور انھین ڈھیل دیتے چلے جارہے ہین۔ ہمارا داؤن مضبوط ہی ٭ اے محمدؐ! کیا تو ان سے کوئی مزدوری مانگتا ہی کہ یہ اس تاوان سے گران بار ہوگئے ہین۔ یا ان کے پاس علم غیب ہی جسے انھون نے لکھ رکھا ہی؟ ٭ اے محمدؐ! تو اپنے رب کے حکم پر صبر کر اور صاحب حوت (حضرت یونسؑ) کی طرح نہو جو غمگین ہوکر اپنے رب کو پکارنے لگا تھا۔ اُس کے رب کا فضل پر اُس کی دستگیری نہ کرتا تو وہ چٹیل میدانون مین بُرے حالون پھینک دیا گیا ہوتا لیکن اُس کے رب نے اُسے نوازا اور صالحین مین اُسے شامل کیا ٭ اے محمدؐ! کفار جب قرآن سُنتے ہین تو تجھے ایسا[۵۲] گھورتے ہین کہ تجھے گرا جائین گے، اور کہتے مجنون کہتے ہین حالانکہ یہ قرآن تمام عالم کے لیے نصیحت ہی ٭

روز حشر

حضرت یونسؑ

کفار

سورۃ الحاقۃ ۶۹

[۵۱] "جس دن قیامت مین مصیبت شدید ہوجائے گی" بھی ترجمہ ہوسکتا ہے ٭ [۵۲] یزلقونک بابصارھم۔ کا لفظی ترجمہ یہ ہے "پھسلا دینگے تجھے اپنی نظرون سے (بلغزانند ترا بچشمہاے خود)" لیکن محاورہ کے اعتبار سے بیان ترجمہ کیا گیا ہے "ایسا گھورتے ہین کہ تجھے گرا جائین گے" ٭ [۵۳] یہ سورۃ "الحاقۃ" کے لفظ سے شروع ہوتا ہے ٭ اس کے لغوی معنی ہین ثابت۔ حالت یا شدنی۔ مراد اس سے قیامت ہے۔ اور یہی معنی بیان اختیار کیے گئے ہین ٭

(مکی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ع قیامت۔ قیامت کیا ہی؟ ❖ اے محمدؐ! تو کیا سمجھا کہ قیامت کیا ہی؟ ❖ ثمود اور عاد نے قیامت کو جھٹلایا تھا ❖ ثمود تو آواز سخت سے ہلاک ہوے اور عاد ہوائے تند سے ہلاک ہوے جو حد سے بڑھ گئی تھی اور اُن پر سات راتین اور آٹھ دن لگاتار قائم رہی تھی ❖ اے مخاطب! اگر تو اُسوقت ہوتا تو دیکھتا کہ وہ لوگ مرکر ایسے ہوگئے تھے جیسے کہ کھوکھل درخت کی جڑین ❖ کیا اب اُن مین کا کوئی بھی تجھے باقی نظر آتا ہی؟ ❖ فرعون نے اور اُس سے اگلے لوگون نے اور اُلٹی بستی والون (قوم لوط) نے خطائین کی تھین اور اپنے رب کے رسول کی نافرمانیان کی تھین۔ پھر اللہ نے بھی اُنھین بہت سخت پکڑا ❖ لوگو! جب نوح کے زمانہ مین پانی کی طغیانی ہوئی تو ہم نے تم کو کشتی مین سوار کیا کہ تمھارے لیے ہم یہ واقعہ یادگار بناوین اور جن کے کانون مین یاد رکھنے کی صلاحیت ہی وہ یاد رکھین ❖ اے محمدؐ! جب ایک مرتبہ صور پھونکا جائے گا اور زمین اور پہاڑ دونون اُٹھائے جائین گے اور ایک ہی بار ٹکڑے ٹکڑے کر دیے جائین گے تو اُس دن قیامت آجائے گی اور آسمان پھٹ کر اُس دن سست ہو جائے گا ❖ اور فرشتے اُس کے کنارون پر ہون گے اور آٹھ فرشتے تیرے رب کا عرش اپنے اوپر اُس دن اُٹھائے ہون گے ❖ لوگو! تم اُس دن اللہ کے سامنے پیش کیے جاؤگے۔ کوئی راز تمھارا مخفی نہ رہے گا ❖ جس کے داہنے ہاتھ مین اُسکا نامۂ اعمال دیا جائے گا وہ لوگون سے کہے گا "یہ میرا نامۂ اعمال پڑھو مین سمجھتا تھا کہ ایکدن مجھے میرا حساب (نامۂ اعمال) ملے گا" ❖ پھر وہ خاطر خواہ عیش مین ہوگا۔ یعنی جنت عالی مین ہوگا جس کے میوے جھکے ہون گے ❖ جنتیون سے کہا جائے گا "کھاؤ پیو تمھین گوارا ہو۔ گذشتہ دنون (دنیا) کے کامون کا یہ انعام ہی" ❖ اور جسے اُس کا نامۂ اعمال بائین ہاتھ مین دیا جائے گا وہ کہے گا "کاش مجھے میرا نامۂ اعمال نہ دیا جاتا اور مین نہ جانتا کہ میرا حساب کیا ہی ❖ کاش میری موت دنیا مین میری ہستی کا خاتمہ کر دیتی ❖ میرا مال میرے کام نہ آیا ❖ میری دلیلین بیکار ہوگئین ❖ حکم ہوگا "اسے پکڑو اور قید کرو اور دوزخ مین ڈالدو ❖ پھر ستر گز کی لمبی زنجیر مین اسے جکڑ دو ❖ یہ اللہ بزرگ پر ایمان نہین لاتا تھا۔ اور محتاجون کے کھانا کھلانے پر ترغیب بھی نہین دیتا تھا ❖ آج اسکا کوئی مددگار یہان نہین ہی اور نہ اس کے لیے زخمون کے غسالہ (دھوون) کے سوا کوئی کھانا ہی ❖ خطاکارون ہی کا یہ کھانا ہی" ❖

نفخ صور

نامۂ اعمال داہنے ہاتھ مین

بائین ہاتھ مین

(۵۱) یہ بھی ترجمہ ہو سکتا ہے "میری بادشاہت اٹ گئی" ❖

ع لوگو! مین قسم کھاتا ہون اُن تمام چیزون کی جو تمھین نظر آتی ہین اور اُن چیزون کی جو تمھین نظر نہین آتین کہ یہ قرآن ایک رسول (فرشتہ) بزرگ کا کلام ہی کسی شاعر کا قول نہین ہی + مگر تم لوگ کم یقین کرتے ہو + یہ کسی کاہن کا بھی کلام نہین ہی۔ مگر تم لوگ کم غور کرتے ہو + یہ پروردگار عالم کے یہان سے اُترا ہی + اگر محمد کوئی بات ہم پر افترا کرتا تو ہم اُس کو داہنے ہاتھ (مضبوطی) سے پکڑتے اور اُس کی رگ جان کاٹ دیتے اور کوئی بھی تم مین سے ہم کو اُس سے روک نہ سکتا + اس مین شک نہین یہ قرآن پرہیزگارون کے لیے نصیحت ہی + ہمین یہ بھی معلوم ہی کہ تم مین سے کچھ لوگ اسے جھٹلاتے ہین + بیشک یہ قرآن کافرون کے لیے موجب حسرت ہوگا + یہ قرآن عین یقین ہی + اے محمد! تو اپنے پروردگار بزرگ کے نام کی تسبیح کر +

قرآن یقین ہی

سورۂ معارج

(مکی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ع ایک سوال[51] کرنے والے نے اُس عذاب کی درخواست کی جو کافرون پر ہونے والا ہی اور کوئی اُسکا دفع کرنے والا نہین ہی + اللہ صاحب مدارج[52] کی طرف سے وہ عذاب ہوگا اُس کی طرف فرشتے اور روح (جبرئیل) ایک دن مین جس کی مقدار دنیا کے سالون سے پچاس ہزار سال کی ہی پہونچتے ہین + اے محمد! تو اچھی طرح سے صبر کیے رہ + یہ لوگ قیامت کو بعید از قیاس سمجھتے ہین اور ہمارے نزدیک قریب الوقوع ہی + اُس دن آسمان پگھلے ہوئے تانبے کی طرح ہو جائے گا اور پہاڑ دھنکے ہوئے رنگین اون کی طرح ہو جائین گے + کوئی شخص اپنے قرابتی کو وہ دکھائے بھی جائین گے تو نہ پوچھے گا۔ گنہگار تمنا کرے گا کہ کاش آج مین عذاب سے اپنے بیٹے۔ بی بی۔ بھائی اور اپنے رشتہ دارون کو جو اُسے پناہ دیا کرتے تھے اور تمام اُن چیزون کو جو زمین پر ہین فدیہ دے کر عذاب سے نجات پاتا لیکن ایسا ہرگز نہوگا + وہ دہکتی ہوئی آگ کھال کی کھینچنے والی ہوگی + حکم الٰہی سے پیٹھ پھیرنے والون کو

یوم الٰہی

قیامت

---

[51] اس سورہ کے شروع مین اللہ صاحب مدارج کہا گیا ہی اصل قرآن مین لفظ معارج ہی اُسکا ترجمہ ہی " مدارج " + [52] کسی کافر نے آنحضرت سے درخواست کی کہ جس عذاب سے آپ مجھے ڈراتے ہین اللہ سے کہیے کہ اسی وقت مجھ پر نازل کرے + [53] مدارج سے بعضون نے آسمان پر چڑھنے کے زینے مراد لیے ہین اور بعضون نے وہ مدارج دخرفہاے بہشت مراد لیے ہین جو مومنین کے لیے اللہ نے ٹھہرا رکھے ہین +

ارشاد نمبر ۱۷ سے اعراض کرنے والون کو اور مال کو جمع کر کے حفاظت سے رکھنے والون کو وہ بُلاتی ہی + بیشک انسان حریص بنایا گیا ہی ۔ جب اُسے نقصان پہونچتا ہو بیتاب ہو جاتا ہی ۔ اور جب نفع پہونچتا ہو تو بخیل ہو جاتا ہی ۔ مگر ایسے لوگ وہ نہین ہین جو ہمیشہ نماز پڑھتے ہین اور جن کے مالون مین مانگنے والون اور نہ مانگنے والون کے حصّے معین ہین اور جو روز جزا کی تصدیق کرتے ہین اور اپنے رب کے عذاب سے ڈرتے ہین ۔ ان کے رب کا عذاب نہ ڈرنے کی چیز نہین ہی + اور وہ لوگ جو اپنی شرمگاہون کی حفاظت کرتے ہین مگر اپنی ازواج یا اپنی لونڈیون پر تصرف کرتے ہین اُن پر کچھ الزام نہین ہی + اور جو لوگ انکے علاوہ اور کی خواہش کرتے ہین وہ حد سے بڑھنے والے ہین + وہ لوگ جو اپنی امانتون کا اور اپنے وعدون کا پاس کرتے ہین اور وہ لوگ جو اپنی گواہیون پر قائم رہتے ہین اور وہ لوگ جو اپنی نماز کی حفاظت کرتے ہین یہ سب بہشتون مین عزت کے ساتھ رہین گے +

ع اے محمدؐ! کافرون کو کیا[۵۱] ہو گیا ہی جو تیری طرف دوڑ کر آتے ہین اور داہنے بائین حلقہ کر کے بیٹھتے ہین ؟ کیا ان کو یہ امید ہی کہ ان مین کا ہر ایک نعمت والی جنت مین داخل کیا جائے گا ؟ + ہرگز ایسا نہوگا ۔ یہ جانتے ہین کہ ہم نے انھین کس گندی چیز سے پیدا کیا ہی + مین قسم کھاتا ہون مشارق اور مغارب کے پروردگار یعنی اپنی ذات کی کہ مجھے یہ قدرت ہی کہ ان کافرون سے اچھے لوگ ہم لا کر بسائین ۔ ہم عاجز نہین ہین + اے محمدؐ! تو ان کو چھوڑ دے کہ یہ باتین بنائین اور کھیلین یہانتک کہ وہ دن آخرت کا آئے جس کا وعدہ ان سے کیا جاتا ہی ۔ اُس روز قبرون سے یہ اس طرح نکل کر دوڑین گے گویا کسی نشان کی طرف جا رہے ہین ۔ آنکھین ان کی نیچی ہونگی اور ذلت ان پر چھائی ہوئی ہوگی + اُس وقت ارشاد ہوگا " یہی وہ دن ہی جسکا وعدہ ان سے کیا جاتا تھا " +

مذمت بخل

اہل جنت کون ہین؟

نصیحت کی باتین

روز آخرت

سورۂ نوح[۵۲]

(مکی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ع ہم نے نوحؑ کو اُس کی قوم کی طرف بھیجا کہ عذاب الیم آنے کے پہلے تو اپنی قوم کو ڈرا + اُس نے

حضرت نوحؑ

[۵۱] کفار جو آنحضرتؐ کے پاس آکر بیٹھتے تھے اور غریب مسلمانون کی توہین کرتے تھے اُن کی شان مین یہ آیتین ہین + [۵۲] حضرت نوح پیغمبر کا اسمین ذکر ہی +

کہا کہ بھائیو! مین تمھارے لیے کھلا ہوا ڈرانے والا ہون۔ اللہ کی عبادت کرو۔ اُس سے ڈرو اور اُسی کا کہا مانو۔ اللہ تمھارے گناہ بخش دے گا۔ اور تم کو موت کے وقت مقرر تک دنیا مین رہنے کی مہلت دے گا + اگر تم جانتے ہو تو اللہ کا ٹھرایا ہوا وقت جب آجاتا ہے تو پھر نہین ٹلتا" + نوح نے پھر اللہ سے کہا کہ اے میرے رب! مین نے اپنی قوم کو رات اور دن بلایا۔ میرے بلانے سے وہ اور بھاگنے لگی + مین نے جب انھین بلایا کہ یہ رجوع ہون اور تاکہ تو انھین بخشے تو انھون نے اپنی انگلیان اپنے کانون مین رکھ لین اور کپڑے اپنے اوپر لپیٹ لیے کہ مین انھین نہ دیکھون اور اپنے اصرار اور برائی پر قائم رہے + پھر مین نے انھین چلا چلا کر پکارا اور پھر باعلان اور باخفا ان سے باتین کین اور سمجھایا کہ اپنے رب سے بخشش مانگو وہ بڑا بخشنے والا ہے + تم پر برسنے والا بادل وہ بھیجے گا تمھارے مال اور اولاد بڑھائے گا۔ تمھارے باغ درست کردے گا۔ اور تمھارے لیے نہرین جاری کردے گا + تھین کیا ہوگیا ہے؟ کہ اللہ سے توقیر افزائی کے امیدوار نہین ہو۔ حالانکہ اُسی نے تمکو مختلف اطوار پر پیدا کیا ہے۔ تم دیکھتے نہین کہ اللہ نے تلے اوپر سات آسمان کیونکر بنائے ہین اور اُسمین چاند کو روشن اور سورج کو چراغ بنا دیا ہے + اُسی نے تمھین زمین سے اگایا ہے۔ پھر تمھین وہ اُسمین لیجائے گا اور پھر بروز قیامت نکالے گا + اللہ نے زمین کو تمھارا فرش کردیا ہے کہ کشادگی کے ساتھ اُسمین راستہ چلو +

ع نوح نے کہا کہ اے میرے رب! انھون نے میری نافرمانی کی ہے اور ایسے لوگون کی اطاعت کی ہے جن کے مال[1] اور اولاد انھین نقصان کے سوا کچھ نفع نہین دیتے۔ اور میرے ساتھ انھون نے بڑا مکر کیا ہے۔ اور باہم ایک دوسرے سے کہتے ہین کہ "اپنے معبودون کو یعنی وَدّ۔ سُواع۔ یَغُوث۔ یَعُوق اور نَسر کو نہ چھوڑو + ان لوگون نے بہتون کو بہکایا ہے + اے میرے پروردگار! تو ان ظالمون کی گمراہی بڑھا" + بسبب اپنے گناہون کے وہ ڈبو دیے گئے اور پھر دوزخ مین داخل کیے گئے اور اللہ کے سوا کسی کو انھون نے اپنا مددگار نہ پایا + نوح نے یہ بھی دعا کی کہ اے میرے رب! ان کافرون مین سے کسی کو زندہ چلتا پھرتا نہ چھوڑ + اگر تو انھین چھوڑ دے گا تو یہ تیرے بندون کو بہکائین گے اور ان کی اولاد بھی بدکار اور کافر ہوگی + اے میرے رب! مجھے بخش اور میرے مان باپ کو بخش دے اور اُسے بھی بخش جو میرے گھر مین باایمان داخل ہو۔ اور تمام مومنین اور مومنات کو بھی بخش دے۔ اور ظالمین کی تباہی بڑھاتا جا" +

دعائے نوح

---

[1] یعنی قوم ایسے سرداران قوم کے زیر حکم ہے جو اپنے مال اور اولاد پر مغرور رہین +

سورۂ جن ۵۱

(مکی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جن مسلمان ہوگئے

ع اے محمدؐ! تو لوگون سے کہہ "مجھ پر وحی کی گئی ہو کہ چند جنون ۵۲ نے مجھے قرآن پڑھتے ہوے سُنکر کہا "ہم نے عجیب قرآن سُنا جو نیک راہ دکھاتا ہو اور ہم اُس پر ایمان لائے + ہم کسی کو اپنے رب کا شریک نہ ٹھہرائین گے + ہمارے رب کی شان برتر ہو۔ نہ اُس نے کسی کو اپنی بی بی بنایا ہو اور نہ کسی کو لڑکا بنایا ہو + ہماری قوم کے بیوقوف البتہ اللہ کی نسبت بیہودہ باتین کہتے ہین + ہم سمجھتے تھے کہ آدمی اور جن اللہ کے حق مین جھوٹ باتین نہ بنائین گے + بیشک بعض بنی آدم بعض جنون سے پناہ مانگا کرتے تھے اور اس لیے آدمیون نے جنون کا تکبر بڑھا دیا تھا اور جیسا تم نے خیال کیا تھا ویسا ہی اُنھون نے بھی خیال کیا تھا کہ اللہ کسی کو پیغمبر بنا کر مبعوث نہ کرے گا + اور ہم نے آسمان کو ٹٹولا تو اُسے سخت نگہبانون سے اور شہابون کے انگارون سے بھرا ہوا پایا + ہم سننے کے لیے پہلے آسمان کی نشستگاہون مین بیٹھتے تھے اب جو سننے جائے گا تو دیکھے گا کہ انگارے تاک لگائے ہوے ہین + ہمین معلوم نہین تھا کہ اس انتظام سے زمین والون کو اُن کے پروردگار نے کوئی نقصان پہونچانا چاہا تھا یا بھلائی کرنا چاہی تھی + ہم مین نیک بھی ہین اور بد بھی ہین۔ ہمارے فرقے مختلف رہے ہین۔ اب ہم سمجھ گئے کہ ہم زمین مین اللہ کو ہرا نہین سکتے اور نہ ہم بھاگ کر اُسے ہرا سکتے ہین۔ ہم نے ہدایت کی بات سنی اُس پر ایمان لائے + جو شخص اپنے رب پر ایمان لاتا ہو وہ کسی نقصان اور ظلم سے نہین ڈرتا + ہم مین بعض مسلم ہین اور بعض سرکش ہین۔ جو اسلام لائے ہین اُنھون نے بھلائی کا ارادہ کیا ہو۔ اور سرکشون کو جہنم کا ایندھن ہونا ہو" + اے محمدؐ! تو لوگون سے کہہ کہ اللہ کہتا ہو "اگر یہ اہلِ مکہ راہ ۵۳ پر قائم رہتے تو ہم ۵۴ انھین پانی کی کثرت سے خوب سیراب کرتے اور اس مین اُن کی ناشکرگذاری کا امتحان کرتے + جو کوئی اپنے رب کی یاد سے روگردانی کرے گا اللہ اُسے عذاب سخت مین داخل کرے گا + سجدین

نصیحت کی باتیں

۵۱ سین اُن جنون کا ذکر ہے جو ایمان لائے تھے + جنون کی حقیقت اور ماہیت قرآن مین بتائی نہین گئی۔ اس کے متعلق الاعلام فصل ۹۸ دیکھیے + ۵۲ بجائے جنون کے "چھپے ہوے شخصون" بھی ترجمہ کر سکتے ہین + ۵۳ ابتدائے اسلام مین سات برس تک جو بڑا سخت قحط اہلِ مکہ پر پڑا تھا اُسی کی طرف یہان اشارہ ہے +

تو اللہ کی عبادت کے لیے مخصوص ہین - لوگو وہان اُس کے ساتھ کسی اور کو نہ پکارو ✦ جب اللہ کا بندہ محمدؐ اللہ کی عبادت کے لیے کھڑا ہوتا ہی تو لوگ[۵۱] اُس کے گرد جمع ہو جاتے ہین ✦

خدمت رسالت

ع اے محمدؐ! تو کہہ دے مین اپنے رب کی عبادت کرتا ہون اور کسی کو اُس کا شریک نہین کرتا" اور یہ بھی کہہ دے مین تمھین ضرر یا نفع نہین پہونچا سکتا" یہ بھی کہہ دے مجھے اللہ کے غضب سے کوئی پناہ نہین دے سکتا اور نہ مین اُس کے سوا کوئی ٹھکانا پاتا ہون ✦ مین صرف اللہ کے احکام پہونچاتا ہون اور اُس کی پیغام رسانی کرتا ہون" اللہ اور اُس کے رسول کی جو نافرمانی کرے گا اُس کے لیے دوزخ کی آگ ہی جس مین اُنھین ہمیشہ رہنا ہو گا" جب یہ کفار دیکھین گے عذاب[۵۲] موعود کو تو جان لین گے کس کے مددگار کمزور ہین اور کس کی تعداد قلیل ہی ✦ اے محمدؐ! تو کہدے "مجھے معلوم نہین کہ عذاب موعود قریب ہی یا میرا رب اُسے ملتوی رکھے گا ✦ وہی غیب کا جاننے والا ہی - اپنے غیب پر وہ کسی کو اطلاع نہین دیتا مگر برگزیدہ پیغمبرون کو اور وہ بھی اس طرح کہ اُن کے آگے اور اُن کے پیچھے وہ فرشتون کا پہرہ رکھتا ہی تاکہ اُسے معلوم ہوتا رہے کہ پیغمبرون نے اپنے رب کے پیغام پہونچا دیے اور پیغمبرون کے تمام حالات اللہ کے علم مین ہین - ہر شی کو اللہ نے شمار کر رکھا ہی" ✦

سورہ[۵۳] مزمل

(مکی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ذکر الٰہی

ع اے محمدؐ! اوڑھنے والے چادر کے! رات کو نماز کے لیے قیام کیا کر - لیکن ساری رات سے کم نصف شب یا اُس سے کچھ کم یا اُس سے زیادہ اور قرآن کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کر ✦ عنقریب ہم تجھ پر ایک بڑے بھاری حکم تبلیغ رسالت کا بوجھ ڈالنے والے ہین ✦ بیشک رات کا اُٹھنا نفس کو خوب دباتا ہی - اور اُس وقت دعا خوب نکلتی ہی ✦ دن مین تجھے وعظ اور نصیحت کے مشاغل طویل رہین گے ✦ اپنے رب کا نام یاد کر اور سب سے الگ ہو کر اُسی اللہ سے مل ✦ وہ مشرق اور مغرب (تمام جہان) کا مالک ہی

[۵۱] یون بھی ترجمہ ہو سکتا ہے "جن" اس کے گرد جمع ہو جاتے ہین قرآن سننے کے لیے" ✦ [۵۲] دنیا مین واقعۂ بدر یا آخرت مین عذاب جہنم

[۵۳] مُزمل یعنی چادر پوش ✦ آنحضرتؐ چادر اکثر اوڑھے رہتے تھے ✦ بالخصوص نزول وحی کے وقت چادر اوڑھ لیتے تھے یا جس وقت یہ سورۃ نازل ہوئی آنحضرتؐ چادر اوڑھے ہوئے سو رہے تھے - پیر مزمل کے لفظ سے اس سورۃ مین اللہ نے آنحضرتؐ سے خطاب کیا ✦

سوا اُس کے اور کوئی معبود نہین ہی۔ اُسی کو کارساز بنایا + کفار کے کہنے پر صبر کر۔ اور خوبی کے ساتھ اِن سے کنارہ کشی کر + مجھے اور اِن جھٹلانے والے دولتمند ون کو اپنے حال پر چھوڑ دے اور انھین ذرا مہلت دے۔ ہمارے پاس اِن کے لیے بیڑیان ہین۔ دوزخ ہی۔ گلے مین اٹکنے والا کھانا ہی اور دردناک عذاب ہی + یہ سب اُس دن کے لیے ہین جب زمین اور پہاڑ تھرائین گے اور پہاڑ ریت کے ٹیلون کی طرح ریزہ ریزہ ہو جائین گے + لوگو! ہم نے پیغمبر (محمدؐ) کو اُسی طرح تم پر گواہ[۱] بنا کر بھیجا ہی جیساکہ فرعون کی طرف ہم نے پیغمبر (موسیٰ) کو بھیجا تھا + فرعون نے اُس پیغمبر کی نافرمانی کی تو ہم نے اُسے سخت پکڑا + اگر تم لوگ دنیا مین کافر رہے تو اُس دن کے عذاب سے اپنے آپ کو کیونکر بچاؤ گے جسکا ہول بچون کو بوڑھا کر دے گا۔ اور اُس دن آسمان پھٹ جائے گا + اللہ کا وعدہ ہو کر رہے گا + یہ قرآن نصیحت ہی جو چاہے اپنے رب کی طرف راہ اختیار کرے +

ع ۲ اے محمدؐ! تیرے رب کو معلوم ہی کہ تو اور چند تیرے ساتھی تقریباً دو ثلث شب کبھی نصف شب کبھی ثلث شب کھڑے رہتے ہین + اللہ رات اور دن کا اندازہ کرتا ہی۔ اللہ جانتا ہی کہ تم مسلمانو! وقت کا اندازہ نہین کر سکتے + اُس نے تمھارے حال پر رحم کیا اب تہجد مین جتنا قرآن آسانی سے پڑھا جائے پڑھو۔ اللہ جانتا ہی کہ تم مین کچھ لوگ بیمار بھی ہون گے اور کچھ لوگ اللہ کے فضل (معاش) کی تلاش مین ملک مین سفر کرین گے اور بعض ایسے ہون گے جو اللہ کی راہ مین لڑائی لڑینگے پھر جتنا قرآن[۲] تہجد مین آسانی سے پڑھا جائے پڑھو۔ پنجگانہ نماز پڑھا کرو اور زکوٰۃ دو اور علاوہ زکوٰۃ کے اللہ کو خوش دلی[۳] سے بھی قرض دیا کرو + اپنے لیے پہلے سے جو بھلائی تم کر رکھو گے اُسے اللہ کے یہان پاؤ گے۔ یہ بہتر ہی اور اِس کا اجر بڑا ہی۔ اللہ سے مغفرت مانگو۔ اللہ غفور و رحیم ہی +

سورۂ مدثر[۴]

(مکی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ع ۱ اے محمدؐ! چادر اوڑھنے والے! اُٹھ لوگون کو عذاب الٰہی سے ڈرا + اور اپنے رب کی بڑائی

---

[۱] یعنی قیامت مین تمھارے موافق اور خلاف آنحضرتؐ گواہی دین گے + [۲] تہجد آنحضرتؐ برابر پڑھتے تھے صحابہ نے بھی بعیت شروع کی + اس آیت سے بتایا گیا کہ عام مسلمانون پر مثل نماز پنجگانہ کے تہجد فرض نہین ہی مگر ثواب اسمین بہت زیادہ ہی + [۳] یعنی زکوٰۃ کے علاوہ بھی خیرات کر دو + [۴] مدثر کے معنی ہین یہ چادر اوڑھنے والا۔ اور یہی معنی مزمل کے بھی ہین دیکھو گذشتہ سورہ +

دوزخ

حضرت موسیٰ

نماز تہجد

نماز پنجگانہ

بیان کر + اپنے کپڑے پاک رکھ اور نجاست گناہ سے دور رہ + کار رسالت کو بڑا سمجھکر لوگون پر احسان نہ رکھو اور مشکلات رسالت پر اپنے رب کے لیے صبر کر + جب صور پھونکا جائے گا تو کافرون کے لیے وہ دن تنگی کا ہوگا آسانی کا نہوگا + اے محمدؐ! میرے لیے تو چھوڑ دے اُسے جسے مین نے تنہا پیدا کیا ہی اور جسے مین نے بہت سے مال دیے اور اولاد موجود کر دی اور سامان دنیا ہر طرح کا مہیا کر دیا۔ اسپر بھی وہ توقع رکھتا ہی کہ آخرت مین اُسے مین کچھ اور دون گا + لیکن یہ ہرگز نہوگا۔ کیونکہ وہ میری آیتون کا مخالف تھا + عنقریب ہم اُسے صعود پر چڑھائین گے + بیشک اُس نے قرآن کی نسبت سوچا اور اٹکل دوڑائی۔ وہ ہلاک ہو کیسی اٹکل دوڑائی۔ پھر وہ ہلاک ہو کیسی اٹکل دوڑائی۔ پھر دیکھا اُس نے تو تیوری چڑھائی اور بُرا سا مُنھ بنایا۔ پھر پیٹھ پھیری اور اپنے آپ کو بڑا سمجھا اور کہنے لگا "یہ قرآن جادو ہی جو پہلے سے چلا آتا ہی۔ یہ قرآن آدمی ہی کا کلام ہی" + عنقریب مین اُسے سقر مین ڈالون گا + اے محمدؐ! تجھے معلوم ہی کہ سقر کیا ہی ؟ + وہ باقی نہین رکھتی اور نہ چھوڑتی ہی + آدمی کی وہ جھلسانے والی ہی + اُس پر اُنیس پاسبان تعینات ہین + فرشتون ہی کو ہم نے آگ کا پاسبان بنایا ہی + ہم نے اُن کی تعداد اس لیے ٹھہرائی ہی کہ منکرین قیامت کو پریشانی ہو اور اہل کتاب یقین کر لین اور مومنون کے ایمان بڑھ جائین۔ اور اہل کتاب اور مومنین شک نہ کرین اور جن کے دلون مین مرض نفاق ہی اور جو کافر ہین وہ کہین ہم اس بیان کرنے سے اللہ کا مطلب کیا ہی ؟ + اے محمدؐ! اسی طرح اللہ جسے چاہتا ہی گمراہی مین چھوڑ دیتا ہی۔ اور جسے چاہتا ہی راہ راست دکھاتا ہی + تیرا رب ہی اپنے لشکرون کو جانتا ہی + یہ آیتین محض نصیحت انسان کیلیے ہین +

ع کچھ نہین۔ قسم ہی چاند کی اور قسم ہی رات کی جب دن کے بعد آئے۔ اور قسم ہی صبح کی جب روشن ہو جائے کہ دوزخ بھی بڑی چیزون مین سے ایک چیز ہی اور اُس آدمی کی ڈرانے والی ہی جو تم مین سے آگے بڑھنا یا پیچھے ہٹنا چاہتا ہی + ہر ایک اپنے کیے مین گرفتار رہوگا + مگر داہنے ہاتھ والے جنتون مین ہون گے اور گناہگارون سے سوال کرین گے "تمھین دوزخ مین کون چیز لائی ؟" + دوزخی کہین گے۔ "ہم نماز نہ پڑھتے تھے نہ محتاجون کو کھانا کھلاتے تھے۔ باتین بنانے والون کے ساتھ امور دینی مین باتین بنایا کرتے تھے اور روز جزا کو جھٹلاتے تھے یہانتک کہ مرکر ہمین یقین آیا" + اُسوقت اُن لوگون کو شفاعت (سفارش) کرنے والون کی شفاعت سے نفع نہ پہونچے گا۔ ان لوگون کو کیا ہو گیا ہی کہ نصیحت سے اسطرح

دوزخ

---

۵۱ ابوجہل کی شان مین ہی + ۵۲ دوزخ مین ایک پہاڑ صعود ہوگا + ۵۳ یعنی حالات دوزخ سنکر وہی لوگ ڈرین گے جنکے قلب کو جنبش ہو سکتی ہی اور جو بڑے ٹھس ہین جگہ سے ہلتے نہین وہ کیا اثر قبول کرین گے + ۵۴ دیکھو سورۂ واقعہ ۵۶ رکوع ۱ +

مُنھ پھیرتے ہین گویا گدھے ہین کہ شیر سے دبک کر بھاگتے ہین ؟ + بلکہ اُن مین سے ہر ایک شخص یہی چاہتا ہو کہ اُسکے پاس کھُلے ہوے آسمانی صحیفے آئین + یہ تو ہونا نہین + بلکہ بات یہ ہے کہ آخرت کا ڈر اُنھین نہین ہو + کچھ نہین - یہ قرآن نصیحت ہو + جو چاہے اسے سوچے اور اسے سوچین گے وہی جنھین اللہ چاہے گا - اُسی سے ڈرنا چاہیے - وہی گناہ معاف کرتا ہو +

سُورۂ قیامت[۵۱]

(مکی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قیامت

مین قسم کھاتا ہون روز قیامت کی اور قسم کھاتا ہون انسان کے نفس ملامت گر کی کہ بروز قیامت لوگ زندہ کیے جائین گے + کیا انسان سمجھتا ہو کہ ہم اُس کی ہڈیان جمع نہین کرسکتے + ہان ہمین یہ قدرت ہو کہ ہم اُس کی انگلیون کے پور پور جوڑ دین + بلکہ انسان چاہتا ہو کہ بعث اور حساب کو جو اُسے پیش آنے والا ہو جھٹلائے + وہ پوچھتا ہو کہ ”روز قیامت کب ہو؟“ + جب آنکھین پتھرا جائین گی چاند بے نور ہو جائے گا اور آفتاب اور ماہتاب یکجا کیے جائین گے - اُس دن انسان پوچھے گا ”آج کہین جائے گریز ہو؟“ + ہرگز جائے گریز نہو گی اور نہ کافرون کو پناہ ہو گی + اے مخاطب! اُس دن تیرے رب کے پاس جائے قرار ہو گی اور اُس دن آدمی کو بتایا جائے گا کہ کیسے اعمال اُس نے زاد آخرت بناکر پہلے سے بھیجے ہین - اور کیسے آثار دنیا مین وہ چھوڑ آیا ہو + آدمی خود اپنے آپ پر شاہد ہو اگرچہ اپنے عذر پیش کیا کرے +

جبریل معلم قرآن

اے محمدؐ! جب تک وحی تمام نہو تو الفاظ قرآن زبان پر جاری نہ کر کہ بعجلت وہ یاد ہو جائے + اُسکا ذہن نشین کرانا اور پڑھانا ہمارا کام ہو - جب ہم قرآن بذریعۂ جبرئیل پڑھا چکین تو اُس کے پڑھنے کی تو پیروی کر + پھر اُسکا سمجھا دینا ہمارا کام ہو + لوگو! ہرگز ہرگز جلدی نہ کرو مگر تم لوگ پسند کرتے ہو دنیا کو جو جلدی کرتی ہو اور چھوڑے ہوے ہو آخرت کو جو قائم رہنے والی شی ہو + کتنے چہرے اُس دن بشاش

آخرت

ہون گے اور اپنے رب کی رحمت کی طرف دیکھتے ہون گے اور کتنے چہرے سوکھے ہوے ہون گے اور یقین کرتے ہون گے کہ اُن کے ساتھ وہ برتاؤ کیا جائے گا جو جوڑ جوڑ ڈھیلے کر دے گا + کچھ نہین جب

موت

جان حلقوم مین پہونچے گی اور بیماردار کہین گے ”کوئی جھاڑ پھونک کرنے والا ہو؟“ اور مرنے والے کو

---

۵۱ اِس سورہ کی ابتدا قیامت کی قسم سے ہوتی ہے +

دنیا کی مفارقت کا یقین ہو جائے گا اور تکلیف جانکنی سے پنڈلی پنڈلی سے چمٹ جائے گی پس اے شخص اُس دن تجھے اپنے رب کے پاس چلنا ہوگا +

ع ۲ جس [۵۱] نے جیتے جی نہ تو کلام الٰہی کی تصدیق کی اور نہ نماز پڑھی بلکہ سمجھانے پر اُس نے جھٹلایا اور منہ پھیرا اور پھر اپنے گھر اکڑتا ہوا چلا گیا - بروز قیامت اُس سے کہا جائے گا " مرگ سخت تیرے لیے مناسب تھی اور عذاب قبر تیرے لیے مناسب تھا - پھر ہول قیامت تیرے لیے مناسب ہے اور دوزخ مین رہنا تیرے لیے مناسب ہے + کیا انسان سمجھتا ہے کہ یون ہی بے باز پرس وہ چھوڑ دیا جائے گا ؟ + کیا انسان ایک قطرۂ منی نہ تھا جو رحم مین ڈالا گیا - پھر وہ خون بستہ ہوا - پھر اللہ نے اُسے دوسری صورت کا بنایا پھر اُس کے جوڑ بند درست کیے پھر اُس سے نر اور مادہ دو قسمین پیدا کین + کیا وہ قیامت مین مُردون کے جلانے پر قادر نہین ہو سکتا +

ابو جہل کی شان مین

سورۂ دہر

(مکی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ع ۱ ضرور انسان پر اتنے وسیع زمانے مین ایک وقت ایسا بھی تھا کہ وہ قابل تذکرہ نہ تھا - ہمنے نطفۂ مخلوط سے آدمی کو پیدا کیا کہ ہم اُسے آزمائین + پھر ہم نے اُسے کان اور آنکھین دین + پھر ہم نے اُسے دین کا راستہ بتایا - اب وہ یا تو شکر گذار (مسلمان) ہے یا ناشکرے (کافر) ہین + ہم نے کافرون کے لیے زنجیرین طوق اور آگ مہیا کی ہین نیک بندے آخرت مین ایسی شراب کے جام پیین گے جن کا مزاج کافوری ہوگا + ایک چشمہ ہی ایسا ہوگا جس سے اللہ کے خاص بندے پیین گے اور جس طرف چاہین گے اُسے بہا لیجائین گے + یہ وہ لوگ ہونگے جو اپنی نذرین [۵۳] پوری کرتے ہین اور اُس دن سے ڈرتے ہین جس کی مصیبت پھیلی ہوئی ہوگی - اور مسکین یتیم اور قیدی کو اللہ کی محبت پر کھانا کھلاتے ہین + اور اُن سے کہدیتے ہین کہ " ہم تمھین اللہ کے لیے کھلاتے ہین تم سے کوئی بدلہ یا شکر گذاری نہین چاہتے + ہم اُس دن کے عذاب سے جو اوداسی اور پریشانی کا

زمانہ قبل خلقت

دوزخی و جنتی

---

۵۱ ابو جہل کی شان مین ہے + ابو جہل کا ذکر تاریخ الاسلام طبع ثانی صفحہ ۶۳ مین دیکھو + ۵۲ دہر یعنی زمانہ - اس آیت کے شروع دہر کا لفظ آیا ہے + ۵۳ نذرون کی واجبیت اس سے نہین نکلتی اُسکا ثواب البتہ اس سے ظاہر ہوتا ہے +

ہو گا اپنے پروردگار سے ڈرتے ہین" + اللہ اُنھین اُس دن کے شر سے بچالے گا۔ اور تازگی اور خوشی مین اُن کو رکھے گا۔ اور اُن کے صبر کے بدلے اُنھین جنت اور ریشمی پوشاک دے گا + جنت مین وہ تختون پر تکیہ لگائے ہوے بیٹھے رہین گے نہ اُنھین تپش معلوم ہوگی نہ سردی معلوم ہوگی + درختون کے سائے اُن کے اوپر جھکے ہون گے اور اُن کے پھل اُن کے اختیار مین ہون گے + چاندی کے برتن اور شیشون کے آبخورے اور شیشے بھی چاندی کے کارکنان قضا و قدر کے ٹھیک بنائے ہوے اُن کے سامنے پیش کیے جائین گے + بہشت مین ایسے جام پلائے جائین گے جن مین زنجبیل کی آمیزش ہوگی + ایک چشمہ اُس کا جنت مین ہی نام اُس کا سلسبیل ہی + ہمیشہ رہنے والے غلمان خدمت کے لیے جنتیون کے گرد پھرتے رہین گے + اے مخاطب! تو اُنھین دیکھے تو سمجھے کہ بکھرے ہوے موتی ہین + اور جب تو بہشت پر نظر کرے گا تو وہان بڑی نعمت اور بڑی بادشاہت نظر آے گی + جنتیون کے کپڑے سبز ریشمی۔ باریک اور دبیز ہونگے اور وہ چاندی کے کنگن پہنے ہوے ہون گے۔ اللہ اُنھین شراب طاہر پلائے گا + اور اُنسے کہا جائیگا جنتیو! بیشک یہ تمھاری جزا ہی اور تمھاری کوشش کی قدر ہی +

ع ۲ اے محمد! ہم نے تجھ پر وقتًا فوقتًا قرآن اتارا ہی۔ اپنے رب کے حکم پر تو صبر کر۔ اور ان مین سے کسی گنہگار اور ناشکر گذار کا کہنا نہ ماننا + صبح اور شام اپنے رب کا نام لیتا رہ + رات مین اللہ کو سجدہ کر اور شب دراز مین اُس کی تسبیح کر + یہ بے دین لوگ تو دنیا کو دوست رکھتے ہین جو سردست موجود ہی اور روز سخت (قیامت) کو چھوڑ دیتے ہین + ہم نے اُنھین پیدا کیا ہی اور اُن کے جوڑ بند مستحکم کیے ہین + اور جب ہم چاہین ان کے بدلے انھین کے سے آدمی اور لا بسائین + یہ نصیحتین ہین۔ جو چاہے اپنے رب کی راہ اختیار کرے + جب تک اللہ نہ چاہے تم لوگ کچھ چاہ نہین سکتے + بیشک اللہ دانا اور پختہ کار ہی + جسے وہ چاہتا ہی اپنی رحمت مین داخل کرتا ہی۔ اور ظالمون کے لیے اُس نے دردناک عذاب تیار کیا ہی +

نصیحت کی باتین

سورۂ مرسلات

(مکی)

ف ۵۱ صبح سے نماز فجر شام سے ظہر و عصر اور رات سے نماز مغرب و عشا اور شب دراز سے تہجد مراد ہے + ف ۵۲ مرسلات بھیجی ہوئی بھیجی گئین۔ اس آیت کے شروع مین یہ لفظ آیا اور اسی نام سے یہ سورۃ موسوم ہوگئی +

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ع قسم ہو اُن ہواؤن کی جو معمولی طور پر بھیجی جاتی ہین پھر تیزی سے چلتی ہین اور بادلون کو منتشر کر دیتی ہین پھر اُنھین ایک دوسرے سے جدا کر دیتی ہین پھر دلون مین اللہ کا خیال ڈالتی ہین تا کہ حجت تمام ہو اور ڈر پیدا ہو۔ کہ وعدۂ قیامت جو تم سے کیا گیا ہو ہو کر رہے گا + اُس وقت ستارے بے نور ہو جائین گے۔ آسمان پھٹ جائے گا۔ پہاڑ پراگندہ ہو جائین گے۔ تمام پیغمبر اپنی اُمتون کے حساب کے لیے جمع کیے جائین گے + یہ باتین کس دن کے لیے ملتوی ہین ؟ + فیصلے کے دن کے لیے ملتوی ہین اے محمدؐ! تجھے خبر ہی کہ فیصلے کا دن کیا ہی ؟ + اُس دن جھٹلانے والون کی تباہی ہی + کیا ہم نے اگلے لوگون کو تباہ نہین کیا ؟ + اسی طرح ہم پچھلے لوگون کو بھی اُنھین کے پیچھے لگا دینگے + گنہگارون کے ساتھ ہم ایسا ہی کرتے ہین + اُس دن (قیامت مین) جھٹلانے والون کی تباہی ہی + لوگو! کیا ہم نے تمھین ذلیل پانی (نطفے) سے پیدا نہین کیا ؟ + پھر ہم نے اسے ایک محفوظ جگہ (رحم مادر) مین ایک وقت معلوم تک رکھا۔ پھر ہم نے اُس کا ایک اندازہ ٹھہرایا۔ ہم کیسے اچھے اندازہ ٹھہرانے والے ہین۔ اُس دن (قیامت مین) جھٹلانے والون کی تباہی ہی + کیا ہم نے زمین کو مُردون اور زندون کے لیے کافی نہین بنایا ہی ؟ + ہمین نے اُسمین بلند پہاڑ کھڑے کیے ہین اور تمھین میٹھا پانی پلاتے ہین + اُس دن (قیامت مین) جھٹلانے والون کی تباہی ہی + منکرون سے اُس دن کہا جائے گا کہ جس دوزخ کو تم جھٹلاتے تھے اُس کی طرف چلو۔ تین شاخون والے سائے (دھوین) کی طرف چلو جس مین ٹھنڈک نہین ہی اور نہ گرمی سے وہ بچاتا ہی + اُس مین بڑے بڑے محلون کے برابر انگارے برس رہے ہین گویا وہ زرد رنگ کے اونٹ ہین + اُس دن (قیامت مین) جھٹلانے والون کی تباہی ہی۔ یہ وہ دن ہوگا کہ گنہگار بات نہ کر سکین گے اور نہ عذر پیش کرنے کی اُنھین اجازت ملے گی + اُس دن (قیامت مین) جھٹلانے والون کی تباہی ہی + اُس دن ہم اُن سے کہین گے یہی فیصلہ کا دن ہی۔ تم کو اور اگلون کو حساب کے لیے ہم نے جمع کیا ہی + اگر تم کوئی حیلہ کر سکتے ہو تو کرو + اُس دن (قیامت مین) جھٹلانے والون کی تباہی ہی +

ع بیشک پرہیزگار باغون کے سایون مین چشمون مین اور مرغوب خاطر میوون مین ہونگے + ہم اُن سے کہین گے کہ اپنے اعمال کے بدلے مین مزے سے کھاؤ اور پیو + نیک بندون کو ہم ایسا ہی بدلہ دیتے ہین + اُس دن (قیامت مین) جھٹلانے والون کی تباہی ہی + کافرو! تم بھی دنیا مین چند روز کھا پی لو

قیامت

دوزخ

جنتی

اور فائدے اُٹھا لو۔ تم گنہگار ہو + اُس دن (قیامت مین) جھٹلانے والون کی تباہی ہی + جب اِن لوگون سے کہا جاتا ہی "نماز مین اللہ کے آگے جھکو" تو نہین جھکتے + اُس دن (قیامت مین) جھٹلانے والون کی تباہی ہی + اب اسکے بعد کونسی بات ہی جس پر یہ لوگ ایمان لائین گے ؟ +

(تیسوان پارہ)

سورہ نبا[۱]

(مکی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قیامت

ع یہ کفار آپس مین کیا دریافت کرتے ہین ؟ + کیا اُس بڑے حادثہ (قیامت) کو پوچھتے ہین جسمین اُن کو اختلاف ہی ؟ + خیر۔ عنقریب یہ جان ہی لین گے + پھر خیر۔ عنقریب یہ جان ہی لین گے + لوگو! کیا ہم نے زمین کو تمھارا بچھونا نہین بنایا ؟ - اور ہم نے پہاڑون کو زمین کی میخین نہین بنایا ؟ + ہمین نے تمھین جوڑا جوڑا بنایا ہی + تمھاری ماندگی رفع کرنے کو ہم نے نیند بنائی ہی اور رات کو پردہ پوش بنایا ہی اور ہم نے کاروبار کے لیے دن بنایا ہی + تمھارے اوپر ہم نے سات مضبوط آسمان بنائے۔ اور آفتاب کو چراغ روشن بنایا + بدلیون سے ہم نے خوب پانی برسایا کہ ہم اُس سے اناج - سبزی اور گھنے باغ پیدا کرین + فیصلہ کے دن کا وقت بیشک مقرر ہی + اُس دن صور پھونکا جائے گا اور تم لوگ جوق جوق آؤگے - اور آسمان پھٹے[۲] گا تو دروازے ہی دروازے ہوجائین گے + پہاڑ چلائے جائین گے تو وہ غبار ہوکر رہجائینگے

دوزخ

دوزخ ضرور کافرون کی گھات مین ہی - ان شریرون کا وہی ٹھکانا ہی + یہ اُس مین مدتون رہین گے اُسمین ٹھنڈک کا مزہ نہ چکھین گے - اور نہ اچھا پانی پیین گے - صرف گرم پانی اور پیپ ان کو ملے گا اور یہی ان کے عمل کا پورا بدلہ ہوگا - ان کو امید نہ تھی کہ آخرت مین حساب بھی دینا ہوگا - یہ ہماری آیتون کو جھٹلاتے تھے + ہم نے ہر چیز[۳] کو قلمبند کر رکھا ہی + ہم اُس وقت ان سے کہین گے " اپنے

---

[۱] نبا یعنی حادثہ یا خبر + اس سورہ کے شروع مین لفظ نبا ہی + [۲] قیامت کے دن زمین و آسمان کی صورتین بدلجائین گی +
[۳] انسان جو چاہتا ہی کہتا ہی اور کرتا ہی اور یہ نہین سمجھتا کہ اللہ کے یہان ایک ایک عمل اس کا لکھا جاتا ہے اور اسی کے مطابق اسکا حساب ہوگا +

گناہ کا مزہ چکھو ۔ ہم تو تمھارے لیے عذاب ہی بڑھاتے جائین گے ✦

ع۲ بیشک متقیون کی مراد آخرت مین ملے گی ✦ وہان ان کو باغ ۔ انگور ۔ نوجوان ہم عمر عورتین اور چھلکتے ہوے پیالے ملین گے ✦ وہان یہ کوئی لغو اور جھوٹ بات نہ سنین گے ✦ اے محمد! تیرا رب انھین انکے اعمال کے بدلے مین کافی انعام دے گا ✦ وہ آسمانون کا اور زمین کا اور ان دونون کی درمیانی چیزون کا مالک ہی ✦ وہ نہایت مہربان ہی ۔ لیکن کسی کی مجال نہین کہ اُس سے بات کر سکے ✦ اُس دن جبرئیل اور دیگر فرشتے صف بہ صف کھڑے ہون گے ۔ وہی شخص بات کر سکے گا جس کو اللہ حکم دے گا اور وہ ٹھیک ہی بولے گا[۵۱] ✦ یہ دن برحق ہی ✦ جس کا جی چاہے اپنا ٹھکانا اپنے پروردگار کے یہان بنا رکھے ۔ اے لوگو! ہمنے تمھین عذاب قریب سے ڈرا دیا ✦ اُس دن ہر ایک اپنے اعمال کو جنھین اُس کے دونون ہاتھون نے زاد آخرت بنا کر بھیجا ہی دیکھے گا اور کافر کہے گا "کاش مین مٹی ہوتا[۵۲]" ✦

سورہ نازعات[۵۳]

(مکی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ع۱ سختی[۵۴] سے اندر گھس کر جان نکالنے والے فرشتون کی قسم ہی ۔ آسانی سے جان نکالنے والے فرشتون کی قسم ہی ۔ اور اُن فرشتون کی قسم ہی جو آسمان اور زمین کے درمیان پیرتے پھرتے ہین پھر ارشادات الٰہی سننے کو لپکتے ہین پھر دنیا کا انتظام کرتے ہین ۔ کہ روز قیامت ضرور آئے گا[۵۵] اُس دن زمین کانپنے لگے گی ۔ اور زلزلے کے بعد زلزلے آئین گے ✦ لوگون کے دل اُس دن دھڑکتے ہونگے اور اُن کی نظرین نیچی ہونگی ✦ کفار کہتے ہین "کیا جب ہماری ہڈیان گل جائین گی تو ہم پھر زندہ کیے جائین گے؟ ✦ وہ یہ بھی کہتے ہین "ایسا ہوا تو ہم بڑے خسارہ مین رہین گے" ✦ بروز قیامت ایک ہی ڈانٹ مین تو یہ ساہرہ (میدان حشر) مین آ رہین گے ✦ اے محمد! تجھے کچھ موسیٰ کی خبر پہونچی ہی ۔ جب اُس کے رب نے اُس کو میدان پاک طویٰ مین بلا کر کہا تھا کہ فرعون کے پاس جا ۔ وہ

قیامت

ساہرہ (میدان حشر)

حضرت موسیٰ

---

۵۱ انکار اور اعتراف کی مجال کسی کو نہو گی ✦ ۵۲ کفار کہین گے کہ ہم مٹی ہوتے تو عذاب کا اثر نہوتا ✦ ۵۳ "نازعات" سے سورہ شروع ہوتا ہی ۔ اسکے معنی ہین جان نکالنے والے ✦ ۵۴ اس آیت مین محذوفات بہت ہین اسلیے مفسرون مین اختلاف بھی بہت ہی اکثر مفسرین کی رائے ہی کہ یہان فرشتے مراد ہین جو اللہ کی طرف سے ہر کام کے لیے تعینات ہین ✦ ۵۵ قیامت کا بیان ہی کہ اُس وقت بھونچال آئیگا زمین کانپیگی

سرکش ہوگیا ہی - اور اُس سے کہہ "تیرا جی چاہتا ہی کہ تو کفر کی نجاست سے پاک ہو؟ - اور مین تجھے تیرے رب کی راہ بتاؤن کہ تو اُس سے ڈرے" + موسیٰ نے اپنی رسالت کی بڑی نشانی[۵۱] دکھائی تو فرعون نے اُسے جھٹلایا اور نافرمانی کی + پھر فرعون چلا گیا اور خلاف کوشش شروع کی - اور سب لوگون کو جمع کر کے کہنے لگا کہ "مین تمھارا سب سے بڑا رب ہون" + پھر اللہ نے اُسے آخرت اور دنیا[۵۲] دونون کے عذاب مین پھنسایا + اس قصے مین ڈرنے والون کے لیے عبرت ہی +

ع ۲ لوگو! تمھارا بنانا مشکل ہی یا آسمان کا بنانا مشکل ہی؟ + اللہ نے آسمان بنایا[۵۳] - اُس کی چھت خوب اونچی کی - پھر اُسے خوب ٹھیک کیا + اُس کی رات کو تاریک بنایا اور اُس کی روشنی کو نکالا + اسکے بعد زمین کو خوب پھیلا دیا + اور اُسی زمین سے اُس کا پانی اور اُسکا چارہ نکالا - اور اُس پر پہاڑ نصب کیے + یہ سب تمھارے اور تمھارے جانورون کے فائدہ کے لیے اُس نے کیا + پھر جب وہ بڑی آفت (قیامت) آئے گی تو اُس دن انسان اپنے اعمال دنیا یاد کرے گا - اور دیکھنے والون کے سامنے دوزخ پیش کی جائے گی + شریرون اور دنیاوی زندگی پسند کرنے والون کے لیے دوزخ ہی ٹھکانا ہوگا + اپنے پروردگار کے سامنے کھڑے ہونے سے جو دنیا مین ڈرتا رہا اور خواہشون سے اپنے جی کو روکتا رہا تو اُسکا ٹھکانا جنت مین ہوگا + اے محمدؐ! یہ لوگ تجھ سے پوچھتے ہین "قیامت کب ہوگی" + تو اُس کی یاد چھوڑ کر کس شغل مین ہی؟ + اس کے علم کا منتہیٰ تو تیرے پروردگار ہی کی طرف ہی +[۵۴] تو اس لیے ہی کہ جو قیامت سے ڈرے اُسے تو ڈراتا رہے + جب لوگ قیامت کو دیکھین گے تو ایسا سمجھین گے کہ دنیا مین گویا وہ دن کے اول یا آخر پہر ٹھہرے تھے +

قدرت الٰہی

قیامت علم / مذمت زندگی

سورۂ عبس[۵۵]

(مکی)

[۵۱] عصا اور ید بیضا - دیکھو سورۂ اعراف ۷، رکوع ۱۳ + [۵۲] دریاے نیل مین فرعون ڈوب کر مرا اور عاقبت اُسکی خراب گئی - یہی دین و دنیا کا عذاب ہی + دیکھو سورۂ اعراف ۷، رکوع ۱۶ + [۵۳] جس نے سب کچھ بنایا ہو اُس کو مُردہ کا زندہ کرنا اور میدان حشر مین لانا کوئی بڑی بات ہی + [۵۴] آنحضرتؐ محمدؐ سے خطاب ہوتا ہے کہ جو کوئی قیامت کا وقت پوچھے تو بتا دے کہ مجھے نہین معلوم کہ قیامت کب ہوگی لیکن اسقدر جانتا ہون کہ قیامت ضرور ہوگی اور جب ہوگی تو دنیا کی زندگی ایسی تا چیز معلوم ہوگی کہ دنیا مین ایک صبح یا شام کوئی مسافر ٹھہر گیا تھا + [۵۵] "عبس" سے یہ سورہ شروع ہوا ہے اور اس کے معنی ہین جبین بہ جبین ہوا یا ترش رو ہوا +

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ع ایک اندھے[۵۱] کے آنے سے محمدؐ ترش رو ہوا اور مُنہ پھیر لیا ؛ اے محمدؐ تو کیا جانے ؛ شاید وہ تیری تعلیم سے پاک ہو جاتا۔ یا وہ نصیحت سُنتا اور نصیحت اُسے نفع دیتی ؛ بے پرواؤن کی طرف تو متوجہ ہوتا ہی حالانکہ وہ پاک نہون تو تجھ پر کچھ الزام نہین ہی ؛ اور جو تیرے پاس دوڑکر آتا ہی اور اللہ سے ڈرتا ہی تو اُس سے روگردانی کرتا ہی ؛ کچھ نہین یہ (قرآن) بیشک نصیحت ہی ؛ جو چاہے اسے سوچے ؛ لوح محفوظ کے ورقون مین یہ لکھا ہوا ہی۔ جو بزرگ ہین۔ بلند مرتبہ ہین اور پاکیزہ ہین۔ اور ایسے لکھنے والون (فرشتون) کے ہاتھون مین رہتے ہین جو بزرگ اور نیکو کار ہین ؛ آدمی پر اللہ کی مار[۵۲]۔ یہ کیسا ناشکر گذار ہی ؛ اللہ نے کس شی سے اُسے پیدا کیا ؛ نطفہ سے اسے پیدا کیا اور پھر اسکا اندازہ باندھ دیا۔ پھر اس پر نیکی اور بدی کی راہ آسان[۵۳] کر دی ؛ اس کے بعد اسے مار کر قبر مین جگہ دی ؛ پھر جب وہ چاہے گا اس کو جلائے گا ؛ کچھ نہین ! آدمی نے وہ نہ کیا جو اُس کو حکم دیا گیا ؛ آدمی اپنے کھانے ہی کو دیکھے کہ ہم نے اوپر سے پانی برسایا۔ پھر زمین پھاڑکر اُس مین سے غلہ۔ انگور۔ ترکاری۔ زیتون۔ کھجور۔ گنجان باغ۔ میوے اور چارہ تمھارے اور تمھارے چارپایون کے فائدہ کے لیے پیدا کیے ؛ پھر جب کان پھاڑنے والی آواز صور کی دوبارہ آئیگی اُس دن اپنے بھائی۔ مان۔ باپ۔ بی بی اور بیٹیون سے آدمی بھاگے گا ؛ اہل قیامت مین سے ہر ایک آدمی پر اُس دن ایک حالت ہوگی جو اُس کو دوسرون سے بے خبر رکھے گی ؛ کتنے لوگون کے منہ اُس دن تابان۔ خندان اور شادان ہونگے۔ اور کتنے لوگون کے منہ اُس دن گرد آلود اور تاریکی مین چھپے ہوئے ہونگے ؛ یہی لوگ کفار اور بدکار ہون گے ؛

عبداللہ ابن مکتوم

قرآن لوح محفوظ مین

نفخ صور مکرر

سورۂ تکویر[۵۴]

(مکی)

---

[۵۱] ایک مرتبہ اکابر قریش بیٹھے ہوئے تھے۔ اور آنحضرت محمدؐ رسول اللہ اُن کو مسلمان کرنے کے لیے باتین کر رہے تھے ؛ وہین عبداللہ ابن ام مکتوم نابینا بھی بیٹھے تھے۔ اُن کا دخل در معقولات آنحضرتؐ کو بُرا معلوم ہوا اُسی وقت یہ سورہ نازل ہوا اور آنحضرتؐ نے ابن مکتوم سے معذرت کی ؛ [۵۲] عتبہ اور ابو لہب کی طرف غالباً اشارہ ہے ؛ [۵۳] یہین سے یہ پیدا ہے کہ انسان کلیات مین مجبور اور جزئیات مین مختار ہے۔ واللہ اعلم بالصواب ؛ [۵۴] یہ مصدر ہے۔ اسی کا فعل مشتق کُوِّرَت اس سورہ کی پہلی آیت مین آیا ہی ؛ اس کا نام "کُوِّرَت" بھی ہی "لپیٹنا" تکویر کے معنی ہین ؛

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ع جب سورج کے نور کی چادر لپیٹ لی جائے گی ستارے بے نور ہو جائین گے پہاڑ چلائے جائین گے ۔ دس مہینے کی گابھین اونٹنیان چھٹی چھٹی پھرین گی ۔ وحشی جانور آدمیون کے پاس جمع ہو جائین گے ۔ دریا اُبلنے لگین[۵۱] گے ۔ روحین اپنے اجساد کے ساتھ ملائی جائین گی ۔ زندہ درگور لڑکیون سے پوچھا جائے گا کہ "تم کس گناہ مین ماری گئی تھین" ۔ لوگون کے نامۂ اعمال کھولے جائین گے آسمان کی کھال[۵۲] کھینچی جائے گی ۔ دوزخ دہکائی جائے گی اور جنت قریب لائی جائے گی ۔ تو ہر ایک شخص جان لے گا کہ وہ کیا زادِ آخرت لیکر آیا ہی + قسم ہی چلتے چلتے پیچھے ہٹنے والے اور دبک جانے والے ستارون[۵۳] کی + قسم ہی رات کی جب وہ تاریک ہو جائے ۔ اور قسم ہی صبح کی جب وہ روشن ہو جائے کہ یہ قرآن معزز رسول (جبرئیل) کا پیام ہی ۔ جو قوت والا ہی ۔ مالک عرش کے پاس جگہ پانے والا ہی ۔ فرشتون کا افسر ہی اور امانت دار ہی اے اہل مکہ! تمھارا ساتھی (محمدؐ) مجنون نہین ہی ۔ بیشک اس نے اُس جبرئیل کو آسمان کے روشن کنارے مین دیکھا ہی + یہ (محمدؐ) غیب کی بات بیان کرنے مین بخل نہین کرتا + یہ قرآن شیطان مردود کا قول نہین ہی + پھر تم لوگ کدھر کو بہکے چلے جا رہے ہو؟ یہ قرآن تمام عالم کے لوگون کے لیے جو سیدھی راہ چلنا چاہین نصیحت ہی + اور تم وہی چاہو گے جو اللہ پروردگار عالم چاہے گا +

زادِ آخرت

صفت قرآن

سورۂ انفطار[۵۴]

(مکی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ع جب آسمان[۵۵] پھٹ جائے گا ۔ تارے جھڑ پڑین گے ۔ دریا بہ نکلین گے ۔ اور قبرون سے مُردے اُٹھائے جائین گے ۔ اُس وقت ہر ایک کو معلوم ہو جائے گا کہ اُس نے کیسا عمل پہلے سے زادِ آخرت

[۵۱] "دریا پاٹ دیے جائین گے" یا "دریا ملا دیے جائین گے" بھی ترجمہ کیا گیا ہی + [۵۲] یعنی آسمان بجائے نیلگون کے سُرخ ہو جائے گا اور ایسا معلوم ہوگا گویا سیاہ بکری کی کھال کھینچ لی گئی ہی اور سُرخ گوشت نکل آیا ہی + بجائے "آسمان کی کھال کھینچی جائے گی" کے "آسمان چھیل دیا جائے گا" بھی ترجمہ کیا گیا ہی + [۵۳] ان الفاظ سے کسی نے خمسۂ متحیرہ اور کسی نے سبعۂ سیارہ مراد لیا ہی + [۵۴] انفطار کے معنی پھٹنے کے ہین یہ مصدر ہی اسکا فعل مشتق "انفطرت" اس سورہ کی اول آیت مین ہی + [۵۵] یہ سورہ بھی روز قیامت کے بیان مین ہے +

بنا کر بھیجا ہی اور کیسے آثار دنیا مین وہ چھوڑ آیا ہی + اے آدمی! تجھے رب کریم کے سامنے کس نے گستاخ
کیا ہی؟ + اُسی نے تجھے بنایا اور درست بنایا پھر تیرے جوڑ بند مناسب رکھے + جس طرح اُس نے چاہا
تجھے ترکیب دی + کچھ نہین ۔ بلکہ روز جزا کو تم لوگ جھوٹ جانتے ہو + بیشک تم پر ہمارے چوکیدار کراماً
کاتبین فرشتے تعینات ہین + وہ تمھارے افعال کو جانتے ہین + نیک بندے مزے (بہشت) مین ہونگے
اور گنہگار بیشک دوزخ مین رہین گے + جزا (قیامت) کے دن وہ اُس مین داخل ہون گے اور
اُس سے نکلنے نہ پائین گے + اے محمد! تو جانتا ہی کہ جزا کا دن کیا چیز ہی؟ پھر تجھے معلوم ہی کہ جزا کا دن
کیا چیز ہی؟ یہ وہ دن ہی جب کوئی شخص کسی شخص کو فائدہ نہ پہونچا سکے گا + اُسدن اللہ ہی کی حکومت ہوگی ع

آثار دنیا — کراماً کاتبین

سورۂ تطفیف

(مکی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ع پیمانہ[51] گھٹانے والون کی خرابی ہی کہ لوگون سے ناپ کر لین تو پورا لین ۔ اور جب ناپ کر یا تول کر
دین تو کم دین + کیا یہ لوگ نہین سمجھتے کہ یہ ایک بڑے دن (قیامت) مین اُٹھائے جائین گے ۔ اُس دن
لوگ پروردگار عالم کے سامنے کھڑے ہونگے + کچھ نہین ۔ بیشک گنہگارون کے نامۂ اعمال سجین مین
رہین گے + اے محمد! تجھے معلوم ہی کہ سجین کیا ہی؟ + یہ ایک کتاب ہی جس مین گنہگارون کے اعمال
مرقوم ہین + اُس دن یوم جزا کے جھٹلانے والون کی خرابی ہی + اور جو گنہگار حد سے تجاوز ہی وہی یوم جزا
کا جھٹلانے والا ہی + جب اُسے ہماری آیتین پڑھ کر سنائی جاتی ہین تو وہ کہتا ہی "اگلون کے یہ قصّے ہین"
کچھ نہین ۔ بلکہ اِن کے دلون پر اِن کے اعمال بد کا زنگ بیٹھا ہوا ہی + کچھ نہین ۔ بیشک یہ اُس دن
اپنے رب کے سامنے نہ آنے پائین گے ۔ پھر دوزخ مین داخل ہون گے + پھر اِن سے کہا جائے گا ۔
"یہ وہی دوزخ ہی جس کو تم جھوٹ جانتے تھے" + کچھ نہین نیک لوگون کے نامۂ اعمال بیشک علیین
مین ہون گے +

ناپ اور تول مین کمی کرنا — سجین — علیین

۵۱ تطفیف یعنی "پیمانہ گھٹانا" + اس سورہ کے شروع مین اسی کے متعلق نصیحت کی گئی ہے + ۵۲ مدینہ کے رہنے والے ناپ تول
مین کمی کرنے کے عادی تھے ۔ وقت ہجرت مدینہ کی راہ مین یہ سورۃ نازل ہوئی ۔ اور اسی موقع پر کفار اور مومنین کے حشر کا
بھی ذکر کر دیا گیا ہے

علیین

ع۲ اے محمدؐ! کیا تجھے معلوم ہی کہ علیین کیا چیز ہی؟ + یہ ایک کتاب ہی جسمین اچھے لوگون کے اعمال مرقوم ہین ۔ مقرب فرشتے اُس پر تعینات ہین + بیشک بروز قیامت نیک لوگ آرام مین ہون گے تختون پر بیٹھے ہوے نظارے کرین گے + اے مخاطب! تجھے اُن کے چہرون سے جنت کی نعمتون کی تازگی معلوم ہوگی + انھین شراب خالص سربمہر پلائی جائے گی + اُن کے شیشون پر مشک کی مہرین ہون گی ۔ خواہش کرنے والون کو چاہیے کہ اُس کی خواہش کرین + اُس شراب کی ترکیب آب تسنیم سے ہی + تسنیم[۵۱] ایک چشمہ ہی جس کا پانی اللہ کے مقربین پیتے ہین + مومنون پر دنیا مین گنہگار ہنستے ہین اور جب وہ اِن کے سامنے سے گذرتے ہین تو وہ ان پر چشمک زنی کرتے ہین اور مومنون کے پاس سے اپنے گھر والون کے پاس جاتے ہین تو باتین بناتے ہین اور مومنون کی طرف دیکھ کر کہتے ہین کہ یہ گمراہ ہوگئے ہین ۔ حالانکہ کفار کچھ مسلمانون کے محافظ بنا کر نہین بھیجے گئے ہین + بروز قیامت ایمان والے کافرون پر ہنسین گے ۔ تختون پر بیٹھے ہوے بہشت کی سیر دیکھین گے + اُن سے کہا جائے گا "اب تو کافرون نے اپنے افعال کا بدلہ پایا؟" +

جنت

آب تسنیم

اہل جنت

سورہ انشقاق[۵۲]

(مکی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قیامت

ع۱ جب آسمان اللہ کے حکم سے پھٹ[۵۳] جائے اور وہ اپنے رب کے حکم کی تعمیل کرے کہ اُسے یہی لازم ہی جب زمین تان دی جائے اور وہ اپنے اندر کی چیزین باہر کرکے خالی ہوجائے اور اپنے رب کے احکام کی وہ تعمیل کرے کہ اُسے یہی لازم ہی + تو اے مخاطب! سمجھ کہ قیامت آگئی + اے آدمی! تو اپنے رب سے ملنے (اپنی موت) تک محنت مین لگا رہتا ہی ۔ پھر تو اپنے اعمال سے ملاقی ہوگا + اُس وقت جس کے داہنے ہاتھ مین اُس کا اعمال نامہ دیا جائے گا اُس کا حساب آسانی سے لیا جائے گا اور اپنے اہل (حوران جنت) کی طرف وہ خوش خوش پہونچایا جائے گا + اور جس کا اعمال نامہ اُس کے پیٹھ کے پیچھے سے دیا جائے گا تو وہ موت موت پکارے گا اور دوزخ مین جائے گا + وہ اپنے اہل (گھر والون)

---

[۵۱] تسنیم ایک چشمہ ہی جنت مین جس سے جنتیون کے لیے شراب خالص بہے گی + [۵۲] انشقاق کے معنی ہین پھٹنا ۔ اسی فعل مشتق شروع آیت مین ہی + [۵۳] کافرون نے آثار قیامت پوچھے ۔ جواب مین یہ سورہ نازل ہوئی +

کے ساتھ دنیا مین بیشک بے غم تھا اور اس خیال مین تھا کہ اُسے اللہ کے پاس جانا نہ ہوگا ۔ مگر اُسے جانا تھا ✦ بیشک اسکا رب اُس کی بدکرداریان دیکھتا تھا ✦ قسم ہی شفق کی ۔ قسم ہو رات کی اور اُس چیز کی جسے رات کی تاریکی چھپالے ۔ قسم ہی ماہ کامل کی کہ لوگو! تم کو درجہ بدرجہ منزل ہستی طی کرنا ہی ✦ ان کافرون کو کیا ہو گیا ہی کہ یہ ایمان نہین لاتے ۔ اور قرآن جب ان کو سُنایا جاتا ہی تو سجدہ نہین کرتے ✦ بلکہ یہ کفار اُسے جھٹلاتے ہین ✦ اللہ ان کے دلون کی بات خوب جانتا ہی ✦ اے محمد! ان کو عذاب الیم کی بشارت دے ✦ مگر ہان مؤمنین نیکوکار کے لیے دائمی ثواب ہی ✦

منزل ہستی

سورۂ بروج

(مکی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ع ۱ برجون والے آسمان کی قسم ہی ✦ یوم موعود (روز قیامت) کی قسم ہی ✦ شاہد اور مشہود[۹۴] کی قسم ہی کہ غارت ہوے خندقون[۹۵] والے ✦ اُن خندقون مین بھڑکتی ہوئی آگ تھی ۔ اور وہ اُس پر بیٹھے ہوے اُن مظالم کو دیکھتے تھے جو مؤمنین کے ساتھ وہ کر رہے تھے ✦ مؤمنین کے دشمن وہ محض اس لیے تھے کہ وہ زبردست وحید اللہ پر ایمان لائے تھے ✦ اُسی اللہ کی بادشاہت آسمانون اور زمین پر ہی ✦ اللہ ہر شئی پر گواہ ہی ✦ جن لوگون نے مؤمن مردون اور مؤمن عورتون کو ایذائین دین اور پھر توبہ نہ کی اُن کے لیے دوزخ کا عذاب ہی اور جلن کا عذاب ہی ✦ مؤمنین نیکوکار کے لیے البتہ جنتین ہین جن کے نیچے نہرین جاری ہین ۔ اور یہ بڑی کامیابی ہی ✦ اے محمد! تیرے رب کی گرفت بڑی سخت ہی ✦ وہی پہلی مرتبہ پیدا کرتا ہی اور وہی دوبارہ قیامت مین پیدا کرے گا ✦ وہ بخشنے والا مہربان ہی ۔ عرش بزرگ کا مالک ہی ۔ جو چاہتا ہی کر ڈالتا ہی ✦ اے محمد! تجھے دشمنانِ الٰہی کے

قیامت

خندق والے

---

۹۱ آدمی مر کے فنا نہین ہو جاتا اُسکو بہت کچھ دیکھنا باقی رہ جاتا ہے ۔ بعض نے لکھا ہے کہ جو مدارج انسان کی خلقت مین پیش آتے ہین اُن کا بیان ہی ✦ اس جملہ کا ترجمہ یون بھی ہوا ہی کہ البتہ تم درجہ بدرجہ چڑھو گے ✦ ۹۲ یعنی قرآن پر یقین نہین کرتے ✦

۹۳ لفظ بروج اس آیت کے شروع مین آیا ہے ✦ ۹۴ شاہد اور مشہود کے معنی بہت سے بیان کیے گئے ہین ۔ ایک قول یہ بھی ہی کہ شاہد سے ملائکہ محافظ مراد ہین اور مشہود سے بنی آدم مراد ہین ✦ ۹۵ یمن مین ایک قوم گمراہ تھی جس نے خندق کھود کر اُس مین آگ سلگائی اور اُس وقت کے مؤمنون کو اُس مین ڈال کر جلا دیا ✦ اور پھر اللہ نے اس قوم ظالم کو بالکل برباد کر دیا ✦ یہی قصہ یہان یاد دلایا گیا ہی تاکہ کفار مکہ کی ایذارسانی پر اہل زمان صبر کرین ✦

لشکروں یعنی فرعون[۵۱] اور ثمود کی خبر ملی پہونچیں ہیں؟ ضرور پہونچیں۔ لیکن یہ کفار اس قرآن کو جھٹلاتے[۵۲] ہیں۔ تو انھیں جھٹلانے دے۔ اللہ انھیں ہر طرف سے گھیرے ہوے ہے۔ اور یہ قرآن مجید تو لوح محفوظ میں ہے۔

قرآن لوح محفوظ میں

سورۂ طارق[۸۶] [۵۳]

(مکی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ع۱ آسمان کی قسم ہے۔ اور طارق کی قسم ہے۔ اے محمدؐ! تو جانتا ہے طارق کیا ہے؟ یہ روشن تارا ہے۔ کوئی شخص ایسا نہیں ہے جس پر ہمارے نگہبان (کراماً کاتبین فرشتے) تعینات نہوں۔ انسان دیکھے کہ وہ کس سے بنا ہے؟ اچھل کر نکلنے والے پانی (منی) سے وہ بنا ہے جو پشت اور سینے کی ہڈیوں سے نکلتا ہے۔ اللہ انسان کو بروز قیامت پھر پیدا کرنے پر ضرور قادر ہے۔ اُس دن چھپی ہوئی باتیں ظاہر ہونگی۔ پھر اُس دن انسان کا نہ کچھ زور چلیگا اور نہ کوئی اُسکا مددگار رہوگا۔ برسنے والے آسمان کی قسم ہے۔ اور پھٹنے والی[۵۴] زمین کی قسم ہے کہ یہ قرآن ٹھیک بات ہے لغو نہیں ہے۔ یہ کفار اپنے داؤں کرتے ہیں اور ہم اپنے داؤں[۵۵] کرتے ہیں۔ اے محمدؐ! تو کافروں کو مہلت دے۔ تھوڑی دیر کے لیے انھیں چھوڑ دے۔

قیامت

سورۂ اعلیٰ[۸۷] [۵۶]

(مکی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ع۱ اے محمدؐ! اپنے پروردگار برتر کے نام کی تسبیح کیا کر۔ جس نے سب کو پیدا کیا اور ٹھیک پیدا کیا۔ اور جس نے ہر ایک کی غرض اور غایت کا اندازہ کیا اور اسے اُسی راہ پر لگایا۔ اور جس نے زمین سے چارہ اُگایا اور پھر اُسے خشک اور سیاہ کر ڈالا۔ اے محمدؐ! ہم تجھے قرآن ایسا پڑھائیں گے کہ تو اُسے

نصیحت کی باتیں

۵۱ فرعون اور ثمود کی قومیں بڑی ظالم اور جابر تھیں۔ ان کے قصے بالتفصیل دوسری جگہ بیان کیے گئے ہیں۔ ۵۲ اور قرآن میں جتنی باتیں ہیں سب سچ ہیں۔ ۵۳ اس میں طارق کا ذکر ہے۔ ۵۴ بیج جمنے کے وقت جو زمین پھٹتی ہے اُسی کی طرف اشارہ ہے۔ ۵۵ ماحصل اسکا یہ ہے کہ موت تک یہ تمام اوچھل کود کفار کی ہے مرنے پر انھیں پتہ لگے گا کہ کس غفلت میں تھے۔ ۵۶ شروع آیت میں لفظ اعلیٰ ہے جس کے معنی برتر لکھے گئے ہیں۔

نہ بھولے گا۔ مگر جتنا اللہ چاہے + اللہ ظاہر اور چھپی ہوئی باتون کو جانتا ہی + اے محمدؐ! ہم تجھے آسان شریعت کے سمجھنے کی توفیق دین گے۔ تیرا نصیحت کرنا نفع دے تو لوگون کو نصیحت کر + ڈرنے والا تیری نصیحت جلد قبول کرے گا۔ مگر وہ بدبخت تو اُس سے کنارہ کش رہے گا۔ جو بڑی آگ (دوزخ) مین پڑے گا۔ پھر اُس مین نہ مرے گا اور نہ زندہ رہے گا + فلاح پائی اُس نے جو شرک کی گندگی سے پاک رہا اور اپنے رب کا نام لیتا اور نماز پڑھتا رہا۔ لیکن تم لوگ دنیا کی زندگی پسند کرتے ہو۔ حالانکہ آخرت بہتر اور زیادہ پائدار ہی + بیشک یہی بات تو اگلی کتابون یعنی ابراہیم اور موسیٰ کی کتابون مین لکھی ہی +

آخرت

سورۂ غاشیہ

(مکی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ع اے محمدؐ! کچھ قیامت کی خبر تجھے پہونچی ہی؟ + کتنے لوگون کے منھ اُس روز ذلیل اور مشقتون سے تھکے ہوئے ہون گے + یہ لوگ دوزخ کی دہکتی ہوئی آگ مین داخل ہونگے اور کھولتے ہوئے چشمہ کا پانی انھین پلایا جائے گا۔ کھانے کو انھین کانٹون کے سوا کچھ نہ ملے گا جس سے یہ نہ موٹے ہون گے اور نہ ان کی بھوک دفع ہوگی۔ اور کتنے لوگون کے منھ اُس دن آسودہ ہون گے۔ اور اپنی کمائی سے راضی اُس جنت عالیہ مین ہون گے جس مین وہ لغویات نہ سنین گے + اُس مین چشمے جاری ہون گے اور اونچے اونچے تخت اُس مین بچھے ہوئے اور آبخورے رکھے ہوئے ایک قطار سے تکیے لگے ہوئے اور قالین بچھے ہوئے ہونگے + کیا یہ لوگ نہین دیکھتے کہ اونٹ کیونکر بنا۔ آسمان کیونکر بلند کیا گیا۔ پہاڑ کیونکر کھڑے کیے گئے۔ اور زمین کس طرح بچھائی گئی؟ + اے محمدؐ! تو لوگون کو نصیحت کر کہ نصیحت ہی کرنا تیرا کام ہی۔ تو ان پر داروغہ نہین ہی + ہان جس نے منھ پھیرا اور کفر کیا۔ اُس کو اللہ آخرت مین بڑا عذاب دے گا + بیشک پاس ان لوگون کو پھر آنا ضرور ہی۔ اور اُس وقت ہم ان سے حساب سمجھین گے +

عذاب دوزخ

نعماے جنت

۵۱ پاکیزہ سے مراد زکوٰۃ دینا ہے یا گناہ سے تقویٰ کرنا ہے صدقہ فطر دے اور راہ مین تکبیر کہتا ہوا عیدگاہ جاکر نماز عید الفطر پڑھے اسکے لیے اس آیت سے بشارت ہی ۵۲ جب یہ سورہ نازل ہوا تو آنحضرتؐ کے چہرۂ مبارک کا رنگ متغیر ہوگیا۔ حضرت علیؓ نے آپ کو لٹیا لیا اور حال پوچھا۔ آپ نے فرمایا سورت مجھ کو قیامت کی خبر دی گئی ہی + غاشیہ یعنی قیامت + اس سورہ مین قیامت کا ذکر ہی ۵۳ غاشیہ سے مراد قیامت ہی۔ ورنہ غاشیہ ہر ڈھانک لینے والی چیز کو کہتے ہین ۵۴ پیغمبر خدا سے کہا گیا کہ تو نصیحت سنا دیا کر راہ راست پر چلانا تیرا کام نہین ہی جو جیسا کرے گا ویسا پائے گا + ۵۵ روز حشر اور روز قیامت کی خبر دی گئی ہی +

سورۂ فجر ۸۹

(مکی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ع صبح کی قسم ہی۔ دس[۵] راتون کی قسم ہی۔ جفت اور طاق کی قسم ہی۔ رات کی قسم ہی جب گذرنے لگے کہ اللہ اعمال کا حساب ضرور کریگا۔ ذی عقل کیلئے تو یہ معتبر قسمین ہین۔ اے محمدؐ کیا تجھے معلوم نہین کہ تیرے رب نے عاد ارم کیساتھ جو بڑے قد آور تھے کیا کیا؟ باعتبار قوت جسمانی انکا سا کوئی کسی شہر مین پیدا نہین ہوا۔ اور قوم ثمود کیساتھ اللہ نے کیا کیا؟ ان لوگون نے پتھر تراش کر وادی قری مین مکان بنائے تھے۔ فرعون ذوالاوتاد کیساتھ اللہ نے کیا کیا؟ یہ لوگ ملک مین سرکشی کرتے تھے۔ انھون نے جب ملک مین فساد برپا کیا تو اللہ نے اُن پر ایک طرح کا عذاب نازل کیا۔ تیرا رب نافرمانون کی تاک مین لگا رہتا ہی۔ جب پروردگار آزمایش ایمان کیلئے انسان پر اکرام اور تنعیم کرتا ہی تو انسان کہتا ہی "میرے پروردگار نے مجھ پر اکرام کیا ہی"۔ اور جب انسان کا رزق تنگ کرکے اللہ اُسکا ایمان آزماتا ہی تو انسان[۵] کہتا ہی "میرے پروردگار نے مجھے ذلیل کیا"۔ ہرگز نہین۔ بلکہ لوگو! ذلت تمھاری اس مین ہی کہ تم یتیمون کی عزت نہین کرتے۔ اور محتاجون کے کھلانے کی تاکید نہین رکھتے۔ اور مُردے کا مال سب کا سب کھا جاتے ہو۔ اور مال کو بہت ہی دوست رکھتے ہو۔ مگر جب زمین ٹکڑے ٹکڑے کیجائیگی اور اے مخاطب! تیرا رب ہوگا اور صف بصف فرشتے کھڑے ہون گے۔ اور اُس دن جہنم حاضر کیا جائے گا تب انسان[۵] یاد کرے گا۔ اور اُس وقت یاد کرنے کا کچھ فائدہ اُسے نہوگا۔ اُسوقت انسان کہے گا "کاش مین اس زندگانی کے لیے پہلے سے کچھ کر رکھتا"۔ پھر تو اُس دن اللہ ایسی سزا دے گا جو کسی نے نہ دی ہوگی اور ایسا باندھے گا جیسا کسی نے نہ باندھا ہوگا۔ اُن نفسون سے جنھین اللہ کی طرف سے اطمینان ہی کہا جائے گا۔ اے نفس مطمئنہ[۵] اپنے رب کی طرف چل۔ تو اُس سے راضی اور وہ تجھ سے راضی۔ اور اللہ

جزاے اعمال

دولت کو حصہ نہ دینا

---

۵ شروع سورہ لفظ فجر (صبح) آیا ہی۔ ۵ عشرۂ آخر رمضان۔ عشرۂ اول ذی الحجہ یا عشرۂ اول محرم۔ مفسرون مین اختلاف ہی کہ کونسی دس راتین بیان مراد ہین۔ ۵ جفت اور طاق کہکر عالم کی تمام چیزین مراد لی گئی ہین۔ ۵ اب یہ بیان کیا جاتا ہے کہ اعمال کی جزا دنیا مین کن کن لوگون کو ایسی دی گئی ہے کہ وہ عبرت زمانہ ہون۔ ۵ قوم عاد۔ قوم ثمود۔ قوم فرعون کے غارت ہونے کا قصہ قرآن مین دوسری جگہ بالتفصیل بیان کیا گیا ہے۔ قوم فرعون کے ساتھ ڈیرے خیمے بہت تھے اس لیے انکو ذوالاوتاد (میخون والا) کہا گیا ہے۔ ۵ اس سے معلوم ہوا کہ دنیاوی راحت اور تکلیف محض امتحان ہے۔ ایک سے خوش اور دوسرے سے ناخوش نہونا چاہیے۔ ۵ مومنان کرام اسکا پر بہت سختی سے عمل کرتے ہین۔ ۵ لوگو! جو کچھ کرنا ہی دنیا مین کرلو۔ عقبیٰ دارالعمل نہین ہے دارالجزا ہے۔ ۵ انتقال کے وقت یا روز حشر مین روح مومنین صالحین سے یون خطاب کیا جائے گا۔

اُس سے کہے گا "میرے خاص بندون مین جا مِل اور میری جنت مین داخل ہو" ✤

سورۂ بلد[۵۱]

(مکّی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ع۱ اے محمدؐ! مین اس شہر (مکہ) کی قسم کھاتا ہون جس مین تو ہی۔ اور قسم ہی والد (آدمؑ) اور اُسکی اولاد کی کہ مین نے انسان کو مصیبت مین پیدا کیا ہی ✤ پھر اُسے کیا غرور ہی؟[۵۲] ✤ کیا انسان خیال کرتا ہی کہ اُس پر کسی کا زور نہ چلیگا؟ ✤ وہ کہتا ہی "مین نے بہت سا مال محمدؐ کی عداوت مین ضائع کیا" ✤ کیا وہ گمان کرتا ہی کہ اُس کا خرچ کرنا کسی نے نہین دیکھا؟ ✤ کیا ہم نے اُس کے لیے دو آنکھین ایک زبان اور دو ہونٹھ نہین بنائے؟ ۔ نیکی اور بدی کی دو راہین ہم نے اُسے دکھائین ✤ وہ راہ سخت پر نہین آیا ✤ اے محمدؐ! تجھے معلوم ہی کہ راہ سخت کیا ہی؟ ✤ گردن کا آزاد کرنا۔ بھوک والے دنون مین یتیم رشتہ دار یا محتاج خاک نشین کو کھلانا ✤ اتنا ہی نہین بلکہ اُن لوگون مین ہونا جو ایمان لائے ہین اور آپس مین صبر کرنے اور خلق پر مہربانی کرنے کی نصیحت کرتے ہین ✤ یہی لوگ داہنے ہاتھ والے ہونگے[۵۳] اور ہماری آیتون کے منکر بائین ہاتھ والے ہون گے۔ اور اُن پر سربستہ آگ ہوگی ✤

انسان مصیبت مین ہی

راہ سخت

سورۂ شمس[۵۴] ۹۱

(مکّی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ع۱ آفتاب اور اسکی دھوپ کی قسم ہی۔ ماہتاب کی قسم ہی جب وہ اُس کے پیچھے آتا ہی۔ دن کی

---

۵۱ یعنی شہر۔ ۵۲ یہ سورہ فتح مکہ کے سال مین نازل ہوا تھا ✤ ابوالاشد ایک بڑا شہ زور کافر تھا اور اپنے زور بازو پر بہت مغرور تھا ✤ پیغمبر خدا سے وہ ہمیشہ عداوت رکھتا تھا اور لاطائل باتین کیا کرتا تھا ✤ بالآخر بعارضہ دردِ شکم مبتلا ہوکر جب وہ مرنے لگا تو کہتا تھا کہ محمدؐ کے رب نے مجھے مارا اس سورہ مین اسیکی مصیبت کی طرف اشارہ ہی۔ اور انسان کی کمزوری دکھائی گئی ہی۔ اور راہ راست پر چلنے والون کو خوشخبری سنائی گئی ہی ✤ ۵۳ دیکھو سورۂ واقعہ ۵۶ رکوع ۱ ✤ ۵۴ شمس یعنی آفتاب ✤

قسم ہی جب وہ آفتاب کو ظاہر کرے۔ رات کی قسم ہی جب وہ آفتاب کو چھپالے۔ آسمان اور آسمان بنانے والے کی قسم ہی۔ زمین اور زمین کے پھیلانے والے کی قسم ہی۔ انسان کی قسم ہی۔ اور انسان کو جس نے ایسا درست بنایا اور پھر اُسے بدکاری اور پرہیز کاری سمجھا دی اُس کی قسم ہی کہ جس شخص نے اپنی روح کو پاک کیا وہ ضرور کامیاب ہوا اور جس نے اُسے گم کیا وہ ضرور تباہ ہوا + قوم ثمود نے اپنی شرارت سے اپنے رسول صالح کو اُس وقت جھٹلایا۔ جب اُن میں سے ایک بڑا بدبخت اُٹھ کھڑا ہوا + اُس رسول اللہ نے اُن لوگوں سے کہا "اللہ کی اونٹنی کو چھوڑ دو اور اُسے پانی پینے دو" + اُن لوگوں نے رسول کو جھٹلایا اور اونٹنی کے پاؤں کاٹے + اُن کے گناہ کے سبب سے اُن کے رب نے اُن پر ہلاکت نازل کی اور سب کو مار کر برابر کر دیا۔ اور انجام کار کی پروا نہ کی +

بندگان پاک تزکیہ نفس قوم ثمود

سورۂ لیل

(مکی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ع ۱ قسم ہی رات کی جب وہ چھپا لے۔ اور قسم ہی دن کی جب وہ روشن ہو اور قسم ہی اُس کی جس نے نر اور مادہ پیدا کیے کہ تم لوگوں کی کوششیں مختلف ہیں + جس نے راہ خدا میں دیا۔ پرہیز گاری کی اور اچھی بات (دین اسلام) کو سچا مانا اُس کے لیے ہم آسانی کی جگہ (جنت) آسان کر دینگے لیکن جس نے بخل کیا اور آخرت سے بے پروائی کی اور عمدہ بات (دین اسلام) کو جھٹلایا اُس کے لیے ہم مشکل جگہ (راہ دوزخ) آسان کر دیں گے + اور جب وہ جہنم میں گرے گا تو اُس کا مال اُس کے کام نہ آئے گا + ہم پر تو راہ دکھا دینا ہی + ہم مالک ہیں آخرت اور دنیا کے + لوگو ہم نے تمھیں بھڑکتی ہوئی آتش دوزخ سے ڈرا دیا + اُس میں وہی بدبخت داخل ہوگا جو دین حق کا

سخاوت
جنت
دوزخ

۵۱ اپنی تمام بڑی بڑی چیزوں کو یاد کر کے مزید اہتمام سے خدا فرماتا ہے کہ تزکیہ نفس یعنی نفس کا پاک کرنا گناہوں سے بڑی کامیابی ہے + ۵۲ پھر قوم ثمود ایسی خبیث النفس کا ذکر کیا۔ جو اپنے پیغمبر حضرت صالح کی اونٹنی کو پانی پینے نہیں دیتی تھی۔ اور بالآخر اُس کو قوم کے ایک بدمعاش نے مار ڈالا اُن سبھوں نے حضرت صالح سے بھی بے ادبیاں کیں۔ عذاب الٰہی نازل ہوا اور سب قوم تباہ ہوگئی + ۵۳ مطلب یہ ہے اُسے کسی کا ڈر نہیں ہے + ۵۴ اکثر مفسرین نے اس سورہ کو حضرت ابوبکر کی شان میں سمجھا ہے۔ حضرت بلال جب آنحضرت پر ایمان لائے تو اُن کا کافر مالک اُن پر بڑی ہی سختی کرنے لگا + حضرت ابوبکر نے اُس کافر سے اُن کو خرید کر کے آزاد کر دیا اور اسی طرح ابتدائے اسلام میں حضرت ابوبکر نے بہت سے غلام خرید کر آزاد کیے اور اسلام کو بہت کچھ نقدی مدد دی +

جھٹلانے والا اور اُس سے منھ موڑنے والا ہو + اُس آگ سے وہ بڑا پرہیزگار بچا لیا جائے گا جو اپنا مال اپنا دل پاک کرنے کے لیے دیتا ہو۔ کسی کا اُس پر احسان نہین ہو کہ اُس کے بدلے مین وہ دیتا ہو محض اپنے پروردگار برتر کی خوشنودی کے لیے وہ دیتا ہو + اللہ اُس سے ضرور راضی ہوگا

سورۂ ضحیٰ ۹۳ [۵۱]

(مکی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خطاب بآنحضرتؐ

ع اے محمدؐ! قسم ہو وقت چاشت کی اور قسم ہو شب تاریک کی کہ تیرے[۵۲] رب نے تجھے نہین چھوڑا ہو اور نہ تجھ سے ناخوش ہوا ہو + تیری آخرت ضرور دنیا سے بہتر ہوگی + آگے چل کے تیرا رب تجھے اتنا دے گا کہ تو خوش ہو جائے گا + کیا اللہ نے تجھے یتیم پاکر جگہ نہین دی ؟ + تجھے تلاش حق مین بھٹکتا ہوا پاکر اُس نے دین اسلام کی راہ راست پر لگا دیا + اُس نے تجھے مفلس پایا اور غنی کر دیا + اب تو یتیم پر قہر نہ کرنا۔ اور نہ سائل کو جھڑکنا اور اپنے رب کی نعمتون کا تذکرہ کرتے رہنا +

سورۂ الم نشرح ۹۴ [۵۳]

(مکی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مشکل کے ساتھ آسانی

ع اے محمدؐ! کیا ہم نے تیرے[۵۴] لیے تیرا سینہ نہین[۵۵] کھول دیا ؟ + ہم نے اُتار دیا تیرا بوجھ[۵۶] جس سے تیری کمر ٹوٹی جاتی تھی۔ اور تیرا ذکر ہم نے بلند کر دیا + بے شبہ مشکل کے ساتھ آسانی ہو۔ ضرور مشکل کے ساتھ آسانی ہو + پھر جب تو تردداتِ رسالت سے فارغ ہو تو ریاضت کر اور اپنے رب کی طرف متوجہ ہو +

[۵۱] ضحیٰ یعنی چاشت + [۵۲] چند روز تک وحی نہین اُتری تھی۔ آنحضرتؐ ملول خاطر رہتے تھے۔ کفار ہنستے تھے کہ خدا نے اپنے رسول کو چھوڑ دیا۔ اُسوقت یہ سورۃ اُتری + [۵۳] لفظ الم نشرح سے یہ سورہ شروع ہوا ہو جس کے معنی ہین "کیا ہم نے نہین کھولا" + [۵۴] ایک مرتبہ پیغمبر خدا کو اپنی تنگی اور بیکسی کا خیال ہوا اُسوقت یہ ارشاد ہوا + [۵۵] یعنی تیرا حوصلہ فراخ نہین کیا + [۵۶] بار رسالت جو ابتدا مین گران تھا آہستہ آہستہ اُس مین آسانی اور سبکی پیدا ہوتی گئی +

سورۂ تین ۹۵ ۵۱

(مکی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ع انجیر - زیتون - طور سینا[۵۲] اور اس امن والے شہر (مکہ) کی قسم ہی کہ ہم بیشک انسان کو اچھی سے اچھی ساخت کا بناتے ہیں اور پھر ہم اُسے بوڑھا کرکے کمتر سے کمتر مخلوق کے درجے میں لوٹا دیتے ہیں مگر انھیں پیری سے تنگ دل ہونا چاہیے جو ایمان لائے ہیں اور نیک کام کرتے ہیں ایسوں کے لیے بے انتہا ثواب آخرت میں ہی + اے محمدؐ! اس کے بعد تجھے روز جزا کے بارے میں کون دین سے جھٹلا سکتا ہی + ؟ کیا اللہ سب حاکموں سے بڑا حاکم نہیں ہی؟ +

پیری و ضعیفی

سورۂ علق ۹۶ ۵۳

(مکی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ع اے محمدؐ! اپنے اُس رب کا نام لیکر قرآن پڑھ جس نے سب کو پیدا کیا + خون بستہ سے اُس نے آدمی پیدا کیا + پڑھ - تیرا رب بڑا کریم ہی + اُس نے قلم کے ذریعہ سے آدمی کو لکھنا سکھایا - اور آنحضرت کو وحی کے ذریعہ سے ایسی ایسی باتیں سکھائیں جو وہ جانتا نہ تھا + مگر بات[۵۴] یہ ہی کہ آدمی (ابوجہل) سرکش ہی - وہ اپنے آپ کو بے پروا جانتا ہی + اے محمدؐ! ضرور تیرے رب کی طرف سب کو پھر جانا ہی + اے محمدؐ! کیا تو نے اُسے دیکھا جو ہمارے ایک بندے (محمدؐ) کو نماز پڑھنے سے روکتا ہی + بھلا دیکھو تو اگر یہ (محمدؐ) سیدھی راہ پر ہی یا یہ پرہیزگاری کا حکم دیتا ہی تو اُس کافر کا کیا انجام ہوگا ؟ + بھلا دیکھو تو یہ (ابوجہل) کلام الٰہی کو جھٹلاتا ہی اور دین اسلام سے منھ پھیر لیتا ہی - کیا یہ نہیں جانتا کہ اللہ اسے

مذمت ابوجہل

---

۵۱ میں یعنی انجیر + ۵۲ وہ پہاڑ جس پر حضرت موسیٰ سے کلام ہوا + ۵۳ علق یعنی خون بستہ + ۵۴ ابوجہل کی شان میں ہی جس نے خانۂ کعبہ میں نماز پڑھنے سے آنحضرتؐ کو روکا تھا - ابوجہل کو یہ سورہ سنا کر آنحضرتؐ اس سورہ کے آخر حکم کے مطابق سجدے میں گرے اور سر اُٹھایا تو ابوجہل کو گو بہت خشمناک پایا لیکن وہ مرعوب اتنا تھا کہ کچھ کر نہ سکا +

دیکھتا ہی؟ + کچھ نہین ۔ اگر یہ (ابوجہل) باز نہ آیا تو ہم اُسے اُس کی جھوٹی اور خطاکار پیشانی کے بھل ضرور گھسیٹین گے + اب وہ اپنے حمایتیون کو بلالے + ہم بھی دوزخ کے فرشتون کو بلاتے ہین + اے محمد! تو اُس کا کہنا ہرگز نہ مان ۔ اللہ کو سجدہ کر اور اُس کے نزدیک ہو +

سورہ قدر [۹۷]

(مکی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شب قدر

ع ہم نے قرآن کی پہلی وحی شب[۵۱] قدر مین اُتاری ہی + اے محمد! تو جانتا ہو کہ شب قدر کیا ہی؟ شب قدر خیر و برکت مین ہزار مہینے سے بہتر ہی + اس مین اپنے پروردگار کے حکم سے فرشتے اور جبرئیل ہر ایک انتظام کے لیے اُترتے ہین + وہ سلامتی کی رات ہی + طلوع فجر تک اُسکی برکت رہتی ہی +

سورہ بینہ [۹۸][۵۳]

(مدنی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہل کتاب کا کفر

ع کفار اہل کتاب ہون یا مشرک ہون ۔ اگر ان کے پاس[۵۴] روشن دلیل نہ آتی یعنی اللہ کا رسول ان کو پاک صحیفے جن مین پکی باتین لکھی ہین پڑھ کر نہ سُناتا تو یہ اپنے طریقے کو نہ چھوڑتے + اہل کتاب بھی جو بہکے ہین تو روشن دلیل (رسول) کے آنے کے بعد[۵۵] بہکے ہین ۔ حالانکہ ان مخالفون کو یہی حکم دیا جاتا ہی کہ خالص اللہ کی بندگی کی نیت سے اُسی کی عبادت کرین اور اُسی کے ہو کر رہین ۔ نماز پڑھین اور زکوٰۃ دین کہ یہی مضبوط دین ہی + منکرین دین حق اہل کتاب ہون یا مشرک ۔ ہمیشہ دوزخ کی

---

۵۱ اسمین شب قدر کا ذکر ہی + ۵۲ ماہ رمضان مین ایک رات ہی جس کو شب قدر کہتے ہین کیونکہ ماہ رمضان مین قرآن کا اُترنا دوسری آیت سے ثابت ہوتا ہی + ۵۳ بینہ یعنی دلیل روشن + ۵۴ پہلے یہ کہا کہ قرآن نہ آتا تو زمانہ موجودہ کے کفار کیونکر امر حق کو جانتے اور پھر یہ کہا کہ قرآن کے نزول کے پہلے توریت اور انجیل کے پڑھنے والے آنحضرت کی بعثت کے قائل تھے ۔ اُن کی کتابون مین پیشینگوئیان تھین ۔ لیکن جب آنحضرت کا ظہور ہوا تو ضد سے انھون نے آنحضرت کو جھٹلایا اور وہ خود آپس مین اختلاف کرنے لگے ایک آنحضرت کو مانتا اور دوسرا نہین مانتا ۵۵ ورنہ پہلے وہ سب آنحضرت آخر الزمان کی بعثت کے قائل تھے +

آگ میں پڑے رہیں گے۔ یہ لوگ بدترین مخلوقات ہیں۔ اور مومنین نیکوکار بہترین مخلوقات ہیں۔
اُن کا بدلہ ان کے رب کے پاس ہی ان کے رہنے کے لیے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ یہ اُن میں
ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ اُن سے راضی ہوگا اور یہ اللہ سے راضی ہونگے۔ یہ اجر اُس کے لیے ہی جسے اپنے
رب کا ڈر ہی۔

سورۂ زلزلہ

(مدنی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ع جب زمین بھونچال سے ہلنے لگے گی۔ اور اپنا کل ڈھال نکال کر پھینک دیگی۔ اور آدمی کہیں گے
کہ زمین کو کیا ہوگیا ہی؟۔ اُس دن زمین اپنے پروردگار کے حکم سے اپنی باتیں بیان کر دیگی۔ اور
اُس دن میدانِ حشر میں آدمی گروہ گروہ آئیں گے کہ اپنے اعمال دیکھیں۔ پس جس نے ذراسی بھی نیکی کی
ہوگی اپنی نیکی دیکھے گا۔ اور جس نے ذراسی بھی بُرائی کی ہوگی اپنی بُرائی دیکھے گا۔

سورۂ عادیات

(مکی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ع ہانپتے ہوے دوڑنے والے گھوڑوں کی قسم ہی جو نعلوں کی رگڑ سے آگ نکالتے ہیں پھر صبح کو
چھاپا مارتے ہیں پھر اُس وقت خاک اُڑاتے ہیں اور پھر فوج میں گھس جاتے ہیں۔ کہ انسان اپنے پروردگار
کا ہرگز شکر نہیں کرتا اور اپنی اس ناشکری کو وہ اچھی طرح جانتا ہی۔ انسان مال کی سخت محبت رکھتا
ہی کیا وہ نہیں جانتا کہ قبر والے جب اٹھائے جائیں گے۔ اور دلوں کی باتیں ظاہر کر دی جائیں گی۔
اُس دن اُن کا رب اُن کے حال سے ضرور آگاہ رہے گا۔

قیامت

اعمال

محبت مال

ف۱ زلزلہ قیامت کا اس میں ذکر ہی۔ ف۲ یعنی دوڑنے والے۔

سورۂ قارعۃ ۱۰۱ ۵۱

(مکی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ع قیامت! کیا ہی قیامت ہی۔ اے محمدؐ! تجھے معلوم ہی کہ قیامت کیا ہی؟ + اُس روز آدمی پروانے کی طرح پراگندہ ہونگے۔ اور پہاڑ ایسے ہوجائینگے جیسے کہ دھنکی ہوئی رنگین اون + پھر جس کا پلڑا بھاری ہوگا اُسکی زندگانی مزے مین ہوگی اور جس کا پلڑا ہلکا ہوگا اُسکا ٹھکانا ہاویہ ہوگا + اے محمدؐ! تو جانتا ہی ہاویہ کیا ہی؟ + وہ دہکتی ہوئی آگ ہی +

(قیامت — دوزخ — ہاویہ)

سورۂ تکاثر ۱۰۲ ۵۲

(مکی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ع لوگو! کثرت مال کی حرص ۵۳ نے تم کو یہان تک غفلت مین رکھا کہ تم قبرون سے جا ملے + سُن رکھو کہ تمھین آگے چل کر معلوم ہوگا۔ پھر سُن رکھو کہ تمھین آگے چل کر معلوم ہوگا + بات یہ ہی کہ اگر تم اپنے انجام کا یقین کرتے تو غافل نہ رہتے + تم دوزخ کو ضرور دیکھوگے اور پھر اُسے یقین کی آنکھ سے دیکھوگے + اور اُس دن تم سے دنیا کی نعمتون کی باز پرس بھی ضرور ہوگی +

(نعمتہاے دنیا)

سورۂ عصر ۱۰۳ ۵۵

(مکی)

۵۱ قارعہ کے معنی ہین ٹھونکنے والا یا کھڑکھڑانے والا ۔ مراد اس سے قیامت ہی + ۵۲ یعنی کثرت مال + ۵۳ اُن لوگون کی مذمت ہی جو مرتے دم تک مال کے جمع کرنے مین جائز اور ناجائز وسیلون کا خیال نہ کرکے حرص دنیا مین پھنسے رہتے ہین + ۵۴ نعماے دنیا کہان تک محنت سے تم بھولے ہوے تھے یا اُنھین بیجا کیون خرچ کیا اور مناسب کامون مین اُنھین کیون نہ خرچ کیا + ۵۵ عصر یعنی زمانہ + شان نزول ابوالاسد نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ تم نے ناحق اپنا دین آبائی چھوڑکر نقصان اُٹھایا اُسوقت یہ آیت نازل ہوئی جسکا اصل یہ ہے کہ مسلمان نہ ہونے مین نقصان ہی +

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ع زمانے کی قسم ہی کہ آدمی ضرور گھاٹے مین ہی + مگر وہ لوگ گھاٹے مین نہین ہین جو ایمان لائے ہین اور اچھے کام کرتے ہین - باہم امر حق کی ہدایت کرتے رہتے ہین اور صبر کی بھی ہدایت کرتے رہتے ہین +

دینداری بہترین عمل ہی

سورۂ ہمزہ

(مکّی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ع خرابی ہی اُن تمام عیب جو طعنہ زنون کی جو مال جمع کرتے رہتے ہین اور گنتے رہتے ہین + وہ سمجھتے ہین کہ اُن کے مال انھین ہمیشہ زندہ رکھین گے + کچھ نہین - وہ حُطمہ مین ڈالے جائین گے + اے محمدؐ تو جانتا ہی حُطمہ کیا ہی ؟ + وہ اللہ کی آگ ہی - اور ایسی بھڑکائی ہوئی ہی کہ دلون تک پہونچ جاتی ہی + آگ اُن کو گھیرے ہوگی اور وہ لمبے ستونون مین بندھے ہوے [illegible] گے +

بخیل عیب جو حطمہ

سورۂ فیل

(مکّی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ع اے محمدؐ! تو نے دیکھا نہین کہ تیرے رب نے ہاتھی والون کے ساتھ کیا کیا ؟ + کیا اُس نے اُن کے داؤن غلط نہین کر دیے ؟ + اُس نے اُن پر غول کے غول پرند بھیجے جنھون نے اُن پر پتھر کی

اصحاب فیل

۱؎ ہمزہ یعنی عیب جو اور طعنہ زن اکثر دولتمند ہوتے ہین اس لیے اسی ضمن مین مال جمع کرنے کی مذمت بھی کر دی گئی + ولید ابن مغیرہ اور اخنس بن شریف آنحضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی غیبت کرتے تھے اُن کی شان مین یہ سورہ نازل ہوا + ۲؎ اصحاب فیل کا قصہ مشہور ہی - ولادت آنحضرت سے کچھ پہلے نجاشی شاہ حبشہ کے عیسائی گورنر ابرہہ [illegible] نے مکہ کے انہدام کے لیے چڑھائی کی + اللہ کے گھر کو اللہ پر چھوڑ کر قریش پہاڑون پر چلے گئے - خدا کے حکم سے چڑیان آئین اور اُن کے کنکریان پھینکنے سے وہ سب ہاتھی والے تباہ ہو گئے - بعضون کا خیال ہی کہ ابرہہ کا لشکر وبائے چیچک سے تباہ ہوا اور وہ محاورہ کے لحاظ سے بجائے "اُس نے اُن پر غول کے غول پرند بھیجے جنھون نے اُن پر پتھر کی کنکریان پھینکی" یہ عبارت رکھتے ہین [illegible] صاحب [illegible] بھیجے جنھون نے اُن کو ایسی آفت مین مبتلا کیا جو [illegible] کے لیے لکھی ہوئی تھی [illegible]

کنکریان پھینک کر ان کو کھائے ہوئے بھوسے کی طرح کر دیا۔

سورہ قریش

(مکی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قریش مانوس ہو گئے جاڑے اور گرمیون مین سفر کرنے کے خوگر بنائے گئے ہین۔ اب ان کو اسکے شکر مین چاہیے کہ اس خانۂ کعبہ کے مالک کی عبادت کرین کہ وہی ان کو بھوک مین کھانا کھلاتا ہی اور لوٹ مار کے خوف سے ان کو امن مین رکھتا ہی۔

سورہ ماعون

(مکی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اے محمد کیا تو نے روز جزا کے جھٹلانے والے کو دیکھا۔ یہ یتیم کو دھکے دیتا ہی اور محتاج کے کھلانے کی ترغیب نہین دیتا۔ خرابی ہی ان منافق نمازیون کی جو اپنی نماز سے بیخبر ہین۔ ریا کرتے ہین اور ماعون کو روکتے ہین۔

سورہ کوثر

(مکی)

اہل مکہ قریش کہلاتے تھے۔ جاڑے اور گرمی مین یمن اور شام کا سفر کرنے سے یہ لوگ بہت خوشحال ہو گئے تھے۔ اپنی نعمتون کو خدا یاد دلاتا ہے۔ کہ کعبہ کا خیال کریں نصف اول عاص بن وائل کے حق مین ہی اور نصف ثانی عبداللہ بن ابی منافق کی شان مین ہی اس سورہ مین لفظ ماعون کی [illegible] آخر سورہ مین بتایا گیا ہے کہ آگ پانی۔ سوئی۔ کلھاڑی۔ ترازو وغیرہ حقیر چیزین عام طور پر ہمسایون کو دینی چاہیے۔ ماعون ان چھوٹی چھوٹی چیزون کو کہتے ہین جو ہمسایون کو عاریت دیجاتی ہین۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ع اے محمدؐ! ہم نے[۱] تجھے خیر و برکت دی ۔ اپنے رب کی نماز پڑھ اور قربانی کر۔ تیرا دشمن بے نام و نشان ہو جائے گا ۔ *(آنحضرتؐ کی تسلی)*

سورۂ کافرون

(مکّی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ع اے محمدؐ! تو کہہ دے کہ کافرو! میں تمہارے معبود کو نہیں پوجتا اور نہ تم میرے معبود کو پوجتے ہو نہ ہم مسلمان تمہارے معبود کو پوجیں گے اور نہ تم ہمارے معبود کو پوجو گے ۔ تمہارا دین تمہارے لیے ہے اور میرا دین میرے لیے ہے ۔ *(اپنا اپنا دین)*

سورۂ نصر

(مدنی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ع اے محمدؐ! جب[۲] اللہ کی مدد اور فتح آئی اور تو نے دیکھا کہ لوگ فوج فوج اللہ کے دین میں داخل ہوتے ہیں تو اپنے رب کی حمد میں تسبیح کر اور اُس سے بخشش مانگ ۔ وہ بڑا توبہ قبول کرنے والا ہے ۔ *(فتح مکہ)*

سورۂ لہب

(مکّی)

---

[۱] آنحضرتؐ کے کوئی لڑکا نہ تھا اس پر کفار ہنستے تھے ایک روز یہ آیت نازل ہوئی کہ ہنسنے والے بے نام و نشان ہو جائیں گے تیرا نام تو ہمیشہ قائم رہے گا ۔ قرآن میں لفظ کوثر ہے جس کا ترجمہ " خیر و برکت " کیا گیا ہے ۔ مضمون کا بیان ہو کہ کوثر سے جنت کی نہر کوثر مراد ہے ۔

[۲] فتح مکہ کے بعد (جو زمانہ تھا عرب میں اسلام کے پورے تسلط کا) یہ سورۃ نازل ہوئی تھی ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ابولہب

ع ہلاک[۱] ہوجائین دونون ہاتھ ابولہب کے اور وہ خود بھی ہلاک ہو + اُسکا مال اور اُسکی کمائی اُس کے کام نہ آئی + عنقریب وہ اور اُس کی چغلی کھانے[۲] والی بی بی جس کے گلے مین کھجور کی رسی ہی یہ دونون دہکتی ہوئی آگ مین داخل ہون گے +

سورۂ اخلاص[۳]

(مکی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ ایک ہے

ع اے محمدؐ! تو لوگون سے کہہ " وہ اللہ ایک ہی + اور وہ اللہ بے نیاز ہی + نہ وہ کسی کا باپ ہی اور نہ کوئی اُس کا بیٹا ہی + اُسکا ہمسر بھی کوئی نہین ہی +

سورۂ فلق

(مدنی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ سے پناہ مانگنا

ع اے محمدؐ! تو یون دعا مانگا کر کہ مخلوقات کے شر سے شب تار کی ظلمت کے شر سے - گرہون مین پھونکنے والی عورتون کے شر سے - اور حاسد کے حسد کے شر سے مین مالک صبح کی پناہ مانگتا ہون

سورۂ ناس[۴]

سلہ آنحضرت کے چچا ابولہب [illegible] بی بی ام جمیل [illegible] ابوسفیان یہ دونون میان و شوہر پیغمبر خدا کے سخت دشمن تھے اسلیے انکی توہین کی گئی ہے۔ ابولہب [illegible] آنحضرت [illegible] ایک قیمتی ہیکل ام جمیل کی گردن مین تھا جسکو فروخت کرکے وہ آنحضرت کی دشمنی مین خرچ کرنے والی تھی [illegible] جمیل کو [illegible] سے تشبیہ دی گئی ہے سلہ حمالۃ الحطب کے معنی مین لکڑی اٹھانے والی جس طرح یہان بولتے ہین [illegible] مین چنگی ڈالنے والی [illegible] سلہ مشرک اور یہود اللہ کی ماہیت پوچھتے تھے اسوقت یہ سورہ نازل ہوئی اسی کا نام سورۂ اخلاص ہے سلہ مشہور ہے کہ پیغمبر خدا پر کسی یہودی نے سحر کردیا تھا۔ یہودی کی حرکت آنحضرت کو معلوم ہوئی اسوقت یہ سورتین نازل ہوئین [illegible] حاصل ہو [illegible] پناہ مین [illegible] کیا اثر [illegible] + ناس یعنی " لوگون "

(مدنی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ع اے محمدؐ یا تو یون دعا مانگا کر یہ وسوسہ ڈالنے والے خناس[1] کے شر سے جو لوگون کے دلون مین وسوسے ڈالتا ہے جن ہو یا آدمی ہو - مین لوگون کے پروردگار - لوگون کے بادشاہ اور لوگون کے معبود برحق کی پناہ مانگتا ہون ٭

اللہ سے پناہ مانگنا

تمام شد

[1] خناس سے یہان شیاطین مراد ہین اور شیاطین دو قسم کے ہوتے ہین شیاطین الانس اور شیاطین الجن

قطعۂ تاریخ طبع ترجمۂ قرآن مجید اردو مصنفہ جناب مولانا سید اعجاز حسین صاحب اعجاز لکھنوی خلف جناب سید محمد کاظم صاحب مرحوم اعلی اللہ مقامہ

نجیبِ فاضل احسان اللہ علامۂ دوران
فرید الدہر حبر لوذعی بے مثل و لاثانی

تعالی اللہ مرے ممدوح نے قرآنِ اقدس کا
سلاست سے کیا ہی ترجمہ لفظی بآسانی

وہی ہی بات جس کو ہر کس و ناکس سمجھ جائے
صفائی کے ہو پیرائے مین اظہار زباندانی

اگرچہ ترجمہ لفظی ہی پر حاوی ہی مقصد پر
مذاقِ خاص کا اپنے مترجم آپ ہی بانی

سمجھ کر ترجمہ اس کو نہ استخفاف سے دیکھو
اسے معنی سمجھنا چاہیے قرآنِ یزدانی

غضب ہو جائے اہل علم گر وقعت نہ فرمائین
چو کفر از کعبہ بر خیزد کجا ماند مسلمانی

تصنع لوگ سمجھین گے کروان موقوف مداحی
مذاقِ شاعرانہ پر نہ مبنی ہو ثنا خوانی

دعائے خیر سے ایسے مؤلف کو مین کیا بھولون
ہمیشہ سے رہا ہی جو امورِ خیر کا بانی

دکھا دی شوکتِ اسلام الاسلام کو لکھکر
یہ دردِ دین ہی یہ غیرت ہی یہ شانِ مسلمانی

ضرور اس محسنِ ملت کی لازم ہی ثنا گوئی
کہ خوئے ناسپاسی ہی خلافِ عقلِ انسانی

مترجم کو عطا ہو اجر یارب دونون عالم مین
برائے انبیا و اوصیائے آلِ عمرانی

رہے غالب ہمیشہ سرکشانِ دہر پر یارب
گھٹے اس طرح سے بچھڑ دور دیو نفس شہوانی

قدم ان کے رہین وارفتہ راہِ دین و ایمان پر
رہے ہر وقت ہاتھون کو مذاق سبحہ گردانی

شگفتہ غنچہ ہائے باغ تالیفاتِ عالی ہو
اسی صورت رہے یارب بہار باغِ احسانی

رہین پابند شرعِ مصطفےٰ کے باغ عالم مین
ملے ان کو جو آزادی تو مثلِ سرو بستانی

دعاو مدح کو کیون طول اے اعجاز دیتے ہو
لکھو مصرع تاریخی کہ ہی شانِ سخندانی

یہی انصاف کہتا ہی کہ یہ آئینۂ خوبی
پئے معنی شناسان بس ہوا قرآنِ ربانی

١٣٢٢ھ